

ردِّ قادیانیت

رسائل

مناظر اسلام
حضرت مولانا
عبد الغنی بیالیوی

مناظر اسلام
حضرت مولانا
نور محمد خان سہانپوری

احتساب قادیانیت

ہفتم

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

مضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 4514122

مقدمہ ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ! علمائے امت نے قادیانی فتنہ کے کسی پہلو کو تشنہٴ بحث نہیں چھوڑا، بلکہ اس کے جلی و خفی تمام گوشوں کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی حجت اس کے بندوں پر قائم ہو جائے اور کوئی شخص کل میدان محشر میں یہ نہ کہہ سکے کہ اہل علم کے ذمہ ہماری راہنمائی کا جو فریضہ عائد تھا وہ انہوں نے ادا نہیں کیا۔

قادیانیت پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے یہ کتاب، جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس میں اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ پیش کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ قادیانیت نے کن کن امور میں اسلام سے خروج و انحراف کا راستہ اختیار کیا ہے اور اسلامی عقائد بالخصوص عقیدہ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کو ایسے قطعی دلائل و براہین سے آراستہ کیا ہے کہ ایک سلیم الفطرت آدمی کو اسلامی عقائد کی حقانیت میں ذرا بھی شبہ نہیں رہ جاتا۔

”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کی جانب سے ”رئیس قادیان“ مؤلفہ ابوالقاسم رفیق دلاوری مرحوم، ”خاتم النبیین“ (فارسی، اردو) مؤلفہ امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری، ”التصریح بما تواتر فی نزول المسیح“ از حضرت کشمیری، ”مغلظات مرزا“ از مولانا نور محمد خان، ”مجموعہ رسائل“ از مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری اور دیگر بہت سے رسائل شائع ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ کہ احباب کی فرمائش پر آج ہم مولانا عبدالغنی صاحب پٹیالوی کی اس کتاب کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

مقام مسرت ہے کہ حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ، کے مدرسہ ”جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵“ میں یہ کتاب شامل نصاب کر لی گئی ہے۔ ہم دیگر اکابر سے بھی یہ توقع رکھیں گے کہ وہ اس طرف بطور خاص توجہ فرمائیں۔
والحمد للہ اولاً و آخراً!

محمد یوسف لدھیانوی

مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، پاکستان

۱۲ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

عرض مرتب و تعارف کتب و رسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

۱۷۰ جلد میں حضرت مولانا عبدالغنی پٹیلوی اور حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری کی چھ کتب و رسائل شامل اشاعت ہیں۔

..... مدرسہ عین العلم شاہجہان پور۔ یو۔ پی کے صدر مدرس حضرت مولانا عبدالغنی پٹیلوی نے ۱۹۲۷ء میں ہدایۃ الممتری عن غوایۃ المفتری کے نام سے یہ کتاب تالیف کی۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کتاب میں اسلام اور قادیانیت کا تقابل کر کے قادیانی کفر کو واضح گاف الفاظ میں مدلل و مبرہن طور پر ثابت کیا ہے۔ دسمبر ۱۹۷۸ء اور جنوری ۱۹۸۸ء میں اس کے دو ایڈیشن اشاعت اول کا عکس لے کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے ”اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ“ کے نام پر شائع کئے گئے۔ ۱۹۸۶ء میں کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی انڈیا سے اس کو شائع کیا۔

مصنف مرحوم بہت بڑے عالم دین اور بزرگ رہنما تھے۔ مدرسہ عین العلم شاہجہان پور کے صدر مدرس اور مدرسہ امینیہ دہلی میں مدرس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے تبحر علمی پر یہ کتاب ”شاہد عدل“ ہے۔ آج تک اس کتاب کے تمام ایڈیشن اس طرح شائع ہوتے رہے کہ ایک صفحہ کے دو کالم بنا کر پہلا دایاں کالم اسلامی عقیدہ اور دوسرا بایاں کالم قادیانی عقیدہ کے لئے مختص کر کے تقابل پر شائع کیا گیا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری اور حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اس کتاب کے نہ صرف معترف و مداح بلکہ قدردان تھے۔ ہر وہ شخص جس نے اس کتاب کے بالاستیعاب مطالعہ کا شرف حاصل کیا وہی اس کتاب کا گرویدہ ہو گیا اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اس کی ہر بحث فیصلہ کن اور لا جواب و بے مثال ہے۔ جامعہ خیر المدارس ملتان کے استاذ التفسیر حضرت مولانا محمد عابد صاحب مدظلہ کا عرصہ سے اصرار تھا کہ اسے کمپیوٹر پر شائع کیا جائے اور بجائے دو کالموں کے عام مروجہ کتابوں کی طرح پہلے ایک بحث (عقیدہ اسلامی نمبر ۱) مکمل ہو جائے اور پھر قادیانی عقیدہ نمبر ۲ کو درج کیا جائے۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا سعید احمد جلاپوری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے بھی اس تجویز کی تائید و تصویب فرمائی۔ ہر چند کہ یہ کام خاصہ مشکل اور عرق ریزی کا طالب تھا۔ اشاعت اول جولائی ۱۹۲۷ء سے آج ۲۰۰۶ء تک مکمل اسی (۸۰) سال بعد کے حوالجات کو جدید قادیانی کتب و رسائل سے تخریج کر کے کمپوز کرانے کا مرحلہ، کے۔ ٹو کی چوٹی سر کرنے کے مترادف تھا۔ لیکن محض اللہ تعالیٰ کی عنایت، فضل و کرم، احسان و توفیق سے کمر باندھ لی اور آج اس عمل سے فارغ ہوئے۔ پروف پڑھنے میں یقیناً کمی و کوتاہی ہوئی ہوگی۔ لیکن اپنی طرف سے تصحیح و تخریج میں

امکانی حد تک جان کھپائی ہے۔ باایں ہمہ اس میں جو غلطی نظر آئے اس سے قارئین مطلع فرمائیں تو یہ کارخیر میں تعاون ہوگا۔ بالکل کتاب کی یہ نئی ترتیب انشاء اللہ مفید ہوگی اور اس سے استفادہ پہلے کی نسبت بہت آسان ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی فرماویں۔ وما ذالك على الله بعزيز!

۲..... اس کتاب کے علاوہ باقی پانچ رسائل حضرت مولانا نور محمد خان ٹانڈوی کے ہیں۔ جن کے نام اور سن اشاعت یہ ہے۔

۱.....	اختلافات مرزا	۵/ربیع الاول ۱۳۵۲ھ	۲۹/جون ۱۹۳۳ء
۲.....	کفریات مرزا	۲۴/ربیع الاول ۱۳۵۲ھ	۱۸/جولائی ۱۹۳۳ء
۳.....	کذبات مرزا	۵/ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ	۲۲/مارچ ۱۹۳۴ء
۴.....	مغالطات مرزا	۲۰/ذی قعدہ ۱۳۵۳ھ	۲۵/فروری ۱۹۳۵ء
۵.....	کرشن قادیانی	۳/صفر ۱۳۵۴ھ	۷/مئی ۱۹۳۵ء
۶.....	دفع الحاد عن حکم الارتداد		

آخر الذکر رسالہ کو ہم ”قادیانی ختم نبوت ج ۳ ص ۲۱۵ تا ص ۲۳۴“ میں شائع کر چکے ہیں۔ اس لئے اس جلد میں یہ شامل اشاعت نہیں۔ باقی رسائل ۱ تا ۵، اس جلد میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ، دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم و استاذ الحدیث حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم نے اختلافات مرزا (تناقضات مرزا) کی اشاعت دیوبند ۱۹۸۶ء کے مقدمہ میں مصنف مرحوم کے ساتویں رسالہ ”امراض مرزا“ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ وہ ہمیں میسر نہیں آسکا۔ تلاش بسیار کے باوجود اسے شامل نہیں کر سکے۔

مصنف رسائل ہذا! حضرت مولانا نور محمد صاحب ٹانڈوی بہت بڑے مناظر، مدرس اور مبلغ تھے۔ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور سے ۱۳۴۳ھ میں دورہ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی۔ برکتہ الہند حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور حضرت مولانا عبداللطیف سہارنپوری کے فاضل اجل شاگرد تھے۔ سیاسیات میں حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے پیرو تھے۔ جمیع علماء ہند کے ممتاز رہنما تھے۔ ۱۹۳۰ء میں حضرت مدنی کے ہاتھ پر جان کی بیعت کی۔ متعدد بار قید و بند کے مراحل سے گزرے۔ فتنہ قادیانیت کا تحریر و تقریر کے ذریعہ مقابلہ کیا۔ کراچی سے خیبر، دہلی سے بمبئی تک قادیانی فتنہ کے خلاف آپ نے جدوجہد کی۔ ملایا، سنگاپور، فرانس، کینیا، افریقہ تک قادیانیت کا تعاقب کیا اور خوب کیا۔ اپنے دور میں رد قادیانیت کا آپ عنوان تھے۔ یگانہ روزگار، فاضل اجل، مناظر اسلام کے رشحات قلم کو شائع کرنے کی سعادت پر اللہ رب العزت کا لا تعد ولا تحصى شکر بجالاتے ہیں۔ فلعلم للہ اولاً و آخراً اللہ رب العزت، حضرت مولانا عبدالغنی پٹیالوی، حضرت مولانا نور محمد خان ٹانڈوی ہر دو حضرات کی قبور پر اپنی رحمتوں کی موسلا دھار بارش نازل فرمائیں اور کل روز جزاء ان کی رفاقت کا ہم مسکینوں کو شرف نصیب فرمائیں۔

خاکپائے ہردوا کا بر! فقیر اللہ وسایا، ملتان ۲۳/شوال ۱۴۲۷ھ، ۱۶/نومبر ۲۰۰۶ء

تفصیلی فہرست کتاب اسلام اور قادیانیت

۴	مقدمہ ناشر
۵	عرض مرتب
۱۳	دیباچہ
۱۷	مسلمانوں کا عقیدہ نمبر ۱..... ختم نبوت
۱۷	قرآن کریم کی آیت..... ختم نبوت
۱۹	ختم نبوت پر ۱۶ آیات قرآنی
۲۴	خاتم النبیین کی لغوی تحقیق
۲۷	خاتم النبیین کی تفسیری شہادتیں
۳۳	ختم نبوت پر دس احادیث
۳۹	ختم نبوت اور کلمہ شہادت
۳۹	قادیانی وساوس کے جوابات
۳۹	وسوسہ اول..... مہر سے نبی نہیں گے
۴۳	وسوسہ دوم..... پہلے نبیوں کے خاتم
۴۳	وسوسہ سوم..... الف لام عہد
۴۴	وسوسہ چہارم..... استغراق عرفی
۴۴	وسوسہ پنجم..... روحانی توجہ نبی تراش
۵۱	وسوسہ ششم..... اما یتینکم رسل
۵۲	وسوسہ ہفتم..... اللہ یصطفیٰ
۵۲	وسوسہ ہشتم..... اهدنا الصراط المستقیم
۵۳	وسوسہ نهم..... و آخرین منهم
۵۵	وسوسہ دہم..... لا نبی بعدی میں لا نفی کمال
۵۵	وسوسہ یازدہم..... چھیالیسواں حصہ
۵۶	وسوسہ دوازدہم..... قول عائشہؓ
۵۷	وسوسہ سیزدہم..... فلا کسریٰ بعدہ
۵۸	وسوسہ چہار دہم..... لو عاش ابراہیم
۶۲	ختم نبوت پر اجماع امت کے حوالہ جات

۶۸	آپ کے بعد مدعی نبوت کا فرد و جال
۶۸	اجماع پر مزید حوالہ جات
۶۹	منکر ضروریات دین کا حکم
۷۴	دعویٰ نبوت سے پہلے مرزا کا عقیدہ
۷۵	ختم نبوت اور مجدد الف ثانیؑ
۷۷	ختم نبوت اور شاہ اسماعیل شہیدؑ
۷۸	ختم نبوت اور مولانا نونوٹوئیؑ
۸۰	ختم نبوت اور مولانا عبدالحی لکھنویؑ
۸۱	ختم نبوت اور ابن عربیؒ، علامہ شعرانیؒ
۹۷	نبوت و رسالت میں فرق

۱۰۲	قادیانی عقیدہ نمبر ۱..... اجراءے نبوت
۱۰۳	مرزا قادیانی کے دعویٰ کے سنن
۱۰۳	مرزا قادیانی کی دعویٰ نبوت میں پالیسی
۱۰۳	مرزا قادیانی کی دعویٰ نبوت میں تدریجی چال
۱۰۴	مرزا قادیانی کے ۱۸۹۱ء کے اقوال
۱۰۶	مرزا قادیانی کے ۱۸۹۲ء کے اقوال
۱۰۷	مرزا قادیانی کے ۱۸۹۴ء کے اقوال
۱۰۷	مرزا قادیانی کے ۱۸۹۶ء کے اقوال
۱۰۸	مرزا قادیانی کے ۱۸۹۷ء کے اقوال
۱۰۹	مرزا قادیانی کے ۱۸۹۹ء کے اقوال
۱۱۳	۸۱۹۰۰ء کے بعد صریح دعویٰ نبوت
۱۱۷	ظلی و یروزی کی قادیانی تشریح
۱۲۱	نبوت مرزا قادیانی اور مرزا محمود قادیانی
۱۴۴	مرزا قادیانی کا اقراری کفر
۱۴۷	الہامات مرزا قادیانی
۱۴۹	مرزا قادیانی کے عجیب الہامات و مکاشفات
۱۵۳	مرزا قادیانی کے عربی الہام کا فلسفہ و خوش فہمی
۱۵۴	مرزا قادیانی کی فقیرانہ زندگی کا نمونہ
۱۵۸	مرزا قادیانی کی درفشانی
۱۵۹	دیگر جھوٹے مدعیان نبوت

۱۶۳	اسلامی عقیدہ نمبر ۲..... انقطاع وحی نبوت
۱۶۵	مرزائی عقیدہ نمبر ۲..... وحی نبوت جاری
۱۶۷	انگریزی میں الہام
۱۶۷	ہندی میں الہام
۱۶۷	اسلامی عقیدہ نمبر ۳..... مدار نجات آنحضرت ﷺ کی تعلیمات
۱۶۹	مرزائی عقیدہ نمبر ۳..... مدار نجات مرزا کی تعلیمات
۱۷۰	اسلامی عقیدہ نمبر ۴..... آنحضرت ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کافر
۱۷۰	مرزائی عقیدہ نمبر ۴..... مرزا قادیانی نبی تھا
۱۷۱	اسلامی عقیدہ نمبر ۵..... معجزات بند
۱۷۲	مرزائی عقیدہ نمبر ۵..... مرزا صاحب معجزہ تھے
۱۷۲	اسلامی عقیدہ نمبر ۶..... آنحضرت ﷺ تمام مخلوقات سے افضل
۱۷۳	مرزائی عقیدہ نمبر ۶..... مرزا قادیانی کی فضیلت
۱۷۷	اسلامی عقیدہ نمبر ۷..... غیر نبی، نبی سے افضل نہیں ہو سکتا
۱۷۹	مرزائی عقیدہ نمبر ۷..... مرزا قادیانی کی فضیلت
۱۸۰	اسلامی عقیدہ نمبر ۸..... توقیر انبیاء فرض
۱۸۰	آیات قرآنی
۱۸۱	احادیث
۱۸۲	کتب عقائد
۱۸۲	مرزائی عقیدہ نمبر ۸..... تحقیق مسیح علیہ السلام (معاذ اللہ)
۱۹۲	اسلامی عقیدہ نمبر ۹..... قرآنی آیات کا مصداق آنحضرت ﷺ ہیں
۱۹۳	مرزائی عقیدہ نمبر ۹..... قرآنی آیات کا مصداق مرزا ہے
۱۹۳	اسلامی عقیدہ نمبر ۱۰..... انبیاء کی تمام پیش گوئیاں صحیح
۱۹۴	مرزائی عقیدہ نمبر ۱۰..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں غلط
۱۹۴	اسلامی عقیدہ نمبر ۱۱..... جہاد جاری
۱۹۶	مرزائی عقیدہ نمبر ۱۱..... جہاد حرام
۱۹۶	اسلامی عقیدہ نمبر ۱۲..... معجزات مسیح علیہ السلام حق
۱۹۸	مرزائی عقیدہ نمبر ۱۲..... معجزات مسیح علیہ السلام کا انکار
۲۰۱	اسلامی عقیدہ نمبر ۱۳..... احیاء موتی

۲۰۳	مرزائی عقیدہ نمبر ۱۳..... انکار احیاء موتیٰ
۲۰۳	اسلامی عقیدہ نمبر ۱۴..... معراج جسمانی حق
۲۰۷	مرزائی عقیدہ نمبر ۱۴..... انکار معراج جسمانی
۲۰۸	اسلامی عقیدہ نمبر ۱۵..... قیام قیامت حق
۲۱۲	مرزائی عقیدہ نمبر ۱۵..... قیام قیامت کا انکار
۲۱۳	اسلامی عقیدہ نمبر ۱۶..... وجود ملائکہ
۲۱۶	مرزائی عقیدہ نمبر ۱۶..... انکار نزول ملائکہ
۲۱۸	اسلامی عقیدہ نمبر ۱۷..... مفتری علی اللہ کافر ہے
۲۱۹	مرزائی عقیدہ نمبر ۱۷..... مرزا کا افتراء علی اللہ والرسول
۲۱۹	منکوہ آسمانی کی پیش گوئی
۲۲۰	عبداللہ آتھم کے متعلق پیش گوئی
۲۲۲	مولانا ثناء اللہ امرتسری کے متعلق پیش گوئی
۲۲۳	طاعون کی پیش گوئی
۲۲۸	مرزا کے جھوٹ
۲۳۱	اذا العشار عطلت کی تفسیر
۲۳۲	وما کنا معذبین کا جواب
۲۳۶	اسلامی عقیدہ نمبر ۱۸..... حضور علیہ السلام کے بعد دعویٰ نبوت کفر ہے
۲۳۷	مرزائی عقیدہ نمبر ۱۸..... مرزا تمام انبیاء کا مظہر ہے
۲۴۰	اسلامی عقیدہ نمبر ۱۹..... حیات مسیح علیہ السلام
۲۴۰	قرآن کریم سے ثبوت نمبر ۱
۲۴۱	رفع الی السماء
۲۵۲	دوسری آیت حیات مسیح علیہ السلام پر
۲۶۱	تیسری آیت حیات مسیح علیہ السلام پر
۲۶۳	چوتھی آیت حیات مسیح علیہ السلام پر
۲۶۴	پانچویں آیت حیات مسیح علیہ السلام پر
۲۶۵	چھٹی آیت حیات مسیح علیہ السلام پر
۲۷۶	ساتویں آیت حیات مسیح علیہ السلام پر
۲۸۳	اجماع امت حیات مسیح علیہ السلام پر
۲۸۶	آئمہ اربعہ اور امام بخاری کا مذہب

- ۲۹۰ جمع صوفیاء کرام کا مذہب
 ۲۹۴ اہل بیت کا مذہب
 ۲۹۹ مرزا قادیانی کے اصول مسلمہ سے ثبوت
 ۲۹۹ انجیل سے حیات مسیح علیہ السلام کا ثبوت
 ۳۰۱ آسمان سے اترنے کی تصریح اور دیگر علامات مسیح علیہ السلام
 ۳۱۲ نزول مسیح علیہ السلام کے منکر کا شرعی حکم
 ۳۱۴ عمر مسیح علیہ السلام از روئے احادیث

۳۱۶ قادیانی شبہات کے جوابات

- ۳۱۶ شبہ اول..... قدخلت کا جواب
 ۳۱۸ شبہ دوم..... آنحضرت ﷺ کی وفات پر بحث رفع مسیح
 ۳۱۹ شبہ سوم..... مادمت فیہم کا جواب
 ۳۲۱ شبہ چہارم..... مسیح علیہ السلام کا نزول اور ختم نبوت
 ۳۲۲ شبہ پنجم..... مسیح علیہ السلام کا نزول علماء امتی کا جواب
 ۳۲۳ شبہ ششم..... آنحضرت ﷺ کی وفات اور مسیح علیہ السلام کی حیات؟
 ۳۲۴ شبہ ہفتم..... شب معراج فوت شدہ انبیاء میں شامل
 ۳۲۵ شبہ ہشتم..... کانا یا کلان الطعام
 ۳۲۷ شبہ نہم..... منکم یتوفی و منکم اردل العمر
 ۳۲۹ شبہ دہم..... یا کلون الطعام
 ۳۲۹ شبہ یازدہم..... ولکم فی الارض مستقر
 ۳۳۰ شبہ دوازدہم..... فیہا تحیون و فیہا تموتون
 ۳۳۱ شبہ سیزدہم..... اموات غیر احياء
 ۳۳۳ شبہ چہار دہم..... اوصانی بالصلوٰۃ و الزکوٰۃ
 ۳۳۵ شبہ پانزدہم..... جسم عنصری کا آسمان پر جانا مشکل
 ۳۳۸ شبہ ستر دہم..... نزول سے مثل کا نزول
 ۳۴۲ شبہ ہفتدہم..... لو کان موسیٰ و عیسیٰ حییین

۳۴۴ مرزائی عقیدہ نمبر ۱۹..... حیات مسیح کا عقیدہ شرک

۳۵۱ اسلامی عقیدہ نمبر ۲۰..... مسیح و مہدی علیحدہ شخصیات

۳۵۷ مرزائی عقیدہ نمبر ۲۰..... مسیح و مہدی ایک شخصیت

۳۵۸ اسلامی عقیدہ نمبر ۲۱..... دربارہ دجال

۳۶۱ مرزائی عقیدہ نمبر ۲۱..... بابت دجال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

اجمالی فہرست جلد ہفدہم

-۱ ہدایۃ الممتری عن غوایۃ المفتری
- ۳ حضرت مولانا عبد الغنی پٹیا لویؒ یعنی اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ
-۲ اختلافات مرزا حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوریؒ ۳۶۷
-۳ کفریات مرزا حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوریؒ ۳۹۵
-۴ کذبات مرزا حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوریؒ ۴۳۱
-۵ مغالطات مرزا حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوریؒ ۵۰۳
-۶ کرشن قادیانی آریہ تھے یا عیسائی؟ حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوریؒ ۶۱۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

احساب قادیانیت جلد سترہ (۱۷)	:	نام کتاب
حضرت مولانا عبدالغنی پٹیا لویؒ	:	نام مصنف
حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوریؒ	:	صفحہ
۶۳۲	:	قیمت
۲۰۰ روپے	:	مطبع
اصغر پریس لاہور	:	ناشر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان	:	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَنْ آتَى شَيْئًا مِنْهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ بِشَيْءٍ
مَنْ آتَى شَيْئًا مِنْهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ بِشَيْءٍ

هداية الممتري
عن غواية المفتري
يعنى
اسلام اور قاديانيت
ايک تقابلی مطالعہ

مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالغنی پٹیلوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

دیباچہ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى . اما بعد فقد قال رسول الله ﷺ انه سيكون في امتي ثلاثون كذابون كلهم يزعم انه نبي انا خاتم النبيين لا نبي بعدى! (جامع ترمذی ج ۲ ص ۴۵ باب لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون) ختم نبوت کا عقیدہ اسلام میں ایک ایسا معروف و مشہور اور مسلم عقیدہ ہے کہ اس میں کسی شخص کو چون و چرا کی گنجائش نہیں۔ قرآن کریم و حدیث اور اجماع امت ناطق ہے کہ سید الاولین والآخرین جناب محمد رسول اللہ ﷺ خدا کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حدیث مذکورہ بالا میں اس کا بھی بیان ہے کہ امت محمدیہ میں تمیں کا ذب شخص ایسے ہوں گے جن میں سے ہر ایک اپنے آپ کو غلط طور پر نبی کہے گا۔ حالانکہ (بص قلعی) حضور خاتم النبیین ﷺ ہیں اور آپ کے بعد کوئی بھی منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کی صاف و صریح نصوص کے ہوتے ہوئے چاہئے تو یہ تھا کہ ہر شخص حضور ﷺ ہی کی اتباع میں اپنی سعادت یقین کرتا اور دین حنیف کامل سے اعراض کر کے اپنے واسطے کوئی دوسرا راستہ نہ تلاش کرتا۔ مگر تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہی ہوئے۔ جنہوں نے باوجود اذعانے اسلام حضور ﷺ کے بعد نہایت بلند آہنگی کے ساتھ اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور کمال دلیری اور جرأت کے ساتھ اس کا اعلان کیا کہ بدون ہم پر ایمان لائے کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔ ہندوستان میں جن لوگوں نے اس قسم کے دعوے کئے۔ ان میں سے مرزا غلام احمد قادیانی خاص طور پر قابل تذکرہ ہیں۔

مرزا قادیانی کے مختصر حالات

مرزا قادیانی کا وطن مالوف قصبہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ہندوستان ہے۔ ان کے والد حکیم غلام مرتضیٰ قصبہ کے رئیس تھے۔ اردو، فارسی، عربی کے علاوہ انگریزی وغیرہ سے مرزا قادیانی کو واقفیت نہ تھی۔ ابتداءً سیالکوٹ کی کچھری میں محرر ہونے کی حیثیت سے پندرہ روپیہ ماہوار کے ملازم تھے۔ اس کے بعد ترقی کرنے کے شوق میں جب مختار کاری کا امتحان دیا تو اس میں فیل ہو گئے۔ رد و قدح اور بحث و مناظرہ سے ان کو خاص دلچسپی تھی۔ آریوں اور عیسائیوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے رہتے تھے۔ حریف کے بمقابلہ پیشین گوئیاں کرنے میں مرزا قادیانی نہایت جری اور دلیر تھے۔ بڑے سے بڑا دعویٰ کر لینے میں بھی ان کو کچھ تامل نہ ہوتا تھا۔

بددعا: کرنے سے مرزا قادیانی کو خاص ذوق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ اسوہ حسنہ کو ملحوظ کر اپنے مخالفین کے لئے رشد و ہدایت کی دعا کرتے، زلزلے اور طوفان آنے طاعون اور وبائی امراض میں مبتلاء ہونے کی بددعا کرتے رہتے تھے۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم، مولوی ثناء اللہ امرتسری، منکوحہ آسمانی محمدی بیگم وغیرہ کے متعلق جو مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں ہیں وہ سب اسی قسم کی ہیں۔ زلزلوں اور وباؤں کے پھیلنے اور مری پڑنے کی خبر سے بے حد مسرور ہوتے تھے۔ خواہ کسی وجہ سے بھی کسی ملک میں طوفان آئیں، مرزا قادیانی یہی ظاہر کرتے کہ میری تکذیب یا عدم تصدیق سے ایسا ہوا۔

فحش گوئی اور بدزبانی: کرنے سے مرزا قادیانی کو کچھ عار نہ تھی۔ علمائے اسلام وغیرہ پر انہوں نے جو سخت کلامی اور سب و شتم کیا تھا۔ اس کو بعض لوگوں نے چھوٹے چھوٹے رسالوں میں جمع کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو عصائے موسیٰ وغیرہ)

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴، ۱۵، خزائن ج ۲۲ ص ۴۳۵، ۴۳۶) پر مرزا قادیانی نے ایک شخص کے متعلق کچھ عربی اشعار مع ترجمہ شائع کئے ہیں۔ ان میں سے تین شعر مندرجہ ذیل ہیں ملاحظہ ہوں۔

ومن اللئام اری رجیلا فاسقا
عولا لعینا نطفة السفهاء
شکس خبیث مفسد ومزور
نحس یسمّ السعد فی الجهلاء
اذیتنی خبثا فلسنت بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں
کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سیفہوں کا نطفہ
بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا
منخوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے
تو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ دیا ہے پس میں سچا نہیں ہوں گا
اگر ذلت کے ساتھ تیری موت نہ ہو (اے حرامی)

عجب نہیں کہ مرزا قادیانی بھی محسوس کرتے ہوں کہ یہ اشعار تہذیب و شائستگی اور ان کے منصب نبوت کے منافی ہیں۔ شاید اسی وجہ سے انہوں نے تیسرے شعر کے آخر میں جو لفظ ابن بغاء ہے۔ اس کے ترجمہ کو چھوڑ دیا۔ عربی لغت میں ابن لڑکے کو کہتے ہیں اور بغاء کے معنی زنا ہیں۔ اس لحاظ سے ابن بغاء کے جو معنی ہوئے ان کو ہم نے بغرض آگاہی ترجمہ میں بین القوسین اضافہ کر دیا ہے۔ مکرر دیکھ لیا جائے۔ (نجم الہدیٰ ص ۱۰، خزائن ج ۱۴ ص ۵۳) میں لکھتے ہیں کہ:

ان العد اصار وخنایزیر الفلا

ونسأؤهم من دونهن الاکلب

دشمن ہمارے بیباکانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کیتوں سے بڑھ گئی ہیں

راست گوئی اور ایفاء وعدہ: کا یہ حال تھا کہ براہین احمدیہ و سراج منیر وغیرہ کی طباعت و اشاعت کے واسطے متعدد مرتبہ ہزار ہا روپیہ وصول کئے۔ مگر جس غرض کے لئے روپیہ لیا تھا۔ وہ مرزا قادیانی نے پوری نہ کی۔

غلط حوالہ جات اور کذب بیانی: بھی مرزا قادیانی کے کلام میں بکثرت ہے۔ صحائف رحمانیہ مونگیر اور آئندہ کتاب میں اس موضوع پر کافی مواد موجود ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں نمونہ کے طور پر دو ایک باتیں یہاں بھی درج کی جاتی ہیں۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۱۷، خزائن ج ۱ ص ۴۰۴) پر لکھتے ہیں کہ: ”لیکن ضرور تھا کہ قرآن واحادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو علمائے اسلامی کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا اور وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا“ اور (حقیقت الوحی ص ۳۹۰، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶) میں ہے ”احادیث نبویہ میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔“ (تنبیہ) قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ میں یہ دونوں مضمون کسی جگہ نہیں ہیں۔ محض کذب بیانی ہے۔

دینداری: کی یہ کیفیت تھی کہ باوجود رئیس اعظم ہونے کے تمام عمر زیارت نبوی ﷺ اور حج فرض ادا کرنے کی نوبت نہ آئی۔ شریعت محمد ﷺ میں تصویر کشی پر سخت سے سخت وعیدیں آئی ہیں۔ مگر مرزا قادیانی ہمیشہ اپنی تصویر کھچواتے اور شائع کرتے رہے۔

دیانت داری اور معاملات: کے متعلق مرزا قادیانی کی قلبی حالت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ خود اپنی بابت (حقیقت الوحی ص ۲۳۳، خزائن ج ۲۲ ص ۲۵۴) میں لکھتے ہیں کہ:

”بعض غیر قابلض جدی شرکاء نے جو قادیان کی ملکیت میں ہمارے (مرزا قادیانی) شریک تھے۔ جب دخیلابی کا دعویٰ عدالت گورداسپور میں کیا تب میں نے (مرزا قادیانی) دعا کی کہ وہ اپنے مقدمہ میں ناکام رہیں۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اجیب کل دعائك الا فی شرکائك یعنی میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا۔ مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں،“ کسی شخص

کو اس کے جائز حق سے محروم کرنے کے واسطے دعا کرنا کہاں تک قرین انصاف اور شان نبوت کے مناسب ہے؟۔ اس کا فیصلہ خود ناظرین کر لیں۔

ولادت و وفات: مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں فوت ہو کر قادیان دفن کئے گئے۔ بتدریج مرزا قادیانی نے متعدد دعوے کئے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے دعویٰ کرنے میں اس قدر دجل و فریب اور چالاکی سے کام لیا ہے کہ ان کی دو چار کتابوں کو دیکھ کر یہ معلوم کر لینا کہ وہ کون اور کیا تھے؟۔ ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کی تالیفات تلخیص اور متضاد باتوں سے پر ہیں۔ جب تک کہ اسلامی تعلیم سے کما حقہ واقفیت نہ ہو اور تیقظ و تدبر کے ساتھ ان کی کافی کتابوں کا مطالعہ نہ کیا جائے۔ ان کے دعوؤں اور دلائل کی حقیقت منکشف نہیں ہو سکتی۔ چونکہ مرزا قادیانی نے ملک کے سامنے اپنے آپ کو باکمال لوگوں کی صورت میں پیش کیا تھا۔ اس وجہ سے تمام چیزیں کراماتی رنگ میں ظاہر کرتے تھے۔ حامی سنت ماجی بدعت جامع منقول و معقول حاوی فروع و اصول حضرت مولانا مولوی عبدالغنی خان صاحب پٹیالوی صدر مدرس مدرسہ عین العلم شاہ جہاں پور کی اس جدید تالیف کو جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پڑھ لینے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہر فہیم پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ شرعی نقطہ نظر سے مرزا قادیانی کی حیثیت کیا ہے؟۔ مولانا موصوف نے اس کتاب میں مرزا قادیانی کے دعوؤں اور ان کے اصولی عقائد سے محققانہ بحث کی ہے۔ ۱۹۲۷ء میں محلہ تارین تکلہ شاہ جہان پور کی مسجد پر مرزائیوں اور مسلمانوں میں جو مقدمہ درپیش تھا۔ جس میں کہ اہل اسلام ہائیکورٹ الہ آباد تک کامیاب رہے۔ اس میں آپ گواہ تھے اس سلسلہ میں آپ کو مرزا قادیانی کی تصنیفات اور دیگر موافق و مخالف کتابوں کے مطالعہ کا اتفاق ہوا۔ تمام چھان بین کے بعد آخر میں جس نتیجہ پر پہنچے اس کو مولانا موصوف نے بغرض افادہ عام اس کتاب ۱ میں حوالہ فرمایا ہے۔ مسلمانوں اور مرزائیوں کے عقائد علیحدہ علیحدہ درج ہیں۔ اسلامی عقائد کے ثبوت میں قرآن و حدیث اور اکابر امت کی تصریحات پیش کی گئی ہیں اور مرزائی عقائد کے بیان میں مرزا قادیانی اور ان کے خلیفہ وغیرہ کی عبارات منقول ہیں۔ اس طریق سے ناظرین کو ہر دو فریق کے عقائد بیک وقت معلوم

۱ کتاب کے نام میں ہدایت کے صلہ میں عن تضمین معنی ابعاد کی وجہ سے ہے۔
 ”کما فی قوله تعالیٰ وما انت بہادی العمی عن ضلالتہم (النمل: ۸۱)“

کرنے میں بے حد سہولت ہوگی۔ کتاب اس قدر جامع ہے کہ اس کو پڑھ لینے کے بعد ناظرین بیسیوں کتابوں کے مطالعہ سے مستغنی ہو جائیں گے۔

مرزائی مذہب کی تنقیح اور جانچ پڑتال میں کوئی بحث ایسی نہ ہوگی جس پر اس میں کافی روشنی نہ ڈالی گئی ہو۔ ختم نبوت اور حیات مسیح کی بحث خاص طور پر قابل دید ہے۔ ممکن ہے کہ بعض صاحبان کو کتاب ضخیم نظر آئے لیکن جن حضرات نے مرزائی رسائل اور ان کے قیل و قال کا مطالعہ کیا ہے وہ یقیناً اس کو مختصر قرار دیں گے۔ حضرت مولانا نے عموماً مرزائیوں کے دلائل کا چھوٹے چھوٹے جملوں سے ابطال کیا ہے۔ بعض جگہ محض اشارات پر بھی اکتفاء کیا گیا ہے۔ ناظرین کو چاہئے کہ کتاب کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ مرزائی صاحبان بھی نیک نیتی اور انصاف کے ساتھ اس کو پڑھیں اور حق واضح ہو جانے پر سچائی کو قبول کر لیں۔ خدا و رسول ﷺ کے مقابلہ میں ضد اور نفسانیت پر قائم رہنا مدد دینے کی بات ہے۔ واللہ الموفق والمعین!

کتبہ الاحقر محمد کفایت اللہ غفرلہ ولو اللدیہ

مدرس مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہ جہانپور

مسلمانوں کا عقیدہ نمبر ۱... ختم نبوت

..... اسلام کے عقیدے میں حضور سرور کائنات ﷺ تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کے ختم کرنے والے اور آخر الانبیاء ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت و رسالت عطا نہیں کیا جاسکتا۔ باب نبوت و رسالت مطلقاً مسدود ہے۔ مدعی نبوت و رسالت کا فرد دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قرآن کریم سے ثبوت

..... ”ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب: ۴۰)“ ﴿محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے آخری نبی ہیں﴾۔

نوٹ! یہ صریح نص ہے اس بات پر کہ آنحضرت ﷺ تمام نبیوں سے آخر اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ اب آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہ کیا جائے گا۔ یہ منصب منقطع ہو چکا۔

ختم نبوت کی تائید میں اس آیت کی دوسری قرأت

..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت میں ولكن نبیا ختم النبیین! ہے جس میں صاف اعلان ہے کہ آپ ایسے نبی ﷺ ہیں جن نے تمام نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔ نوٹ! جاہلیت میں عرب کی قبیح رسموں میں سے ایک رسم متنبی یعنی لے پالک بیٹے کی بھی تھی اور لے پالک کو حقیقی نسبی بیٹا سمجھتے تھے۔ اسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے تھے۔ وراثت، رشتہ ناتا، حلت و حرمت کے تمام احکام میں حقیقی بیٹا قرار دیتے تھے۔ جس میں اختلاط نسب غیر وارث کو اپنی طرف سے وارث بنانا۔ ایک حلال کو اپنی طرف سے حرام قرار دینا اور دیگر مفاسد کو مشتمل تھا۔ اسی رسم کی بناء پر نزول حکم سے پہلے حضور علیہ السلام نے بھی زید بن الحارثہؓ کو متنبی بنایا تھا۔ رسم عرب کے مطابق زید بن محمد کہہ کر پکارے جاتے تھے۔ جب اس رسم کو توڑا گیا تو حکم ہوا۔ ”ادعوہم لآبائہم (احزاب: ۵)“ لے پالکوں کو انہی کے باپوں کی نسبت سے پکارا جائے اور ممانعت کی گئی کہ زید بن محمد مت کہو۔ بلکہ زید بن حارثہؓ کہو۔ کیونکہ محمد ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ چونکہ اس میں بظاہر یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ اس سے پہلے نازل ہو چکا ہے۔ ”ازواجہ امہاتہم (احزاب: ۶)“ کہ حضور ﷺ کی ازواج امت کی مائیں ہیں۔ جس سے حضور ﷺ کا باپ ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔ تو پھر یہ ابوت کی کیسے نفی کی جا رہی ہے اور جب آپ امت کے باپ نہیں تو امت پر شفیق بھی نہیں ہو سکتے اور نیز جب ہر نبی اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے تو یہاں ابوت کی نفی سے نبوت کی نفی کا ایہام پیدا ہوتا تھا۔ جس کا ازالہ ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین! سے بطور استدراک کیا گیا کہ آپ کسی مرد کے نسبی باپ نہیں ہیں۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور رسول امت کا روحانی باپ ہوتا ہے اور اپنی اولاد پر نسبی باپ سے بھی زیادہ شفیق ہوتا ہے۔ اس کے بعد اسی کمال شفقت کو بیان کرنے کے لئے فرمایا وخاتم النبیین! یعنی اول تو ہر نبی اپنی امت کا باپ اور امت پر شفقت کرنے والا ہوتا ہے۔ لیکن یہ رسول ﷺ تو خاتم النبیین ہیں۔ جن کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ ایسی حالت میں ان کی شفقت کی کیا انتہا ہوگی؟۔ امت کی ہدایت میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھیں گے۔ کیونکہ وہ رسل جن کے بعد دوسرے انبیاء آنے والے ہیں۔ اگر ان سے کوئی چیز رہ جائے تو بعد میں آنے والے اس کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ لیکن جس کی اولاد کا قیامت تک اور کوئی سہارا نہ ہو تو باپ کی شفقت میں کس قدر ہيجان ہوگا؟۔ اور نیز یہ لفظ عام ہے۔ جیسے ختم زمانی پر دلالت کرتا ہے ختم مرتبی پر بھی دلالت کرتا ہے۔ یعنی حضور ﷺ باعتبار زمانہ و باعتبار مرتبہ ہر طرح خاتم النبیین ہیں۔ جیسے آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ایسے ہی تمام مدارج و مراتب نبوت

کے سلسلے بھی آپ پر ختم ہو گئے۔ لہذا آپ سے بڑھ کر کوئی نبی امت پر شفیق نہیں ہو سکتا اور نہ آپ کے بعد کسی نبی کی گنجائش باقی۔

ختم نبوت کی تائید میں قرآن مجید کی دیگر آیات

..... ”هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ (صف: ۹)“ ﴿اللہ وہ ذات ہے کہ جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ تمام ادیان پر بلند اور غالب کرے۔﴾

نوٹ! غلبہ اور بلند کرنے کہ یہ صورت ہے کہ حضور ﷺ ہی کی نبوت اور وحی پر مستقل طور پر ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے کو فرض کیا ہے اور تمام انبیاء کی نبوتوں اور وحیوں پر ایمان لانے کو اس کے تابع کر دیا ہے اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ آپ کی بعثت سب انبیاء سے آخر ہو اور آپ کی نبوت پر ایمان لانا سب نبیوں پر ایمان لانے کو مشتمل ہو۔ بالفرض اگر آپ کے بعد کوئی نبی باعتبار نبوت مبعوث ہو تو اس کی نبوت پر اور اس کی وحی پر ایمان لانا فرض ہوگا۔ جو دین کا اعلیٰ رکن ہوگا۔ تو اس صورت میں تمام ادیان پر غلبہ متصور نہیں ہو سکتا بلکہ حضور ﷺ کی نبوت پر ایمان لانا اور آپ کی وحی پر ایمان لانا مغلوب ہوگا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ پر اور آپ کی وحی پر ایمان رکھتے ہوئے بھی اگر اس نبی اور اس کی وحی پر ایمان نہ لایا تو نجات نہ ہوگی۔ کافروں میں شمار ہوگا۔ کیونکہ صاحب الزمان رسول یہی ہوگا۔ حضور ﷺ صاحب الزماں رسول نہ رہیں گے۔

..... ۲ ”واخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ (آل عمران: ۸۱)“ ﴿یعنی جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور نبوت دوں پھر تمہارے پاس ایک وہ رسول آجائے جو تمہاری کتابوں اور وحیوں کی تصدیق کرنے والا ہوگا یعنی اگر تم اس کا زمانہ پاؤ تو تم سب ضرور اس رسول پر ایمان لانا اور ان کی مدد فرض سمجھنا۔﴾

اس سے بکمال وضاحت ظاہر ہے کہ اس رسول مصدق کی بعثت سب نبیوں سے آخر میں ہوگی اور وہ آنحضرت ﷺ ہیں۔

..... ۳ ”وما ارسلناک الا کفاۃ للناس بشیرا و نذیرا (سبا: ۲۸)“ ﴿ہم نے تم کو تمام دنیا کے انسانوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔﴾

..... ۴ ”قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (اعراف: ۱۵۸)“ ﴿فرمادیتے ہیں کہ اسے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ ہوں۔﴾

نوٹ! یہ دونوں آیتیں صاف اعلان کر رہی ہیں کہ حضور ﷺ بغیر استثناء تمام انسانوں کی طرف رسول ﷺ ہو کر تشریف لائے ہیں۔ جیسا کہ خود حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ انا رسول من ادرکت حیا ومن یولد بعدی!

(کنزل العمال ج ۱۱ ص ۴۰۴، حدیث نمبر ۳۱۸۸۵، وخصائص کبریٰ ج ۲ ص ۱۸۸)

پس ان آیتوں سے واضح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ قیامت تک آپ ہی صاحب الزمان رسول ہیں۔ بالفرض اگر آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو حضور ﷺ کا فائدہ ناس کی طرف اللہ تعالیٰ کے صاحب الزمان رسول نہیں ہو سکتے۔ بلکہ براہ راست مستقل طور پر اسی نبی پر اور اس کی وحی پر ایمان لانا اور اس کو اپنی طرف اللہ کا بھیجا ہوا اعتقاد کرنا فرض ہوگا۔ ورنہ نجات ممکن نہیں اور حضور ﷺ کی نبوت اور وحی پر ایمان لانا اس کے ضمن میں داخل ہوگا۔

..... ۵ ”و ما ارسلنک الا رحمة للعالمین (انبیاء: ۱۰۷)“ ﴿میں نے تم

کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔﴾

نوٹ! یعنی حضور ﷺ پر ایمان لانا تمام جہان والوں کی نجات کے لئے کافی ہے۔ پس اگر بالفرض آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو آپ کی امت کو اس پر اور اس کی وحی پر ایمان فرض ہوگا اور اگر آنحضرت ﷺ پر ایمان کامل رکھتے ہوئے بھی اس کی نبوت اور اس کی وحی پر ایمان نہ لائے تو نجات نہ ہوگی اور یہ رحمتہ للعالمین کے منافی ہے کہ اب آپ پر مستقلاً ایمان لانا کافی نہیں۔ آپ صاحب الزمان رسول نہیں رہے۔

..... ۶ ”الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت

لکم الاسلام دیناً (مائدہ: ۳)“ ﴿آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام ہی پسند کیا۔﴾

نوٹ! گوہر نبی کا دین اپنے اپنے زمانہ کے اعتبار سے کافی تھا۔ مگر ہر نبی بعد کو مبعوث ہونے والے اپنی نبوت اور اپنی وحیوں پر ایمان لانے کو دین میں اضافہ کر کے دین کی تکمیل کرتے چلے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ مبعوث ہوئے اور آپ کی بعثت سے آپ کی وحیوں کے نزول کے اختتام پر دین کا اکمال کر دیا کہ آپ کی نبوت اور وحیوں پر ایمان لانا تمام نبیوں کی نبوتوں اور ان کی وحیوں پر ایمان لانے کو مشتمل ہے۔ اسی لئے اس کے بعد ”واتممت علیکم نعمتی“ فرمایا نہ ”فیکم“ یعنی نعمت نبوت کو میں نے تم پر تمام کر دیا۔ لہذا دین کے

اکمال اور نعمت نبوت کے اتمام کے بعد کسی کو منصب نبوت نہیں مل سکتا کہ جس کی نبوت اور وحی پر ایمان لایا جائے۔ ورنہ دین کامل نہ ہوگا اور نہ نعمت نبوت کا اتمام ہوگا۔ کیونکہ اس کے بعد ایک نبی کی نبوت اور وحی پر ایمان لانے کا اور اضافہ ہوگا۔ جو دین کا اعلیٰ رکن ہوگا۔ اسی وجہ سے ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا تھا کہ اے امیر المؤمنین قرآن کی یہ آیت اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے (رواہ البخاری ج ۲ ص ۶۲۲، باب الیوم اکملت لکم دینکم) اور حضور ﷺ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ۸۱ دن زندہ رہے اور اس کے نزول کے بعد کوئی حکم حلال و حرام نازل نہیں ہوا۔

۷..... ”تبارک الذی نزل الفرقان علی عبده لیكون للعالمین نذیرا (فرقان: ۱)“ ﴿مبارک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ محمد ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا تاکہ تمام ہی عالم والوں کے لئے نذیر بنے۔﴾

۸..... ”وما هو الا نذر للعالمین (ص: ۸۷)“ ﴿نہیں یہ قرآن مگر تمام جہان والوں کے لئے نذیر ہے۔﴾

۹..... ”اوحی الیٰ ہذا القرآن لا نذر کم بہ ومن بلغ (انعام: ۱۹)“ ﴿میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ میں تم کو اور جن کو بھی یہ قرآن کریم پہنچے ڈراؤں۔﴾

نوٹ! یہ تینوں آیتیں صاف ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ ہی تمام جہان کے انسانوں کے لئے جن کو قرآن کے نزول کی خبر پہنچے نذیر ہیں اور سب کے لئے یہی قرآن حجت ہے۔ اب حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔ قیامت تک تمام انسانوں کے لئے حضور ﷺ ہی نبی ہیں اور حضور ﷺ ہی کی شریعت ہے۔

۱۰..... ”وان تطیعوه تہتدوا (نور: ۵۴)“ ﴿اگر محمد ﷺ کی اطاعت کرو گے تو بس نجات اور ہدایت پا جاؤ گے۔﴾

نوٹ! یہ آیت ختم نبوت پر صاف دلیل ہے کیونکہ اس آیت میں صرف حضور ﷺ کی اطاعت کو مدار نجات فرمایا ہے۔ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی مقرر ہو کر آئے تو اس وقت حضور ﷺ کی اطاعت مدار نجات نہ ہوگی۔ بلکہ نبی جدید صاحب الزمان کی اطاعت میں نجات ہوگی۔ یعنی جب تک اس نبی اور اس کی وحی پر ایمان نہ لائے گا۔ باوجود کمال اتباع حضور ﷺ کے بھی نجات نہ ہوگی۔

.....۱۱ ”یا ایہا الذین امنوا امنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ والکتاب انزل من قبل (نساء: ۱۳۶)“ ﴿اے ایمان لانے والو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول محمد ﷺ پر اور اس کتاب پر جس کو اپنے رسول پر نازل کیا ہے اور ان کتابوں پر جو ان سے پہلے نازل کی گئیں۔﴾

نوٹ! یہ آیت بڑی وضاحت سے ثابت کر رہی ہے کہ ہم کو صرف حضور ﷺ کے نبوت اور آپ ﷺ کی وحی اور آپ ﷺ سے پہلے انبیاء علیہم السلام اور ان کی وحیوں پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ اگر بالفرض حضور ﷺ کی بعد کوئی بعہدہ نبوت مشرف کیا جاتا تو ضرور تھا کہ قرآن کریم اس کی نبوت اور وحی پر ایمان لانے کی بھی تاکید فرماتا۔ معلوم ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔

.....۱۲ ”والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبک وبالآخرة ہم یوقنون . اولئک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون (بقرہ: ۵، ۴)“ ﴿جو ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپ پر نازل کی گئی اور اس وحی پر جو آپ سے پہلے نازل کی گئی اور دن آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ خدا کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔﴾

.....۱۳ ”لکن الراسخون فی العلم منهم ولمؤمنون یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبک (نساء: ۱۶۲)“ ﴿لیکن ان میں سے راسخ فی العلم اور ایمان لانے والے لوگ ایمان لاتے ہیں۔ اس وحی پر جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی اور جو آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی۔﴾

نوٹ! یہ دونوں آیتیں ختم نبوت پر صاف طور سے اعلان کر رہی ہیں بلکہ قرآن کریم میں سینکڑوں جگہ اس قسم کی آیتیں ہیں۔ جن میں ماقبل کے نبیوں کی نبوت اور ان کی وحی پر ایمان رکھنے کے لئے حکم فرمایا گیا۔ لیکن مابعد کے نبیوں کا ذکر بھی نہیں آیا۔ ان دو آیتوں میں صرف حضور ﷺ کی وحی اور حضور ﷺ سے پہلے نبیوں کی وحی پر ایمان لانے کو کافی اور مدار نجات فرمایا گیا ہے۔ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی بنایا جائے اس کی وحی پر بھی ایمان لانا مدار نجات ہوگا۔ حالانکہ قرآن کریم کے یہ احکام اور وعدے کبھی منسوخ نہیں ہو سکتے۔

.....۱۴ ”اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونه اولیاء

(اعراف: ۳) ﴿اتباع کرو اس وحی کا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور نہ اتباع کرو اس کے سوا کسی اور رفیقوں کا۔﴾

نوٹ! یہ آیت کریمہ صاف طور سے اعلان کر رہی ہے کہ صرف حضور ﷺ ہی کی وحی کا اتباع اہل عالم کے لئے فرض ہے اور اس وحی کے علاوہ اور کسی وحی کا اتباع جائز نہیں۔ پس اگر آپ کے بعد بھی کوئی وحی نبوت خدا کی طرف سے آنے والی تھی تو اس کی اتباع سے کیوں روکا جاتا ہے اور پھر اس وحی کے نازل کرنے اور نبی کے دنیا میں بھیجنے سے کیا فائدہ ہے۔

۱۵..... ”ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ماتولیٰ ونصلہ جہنم . وساءت مصیراً (النساء: ۱۱۵)“ ﴿ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد جو کوئی رسول اللہ ﷺ کے خلاف کرے اور مسلمانوں کے رستہ کے علاوہ غیر کی پیروی کرے ہم اس کو متوجہ کریں گے جدھر متوجہ ہو اور دوزخ میں اس کو ڈالیں گے اور دوزخ براٹھکانا ہے۔﴾

نوٹ! اس آیت میں خداوند عالم تمام اہل عالم کو سبیل مؤمنین پر چلنے کی ہدایت فرماتے ہیں اور سبیل مؤمنین سے ہٹنے پر عذاب جہنم کی سخت وعید فرماتے ہیں۔ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو وہ بھی اپنی اطاعت نہیں کرا سکتا بلکہ سبیل مؤمنین کا اتباع کرنا اس پر فرض ہوگا اور یہ نبوت کے خلاف ہے۔ ”ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (نساء: ۶۴)“ اور اس کی بعثت محض بے کار۔

۱۶..... ”انا نحن نزلنا الذکر وانا له لفظون (حجر: ۹)“ ﴿تحقیق ہم نے قرآن کریم کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔﴾

نوٹ! خداوند عالم نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ ہم خود قرآن کریم کی حفاظت فرمائیں گے۔ یعنی محرفین کی تحریف اور متغیرین کے تغیر سے اس کو بچائے رکھیں گے۔ قیامت تک کوئی شخص اس میں ایک حرف اور ایک نقطہ کی بھی کمی زیادتی نہیں کرا سکتا اور نیز اس کے احکام کو بھی قائم اور برقرار رکھیں گے۔ اس کے بعد کوئی شریعت نہیں جو اس کو منسوخ کر دے۔ غرض قرآن کریم کے الفاظ اور معانی دونوں کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا۔ نہ صاحب شریعت جدیدہ اور نہ ایسا نبی جو کتاب سابق کے متغیر اور محرف اور اصل تعلیم مٹ جانے کے بعد شریعت سابقہ کی وحی کر کے اسی شریعت و کتاب سابق کی اقامت کے لئے مبعوث کیا جاتا ہے۔

تنبیہ! یہ سولہ آیتیں بطور اختصار کے ختم نبوت کے ثبوت اور تائید میں پیش کر دی گئیں ورنہ قرآن کریم میں سو (۱۰۰) سے زیادہ آیتیں ختم نبوت پر واضح طور پر دلالت کرنے والی موجود ہیں۔

لفظ خاتم النبیین کی لغوی تحقیق کتب لغت سے

(مفردات القرآن امام راغب اصفہانی کے ص ۱۲۲) میں ہے۔ ”وخاتم النبیین لا نه ختم النبوة ای تممها بمجیئہ“ ﴿حضور ﷺ کو خاتم النبیین اس لئے کہا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا ہے۔ یعنی آپ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام فرمایا۔﴾

۲..... صحاح جوہری میں ہے کہ والخاتم والخاتم بكسر التاء وفتحها والخیتام والخاتام كله بمعنی والجمع الخواتیم وخاتمة الشئى آخره ومحمد ﷺ خاتم الانبیاء علیہم السلام ﴿خاتم کی زیر کے ساتھ اور خاتم کی زیر کے ساتھ اور خیتام اور خاتام سب کے ایک ہی معنی ہیں اور خواتیم جمع آتی ہے اور خاتمہ کے معنی آخر کے ہیں اور اسی معنی سے محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔﴾

۳..... (کلیات ابی البقاص ۳۱۹) میں ہے۔ ”وتسمیة نبینا خاتم الانبیاء لان الخاتم اخر القوم قال الله تعالى ماكان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبیین“ ﴿ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء اس لئے رکھا ہے کہ خاتم آخر قوم کو کہتے ہیں۔ قول اللہ تعالیٰ ماكان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبیین! کے یہی معنی ہیں۔﴾

۴..... المحکم لابن السیدہ میں ہے۔ ”وخاتم كل شئى وخاتمته عاقبته و اخره“ ﴿خاتم اور خامۃ ہر شے کے انجام اور آخر کو کہتے ہیں۔﴾

(منقول از لسان العرب ج ۴ ص ۲۵)

۵..... تہذیب الازہری میں ہے۔ ”والخاتم والخاتم من اسماء النبى ﷺ وفى التنزیل العزیز ماكان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبیین..... از لسان العرب ج ۴ ص ۲۵“ ﴿خاتم اور خاتم نبی کریم ﷺ کے ناموں میں سے ہیں اور قرآن میں آیت خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین یعنی سب نبیوں میں آخری نبی کے ہیں۔﴾

۶..... (لسان العرب ج ۴ ص ۲۵) میں ہے۔ ”خاتمهم وخاتمهم اخرهم عن اللہیانی ومحمد ﷺ خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام“

﴿ خاتم القوم اور خاتم القوم ت کے زیر اور زبردونوں کے ساتھ آخر قوم کے ہیں یہ معنی لہیانی سے نقل کئے ہیں اور محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ ﴾

۷..... (تاج العروس شرح قاموس ج ۱۶ ص ۱۹۱) میں ہے۔ ”عن اللہیانی ومن اسمائه علیہ السلام الخاتم والخاتم وهو الذی ختم النبوة بمجیئہ“
﴿ حضور ﷺ کے اسماء میں سے الخاتم اور الخاتم بھی ہے اور خاتم وہ شخص ہے جس نے اپنے تشریف لانے سے نبوت کو ختم کر دیا ہو۔ ﴾

۸..... (قاموس المحيط ج ۴ ص ۱۰۴) میں ہے ”الخاتم من کل شئی عاقبتہ و آخرتہ کخاتمته و آخر القوم کالخاتم“ ﴿ خاتم بالكسر کے معنی انجام و آخرت ہر شے مثل خاتمہ کے اور آخر قوم کے ہیں۔ مثل خاتم بالفتح کے۔ ﴾

اور اس کی شرح (تاج العروس ج ۱۶ ص ۱۹۰) میں ہے۔ ”الخاتم آخر القوم کالخاتم ومنہ قوله تعالیٰ و خاتم النبیین ای آخرہم“ ﴿ یعنی خاتم اور خاتم کے معنی آخر قوم کے ہیں اور اسی سے خاتم النبیین ہے یعنی آخر نبیوں کے۔ ﴾

۹..... (مجمع البحار الانوار ج ۲ ص ۱۵) میں ہے ”الخاتم والخاتم من اسمائه ﷺ بالفتح اسم ای آخرہم و بالكسر اسم فاعل“ ﴿ خاتم اور خاتم حضور ﷺ کے ناموں میں سے ہیں۔ زبر کے ساتھ اسم ہے۔ آخر کے معنی ہیں اور زیر کے ساتھ اسم فاعل ہے۔ یعنی ختم کرنے والا۔ ﴾

اور (ج ۲ ص ۱۵) میں ہے ”خاتم النبوة بکسرة التاء ای فاعل الختم وهو الا تمام و بفتحها بمعنی الطابع ای شئی یدل علی انه لا نبی بعده“ ﴿ خاتم النبوة ت کی زیر کے ساتھ ختم اور تمام کرنے والا اور زبر کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ وہ شے جو اس پر دلالت کرے کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ﴾

۱۰..... ”خاتمة الشئ آخرہ و محمد خاتم الانبیاء بالفتح صلوات اللہ علیہ و علیہم اجمعین (صراح: ۶۷)“ ﴿ خاتمة الشئ کے معنی آخر شے کے ہیں اور محمد ﷺ خاتم الانبیاء بالفتح کے بھی یہی معنی ہیں۔ تلك عشرة كاملة! ﴾

تنبیہ! خلاصہ یہ ہے کہ معتبر کتب لغات سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ لفظ خاتم کے زبر اور زیر دونوں کے ساتھ ایک ہی معنی ہیں اور جب کبھی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہو تو لغت عرب میں اس کے معنی آخر کے ہی ہوتے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی معنی نہیں آتے اور لغت

عرب میں لفظ خاتم اور خاتمہ کا زبرد و زبردوں کے ساتھ اکثر اور زیادہ تر پانچ معنی میں استعمال ہے تین معنی مشترک ہیں۔

۱..... آخر قوم یہ ہمیشہ جماعت کی طرف مضاف ہوگا۔

۲..... انگشتری جیسے خاتم ذہب، خاتم ذہب اس کا مضاف الیہ ہمیشہ ہمیشہ تمیز ہوگا۔ اگر اضافت نہ ہو تو من سے استعمال ہوگا۔ ولو خاتماً من حديد اور اضافت لامیہ میں مفرد مفرد کی طرف اور جمع جمع کی طرف مضاف ہوگا۔ کخاتم زید و خواتیم قوم ورنہ لام کا اظہار ضروری ہوگا فعلاً لالتباس انہ کالخاتم للقوم لا خاتم قوم و خاتم الخلفاء!

۳..... اسم آلہ ما یختم بہ وہ جس سے مہر لگائی جائے یعنی لوہے یا پیتل یا پتھر وغیرہ کی چیز جس پر نام وغیرہ کندہ کئے جاتے ہیں یعنی مہر۔

(لسان العرب ج ۲ ص ۲۴، تاج العروس ج ۱۶ ص ۱۸۹، منتهی الارب ج ۱ ص ۳۵۹)

۴..... اور خاتم زبر کے ساتھ اسم فاعل کا صیغہ کسی چیز کو ختم کرنے والا۔

۵..... خاتم زبر کے ساتھ مہر کا نقش جو کاغذ وغیرہ پر اتر آتا ہے۔ (لسان العرب ج ۲ ص ۲۴ وغیرہ) پس آیت خاتم النبیین میں دوسرے اور پانچویں معنی تو کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتے اور پہلے معنی ہر دو قرأت پر صحیح اور درست ہیں اور چوتھے معنی صرف خاتم بالکسر کے ساتھ مخصوص ہیں اور تیسرے معنی حقیقت کے اعتبار سے تو مراد ہو ہی نہیں سکتے اور باجماع علمائے لغت جب تک حقیقی معنی درست ہو سکیں اس وقت تک مجاز کو اختیار کرنا باطل ہے۔ اگر مجازی معنی ہی لیئے جائیں تو یہ معنی ہوں گے کہ حضور ﷺ انبیاء علیہم السلام پر مہر ہیں۔ جس کا مطلب پہلے معنی کے علاوہ کچھ نہیں۔ کیونکہ عرب میں الختم یعنی مہر لگانے کے معنی کسی چیز کو بند کر دینا اور روک دینے کے ہیں۔

عام محاورہ میں کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے فلاں چیز پر مہر کر دی قرآن کریم میں ہے۔
”ختم اللہ علی قلوبہم (بقرہ: ۷)“ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی۔ یعنی اب قلوب میں ایمان نہ داخل ہوگا اور متنبی کہتا ہے۔

اروح وقد ختمت علی فؤادی

بحبك ان الا یحل بہ سواک

﴿میں تیرے یہاں سے اس طرح جا رہا ہوں کہ تو نے میرے قلب پر اپنی محبت سے مہر لگا دی ہے تاکہ اس میں تیرے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے۔﴾ پس خاتم النبیین ﷺ کے وہ نئے معنی جو مرزا قادیانی نے (حقیقت الوحی ص ۹۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰) کے حاشیہ میں اور (ص ۲۷، خزائن ج ۲۲ ص ۲۹) میں بیان کئے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: ”آپ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت مل سکتی ہے۔ آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔“ محاورات عرب کے بالکل خلاف ہیں۔ ورنہ لازم آئے گا کہ خاتم القوم کے بھی یہ معنی ہوں کہ اس کی مہر سے قوم بنتی ہے اور خاتم الاولاد کے معنی یہ ہوں کہ اس کی مہر سے اولاد بنتی ہے اور ختم اللہ علی قلوبہم کے معنی بالکل مہمل ہوں۔ غرض جو معنی مرزا قادیانی نے اختراع کئے عرب ۱ میں ہرگز ہرگز مستعمل نہیں خود مرزا قادیانی کا وسوسہ ہے اور بس اور نیز خود مرزا قادیانی (تریاق القلوب ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۴۷۹) میں لکھتے ہیں کہ: ”میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔“ (براہین حصہ ۵ ص ۸۶، خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۳، مضمون واحد) ٹھیک اسی طرح خاتم النبیین ﷺ کے معنی ہیں کہ حضور ﷺ آخر الانبیاء ہیں آپ ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا اور (ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۱) میں ہے۔ ”ماکان محمد اباحد من رجالکم ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔“

آئمہ تفسیر کی تفاسیر سے ختم نبوت کی تحقیق

..... ۱ تفسیر (ابن جریر ج ۲۲ ص ۱۶) زیر آیت ماکان محمد میں ہے۔ ”ولکنہ رسول اللہ وخاتم النبیین الذی ختم النبوة فطبع علیہا فلا تفتح لاحد بعدہ الی قیام الساعة“ ﴿لیکن آپ اللہ کے رسول ﷺ اور خاتم النبیین ہیں۔ یعنی وہ شخص جس نے نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی پس وہ قیامت تک آپ کے بعد کسی کے لئے نہ کھولی جائے گی۔﴾

۱ خبردار کوئی قادیانی عجیبوں کے دستور سے دھوکا نہ دے دے کہ حضور ﷺ نے جب عجیبوں کی طرف تبلیغی خطوط روانہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو بعض صحابہ نے عرض کیا کہ اعاجم جس خط پر مہر نہ لگی ہو اس کو نہیں پڑھتے..... الخ! یہ عجیبوں کا دستور تھا۔ عربیت میں قابل حجت نہیں۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۸۷۳ باب اتخاذ الخاتم لیختم بہ)

۲..... تفسیر (ابن کثیر ج ۶ ص ۳۸۱) زیر آیت ایضاً میں ہے۔ ”فہذہ الایۃ

نص فی انہ لانبی بعدہ و اذاکان لا نبی بعدہ فلا رسول بالطریق الاولی والآخری لان مقام الرسالۃ اخص من مقام النبوة فان کل رسول نبی ولا ینعکس وبذلك وردت الاحادیث المتواترة عن رسول اللہ من حدیث جماعۃ من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم“ ﴿یہ آیت اس بات میں نص صریح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور جب کوئی نبی نہ ہوگا تو رسول بدرجہ اولیٰ نہ ہوگا۔ کیونکہ رسالت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے خاص ہے ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں اور ختم نبوت پر آنحضرت ﷺ کی احادیث متواترہ صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت سے منقول ہو کر وارد ہوئے ہیں۔ ﴿

۳..... تفسیر (کشاف ج ۳ ص ۵۲۴، ۵۲۵) زیر آیت ایضاً میں ہے۔ ”خاتم

بفتح التاء بمعنی الطابع وبکسرہا بمعنی الطابع وفاعل الختم وتقویہ قرأۃ عبداللہ بن مسعودؓ ولكن نبیاً ختم النبیین فان قلت کیف کان آخرا لانبیاً وعیسیٰ علیہ السلام ینزل فی آخر الزمان قلت معنی کونہ آخرا لانبیاً انہ لا ینبئاً احد بعدہ وعیسیٰ ممن نبی قبلہ“ ﴿خاتم کے زبر کے ساتھ بمعنی آلہ مہر اور زیر کے ساتھ بمعنی مہر کرنے والا اور ختم کرنے والا اور اس معنی کی تقویت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأتوں و لكن نبیاً ختم النبیین کرتی ہے۔ پس اگر تم یہ کہو کہ حضور ﷺ آخرا لانبیاء کس طرح ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نازل ہوں گے تو میں کہوں گا کہ آخرا لانبیاء کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جو حضور ﷺ سے پہلے نبی بنا کر بھیجے گئے۔ ﴿

۴..... تفسیر (کیرج ۲۵ ص ۲۱۴) زیر آیت ایضاً میں بھی اس مضمون کی تائید ہے۔

۵..... تفسیر (ابوالسعود ج ۷ ص ۱۰۶) زیر آیت ایضاً میں بھی یہی مضمون ہے۔

”ولا یقدح فیہ نزول عیسیٰ بعدہ علیہ السلام لان معنی کونہ خاتم النبیین انہ لا ینبئ احد بعدہ وعیسیٰ ممن نبی قبلہ“ ﴿حضور ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے خلاف نہیں۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جو حضور ﷺ سے پہلے نبی بنا کر بھیجے گئے۔ ﴿

۶..... (تفسیر مدارک التنزیل ج ۳ ص ۲۳۴) زیر آیت ماکان محمد..... الخ! میں

ہے۔ ”خاتم النبیین بفتح التاء عاصم بمعنی الطابع ای اخرهم یعنی لا ینبأ احد بعده و عیسیٰ علیہ السلام ممن نبی قبلہ..... وغیرہ بکسر التاء بمعنی الطابع و فاعل الختم و تقویہ قرأۃ عبد اللہ بن مسعودؓ“ ﴿خاتم النبیین عاصم کی قرأۃ میں ت کے زبر کے ساتھ بمعنی آلہ مہرجس سے مراد آخر ہے یعنی آپ کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام آپ سے پہلے نبی بنائے گئے۔ اس لئے ان کے نزول سے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا اور عاصم کے علاوہ سب قاریوں کے نزدیک ت کے زبر کے ساتھ یعنی مہر کرنے والا اور ختم کرنے والا اور اس کی تائید حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی قرأت بھی کرتی ہے۔﴾

۷..... (تفسیر خازن ج ۵ ص ۲۱۸) زیر آیت ایضاً میں ہے۔ ”خاتم النبیین ختم اللہ بہ النبوة فلا نبوة بعده ای ولا معہ“ ﴿خاتم النبیین یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ نبوت کو ختم کر دیا۔ پس نہ آپ کے بعد نبوت ہے اور نہ آپ کے ساتھ کسی کو حاصل۔﴾

۸..... (زرقاتی شرح مواہب لدنیہ ج ۵ ص ۲۶۷) میں ہے۔ ”ومنها انه خاتم الانبیاء والمرسلین كما قال تعالیٰ ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین ای اخرهم الذی ختمهم او ختموا بہ علی قرأۃ عاصم بالفتح..... قیل من لا نبی بعده یكون اشفق علی امتہ وهو کوالد لو لدلیس له غیرہ ولا یقدح نزول عیسیٰ علیہ السلام بعده لا نہ یكون علی دینہ مع ان المراد انه آخر من نبی“ ﴿اور آنحضرت ﷺ کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ سب انبیاء اور رسل کے ختم کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی آخر النبیین جس نے انبیاء کو ختم کیا یا عاصم کی قرأۃ کی رو سے جو زبر کے ساتھ ہے یہ معنی ہیں کہ جس پر سب انبیاء ختم کئے گئے..... کہا جاتا ہے کہ جس نبی کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو وہ اپنی امت پر بہت زیادہ شفیق ہوگا اور وہ اس باپ کے مثل ہے کہ جس کی اولاد کی اس کے بعد کوئی نگرانی کرنے والا اور تربیت کرنے والا نہ ہو اور حضور ﷺ کے بعد نزول عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول کے آپ کے دین پر ہوں گے۔ علاوہ اس کے ختم نبوت کے یہ معنی ہیں کہ آپ سب سے آخر میں نبی بنا کر بھیجے گئے۔﴾

۹..... (تفسیر روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۲) زیر آیت ایضاً میں ہے۔ ”الخاتم اسم الہ..... مآلہ آخر النبیین..... وخاتم بکسر التاء علی انه اسم فاعل ای الذی

ختم النبیین والمراد به آخرهم ایضاً..... والمراد بالنبی ماہوا عم من الرسول فیلزم من کونه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خاتم النبیین کونه خاتم المرسلین..... والمراد بکونه علیه الصلوٰۃ والسلام خاتمهم انقطاع حدوث وصف النبوة فی احد من الثقلیین بعد تحلیه علیه الصلوٰۃ والسلام بها فی هذه النشأة ولا یقدح فی ذلك ما اجمعت الامة علیه واشتهرت فیہ الاخبار ولعلها بلغت مبلغ التواتر المعنوی ونطق به الكتاب علی قول ووجب الايمان به واكفر منكره كالفلاسفة من نزول عيسى علیه السلام آخر الزمان لانه كان نبياً قبل تحلی نبینا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالنبوة فی هذه النشأة ﴿خاتم ت کے زبر کے ساتھ اسم آلہ ہے..... جس کا مال آخر النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہے اور خاتم ت کی زیر کے ساتھ اسم فاعل کا صیغہ یعنی وہ نبی جس نے نبیوں کو ختم کر دیا اور اس سے مراد بھی آخر النبیین ہے اور نبی رسول سے عام ہے۔ لہذا حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا خاتم النبیین ہونا خاتم المرسلین ہونے کو لازم ہے اور حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے خاتم النبیین ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ کے اس عالم میں وصف نبوت کے ساتھ متصف ہونے کے بعد وصف نبوت کا پیدا ہونا بالکل منقطع ہو گیا۔ جن و انس میں سے کسی کو اب یہ وصف نبوت عطا نہ کیا جائے اور یہ مسئلہ ختم نبوت اس عقیدے کے ہرگز خلاف نہیں جس پر امت نے اجماع کیا ہے اور جس میں احادیث شہرت کو پہنچی ہوئی ہیں۔ شاید درجہ تواتر معنوی کو پہنچ جائیں اور جس پر قرآن نے ایک قول کی بناء پر تصریح کی ہے اور جس پر ایمان لانا واجب ہے اور اسکے منکر مثلاً فلاسفہ کو کافر سمجھا گیا ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا آخر زمانہ میں نازل ہونا کیونکہ وہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اس عالم میں نبوت ملنے سے پہلے وصف نبوت کے ساتھ متصف ہو چکے تھے۔ ﴿

۱۰..... اور تفسیر (درمنثور ج ۵ ص ۲۰۴) زیر آیت ایضاً میں صحابہؓ اور تابعینؓ اور ائمہ مفسرین کے اقوال کو جمع کر کے آیت مذکور کی تفسیر وہی قرار دی ہے۔ جو مذکور ہو چکی کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخر النبیین ہیں۔ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بعد کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا۔ تـلـک عشرة كاملة!

نوٹ! یہ اختصاراً دس تفسیروں کے حوالے پیش کئے گئے اور صرف چند مشہور اور مستند مفسرین کے اقوال ہدیہ ناظرین کئے گئے ہیں۔ ورنہ متقدمین اور متاخرین علماء کی جس کی تفسیر کو دیکھو گے یہی مضمون پاؤ گے اور سب نے اسی مضمون کو واضح بیان فرمایا ہے۔

غرض آخر الانبیاء اور خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا۔ جیسے خود رسول اکرم ﷺ نے حضرت عباس سے فرمایا: ”اطمئن یا عم فانک خاتم المهاجرین فی الهجرة کما انا خاتم النبیین فی النبوة (کنز العمال ج ۱۱ ص ۶۹۹ حدیث نمبر ۳۳۳۸۷) وفی روایة عن سهل بن الساعدی قد ختم بک الهجرة کما ختم بی النبیین رواہ الطبرانی ۰ ج ۶ ص ۱۵۴ حدیث ۵۸۲۸ وابونعیم وابو یعلی وابن عساکر وابن النجار)“ یعنی اطمینان رکھ اے چچا آپ خاتم المهاجرین ہو ہجرت میں، جیسے میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں ہجرت آپ پر ختم ہو گئی۔ جیسے نبوت مجھ پر ختم ہو گئی۔ کیا کوئی ذی عقل اس کے یہ معنی سمجھ سکتا ہے کہ تمام مهاجرین اس وقت تک مر چکے تھے کوئی باقی نہ رہا تھا بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ آخر المهاجرین ہیں۔ آپ کے بعد مکہ سے کوئی ہجرت نہ کرے گا اور وصف ہجرت مکہ سے کوئی موصوف نہ ہوگا کہ لاہجرة بعد الفتح یعنی فتح مکہ کے بعد ہجرت مکہ سے نہ ہوگی یا مثلاً کوئی شخص کہے فلان خاتم الاولاد کیا کوئی عقلمند اس کے یہ معنی سمجھے گا کہ اس کی سب اولادیں مر گئیں۔ صرف یہ ایک باقی رہ گیا بلکہ باتفاق اہل عربیت اور باجماع عقلاء دنیا اس کے یہی معنی سمجھے جاتے ہیں کہ یہ سب سے آخر میں پیدا ہوا اس کے بعد کسی بچہ کی ولادت نہیں ہوئی۔ ”مثل ذلك آخر الفاتحین ۰ آخر المجالسین ۰ آخر الخلفاء ۰ آخر القضاة“ وغیرہ وغیرہ غرض ان سب میں انقطاع وصف ہوتا ہے نہ انقطاع ذات خواہ حقیقتاً جیسے کلام الہی میں خواہ مبالغتاً جیسے کلام شعراء میں خواہ اذعاء اُجیسے مواقعہ حسن ظن میں اور اس طرح آخر باعتبار مرتبہ بھی حقیقتاً یا مبالغتاً یا اذعاء اور نیز خود مرزا قادیانی نے (تریاق القلوب ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۴۷۹، براہین حصہ پنجم ص ۸۶، خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۳) میں اس معنی کی تصریح کی ہے جو پہلے عرض کر چکا۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آدم علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا من محمد! محمد کون ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا آخر ولدک من الانبیاء (کنز العمال ج ۱۱ ص ۴۵۵ حدیث ۳۲۱۳۹) اور حضور ﷺ نے فرمایا آخرہم فی البعث (کنز العمال ج ۱۱ ص ۴۵۲ حدیث ۳۲۱۲۶) یعنی میں بعثت میں سب نبیوں سے آخر ہوں۔ تفسیر (ابن کثیر ج ۶ ص ۳۴۲) اسی وجہ سے کشاف ابوالسعود مدارک شرح مواہب زرقانی روح المعانی وغیرہ وغیرہ تفاسیر میں ہے معنی کونہ آخر الانبیاء انہ لا ینبأ احد بعدہ و عیسیٰ ممن نبی قبلہ! یعنی آخر الانبیاء ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضور ﷺ

کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جن کو منصب نبوت پہلے عطا کیا جا چکا ہے بے شک حضور ﷺ آخر الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر نہیں آ سکتا۔ نیا ہو یا پرانا اور نہ آپ کے بعد وحی نبوت ہو سکتی ہے خواہ نئے احکام نازل ہوں خواہ شریعت اسلام ہی کے مطابق دوبارہ شریعت نازل ہو اور قیامت تک حضور ﷺ ہی صاحب الزمان رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے کے نبی ہیں جو اپنے زمانہ میں منصب نبوت کی ڈیوٹی پر قائم تھے اور ان کی بعثت اپنے زمانہ میں بھی صرف بنی اسرائیل کی طرف تھی نہ تمام عالم کی طرف جیسا کہ آیہ کریمہ ”رسولا الی بنی اسرائیل (آل عمران: ۴۹)“ سے ظاہر ہے۔ لیکن حضور ﷺ کی بعثت کا فہ عامہ سے ان کی یہ ڈیوٹی بھی ختم ہو گئی۔ اب آخر زمانہ میں ان کا نزول فرمانا بحیثیت نبوت یعنی نبی ہونے کی حیثیت سے نہ ہوگا یعنی امت محمدی ﷺ کی طرف رسول بن کر تشریف نہ لائیں گے گو وہ عند اللہ بعد نزول بھی ویسے ہی اولوا العزم نبی ہوں گے۔ جیسے قبل رفع اور قبل نزول تھے۔ بلکہ بحیثیت امامت اور خلافت تشریف لائیں گے اور اسی شریعت کے پابند ہوں گے۔ ”ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ باب نزول عیسیٰ بن مریم، مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم)“

”فی حدیث ابن عساکر الا ان ابن مریم لیس بینی و بینہ نبی ولا رسول الا انه خلیفتی فی امتی من بعدی (فتاویٰ ابن حجر مکی ص ۱۵۴)“ یعنی ابن عساکر کی حدیث میں ہے کہ ابن مریم اور میرے درمیان کوئی نبی اور رسول نہیں ہوا۔ لیکن وہ میری امت میں میرے بعد خلیفہ ہوں گے۔ لیکن یہ بات اچھی طرح یاد رہے کہ اس کے یہ معنی نہیں کہ اس وقت نبوت سے معزول ہو جائیں گے۔ بلکہ آپ کا اس وقت اس امت میں تشریف لانا بالکل ایسا ہوگا جیسے ایک صوبہ کا گورنر دوسرے صوبہ میں جہاں اس کا وطن ہے۔ بغرض زیارت والدین اور خبر گیری اہل و عیال جائے تو اگرچہ بحیثیت گورنری وہ اس وقت نہیں ہوتا اور اس کا اس صوبہ میں درود بحیثیت گورنر ہونے اس کے صوبہ کے نہ ہوگا۔ بلکہ وہاں کے قانون کی پابندی کرے گا۔ لیکن یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ وہ گورنری سے معزول ہو گیا۔ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ کے نبی بعد نزول بھی ہوں گے یہ نہیں کہ وہ نبوت سے معزول ہو گئے۔ بلکہ اس وقت حضور ﷺ نبی صاحب الزمان کے زمانہ میں حضور ﷺ ہی کا اتباع کرنا ہوگا اور وحی شریعت گویا لازم نبوت ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر وقت اور ہر آن اس

پروجی شریعت نازل ہوتی ہے۔ اگر نازل نہ ہو تو وہ نبوت سے بھی علیحدہ ہو جائیں۔ ورنہ نبی پر جب وحی نازل ہو تو نبی ہو اور جب وحی نہ ہو تو نبوت سے معزول۔ گویا بحالی اور معزولی کا سلسلہ برابر قائم رہے گا۔ اس ایجاد بندہ سے تو حضور ﷺ بھی کبھی عہدہ نبوت پر بحال اور کبھی اس سے معزول ہوتے ہوں گے۔ کیونکہ کتنی کتنی مدت تک جیسے قصہ افک میں ایک ماہ برابر، ابتداء وحی میں تین سال وحی کا آنا موقوف رہا تھا تو کیا حضور ﷺ بھی نبوت کے عہدہ سے معزول ہو جاتے ہوں گے؟۔ معاذ اللہ! بے شک عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو وحی نبوت نہ لائیں گے۔ کیونکہ بحکم قرآنی ”اکملت لکم دینکم (مائدہ: ۳)“ دین کامل ہے اور وحی نبوت کی حاجت نہیں بلا ضرورت کام کرنا نشان خداوندی کے خلاف ہے۔ اس سے قبل ان پر وحی نبوت نازل ہو چکی۔ نزول کے بعد ان پر وحی الہام ہوگی۔ نہ وحی نبوت۔ الغرض حضور ﷺ کی بعثت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام قوم بنی اسرائیل کی طرف صاحب الزمان رسول تھے اور حضور ﷺ کی بعثت کا فہ عامہ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب الزمان رسول نہیں رہے۔ قیامت تک حضور ﷺ ہی صاحب الزمان رسول ہیں۔ پس ہر قسم کا نبی جو منصب نبوت کی ڈیوٹی پر فائز اور صاحب الزمان ہو حضور ﷺ کے بعد ہرگز نہیں ہو سکتا۔ باقی رہا مسیح بن مریم علیہ السلام کے آنے کا عقیدہ سو خود مرزا قادیانی موافق عقیدے مسلمانوں کے اس کو تو اتر کا اول درجہ مان چکے ہیں۔ چنانچہ (ازالہ اوہام ص ۵۵۷، خزائن ج ۳ ص ۴۰۰) میں لکھتے ہیں۔ ”مسیح بن مریم کے آنے کی پیشین گوئی ایک اول درجہ کی پیشین گوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تو اتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔“ انشاء اللہ اس کا ثبوت عقیدہ نمبر ۱۹ میں لکھوں گا۔

رسول اکرم ﷺ کی احادیث متواترہ سے ختم نبوت کا ثبوت کہ حضور ﷺ

کے منصب نبوت کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہ ہوگا

..... بخاری اور مسلم میں حدیث ہے۔ ”عن ابی ہریرۃ یحدث عن

البنی علیہ وسلم کانت بنوا اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ہلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون (بخاری ج ۱ ص ۴۹۱ باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، مسلم ج ۲ ص ۱۲۶ باب وجوب الوفاء ببعیۃ الخلیفۃ الاول فالاول)“

﴿ ابو ہریرہؓ رسول کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو ان کے بعد دوسرا نبی آتا تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں یعنی حضور ﷺ کے منصب کے بعد کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا۔ نہ آپ کے زمانہ حیات میں اور نہ بعد ممات، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ ﴾

نوٹ! یہ حدیث بڑے زور سے اعلان کر رہی ہے کہ آپ کے بعد آپ کی امت کے لئے کسی قسم کا بھی نبی نہ ہوگا اور آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطاء نہ ہوگا۔ تشریحی یا غیر تشریحی ظلی بروزی بھی، اگر بقول مرزائیوں کے کوئی نبی کی قسم ہے تو وہ یقیناً لا نبی بعدی کی نفی کے تحت میں داخل ہے اور اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اس امت میں ایسے انبیاء علیہم السلام بھی نہیں آسکتے جیسے انبیاء بنی اسرائیل جو شریعت مستقلہ لے کر نہ آتے تھے۔ بلکہ بنی اسرائیل کی سیاست یعنی توریت کے صحیح احکام کی پابندی کرانے کے لئے آتے تھے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی (فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۶ ص ۳۶۰) میں لکھتے ہیں۔ ”تسوسہم الانبیاء ای انہم کانوا اذا ظہر فسادہم فساد بعث اللہ لہم نبیاً یقیم لہم امرہم ویزیل ما غیروا من احکام التوراة“ ﴿ یعنی بنی اسرائیل میں جب فساد ظاہر ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی نبی بھیج دیتا تھا۔ جو ان کے امور کو درست کرے اور ان تحریفات کو دور کرے جو انہوں نے توریت میں کی ہیں۔ ﴾

۲..... (بخاری ج ۱ ص ۵۰۱ باب خاتم النبیین و مسلم ج ۲ ص ۲۴۸ باب ذکر کونہ ﷺ و خاتم النبیین) میں ہے۔ ”عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتاً فاحسنہ و اجملہ الاموضع لبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون بہ و یعجبون لہ و یقولون ہلا وضعت ہذہ اللبنۃ . قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین . و فی راویۃ اخر لمسلم فانا موضع اللبنۃ جئت فختمت الانبیاء علیہم السلام و فی راویۃ فختم بی الانبیاء و فی راویۃ مثلی و مثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ و ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظر یتعجبون من حسن بنیانہ الاموضع تلك اللبنۃ لایعیبون غیرہا فکنت اناسدت موضع تلك اللبنۃ . فتم بی البنیان و ختم بی الرسل (کنز العمال ج ۱۱ ص ۴۵۳ حدیث نمبر ۳۲۱۲۷)“ ﴿ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور انبیاء سابقین کی ایسی مثال

ہے۔ جیسے ایک شخص نے ایک مکان بنایا اور بہت خوبصورت اور عمدہ بنایا۔ مگر اس میں کسی زاویہ میں صرف ایک اینٹ کی کسر باقی تھی۔ لوگ اس میں گھومتے اور دیکھ دیکھ کر تعجب کرتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں اب قصر نبوت تمام ہو گیا اور مسلم کی ایک اور روایت میں یوں ہے پس وہ خالی اینٹ کی جگہ میں ہوں۔ میں آیا اور انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ میں نے پورا اور ختم کر دیا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا۔ ﴿

نوٹ! حدیث کی اس تمثیل میں مکان سے مراد ایوان رسالت و نبوت ہے اور آنحضرت ﷺ سے پہلے جتنے انبیاء ہو چکے ہیں۔ ان سب کو اس ایوان کی اینٹوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور آنحضرت ﷺ کے اس عالم میں تشریف لانے سے پہلے ایوان نبوت و رسالت میں صرف ایک اینٹ کی کمی تھی جو آنحضرت ﷺ کی بابرکت بعثت سے پوری ہو گئی۔ اب ایوان نبوت میں کسی اینٹ کی گنجائش نہیں اور اب اس میں کسی دعویٰ کرنے والے کی جگہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا یہ دعویٰ ہی اس کے کذب کی بین دلیل ہے۔

اسی لئے (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۹۹ کتاب المساجد) میں ایک دوسری روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے مجملہ ان چھ کے یہ ہیں۔ وارسلت الی الخلق كافة و ختم بی النبیین! یعنی مجھ سے پہلے نبی ایک ایک قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے۔ لیکن مجھ کو تمام ہی خلق کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ مگر افسوس آج کی کوشش ہے کہ اس فضیلت کو حضور ﷺ سے چھین کر کسی کا ذب کے حوالہ کر دیں۔

۳..... (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۲۷ باب ذکر الفتن و دلائلھا، ترمذی ج ۲ ص ۴۵ باب ماجاء لاتقوم الساعة حتی یخرج کذابون) میں ہے۔ ”عن ثوبان قال قال رسول اللہ ﷺ انه سيكون في امتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبیین لانبی بعدی (وبمعناه فی البخاری ج ۱ ص ۵۰۹ باب علامات النبوة فی الاسلام، ج ۲ ص ۱۰۵۴ باب، وفی المسلم ج ۲ ص ۳۹۷ فصل فی قوله ﷺ ان بین یدی الساعة کذابین قریباً من ثلاثین، وابی داؤد ج ۲ ص ۱۳۶ باب فی خبر ابن صیاد، عن ابی ہریرة)“ ﴿حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔

میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا اور اس حدیث کے معنی میں بخاری نے بھی مسلم اور ابوداؤد نے ابو ہریرہؓ سے حدیث روایت کی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد قریب تیس کے جھوٹے دجال مدعی نبوت پیدا ہوں گے۔ ﴿

نوٹ! اس حدیث میں آپ کے بعد مدعی نبوت کو دجال و کذاب فرمایا ہے۔ کیا ایسی صاف صاف احادیث و ارشادات نبویہ کے بعد بھی مسئلہ ختم نبوت کا کوئی پہلو خفا میں رہتا ہے؟۔ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی (فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۶ ص ۴۰۰ باب علامات النبوة فی الاسلام) میں لکھتے ہیں۔ ”ولیس المراد بالحديث من ادعى النبوة مطلقاً فانهم لا يحصون كثرة لكون غالبهم ينشأ لهم ذالك عن جنون وسوء انما المراد من قامت له الشوكة (و كذا فی عمدة القاری ج ۷ ص ۵۵۵ مصری)“ یعنی اس حدیث میں مطلقاً مدعی نبوت مراد نہیں اس لئے کہ ایسے بے شمار ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ بے بنیاد دعویٰ عموماً جنون اور سودائیت سے بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ اس حدیث میں جن تیس دجالوں کا ذکر ہے وہ وہی ہیں۔ جن کی شوکت قائم ہو جائے۔ متبع زیادہ ہوں ان کا مذہب چلے اور فی امتی فرما کر یہ بھی بتلادیا کہ وہ مدعی نبوت مراد ہیں۔ جو امتی بن کر اور امتی کہہ کر دعویٰ نبوت کریں گے۔

۴..... (بخاری ج ۲ ص ۶۳۳ باب غزوة تبوك وهى غزوة العسرة، مسلم ج ۲ ص ۲۷۸ باب من فضائل علی بن ابی طالبؓ) میں ہے۔ ”عن سعد بن ابی وقاصؓ قال قال رسول الله ﷺ لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبی بعدی“ وفی رواية المسلم انه لا نبوة بعدی ﴿حضور ﷺ نے علیؓ سے فرمایا کہ تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارونؓ کو موسیٰ علیہ السلام سے نسبت تھی۔ مگر میری نبوت کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ مگر میری نبوت کے بعد نبوت نہیں ہے۔ ﴿ لہذا ہارون کی طرح منصب نبوت میں شریک نہیں ہو سکتے۔

۱۔ چنانچہ (تاریخ الخلفاء ص ۲۰۹ طبع مکتہ المکرمہ) معتضد باللہ ابوالفتح کے ذکر میں ہے کہ مصر میں ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں آسمان پر بلایا جاتا ہوں۔ خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور مجھ کو خدا کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ عوام کی ایک کثیر جماعت نے اس کو مانا اور اس کے معتقد ہو گئے۔ مجلس قاضی میں اس سے توبہ لی گئی اس نے توبہ کرنے سے انکار کیا۔ قاضی نے بشرط صحت عقل قتل کا حکم دیا۔ لیکن اطباء کی ایک جماعت نے محتمل العقل بتایا۔ لہذا اس کو بیمارستان میں بھیج دیا گیا۔

نوٹ! یہ حدیث بہت صفائی سے اعلان کر رہی ہے کہ آپ کے منصب کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہ کیا جائے گا۔ ماہیت نبوۃ منقطع ہو چکی آپ کے بعد کسی میں حقیقت نبوت نہیں پائی جاسکتی۔

.....۵ ”عن عقبۃ بن عامرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لو کان

بعدی نبی لکان عمرؓ بن الخطاب (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۹ باب مناقب ابی حفص عمر بن خطابؓ) ﴿حضور ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن الخطاب ہوتے۔﴾
 نوٹ! لفظ لوعربی زبان میں اس لئے آتا ہے کہ شرط کے موجود نہ ہونے سے مشروط بھی موجود نہ ہو۔ یعنی چونکہ خداوند عالم نے مجھ کو خاتم النبیین کیا ہے۔ اب کسی کو میرے منصب کے بعد منصب نبوت نہیں مل سکتا۔ اسلئے عمرؓ نبی نہیں ہو سکتے۔ ورنہ عمرؓ اس منصب کے قابل ہیں۔ امت محمدیہ ﷺ کمالات نبوت سے اس قدر مالا مال ہے کہ تمام پہلی امتوں سے بہت آگے ہے۔ چنانچہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن امم سابقہ ہمارا احترام کریں گی اور کہیں گی۔ ”تقول الامم کادت هذه الامة ان تکنوا انبیاء کلھا (مسند ابوداؤد طیالسی ج ۴ ص ۴۳۲ حدیث نمبر ۲۸۳۴)“ ﴿یعنی یہ امت تو سب کے سب باعتبار کمالات نبوت انبیاء ہونے کے قریب ہیں۔﴾

لیکن چونکہ منصب نبوت منقطع ہو چکا تھا۔ لہذا کسی کو عہدہ نبوت نہیں ملا اور حضور ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت کا نہ ملنا حضور ﷺ کی شان کو بڑھاتا ہے کہ قیامت تک حضور ﷺ ہی صاحب الزمان رسول ﷺ ہیں اور امت کے لئے فخر ہے کہ آپ کی کمال اتباع میں سواء منصب نبوت وہی کے سب ہی کمالات کسب کیے جو حاصل کر لیتا ہے جو اور کسی کی اتباع میں حاصل نہیں کر سکتا۔

.....۶ ”عن جبیر بن مطعم ان النبی ﷺ قال انا العاقب

الذی لیس بعدی نبی (ترمذی ج ۲ ص ۱۱۱ باب ماجاء تغیر الاسماء، وفی البخاری ج ۱ ص ۵۰۱ باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ، انا العاقب وفی المسلم ج ۲ ص ۲۶۱ باب فی اسمائہ علیہ وسلم، لیس بعده نبی) ﴿حضور ﷺ نے فرمایا میں عاقب ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور بخاری میں ہے کہ میں عاقب ہوں اور مسلم کی روایت یوں ہے کہ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ نبی ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔﴾

۷..... ”عن ابی امامۃ الباہلی عن النبی ﷺ..... انا الآخر

الانبیاء وانتم آخر الامم (ابن ماجہ ص ۲۹۷ باب فتنۃ الدجال فی حدیث طویل) “
 ﴿حضور ﷺ نے فرمایا میں آخر الانبیاء ہوں اور تم آخر الامم ہو۔﴾

نوٹ! اس حدیث میں کس وضاحت سے حضور ﷺ نے اعلان فرمایا ہے کہ میں سب
 سے آخر نبی ہوں میرے بعد کسی کو منصب نبوت نہیں ملے گا اور تم آخری امت ہو تمہارے بعد کوئی
 اور امت نہ ہوگی۔ پس سلسلہ منصب نبوت ختم ہو گیا۔

۸..... ”عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ فی قول اللہ عزوجل واذ

اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح الایۃ قال کنت اول النبیین فی
 الخلق واکثرہم فی البعث (رواہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ وابو نعیم فی الدلائل
 ص ۴۲ حدیث نمبر ۳، والدیلمی وابن عساکر وابن ابی شیبہ وابن جریر وابن سعد،
 تفسیر ابن کثیر ج ۶ ص ۳۴۲، ودرمنثور ج ۵ ص ۱۸۴، کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۵۲ حدیث
 ۳۲۱۲۶) “﴿ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے آیت اذاخذنا من النبیین
 میثاقہم کی تفسیر میں فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں باعتبار اصل خلقت کے تو پہلا نبی ہوں اور بعثت
 میں سب سے آخر میں ہوں۔﴾

۹..... ”عن ابی ذر قال قال رسول اللہ ﷺ یا اباذر اول الانبیاء

ادم واکثرہم محمد (رواہ ابن حبان فی صحیحہ وتاریخہ سنہ ۱۰ھ وابو نعیم فی
 الحلیۃ وابن العساکر والحکیم الترمذی از کنز العمال ج ۱۱ ص ۴۸۰ حدیث
 نمبر ۳۲۲۶۹) “﴿ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر تمہیں میں سب
 سے پہلا نبی آدم علیہ السلام ہے اور سب سے آخری نبی محمد ہے۔﴾

۱۰..... ”عن انس رفعہ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت ولا

نبی ولا رسول بعدی ولكن بقيت المبشرات قالو اما المبشرات قال رؤیا
 المسلمین جزء من اجزاء النبوة (اخرجه ابو يعلى فتح الباری شرح صحیح
 بخاری ج ۱۲ ص ۳۳۲ باب المبشرات) “﴿انس سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ
 رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی میرے بعد نہ کوئی نبی ہو سکتا ہے نہ رسول لیکن مبشرات باقی رہ گئے
 ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا مبشرات کیا ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کو خواب جو کہ نبوت کے
 اجزاء میں سے ایک جز ہیں۔﴾

نوٹ! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبوت اور رسالت کی حقیقت منقطع ہوگئی اور نبوت کی حقیقت کے اجزاء میں سے ایک جز باقی ہے اس میں الہام و کشف تام و تعریفات مادون وحی نبوت سب داخل ہیں۔ کیونکہ وحی نبوت کے مقابلے میں یہ سب بمنزلہ خواب کے ہیں اور نیز الہام وغیرہ اکثر غنودگی کی حالت میں ہوتے ہیں اور باتفاق عقلاء تا وقت یہ کہ کسی شے کی حقیقت کے تمام اجزاء موجود نہ ہوں وہ حقیقت موجود نہیں ہو سکتی۔ صرف کسی ایک جز کے پائے جانے سے کل نہیں پایا جاسکتا۔ تلك عشرة كاملة!

تنبیہ! بوجہ اختصار میں نے دس حدیثیں پیش کی ہیں اور ایک حدیث صحیح مسلم نمبر ۲ کے ضمن میں آگئے ورنہ ختم نبوت میں چونسٹھ صحابہؓ سے تقریباً ۱۱۵ احادیث مروی ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت جزو ایمان اور کلمہ شہادت کا جزو ہے

۱..... حاکم نے (متدرک ج ۴ ص ۲۲۴، ۲۲۵ حدیث نمبر ۴۹۹۹ باب تنبی رسول اللہ ﷺ زید بن حارثہ) میں زید بن حارثہ سے روایت کیا ہے۔ ”عن زید بن حارثہ فی قصة طویلة له حین جاءت عشیرته یطلبونه من عند رسول اللہ ﷺ بعد ما اسلم فقالوا له امض معنا یازید فقال ما ارید برسول اللہ ﷺ بدلا ولا غیره احد فقالوا یا محمد انا معطوک بهذا الغلام دیات فسئل ما شئت فانا حاملوه الیک فقال اسالکم ان تشهدوا ان له الہ الا اللہ وانی خاتم انبیائہ ورسله وارسله معکم“ ﴿حضرت زید بن حارثہ اپنے اسلام لانے کا ایک طویل اور دلچسپ قصہ بیان فرما کر آخر میں فرماتے ہیں کہ جب میں حضور ﷺ کی خدمت میں آ کر مسلمان ہو گیا تو میرا قبیلہ مجھے تلاش کرتا ہوا حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ مجھے کہا اے زید ہمارے ساتھ چلو۔ میں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بدلہ میں کسی چیز کا ارادہ نہیں رکھتا ہوں۔ پھر انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ اے محمد ﷺ! ہم آپ کو اس لڑکے کے بدلہ میں بہت سی دیتیں یعنی اموال دینے کو تیار ہیں۔ جو چاہیں فرما دیجئے ہم ادا کریں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں وہ یہ ہے شہادت دو اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی پوجا عبادت کے لائق نہیں اور میں سب نبیوں اور رسولوں کا ختم کرنے والا ہوں۔ اس کے بعد میں اس لڑکے کو تمہارے ساتھ کر دوں گا۔ ﴿

نوٹ! دیکھئے آنحضرت ﷺ نے عقیدہ ختم نبوت کو کلمہ شہادت میں داخل فرما کر ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔

۲..... ”عن تمیم الداری فی حدیث طویل فی سوال القبر
 فیقول المیت الاسلام دینی ومحمد نبیی وهو خاتم النبیین فیقولان له
 صدقت (رواہ ابن ابی الدنیا وابویعلی تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۱۶۵)“ ﴿ حضرت تمیم
 داریؓ ایک طویل حدیث کے ذیل میں سوال قبر کے بارے میں روایت فرماتے ہیں کہ نبی
 کریم ﷺ نے فرمایا کہ منکر نکیر کے جواب میں مسلمان کہے گا کہ میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی
 محمد ﷺ ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں۔ منکر نکیر یہ سن کر یہ کہیں گے کہ تو نے سچ کہا۔ ﴿
 نوٹ! اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ عقیدہ ختم نبوت ایمان کا اس قدر اہم جزو
 ہے کہ قبر کے مختصر سے جواب میں بھی اس کی شہادت دی جاتی ہے۔ خود مرزا محمود قادیانی نے
 (فہرست حقیقت النبوة ص ۲۵۲) میں لکھا ہے کہ ”ہم آ نحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کو جزو
 ایمان قرار دیتے ہیں۔“

مرزا قادیانی کا قبل دعویٰ نبوت کے خود بروئے قرآن وحدیث یہی عقیدہ تھا کہ
 حضور ﷺ آ خرالانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

۱..... ”ماکان محمدًا ابا احدٍ من رجالکم ولكن رسول اللہ
 وخاتم النبیین یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے
 والانبیوں کا۔“
 (ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۱)
 ”قرآن کریم کے بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ خواہ وہ نیا رسول
 ہو یا پرانا ہو۔“
 (ازالہ اوہام ص ۶۱، خزائن ج ۳ ص ۵۱۱)

”میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت ﷺ آدم صلی اللہ علیہ السلام سے شروع ہوئی
 اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوگئی۔“
 (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۱)

۲..... ”اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ
 ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آ نجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نیا
 ہو یا پرانا ہو۔“
 (نشان آسمانی ص ۳۰، خزائن ج ۴ ص ۳۹۰)

۳..... ”ماکان اللہ ان یرسل نبیاً بعد نبینا خاتم النبیین
 وماکان ان یحدث سلسلۃ النبوة بعد انقطاعها“ ہمارے نبی خاتم النبیین کے بعد
 اللہ تعالیٰ ہرگز کوئی نبی نہیں بھیجے گا اور بعد انقطاع نبوت کے پھر سلسلہ نبوت کو جاری نہ کرے گا۔
 (آئینہ کمالات اسلام ص ۷۷، خزائن ج ۵ ص ۱۵۷)

.....۴ ”ماکان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولكن رسول اللہ
 وخاتم النبیین . الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا صلی اللہ
 علیہ وسلم خاتم
 الانبیاء بغير استثناء وفسر نبینا فی قوله لا نبی بعدی ببيان واضح
 للطالبین ولو جوز ناظهور نبی بعد نبینا صلی اللہ
 علیہ وسلم لجوزنا انفتاح باب النبوة
 بعد تغلیقها وهذا خلف كما لا یخفی علی المسلمین وكيف یحبئ نبی بعد
 رسولنا صلی اللہ
 علیہ وسلم وقد انقطع الوحی بعد وفاته وختم اللہ به النبیین“

(حماسة البشری ص ۲۰، خزائن ج ۷ ص ۲۰۰)

ہم نے محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کو کسی مرد کا باپ نہیں بنایا۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم
 ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ
 نہیں کیا اور آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے
 بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اگر ہم آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ
 وحی نبوت کے دروازے کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے۔ جیسا
 کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں اور آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی کیوں کر آئے۔ حالانکہ آپ کی
 وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہو گئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔“

.....۵ ”آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آجائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے
 اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع متصور ہو سکتا ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی شان کا استخفاف اور
 نص صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے۔ قرآن کریم میں مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے کا تو
 کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا کمال بتصریح ذکر ہے اور حدیث لانبی بعدی میں بھی نفی عام
 ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص
 صریح قرآن کریم کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد
 اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی۔ پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔“

(ایام الصلح ص ۱۴۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۲، ۳۹۳)

نوٹ! مرزا قادیانی کے ۱۹۰۰ء سے پہلے کے اقوال آئندہ صفحات میں ملاحظہ
 ہوں۔ اگرچہ قرآن کریم کی آیت اور احادیث متواترہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم اور کتب لغت اور عام محاورہ
 عرب اور آئمہ تفسیر کی تفسیروں اور خود مرزا قادیانی کی تحریروں سے مسئلہ ختم نبوت ایسا روشن اور
 واضح ہے کہ کسی سلیم الطبع انسان کو وہم اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی مرزا قادیانی نے

دعویٰ نبوت کے بعد اپنی نبوت سیدھی کرنے کے لئے آیات قرآنی و احادیث نبوی میں قواعد لغت کے خلاف تحریف پر زور مار کر عوام کے قلوب میں وسوسے ڈالنے چاہے اور مرزائیوں نے اس پر اور حاشیے چڑھائے۔

وسوسہ اول

مرزا قادیانی نے (حقیقت الوحی ص ۲۸، خزائن ج ۲۲ ص ۳۰ حاشیہ، حقیقت الوحی ص ۹۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰) وغیرہ میں خاتم النبیین کے یہ معنی قرار دئے ہیں کہ آپ کی مہر و تصدیق سے انبیاء بنیں گے۔

جواب: آزادی کا زمانہ ہے ہر بددین کے ہاتھ میں قلم ہے۔ ایک شخص اٹھتا ہے۔ قرآن کریم کی آیت کے معنی قواعد لغت کے خلاف خود تصریحات قرآن کے خلاف ڈیڑھ سو احادیث کے خلاف صحابہ و تابعین و آئمہ تفسیر کے خلاف علی الاعلان بیان کرتا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ قرآن کی یہ مہمل تحریف کون سی لغت کے مطابق ہے۔ کس حدیث سے ثابت ہے۔ کس صحابی کا قول ہے؟۔ اگر مرزا قادیانی اور ان کی امت کو کچھ غیرت ہے تو لغت عرب اور قواعد عربیت سے ثابت کریں کہ خاتم النبیین ﷺ کے یہ معنی ہیں کہ آپ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں۔ کلام عرب میں صرف ایک ہی نظیر پیش کر دیں یا کسی ایک لغوی اہل عربیت کے قول میں یہ معنی دکھلا دیں اور یقیناً اس کی ایک نظیر کلام عرب یا اقوال لغویین میں نہ دکھلا سکیں گے۔ لفظ خاتم النبیین کے معنی کی تحقیق گذر چکی وہاں ملاحظہ ہو۔ پس خاتم النبیین کے وہ نئے معنی جو مرزا قادیانی نے خود وضع کئے ہیں۔ محاورات عرب کے بالکل خلاف ہیں۔ ورنہ لازم آئے گا کہ خاتم القوم کے بھی یہ معنی ہوں کہ اس کی مہر سے قوم بنتی ہے اور خاتم الاولاد کے یہ معنی ہوں گے کہ اس کی مہر سے اولاد بنتی ہے اور ختم اللہ علی قلوبہم کے معنی بالکل مہمل ہوں گے۔ غرض جو معنی مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کے سیدھا کرنے کی دھن میں بیان کئے عرب میں ہرگز ہرگز مستعمل نہیں۔ خود مرزا قادیانی کا وسوسہ ہے اور بس تفسیر (ابن جریر ج ۲۲ ص ۱۶) زیر آیت ماکان محمد..... الخ! میں حضرت قتادہ سے خاتم النبیین کی تفسیر یہ منقول ہے۔ ”عن قتادہ ولكن رسول الله وخاتم النبیین“ اور ۱۱۵ احادیث میں اس لفظ کی یہی تفسیر فرمائی گئی ہے۔ بعض مرزائی لکھتے ہیں کہ: ”خاتم النبیین بمعنی مصدق النبیین یعنی تمام انبیاء کی نبوتیں حضور ﷺ کی تصدیق پر موقوف ہیں۔ (بخاری شریف ج ۲ ص ۸۷۳ باب اتخاذ الخاتم لیختم بہ) میں ہے کہ جب حضور ﷺ نے عجمیوں کی طرف تبلیغی خطوط روانہ فرمانے کا ارادہ فرمایا تو بعض صحابہ نے عرض کیا کہ

جو کتاب مختوم نہ ہو اعاجم اس کو نہیں پڑھتے تو آپ نے ایک انگوٹھی پر مہر کندہ کروائی۔“

جواب: خاتم القوم کے معنی مصدق القوم کسی لغت عربی میں نہیں ہیں اور نہ کسی صحابی کی تفسیر کما مر فیما سبق اور حدیث مذکورہ سے استنشاد بھی عجیب اور مضحکہ ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں یہ عجیموں کا دستور بتلایا گیا ہے نہ اہل عرب کا۔ لہذا عربیت میں کیسے حجت ہو سکتا ہے؟ اور نیز ہر نبی اپنے سے پہلے کا مصدق ہوتا ہے اور آنے والے کے لئے مبشر۔ جیسے کہ قرآن کریم کی آیات سے ظاہر و باہر ہے کہ چونکہ حضور ﷺ بلا استثناء جمیع انبیاء کے مصدق ہیں اور کسی آنے والے نبی کے لئے مبشر نہیں ہیں۔ لہذا آپ کا آخر الانبیاء ہونا اس معنی سے بھی اظہر من الشمس ہے۔ لغت کے خلاف اعاجم کا دستور لے کر معنی بھی کئے تو وہ بھی خلاف مدعا۔

وسوسہ دوم

خاتم النبیین کے معنی تو آخر النبیین ہی کے ہیں۔ لیکن اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنے سے پہلے نبیوں کے ختم کرنے والے۔

جواب: اگر یہ صورت اختیار کی جائے کہ اپنے سے پہلے نبیوں کے خاتم، تو ہر نبی آدم علیہ السلام کے علاوہ اپنے سے پہلے انبیاء کا خاتم اور آخر ہے۔ تو خاتم النبیین حضور ﷺ کا وصف مخصوص نہ رہا حالانکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ ان میں سے دو یہ ہیں۔ ”وارسلت الی الخلق كافة و ختم بی النبیین (مسلم ج ۱ ص ۱۹۹ کتاب المساجد)“ یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں اور نبیوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا۔ غرض یہ تحریف بھی نصوص صریحہ قرآن اور احادیث اور تفاسیر سلف کے خلاف ہے۔

وسوسہ سوم

خاتم النبیین کے معنی تو آخر النبیین ہی کے ہیں۔ لیکن النبیین میں الف لام عہد کا ہے نہ استغراق کا، معنی یہ ہوں گے کہ آپ انبیاء صاحب شریعت جدیدہ کے آخر ہیں نہ کل نبیوں کے آخر۔

جواب: اگر الف لام عہد کا ہے تو معہود کلام سابق میں مذکور ہونا چاہئے اور کلام سابق میں خاص انبیاء تشریحی کا کہیں ذکر نہیں بلکہ اگر ذکر آیا ہے تو مطلق انبیاء کا ذکر ہے۔ ہاں نئے قرآن میں جس کی ایک آیت ”انا انزلناہ قریباً من القادیان“ اس میں ہو تو ہو۔ ورنہ نبی عربی ﷺ نے جو قرآن امت کو دیا ہے اس میں اس معہود کا کہیں پتہ نہیں۔ (تذکرہ ص ۷۵)

وسوسہ چہارم

خاتم النبیین میں الف لام استغراق عربی کے لئے ہے۔ استغراق حقیقی کے لئے نہیں معنی یہ ہیں کہ آپ جمیع انبیاء تشریحی کو ختم کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ آیت ویقتلون النبیین میں استغراق عربی ہے نہ حقیقی۔

جواب: باتفاق علماء عربیت و اصول استغراق عربی اس وقت مراد ہوتا ہے کہ جب کہ استغراق حقیقی نہ بن سکتا ہو۔ یا عرفاً اس کے تمام افراد مراد نہ ہو سکتے ہوں اور یہاں استغراق حقیقی بلا تکلف صحیح ہے کہ آپ تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ لہذا استغراق حقیقی متعین ہے اور آیت یقتلون النبیین میں کھلی ہوئی بات ہے کہ استغراق حقیقی کے لئے کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ بالکل کذب محض اور غلط خلاف واقع ہوگا کہ بنی اسرائیل نے تمام انبیاء کو جو ان سے پہلے گذر گئے تھے اور جو ان کے زمانہ میں موجود تھے اور جو ان کے بعد آئیں گے۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ کو بھی انہوں نے قتل کیا بلکہ یہ بھی ثابت نہیں کہ بنی اسرائیل نے اپنے زمانہ کے تمام انبیاء موجودین کو بلا استثناء قتل ہی کر ڈالا ہو۔ قرآن عزیز ناطق ہے۔ ”ففریقاً کذبتم و فریقاً تقتلون (بقرہ: ۸۷)“ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے تمام انبیاء موجودین کو بھی قتل نہیں کیا۔ غرض اس آیت میں استغراق حقیقی کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا اور آیت خاتم النبیین میں بلا تکلف صحیح ہے۔

وسوسہ پنجم

ابھی آپ نے (حقیقت الوحی ص ۲۸ و ۹۷، خزائن ج ۲۲ ص ۳۰ و ۱۰۰) کے حوالہ سے مرزا قادیانی کے آیت خاتم النبیین کے متعلق یہ معنی معلوم کر چکے کہ آپ کی مہر اور تصدیق سے انبیاء بنتے ہیں۔ آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت مل سکتی ہے۔ جواب: اب ہم مرزا قادیانی کا اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جس میں وہ خاتم النبیین کے معنی انبیاء اور نبوت پر مہر کرنے والا تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد کے ہونے کے ہے نہ میرے نفس کی رو سے اور یہ تمام بحیثیت فنا فی الرسول مجھے ملا۔ لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا..... لیکن اگر کوئی شخص اس خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ باعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد

ہے۔ گوظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا ہے۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ محمد ثانی اسی محمد ﷺ کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔“

(اشتہار ۱، ایک غلطی کا ازالہ ص ۴، ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۸، ۲۰۹، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۳، ۴۳۴)

”جب کہ بروزی طور پر میں آنحضرت ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلمت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوں جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا..... کیونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں۔ پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیوں کہ محمد ﷺ کی نبوت محمد ﷺ تک ہی محدود رہی..... اس کے یہ معنی ہیں کہ محمد ﷺ کی نبوت آخر محمد ﷺ ہی کو ملی۔ گو بروزی طور پر..... تمام انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی..... میں بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے..... میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے..... اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیوں کہ نبوت پر مہر ہے۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۸ تا ۱۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲ تا ۲۱۶، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۷ تا ۴۴۲)

نوٹ! اگر خاتم النبیین کے یہ معنی تھے کہ آپ کی مہر سے انبیاء بنتے تھے تو کسی نبی کے آنے سے مہر ٹوٹنے کا خطرہ کیوں ہے؟۔ بلکہ پھر تو جتنے زیادہ انبیاء پیدا ہوں اس مہر کا کمال ظاہر ہونا چاہئے نہ یہ کہ مہر ٹوٹنے کا خطرہ کی وجہ سے آنے والے نبی کو وہ بھی صرف ایک مرزا قادیانی ہی کو ظلی محمد ہونا ہی ضروری ہو۔ مگر افسوس احادیث کے دفتر میں سے ایک ضعیف سے ضعیف حدیث بھی نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ امت میں کوئی ظلی بروزی نبی ہوگا اور اس پر ایمان لانے کی تاکید فرمائی ہو۔ بلکہ اس امت میں مدعیان نبوت کو دجالین میں شمار فرمایا ہے۔ مرزا قادیانی (فتح الاسلام ص ۳۶، خزائن ج ۳ ص ۲۱) میں لکھتے ہیں۔ ”آنحضرت ﷺ کی جماعت عضو واحد کی طرح ہو گئے تھے..... ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر اور باطن میں انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا

۱۔ ”خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں آپ کا نام نبی اور رسول ﷺ رکھا ہے اور کہیں ظلی اور بروزی نبی کہا۔ پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے اور آپ کی تحریریں جن میں انکساری اور فروتنی کا غلبہ ہے اور جو نبیوں کی شان ہے۔ اس کو ان الہامات کے ماتحت کریں گے“

(اخبار الحکم قادیان ۲۱ اپریل ۱۹۱۴ء منقول از مسیح احمدی مشنری ایسوسی ایشن لاہور پینڈ بل نمبر ۲ ص ۳)

وہ آنحضرت ﷺ کی عکسی تصویریں تھے۔“ اور (ایام الاح ص ۳۵، خزائن ج ۱۳ ص ۲۶۵) میں لکھتے ہیں۔ ”کیوں کہ حضرت عمرؓ کا وجود ظلی طور پر گویا آنحضرت ﷺ کا ہی وجود تھا“ اور مرزا قادیانی نے (ازالہ ص ۲۶۲، خزائن ج ۳ ص ۲۳۲) میں ”ابن حزم کو فنانی الرسول متحد محض کہ حضور ﷺ کے وجود میں غائب ہو گئے تھے بتلایا ہے۔“ جب باقر مرزا قادیانی بعض صحابہ کرامؓ فنانی الرسول اور عکسی تصویریں اور ظلی محمد تھے تو پھر کیا وجہ تھی کہ وہ آپ کے فیضان سے نبی نہیں بنے۔ دراصل مرزا قادیانی کی یہ اختراع شدہ ظلی نبوت کوئی معمولی اور گھٹیا نبوت نہیں بلکہ مرزا قادیانی نے نبوت کی ایک ایسی قسم ایجاد کی ہے کہ نبوت میں مرزا قادیانی سب انبیاء سابقین سے علاوہ حضور ﷺ کے بڑھ کر اور افضل ہیں۔ دیکھو (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء ص ۷، ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰) پر۔

”مسح موعود کہتے ہیں۔“ کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم ﷺ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم کو عطاء کئے گئے۔ اس لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے..... پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں۔“ (منقول از قول فیصل ص ۶)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمام انبیاء بھی حضور ﷺ کے خاص خاص صفات میں ظل تھے۔ مگر مرزا قادیانی ان سب سے بڑھ کر اور افضل ہیں کہ حضور ﷺ کے تمام ہی صفات میں ظل کامل اور وجود اور نبوت میں متحد محض ہیں۔ جیسا کہ وہ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں لکھ چکے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ تو سینکڑوں وحیوں میں مرزا قادیانی کو مطلق نبی اور رسول کہہ کر پکارے۔ کہیں بروزی ظلی کی قید نہیں۔ لیکن مرزا قادیانی ایچ بیچ لگا کر کام نکالتے ہیں۔

(حقیقت الوحی ص ۱۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۷) میں لکھتے ہیں۔ ”اسی طرح جس کو شعلہ محبت الہی سر سے پیر تک اپنے اندر لیتا ہے۔ وہ مظہر تجلیات الہیہ ہو جاتا ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے۔ پس اسی طرح اگر کوئی فنانی الرسول مظہر تجلیات نبوت کا مدعی ہو۔ وہ اپنے فرضی اصطلاح پر نہیں کہا جاسکتا کہ وہ نبی ہے۔ بلکہ محض ایک امتی ہے۔“

پھر (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶) میں لکھتے ہیں۔ ”اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں..... نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا دوسرے تمام (اولیاء ابدال و اقطاب جو پہلے گذر چکے) اس نام کے مستحق نہیں۔“ کثرت کی تعداد معلوم ہونی چاہئے۔ ایسا دعویٰ مجہول پھر قرآن وحدیث سے ثبوت کہ

اتنی تعداد حاصل ہو جانے پر نبی بنتا ہے۔ مگر افسوس حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو حضور ﷺ نے دجال فرمایا ہے۔ علاوہ اس کے مرزا قادیانی (براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۱۱ ص ۵۴۱، خزائن ج ۱ ص ۶۴۷) میں لکھ چکے ہیں۔ ”حضرت خاتم الانبیاء کے ادنیٰ خادموں اور کمترین چاکروں سے ہزار ہا پیش گوئیاں ظہور میں آتی ہیں اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوتے ہیں۔“ پھر کیا وجہ ہوئی کہ حضور ﷺ کے بڑے بڑے خادم جن سے نہ معلوم کس قدر پیش گوئیاں اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوئے ہوں گے۔ نبی نہ بنائے گئے۔

(حقیقت الوحی ص ۹۷ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰) میں لکھتے ہیں۔ ”بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔“ اور (شہادت القرآن ص ۴۶، خزائن ج ۶ ص ۳۴۲) میں لکھتے ہیں۔ ”بہت اے ایسے نبی گذرے ہیں۔ جو کوئی نئی شریعت نہیں لائے بلکہ توریت کے مطابق ہی وہ فیصلہ کیا کرتے تھے اور ان کا کام توریت کو منسوخ کرنا نہ تھا۔ بلکہ اس کی نگرانی اور حفاظت تھا۔“ (ملخصاً از حقیقت النبوت ص ۵۹، ۸۰)

جب صحابہ کرام مخصوصاً حضرت عمرؓ فی الرسول اور عکسی تصویریں اور ظلی محمد ﷺ تھے اور ادنیٰ خادموں سے ہزار ہا پیشین گوئیاں اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوتے تھے تو پھر ان کو اللہ تعالیٰ نے رسالت کے ساتھ بطور نتیجہ کیوں مبعوث نہیں کیا؟۔ اگر صرف یہ جواب ہے کہ اللہ جس کو چاہے اپنی رسالت کے لئے انتخاب کرے تو یہ تو براہ راست نبوت حاصل ہونے کے معنی ہیں کہ جس کو چاہے اپنا نبی اور رسول بنائے۔ اعطائے رسالت کے لئے نفل ہونا علت موجبہ نہیں رہا اور نہ رسالت کامل پیروی کا نتیجہ ہے اور نہ اس کو کچھ دخل اور نیز یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ انبیاء بنی اسرائیل کی نبوت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا اور نہ کیا وہ قبل اعطاء نبوت مشرک تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر اور ان کی شریعت پر ایمان نہ کر رکھتے تھے۔ اس پر عمل نہ کرتے تھے؟۔ خصوصاً ہارون علیہ السلام کی نبوت جو موسیٰ علیہ السلام کی پیروی و اطاعت اور ان کی دعا سے خداوند عالم نے عطاء کیا۔ علامہ ابن تیمیہ نے (شرح اصفہانیہ ص ۱۰۷) میں لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل توریت میں تعیم و تخصیص و ترمیم یعنی نسخ جزئی کیا کرتے تھے۔

فرمائی تھی۔ ”واجعل لی وزیرا من اہلی ہارون اخی (طہ: ۲۹، ۳۰)“ ”واشركہ فی امری (طہ: ۳۲)“ جبکہ بہت سے انبیاء بنی اسرائیل غیر تشریحی پہلے نبی تشریحی کی شریعت پر عمل کرتے تھے تو ان کو نبی امتی کیوں نہ کہا جائے۔ امتی کے تو معنی یہی ہیں کہ کسی نبی کی شریعت پر عمل کرتا ہو۔ خصوصاً ہارون علیہ السلام جو موسیٰ علیہ السلام کے واسطہ اور دعا سے نبی بنائے گئے۔ اگر اس کے خلاف کچھ اور معنی ہیں تو قرآن و حدیث سے پتہ ملنا چاہئے۔ مگر افسوس حدیث ”یا علی! انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (مسلم ج ۲ ص ۲۷۸، باب من فضائل علی ابن ابی طالبؑ)“ سے یہ توقع بھی جاتی رہی۔ دوسرے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے ایسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے کسی نبی میں ایسی نبوت نہیں پائی جاتی۔ اب سنئے مرزا قادیانی ہی کا یہ ایک قاعدہ مسلمہ ہے۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۶، خزائن ج ۱ ص ۹۵) میں ہے۔ ”سچ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی نظیر کوئی نہیں ہوتی۔“ اور اسی صفحہ میں ہے۔ ”یہ مسلم مسئلہ ہے کہ بجز خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء کے افعال اور صفات نظیر رکھتے ہیں تا کسی نبی کی کوئی خصوصیت منجر بشرک نہ ہو جائے۔“ تیسرے جب یہ منصب نبوت حضور ﷺ کی اتباع کامل پیروی اور فانی الرسول ہونے کا نتیجہ ہے تو یہ منصب نبوت کسی ہوگا نہ موہبی۔ حالانکہ ادھر مرزا قادیانی کو اپنے اس منصب نبوت کے موہبی ہونے کا دعویٰ ہے۔ چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۶، خزائن ج ۱ ص ۱۸۰، حقیقت النبوت ص ۲۶۲) میں لکھتے ہیں۔ ”نبوت صرف موہبت ہے۔“ اور (حقیقت الوحی ص ۶۷، خزائن ج ۲ ص ۷۰) میں ہے۔ ”خدا تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر ہی میں مجھے عطاء کی گئی ہے۔“ اور (ص ۶۲، خزائن ج ۲ ص ۶۲) میں ہے۔ ”سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کثیر حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔“ پس جب محض خدا تعالیٰ کے فضل سے شکم مادر میں ہی یہ نعمت نبوت ملی ہے تو بے شک مرزا قادیانی نے اپنے لئے ایسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ جو براہ راست منصب نبوت خدا کی موہبت ہے۔

(ضمیمہ براہین حصہ پنجم ۱۳۸، ۱۳۹، خزائن ج ۲ ص ۳۰۶) میں لکھتے ہیں۔ ”وہ دین دین نہیں اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الہیہ سے مشرف ہو سکے۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے..... سوا ایک امتی کو اس طرح

کانبی بنانا سچے دین کی ایک لازمی نشانی ہے۔“ پس مرزا قادیانی کے نزدیک یا تو سارے ادیان سماویہ معاذ اللہ لعنتی ٹھہرے یا جمیع انبیاء کو صاحب خاتم مانا جائے۔ (اشتہار ۵/ مارچ ۱۹۰۸ء بدرج ۷ نمبر ۹ ص ۲، ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷) میں لکھتے ہیں۔ ”جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶، ۴۰۷) میں ہے۔ ”اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں یعنی نبوت پانے کے لئے۔“ اور اسی صفحہ میں ہے۔ ”تاجیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیش گوئی پوری ہو جائے۔“ تو کیا ایک ہی فرد سے سلسلہ قائم ہو گیا۔ بدیں اعتبار تو اس دین سے پہلے ادیان اچھے اور یہی دین مردہ ہے پہلے ادیان کے متبع ہزاروں نبی ہوئے۔

(تمتہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳) میں ہے۔ ”صرف میری مراد نبوت سے کثرت مکالمہ و مخاطبت الہیہ ہے۔ جو آنحضرت ﷺ کے اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس صرف یہ لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی جس امر کا نام آپ لوگ مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الہی نبوت رکھتا ہوں۔“ و لکل ان یصطلح “ اور (بدرہ ۵/ مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷) میں ہے۔ ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدائے تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ و مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت اور کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیش گوئیاں بہت کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔“ اور (الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۱۶، خزائن ج ۲۲ ص ۶۳۷) میں لکھتے ہیں۔ ”مانعنی من النبوة ما یعنی فی الصحف الاوالی“ ”یعنی نبوت سے مراد وہ نبوت نہیں لیتا جو پہلی کتابوں قرآن و حدیث وغیرہ میں مراد لیا جاتا ہے۔“ (کمافی تمتہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

ان اقوال میں مرزا قادیانی نے طوعاً و کرہاً تسلیم کر لیا کہ میری نبوت کا ثبوت محض میری اصطلاح ہے۔ قرآن و حدیث و کتب سابقہ میں اس کا کچھ پتہ نہیں۔ قرآن و حدیث سے جو ثبوت پیش کر دیا جاتا ہے وہ جاہلوں کو دام تزویر میں پھانسنے کے لئے محض ڈھکوسلا ہے۔ جب آپ کی یہ نبوت محض آپ کی ایک اصطلاح اور نزاع لفظی ہے اور وہ نبوت مراد نہیں جو قرآن و حدیث اور دیگر کتب سماویہ میں مذکور ہے تو پھر اپنی نبوت کیوں منوائی جاتی ہے۔ آپ کے نبی نہ ماننے والوں کو

کافر کیوں بنایا جاتا ہے مکفر و مکذب متردد کے پیچھے نماز کیوں ناجائز و حرام بتلائی جاتی ہے اور اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں نبوت سے انکار کرنے والے کو کیوں ڈانٹ ڈپٹ کی جاتی ہے۔ نبوت کے اس قدر زور و شور سے کیوں دعوے کئے جاتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام پر کیوں اپنی فضیلت ظاہر کی جاتی ہے۔ بلکہ دعویٰ منصب نبوت سے آپ پر کفر لازم آتا ہے اور نیز پھر کیوں آیت خاتم النبیین کے معنی اسقدر موڑ توڑ کر بیان کئے جاتے ہیں؟۔ حالانکہ آپ نے (حقیقت الوحی ص ۱۴۲، خزائن ج ۲۲ ص ۱۴۶) میں تصریح کی ہے کہ: ”ہم اس بات کے مجاز نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی ایسے معنی ایجاد کریں کہ جو قرآن کریم کے بیان کردہ معنوں سے مغائر اور مخالف ہوں۔“ (مخلصاً) اور آپ نے خود (ازالہ اوہام ص ۴۶، خزائن ج ۳ ص ۳۵۰) میں تصریح کی ہے۔ ”جو شخص الحاد کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے لئے سیدھی راہ یہی ہے کہ قرآن کریم کے معنی اس کے مروجہ اور مصطلح الفاظ کے لحاظ سے کرے ورنہ تفسیر بالرائے ہوگی۔“ اور حضور ﷺ نے فرمایا ہے ”من فسر القرآن برائہ فمقعدہ فی النار او کما قال (ترمذی بمعناہ ج ۲ ص ۱۲۳ باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برأیہ)“ یعنی جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے بیان کی اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اب ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ آیا یہ معنی سلف سے خلف تک کسی نے اب تک بیان بھی کئے ہیں یا نہیں یقیناً نہیں کئے اور نہ اب تک اس قسم کی نبوت کا کوئی اس امت سے مدعی ہوا تو یقیناً آپ کی یہ تفسیر تفسیر بالرائے ہوئی اور آپ کا یہ دعویٰ نبوت کا ذب محض اصطلاحی فرق اور لفظی نزاع کہہ دینے سے بری نہیں ہو سکتے اور بموجب حکم الہی نبوت کا دعویٰ کرنا یہی تو مستقل نبوت کا دعویٰ ہے۔ نزاع لفظی کیسے ہوگا اور (الوصیت ص ۱۱، خزائن ج ۲۰ ص ۳۱۱) میں ذکر کرتے ہیں۔ ”اور وہی (کثرت مکالمہ و مخاطبہ) دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔“ غرض مرزا قادیانی نے اپنی نبوت سیدھی کرنے کے لئے موقع اور محل دیکھ کر طرح طرح کے حیلے تراشے۔ مگر نبوت سے انکار نہیں کر سکتے۔ نبوت کو ہر طرح سے جس طرح ہو سکے ثابت کریں گے اور قرآن کریم میں یہ تحریفات رکیکہ بھی صرف اس وجہ سے کی جاتی ہیں کہ بھولے بھالے نادان مسلمانوں پر ظاہر ہو کہ مرزا قادیانی قرآن کو کلام اللہ اور محمد ﷺ کو رسول اللہ برحق جانتے ہیں۔ ورنہ ان کی یہ غرض کسی طرح بھی پوری نہیں ہو سکتی تھی۔

الغرض جیسے کہ بموجب تخلقوا باخلاق اللہ! اخلاق اللہ کو حاصل کر کے خدا نہیں

بن جاتا اور ظل اللہ فی الارض ہو کر اللہ نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح کمالات نبوت وراثتاً و ظلاً حاصل کر کے نبی نہیں بن جاتا۔ کمالات نبوت کا ظلاً حاصل کرنا ہو سکتا ہے۔ مگر نبوت ظلاً حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک بڑا مغالطہ ہے جو دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نبوت کا ظل ہی نہیں۔ حضرت مجدد صاحب (مکتوبات ج ۱ ص ۶۳۶ مکتوب نمبر ۳۰۱) میں فرماتے ہیں۔ ”نبوت عبارت از قرب الہی است کہ شائبہ ظلیت ندارد۔“ ورنہ اس امت میں بڑے بڑے محدث، مجدد، اولیاء اللہ، قطب الاقطاب، فنا فی الرسل، بروز وظل کامل ہو چکے ہیں اور ہوں گے۔ مگر کسی نے دعویٰ منصب نبوت نہیں کیا اپنے منکر کو کافر نہیں بتلایا آیۃ خاتم النبیین کے معنی کس نے اس قدر موڑ توڑ کر نہیں بیان کئے۔

وسوسہ ششم

بعض مرزائی یہ آیت پیش کیا کرتے ہیں۔ ”یا بنی آدم اما یا تینکم رسل منکم یقصدون علیکم آیاتی فمن اتقے واصلح فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون (اعراف: ۳۰)“ اور اس میں مخاطب امت محمدی ﷺ کو بتاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس امت میں بھی رسول آئیں گے۔ چنانچہ آیت ”اللہ یصطفیٰ من الملائکتہ رسلاً ومن الناس (الحج: ۷۵)“ میں مضارع یعنی مستقبل ہے۔

جواب: اس آیت میں آدم علیہ السلام کی زبان سے تمام بنی آدم کو خطاب ہوا ہے اور حضور ﷺ کو ارشاد ہوا ہے کہ اس مضمون کو بیان کرو اور اپنی امت کے معلوم کرنے کے لئے سناؤ۔ خود رسول اکرم ﷺ کی امت مخاطب نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام قرآن کریم میں اس امت محمدی ﷺ کو ”یا ایہا الذین امنوا (نساء: ۱۳۶)“ یا قبل ہجرت ”یا ایہا الناس (بقرہ: ۲۱)“ سے مخاطب فرماتا ہے۔ لفظ یا بنی آدم سے کبھی ہرگز خاص طور پر امت محمدی ﷺ کو مخاطب نہیں فرمایا۔ چنانچہ سورہ اعراف میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے۔ ”اے فرزندان آدم علیہ السلام..... الخ! اس کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ ”برزبان آدم چنانچہ در سورہ بقرہ اشارت رفت۔“ چنانچہ یہی مضمون (سورہ بقرہ ۳۷، ۳۸) میں ہے۔ ”فتلقى آدم من ربه کلمات فتاب علیہ انہ هو التواب الرحیم قلنا اهبطوا منها جمیعاً فاما یا تینکم منی ہدی فمن تبع ہدای فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون“ اور اسی طرح سورہ طہ ۱۲۳ میں ہے۔ ”قال اهبطوا منها جمیعاً بعضکم لبعض عدوا فاما یا تینکم

منی ہدی فمن تبع ہدایٰ فلا یضل ولا یشقے^۱، تفسیر (درمنثور ج ۳ ص ۸۲) میں ہے۔
 ”اخرج ابن جریر عن ابی یسار السلمی قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ جعل ادم
 وذریته فی کفہ فقال یا بنی ادم اما یتینکم رسل منکم یقصمون علیکم
 ایتی فمن اتقے..... الخ!“ یعنی ابویسار سلمی سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم اور ان کی ذریعہ کو
 اپنے دست قدرت میں لیا اور اس آیت کا مضمون اور فرمان سنایا۔ ﴿

نبوت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی پھر نوح علیہ السلام کے بعد نوح علیہ السلام کی
 اولاد میں رکھی گئی۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر رکھی گئی اور
 ان کی اولاد میں نبوت کو حصر کر دیا۔ مثل مظروف کے ظرف میں وجعلنا فی ذریعہ النبوة
 والکتاب! پھر اس کے دو شعبے ہوئے۔ بنی اسرائیل جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بہت
 سے رسول آئے اور بنی اسماعیل اس میں صرف ہمارے رسول خاتم الانبیاء علیٰ دعوتہ ابراہیم پیدا
 ہوئے اور خاتم النبیین پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا۔ اب کوئی مغل بچہ نبی نہیں ہو سکتا۔
 وسوسہ ہفتم

اور ”اللہ یصطفیٰ من الملئکة رسلا ومن الناس (الحج: ۷۵)“ یعنی
 اللہ تعالیٰ اپنی نبوت اور رسالت کے لئے فرشتوں اور انسانوں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا
 ہے۔ ﴿ یعنی کسی کا اس میں استحقاق نہیں ہے۔ یہ نعمت محض وہی ہے۔ کسی کے کسب پر موقوف نہیں
 ہے۔ یہ آیت صرف اسی مطلب کے لئے ہے۔ چونکہ کفار مکہ نے حضور ﷺ سے یہ کہا تھا کہ ہم
 آپ سے رسالت کے لئے زیادہ مستحق ہیں۔ ہم آپ سے عمر میں بڑے ہیں اور مال و دولت میں
 زیادہ ہیں۔ طاقت میں زیادہ ہیں تو کیا وجہ ہم کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ آپ کو رسول بنائے تو حضور ﷺ پر
 یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ہمیشہ قیامت تک رسول بنا کریں گے۔ یہ
 مضارع مطلق ہے۔ نبوت کو محض موہبتہ ظاہر کرنے کے لئے استقبال کے معنی ہرگز نہیں۔ نہ
 مضارع دوامی ہے۔ جبکہ نبوت کا انقطاع قطعاً ثابت ہو چکا۔ دیگر آیات قرآنیہ سے۔
 وسوسہ ہشتم

مسلمان پنجگانہ نمازوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں۔ ”اھدنا الصراط
 المستقیم صراط الذین انعمت علیہم (فاتحہ: ۶، ۷)“ یعنی اے اللہ! ہمیں سیدھے
 راستے پر چلا جو ان لوگوں کا راستہ ہے۔ جن پر تو نے انعام فرمایا ہے اور جن پر انعام فرمایا ہے۔

ان کا بیان اس دوسری آیت میں یہ ہے۔ ”ومن یطع اللہ والرسول فأولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً (النساء: ۶۹)“، یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد ﷺ کی اطاعت کرے وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ یعنی نبیین اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان نبیین اور صدیقین اور شہداء ہوتے ہیں۔

جواب: اہل علم بلکہ عوام بھی اس نرالی منطق پر ہنسیں گے۔ مگر یہ لوگ ایسے استدلال پیش کرتے ہوئے شرماتے نہیں۔ اس استدلال کا حاصل تو یہ ہوا کہ جو شخص جس کے راستے پر چلتا ہے وہ وہی بن جاتا ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے۔ ”صراط اللہ (الشوری: ۵۳)“ تو اب مرزا قادیانی کے تجویز کردہ قانون کے مطابق جو شخص اللہ کے راستے پر چلے گا وہ معاذ اللہ خدا بن جائے گا۔ آیت کا شان نزول یہ ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ حضور ﷺ مجھ کو بہت قلق اور رنج لاحق ہو گیا ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ کی صحبت صرف دنیا میں معدودے چند دن ہے۔ پھر فرقت ہی فرقت ہے۔ حضور ﷺ کا دیدار نصیب نہ ہوگا۔ آپ اعلیٰ مقام میں ہوں گے۔ ہماری معمولی مسلمانوں کی وہاں کیسے گذر ہو سکتی ہے۔ اس کی تسلی کے لئے خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی کہ مطیع مسلمان جنت میں نبیوں اور صدیقوں اور شہداء کے رفیق ہوں گے فرقت نہ ہوگی۔ اس کو اثبات نبوت سے کیا تعلق ہے؟۔ بلکہ اس آیت سے ختم نبوت ثابت ہے کہ حضور ﷺ ہی کی اطاعت موجب نجات ہے۔ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی اور نبی پیدا ہو تو اس وقت اس کی نبوت پر ایمان لانا اور اس کی وحی اور اس کی تعلیم اور اس کی اطاعت موجب نجات ہوتی اور باوجود کمال اتباع حضور ﷺ کے بھی اگر اس نبی پر اور اس کی وحی پر ایمان نہ لایا تو نجات نہیں اور یہ قرآنی حکم منسوخ ہو جائے گا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے (حاشیہ اربعین نمبر ۴ ص ۷، خزائن ج ۱ ص ۴۳۵) میں لکھا ہے کہ: ”خدا نے میری وحی اور میری تعلیم میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔“

وسوسہ نہم

”هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم“

ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين . واخرين منهم لما يلحقوا بهم وهو العزيز الحكيم (جمعه: ۲) ”یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیش گوئی ہے۔“ (تمتہ حقیقت الوحی ص ۶۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۲)

جواب: آخرین کا عطف امیّین پر ہے۔ یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے امیّین میں ان ہی میں کا ایک رسول مبعوث کیا۔ جو ان کو ہماری آیتیں سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب اور حکمت کی تعلیم کرتا ہے اور بے شک وہ پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے اور ان کے سوا اور لوگوں میں بھی جواب تک ان سے لاحق نہیں ہوئے۔ یعنی یہ رسول ان لوگوں کا بھی رسول ہے جو بعد میں آنے والے ہیں۔ جو آنحضرت ﷺ کے بعد فوجاً و جادین اسلام میں داخل ہوئے۔ مقصود یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت ایک عامہ اور کافہ نبوت ہے۔ قیامت تک آپ ہی معلم اور مڑکی ہیں۔ ”قال المفسرون هم الاعاجم يعنون به غير العرب ای طائفة كانت قاله ابن عباس وجامعة وقال مقاتل یعنی التابعین هذه الامة الذين يلحقون باوائلهم وفي الجملة معنى جميع الاقوال فيه كل من دخل في الاسلام بعد النبي ﷺ الى يوم القيامة فالمراد بالاميين العرب وبالآخرين سواهم من الامم (تفسیر کبیر ج ۳۰ ص ۴) وهم الذين جاؤا بعد الصحابة الى يوم الدين، تفسیر ابو السعود ج ۸ ص ۲۴۷ قیل هم الذين یأتون من بعدهم الى يوم القيامة، کشاف ج ۴ ص ۵۳۰)“ سب کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ اور ایک جماعت مفسرین کہتے ہیں کہ آخرین سے مراد عجمی ہیں۔ خواہ کوئی ہوں اور مقاتل کہتے ہیں کہ تابعین مراد ہیں۔ سب اقوال کا حاصل یہ ہے کہ امیّین سے عرب مراد ہیں اور آخرین سے سوا عرب کے سب قومیں جو حضور ﷺ کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے۔ مراد ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک حدیث ہے جو (بخاری ج ۲ ص ۷۲، باب قوله واخرين منهم لما يلحقوا بهم، مسلم ج ۲ ص ۳۱۲، باب فضل فارس، ترمذی ج ۲ ص ۱۶۷ ابواب التفسیر، مشکوٰۃ ص ۵۷۶، باب جامع المناقب) میں ان لفظوں سے بیان کی گئی ہے اور سلمان فارسیؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ”لو كان الايمان بالثریا لنالہ رجال من هؤلاء (مسلم ج ۲ ص ۳۱۲ باب فضل فارس)“ ﴿اگر ایمان ثریا پر ہوتا جب بھی ان کے ہاں کے بہت سے آدمی ایمان کو حاصل کرتے۔﴾ یعنی جمع کے صیغہ سے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک جماعت

سے تعلق رکھتی ہے اور جن روایتوں میں کہ رجل اور رجال آیا ہے۔ وہ راوی کا شک ہے۔ لیکن بخاری، مسلم، ترمذی، کی یہ روایت بلفظ جمع بغیر شک کے ہے۔ معلوم ہوا کہ محفوظ جمع کا صیغہ ہے اور صحیح بھی یہی ہے۔ کیونکہ جس کی یہ تفسیر ہے وہ بھی جمع کا صیغہ ہے۔ یعنی واخرین منہم یعنی عجم یا فارس میں ایک جماعت کثیرہ ایسی ہوگی جو ایمان کو تقویت دے گی اور امور ایمانیہ میں اعلیٰ مرتبہ پر ہوگی اور یہ واقع ہو گیا کہ عجم اور فارس میں بڑے بڑے محدثین و فقہاء و مفسرین و مقتداء عالم و مجددین و صوفیاء کرام اسلام کے لئے باعث قوت و شوکت گذرے۔ ہاں اگر مرزا قادیانی جمع کے صیغہ رجال کے مصداق ہوں اپنے اوپر اس کو چسپاں کر لیں تو کچھ بعید بھی نہیں۔ غرض اس آیت اور حدیث کو مسیح و مہدی و ظلی بروزی نبی کے لئے پیش گوئی خیال کرنا ایک باطل اور بے دلیل دعویٰ ہے۔ اس کو مہدی و مسیح و ظلی بروزی نبی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

وسوسہ وہم

لا نبی بعدی جو احادیث متواترہ میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس میں نفی کمال کی ہے۔ یعنی کامل نبی صاحب شریعت جدیدہ نہ ہوں گے۔

جواب: اگر یہی اجتہاد اور قیاس ہے تو اگر کوئی بت پرست یہ کہے کہ لا الہ الا اللہ میں بھی نفی کمال کی ہے۔ یعنی کامل اور بالذات معبود اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ ہاں غیر مستقل اور غیر شارع معبود ہو سکتے ہیں۔ جیسے کہ ہمارا عقیدہ ہے تو اس کو کیا جواب دو گے؟۔ اسی طرح اگر کوئی لاریب فیہ میں نفی کمال مراد لے۔ یعنی کامل ریب قرآن میں نہیں ہو سکتا۔ ہاں بعض اقسام ریب کے قرآن میں موجود ہیں۔ تو کیا مرزائی جماعت اس کو بھی تسلیم کر لے گی؟۔ پس اگر آپ کے پاس کوئی ایسی دلیل موجود ہے کہ جس کے ذریعہ سے لا الہ الا اللہ میں نفی کمال مراد لینے سے منع کیا جاسکتا ہے تو وہی دلیل ہماری جانب سے لانی بعدی میں نفی کمال مراد ہونے پر تصور فرمائیں اور نیز خود مرزا قادیانی نے (ایام الصلح ص ۱۳۶، خزائن ج ۱۳ ص ۳۹۳) میں لکھا ہے ”اور احادیث لا نبی بعدی میں بھی نبی عام ہے۔“

وسوسہ یاز وہم

نبوت کا چھیا لیسواں حصہ جو امت محمدی میں باقی ہے اسی جزو کے اعتبار سے نبوت باقی ہے اور ایسے نبی بھی آسکتے ہیں۔

جواب: اگر ایک اینٹ کو مکان اور نمک کو پلاؤ اور ایک تاگے کو کپڑا اور ایک رسی کو

چار پائی نہیں کہہ سکتے تو نبوت کے ۱/۲۶، جز کو بھی نبوت نہیں کہہ سکتے اور یہ بدیہی ہے کہ جب تک کسی حقیقت کے جمیع اجزاء موجود نہ ہوں وہ حقیقت موجود نہیں ہو سکتی۔ یہ صرف مرزائیت کی عقل ہے کہ وہ لوگ اس بدیہی چیز کو بھی نہیں سمجھتے۔

وسوسہ دوازوہم

حضرت عائشہ صدیقہ کا یہ قول مروی ہے کہ: ”قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا الانبیاء بعدہ (تکملہ مجمع البحار ج ۵ ص ۵۰۲، درمنثور ج ۵ ص ۲۰۴)“ یعنی خاتم النبیین تو کہو اور لا نبی بعدہ مت کہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ حدیث لا نبی بعدہ صحیح نہیں ہے۔ ورنہ انکار کی کون سی وجہ ہے۔

جواب: یہ اثر عائشہؓ منقطع الاسناد ہے۔ بخاری و مسلم کی احادیث مرفوعہ متواترہ کے مقابلہ میں حجت نہیں اور حدیث لا نبی بعدی اس قدر صحیح ہے کہ (کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۹۹، خزائن ج ۱۳ ص ۲۱۷) میں خود مرزا قادیانی مقرر ہیں کہ: ”حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور ہے کہ اس کی صحت میں کسی کو کلام نہیں۔“ بناء برتسلیم جواب یہ ہے کہ یہ باعتبار نزول عیسیٰ علیہ السلام کے فرمایا ہے۔ تاکہ کوئی شخص اپنی سطحی نظر اور کم فہمی سے اجماعی عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا انکار نہ کر بیٹھے کیونکہ عوام کے عقائد کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ اسی (تکملہ مجمع البحار ج ۵ ص ۵۰۶) میں اس کی تصریح موجود ہے اور مرزا محمود قادیانی نے بھی (حقیقت النبوة ص ۱۹۰) میں حدیث لا نبی بعدی کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے یہی جواب دیا ہے اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس پر ایک باب مستقل باندھا ہے اور (کتاب العلم ج ۱ ص ۲۴، باب من خص بالعلم قوماً دون قوم) میں کئی حدیثیں روایت کی ہیں کہ جب اس بات کا اندیشہ ہو کہ قاصر الفہم خرابی میں مبتلا ہو جائیں گے تو امر مختار کے اظہار کو ترک کر دے۔ ”حدثوا الناس بما يعرفون اتحبون ان یکذب اللہ ورسولہ“ ﴿یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو ان کے فہم میں آنے والی حدیثیں بیان کرو کیا تم پسند کرتے ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کریں۔﴾ اس کی شاہد دوسری روایت یہ ہے کہ کسی شخص نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے سامنے کہا تھا۔ ”خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ تو مغیرہ نے فرمایا حسبک اذا قلت خاتم الانبیاء فانا کنا نحدث ان عیسیٰ علیہ السلام خارج فان هو خرج فقد کان قبلہ وبعده (درمنثور ج ۵ ص ۲۰۴)“ ﴿یعنی جب تم کہو تو تمہارے لئے خاتم الانبیاء کہہ دینا کافی ہے۔ لا نبی بعدہ کہنے کی ضرورت

نہیں کیوں کہ ہم سے حدیث بیان کی جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ تو وہ آپ سے پہلے بھی ہوئے اور بعد میں بھی ہوں گے۔ ﴿مطلب صاف اور ظاہر ہے کہ کلمہ لا نبی بعدہ سے چونکہ بظاہر یہ ایہام بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ پہلے کا کوئی نبی جو پہلے مبعوث ہو چکے ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد موجود نہیں رہ سکتے اور خاتم النبیین میں یہ ایہام نہیں۔ جیسا کہ مفصل معلوم ہو چکا لہذا بوقت اندیشہ ایہام خلاف سے بچنے کے لئے خاتم النبیین پر اکتفاء کرنا مقصود کے ادا کرنے کے لئے کافی ہے کہ آپ آخر الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہ ہوگا اس میں ایہام خلاف کا اندیشہ نہیں۔ ورنہ ختم نبوت کے متعلق حضرت عائشہؓ کی صریح اور صحیح حدیث موجود ہے۔

”عن عائشۃ عن النبی ﷺ انه قال لا یبقی بعدی من النبوة شیء الا المبشرات قالوا یا رسول اللہ وما المبشرات قال الرؤیة الصالحة یراها المسلم اوتری له (کنز العمال ج ۱۵ ص ۳۷۱ حدیث ۴۱۴۲۳، بروایت احمد ج ۶ ص ۱۲۹ والخطیب)“

﴿حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد نبوت میں سے کوئی جز باقی نہ رہے گا۔ سواء مبشرات کے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مبشرات کیا چیز ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھی خواب جو کوئی مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے دوسرا دیکھے۔﴾

اور نیز (کنز العمال ج ۱۲ ص ۲۷۰ حدیث ۳۳۹۹۹) میں بحوالہ (ویلمی وابن النجار والبزاز) اور حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت ہے۔ ”عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء“ ﴿یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد انبیاء کے مسجدوں کی خاتم ہے۔﴾ اس حدیث سے یہ شبہ بھی جاتا رہا جو ابو ہریرہؓ کی روایت (مسلم ج ۱ ص ۴۴۶، باب فضل الصلوۃ بمسجدی مکة والمدینہ) میں صرف ”انا اخر الانبیاء ومسجدی اخر المساجد“ کیونکہ اس میں بھی انبیاء علیہم السلام ہی کی مساجد مراد ہے۔

وسوسہ سیز و ہام

جیسے حدیث ”اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده واذا هلك قيصر فلا قيصر بعده (بخاری ج ۲ ص ۹۸۱، باب کیف كان یمین النبی ﷺ، مسلم ج ۲ ص ۳۹۶ فضل فی هلاك كسرى وقيصر)“ سے یہ مراد ہے کہ اگرچہ قيصر و كسرى باقی ہوں گے مگر اسلام

کے زیر نگیں ہو کر رہیں گے۔ خود مختار سلطنتیں باقی نہ رہیں گی۔ اسی طرح لانبسی بعدی کو سمجھو کہ حضور ﷺ کے بعد مستقل صاحب شریعت جدیدہ نبی نہ ہوں گے۔ بلکہ آپ کی شریعت کے تابع نبی ہو سکتے ہیں۔

جواب: جب قریش مسلمان ہو گئے تو ان کو اپنی تجارتوں کا خوف ہوا کہ اب ہمارا یمن اور شام میں داخلہ بند کر دیا جائے گا۔ کیونکہ قریش سردی کے زمانہ یمن اور گرمی کے زمانہ میں شام کا سفر کرتے تھے۔ ”کما قال اللہ تعالیٰ رحلة الشتاء والصیف (قریش: ۲)“ اس پر ان کی تسلی کے لئے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہاری تجارت گا ہیں ان کے وجود ہی سے پاک کر دی جائیں گی۔ قیصر و کسریٰ کسی خاص آدمی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ جاہلیت میں فارس اور روم کے کافر بادشاہ کے لقب تھے۔ اگر مملکت فارس قبضہ اسلام میں آ جائے تو کسریٰ کا لقب بھی جاتا رہے گا اور مملکت روم کے آ جانے سے لقب قیصر بھی جاتا رہے گا۔ اگرچہ وہ بعض دوسرے ممالک کے بادشاہ رہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کسریٰ و کسرویت کا تو بالکل خاتمہ ہو گیا اور قیصر نے ملک شام چھوڑ کر اور وہاں سے بھاگ کر کسی اور جگہ پناہ لی۔ نوی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ امام شافعیؒ اور تمام علماء نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ کسریٰ عراق میں اور قیصر شام میں باقی نہ رہے گا۔ جیسا کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں تھا۔ پس حضور ﷺ نے ان کی سلطنت کے انقطاع کی خبر دی کہ ان دونوں اقلیموں میں ان کی سلطنت نہ رہے گی۔ ”قال الشافعی و سائر العلماء معناه لا یكون کسریٰ بالعراق ولا قیصر بالشام کما کان فی زمنہ ﷺ علیہ السلام فاعلمنا بانقطاع ملکهما فی ہذین الاقلیمین..... الخ! (مسلم ج ۲ ص ۳۹۶ حاشیہ)“ لہذا یہ حدیث بالکل اپنے ظاہری معنی پر ہی مستعمل ہے۔ اس میں مرزائی دھوکہ کا شائبہ بھی نہیں۔

وسوسہ چہار دہم

(ابن ماجہ ص ۱۰۸، باب ماجاء فی الصلوٰۃ علیٰ ابن رسول اللہ ﷺ)
 (ذکر وفاتہ) میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کے انتقال پر فرمایا تھا۔ ”لوعاش ابراہیم لکان نبیاً“ یعنی ابراہیم اگر زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد نبی ہو سکتا ہے اور چونکہ آیتہ خاتم النبیین بہت برس پہلے نازل ہو چکی تھی۔ معلوم ہوا کہ آپ کے بعد آپ کے تابع نبی کا ہونا خاتم النبیین کے منافی نہیں۔

جواب: علامہ نووی نے تہذیب الاسماء میں اس حدیث کو باطل اور جسارت کہا ہے اور ابن عبدالبر نے اس کا انکار کیا۔ (انجام الحاجہ علی ابن ماجہ ص ۱۰۸)

اور علامہ قسطلانی نے اس کو ضعیف بتایا اور اس کا راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان بالکل متروک الحدیث ہے۔ (تقریب التہذیب ج ۱ ص ۳۱، روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۱ زیر آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین، ابن ماجہ ص ۱۰۸) کے حاشیہ میں اسی حدیث کے اوپر شاہ عبدالغنی محدث دہلوی نے بھی لکھا ہے۔ ”فی سندہ ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان العبسی ہو متروک الحدیث“ دوسرے اس حدیث میں اگر آپ کے بعد نبوت کے ملنے کا امکان نکلتا ہے تو ”لوکان فیہما الہة الا اللہ لفسدتا (الانبیاء: ۲۲)“ میں بھی دو خدا ہونے کا امکان لازم آتا ہے اور ”ان کان للرحمن ولد فاننا اول العابدین (زخرف: ۸۱)“ میں خدا کے بیٹا ہونے کا امکان بھی لازم آئے گا۔ کیونکہ بعد تقدیر موت کے حیاة محال ہے اور تعلق علی المحال، محال ہوتا ہے۔ پس بعد تقدیر موت کے، حیاة ابراہیم محال ہے۔ لہذا ان کا نبی ہونا محال ہو اور اس پر جو بھی معلق کیا جائے گا خواہ فی نفسہ ممکن ہی ہو وہ بھی محال ہوگا۔ کیونکہ معلق علی المحال محال ہے۔ لہذا اس کے بعد دوسرا جملہ شرطیہ ”لو عاش لا اعتقت اخوالہ من القبط وما استرق قبطی (ابن ماجہ ص ۱۰۸ باب ایضاً)“ میں بھی جزاء ممنوع الوقوع ہوگی۔ یعنی ابراہیم کا نبی ہونا اور قبطیوں کا بھی غلامی میں نہ آنا۔ سب کا وقوع ممنوع ہو گیا کیونکہ لو عربی میں فرض محال کے لئے آتا ہے اور نیز آیت ”ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب: ۴۰)“ میں چونکہ لکن کا ما قبل ما بعد کے مخالف اور ان میں نفیاً وثباتاً تغاّر ضروری ہے۔ یعنی جبکہ آپ خاتم النبیین ہیں تو آپ کسی بالغ ادمی کے نسبی باپ بھی نہیں ہو سکتے اور اگر بالفرض کسی بالغ کے نسبی باپ ہوں تو آپ ﷺ خاتم النبیین نہیں رہ سکتے۔ لہذا اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ اگر ابراہیم بالفرض زندہ رہتے تو نبی ہوتے تو پھر آپ خاتم النبیین نہ رہتے اور جب آپ خاتم النبیین نہ رہے تو کلام الہی کا ذب ٹھہرتا ہے۔ جو محال ہے۔ لہذا ابراہیم کا قبل مبلغ رجال موت ضروری تھی۔ تیسرے ابن ماجہ میں اس روایت سے پیشتر عبداللہ بن اوفی کا اثر بیان کیا ہے۔ جس کو (بخاری نے اپنی صحیح ج ۲ ص ۹۱۴، باب من سمی باسماء الانبیاء) میں بھی لیا ہے۔ ”قال مات وهو صغیر لوقضی ان یکون بعد محمد علیہ وسلم نبی لعاش ابنہ ولکن لانبی بعدہ“ یعنی ابراہیم بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی مقدر ہوتا تو وہ زندہ رہتے۔ لیکن حضور ﷺ کے بعد کوئی

نبی نہیں ہو سکتا۔ گو نبی کے بیٹے کو نبی ہونا کوئی ضروری نہیں۔ مگر جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں خدا تعالیٰ نے نبوت کو منحصر کیا تھا اور ان کو یہ فضیلت عطا کی تھی۔ ”وجعلنا فی ذریتہ النبوة (العنکبوت: ۲۷)“ یعنی ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت کو نبوت کے لئے ظرف بنا دیا ہے تو اسی طرح خداوند عالم کو حضور ﷺ کی زبان سے حضور ﷺ کی بھی یہ فضیلت اور ابراہیم علیہ السلام کا صرف قابلیت مرتبہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ یعنی یہ کلام بطور فرض وقوع کے ہے۔ صرف مرتبہ قابلیت ابراہیم ظاہر کرنا منظور ہے۔ لیکن چونکہ اس صفت کا وقوع حضور ﷺ کی ایک صفت اعلیٰ کے منافی تھا۔ یعنی وصف ختم نبوت کے لہذا حضور ﷺ کی یہ فضیلت اور ابراہیم کا یہ مرتبہ وقوع میں نہیں لایا گیا اور موت مقدر کی گئی۔ اس میں آپ کا وصف اعلیٰ خاتم النبیین بھی محفوظ رہا اور ابراہیم کی فضیلت ظاہر ہو گئی۔ ہاں حضور ﷺ کے بعد اگر کسی کو منصب نبوت کا ملنا مقدر ہوتا تو حضور ﷺ کی یہ فضیلت بھی وقوع میں آتی اور صاحبزادے کو نبی بنایا جاتا اور حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔ بوقت وفات ابراہیم ”قد کان ملا مہدہ ولو بقی کان نبیاً ولكن لم یبقی لان نبیکم اخر الانبیاء علیہ وسلم (انجاح الحاجہ برابن ماجہ ص ۱۰۸)“ یا البوشبہ متروک الحدیث کی روایت میں الفاظ ٹھیک محفوظ نہیں رہے بلکہ یوں ہوگا۔ ”لو کان بعدی نبی لعاش ابراہیم“ ورنہ ایک متروک الحدیث کی روایت احادیث متواترہ اور نصوص قطعیہ کے کیسے معارض ہو سکتی ہے اور ایسے معنی جو ختم زمانی کو منقہی ہوں۔ بلاشبہ قطعاً اجماعاً کفر ہیں۔ اس لئے ملا علی قاری نے اپنی (موضوعات ص ۱۰۰، طبع نور محمد کراچی) میں لکھا ہے۔ ”وانما الکلام علی فرض الوقوع“ یعنی یہ کلام بطور فرض وقوع کے ہے اور ص ۹۹ میں یہ بھی لکھا ”ولو عاش وبلغ اربعین و صار نبیاً لزم ان لا یكون نبیاً خاتم النبیین“ یعنی اگر وہ زندہ رہتے اور چالیس برس کو پہنچتے اور نبی ہوتے تو آخر الانبیاء حضور ﷺ کا خاتم النبیین نہ ہونا لازم آجاتا۔ لیکن اس کے بعد جو ملا علی قاری صاحب نے اپنا ایک قیاس ظاہر کیا کہ بعض انبیاء عیسیٰ و خضر والیاس علیہم السلام حضور ﷺ کے بعد زندہ ہیں اور حضور ﷺ کی امت میں داخل ہیں تو صاحبزادے کا بھی فرضاً ایسا ہی نبی ہونا خاتم النبیین کے مناقض نہ ہوگا۔ مگر یہ قیاس ہرگز صحیح نہیں اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کی بعثت بنی اسرائیل کی طرف حضور ﷺ سے پہلے ہو چکی اب حضور ﷺ کی بعثت عامہ سے ان کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہو گئی۔ اب وہ اس وقت نبوت کی ڈیوٹی پر نہیں ہیں۔ بلکہ حضور ﷺ کا خاتم

النبيين ﷺ کی امت میں داخل ہیں اور اسی کو شیخ اکبر محی الدین ابن العربی نبی غیر تشریحی کہتے ہیں یعنی وہ نبی جن کی بعثت اور نبوت کی ڈیوٹی حضور ﷺ کی بعثت سے ختم ہو گئی اور وہ حضور ﷺ کے بعد زندہ اور حضور ﷺ کی امت میں داخل ہیں۔ اب ان پر شریعت نازل نہیں ہوتی ورنہ شریعت تو لازمہ نبوت ہے۔ بغیر شریعت کے کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس کی بحث نبوت کی حقیقت کے بیان میں آئے گی۔ لیکن صاحبزادے کی بعثت نبوت حضور ﷺ کے بعد فرض کی جاتی ہے۔ جو خاتم النبیین کے صریح مخالف ہے۔ لہذا ملا صاحب کا عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ پر قیاس کرنا بالکل غلط ہے۔ چنانچہ ان کی یہ عبارت ہے۔ ”لوعاش ابراهیم و صار نبیاً و کذ، الو صار عمر نبیاً لکان من اتباعه علیہ السلام کعیسی والخضر والیاس علیہم السلام فلا یناقض قوله تعالیٰ خاتم النبیین اذ المعنی انه لایأتی نبی بعده ینسخ ملته ولم یکن من امته ویقوی حدیث لوکان موسیٰ علیہ السلام حیا لما وسعه الاتباعی (موضوعات ص ۱۰۰)“ اگر لعاش سے نبی غیر تشریحی کا امکان نکلتا ہے تو دوسری صحیح حدیث لوکان موسیٰ سے نبی تشریحی کا بھی احتمال ہوگا۔ عیسیٰ والیاس علیہم السلام وغیرہما مستقل نبوت و بعثت پر فائز ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کو حضور ﷺ کے بعد بھی اپنے اپنے زمانہ کے یا غیر تشریحی نبی کہا جا سکتا ہے لیکن حضور ﷺ کے بعد جب آپ کا ہی اتباع لازم ہے اور آپ ﷺ ہی کی قیامت تک ڈیوٹی ہے۔ تو حضور ﷺ کے بعد پیدا ہونے والا نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ یعنی اس کو منصب نبوت مل ہی نہیں سکتا۔ لہذا ملا کے کلام میں لکان من اتباعه و ینسخ ملته وغیرہ بھی تعلیق علی المحال ہے۔ کیونکہ نبی کو اپنی ہی وحی کا اتباع فرض ہے۔ خواہ پہلی شریعت کے موافق ہو یا مخالف، دوسرے نبی کی وحی کا اتباع نہیں کر سکتا۔ ہاں جس امر میں وحی نہ ہوئی ہو یا اس کی وحی کے خلاف نہ ہو تو اتباع کر سکتا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام سے فرمایا: ”افعصیت امری (طہ: ۹۳)“ اور حضور ﷺ کو ارشاد ہوا ”فبهدا ہم اقتده (انعام: ۹۰)“ ”ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراهیم حنیفاً (النحل: ۱۲۳)“ اگر بعد کے نبی کی شریعت پہلے نبی کی شریعت کے ہر حکم میں موافق ہے تو بعد کا نبی پہلے رسول کی شریعت کا قائم کرنے والا مشرع لہ کہلائے گا۔ ورنہ مشرع جدید ہوگا۔ لہذا ایک وقت میں جو نبی ہوگا وہ امتی نہیں جو امتی ہوگا وہ نبی نہیں۔ ”الضدان لا یجتمعان فی زمان

واحد کما جاء فی “ (ازالہ اوہام ص ۵۷۵، خزائن ج ۳ ص ۴۱۰)

لیکن باوجود اس بات کے ملا علی قاری ضروریات دین اور متواترات کے خلاف کا ارادہ نہیں رکھتے۔ حضور ﷺ کے بعد منصب نبوت کے دعویٰ کرنے والے کو جماعاً قطعاً کافر کہتے ہیں۔ یہ تو محض فرض وقوع میں بحث آپڑی تھی۔ اس میں بھی غلطی کھا گئے۔ یا ملا کی مراد صائباً سے مقام نبوت ہے۔ نہ منصب نبوت پر فائز ہونا۔ ورنہ ملا صاحب نے اپنی معتبر کتاب جو خاص عقائد اسلامیہ میں لکھی ہے۔ یعنی (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲) میں لکھتے ہیں۔ ”ودعوى النبوة بعد نبينا عليه وسلم كفر بالاجماع“ اور شفاء قاضی عیاض کی شرح میں ملانے بڑے زور سے لکھا ہے۔ فلیطالع من شاء اس کے متن یعنی شفاء کی عبارت عنقریب نمبر ۳ میں ذکر کرتا ہوں۔ جس سے مرزائی تحریفات کا راستہ بالکل بند ہو جائے گا۔

ختم نبوت پر اجماع امت اور ختم نبوت کے منکر کا شرعی حکم اور آئمہ متکلمین کی تصریحیں کہ آیت خاتم النبیین میں تاویل تخصیص کرنے والا اور حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت کافر ہے، ہر گز مسلمان نہیں کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات اسلام میں سے ہے

..... علامہ ابن حزم اپنی (کتاب الفصل فی الملل والنحل ج ۱ ص ۹۵ طبع بیروت) میں لکھتے ہیں۔ ”قد صح عن رسول الله ﷺ واصحابه بنقل الكوائف التي نقلت نبوته واعلامه وكتابه انه اخبرانه لانبى بعده..... فوجب الاقرار هذا الجملة وصح ان وجود النبوة بعده عليه السلام باطل لا يكون البتة“ ﴿جس کثیر التعداد جماعت اور جم غفیر نے آنحضرت ﷺ کی نبوت اور معجزات قرآن کریم کو نقل کیا ہے۔ اسی کثیر التعداد جماعت اور جم غفیر کی نقل سے حضور ﷺ کا یہ فرمان بھی ثابت ہو چکا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ پس اس جملہ کے ساتھ اقرار واجب ہے اور حضور ﷺ کے بعد نبوت کا وجود باطل ہے۔ ہر گز نہیں ہو سکتا۔ ﴿

اور (الملل والنحل ج ۳ ص ۱۱۳، ۱۱۴) میں ہے۔ ”هذا مع سماعهم قول الله تعالى ولكن رسول الله وخاتم النبیین . وقول رسول الله ﷺ لا نبی بعدی فكيف يستجيز مسلم ان يثبت بعده عليه السلام نبياً في الارض حاشا ما استثناه

رسول اللہ ﷺ فی الاثار المسند الثابتة فی نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آخر الزمان ﴿اللہ تعالیٰ کا فرمان رسول اللہ و خاتم النبیین اور حضور ﷺ کا ارشاد لا نبی بعدی سن کر مسلمان کیسے جائز سمجھ سکتا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد زمین میں کسی نبی کی بعثت ثابت کی جائے سوائے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے آخر زمانہ میں جو رسول کریم ﷺ کی صحیح احادیث مسندہ سے ثابت ہے۔ ﴿

اور (الممل والنحل ج ۲ ص ۲۵۵) میں ہے۔ ”من قال یبنی بعد النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وجد شیئاً صح عنده بان النبی ﷺ فهو کافر“ ﴿جس شخص نے حضور ﷺ کے بعد کسی کی نبوت کا اقرار کیا یا ایسی شے کا انکار کیا۔ جو اس کے نزدیک ثابت ہو چکا ہو کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے، کافر ہے۔ ﴿

اس سے کچھ پہلے لکھا ہے۔ ”صح الاجماع علی ان کل من جحد شیئاً صح عنده بالا جماع ان رسول اللہ ﷺ اتی به فقد کفر“

(ج ۲ ص ۲۶۹) میں ہے۔ ”واما من قال ان اللہ عزوجل هو فلان الانسان بعینه وان اللہ یحل فی جسم من اجسام خلقه او ان بعد محمد ﷺ نبیاً غیر عیسیٰ بن مریم فانہ لا یختلف اثنان فی تکفیره لصحة قیام الحجة بكل هذا علی کل احد“ ﴿جس شخص نے کسی انسان معین کو کہا کہ یہ اللہ ہے یا کہا کہ اللہ اپنی خلقت کے اجسام میں سے کسی جسم میں حلول کرتا ہے یا کہا کہ محمد ﷺ کے بعد بھی نبی ہے۔ سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ پس ایسے شخص کی تکفیر میں دو آدمیوں کا اختلاف نہیں کیوں کہ ہر ہر بات کے ساتھ ایسے شخص پر حجۃ قائم ہو چکی ہے۔ ﴿

۲..... امام غزالی (کتاب الاقتصاد ص ۱۲۳) میں فرماتے ہیں۔ ”ان الامة فهمت من هذا اللفظ انه افهم عدم نبی بعده ابداً..... وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الہدیانات لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لہذا النص الذی اجمعت الامة علی انہ غیر مؤول ولا مخصوص“ ﴿امت نے اس لفظ سے یہی سمجھا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کبھی کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا۔ نہ اس میں تاویل ہے اور نہ کوئی تخصیص اور جس شخص نے کوئی تاویل یا تخصیص کی اس کا کلام بیہودہ اور بکواس ہے۔ یہ تاویل اس کو تکفیر کے حکم سے نہیں بچا سکتی۔ کیونکہ یہ شخص اس نص کا مکذب ہے۔ جس پر تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ آیت غیر مؤول اور غیر تخصیص ہے۔ ﴿

.....۳ قاضی عیاض (شفاء ج ۲ ص ۲۳۶، ۲۳۷، مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر) میں لکھتے

ہیں۔ ”وذلك ای نكفر من اعترف من الاصول الصحيحة بما تقدم ونبوة نبينا ﷺ من ادعى احد مع نبينا ﷺ او بعده..... وادعى النبوة لنفسه او جوزاكتسابها او البلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها..... وكذلك من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة..... فهؤلاء كلهم كفار مكذبون النبي ﷺ لانه اخبر ﷺ انه خاتم النبيين . لا نبى بعده واخبر عن الله تعالى انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلا شك في كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعاً جماعاً وسمعاً وكذلك وقع الاجماع على تكفير كل من دافع نص الكتاب او خص حديثاً مجمعا على نقله مقطوعاً به مجمعا على حمله على ظاهره“ ﴿باوجود تمام اصول صحیحہ اور حضور ﷺ کی نبوت کے اعتراف کرنے کے بھی جو شخص حضور ﷺ کے ساتھ کسی کی نبوت کا یا حضور ﷺ کے بعد دعویٰ کرے..... یا اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرے یا صفائی قلب کے ذریعہ سے نبوت کے مرتبہ تک پہنچے اور کسب سے اس کے حاصل کرنے کو جائز سمجھے..... اور ایسے ہی وہ شخص جو یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی نبوت آتی ہے۔ اگرچہ صراحاً نبوت کا دعویٰ نہ کرے..... پس یہ سب کے سب کفار ہیں اور حضور ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں۔ اس لئے کہ آپ نے خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور خدا کی طرف سے قرآن میں یہ خبر دی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ ہیں اور یہ کہ آپ تمام عالم کے انسانوں کی طرف رسول ﷺ ہیں اور امت نے اجماع کیا ہے کہ اس کلام کو اپنے ظاہر پر حمل کیا جائے اور اس پر کہ اس آیت کا نفس مفہوم ہی مراد ہے۔ بغیر کسی تاویل و تخصیص کے پس ان تمام جماعتوں کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ قطعی طور سے اجماعاً اور نقلاً ثابت ہے اور ایسے ہی اس شخص کی تکلیف پر اجماع واقع ہو چکا ہے۔ جو نص قرآن کی مدافعت کرے یا ایسی حدیث کی تخصیص کرے جس کے نقل پر اجماع ہو اور قطعی ہو اور اس کے ظاہر پر حمل کرنے پر اجماع ہو۔﴾

اور اسی طرح شفاء کی شرح خفاجی اور شرح ملا علی قاری میں بہت تفصیل کے ساتھ

موجود ہے۔

.....۴ (تمہید ابو شکور سلمہ قلمی ص ۱۰۵) میں ہے۔ ”اعلم ان الواجب علی کل

عاقل ان یعتقد ان محمداً کان رسول اللہ والآن هو رسول اللہ..... وکان خاتم الانبیاء علیہم السلام فلا يجوز بعده ان یتكون احد نبیاً غیر نزول عیسیٰ علیہ السلام وکانت هذا عیسیٰ علیہ السلام قبلہ بالرسالة والشريعة ووفاته تكون بعد..... ومن ادعی النبوة فی زماننا فانه یصیر کافر او من طلب منه المعجزات فانه یصیر کافر لانه شک فی النص“

﴿جان لو کہ ہر مسلمان عاقل پر یہ اعتقاد واجب ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول تھے اور اب بھی وہی رسول ہیں۔ (یعنی صاحب الزمان رسول ﷺ قیامت تک حضور ﷺ ہی ہیں)..... اور حضور ﷺ خاتم الانبیاء تھے۔ پس حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ سوائے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے جو حضور ﷺ سے پہلے رسالت اور شریعت کی ڈیوٹی پر تھے۔ وفات ان کی بعد کو ہوگی..... جو شخص فی زماننا نبوت کا دعویٰ کرے کافر ہو جائے گا اور جو شخص اس سے معجزہ طلب کرے وہ بھی کافر ہوگا۔ کیوں کہ اس نے نص قرآن میں شک کیا۔﴾

.....۵ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی (فتوحات مکیہ ج ۳ ص ۳۹ باب ۳۱۰ ج ۳ ص ۵۱)

میں اور شیخ عبدالوہاب شعرانی (الیواقیت والجواهر ج ۲ ص ۳۸ مطبوعہ مصر) میں فرماتے ہیں۔ ”فما بقی الاولیاء الیوم بعد ارتفاع النبوة الا التعریفات وانسدت ابواب الاوامر الالهية والنواحي فمن ادعاها بعد محمد ﷺ فهو مدع شریعة اوحی بها الیہ سواء وافق بها شرعنا او خالف فان کان مکلفاً ضربنا عنقه والاضربنا عنه صفحاً“

﴿اب ارتفاع نبوت کے بعد اولیاء اللہ کے لئے سوائے تعریفات کے کچھ باقی نہیں رہا اور اوامر و نواہی الہی کے دروازے سب بند ہو گئے۔ پس جو شخص محمد ﷺ کے بعد اس کا دعویٰ کرے وہ شریعت کا مدعی ہے۔ جو اس کی طرف وحی کی گئی ہے۔ برابر ہے۔ ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف ہو۔ پس اگر وہ مکلف یعنی عاقل بالغ ہے۔ تو ہم اس کی گردن ماریں گے اور اگر وہ پاگل ہے تو ہم اس سے کنارہ کشی کریں گے۔﴾

”قال الشيخ اعلم ان الله تعالى قد سد باب الرسالة عن كل

مخلوق بعد محمد ﷺ الی یوم القيامة (الیواقیت والجواهر ج ۲ ص ۷۲)“

﴿شیخ اکبر فرماتے ہیں کہ جان تو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق سے محمد ﷺ کے بعد رسالت کا دروازہ قیامت تک بند کر دیا ہے۔﴾

نوٹ! شیخ اکبر کی عبارت کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی (اربعین نمبر ص ۶، خزائن ج ۱ ص ۴۳۵) کی عبارت بھی دیکھ لی جائے جس میں مرزا قادیانی اقرار فرماتے ہیں کہ ”میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی..... اور اب دیکھو خدا تعالیٰ میری وحی میری تعلیم اور میری بیعت کو..... مدار نجات ٹھہرایا ہے۔“ اب مرزائی امت کو اختیار ہے کہ مرزا قادیانی کو ضربنا عنقه کے ماتحت داخل کریں۔ یا ضربنا عنہ صفحاً کے تحت میں۔

۶..... (الاشباہ والنظائر ص ۱۰۲) میں ہے۔ ”اذالم يعرف ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم الآخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات“ ﴿جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر الانبیاء نہ جانتا ہو مسلمان نہیں رہتا۔ کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات اسلام میں سے ہے۔﴾
ملا علی قاری صاحب (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲) میں لکھتے ہیں۔ ”ودعوی النبوة بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع“ ﴿ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔﴾

۷..... (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳) میں ہے۔ ”اذالم يعرف الرجل ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اخر الانبیاء فلیس بمسلم..... ولو قال ان رسول اللہ یکفر“ ﴿جب کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر الانبیاء نہ جانے تو وہ مسلمان نہیں..... اور اگر کسی نے یہ کہا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا۔﴾

۸..... (تفسیر ابن کثیر ج ۶ ص ۳۸۴ زیر آیت ولكن رسول الله وخاتم النبيين) میں ہے۔ ”قد اخبر الله تبارك وتعالى في كتابه ورسوله صلی اللہ علیہ وسلم في السنة المتواترة عنه انه لا نبی بعده لیعلموا ان کل من ادعی هذا المقام بعده فهو کذاب افاک دجال ضال مضل ولو تخرق وشعبذ واتی بانواع السحر والطلاسم والنیرنجیات فکلها محال وضلال عند اولی الالباب لما جرى الله سبحانه وتعالى على يد الاسود العنسی باليمن ومسیلمة الکذاب بالیمامة من الاحوال الفاسدة والاقوال الباردة ما علم کل ذی لب وفهم وحجی انهم کاذبان ضالان لعنهما الله تعالیٰ وكذلك کل مدع لذلک الی یوم القيامة حتی یختموا بالمسیح الدجال..... یخلق الله تعالیٰ معه من الامور ما یشهد العلماء والمؤمنون بکذب من جاء بها“ ﴿اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول نے احادیث میں جو متواتر نقل ہوتی آئی ہیں۔ خبر دی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی

پیدا نہ ہوگا تا کہ امت جان لے کہ ہر وہ شخص جو آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ بڑا جھوٹا، افتراء، پرداز، دجال، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ اگرچہ خرق عادت اور شعبدہ بازی اور قسم قسم کے جادو اور طلسم اور نیزنگیاں دکھلائے یہ سب عقلاء کے نزدیک باطل اور گمراہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسود عسی مدعی نبوت کے ہاتھ پر یمن میں اور مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کے ہاتھ پر یمامہ میں احوال فاسدہ اور اقوال بارہ ظاہر کئے۔ جن کو دیکھ کر ہر عقل و فہم و تمیز والا سمجھ گیا کہ یہ دونوں جھوٹے اور گمراہ کرنے والے ہیں اور ایسے ہی قیامت تک ہر مدعی نبوت کا حال ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ مسیح دجال پر ختم کر دئے جائیں گے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ایسے امور پیدا فرمادے گا کہ علماء اور مسلمان اس کے جھوٹے ہونے کی شہادت دیں گے۔ ﴿

۹..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (موسی شرح موطا ج ۲ ص ۱۳۰) میں فرماتے ہیں۔ ”اوقال ان النبی علیہ وسلم خاتم النبوة ولكن معنی هذا الكلام انه لا يجوز ان يسفني بعده احد بالنبي واما معنی النبوة وهو كون الانسان مبعوثاً من الله تعالى الى الخلق مفترض الطاعة معصوماً من الذنوب ومن البقاء على الخطاء فيما يرے فهو موجود في الائمة بعده فذالك هو الزنديق وقد اتفق جماهير المتأخرين من الحنفية والشافعية على قتل من يجرى هذه المجرى“ ﴿یا جو شخص یہ کہے کہ بے شک حضور ﷺ نبوت کے ختم کرنے والے ہیں۔ لیکن اس کلام کے معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبی کہنا اور نبی کا اسم اطلاق کرنا جائز نہیں لیکن نبوت کی حقیقت اور اس کے معنی یعنی کسی انسان کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے خلق کی طرف مبعوث ہونا اور مفروض الطاعتہ ہونا اور گناہوں اور خطا پر قائم رہنے سے معصوم ہونا یہ حضور ﷺ کے بعد اماموں میں بھی موجود ہے۔ پس ایسا شخص زندیق ہے جو شخص ایسی چال چلے اس کے قتل پر جماہیر حنفیہ اور شافعیہ کا اتفاق ہے۔ ﴿

۱۰..... (تفسیر روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۹ زیر آیت ولكن رسول الله وخاتم النبيين) میں ہے۔ ”وكونه ﷺ خاتم النبيين مما نطق به الكتاب وصدعت به السنة واجمعت عليه الامة فيكفر مدعی خلافه ويقتل ان اصر“ ﴿آنحضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے پر کتاب اللہ ناطق ہے اور احادیث نے کھول کر سنا دیا اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ پس اس کے خلاف جو دعویٰ کرے کافر ہو جائے گا اور اگر اصرار کرے قتل کیا جائے گا۔ ﴿

قرآن اور احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثبوت کہ مدعی نبوت کافر اور دجال ہے

”فمن اظلم ممن افترى على الله كذبا او قال اوحى الىّ ولم يوح اليه
شئى (انعام: ۹۳)“ ﴿جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے۔ حالانکہ کچھ
بھی اس کی طرف وحی نبوت نہیں کی گئی اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے۔﴾ مرزا قادیانی
(حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷) کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ ”ظالم سے مراد اس جگہ کافر
ہے۔“ پس مرزا قادیانی نبوت اور وحی نبوت اور اوامر و نواہی الہیہ کا دعویٰ کر کے مفتری علی اللہ
ہوئے جو بلاشبہ کافر ہوئے۔

”قال رسول الله ﷺ انه سيكون في امتي كذابون ثلاثون كلهم
يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا نبى بعدى (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۲۷ باب ذكر
الفتن ودلائلها، ترمذی ج ۲ ص ۴۵ باب لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون وفي
البخارى بمعناه ج ۲ ص ۱۰۵، و ج ۱ ص ۵۰۹ باب علامات النبوة في الاسلام، في
المسلم بمعناه ج ۲ ص ۳۹۷ باب في قوله ﷺ ان بين يدي الساعة كذابين قريباً من
ثلاثين، ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۶ باب في خبر ابن صياد، دجالون كذابون)“
﴿حضور ﷺ نے فرمایا کہ تیس (۳۰) دجال کا زب میری امت میں دعویٰ نبوت کا کریں گے۔
حالانکہ میں خاتم النبیین ﷺ ہوں۔﴾ میرے بعد کوئی نہ بنایا جائے گا۔ اس کی تفصیل احادیث
کے بیان میں ہو چکی ہے۔

اجماع امت

سے ثابت ہے کہ جب کسی اصل دین اور ضروریات دین کا انکار کیا جائے تو اہل قبلہ
مسلمان نہیں رہ سکتا۔ بلکہ وہ اہل قبلہ ہی نہیں خواہ تاویل جہالت سے انکار کرے یا بالکل انکار
کرے اور ضروریات اسلام کے غیر میں اختلاف ہوا ہے۔ نہ ضروریات اسلام میں، غیر
ضروریات اسلام میں صحیح یہی ہے کہ محتمل تاویل فاسد کرنے والا کافر نہیں۔

”قوله تعالى فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم

ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت ويسملوا تسليما (نساء: ۶۵)“

اس آیت میں صراحۃً بیان کیا گیا ہے کہ وہ شخص ہرگز مومن نہیں ہو سکتا جو

آنحضرت ﷺ کو اپنے تمام معاملات میں حکم نہ بنائے اور آپ کے فیصلہ کو ٹھنڈے دل سے تسلیم نہ

کرے۔ لہذا وہ احکام و عقائد جن کا ثبوت حضور ﷺ سے یقینی طور پر امت کو معلوم ہو گیا اور ان کو

حضور ﷺ کا خدا کی طرف سے لانا قطعاً تو اتر اُثابت ہو گیا اور خاص و عام میں شہرت پکڑ گیا۔ وہ

ضروریات اسلام و اصول دین کہلاتے ہیں ان میں سے کسی امر کا اس معنی سے انکار کرنے والا جس

معنی سے حضور ﷺ نے خدا کی طرف سے بیان فرمایا ہے ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ”عن ابی

هريرة قال قال رسول الله ﷺ امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله

الا الله ويؤمنوا بي وبما جئت فاذا فعلوا ذلك عصمو امنی دمائهم واموالهم

الابحقتها وحسابهم على الله (مسلم ج ۱ ص ۳۷ باب الامريقताल الناس حتى يقولوا لا

اله الا الله محمد رسول الله)“ ﴿ابو هريرة سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو امر کیا

گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں تا وقتیکہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی پوجا کے

لائق نہیں اور مجھ پر اور احکام و اوامر الہی کہ میں لایا ہوں ان سب پر ایمان لاویں۔ جب وہ توحید

و رسالت اور سب احکام پر ایمان لے آئے تو ان کے خون اور اموال سب محفوظ ہو گئے۔ مگر حق

اسلامی کے ساتھ جو قصاص و حدود کے ذریعہ سے ہو اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ ﴿

”عن عبادة ابن الصامت بايعنا رسول الله ﷺ على ان لا نازع

الامر اهله الا ان تروا كفرا بواحا عندكم من الله فيه برهان، (متفق عليه

مشکوٰۃ ص ۳۱۹ کتاب الامارة والقضاء، مسلم ج ۲ ص ۱۲۵ باب وجوب طاعة الامراء في

غير معصية وتحريمها في المعصية، بخاری ج ۲ ص ۱۰۴۵ باب قول النبي ﷺ سترون

بعدي وامورا تنكرونها)“ ﴿عبادہ بن الصامت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے

اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اہل الامر کی کبھی مخالفت نہ کریں۔ لیکن جب کفر صریح دیکھو جس پر

تمہارے پاس دلیل ہو۔ ﴿

منکر ضروریات دین کا حکم

نوٹ! ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو احکام و عقائد آنحضرت ﷺ خدا کی طرف

سے لائے ہیں۔ ان سب کی تصدیق کرنا ایمان ہے اور ان امور میں کسی امر کا انکار کرنا کفر ہے۔ لہذا وہ احکام و عقائد جن کا ثبوت حضور ﷺ کی شریعت میں یقینی طور پر معلوم ہو گیا اور ان کو حضور ﷺ کا خدا کی طرف سے لانا قطعاً تو اتر اوبالا جماع ثابت ہو گیا اور خاص و عام میں شہرت پکڑ گیا۔ وہ ضروریات اسلام اور اصول دین کہلاتے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص ضروریات اسلام میں سے کسی امر کا انکار کرے بالاتفاق کافر ہو جاتا ہے۔ کلمہ شہادت محمد رسول اللہ میں بھی اجمالاً و مختصراً انہی امور پر ایمان لانے کا اقرار ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے معنی یہی ہیں کہ محمد ﷺ کی ان سب امور میں تصدیق کرتا ہوں کہ جو وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں۔ ہاں وہ امور جن کا ثبوت اور قطعی طور پر حضور ﷺ کا لانا معلوم نہیں ہوا ہے۔ ضروریات اسلام میں داخل نہیں ایسے امور کے انکار سے عندا محققین کافر نہیں ہوتا۔ اس لئے فقہاء و متکلمین نے ایمان و کفر کی یہ تعریف کی ہے۔ ”الایمان تصدیق سیدنا محمد ﷺ فی جمیع ماجاء به من الدین ضرورة . الکفر تکذیب محمد ﷺ فی شئی مما جاء به من الدین ضرورة (حموی شرح اشباہ نولکشور ص ۲۶۳ و شفاء ج ۲ ص ۳ وغیرہا من کتب العقائد والفقہ)“ الغرض ضروریات دین میں سے کسی امر ضروری کا کہ جس کا دین سے ہونا ہر خاص و عام مسلمان جانتا ہوا انکار کرنا ہی باتفاق امت کفر و ارتداد ہے۔ تسلی کے لئے (حقیقت الوحی ص ۱۲۳، ۱۵۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۲۷، ۱۶۳) کے اوراق دیکھو مرزا قادیانی ڈاکٹر عبدالحکیم خاں اور چراغ دین جموں والے کو برابر مرتد لکھتے ہیں۔ کیا وہ توحید و رسالت محمد ﷺ و قرآن کے قائل نہ تھے یا کلمے کے منکر تھے یا قبلہ کا انکار کر دیا تھا؟ مگر چونکہ مرزا قادیانی کے نزدیک ایک ضروری دین کا انکار کیا تھا۔ اس وجہ سے ان کو مرتد ہی کہا۔ دیکھو (نبی المصلیٰ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۲۶۹) میں ہے۔ ”واعلم ان عملاً من الاعمال لا یفید لاحد من دون ان یعرفنی و یعرف دعوائی و دلائلی“ ”یعنی کوئی عمل نماز روزہ وغیرہ بغیر میری اور میرے دعوے کی شناخت کے مفید نہیں۔“ کتب عقائد کا فیصلہ ملاحظہ ہو۔

..... ”من انکر شیئاً من شرائع الاسلام فقد ابطل لا الہ الا اللہ (السیر الکبیر الامام محمد ج ۵ ص ۳۶۸)“ ﴿امام محمدؐ سیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ جس نے شرائع اسلام سے کسی امر کا انکار کر دیا۔ اس نے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کو توڑ دیا۔﴾

..... ۲ شرح تحریر میں ہے۔ ”لاخلاف فی کفر المخالف فی

ضروریات الاسلام..... وان كان من اهل القبلة (منقول ازردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۴۱۴ باب مطلب البدعة) ﴿ضروریات اسلام میں خلاف کرنے والے کی تکفیر میں کسی کو خلاف نہیں۔ اگرچہ وہ اہل قبلہ ہی ہو۔﴾

۳..... مصائرہ میں ہے۔ ”صرح فی کتاب المسائرة بالاتفاق علی تکفیر المخالف فیما کان من اصول الدین و ضروریاتہ کالقول بقدم العالم ونفی حشر الاجساد ونفی العلم بالجزئیات وان الخلاف فی غیرہ (منقول ازردالمحتار کتاب البغاة ج ۳ ص ۳۳۹) ﴿ضروریات اسلام و اصول دین میں خلاف کرنے والے کی تکفیر پر سب کا اتفاق ہے۔ مثلاً عالم کے قدم کا قائل ہونا۔ حشر اجساد کا انکار جزئیات کے علم کی نفی کرنا (اللہ تعالیٰ سے) اور اختلاف ضروریات اسلام کے غیر میں ہے نہ ضروریات اسلام میں۔﴾

۴..... علامہ ابن حزم (کتاب الفصل ج ۲ ص ۲۷۵) میں لکھتے ہیں۔ ”صح الاجماع علی ان کل من جحد شیئاً صح عنده بالاجماع ان رسول اللہ ﷺ اتی به فقد کفر“ ﴿اجماع امت ہے کہ ہر وہ شخص جس نے ایسے امر کا انکار کیا جو اجماعاً ثابت ہو چکا ہو کہ اس امر کو حضور ﷺ خدا کی طرف سے لائے ہیں وہ کافر ہے۔﴾

۵..... (نبراس ص ۳۴۲) میں ہے۔ ”او یعتقدھا قبلۃ فی اصطلاح المتکلمین من ینصدق بضروریات الدین اے الامور التی علم ثبوتھا فی الشرع واشتھر فمن انکر شیئاً من الضروریات کحدوث العالم وحشر الاجساد و علم اللہ سبحانہ بالجزئیات و فرضیۃ الصلوٰۃ والصوم لم یکن من اهل القبلة ولو کان مجاہدا بالطاعات“ ﴿متکلمین کی اصطلاح میں اہل قبلہ اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو ضروریات دین کی تصدیق کرے اور ضروریات دین وہ امور ہیں جن کا ثبوت حضور ﷺ کی شریعت میں معلوم ہو گیا اور ان کا دین محمدی سے ہونا ہر عام و خاص مسلمان جانتا ہو۔ پس جس نے ضروریات میں سے کسی امر کا انکار کر دیا۔ مثلاً حدوث عالم، حشر اجساد، اللہ سبحانہ کا ہر جزئی کو جانا، فرضیۃ الصلوٰۃ، وصوم وغیرہ وہ اہل قبلہ نہیں اگرچہ عبادتوں میں خوب کوشش کرنے والا ہو۔﴾

- ۶..... (ایشرا الحق ص ۲۴۱) میں ہے۔ ”ان الکفر هو جحد الضروریات من الدین او تاویلها“ ﴿کفر کیا ہے ضروریات دین کا انکار کرنا یا ان کی کوئی تاویل کرنا۔﴾
- ۷..... (حاشیہ عبدالحکیم علی الخیالی ص ۱۴۸) میں ہے۔ ”والتاویل فی ضروریات الدین لا یدفع الکفر“ ﴿ضروریات دین میں تاویل کرنا کفر کو نہیں روک سکتی۔﴾
- ۸..... (شفاء قاضی عیاض ج ۲ ص ۲۵۱) میں ہے۔ ”وکذلك من انکر الجنة والنار ا والبعث او الحساب او القيامة فهو کافر باجماع للنص علیه واجماع الامة علی صحة نقله متواترا وكذلك من اعترف بذلك ولكنه قال ان المراد بالجنة والنار والحشر والنشر والثواب والعقاب معنی غیر ظاهر“ ﴿اور ایسے ہی جو شخص جنت یا دوزخ یا بعث یا حساب یا قیامت کا انکار کرے بالا جماع کافر ہے۔ کیونکہ یہ نص سے ثابت اور اس کے نقل کے تواتر پر اجماع امت ہے اور ایسا ہی وہ شخص بھی کافر ہے جو ان امور کا اعتراف تو کرتا ہے۔ لیکن وہ کہتا ہے کہ جنت اور دوزخ اور حشر و نشر و ثواب و عقاب سے مراد ظاہر معنی کے غیر ہے۔﴾
- ۹..... شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (مسوی شرح مؤطاج ص ۱۳۰) میں لکھتے ہیں۔ ”ان اعترف به ظاهراً لكنه یفسر بعض ما ثبت من الدین ضرورة بخلاف ما فسرہ الصحابة التابعون واجمعت علیه الامة فهو الزندق كما اذا اعترف بان القرآن حق وما فيه من ذکر الجنة والنار حق لكن المراد بالجنة الابتهاج الذی یحصل بسبب الملكات المحمودة والمراد بالنار هی الندامة التي تحصل بسبب الملكات المذمومة وليس فی الخارج جنة ولا نار فهوز نذیق“ ﴿اگر کوئی شخص ضروریات دین کا اعتراف تو کرتا ہے۔ لیکن بعض ضروریات کی تفسیر صحابہ کرام اور تابعین کی تفسیر کے خلاف کرتا ہے۔ جس پر امت نے اجماع کیا ہے۔ وہ زندق ہے۔ مثلاً اعتراف کرتا ہے کہ قرآن حق ہے اور اس میں جو جنت اور نار کا ذکر آیا ہے حق ہے۔ لیکن جنت سے مراد صرف ابتہاج ہے۔ جو ملکات محمودہ کے سبب سے حاصل ہوگا اور نار سے مراد صرف ندامت ہے جو ملکات مذمومہ کے سبب سے حاصل ہوگی اور خارج میں جنت اور نار کا کوئی وجود نہیں۔ پس یہ شخص زندق ہے۔﴾

.....۱۰ (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۱۲) میں ہے۔ ”قال ابو حنیفہؒ

اقتلو الزندیق سرّاً فان توبته لاتعرف“ ﴿﴾ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ زندیق کو سرّاً قتل کرو کیونکہ اس کی توبہ نہیں معلوم ہو سکتی۔ ﴿﴾

نوٹ! بے شک اہل قبلہ کی تکفیر ناجائز ہے۔ جب تک اصول دین اور ضروریات دین کا انکار نہ کرے اور جب کسی اصل و ضروری دین کا انکار کیا تو پھر اہل قبلہ بھی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ بلکہ اہل قبلہ ہی نہیں خواہ کسی تاویل جہالت سے انکار کرے یا بالکل انکار کرے۔ مثلاً صلوٰۃ مفروضہ کا انکار کرے اور یہ تاویل کرے کہ صلوا میں صلوٰۃ کے معنی صرف دعا کرنے کے ہیں۔ ہم کو دعا کرنے کا حکم ہے نہ ارکان مخصوصہ ادا کرنے کا، اور روزہ کا اس تاویل سے انکار کرے کہ صوموا کے معنی یہ ہیں کہ اپنے نفس کو بری باتوں سے روکو، اور حج کے معنی صرف ارادہ زیارت بیت اللہ کا رکھے نہ سفر مخصوص اور آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین اور آخر الانبیاء ہونے کا اس تاویل سے انکار کرے کہ بے شک یہ عقیدہ کلمہ شہادت کا جز اور جزو ایمان ہے۔ جیسا کہ رسول اکرم فخر عالم ﷺ کی احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہو چکا اور ایک سو پچاس احادیث متواترہ سے بھی یہ عقیدہ ثابت لیکن اس کے معنی یہ ہیں کہ نئی شریعت لانے والے نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ غیر تشریحی نبی حضور ﷺ کے بعد آ سکتے ہیں۔ یا خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی مہر سے انبیاء بنیں گے۔ قس علی هذا! غرض ایسی تاویلیں ضروریات دین میں کفر سے نہیں بچا سکتیں۔ (شرح معانی الآثار ج ۲ ص ۸۷ کتاب الحدود باب حد النحر) اور (فتح الباری ج ۸ ص ۲۰۹ باب لیس علی الدین امنو و عملوا الصلحت جناح) میں ہے کہ اہل شام کی ایک جماعت نے آیت ”لیس علی الذین امنو و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا“ کی تخریف کر کے شراب کو حلال قرار دیا۔ حاکم شام یزید بن سفیان نے گرفتار کر کے حضرت فاروق اعظمؓ کے پاس بھجوادئے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے حضرت علیؓ اور دیگر صحابہؓ و تابعینؓ سے مشورہ کیا بالاتفاق یہ رائے ہوئی کہ پہلے ان سے توبہ لی جائے اگر توبہ کر لیں تو اسی اسی درے لگائے جائیں ورنہ ان زندیقوں کو قتل کیا جائے۔ اس مسئلہ کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ شیخ الاسلام و المسلمین حضرت مولانا مولوی محمد انور شاہ صاحب صدر المدرسین مدرسہ عالیہ دیوبند نے اپنے رسالہ اکفار الملعونین میں بیان فرمایا ہے۔

قبل صریح دعویٰ نبوت شریعت کے یعنی ۱۹۰۰ء سے پہلے مرزا قادیانی بھی آنحضرت ﷺ کے بعد مطلقاً مدعی نبوت کو کافر کہتے تھے

۱..... ”سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت ورسالت کو کاذب وکافر جانتا ہوں۔“ (حقیقت العبودۃ ص ۸۹، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۰)

۲..... ”ماکان لی ان ادعی النبوة واخرج عن الاسلام والحق بقوم کافرین (حماتۃ البشری ۱۸۹۴ء ص ۷۹، خزائن ج ۷ ص ۲۹۷)“ ﴿مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں کی جماعت میں جا ملوں۔﴾

۳..... ”اگر راقم صاحب کی پہلی رائے صحیح ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہوں تو پھر یہ دوسری رائے غلط ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں خود نبوت کا مدعی اور اگر دوسری رائے صحیح ہے تو پھر وہ پہلی رائے غلط ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن کریم کو ماننا ہوں۔ کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن کریم پر ایمان رکھ سکتا ہے۔ کیا ایسا وہ شخص جو قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہے اور آیت

”ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین“ کو خدا کا کلام یقین کرتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔ صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی

پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکا لگ جانے کا احتمال ہے۔“

(حاشیہ انجام آتھم ص ۲۶، خزائن ج ۱۱ ص ۱۸۹۶ء)

”آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے۔ انہی مجازی معنوں کے رو سے جو صوفیا کرام کی کتابوں میں مسلم اور ایک معمولی محاورہ

مکالمات الہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔“

(حاشیہ انجام آتھم ص ۲۸، خزائن ج ۱۱ ص ۱۸۹۶ء)

۴..... ”آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آ جائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع متصور ہو سکتا ہے..... اور اس میں آنحضرت ﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کریم کی تکذیب لازم آتی ہے۔ قرآن کریم میں مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے

۴..... ”آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آ جائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع متصور ہو سکتا ہے..... اور اس میں آنحضرت ﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کریم کی تکذیب لازم آتی ہے۔ قرآن کریم میں مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے

کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا کمال تصریح ذکر ہے..... اور حدیث لانبی بعدی بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی۔ پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔“

(ایام الصلح ص ۱۳۶، خزائن ج ۳ ص ۳۹۲، ۱۸۹۹ء)

نوٹ! مرزائیوں کے چاہئے کہ ان اقوال کو غور سے پڑھیں کہ حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت و رسالت کافر ہے۔ مسلمان ہرگز نہیں۔ قرآن کریم پر ہرگز اس کا ایمان نہیں اس میں حضور ﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے۔ قرآن کریم میں ختم نبوت کا کمال تصریح ذکر ہے اور حدیث لانبی بعدی میں بھی نفی عام ہے اور صوفیاء کے لغوی اور مجازی اصطلاح پر دھوکہ نہ کھائیں۔ لغوی طور پر استعمال کرنا بھی پسندیدہ نہیں۔ عام مسلمانوں کو دھوکہ لگتا ہے۔ مگر افسوس مرزائی بے چارے کیا کریں خود مرزا قادیانی ہی بدل گئے۔

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی صاحب فتوحات مکیہ
 و حضرت مجدد الف ثانی و حضرت مولانا شاہ اسماعیل دہلوی
 و حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی و حضرت مولانا محمد عبدالحی
 صاحب لکھنوی سب متفق ہیں کہ حضور ﷺ پر منصب نبوت ختم
 ہو چکا ہے۔ آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطاء نہ کیا جائے گا۔
 غرض تمام صوفیاء اہل کشف کا بھی اس عقیدہ پر اجماع ہے۔ مگر
 چونکہ مرزائی امت ان پانچوں حضرات کی عبارتیں قطع و برید کر
 کے عوام مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے اغوا کیا کرتے ہیں۔
 لہذا انہی کی عبارتیں اس عقیدہ میں پیش کرتا ہوں

عقیدہ حضرت مجدد الف ثانی

..... ”باید دانست کہ منصب نبوت ختم بر خاتم الرسل

شده است عليه وعلى اله الصلوة والتسليمات (مکتوبات ج ۱ ص ۴۴۸ ، مکتوب ۲۶۰) ”﴿جان لینا چاہئے کہ منصب نبوت حضرت خاتم الرسل محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو گیا ہے۔﴾

۲..... ”نبوت عبارت از قرب الہی است جل سلطانه کہ شائبہ ظلیت ندارد و عروجش روبرق دارد نزولش رو بخلق این قرب بالاصالة نصیب انبیاء است و این منصب مخصوص باین بزرگواران و خاتم این منصب سید البشر است حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول متابع شریعت خاتم الرسل خواهد بود (مکتوب ۳۰۱ ج ۱ ص ۶۳۶) ”﴿نبوت قرب الہی جل شانہ کا نام ہے۔ جس میں ظلیت کا شائبہ تک نہیں ہوتا ہے۔ اس کے عروج کا منہ خدا کی طرف ہے اور اس کے نزول کا منہ خلق کی طرف ہوتا ہے۔ یہ قرب بالاصالۃ انبیاء کا حصہ ہے اور یہ منصب انہی بزرگوں کے ساتھ مخصوص ہے اور اس منصب کے ختم کرنے والے حضور سید البشر ﷺ ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد حضور خاتم الرسل ﷺ کی شریعت پر چلیں گے۔﴾

۳..... ”در شان حضرت فاروقؓ فرمودہ است ﷺ لو کان بعدی نبی لکان عمرؓ یعنی لوازم و کمالاتیکہ در نبوة درکار است ہمہ را عمرؓ دارد اما چوں منصب نبوة بخاتم الرسل ﷺ ختم شدہ است بدولت منصب نبوة مشرف نگشت (مکتوب ۲۴ ج ۳ ص ۳۲۷، ۳۲۸) ”نیز اسی مکتوب میں ہے۔ ”مقرر است ہیچ ولی امتہ بمرتبہ صحابی آن امت نرسد فکیف بہ نبی آن امت“ ﴿حضور ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کی شان میں فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔ یعنی نبوت کے تمام کمالات عمرؓ میں موجود ہیں۔ لیکن چونکہ منصب نبوت حضور خاتم الرسل ﷺ پر ختم ہو گیا ہے۔ منصب نبوت کے ساتھ مشرف نہیں ہو سکتے۔﴾

اور (ج ۳ ص ۳۲۸) میں ہے۔ ﴿یہ امر محقق ہے کہ کسی امت کا کوئی ولی اس امت کے صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ چہ جائیکہ اس امت کے نبی ﷺ کے مرتبہ کو۔﴾

۴..... ”حصول کمالات نبوت مر بعضے افرا دامت رابطریق تبعیت و وراثت لازم نمے آید کہ آن بعض نبی باشد یا مساوات بانبی پیدا

کندچہ حصول کمالات نبوۃ دیگر است و حصول منصب نبوۃ دیگر چنانچہ تحقیق این معنی بہ تفصیل درمکتوبات قدسی آیات حضرت ایشان (حضرت مجدد الف ثانی) مسطور است (مکتوبات خواجہ محمد معصوم ص ۲۷۶) “بعض افراد امت کو اور اثناً کمالات نبوت حاصل ہو جانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بعض نبی ہو جائے یا نبی کے درجہ کے برابر پہنچ جائے۔ کیونکہ کمالات نبوت کا حاصل ہونا اور ہے اور منصب نبوت کا حاصل ہونا اور ہے۔ چنانچہ اس کی تحقیق بہ تفصیل حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات میں مسطور ہے۔”

عقیدہ حضرت مولانا اسماعیل شہید

..... ”فالا تصاف بکمالات النبوة لا يستلزم الاتصاف بالنبوة (عبارات ج ۱ ص ۱۵۹)“ کمالات نبوت کے حاصل ہو جانے سے منصب نبوت سے متصف ہونا لازم نہیں آتا۔

.....۲ ”پس لابد درمیان این امام اکمل و درمیان انبیاء اللہ امتیازے ظاہر نخواهد شد الا بہ نفس مرتبہ نبوۃ پس درحق مثل این شخص توں گفت کہ اگر بعد خاتم الانبیاء کسے بمرتبہ نبوۃ فائز میشدے ہر آئینہ ہمیں اکمل الکاملین فایز میگردد چنانکہ در حدیث شریف وارد شدہ لوکان بعدی نبی لکان عمر (منصب امامت ص ۵۴، ۵۵)“ پس اس امام اکمل اور انبیاء اللہ میں بظاہر کچھ امتیاز معلوم نہیں ہوتا۔ مگر صرف منصب نبوۃ کا پس ایسے شک کے حق میں کہہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی حضور خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد منصب نبوت کے ساتھ فائز کیا جاتا تو بے شک یہی اکمال الکاملین فائز ہوتا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں عمر فاروقؓ کی شان میں وارد ہے۔ کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔“

نوٹ! اور یہ بھی یاد رہے کہ کمالات نبوت سے مراد مشابہ کمالات نبوت ہیں۔ کیونکہ نبوت کے معنی تو یہ ہیں کہ جو کمالات منصب نبوت کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ نبی کے سوا دوسرے کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں۔ ”کمالات حضرات شیخین شبیہ بکمالات انبیاء است علیہم الصلوٰت والتسلیمات (مکتوب ۲۵۱

ج ۱ ص ۴۱۱) ” اور یہ بھی یاد رہے کہ کمالات نبوت متعدد اور انواع مختلفہ سے ہیں اس لئے نبوت کو جامع ولایت بھی کہا گیا ہے۔ پس وہ کمالات نبوت جو من وجہ کمالات ولایت بھی ہیں۔ قیامت تک وراثتاً جاری ہیں۔ مگر وہ وہی کمالات نبوت جو مختصات بمنصب نبوت ہیں بلکہ مسدود ہیں۔ پس وہ جمیع کمالات نبوت جو کمالات ولایت بھی ہیں۔ اولیاء اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب مراتب وہ بھی وراثتاً حاصل فرماتے ہیں۔ نہ وہ وہی کمالات نبوت جو مختصات بمنصب نبوت ہیں۔ اسی لئے مجرد صاحب نے فرمایا ہے۔ ”نبوت عبارت از قرب الہی است جل شانہ کہ شائبہ ظلیت ندارد (مکتوب ۳۰۱ ج ۱ ص ۶۳۶)“ یعنی نبوت میں ظلیت کا شائبہ نہیں۔ پس جب نبوت وراثتاً و ظلاً حاصل نہیں ہو سکتی تو وہ وہی کمالات نبوت جو منصب نبوت کے ساتھ مخصوص ہیں۔ کیوں کہ وراثتاً و ظلاً و کسباً حاصل ہو سکتے ہیں۔

تنبیہ! کمالات نبوت کا مع نبوت کے باسرا تسلیم کرنا اصل و فروع میں امتیاز اٹھا دینا ہے اور درحقیقت یہ ایک زہر ہے۔ جو ظل کا بہانہ کر کے مرزا قادیانی نے ایک غلطی کا ازالہ میں مسلمانوں کو پلانا چاہا ہے۔ ورنہ ایسا شخص دعویٰ نبوت کے علاوہ اصل میں نبی کریم ﷺ سے مساوات کا مدعی ہے۔

نبوت کسبی نہیں

(الیواقیت والجواہر ج ۱ ص ۱۶۲، ۱۶۵) میں ہے۔ ”لیست النبوة مكتسبة حتى يتوصل اليها بالنسك والرياضات كماظنه جماعة من الحمقى..... وقد افتى المالكية وغيرهم بكفر من قال ان النبوة مكتسبة“
(شفاء قاضی عیاض ج ۲ ص ۲۴۷) میں بھی اس قسم کا مضمون ہے۔ ﴿یعنی نبوت کسبی نہیں تاکہ عبادت اور ریاضتیں کر کے اس تک پہنچ سکے۔ جیسا کہ احمقوں کی ایک جماعت نے کہہ دیا مالکی مذہب اور غیر ہم نے ایسے شخص پر جو نبوت کو کسبی بتائے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔﴾
عقیدہ جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

”سو اگر اطلاق اور عموم ہے تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے۔ ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدالالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادھر تصریحات نبوی مثل ”انت منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبی بعدی او كما قال“ جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے۔ اس باب میں کافی۔ کیونکہ یہ مضمون درجہ تو اتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد

ہو گیا۔ گواظ مذکور بسند تو اتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تو اتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا۔ جیسا تو اتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجود یہ کہ الفاظ مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں۔ جیسا کہ اس کا منکر کافر ہے۔ ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔“ (تخذیر الناس ص ۱۲، ۱۳) ”بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے کافر سمجھتا ہوں۔“

(مناظرہ عجیبہ ص ۱۰۳)

تنبیہ! مولانا مرحوم خاتم النبیین ﷺ کے اول تو وہ عام معنی فرماتے ہیں جو ختم ذاتی اور ختم رتبی اور ختم زمانی و مکانی سب کو شامل ہوں ورنہ اس آیت کو ختم ذاتی اور رتبی میں بالمعنی المطابقی لے کر ختم زمانی کو اس آیت سے التزاماً اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت فرماتے ہیں۔ اس صورت میں صرف مفہوم ختم رتبی کا بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”اگر بالفرض (بالفرض بتلا رہا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ ثابت کر چکے کہ ختم زمانی بھی نص قطعی اور تو اتر اور اجماع سے ثابت ہے اور اس کا منکر کافر ہے) بعد زمانہ نبی ﷺ کے بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت رتبی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“ کیونکہ ختم مرتبی کے یہ معنی ہیں کہ تمام مدارج و مراتب نبوت کے سلسلے آپ ﷺ پر ختم ہو گئے اور خاتمیت زمانی اس کے معنی مطابقی میں داخل نہیں ہے۔ لیکن مولانا مرحوم نے ختم مرتبی کے ساتھ ختم زمانی کو اسی آیت سے التزاماً مدلل ثابت فرمایا ہے کہ: قولہ! ”اور ایسے ہی ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی لازم ہے۔“ (تخذیر ص ۱۱)

”بلکہ بناء خاتمیت اور بات پر ہے۔ جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبی ﷺ دو بالا ہو جاتی ہے۔“ (تخذیر ص ۵)

جیسے حضور ﷺ کے ختم زمانی پر تمام امت کا اجماع ہے۔ ایسے حضور ﷺ کے اشرف الانبیاء علیہم السلام ہونے اور ختم ذاتی اور مرتبی پر اجماع ہے۔ اسی لئے (تخذیر ص ۵) میں لکھتے ہیں کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ محققین کے نزدیک تو آپ ﷺ جیسے خاتم زمانی ہیں۔ ویسے ہی خاتم ذاتی اور خاتم مرتبی بھی ہیں اور آپ ﷺ کو فقط خاتم زمانی کا اعتقاد کرنا یہ تو عوام کا خیال ہے۔ کیونکہ صرف نفس خاتمیت زمانی میں کچھ فضیلت نہیں۔

الغرض مولانا مرحوم ختم زمانی کو واجب الایمان اور آیت خاتم النبیین کا بدالالت مطابقی یا بدالالت التزامی منطوق مانتے ہوئے ایک دوسرے معنی بھی ظاہر فرماتے ہیں۔ جس پر علیحدہ طور پر تمام امت کا اجماع بھی ہے۔ افسوس مرزا نیوں کا اس میں کیا نفع ہے۔ جو مولانا کی عبارت پیش کر

دیتے ہیں۔ یہ تو الثانی کی جڑ کاٹ رہے ہیں اور حضور ﷺ کے بعد اگر کسی نبی کے ہونے کا تا مل کرے اس کو بھی کافر فرما رہے ہیں۔

عقیدہ مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی

مولانا زجر الناس میں لکھتے ہیں کہ: ”لکن ختم نبینا ﷺ الیٰ جمیع الانبیاء جمیع الطبقات بمعنی انه لم یعط النبوة لاحد فی طبقة..... لا شبہة فی بطلان الاحتمال الثانی وهو ان یکون وجود الخاتم فی تلك الطبقات بعده بما ورد انه لا نبی بعده وثبت فی مقره انه خاتم الانبیاء علی الاطلاق والاستغراق“ ﴿ لیکن ہمارے نبی ﷺ نے جمیع طبقات کے جمیع انبیاء علیہم السلام کو ختم کر دیا۔ یعنی آپ ﷺ کے بعد کسی طبقہ میں بھی کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا..... زمین کے طبقات تختانیہ میں حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا اپنے طبقہ کے انبیاء علیہم السلام کے خاتم ہونے کا احتمال بھی باطل ہے۔ اس کے بطلان میں کچھ شبہ نہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور اپنی جگہ (یعنی آیت خاتم النبیین میں) یہ بھی ثابت ہو گیا کہ آپ ﷺ علی الاطلاق والا استغراق یعنی بغیر استثناء تمام انبیاء علیہم السلام کے ختم کرنے والے ہیں۔ ﴿

تنبیہ! (رسالہ دفع الوسواس ص ۱۳۳) کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں طبقات تختانیہ میں ایسے انبیاء علیہم السلام کا موجود ہونا محال نہیں جو حضور ﷺ سے پہلے مبعوث ہو چکے ہوں اور حضور ﷺ کے زمانہ میں بھی باقی رہے ہوں۔ لیکن حضور ﷺ کی بعثت عامہ سے ان کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہوگئی ہو۔ وہ اس وقت نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہوں۔ بلکہ حضور ﷺ خاتم النبیین کی امت میں داخل ہوں اور ان پر شریعت نازل نہ ہوتی ہو۔ یعنی صاحب شرع جدید نہ ہوں۔ بلکہ حضور ﷺ کی شریعت کے متبع ہوں۔ کیونکہ حضور ﷺ کے زمانہ کے بعد کسی پہلے نبی کا موجود ہونا محال نہیں۔ ہاں حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کا مبعوث ہونا یا پرانا نبی ہی اس امت میں نبی ہونے کی حیثیت سے دوبارہ مبعوث ہو محال ہے اور ص ۳ میں اس احتمال کو باطل قرار دیا ہے کہ طبقات تختانیہ کے انبیاء علیہم السلام حضور ﷺ کے زمانہ کے بعد ہوں اس احتمال کے متعلق لکھا ہے کہ احتمال اول بصورت متعددہ باطل ہے۔ اس میں کوئی تفریق نہیں کہ کسی قسم کے نبی حضور ﷺ کے بعد نہیں ہو سکتے۔ مرزائی خوب جانتے ہیں کہ ان حضرات کی تحریروں سے ہمارا مطلب نہیں نکل سکتا۔ محض اغواء جاہلین مقصود ہوتا ہے۔

عقیدہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی و شیخ عبدالوہاب شعرانی

..... ۱ ”فما بقى للاولياء اليوم بعد ارتفاع النبوة الا التعريفات وانسدت ابواب اوامر الالهية والنواهي فمن ادعاها بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم فهو مدع شريعة اوحى بها اليه سواء وافق بها شرعنا او خالف فان كان مكلفا ضربنا عنقه والا ضربنا عنه صفحاً (فتوحات باب ۳۱۰ ج ۳ ص ۳۹) وهكذا في اليواقيت والجواهر للشيخ عبد الوهاب الشعراني ج ۲ ص ۳۸ مبحث ۳۵ مطبوعه مصر)“

﴿ارتفاع نبوت کے بعد آج سوائے معرفتوں کے اولیاء اللہ کے لئے کچھ باقی نہیں رہا اور امر الہیہ اور نواہی کے دروازے بند کر دئے گئے۔ پس جو شخص صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کا دعویٰ کرے وہ شریعت کا مدعی ہے۔ جو اس کی طرف وحی کی گئی پھر برابر ہے کہ وہ ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف۔ پس اگر وہ مکلف یعنی عاقل بالغ ہے تو اس کی گردن ماریں گے اور نہیں تو (اگر کوئی پاگل ہے تو) اس سے کنارہ کشی کریں گے۔﴾

..... ۲ ”قال في الباب العاشر وثلاثمائة اعلم ان الوحي لا ينزل به الملك على غير قلب نبى اصلا ولا يامر غير نبى بامر الهى جملة واحدة فان الشريعة قد استقرت تبين الفرض والواجب والمندوب والحرام والمكروه والمباح فانقطع الامر الالهى بانقطاع النبوة والرسالة (ازيواقيت مبحث ۳۵ ج ۲ ص ۳۸)“

﴿شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۳۱۰ میں فرمایا ہے کہ: جان تو کہ ہرگز ہرگز غیر قلب نبی پر فرشتہ وحی لے کر نہیں نازل ہوتا اور غیر نبی کو امر الہی کا ایک جملہ بھی امر نہیں ہوتا اس لئے کہ شریعت مقرر ہو چکی اور فرض، واجب، مندوب، حرام، مکروہ، مباح سب واضح طور پر بیان ہو چکے۔ پس انقطاع نبوت اور رسالۃ کے ساتھ امر الہی کا بھی انقطاع ہو گیا۔﴾

..... ۳ ”قال الشيخ ايضاً في الباب الحادى والعشرين من الفتوحات من قال ان الله تعالى امره بشئى فليس ذلك بصحيح انما ذلك تلبيس لان الامر من قسم الكلام وصفة وذلك باب مسدود دون الناس..... وان كان صادقاً فيما قال انه سمعه فليس ذلك عن الله وانما هو من ابليس فظن انه عن الله لان ابليس قد اعطاه الله تعالى ان يصور عرشاً وكرسياً

وسماء یخاطب الناس منه كما مرفی مبحث خلق الجن (از یواقیت ج ۲ ص ۳۸ مبحث ۳۵) ﴿شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۲۱ میں فرمایا ہے کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو فلاں شے کا امر کیا ہے یہ ہرگز صحیح نہیں۔ یہ محض دھوکہ ہے۔ اس لئے کہ امر کلام کی قسم اور اس کی صفت ہے اور لوگوں پر اس کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور اگر وہ اپنے قول میں سچا ہی ہے کہ اس نے امر الہی کو سنا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ سے ہرگز نہیں بلکہ ضرور ابلیس لعین سے ہے۔ اس نے اس امر ابلیسی کو اللہ تعالیٰ کا امر سمجھا۔ کیونکہ شیطان عرش و کرسی و آسمان منتخیل کرتا ہے اور پھر وہاں سے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتا ہے۔ جیسا کہ مبحث خلق الجن میں اس کی بحث گذر چکی۔ ﴿

۴..... ”قال فی الباب العاشر وثلثمائة..... فان قال لم یجئنی بذک ملک وانما امر فی اللہ تعالیٰ بہ من غیر واسطہ وقلنا لہ هذا اعظم من الاول فانک اذن ادعیت ان اللہ تعالیٰ کلمک کما کلم موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ولا قائل بذالک لا من علماً النقل ولا من علماء الذوق (از یواقیت ج ۲ ص ۳۸ مبحث ۳۵) ﴿شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۳۱۰ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر وہ شخص یہ دعویٰ کرے کہ میرے پاس امر الہی فرشتہ نہیں لایا۔ بلکہ اللہ نے بلا واسطہ امر کیا ہے تو ہم کہیں گے کہ یہ تو پہلے دعویٰ سے بھی بڑھ کر دعویٰ ہے۔ کیونکہ اس وقت تو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اس سے بات چیت کی جیسے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا اور اس کائنات کا کوئی قائل نہیں نہ علماء نقل اور علماء ذوق۔ ﴿

۵..... ”اعلم ان وحی الانبیاء لا یكون الاعلیٰ لسان جبرئیل علیہ السلام یقظة و مشافهة واما وحی الاولیاء فیکون علی لسان ملک الالہام (یواقیت ج ۲ ص ۸۳ مبحث ۴۶)“

”فان قلت هل ینزل ملک الالہام علی احد من الاولیاء بامر اونہی فالجواب ان ذالک ممتنع کما قالہ الشیخ فی الباب العاشر وثلثمائة فلا ینزل ملک الالہام علی غیر نبی بامر ونہی ابدا وانما للاولیاء وحی المبشرات وهو الرؤیاء الصالحة یراها الرجل اوتریٰ لہ وہی حق ووحی غالباً لانہا غیر معصومة (یواقیت ج ۲ ص ۸۵ مبحث ۴۶)“ ﴿شیخ عبدالوہاب شعرانی

فرماتے ہیں کہ انبیاء کی وحی بذریعہ جبرئیل علیہ السلام یقظہ و مشافہتہ ہوتی ہے اور وحی اولیاء ملک الالہام کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ (ص ۸۳) پھر لکھتے ہیں کہ اگر تو کہے کہ کیا کسی ولی اللہ پر ملک الالہام امر ونہی لے کر بھی نازل ہو سکتا ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ یہ ممتنع ہے۔ جیسا کہ شیخ نے فتوحات کے باب ۳۱۰ میں فرمایا ہے کہ ملک الہام غیر نبی پر امر ونہی لے کر کبھی نازل نہیں ہو سکتا۔ اولیاء اللہ کو تو صرف وحی مبشرات ہوا کرتی ہے اور یہ اچھے خواب ہیں۔ (کیونکہ الہام غنودگی کی حالت میں نازل ہوا کرتے ہیں) جو خود آدمی دیکھتا ہے یا اس کے لئے کوئی دوسرا دیکھتا ہے اور یہ وحی حق ہے غالباً کیونکہ یہ غیر معصوم ہے۔ ﴿

۶..... ”فان قلت فان سلمنا للاولياء ماجأوا به فما حکمه اذا خالف ماجاءت به الرسل فالجواب حکمه الرد فان الولی اذا اتی فی کشفه بما یخالفه ما کشف الرسل وجب علينا الرجوع الی کشف الرسل وعلما ان ذالک الولی قد طرا علیہ فی کشفه خلل (یواقیت ج ۲ ص ۹۱ مبحث ۴۷)“ ﴿اگر تو کہے کہ اگر ہم اولیاء کے الہاموں کو تسلیم کر لیں تو کیا حکم ہوگا۔ جب رسولوں کی وحیوں کے خلاف ہو تو جواب یہ ہے کہ ایسے الہاموں کا حکم یہ ہے کہ رسولوں کی وحیوں کے مقابلہ میں رد کر دیئے جائیں۔ کیونکہ جب ولی کا کشف رسولوں کی کشف کے خلاف واقع ہو تو ہم پر رسولوں کے کشف کی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور یقین ہے کہ ولی کے کشف میں خلل طاری ہو گیا ہے۔ ﴿

۷..... ”ویمکن ان بعض الاولیاء یکشف اللہ عن قلبه الحجاب ویقم اللہ تعالیٰ له مظهراً محمدياً فیسمع فیہ امر الحق ونهیہ لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فیظن . ان الحق تعالیٰ کلمہ هو وانما کلم روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیكون ذالک من باب التعریف بالاحکام الشرعیة لا شرعاً جدیداً فان ذالک باب قد اعلق بموت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یواقیت ج ۲ ص ۸۵ مبحث ۴۶)“ ﴿ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اولیاء کے قلب سے پردہ کھول دے اور مظہر محمدی کو اس کے لئے قائم کرے اور امر ونہی الہی کو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نازل ہو رہے ہیں ان کو سننے اور یہ گمان کرے کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے کلام کیا۔ حالانکہ روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کیا ہے۔ پس یہ باب تعریف سے ہے۔ جس میں احکام شرعیہ کی معرفت ہوتی ہے نہ شرع جدید اس لئے کہ اس کا دروازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد بند ہو چکا۔ ﴿

۸..... ”قال فی الباب الرابع عشر من الفتوحات اعلم ان حقيقة

النبي الذي ليس برسول هو شخص يوحى الله اليه بامر يتضمن ذلك شريعة يتعبد بها في نفسه فان بعث بها انى غيره كان رسولا ايضاً..... وهذا باب اغلق بعد موت محمد صلى الله عليه وسلم فلا يفتح لاحد الى يوم القيامة ولا كن بقى للاولياء وحى الالهام الذي لا تشريع فيه..... قال ولو ان الوحي على لسان جبريل عليه السلام كان باقياً بعد محمد صلى الله عليه وسلم لكان عيسى عليه السلام اذ انزل لا يحكم بشريعة محمد صلى الله عليه وسلم انما يحكم بشرعه الذي يوحى اليه جبرئيل عليه السلام (ازيواقيت مبحث ۳۵ ج ۲ ص ۳۷، ۳۸) “﴿شيخ اکبر نے فتوحات کے باب ۱۴ میں فرمایا ہے کہ: جان تو نبی کی حقیقت یہ ہے کہ نبی وہ شخص ہے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ ایسے امر کی وحی کرے جو شریعت کو متضمن ہے۔ جس پر وہ عبادت کرے اور اگر غیر کی طرف مبعوث کیا جائے تو وہ رسول بھی ہوگا..... اور یہ دروازہ محمد صلى الله عليه وسلم کی موت کے بعد بند کر دیا گیا ہے۔ قیامت تک کسی کے لئے نہیں کھولا جائے گا۔ لیکن اولیاء کے لئے وحی الہام باقی ہے۔ جس میں تشریح نہیں ہوتی..... اور کہا کہ اگر محمد صلى الله عليه وسلم کے بعد وحی بذریعہ جبرئیل باقی رہتی تو عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد شریعت محمد صلى الله عليه وسلم کے ساتھ حکم نہ کرتے بلکہ اپنی شرع کے ساتھ حکم کرتے جو بذریعہ جبرائیل علیہ السلام ان کی طرف وحی کی جاتی۔﴾

یواقيت میں ہے کہ ”النبوة الشرعية خاصة من كان قبل بعثت نبينا صلى الله عليه وسلم وهم الذين يكونون كالتلا مذهب بين يدي الملك فينزل عليهم الروح الامين بشرعية من الله تعالى في حق نفوسهم يتعبدهم بها يحل لهم ما شاء ويحرم ما شاء ولا يلزمهم اتباع الرسل وهذا المقام لم يبق له اثره بعد محمد صلى الله عليه وسلم ص مذکور“ ﴿نبوت شرعیہ ان نبیوں صلى الله عليه وسلم کے ساتھ مخصوص ہے جو کہ حضور صلى الله عليه وسلم کی بعثت سے پہلے مبعوث ہو چکے اور یہ وہ لوگ ہیں جو فرشتے کے روبرو شاگردوں کی طرح ہوتے تھے اور ان پر جبرئیل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے حق میں شریعت لاتا تھا۔ اس شریعت کے ذریعہ سے وہ اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ان کے لئے حرام اور حلال کرتا ان پر رسولوں کی اتباع کرنی لازم نہیں ہوتی۔ یہ منصب حضور صلى الله عليه وسلم کے بعد باقی نہیں رہا۔﴾

۹..... ”قال فی الباب ۳۵۳ اعلم انه لم یجئ لنا خبر الہی ان بعد رسول اللہ ﷺ وحی تشریح ابداننا لنا وحی الالہام قال تعالیٰ ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلك ولم ینکر ان بعده وحیاً ابداً وقد جاء الخبر الصحیح فی عیسیٰ علیہ السلام وكان ممن اوحی الیہ قبل رسول اللہ ﷺ انه اذا نزل اخر الزمان لا یؤمننا الابنا ای بشر یعتنا وسنتنا مع ان له الكشف التام اذا نزل زیادة علی الالہام الذی یكون له کما لخواص هذه الامة (یواقیت مبحث ۴۶ ج ۲ ص ۸۴) ” شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۳۵۳ میں فرمایا ہے کہ جان تو اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہرگز خبر نہیں دی کہ حضور ﷺ کے بعد کبھی وحی تشریحی نازل ہوگی۔ صرف ہمارے لئے وحی الہام ہے اور بس، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلك“ اور نہیں ذکر کیا کہ آپ کے بعد بھی کبھی وحی آئے گی اور حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آخر زمانہ میں نازل ہوں گے تو ہماری شریعت اور سنت کے ساتھ ہماری خلافت اور امامت کریں گے۔ حالانکہ حضور ﷺ سے پہلے ان پر وحی کی جاتی تھی اور نزول کے بعد صرف ان کو الہام سے زیادہ کشف تام ہوگا۔ جیسا کہ اس امت کے خواص کو ہوتا ہے۔ ﴿

۱۰..... ”وکذلك عیسیٰ علیہ السلام اذا نزل الی الارض لا یحکم فینا الالبشریة نبینا محمد ﷺ و الہ واصحابہ وسلم یعرفہ الحق تعالیٰ بہا علی طریق التعریف وان کان نبیا (یواقیت مبحث ۳۵ ج ۲ ص ۳۸)“ ﴿ ایسے ہی بعد نزول عیسیٰ علیہ السلام پر بھی وحی نہ کی جائے گی۔ جب زمین پر نازل ہوں گے تو ہمارے نبی ﷺ کی شریعت کے ساتھ حکم کریں گے۔ حق تعالیٰ بطریق تعریف احکام شریعت محمدیہ کی معرفت کرائے گا۔ اگرچہ وہ اپنے زمانہ کے نبی ہیں۔ ﴿

۱۱..... ”فاخبر رسول اللہ ﷺ ان الرؤیا جزء من اجزاء النبوة فقد بقی للناس فی النبوة هذا وغیره ومع هذا لا یطلق اسم النبوة ولا النبی الاعلیٰ المبشر خاصة فحجر هذا الاسم لخصوص وصف معین فی النبوة (فتوحات مکیہ ج ۲ ص ۳۷۶ باب ۱۸۸)“ ﴿ رسول اکرم ﷺ نے خبر دی ہے کہ روایہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ پس لوگوں کے لئے نبوت کے اجزاء میں سے صرف رؤیا وغیرہ باقی ہے۔ لیکن باوجود اس کے نبوت اور نبی کا اطلاق خاص صاحب شریعت پر ہی ہے۔ لہذا یہ نام روک دیئے گئے۔ نبوت کے خاص اس وصف معین کی وجہ سے۔ ﴿

۱۲..... ”لکن یوحى الیه فی المبشرات وهى جزء من اجزاء النبوة وان لم یکن صاحب المبشرة نبیاً فتیقن لعموم رحمة الله فما تطلق النبوة الا لمن اتصف بالمجموع فذالك النبى وتلك النبوة التى حجرت علينا وانقطعت فان من جملتها التشريع بالوحى الملكى فى التشريع وذلک لا یكون الا لنبى خاصة (فتوحات مکیه ج ۳ ص ۵۹۸)“ ﴿ مثل اس شخص کے جس کو مبشرات میں وحی کی جائے اور یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ اگرچہ صاحب المبشرات نبی نہیں ہے۔ پس یہ جان لے کہ اللہ کی رحمت کس قدر عام ہے۔ پس نبوت کا اطلاق اسی شخص پر ہوگا جو مجموعہ اجزاء کے ساتھ متصف ہو اور یہ نبی اور یہ نبوت ہم سے روک دی گئی اور منقطع ہو چکی ہے۔ اس کے جملہ اجزاء میں سے ایک جز تشریح ہے جو بذریعہ فرشتہ کے شریعت کی وحی کی جاتی ہے اور یہ خاص کر نبی کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں اور (فتوحات ج ۲ ص ۶۴) میں ہے کہ: اسم النبى زال بعد رسول الله ﷺ!

۱۳..... ”هذا كله (یعنی اقسام الوحى) موجود فى رجال الله من الاولياء والذى اختص به النبى من هذادون الوحى بالتشريع ولا یشرع الا النبى ولا یشرع الا الرسول (فتوحات مکیه ج ۲ ص ۴۱۷)“ ﴿ وحی کی یہ سب قسمیں اولیاء اللہ میں بھی موجود ہیں۔ لیکن وہ وحی جو نبیوں کے ساتھ مخصوص ہے اور ولیوں میں نہیں پائی جاسکتی وہ وحی تشریح ہے۔ نبی اور رسول کے سوا اور کسی پر وحی تشریح نازل نہیں ہوتی۔ ﴿

(فتوحات باب ۱۵۵ ج ۲ ص ۳۳۴) میں ہے کہ: ”انما انقطع الوحى الخاص بالرسول والنبى من نزول الملك على اذنه وقلبه وتحجر لفظ اسم النبى والرسول“ ﴿ اس میں شبہ نہیں کہ جو وحی انبیاء اور رسولوں پر آتی تھی۔ وہ موقوف ہوگئی اور کسی کو نبی اور رسول کہنا بند ہو گیا۔ ﴿

۱۴..... ”فهم ورثة الانبياء لا شتراکهم فى الخبر وانفراد الانبياء بالتشريع قال تعالى يلقى الروح من امره على من يشاء من عباده فجاء بمن وهى نكرة لينذر يوم التلاق فجاء بما ليس بشرع ولا حکم بل بانذار فقد يكون الولی بشیراً ونذیراً ولا کن لا یكون مشرعاً (فتوحات مکیه ج ۲ ص ۳۷۶)“ ﴿ علماء باللہ واولیاء اللہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں کیونکہ خیر میں ان

کے شریک ہیں اور انبیاء اللہ علیہم السلام صرف وحی تشریح میں منفرد ہیں۔ ولی و علماء بھی بشیر و نذیر ہوتے ہیں۔ لیکن مشرع نہیں ہوتے۔ ﴿

۱۵..... ”اعلم ان الحق تعالیٰ قاصم ظهور الاولیاء بانقطاع النبوة

والرسالة بعد موت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (فتوحات مکیہ باب ۱۴، ازیواقیت ج ۲ ص ۷۲ مبحث ۴۲) ﴿جان تو کہ حق تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد نبوت اور رسالت کے انقطاع کر دینے سے اولیاء اللہ کی پیٹھ کو توڑ دیا۔ ﴿

۱۶..... ”اعلم ان الاجماع قد انعقد علی انه صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین

كما انه خاتم النبیین (یواقیت ج ۲ ص ۳۷ مبحث ۳۵) ﴿جان تو کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم المرسلین ہونے پر اجماع ہے ایسے ہی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہونے پر بھی اجماع ہے۔ ﴿

۱۷..... ”فلا تلحق نهاية الولاية بداية النبوة ابدًا اولو ان ولياً

تقدم الى العين التي يأخذ منها الانبياء لا حترق وقال الشيخ اعلم ان الله تعالیٰ قد سد باب الرسالة عن كل مخلوق بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم الى يوم القيامة وانه لا مناسبة بيننا وبين محمد صلی اللہ علیہ وسلم لكونه في مرتبة لا ينبغي ان تكون لنا وقال في شرحه لترجمان الاشواق اعلم ان مقام النبي ممنوع لناد خوله وغاية معرفتنا به من طريق الارث النظر اليه كما ينظر من هو في اسفل الجنة الى من هو في اعلى عليين وكما ينظر اهل الارض الى كواكب السماء وقد بلغنا عن الشيخ ابى يزيد انه فتح له من مقام النبوة قدر خرم ابرية تجلياً لا دخولا فكاوان يحترق (اليواقیت ج ۲ ص ۷۱، ۷۲ مبحث ۴۲) ﴿ولایت کی انتہا نبوت کی ابتداء کو کبھی نہیں پاسکتی۔ اگر کوئی ولی اس چشمہ کی طرف بڑھے۔ جس سے انبیاء علیہم السلام لیتے ہیں۔ تو جل کر خاکستر ہو جائے اور شیخ اکبر نے فرمایا ہے کہ جان تو کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک تمام مخلوق پر رسالت کا دروازہ بند کر دیا ہے اور ہم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مناسبت نہیں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مرتبے میں ہیں کہ ہمارے لئے حاصل ہونا ممکن نہیں اور شیخ نے ترجمان الاشواق کی شرح میں کہا ہے کہ جان تو کہ مقام نبی میں داخل ہونا ہمارے لئے ممتنع ہے۔ انتہاء معرفت جو بطریق ارث ہم حاصل کر سکتے ہیں وہ صرف مقام نبی کی طرف نظر کرنا ہے۔ جیسے کوئی اسفل جنت سے اعلى عليين والوں کی طرف یا زمین پر

رہنے والا آسمان کے تاروں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے اور شیخ ابو یزید کے متعلق یہ واقعہ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ ان کو سوئی کے ناکے کے برابر صرف تجلی مقام نبوت سے منکشف ہوئی تھی۔ وہ جلتے جلتے بچ گئے۔ مقام نبوت میں داخل ہونا تو ممکن ہی نہیں۔ ﴿

۱۸..... ”اعلم انه لا ذوق لنا في مقام النبوة لنتكلم عليه وانما

نتكلم على ذلك بقدر ما اعطينا من مقام الارث فقط فانه لا يصح منا دخول مقام النبوة (یواقیت ج ۲ ص ۷۲ مبحث ۴۲) ﴿جان تو کہ ہم کو مقام نبوت میں کچھ ذوق نہیں ہے کہ اس کے متعلق کچھ کلام کر سکیں ہم تو صرف اس پر اس قدر کلام کر سکتے ہیں۔ جس قدر ہم کو مقام ارث سے عطاء کیا گیا ہے۔ کیونکہ مقام نبوت میں ہمارا داخل ہونا ممکن نہیں۔ ﴿

نوٹ! شیخ اکبر محی الدین ابن العربی اور شیخ عبدالوہاب شعرانی کے ان اقوال سے اظہر من الشمس ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت اور رسالت کا دروازہ بند ہے اور قیامت تک اوامرو نواہی الہیہ کے دروازے مسدود، اب فرشتہ امر الہی کا ایک فقرہ بھی لے کر نازل نہیں ہو سکتا اور نبی کی حقیقت میں وحی تشریح کا لانا داخل ہے۔ نبی اور نبوت کا اطلاق جب ہی ہوگا جب وحی تشریح اس پر نازل ہو۔ ولی اور نبی کی وحی میں یہی فرق ہے کہ نبی پر وحی تشریح ہوتی ہے اور وحی اولیاء میں تشریح نہیں۔ حضور ﷺ کے بعد نبی کا نام زائل ہو چکا۔ جو حضور ﷺ کے بعد امر و نہی، شریعت، نبوت کا دعویٰ کرے اس کی گردن مارنی چاہئے۔ محض دھوکہ باز ہے یا ابلیس لعین سے ہم کلام ہوتا ہے۔ شیطان اس کی طرف وحی کرتا ہے۔ ان الشیطین لیوحون الی اولیائہ! اب وحی الہام، وحی مبشرات، تعریفات، کشف تام کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہا۔ جن میں امر و نہی کچھ نہیں ہوتا۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام پر بھی بعد نزول وحی الہام، کشف تام ہوگا اور بطریق تعریف معانی کلام اللہ حاصل کریں گے۔ باوجود یہ کہ وہ اپنے زمانہ کے نبی ہیں اور حضور ﷺ سے پہلے وحی تشریح نازل ہوتی تھی۔ لیکن بعد نزول وحی تشریح نازل نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہوں گے۔ حضور ﷺ کی بعثت عامہ سے ان کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ اب امت محمدی کی طرف رسول ہو کر تشریف نہ لائیں گے۔ بلکہ خلیفہ اور امام کی حیثیت سے ہوں گے۔ لہذا ہر دو اعتبار کا لحاظ کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد نزول کے بلکہ حضور ﷺ کی بعثت کے بعد سے نبی غیر تشریح بھی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ نبی جس کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ اب اپنی نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہو اسی وجہ سے اس پر وحی تشریح نازل نہیں کی جاتی۔ بلکہ صاحب

الزمان رسول ﷺ کی شریعت کے تابع ہوں گے۔ وہ اپنے زمانہ کے نبی ہیں۔ صاحب الزمان رسول یعنی اس زمانہ میں نبوت کی ڈیوٹی پر نہیں ہوں گے۔ ورنہ منصب نبوت کے لئے شریعت لازمی ہے بلکہ منصب نبوت کی حقیقت میں داخل ہے۔ نبوت کی ڈیوٹی ختم ہو جانے سے اور اس وقت وحی شریعت نہ ہونے سے ان کا نبوت سے معزول ہو جانا لازم نہیں آتا۔ جیسا کہ ہم مفصل معلوم کر چکے۔ یہ تو مرزا بیت کی عقل کا نتیجہ ہے اور بس، چونکہ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی تین رسولوں کے حضور ﷺ کے بعد زندہ رہنے کے قائل ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام و ادریس علیہ السلام والیاس علیہ السلام فتوحات کے باب ۳۶ میں معراج کے بیان میں لکھتے ہیں کہ: ”فلما دخل اذا بعسیٰ علیہ السلام بجسده عینہ فانہ لم یمت الی الان بل رفعہ اللہ الی ہذہ السماء واسکنہ بها (ازیواقیت ج ۲ ص ۳۴ بحث ۳۴)“

اور (فتوحات کے باب ۷۳) میں لکھتے ہیں کہ: ”ابقی اللہ بعد رسول اللہ من الرسل الاحیاء باجسادہم فی ہذہ الدار الدنیا ثلثة“ اس کے بعد تینوں نبیوں کا ذکر ہے۔ لہذا شیخ اکبر ان تینوں کو نبی غیر تشریح سے تعبیر فرماتے ہیں۔ مدت تک اپنے اپنے زمانہ میں نبوت کی ڈیوٹی پر قائم رہ چکے ہیں ان پر وحی شریعت نازل ہوتی تھی۔ مگر اب ان کی ڈیوٹی ختم ہو گئی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء) میں جبکہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے قائل تھے۔ تصریح فرماتے ہیں کہ ”محی الدین ابن العربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریحی جائز نہیں دوسری جائز ہے۔ مگر میرا اپنا یہ مذہب ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔“ لیکن اس کے بعد مرزا اور مرزائیوں کی عقل پر تعجب ہے کہ انہوں نے اس سے الحاد کا رستہ نکالا کہ مرزا قادیانی نبی غیر تشریحی ہیں۔ کیونکہ محی الدین ابن العربی حضور ﷺ کے بعد نبی غیر تشریحی کو جائز مانتے ہیں۔ بھلا کیا مرزا قادیانی بھی حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے نبوت کی ڈیوٹی پر فائز ہو چکے ہیں اور پہلے کے نبی ہیں اور اب حضور ﷺ کی بعثت عامہ سے نبی غیر تشریحی رہ گئے؟۔ معاذ اللہ!

البتہ اہل کشف، نبوت اور رسالت کو اس کے لغوی معنی میں بھی جو تمام خلق میں علی قدر مراتب ساری ہے۔ اپنے خاص رنگ میں استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی اس کا قائل نہیں کہ نبی اور رسول کو غیر انبیاء پر اطلاق کرنا جائز ہو اور حضور ﷺ کے بعد کوئی شخص مدعی نبوت ہو اور اس کی تکلیف نہ کی جائے۔ شیخ اکبر فتوحات کے باب ۱۵۵ میں فرماتے ہیں کہ: ”اعلم ان النبوة التی ہی الاخبار عن شئی ساریة فی کل موجود عند اهل الکشف والوجود لکنہ لا یطلق علی احد منهم اسم نبی ولا رسول الا علی الملئکة

الذین ہم رسل فقط (کبریٰ الاحمر علی حاشیۃ یواقیت ج ۱ ص ۱۱۸) ﴿جان تو کہ نبوت جس کے معنی مطلق خبر دینے کے ہیں وہ اہل کشف کے نزدیک تمام موجودات میں ساری ہے۔ (کیونکہ ہر مخلوق کم از کم اپنے صانع واجب الوجود کی ہستی کی خبر دے رہا ہے) لیکن کسی پر نبی اور رسول کے اسم کا اطلاق نہیں کر سکتے۔ البتہ فرشتوں پر صرف رسل کا اطلاق آیا ہے۔ ﴿

اور (فتوحات ج ۲ ص ۱۰۰) میں ہے کہ: ”فالنبوة ساریۃ الی یوم القیامۃ فی الخلق وان کان التشريع قد انقطع فالتشريع جزء من اجزاء النبوة“ ﴿یعنی لغوی نبوت تو قیامت تک تمام خلق میں ساری ہے۔ ہاں تشریح منقطع ہوگئی اور تشریح حقیقی نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ یعنی حقیقت نبوت کا آخری جز تشریح ہے۔ ﴿

پھر ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ: ”وهذه النبوة ساریۃ فی حیوان مثل قوله واوحی ربک الی النحل“ یعنی یہ نبوت حیوان میں بھی ساری ہے۔ جیسا کہ کلام مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی غرض لغوی معنی کے رو سے نبوت غیر تشریحی ہر مخلوق میں موجود ہے۔ اس میں مرزا قادیانی کی کون سی تخصیص ہے؟۔ اور تمام کمالات اور اوصاف نبوت صدق دیانت، امانت، تقویٰ، عبادت، زہد، توکل، رویا، صالحہ، الہام وغیرہ وغیرہ قیامت تک باقی رہیں گے۔ یہ سب لغوی نبوت کے اعلیٰ افراد ہیں۔ بلکہ حقیقی نبوت کے اجزاء میں سے ہیں۔ لیکن پھر بھی حقیقت نبوت شرعیہ ندر ہے۔ کیونکہ حقیقت نبوت کا آخری جز تشریح ہے اور تشریح منقطع ہو چکی اور جب تک کسی شے کے جمیع اجزاء موجود نہ ہوں وہ شے موجود نہیں ہو سکتی۔

(فتوحات کے باب ۳۸) میں ہے کہ: ”لما غلق اللہ تعالیٰ باب الرسالة بعد رسول اللہ ﷺ کان ذلک من اشد ما تجرعت الاولیاء مرارۃ فابقی علیہم اسم الولی ولما علم رسول اللہ ﷺ ان فی امتہ من تجرع کاس انقطاع الوحی والرسالة فجعل لخواص امتہ نصیبا من الرسالة فقال لیبلغ لشاہدا الغائب فامرہم بالتبلیغ لیصدق علیہم اسم الرسل (کبریٰ علی حاشیۃ یواقیت مبحث ۴۶ ج ۲ ص ۸۶)“ ﴿جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے بعد رسالت کے دروازے کو بند کر دیا تو اولیاء پر اس کا مزہ سخت کڑوا گذرا پس ان پر اسم ولی کا قائم کیا اور جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ میری امت میں انقطاع وحی اور رسالت کا پیالہ پئے گئے تو خواص امت کے لئے رسالت کا ایک شعبہ مقرر کیا۔ پس ان کو تبلیغ کا حکم دیا تاکہ اسم رسل کے مصداق بن جائیں۔ اگرچہ اس شعبہ کی بناء پر اطلاق ناجائز ہے۔ ﴿

شیخ اکبر فصوص (الحکم فص عزیری ص ۱۲۰) میں لکھتے ہیں کہ: ”فابقی لهم النبوة العامة التي لا تشريع فيها..... امانبوة التشريع والرسالة منقطعة فی نبیننا ﷺ فلا نبی بعده مشرعا او مشرعا له ولا رسوله وهو المشرع“ ﴿نبوت عامہ کو لوگوں کے لئے باقی رکھا ہے۔ لیکن نبوت و رسالت تشریح ہمارے حضور ﷺ میں منقطع ہو چکی۔ پس آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ خواہ مشرع ہو یا مشرع لہ اور نہ رسول ہو سکتا ہے اور یہ مشرع ہی ہوتا ہے۔﴾

نوٹ! شیخ اکبر کا (قول نمبر ۸) میں معلوم کر چکے کہ نبی رسول سے عام ہے اور نبی اس کو کہتے ہیں۔ جس پر امر و نہی یعنی شریعت جدیدہ نازل ہوتا کہ وہ عبادت کرے۔ اگر تبلیغ کا بھی امر کیا گیا تو مشرع یعنی رسول ہے۔ یعنی شریعت کو غیر تک پہنچانے والا ورنہ مشرع لہ ہوگا۔ یعنی صرف اسی کے لئے شریعت نازل کی گی۔ جس پر وہ عبادت کرے تبلیغ کرنے کا حکم نہیں ہوا۔ بہر حال یہ شریعت جدیدہ پہلی شریعت کی نسخ ہوگی۔ کیونکہ صرف اس نبی کو یا رسول ہونے کی حالت میں لوگوں کو بھی اسی نبی کی شریعت پر عمل واجب ہے۔ پہلے نبی کی شریعت پر عمل نہیں کر سکتے۔ خواہ یہ شریعت اس شریعت کے موافق ہو یا مخالف جیسے نمبر ۱ میں معلوم کر چکے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (تقیہیات الہیہ کے تفہیم نمبر ۵۳ ج ۲ ص ۷۲، ۷۳) میں لکھتے ہیں کہ: ”ختم بہ النبیین اے لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریح علی الناس“، یعنی حضور ﷺ کے بعد ایسا کوئی شخص نہیں ہو سکتا جس کو تشریح کا اللہ تعالیٰ امر کرے یہی معنی خاتم النبیین کے ہیں کیونکہ نبی اسی کو کہتے ہیں جس پر وحی تشریح ہو۔ نہ صاحب وحی الہام و مبشرات کو۔

الغرض بعض اہل کشف و وجود نبوت لغویہ کی تقسیم کرتے ہیں نہ نبوت مصطلحہ فی الادیان کی، یعنی مطلق نبوت جو لا بشرط شے کے درجہ میں ہے۔ اس کے دو فرد ہیں۔ نبوت بشرط لا تشریع یعنی نبوت عامہ و مطلقہ یہ علی قدر مراتب تمام مخلوق میں موجود ہے۔ دوسرا نبوت بشرط تشریح یعنی نبوت خاصہ شرعیہ۔ یہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے اور یہی مرتفع ہو گئی ہے اور یہ اصطلاح شریعت کے کچھ بھی خلاف نہیں۔

شیخ اکبر (فتوحات مکینہ ج ۲ ص ۶۲) میں لکھتے ہیں کہ: ”اول ما بدی بہ رسول اللہ ﷺ من الوحی الرؤیا فکان لایری رؤیا الا خرجت مثل فلق الصبح وہی التي ابقى اللہ علی المسلمین وہی من اجزاء النبوة فما ارتفعت النبوة

بالکلیۃ ولہذا قلنا انما ارتفعت نبوة التشريع فهذا معنى لانبي بعده “ ﴿ابتداء میں سب سے پہلے جو وحی حضور ﷺ کی ہوئی ہے وہ رؤیا تھی جو خواب دیکھتے صبح روشن کی طرح ظاہر ہوتے تھے اور یہ نوع وحی، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں باقی رکھی ہے اور یہ نبوت حقیقت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ پس نبوت جمیع اجزاء مرتفع نہیں ہوئی۔ (یعنی تمام کمالات و اوصاف نبوت صدق، دیانت، امانت، تقویٰ، عبادت، زہد، توکل، رویاء، کشف، الہام وغیرہ دنیا سے نہیں اٹھ گئے) ہاں حقیقت نبوت کا آخری جز تشریح یعنی اعطاء منصب نبوت و وحی شریعت من اللہ مرتفع ہے۔ پس یہی معنی لا نبی بعدہ کے ہیں۔ کیونکہ جب تک حقیقت نبوت کے جمیع اجزاء موجود نہ ہوں نبوت موجود نہیں ہو سکتی۔ لہذا حضور ﷺ کے بعد جز تشریح مرتفع ہو جانے کی وجہ سے کوئی نبی بھی نہیں ہو سکتا۔ ﴿

اسی لیے شیخ نے اس کے بعد اسی (ص ج ۲ ص ۶۳) میں تصریحاً یہ بھی فرما دیا ہے کہ: ”اسم النبی زال بعد رسول اللہ ﷺ“، یعنی حضور ﷺ کے بعد نبی کا اسم ہی زائل ہو گیا ہے۔ کیونکہ حقیقت میں حضور ﷺ کے بعد نبی تو اسی شخص کو کہہ سکتے ہیں جو حضور ﷺ کے بعد منصب نبوت کی ڈیوٹی پر فائز ہو۔ ہاں عیسیٰ علیہ السلام و ادریس علیہ السلام والیاس علیہ السلام جو حضور ﷺ سے پہلے اپنے اپنے زمانہ کے نبی، منصب نبوت کی ڈیوٹی پر فائز تھے اب وہ حضور ﷺ کے بعد عند الشیخ زندہ موجود ہیں۔ ان کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہو گئی۔ لہذا ان کو نبی غیر تشریحی بھی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ نبی جن کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہو گئی کیونکہ اب صاحب الزمان نبی دوسرے ہیں۔ اسی وجہ سے شیخ نے (فتوحات مکہ ج ۲ ص ۶۳) میں لکھا ہے کہ: ”فعلمنا انه قوله لانبي بعده ای لا مشرع خاصة لا انه لا يكون بعده نبی“، یعنی ہم نے جان لیا کہ لا نبی بعدہ کے یہ معنی ہیں کہ کوئی حضور ﷺ کے بعد منصب نبوت کی ڈیوٹی پر صاحب شرع ہو کر نہیں آ سکتا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی زندہ موجود ہی نہیں رہے گا اور اسی طرح (فتوحات مکہ باب ۳ ص ۳) میں فرماتے ہیں کہ: ”ابقی اللہ بعد رسول اللہ ﷺ من الرسل الاحياء باجسادهم فی هذه الدار الدنيا ثلثة وهم ادریس علیہ السلام بقى حياً بجسده واسكنه اللہ فی اسماء الرابعة..... وابقى فی الارض ایضاً الیاس و عیسیٰ كلاهما من المرسلین“ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ: ”النبوة التي انقطعت بوجود رسول اللہ ﷺ انما هی نبوة التشريع لا مقامها فلا شرع يكون ناسخاً لشرعه ﷺ ولا یزید فی

شرعہ حکما اخر و هذا معنى قوله ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدى ولا نبى اے لا نبى بعدى يكون على شرع يخالف شرع بل اذا كان يكون تحت حكم شريعتى“ ﴿وہ نبوت حقیقت جو حضور ﷺ کی بعثت سے منقطع ہو گئی ہے۔ وہ نبوت تشریح ہے۔ جس میں امر و نہی الہی نازل ہوا کرتے ہیں نہ مقام نبوت، پس حضور ﷺ کے بعد شریعت نازل نہیں ہو سکتی۔ جو حضور ﷺ کی شریعت کے لئے نسخ بنے اور نہ آپ کی شریعت میں کوئی حکم زیادہ ہو سکتا ہے۔ رسالت اور نبوت کے منقطع ہونے اور حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہ ہونے کے یہی معنی ہیں۔ یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی جس پر شریعت نازل ہو جو ہر حال میری شریعت کے خلاف ہوگی، نہ ہوگا۔ تو حضور ﷺ ہی کی شریعت کے تحت میں داخل ہوگا۔ جیسے الیاس و ادریس و عیسیٰ علیہم السلام۔﴾

اور (فتوحات مکیہ ج ۱ ص ۵۶۹) میں لکھتے ہیں کہ: ”لا يكون بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم في امته نبى يشرع الله له خلاف شرع محمد ولا رسول وما منع المرتبة ولا حجرها من حيث لا تشريع ولا سيما قال عليه السلام في من حفظ القرآن ان النبوة ادرجت بين كتفيه وقال في المبشرات انها جزء من اجزاء النبوة فوصف بعض امتى بانهم قد حصل لهم المقام وان لم يكونوا على شرع يخالف شرعه وقد علمنا بما قال عليه وسلم ان عيسى عليه السلام ينزل فينا حكماً مقسطاً عدلاً فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ولا يشك قطعاً انه رسول الله ونبيه وهو ينزل فله عليه السلام مرتبة النبوة بلا شك عند الله وما له مرتبة التشريع عند نزوله فعلمنا بقوله عليه السلام انه لا نبى بعدى ولا رسول ان النبوة قد انقطعت والرسالة انما يريد بهما التشريع“ ﴿حضور ﷺ کے بعد حضور ﷺ کی امت میں کوئی نبی اور رسول نہیں ہو سکتا۔ جس پر شریعت محمدیہ کے خلاف شریعت نازل ہوہاں مقام نبوت جس میں تشریح نہیں ہوتی۔ ممنوع اور مجبور نہیں۔ جبکہ حضور ﷺ نے قرآن کریم کے حافظ کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کے پہلو میں نبوت درج کر دی گئی اور مبشرات کے متعلق فرمایا کہ یہ بھی نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ پس حضور ﷺ کی امت کو مقام نبوت حاصل ہے۔ اگرچہ شریعت محمدیہ کے خلاف شریعت نازل نہیں ہو سکتی اور پھر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ امت محمدی میں عیسیٰ علیہ السلام حاکم اور خلیفہ ہو کر نزول فرمائیں گے۔ صلیب کو توڑنے اور خنزیر کے قتل کرنے کا حکم دیں گے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ

بے شک اللہ کے رسول اور نبی ہیں اور بلاشک عند اللہ ان کو مرتبہ نبوت حاصل ہے لیکن نزول کے وقت مرتبہ تشریح نہ ہوگا۔ یعنی نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہوں گے تا کہ امر و نہی نازل ہو۔ پس معلوم ہو گیا کہ حضور ﷺ کے ارشاد کے یہ معنی ہیں کہ منصب نبوت اور رسالت تشریحیہ منقطع ہوگئی نہ مقام نبوت لغویہ جو علی قدر مراتب سب میں موجود ہے۔ نبی غیر صاحب الزمان و صاحب تعریفات و مقام نبوت و قابل نبوت و حافظ قرآن و صاحب وحی الہام و رؤیا صالحہ بلکہ صاحب وحی مطلقہ شہد کی مکھی وغیرہ اور صاحب نبوت عامہ جو تمام مخلوقات میں ساری ہے۔ ﴿

شیخ نے ایک دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ: ”قال فی حدیث من حفظ القرآن فقد ادرجت النبوة بین جنبيه انما لم يقل فقد ادرجت النبوة فی صدره اوبین عینیه اوفی قلبه لان ذلك رتبة النبی لارتبة الولی (کبریت علی حاشیہ یواقیت ج ۲ ص ۸)“ ﴿حضور ﷺ نے حدیث میں حافظ قرآن کے متعلق یہ فرمایا کہ اس کے پہلو میں نبوت داخل کر دی گئی۔ یہ نہیں فرمایا کہ اس کے سینہ میں یا اس کی آنکھوں کے سامنے یا اس کے قلب میں نبوت رکھ دی گئی۔ اس لئے کہ یہ مرتبہ نبی کا ہے نہ ولی کا۔ ﴿

شیخ اکبر نے (فتوحات مکیہ باب ۷۳ کے جواب ۲۵) میں لکھا ہے کہ: ”اعلم ان النبوة لم ترفع مطلقاً بعد محمد ﷺ انما ارتفع نبوة التشريع فقط وقد كان الشيخ عبدالقادر الجیلی يقول ادنى الانبياء اسم النبوة واوتينا اللقب ای حجر علينا اسم النبی مع ان الحق تعالى يخبر نافی سرائرنا بمعانی كلامه وكلام رسوله ﷺ صاحب هذا المقام من انبياء الاولياء فغاية نبوتهم التعريف بالا حكام الشريعة حتى لا يخطئوا فيها لا غير (از یواقیت ج ۲ ص ۳۹)“ ﴿جان تو کہ حضور ﷺ کے بعد مطلق نبوت (جو بمعنی خبر دادن کے ہے) مرتفع نہیں صرف نبوت تشریحیہ مرتفع ہے۔ (جو ادیان میں مصطلح ہے) حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء علیہم السلام کو اسم نبوت اور منصب نبوت دیا گیا اور ہم اولیاء امت کو صرف لقب دیا گیا۔ یعنی باوجود اللہ تعالیٰ ہم کو بطریق تعریف و بذریعہ وحی الہام کلام اللہ اور کلام رسول اللہ ﷺ کے معنی کی خبر دیتا ہے۔ مگر نبی کا اطلاق ہم پر ممنوع ہے۔ ایسے اولیاء جو اس مقام کے صاحب ہوں ان کو انبیاء الاولیاء کہا جاتا ہے۔ ﴿یعنی یہ اولیاء انبیاء کے مشابہ ہیں ان کی نبوت یہی ہے جو احکام شرعیہ قرآن و حدیث کو بطریق تعریف و وحی الہام حاصل کرتے ہیں۔ جس میں خطا واقع نہیں ہوتی۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ نہ یہ کہ ان پر

کلام مجید کی آیات اور اس کے اوامر و نواہی و دیگر اوامر جدیدہ بطریق وحی نبوت و خطاب من اللہ نازل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اور اس کی امت قائل ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی (مکتوب ۲۲ ج ۳ ص ۳۲۷) میں فرماتے ہیں کہ: ”لـ وازم و کمالاتیکہ در نبوة در کار است ہمہ راعمرؑ دارد اما چوں منصب نبوة بخاتم الرسل ختم شدہ است بدولت منصب نبوة مشرف نگشت“

اور (مکتوبات ۲۵۱ ج ۱ ص ۴۱۱) میں فرماتے ہیں کہ: ”کمالات حضرت شیخینؑ شبیہ کمالات انبیاء علیہم السلام است“ اور اس کے بعد اسی مکتوب کے آخر میں لکھتے ہیں کہ: ”ایں ہر دو بزرگوران در کلانی و بزرگی در انبیاء علیہم السلام معدود اند“ یعنی کمالات میں دونوں خلیفہ ابو بکرؓ و عمرؓ انبیاء علیہم السلام کے مشابہ ہیں۔

اور (فتوحات مکیہ ج ۲ ص ۴۹۵، ج ۳ ص ۵۶۸) سے پہلے پر نقل کر چکا ہوں کہ نبوت اور نبی کا اطلاق خاص صاحب وحی تشریح پر ہے اور تشریح نبوت کے اجزاء میں سے آخر جز ہے تا وقت یہ کہ مجموع اجزاء نبوت سے متصف نہ ہو، نبی کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ لہذا حضور ﷺ کے بعد نبی کا اسم ہی زائل ہو چکا۔ نبی اور ولی میں یہی فرق ہے کہ نبی پر وحی تشریح ہوتی ہے اور ولی پر وحی تشریح نہیں ہوتی۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ صوفیاء کرام نبوت الغویہ کی تقسیم کرتے ہیں۔ نبوت عامہ غیر تشریحی ہے جو علی قدر مراتب تمام مخلوقات کو حاصل ہے اور دوسرے نبوت تشریحی ہی مخصوص بالانبیاء ہے۔ بتلائے اس میں کس کو خلاف ہو سکتا ہے؟۔

(فتوحات مکیہ ج ۲ ص ۶۹) میں ہے کہ: ”وان کان سوالہ عن مقام الانبیاء من الاولیاء ای انبیاء الاولیاء وحی النبوة التی قلنا انها لم تنقطع“ یعنی اگر کوئی ان اولیاء اللہ کے مقام کو دریافت کرے جو مقام نبوت تک پہنچے ہیں۔ جن کو انبیاء الاولیاء کہا جاتا ہے اور یہی وہ نبوت ہے جسے ہم کہتے ہیں کہ وہ منقطع نہیں ہوئی۔ قیامت تک باقی رہے گی۔ خود مرزا قادیانی قبل صریح دعویٰ نبوت (حاشیہ انجام آتھم ص ۲۸، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) میں لکھتا ہے کہ: ”آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے۔ وہ انہی مجازی معنوں کے رو سے جو صوفیاء کرام کی کتابوں میں مسلم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔“

اور (حاشیہ انجام آتھم ص ۲۷، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) میں ہے کہ: ”غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا۔ مستلزم کفر نہیں مگر میں

اسکو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے۔“ اور دعویٰ نبوت کے بعد لکھتے ہیں کہ: ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔“

(ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷، بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

اور (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶) میں صاف لکھ دیا ہے کہ: ”اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی کے نام پانے کا مستحق نہیں گذرا۔“ اور (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۵) میں ہے کہ: ”اب تمام دنیا بے دست و پا ہے۔ کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔“ نبوت صرف موہبت ہے وغیرہ وغیرہ۔ اب حاصل کلام یہ ہے کہ منصب نبوت جو وہی ہے۔ جس میں وحی تشریح کا نازل ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ وحی تشریح حقیقت نبوت میں داخل ہے۔ وہ حضور ﷺ کی بعثت عامہ کے بعد منقطع ہے۔ لیکن مقام نبوت لغویہ اور کمالات نبوت جو کسی ہیں اور حقیقت نبوت شرعیہ کے بعض اجزاء ہیں۔ وہ باقی ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک کسی حقیقت کے جمیع اجزاء موجود نہ ہوں وہ حقیقت موجود نہیں ہو سکتی۔ البتہ نبوت لغویہ عامہ یہ تمام مخلوقات میں علی قدر مراتب ساری ہے۔ لیکن باوجود اس کے نبی کے اطلاق کرنا۔ اس معنی پر ممنوع ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کو بعد نزول کے جو نبی کہا گیا ہے۔ وہ بے شک حقیقتاً اپنے زمانہ کے نبی ہیں۔ حضور ﷺ سے پہلے منصب نبوت پر بعثت ہو چکی۔ اپنے زمانہ میں صاحب الزمان رسول تھے۔ لیکن حضور ﷺ کی بعثت عامہ کے بعد صاحب الزمان رسول نہیں رہے اور اس امت کے لئے رسول ہو کر تشریف نہیں لائیں گے۔ بلکہ ان پر صاحب الزمان رسول یعنی حضور ﷺ کی شریعت کا اتباع واجب ہوگا اور ان پر وحی نبوت نہ ہوگی۔ اب مرزا قادیانی کے دعویٰ کو ملاحظہ کر لو۔ سب سے آخری مکتوب میں لکھتے ہیں کہ: ”میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔“ ایک غلطی کا ازالہ میں محدثیت سے انکار کر کے اس سے بڑھ کر وہی نبوت کو دعویٰ کیا۔ مسیح موعود نے لکھا ہے کہ: ”خدا نے مجھے منصب نبوت پر پہنچایا ہے۔“

اور (اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۷ ص ۴۳۵) میں لکھتے ہیں کہ: ”یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی..... اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔“ اور اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ: ”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو

میرے پر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام موسوم کیا..... اب دیکھو خدا تعالیٰ نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔“ اور شیخ اکبر و شیخ عبدالوہاب شعرانی نے جو رئیس المکاشفین ہیں۔ ایسے شخص پر ضرر بنا عنقہ کا فتویٰ صادر فرمایا ہے تو پھر ان کے کلام میں الحاد کے امداد کی کون صورت نکل سکتی ہے؟۔ مرزائی امت بہت کوشش کرتی ہے کہ شیخ اکبر کی فتوحات مکیہ سے کچھ سہارا مل جائے مگر یہ خیال محض عبث نکلا۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ شیخ اکبر کی فتوحات اور دیگر کتب میں بعض یہود نے بعض جگہ افتراء کیا ہے۔ اس لئے قابل استناد نہیں۔ ”لکننا تیقننا ان بعض الیہود افتراء علی الشیخ قدس اللہ سرہ فیجب الاحتیاط بہ ترک مطالعة تلك الكلمات وقد صدر امر سلطانی بالنہی فیجب الاجتناب من کل وجہ (درمختار ج ۱ ص ۳۵۸، کتاب الجہاد باب المرتد)“ اور شیخ شعرانی نے بھی دیباچہ یواقت میں کتب شیخ کو مدسوس کہا ہے۔ جمال الدین نامی ایک شخص نے گڑبڑ کر دیا ہے۔

نبی اور نبوت اور وحی نبوت کی تعریف اور رسول اور نبی کے معنی میں اصطلاحی شرعی فرق

قرآن کریم نے سب نبیوں کے لئے کتاب اور شریعت اور نبوت کو ثابت فرمایا ہے۔ چنانچہ سورہ انعام کے ساتویں رکوع میں اٹھارہ نبیوں کا ذکر آیا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، نوح علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، الیاس علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ السلام۔

اس کے بعد ہے کہ: ”اولئک الذین اتیناہم الكتاب والحکم والنبوة (انعام: ۸۹)“ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور شریعت اور نبوت دی ہے۔ خود ہارون علیہ السلام کے متعلق ہے جن کو مرزا قادیانی غیر تشریحی نبی بتلاتے ہیں۔ ”ولقد مننا علی موسیٰ و ہارون (الصافات: ۱۱۴)“ پھر ان احسانات کا بیان ہے۔ ”واتینا ہما الكتاب المستبین (الصافات: ۱۱۷)“ ہم نے ان دونوں موسیٰ و ہارون علیہم السلام کو کتاب روشن دی اور سورہ انبیاء میں ہے۔ ”ولقد اتینا موسیٰ و ہارون الفرقان

وضیاء و ذکرًا للمتقین (الانبیاء: ۴۸)“ حالانکہ ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے وزیر اور شریک فی النبوة تھے۔ ”واجعل لی وزیراً من اہلی ہارون اخی ۰ طہ ۳۰، و اشركہ فی امری (طہ: ۳۲)“

”واخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمة (آل عمران: ۸۱)“ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور شریعت دوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کتاب اور شریعت نبیوں کو دی گئی ہے۔ ”کان الناس امة واحدة فبعث اللہ النبیین مبشرین و منذرین و انزل معہم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفو فیہ (بقرہ: ۲۱۳)“ اس آیت میں تصریح ہے کہ تمام نبیوں پر کتاب نازل ہونی ہے اور مرزا محمود قادیانی نے (حقیقۃ النبوة ص ۱۳۹) میں یہی لکھا ہے۔ پھر اسی طرح قرآن کریم میں کتب پر ایمان لانے کا حکم ہے اور مفصل بتایا گیا ہے کہ الہی احکام اور اس کے شرائع کا نام کتاب ہوتا ہے۔ ”قوله تعالیٰ شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا و الذین اوحینا الیک و ما وصینا بہ ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ ان اقیمو الدین و لا تتفرقوا فیہ (شوری: ۱۳)“ اس سے واضح ہے کہ تمام انبیاء کو ایک ہی دین مشروع ہوا ہے۔ اعمال کچھ فروعی اختلاف ہوتا ہے اور بس۔ ”ان هذا لفسی الصحف الاولی (الاعلیٰ: ۱۸)“ یعنی یہ قرآنی تعلیم اور اس کے احکام پہلے انبیاء کی کتب میں بھی موجود ہیں۔ ”ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراهيم حنيفاً (النحل: ۱۲۳)“ یعنی ملت ابراہیمی اور ملت محمد ﷺ ایک ہی ہے۔ ”وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحي اليه انه لا اله الا انا فاعبدون (انبیاء: ۲۵)“ یعنی ہم نے آپ سے پہلے جو کوئی رسول بھیجا اس کو یہی وحی کی کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں میرے سوا۔ میری ہی بندگی کرو۔ ”ولقد اوحي اليك والي الذين من قبلك لئن اشركت ليحبطن عملك و لتكونن من الخسرین (زمر: ۶۵)“ ﴿آپ کی طرف اور آپ سے پہلے جس قدر انبیاء آئے سب کی طرف یہ وحی کی گئی کہ اگر تم بھی شرک کرو تو تمہارے بھی سارے عمل تباہ ہو جائیں اور تم خاسرین میں داخل ہو جاؤ۔﴾

”ما يقال لك الا ما قد قيل للرسول من قبلك ان ربك لذو مغفرة و ذو عقاب الیم (حم سجدہ: ۴۳)“ ﴿آپ سے وہی کہا جاتا ہے جو سب رسولوں سے آپ سے پہلے کہا گیا ہے کہ تیرا رب بڑی مغفرت والا ہے اور بڑا ہی دردناک عذاب دینے والا ہے۔﴾
نوٹ! ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ توحید کی تعلیم و تبلیغ کی وحی اور شرک کرنے سے نبی اور

عقیدہ مغفرت و عقاب کی تعلیم ہر نبی پر ہوئی ہے۔ جو شریعت کے اعلیٰ رکن ہیں اور فاعبدونی کہہ کر سب کو عبادت کرنے کی تبلیغ کا امر ہو رہا ہے اور پھر ہر نبی پر ایمان لانا اجزاء ایمان میں داخل ہے۔ بغیر ان پر اور ان کی وحی پر ایمان لائے ایمان معتبر نہیں ہوتا۔ ”ما ارسلنا من رسول الا ليطاع باذن اللہ (النساء: ۶۴)“ لہذا ہر نبی نبوت کا دعویٰ کر کے کم از کم اپنے اور اپنی وحی پر ایمان لانے کی طرف بلاتا ہے۔ وہ ایمان کے اجزاء میں ایک اور جزو اعلیٰ کو یعنی اپنے اور اپنی وحی لانے کو پہلی شریعت پر زیادہ کرتا ہے۔ پس اس سے بڑھ کر اور کون سا حکم نبوت تشریحی کا ہو سکتا ہے ۱۔ مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۲) میں لکھتے ہیں کہ: ”رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبرائیل حاصل کرے۔“ اور (ص ۵۳۴، خزائن ج ۳ ص ۳۸۷) میں لکھتے ہیں کہ: ”حسب تصریح قرآن کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام و عقائد دین جبرائیل کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں۔“ (ص ۷۱، خزائن ج ۳ ص ۵۱۱) میں ہے کہ: ”رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے۔“ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے کہ: ”اللہ اعلم حیث يجعل رسالته (انعام: ۱۲۴)“ یعنی اللہ ہی جانتا ہے کہ اپنی پیغامبری کا سلسلہ کہاں قائم کرے گا۔ یعنی پیغامبری کا منصب عطاء کرنا اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک یہ کہ یہ منصب محض وہی ہے۔ کسی

۱۔ جیسا کہ مرزا قادیانی پر وحی ہوئی۔ ”قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً“ (اشتہار معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۰، البشری ج ۲ ص ۵۶)

”قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

”قل انما انابشر مثلکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد“

(حقیقت الوحی ص ۸۱، ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۸۵)

”واتل ما اوحی الیک من ربک“ (حقیقت الوحی ص ۷۴، خزائن ج ۲۲ ص ۷۸)

”انا ارسلنا الیکم رسولاً شاہداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون“

(حقیقت الوحی ص ۱۰۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۵)

رسولاً“

”انا ارسلنا احمد الی قومہ فاعرضوا وقالو کذاب اشتر“

(اربعین نمبر ۲ ص ۳۶، خزائن ج ۱۷ ص ۳۸۴)

”یا ایہا النبی اطعم الجائع والمعتز۔ حقیقت النبوة ص ۲۰۰“

نہیں۔ جس ۱۔ کو اللہ اپنا رسول مقرر کر سے وہ رسول ہوگا۔ دوسرے اس میں یہ ہوگا کہ خدا کے احکام بندوں تک پہنچائے گا۔ جو اس پر ایمان لا کر عمل کرے گا۔ نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لایا معذب ہوگا۔ اسی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کو بشیر و نذیر فرمایا گیا ہے۔

”وما ارسلناک الا کافة للناس بشیراً و نذیراً (سبا: ۲۸)“ ”وما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین (الکھف: ۵۶)“ ”یعنی ایمان والوں کے لئے بشیر بالجنة ہیں اور کافروں کے لئے نذیر عن النار ہیں اور“ ”ما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی (الحج: ۵۲)“ ”اور“ ”ما علینا الا البلاغ (یسین: ۱۷)“ سے ظاہر ہے کہ رسول اور نبی دونوں تبلیغ اوامر کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ ”قل انما انا بشر مثکم یوحی الی (حم سجدہ: ۶)“ سے ثابت ہے کہ انبیاء بھی بشر ہوتے ہیں۔ انبیاء میں اور غیر انبیاء میں ما بہ الامتیاز وحی نبوت ہی ہے۔

اب شریعت اسلام کی رو سے نبی کی یہ تعریف ہے۔ نبی وہ خاص انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ منصب نبوت ۲ عطا فرما کر اپنے احکام یعنی شریعت کے اوامر و نواہی و عقائد اس پر وحی کر کے اس کو قوم کی طرف مبعوث فرمائے اور اس کی اطاعت اور اس کی شریعت کی تعمیل ایک خاص وقت تک فرض قرار دے اور وہ اپنی نبوت کا اعلان کرے خدا کے حکم سے یہ عام ہے۔ خواہ یہ احکام جدیدۃ النزول جن کی تبلیغ کا ان کو امر ہے اور ان کی تعمیل لوگوں پر واجب ہے۔ پہلی شریعت کے موافق نازل ہوں یا مخالف، وحی امور غائبہ یعنی عقائد متعلقہ معاد و ایمانیہ سب نبیوں میں ایک ہے اور مشترک ہیں۔ ان میں اختلاف اور نسخ نہیں ہو سکتا۔ جب کہ نبی واجب الاطاعت ہے اور اسی کی شریعت واجب التعمیل ہے۔ تو یہ شریعت جدیدہ پہلی شریعت کی نسخ ہوگی۔ کیونکہ اس حیثیت

۱۔ (حقیقت النبوة حاشیہ ص ۷۴) میں ہے نبی وہی ہے۔ ”جس کا نام خدا نبی رکھے اور اس کے حکم سے وہ اپنی نبوت کا اعلان کرے۔“

نوٹ! امور غائبہ کی وحی جو لازم نبوت ہے وہ وہی امور آخرت حشر و نشر و حساب اعمال و جنت و دوزخ و عذاب قبر و وجود باری و توحید و ملائکہ اللہ و احکام شرعیہ وغیرہ ہیں۔ جن کا وجود ہم سے غائب ہے اور ان پر ایمان لانا ہر مکلف پر فرض ہے اور ان کی تبلیغ بر طبق وحی الہی ہر نبی کا اولین فرض ہے۔ نہ نجومیوں اور ممالوں کی طرح محض واقعات آئندہ کی پیش گوئی کرنا۔

۲۔ نبوت کی تعریف یہ ہے۔ ”هو منصب من اللہ تعالیٰ لتبلیغ الاحکام الالہیۃ الی قومہ“ ”یہ وحی نبوت کی تعریف ہے۔“ ”هو اعلام الشریعة من اللہ تعالیٰ لنبیہ“

سے کہ اس نبی کی شریعت ہے۔ واجب التعمیل ہے نہ اس حیثیت سے کہ پہلے نبی کی شریعت ہے۔ جس کی ڈیوٹی ختم ہوگئی اور اگر یہ شریعت جدیدہ ناسخہ پہلی شریعت کے بالکل موافق ہے۔ یعنی اس نبی نے پہلے نبی کے جملہ احکام کو بحوالہ قائم رکھا سوائے جدید دعویٰ نبوت و وحی شریعت واجب الایمان کے اور سوائے ان بعض احکام کے جو پہلی شریعت کے مخالف و مغائر ہر نبی پر خاص نبی کے عمل و عبادت کے لئے نازل ہوا کرتے ہیں۔ ”ولا یلزمہم اتباع الرسل“ کہ ان میں تبلیغ کا امر نہیں ہوتا۔ تو پہلی شریعت کا مقرر نبی کہلاتا ہے۔

یحکم بہ النبیین میں داخل ہوگا۔ کیونکہ جب شریعت سابقہ کی تعلیم جس کا اجراء تاہنوز منظور الہی ہے مٹ جاتی تھی اور اس میں تحریف کر دی جاتی تھی۔ تو دوسرا نبی مبعوث فرما کر بعینہ وہی شریعت اس پر وحی کر کے تبلیغ کا امر کیا جاتا تھا اور ان تحریفات کو زائل کر دیا جاتا تھا اور اگر یہ نبی شریعت جس کی تبلیغ کا امر کیا گیا۔ بعض احکام میں شریعت سابقہ کے مخالف و مغائر ہے اور ناسخ کلی ہے۔ یا مبلغ الیہم کے اعتبار سے بالکل نئی شریعت ہے۔ جیسے شریعت حضرت اسماعیل علیہ السلام قبیلہ جرہم کے لئے تو یہ رسول کہلائے گا۔

اور اولوالعزم رسل وہ ہیں جن پر اخلاقی، تمدنی، معاشرتی، سیاسی سب ہی قسم کے جامع احکام نازل ہوئے۔ اگرچہ صاحب کتاب و صحف سب ہی انبیاء و رسل علیہم السلام ہیں۔ مگر حقیقت صاحب کتاب اولوالعزم رسل ہیں۔ اسی وجہ سے ابو ذرؓ کی حدیث میں ہے کہ ”ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ہوئے ہیں اور تین سو پندرہ رسول ہوئے۔ جن میں اول آدم علیہ السلام اور آخر محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔“ (رواہ احمد مشکوٰۃ ص ۵۱۱، باب الحق و ذکر الانبیاء علیہم السلام، کنز ص ۱۲۰، ۱۲۱، ج ۶)

اور ایک حدیث میں رسولوں کی تعداد زیادہ فرمائی اور رسولوں سے کتابوں کی تعداد کم یعنی تین سو تیرہ رسول اور ایک سو چار کتابیں۔ (حاشیہ شرح عقائد نشی ص ۱۳، مجتہبائی) اور خاتم النبیین وہ اولوالعزم رسول اور نبی الانبیاء ہیں۔ جو تمام خلق کی طرف تمام نبیوں کے آخر میں شریعت جامع کل شرائع و کامل و اکمل دے کر مبعوث کیا جائے اور تمام نبیوں نوح و ابرہیم، موسیٰ علیہم السلام وغیرہم اولوالعزم رسولوں پر بھی فرض قرار دیا گیا ہو اور سخت عہد لے لیا گیا ہو کہ اگر ان کا زمانہ پائیں تو ضرور ضروران پر ایمان لائیں اور ان کی شریعت کی اتباع کو اور ان کی نصرت کو اپنا فرض سمجھیں۔

۱۔ حسب تحریر مرزا محمود، مرزا قادیانی کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ میں خاتم الانبیاء ہوں۔ (حاشیہ حقیقت الوحی ص ۱۹۲، خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۰) میں ہے کہ ”میں صرف پنجاب ہی کے لئے نہیں مبعوث ہوا بلکہ تمام دنیا کے لئے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَنْ آتَى سِرِّي سَخِيَ عَيْنًا مَسْرُومَةً وَعَدَّ كَوْنَهُ نَهْيًا لِيَوْمٍ

هداية الممتري
عن غواية المفتري
يعنى
اسلام اور قاديانيت
ايک تقابلی مطالعہ

مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالغنی پٹیلوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

مرزائیوں کے عقائد

مرزائی عقیدہ نمبر ۱..... اجرائے نبوت

مرزائیوں کے نزدیک آنحضرت ﷺ آخری نبی نہیں ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد بھی نئے نبی ہو سکتے ہیں اور آپ کے بعد بھی منصب نبوت ملتا رہے گا۔ چنانچہ مرزا قادیانی انبیاء سابقین کی طرح منصب نبوت و رسالت کے مدعی ہیں۔ ان کے منکر کافر ہیں، ہرگز مسلمان نہیں۔

مرزا قادیانی کے دعاوی کی ابتداء کس کس سنہ سے ہے

”دعویٰ الہام ۱۸۸۰ء میں شائع کیا اس کے بعد ۲۸ سال زندہ رہے۔“

(حقیقت النبوت ص ۴۹)

”دعویٰ مسیحیت ۱۸۹۱ء میں کیا اس کے بعد ۱۷ سال چند ماہ زندہ رہے۔“

(حقیقت النبوت ص ۵۱)

”اس عقیدہ میں ۱۹۰۰ء کے بعد تبدیلی ہوئی۔ ۱۹۰۰ء کے بعد دعویٰ نبوت کیا۔ (بلکہ ۱۹۰۰ء میں) پس مسئلہ نبوت کے متعلق جب بحث ہو تو ہمیں ان تحریرات کو اصل قرار دینا ہوگا۔ جو ۱۹۰۱ء سے لے کر وفات تک شائع ہوئیں۔ (بلکہ ۱۹۰۰ء سے) اور پہلی تحریرات (جن میں دعویٰ نبوت نہیں بلکہ دعویٰ نبوت سے انکار ہے اور محدثیت یا جزئی نبوت یا مجازی نبوت وغیرہ الفاظ ہیں) منسوخ ہیں اور تریاق القلوب ۱۸۹۹ء کی ہے۔ جو بعض موانعات کی وجہ سے ۱۹۰۲ء میں شائع ہو سکی۔“

”۱۹۰۰ء کے بعد سے جزوی نبوت یا محدثیت منسوخ ہے۔“ (حقیقت النبوت ص ۱۶۱)

مرزا قادیانی کی پالیسی دعویٰ نبوت میں

۱۹۰۰ء سے پہلے مرزا قادیانی کا مجدد، امام الوقت، محدث، مہدی معہود، مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا اور بظاہر ختم نبوت کا اقرار کرتے تھے اور بڑے شہوہ کے ساتھ ختم نبوت پر اپنا ایمان ظاہر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہر قسم کی نبوت آپ پر ختم ہو گئی ہے اور نبوت کی کوئی نوع باقی نہیں رہی۔ چنانچہ موجب کلیہ سے بیان کرتے تھے۔

ہست او خیر الرسل خیر الانام

ہر نبوت را بروشد اختتام

(سراج منیر ص ۹۳، خزائن ج ۱۲ ص ۹۵)

اور دعویٰ منصب نبوت سے قطعی انکار ظاہر کرتے تھے۔ کیونکہ قرآن میں نص قطعی ہے اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور ضروریات اسلام میں داخل ہے اور کوئی تاویل بھی نہیں سوجھتی تھی۔ دعویٰ نبوت میں مسلمان تو کیا ان کے مرید بھی ہاتھ سے جاتے رہتے یک لخت کوئی یہ دعویٰ مان لینے کے لئے تیار نظر نہیں آیا۔ لہذا کچھ کچھ شوشے لگانے شروع کئے کہ محدث بھی جزئی نبی ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک وجہ سے نبی ہی ہوتا ہے۔ مجاز لغوی معنی کی رو سے نبی کہہ سکتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک پسندیدہ نہیں کہ عام مسلمان کو دھوکہ لگ جانے کا خوف ہے۔ پھر خوب کثرت سے اس لفظ کا استعمال شروع ہو گیا کہ میں بوجہ مامور ہونے کے مجبور ہوں۔ جب دیکھا کہ اب مریدوں کے کان ان الفاظ کو سن کر بدکتے نہیں اور قلوب پر مہر لگ چکی ہے تو یہ سب قیدیں اڑادیں اور کھلے بندوں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ (بدر ۱۵ مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج ۱ ص ۱۰۷) (۱۲)

اگر کوئی مرید نبوت سے انکار کرتا ہے تو اس کی جان کو آجاتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اپنے ایک مرید کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہو (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶) اس بیچارے کو خواہ مخواہ کس قدر ڈانٹ رہے ہیں۔ چونکہ شریعت محمدیہ کے بعد کسی نبی کا آنا تو بہت مشکل امر تھا تو پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے درپے ہوئے اور چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ورود تواتر سے ثابت ہے۔ لہذا مسیح موعود، محدث بنے اور پھر چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت سے لگاؤ ہے تو پھر کیا تھا۔ بس راستہ کھل گیا۔

دعویٰ نبوت میں مرزا قادیانی کی تدریجی چال

۱۹۰۰ء سے پہلے صرف محدث ہونے کا دعویٰ تھا اور یہ دعویٰ بھی خدا کے حکم سے کیا گیا تھا اور بظاہر لفظوں میں ختم نبوت کے اقراری تھے اور مدعی نبوت کو کافر بتلاتے تھے۔ اس پر بھی نبی بننے اور کہلانے کا بہت شوق تھا۔ اسی لئے محدثیت کو مجازی، جزئی۔ لغوی نبوت سے تعبیر کرنے کے علاوہ حقیقت نبوت کو اپنے لئے خوب ثابت اور ظاہر کرتے تھے۔ مثلاً محدثیت انواع نبوت سے ایک نوع ہے۔ محدثیت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں۔“ (توضیح المرام ص ۱۸، ۱۹، خزائن ج ۳ ص ۶۰)

”محدث کا حمل نبی پر جائز ہے۔ یعنی کہہ سکتے ہیں۔ المحدث نبی!“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۳۸، خزائن ج ۵ ص ۲۳۸)

۱۸۹۳ء الہامات میں ”میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔“ (انجام آتھم ص ۶۲، خزائن ج ۱۱ ص ۶۲)

لہذا بعض علماء نے اس پر فتویٰ کفر دیا کہ اس شخص نے دعویٰ حقیقت میں نبوت کا کر لیا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے انکار کیا کہ میں مدعی نبوت نہیں ان الفاظ کو ترمیم شدہ اور کاٹا ہوا تصور فرمائیں اور اس کی جگہ محدث کا لفظ سمجھ لیں۔ لیکن پھر بھی مرزا قادیانی نے ان الفاظ کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ ۱۹۰۱ء میں ایک اشتہار بعنوان (ایک غلطی کا ازالہ، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۱) لکھ کر آپ نے نبوت کی ایک خام بنیاد رکھ ہی دی۔ بالآخر اس کے بعد بڑے شد و مد کے ساتھ کھلم کھلا دعویٰ نبوت و رسالت کیا۔ (دیکھو بدر ۵/ مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج ۱ ص ۱۲۷)

لیکن اس صاف دعویٰ کے ساتھ ہی غیرت الہی جوش میں آئی اور دفعتاً موت نے آپ کو آ پکڑا۔ ۱۸۹۱ء سے ۱۹۰۰ء تک کے اقوال ملاحظہ ہوں۔

۱۸۹۱ء کے اقوال

۱..... ”قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آئے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔“ (ازالہ اوہام ص ۶۱، خزائن ج ۳ ص ۵۱۱، ۱۸۹۱ء)

۲..... ”اب جبرائیل علیہ السلام بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا اور اگر یہ کہو کہ مسیح کو وحی کے ذریعہ سے صرف اتنا کہا جائے گا کہ تو قرآن پر عمل کر تو یہ طفلانہ خیال ہنسی کے لائق ہے۔ ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرائیل علیہ السلام لائیں اور پھر چپ ہو جائیں یہ امر بھی ختم نبوت کا منافی ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۵۷۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۱، ۱۸۹۱ء)

”اور ظاہر ہے کہ یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن سے تو ارد رکھتی ہو پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو وہ محال ہوتا ہے۔“

(ازالہ اوہام ص ۵۸۳، خزائن ج ۳ ص ۴۱۴)

۳..... ”حسب تصریح قرآن کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام و عقائد دین جبرائیل کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں۔ لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۵۳۴، خزائن ج ۳ ص ۳۸۷)

۴..... ”رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ

جبرائیل حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔“

(ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۲)

..... ۵ ”ان پر (یعنی مولوی دستگیر صاحب قصوری پر) واضح رہے کہ ہم بھی نبوت

کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ! کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور اتباع آنجناب ﷺ اولیا اللہ کو ملتی ہے۔ اس کے ہم قائل ہیں اور اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگائے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑتا ہے۔“

مرزا محمود نے (حقیقت النبوت ص ۲۹۰) میں لکھا ہے کہ: ”حضرت مسیح موعود نے نزول

جبرائیل کو نبوت کے لئے شرط ٹھہرایا..... پس خدا تعالیٰ نے الہام میں آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام کے آنے کی خبر دی ہے۔“

مرزا قادیانی نے اس کی بھی تصریح کی ہے کہ ایک رسول کسی دوسرے رسول کا مطیع اور

تابع نہیں ہوا کرتا۔ چنانچہ (ازالہ اوہام ص ۵۶۹، خزائن ج ۳ ص ۴۰۷) میں ہے۔ ”ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ! یعنی ہر ایک رسول مطاع بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔“ یعنی ہر نبی اپنی وحیوں کی اتباع کرے گا۔ دوسرے نبیوں کی وحیوں کی اتباع نہیں کر سکتا۔ اگر دونوں کی وحیوں میں ہر حکم میں توافق ہے تو بعد کا نبی پہلے رسول کی شریعت کا قائم کرنے والا کہلائے گا۔ ورنہ شارع جدید ہوگا۔ ہاں جس امر میں وحی نہ ہوئی ہو یا ان کی وحی کے خلاف نہ ہو تو ایک دوسرے کی اتباع بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام سے فرمایا۔ ”هل عصیت امری اور حضور ﷺ کو ارشاد ہوا۔ ”فبہد اہم اقتدہ (انعام: ۹۰)“ ”ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراهیم حنیفاً (النمل: ۱۲۳)“

..... ۶ ”سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کس دوسرے

مدعی نبوہ اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم علیہ السلام صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوگئی۔“

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۰، ۲۳۱)

..... ۷ ”میں اظہار الحق عام خاص اور تمام بزرگوں کی خدمت میں گزارش کرتا

ہوں کہ یہ الزام سراسر افتراء ہے میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر

وغیرہ سے منکر، بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے۔“

.....۸ ”اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ! کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“

۱۸۹۲ء کے اقوال

.....۱ ”اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب ﷺ کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نیا ہویا پرانا اور قرآن کریم کا ایک شوشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔ ہاں محدث آئیں گے۔“

(نشان آسمانی ص ۳۰، خزائن ج ۴ ص ۳۹۰)

.....۲ ”تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح

الاسلام و توضیح المرام و ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کے رو سے بیان کئے گئے ہیں ورنہ حاشا وکلا مجھے نبوت حقیق کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ اگر مسلمان ان لفظوں سے ناراض ہیں۔ تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں اور اس لفظ کو کاٹا ہوا خیال فرمائیں..... میری نیت میں جس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ خوب جانتا ہے۔ اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں بلکہ صرف محدث مراد ہے۔“

۱۸۹۳ء کے اقوال

.....۱ ”ماکان اللہ ان یرسل نبیاً بعد نبینا خاتم النبیین وما کان ان یحدث سلسلۃ النبوة بعد انقطاعها“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۷۷، خزائن ج ۵ ص ۵۷)

یہ نہیں ہو سکتا کہ ہمارے نبی خاتم النبیین ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نبی بھیجے اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انقطاع کے بعد پھر سلسلہ نبوت کا حادث کرے۔

.....۲ ”میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تاکہ

دین مصطفیٰ ﷺ کی تجدید کروں اور اس نے مجھے صدی کے سر پر بھجا۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۸۳، خزائن ج ۵ ص ۱۵۷)

۱۸۹۴ء کے اقوال

..... ”الا تعلم ان الرب الرحيم المتفضل سمى نبينا ﷺ خاتم

الانبياء بغير استثناء وفسره نبينا في قوله لا نبى بعدى ببيان واضح
للطالبين ولو جوزنا ظهور نبى بعد نبينا ﷺ لجوزنا انفتاح باب وحى
النبوة بعد تغليقها وهذا خلف كما لا يخفى على المسلمين وكيف يجيئ
نبى بعد رسولنا ﷺ وقد انقطع الوحى بعد وفاته وختم الله به النبيين“

(حماتۃ البشرى ص ۲۰، خزائن ج ۷ ص ۲۰۰)

”کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے
اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی
ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو
لازم آتا ہے کہ وحی نبوہ کے دروازے کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ
باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں اور آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیوں کر
آوئے۔ حالانکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوگئی ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ
نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔“

..... ۲ ”ماکان لی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام والحق

بقوم کافرین“ (حماتۃ البشرى ص ۷۹، خزائن ج ۷ ص ۲۹۷) ”مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں نبوت کا
دعویٰ کروں اور اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں کی جماعت میں جا ملوں۔“

۱۸۹۶ء کے اقوال

..... ”اگر راقم صاحب کی پہلی رائے صحیح ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن

شریف پر ایمان رکھتا ہوں تو پھر یہ دوسری رائے غلط ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں خود نبوت
کا مدعی ہوں اور اگر دوسری رائے صحیح ہے تو پھر وہ پہلی رائے غلط ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ
میں مسلمان ہوں اور قرآن شریف کو ماننا ہوں۔ کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا
دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا
ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے

کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔ صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے۔“

(حاشیہ انجام آتھم ص ۲۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۶)

۲..... ”لیکن وہ مکالمات اور مخاطبات جو اللہ جل شانہ کی طرف سے مجھ کو ملے ہیں۔ جن میں یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے ان کو میں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا۔ لیکن بار بار کہتا ہوں کہ ان الہامات میں جو لفظ مرسل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے اور اصل حقیقت جس کی میں علی رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے جو ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔“

۳..... ”آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت

نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے وہ انہی مجازی معنوں کی رو سے جو صوفیاء کرام کی کتابوں میں مسلم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات آلہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔“

(حاشیہ انجام آتھم ص ۲۸، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸)

نوٹ: حضرت محی الدین ابن عربی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بعد نزول نبی غیر تشریحی فرمایا ہے۔ یعنی حضور ﷺ کی نبوت عامہ کے بعد چونکہ وہ صاحب شریعت نہیں رہے ان کی ڈیوٹی ختم ہو گئی ہے۔ لیکن وہ تاہنوز زندہ ہیں۔ لہذا ان کو نبی غیر تشریحی کہہ سکتے ہیں۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی قادیانی ”الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء) میں تصریح فرماتے ہیں۔ ”محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریحی جائز نہیں دوسری جائز ہے۔ مگر میرا اپنا یہ مذہب ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔“

۱۸۹۷ء کے اقوال

”ہم اس بات کے قائل اور معترف ہیں کہ نبوت کے حقیقی معنوں کے رو سے بعد آنحضرت ﷺ نہ کوئی نیا نبی آ سکتا ہے اور نہ پرانا، قرآن ایسے نبیوں کے ظہور سے مانع ہے۔ مگر مجازی معنوں کے رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا مرسل کے لفظ سے یاد کرے..... میرے پر یہ بھی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین ﷺ کے بعد

بلکی بند ہیں۔ اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کی رو سے اور نہ کوئی قدیم نبی آ سکتا ہے۔“

(سراج منیر ص ۳، خزائن ج ۱۲ ص ۵)

۱۸۹۹ء کے اقوال

..... ۱ ”آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آ جائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع متصور ہو سکتا ہے اور اگر فرض بھی کر لیں کہ حضرت عیسیٰ امتی ہو کر آئیں گے تو شان نبوت تو ان سے منقطع نہیں ہوگی۔ گو امتیوں کی طرح وہ شریعت اسلام کی پابندی بھی کریں۔ مگر یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اس وقت وہ خدا تعالیٰ کے علم میں نبی نہیں ہوں گے اور اگر خدا تعالیٰ کے علم میں وہ نبی ہوں گے تو وہی اعتراض لازم آیا کہ خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی دنیا میں آ گیا اور اس میں آنحضرت ﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن شریف کی تکذیب لازم آتی ہے۔ قرآن شریف میں مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں۔ لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور پرانے اور نئے کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث لانبی بعدی میں بھی نفی عام ہے۔“

(ایام الصلح ص ۱۴۶، خزائن ج ۱۲ ص ۳۹۲، ۳۹۳)

..... ۲ ”اور آنحضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لانبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آئیہ کریمہ ”ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین“ سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔“

(کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۹۹، ۲۰۰، خزائن ج ۱۲ ص ۲۱۷، ۲۱۸)

..... ۳ ”پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی۔ پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔ کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوگی۔“

(ایام الصلح ص ۱۴۶، خزائن ج ۱۲ ص ۳۹۳)

..... ۴ ”بہت سے الہام ہیں جن میں اس عاجز کی نسبت نبی یار رسول کا لفظ آیا ہے۔ لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت ہے..... سو چونکہ ایسے لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ میں ہیں۔ اسلام میں فتنہ پڑتا

ہے اور اس کا نتیجہ سخت بدنکلتا ہے۔ اس لئے اپنی جماعت کو معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہئیں اور دلی ایمان سے سمجھنا چاہئے کہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین“ اس آیت کا انکار کرنا یا استخفاف کی نظر سے دیکھنا درحقیقت اسلام سے علیحدہ ہونا ہے..... مگر چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خداوند تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہوشیار رہنا چاہئے کہ اس جگہ بھی یہی معنی نہ سمجھ لیں۔“ (مکتوبات احمدیہ ج ۵ نمبر چہارم ص ۱۰۱ تا ۱۰۳، اخبار الحکم نمبر ۲۹ ج ۳، ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء از رسالہ جماعت لاہوری اتمام حجت نمبر ۶ ماہ صفر ۱۳۲۱ھ ص ۷، اشاعت از سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام احمدیہ بلڈنگس لاہور)

نوٹ! مرزا قادیانی نے ان عبارتوں میں کس قدر زور سے آنحضرت ﷺ کو آخر الانبیاء بغیر استثناء کہا ہے کہ آپ کے بعد کسی قسم کا نبی اس امت کے لئے آ ہی نہیں سکتا۔ نفی عام ہے ورنہ نص صریح قرآن کی تکذیب اور حضور ﷺ کی شان کا استخفاف لازم آئے گا۔ قرآن میں ختم نبوت کا کمال تصریح ذکر ہے۔ قرآن کریم بعد خاتم النبیین ﷺ کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو کافر جانتا ہوں۔ حضور ﷺ کے بعد صرف محدث آئیں گے۔ مدعی نبوت مسلمان ہرگز نہیں رہ سکتا۔ قرآن کریم پر ہرگز اس کا ایمان نہیں صوفیاء کے لغوی مجازی اصطلاح پر بھی جو ایک معمولی محاورہ مکالمات آلہبیہ کا ہے۔ اس کو بول چال میں لانا پسند نہیں کرتا۔ عام مسلمانوں کو دھوکا لگتا ہے۔ میں مدعی نبوت ہرگز نہیں یہ نہیں، ہو سکتا کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں سے جا ملوں۔ جہاں کہیں ایسے الفاظ صرف سادگی سے لغوی معنی کی رو سے نکل گئے اور اللہ جل شانہ میری نیت کو خوب جانتا ہے کہ ان الفاظ سے صرف محدث مراد ہے۔ حاشا وکلا مجھے نبوت کا ہرگز دعویٰ نہیں ان الفاظ کو کاٹا ہوا خیال فرمائیں اور بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ لیکن پھر اس کے بعد لکھتے ہیں مگر مجازی معنوں کے رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا مرسل کے لفظ سے یاد کرے۔ جن مکالمات میں لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے۔ ان کو میں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا۔ مگر افسوس مرزائی پچارے کیا کریں خود مرزا قادیانی ہی ۱۹۰۰ء کے بعد بدل گئے۔ مرزا قادیانی کے نزدیک اس امت میں ظلی طور انبیاء علیہم السلام کے جمیع کمالات پانے والا نبی

نہیں بلکہ اس کا نام محدث ہے۔

.....۱..... مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ ”جب کسی کی حالت اس نوبت تک پہنچ جائے تو اس کا معاملہ اس عالم سے وراء الراء ہو جاتا ہے اور تمام ہدایتوں اور مقامات عالیہ کو ظلی طور پر پالیتا ہے۔ جو اس سے پہلے نبیوں اور رسولوں کو ملے تھے اور انبیاء اور رسل کا وارث اور نائب ہو جاتا ہے۔ وہ حقیقت جو انبیاء میں معجزے کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ اس میں کرامت کے نام سے ظاہر ہو جاتی ہے اور وہی حقیقت جو انبیاء میں عصمت کے نام سے نامزد کی جاتی ہے۔ اس میں محفوظیت کے نام سے پکاری جاتی ہے اور وہی حقیقت جو انبیاء میں نبوت کے نام سے بولی جاتی ہے۔ اس میں محدثیت کے پیرایہ میں ظہور پکڑتی ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۳۷، خزائن ج ۵ ص ۲۳۷)

.....۲..... مرزا قادیانی کا (توضیح المرام ص ۱۸، خزائن ج ۳ ص ۶۰) پر دعویٰ ہے کہ: ”یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے۔“ اور یہ تصریح مرزا قادیانی بہ نص حدیث شیخین ”رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء (بخاری ج ۱ ص ۵۲۱، باب مناقب عمر بن الخطاب)“ محدث نبی نہیں ہوتا۔ اس لئے جزوی نبوت اور مجازی نبوت وغیرہ الفاظ کو کٹوا کر محدثیت کو قائم رکھواتے ہیں۔ جیسا کہ تحریرات سابقہ سے معلوم ہوا ہوگا۔ لیکن ۱۹۰۰ء کے بعد صریح نبوت کا دعویٰ کر کے لفظ جزئی نبوت اور محدثیت کا انکار کر کے محدث کے نام کو ترک کر دیا۔ چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۵) میں صاف لکھتے ہیں۔ ”اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔“ اور (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶) میں صاف لکھ دیا کہ: ”اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی کے نام پانے کا مستحق نہیں گذرا۔“ حالانکہ محدث گذرے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ محدث سے بڑھ کر نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ یہاں تک کہ پہلے تحریرات کو دیکھ کر اگر کوئی شخص نبوت سے انکار کرتا ہے تو مرزا قادیانی اس کی جان کو آجاتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں اپنے ایک مرید کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اس بیچارے کو کس قدر ڈانٹ رہے ہیں اور اپنی نبوت کی نوعیت کو سمجھا رہے ہیں۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۱)

تنبیہ: اگر بروزی اور ظلی نبوت دین میں کوئی شے معتبر ہے۔ جس کا دعویٰ کیا جاسکتا

ہے تو کسی ایک حدیث کو ہی مرزائی پیش کر دیں جس میں ظلی یا بروزی کا لفظ آیا ہو۔ کیوں کہ جب امت محمدیہ میں بقاء محدثیت شرعاً بھی ایک مسلم امر ہے اور محدث بھی ظلی نبی ہوتا ہے۔ (بقول لاہوری مرزائیاں) تو پھر ضرور کہیں اس کا پتہ ملنا چاہئے اور اگر یہ مجرد اختراع ہی ہے۔ جیسا کہ ولکل ان یصطلح سے متبادر ہے تو ایسی اصطلاح کے ماننے پر جس کا دین میں کہیں پتہ نہ ہو دوسروں کو کیوں کر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ خصوصاً جب کہ وہ اصطلاح شریعت محمدیہ کے مخالف بھی ہو۔ بلکہ ممنوع ہو تعجب ہے کہ جب ایک شخص کو خدا نے محدث بنایا ہے۔ نبی نہیں بنایا تو پھر وہ کیوں خواہ مخواہ اس منصب کو جو اسکو حاصل نہیں ہے۔ مجاز اور استعارہ کی آڑ لے کر اپنے لئے ثابت کرتا ہے۔ ایسے شخص کا سوائے عوام کے دھوکہ دہی کے اور کوئی مقصود نہیں ہو سکتا۔ خود مرزا قادیانی (حاشیہ انجام آتھم ص ۲۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۷) میں بیان کر چکے ہیں کہ: ”میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے۔“ اور (حقیقت الوجی ص ۱۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۷) میں لکھتے ہیں۔ ”اسی طرح جس کو شعلہ محبت الہی سر سے پیر تک اپنے اندر لینا ہے وہ مظہر تجلیات الہیہ ہو جاتا ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے۔“ بالکل اسی طرح ہے کہ اگر کوئی شخص مظہر تجلیات نبویہ ہو جانے کا مدعی ہو تو اسے فقط لکل ان یصطلح کے تحت میں نبی نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ وہ ایک امتی ہوگا۔ علاوہ ازیں ہر لفظ کو اگر مجازاً اطلاق کیا جاسکتا ہے تو پھر یہ تو شرک کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ ملائکہ کو بنات اللہ، مقربین کو ابنا اللہ، صالحات کو اواج اللہ، بھی کہا جاسکے گا اور ظلی طور پر خدا بھی بن سکیں گے۔ العیاذ باللہ، قرآن تو ان ساری باتوں کی جڑ نکالتا ہے۔ اگر یہی قرآن وحدیث کو چھوڑ کر مجاز کی پابندی رہی تو پھر بزرگوار نبی اللہ کا دعویٰ کریں اور ان کی اہلیہ شریفہ زوج اللہ ہونے کا، اور ان کے پسر ابن اللہ کا، اور اس طور سے مدعیین نبوت خوب اپنے گھر کو رونق دے سکیں گے اور اس طور سے بیچارے مظلوم جاہلوں کے لئے ہر نبی کا ذب کی تصدیق کا ایک باب واسع کھل جائے گا۔ اللہ امت کے حال پر رحم کھاؤ اور وہ راہیں مت ایجاد کرو جس سے صادق اور کاذبوں کا رہا سہا فرق بھی اٹھ جائے۔ کیونکہ اس کے بعد امت کے ہاتھ میں پھر کوئی ذریعہ صادقین کی شناخت کا نہیں رہے گا۔ افسوس ہے کہ خدا کے سچے پیغمبر نے کاذبین کی ایک موٹی علامت اپنی امت کو بتلائی تھی۔ یعنی دعویٰ نبوت، مگر آج کوشش ہے کہ اس علامت کو ہم سے چھین کر ہم کو اندھیرے ہی میں چھوڑ دیا جائے۔

۱۹۰۰ء اور اس کے بعد مرزا قادیانی نے بڑے زور شور سے صریح طور پر دعویٰ نبوت کیا

جاہل مسلمانوں کے بہکانے کے لئے کبھی فرمایا کہ ”قرآن وحدیث پر میرا ایمان ہے۔ مگر خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آپ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں۔“

(خلاصہ حقیقت الوحی ص ۲۷، ۲۸، خزائن ج ۲۲ ص ۲۹، ۳۰)

اور کبھی فرماتے ہیں کہ ”آیت کے معنی تو بے شک یہی ہیں کہ آپ نے نبوت پر مہر کر دی مگر بوجہ نہایت اتحاد اور نفی غیرت کے بروزی ظلی طور پر بغیر مہر توڑنے کے نبی ہو سکتا ہے۔ پس اس وجہ سے میں نبی اور رسول ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۴) میں مفصل دیکھو اور کبھی کہا کہ صرف نبوت تشریحی یعنی نئی شریعت والی ختم ہوئی ہے اور میری نبوت غیر تشریحی یعنی بغیر شریعت جدیدہ کے ہے اور کہیں لکھا کہ مستقل نبوت ختم ہوئی ہے اور میری نبوت غیر مستقل ہے اور ”کہیں صاحب الشریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔“

(اربعین نمبر ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

شریعت محمدیہ کے بہت سے عقائد کو نسخ کر کے شریعت جدیدہ کے دراصل مدعی ہیں۔ جیسے کہ کسی آئندہ فصل میں انشاء اللہ مفصل معلوم ہو جائے گا۔

..... ”انارسلنا احمد الی قومہ فاعرضوا وقالوا کذاب اشیر“
(اربعین نمبر ص ۳۳، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۳، ضمیمہ تحفہ گوڑ ویہ ص ۳۴، خزائن ج ۱۷ ص ۷۰) ”مرزا قادیانی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی کہ ہم نے احمد مرزا کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ پس قوم نے اعراض کیا اور کہا بڑا جھوٹا بڑا اشیر ہے۔“

..... ۲ ”خدا وہی خدا ہے کہ جس نے اپنے رسول (مرزا قادیانی) ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا۔“

(اربعین نمبر ص ۳۷، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۶، ضمیمہ تحفہ گوڑ ویہ ص ۱۸، خزائن ج ۱۷ ص ۶۴)

..... ۳ ”یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی..... اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے

وہ شریعت مراد ہے۔ جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔“

(اربعین نمبر ۴، ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

۴..... ”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا..... اب دیکھو خدا تعالیٰ نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے جس کے کان ہوں سنے۔“

۵..... ”جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداً سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ بغیر کسی جدید شریعت کے اسطور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سواب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۶، ۷، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰، ۲۱۱)

”میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر پچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیوں کر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیوں کر رد کر دوں“

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۳۵، ۱۹۰۱ء مندرجہ حقیقت النبوة ص ۲۶۲)

۶..... ”میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۷، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۳۶)

۷..... ”حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول، مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ پھر کیوں کر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں..... اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا ہے۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۳۱)

۸..... ”محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء“

بینہم! اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

۹..... ”مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس

آیت کا مصداق ہے کہ: هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ!“

(اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳، ۱۹۰۲ء)

۱۰..... ”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

”قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تختگاہ

(دافع البلاء ص ۱۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۰، ۱۹۰۲ء)

ہے۔“

۱۱..... ”پہلے تمام انبیاء علیہم السلام ظل تھے نبی کریم کی خاص خاص صفات میں

اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم ﷺ کے ظل ہیں۔“

(الحکم ۲۲ اپریل ۱۹۰۲ء، ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰)

۱۲..... ”میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ

اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔“

(تمتہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳، ۱۹۰۷ء)

”صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔“ (حقیقت الوحی ص ۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

”انا ارسلنا الیکم رسولا شاهداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون

رسولا! ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اس رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا

(حقیقت الوحی ص ۱۰۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۵، ۱۹۰۷ء مرزا قادیانی کی وحی)

تھا۔“

”یس . انک لمن المرسلین! اے سردار تو خدا کا مرسل ہے۔“

(مرزا قادیانی کی وحی از حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰، ۱۹۰۷ء)

”یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا

ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز

میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر

وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے

پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں

دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶، ۱۹۰۷ء)

.....۱۳ ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔“

(ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷، حقیقت النبوة ص ۲۷۲، ۲۷۶، مئی ۱۹۰۸ء، سنہ وفات مرزا قادیانی)

.....۱۴ ”میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو

میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے میں کیوں کر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔“ (مرزا قادیانی کا آخری مکتوب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء

از شہر لاہور مندرجہ اخبار عام منقول از حقیقت النبوة ص ۲۷۰، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۹۷)

.....۱۵ پگٹ جو انگلستان کا ایک جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اس کے خلاف اشتہار لکھا

اور اس کے آخر جہاں راقم مضمون کا نام لکھا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی نے یہ الفاظ لکھے۔

The Prophet Mirza Ghulam Ahmad یعنی اللہ کا نبی مرزا غلام احمد۔

(از حقیقت النبوة ص ۲۰۹)

.....۱۶ ”قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمعياً“ (اشتہار معیار

الاخیر منقول از البشری ج ۲ ص ۵۶، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰) ”اے مرزا! کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تمہاری سب کی طرف رسول اللہ ہو کر آیا ہوں۔“

”یا ایہا النبی اطعم الجائع والمعتد“ (تذکرہ ص ۴۶، از حقیقت النبوة ص ۲۰۰)

”اے نبی! بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلا۔“

.....۱۷ ”میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الہی اور مسیح

موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔ اسی کی نسبت میری گھبراہٹ ظاہر کرنے کے لئے یہ الہام ہوا تھا۔

”فاجاءها المخاض الی جذع النخلة قالت یلیتنی مت قبل هذا وکنت نسیاً

منسیاً“ (نصرۃ الحق براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۵۳، خزائن ج ۲۱ ص ۶۸، ۱۹۰۸ء) اور علاوہ اس کے اور

مشکلات یہ معلوم ہوئیں کہ بعض امور اس دعوت میں ایسے تھے کہ ہرگز امید نہ تھی کہ قوم ان کو قبول کر

سکے اور قوم پر تو اس قدر بھی امید نہ تھی کہ وہ اس امر کو بھی تسلیم کر سکیں کہ بعد زمانہ نبوت وحی غیر

تشریحی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور قیامت تک باقی ہے۔ بلکہ صریح معلوم ہوتا تھا کہ ان کی طرف

سے وحی کے دعوے پر تکفیر کا انعام ملے گا۔

نوٹ! مرزا قادیانی اس عبارت میں اپنے دعویٰ کی تبلیغ کے مشکلات کے ضمن میں صاف طور پر بتلا رہے ہیں کہ قوم پر تو اس قدر بھی امید نہ تھی کہ میری وحی غیر تشریحی اور نبوت کے دعوے کو بھی تسلیم کریں۔ چہ جائیکہ بعض ایسے امور جو ہرگز امید نہیں کہ قوم ان کو قبول کرے۔ یعنی چہ جائیکہ میری وحی نبوت کے بعض جدید امور و انہی کو مان جائے۔ کیونکہ بعض دیگر امور و انہی تو ایسے بھی ہیں کہ قرآن کریم و احادیث رسول اللہ ﷺ میں موجود ہونے کی وجہ سے پہلے سے ہی قوم اپنے طور پر مانی ہوئی ہے۔ ورنہ دعوے نبوت سے بڑھ کر کون سے وہ امور ہیں جن کا قوم پر قبول کرنا اقل ہے؟۔ قبولیت کی امید نہیں۔ وحی الہام میں تو کسی مسلمان کو اعتراض نہیں۔ وحی نبوت غیر تشریحی کے مرزا قادیانی علی الاعلان مدعی ہیں۔

مرزا قادیانی نے ظلی بروزی نبوت کی تفسیر کیا کی ہے؟۔

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کہتے ہیں۔ ”کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے۔ اس لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے..... پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کی ظل ہیں۔“

(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء، ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰، منقول از تشیخ الاذہان ص ۱۰، ج ۱ ص ۱۳۱ و قول فیصل ص ۶) نوٹ! مرزا قادیانی نے (اشہد انہی غلطی کا ازالہ ص ۸، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲) میں ظلی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ مرزا قادیانی نے اس میں تصریح کر دی کہ ”تمام انبیاء بھی نبی کریم کے ظل تھے۔ مگر میں ان سب میں بڑھ کر ہوں۔“

مرزا قادیانی کو کس پایہ کی نبوت کا دعویٰ ہے؟۔

..... عبارت مذکورہ بالا بالحکم ملاحظہ ہو۔ جس میں حضور ﷺ کے مامور تمام انبیاء پر افضلیت کا دعویٰ ہے اور حضور ﷺ کے ماسوا تمام انبیاء پر فضیلت کا دعویٰ ہے اور حضور ﷺ سے برابری کا صرف ظلی اور اصلی کا برائے نام فرق رکھا ہے۔ کیونکہ بعد حصول جمیع کمالات نبوت معہ منصب نبوت کے فرق نہیں رہتا۔

..... ۲ ”اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔“ (چشمہ معرفت ص ۳۱، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲، ۱۹۰۸ء)

.....۳ انبیاء گرچہ بودہ اند بسے

من بعرفان نکمترم زکسے

آنچہ داداست ہر نبی راجام

دادآن جام رامرابتمام

کم نیم زان ہمہ بروے یقین

ہر کہ گوید دروغ است ولعین

(نزول مسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

نوٹ! مرزا قادیانی نے اس میں صاف تصریح کر دی کہ میں عرفان میں کسی نبی سے کم

نہیں ہوں اور یقیناً بغیر استثناء کسی نبی سے کم نہیں ہوں۔

.....۴ ”لہ خسف القمر المنیر وان لی غسا القمران المشرقان

اتنکر“ ﴿ترجمہ از مرزا قادیانی﴾ اس کے لئے (یعنی حضور ﷺ کے لئے ذرا ترجمہ کا ادب

قابل لحاظ ہے) چاند کا خسوف ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا کیا تو انکار کرے

(قصیدہ اعجازیہ ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

گا۔ ﴿

نوٹ! اس میں مرزا قادیانی نے صاف طور پر بالخصوص حضور ﷺ پر فضیلت بیان کی

ہے اور شق القمر کے معجزے کو خسوف قمر بتاتے ہیں۔

.....۵ (تحفہ گولڈویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳) پر جناب رسول اللہ ﷺ کے

معجزات کی تعداد ۳ ہزار لکھی ہے اور اپنے معجزات کی تعداد (حصہ ۵ براہین احمدیہ ص ۵۶، خزائن ج ۲۱

ص ۷۲) پر دس لاکھ بتلائی ہے۔ عبارت معجزہ کے بیان میں مذکور ہوگی۔

.....۶ ”جس نے اس بات کا انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے

تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار

کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں

نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔

اس لئے تلوار اور لڑنے والے گروہ کی محتاج نہیں اور اس لئے خدائے تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت

کے لئے صدیوں کے شمار کو رسول کریم ﷺ کی ہجرت سے بدر کی راتوں کے شمار کی مانند اختیار فرمایا

تا وہ شمار اس مرتبہ پر جو ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمال تام رکھتا ہے دلالت کرے۔“

(خطبہ الہامیہ ص ۲۷۱، خزائن ج ۱۶ ص ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۱۹۰ء)

نوٹ! مرزا قادیانی نے اس میں بعثت ثانی یعنی اپنی بعثت کو بعثت اول یعنی حضرت نبی کریم ﷺ کی بعثت سے افضل شان میں بتایا ہے اور اپنی بعثت کو بدر چودھویں رات کے چاند اور حضور ﷺ کی بعثت کو ہلال سے نسبت دی ہے۔ ظل اصل سے بڑھ گیا اگر کوئی یہ عقیدہ نہ رکھے وہ نص قرآنی کا منکر ہوگا۔

۷..... ”ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گذر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے۔ سبحان الذی اسری بعبدہ“

نوٹ! اس میں بھی ظاہر ہے کہ اپنی فتح اور غلبہ کی فضیلت حضور ﷺ کے فتح اور غلبہ پر بیان کی ہے۔ مرزا قادیانی کی فتح مبین حضور ﷺ کی فتح مبین سے بہت بڑی اور اغلب ہے۔

۸..... ”اکثر گذشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیش گوئیاں موجود ہیں۔ بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیش گوئیوں کو ان معجزات اور پیش گوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں۔“

۹..... ”اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

”پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول ﷺ نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح بن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

۱۰..... ”یہ عاجز اسرائیلی یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر ہے۔“

(براہین حصہ ۵ ص ۷۶، خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

۱۱..... ”ان اللہ خلق ادم وجعله سید او حاکما وامیراً علی کل ذی روح من الانس والجان کما یفہم من آیة اسجدوا لادم ثم ازله الشیطان واخرجه من الجنان ورد الحکومة الی هذه الثعبان ومس ادم ذلۃ وخزی

فی هذا الهرب والهوان وان الهرب سجال ولأ تقیاء مال عند الرحمن فخلق الله المسيح الموعود لیجعل الهزيمة على الشيطان فی اخر الزمان وكان وعداً مكتوباً فی القرآن“ (حاشیہ در حاشیہ خطبہ الہامیہ ص ۳۱۲، خزائن ج ۱۶ ص ۳۱۲) ”اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ہر ذی روح جن وانسان پر سید حاکم امیر بنایا۔ جیسا کہ آیت اسجد و الادم سے مفہوم ہوتا ہے۔ پھر شیطان نے اس کو جنت سے نکالا اور حکومت شیطان کے ہاتھ میں آئی اور آدم کو ذلت اور رسوائی نصیب ہوئی۔ مگر مال تقیاء کے لئے ہوتا ہے۔ پس اللہ نے آخر زمانہ میں شیطان کو ہزیمت دینے کے لئے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پیدا کیا اور یہ وعدہ الہی قرآن میں لکھا ہوا تھا۔“

نوٹ! اس میں صریحاً اپنی فضیلت آدم علیہ السلام پر بیان کی ہے۔ بلکہ تمام انبیاء پر یہاں تک کہ حضور ﷺ پر بھی فضیلت ظاہر کی کہ تمام انبیاء علیہ السلام شیطان کے مقابلہ میں ہزیمت خوردہ اور مغلوب رہے اب اخیر زمانہ میں مرزا قادیانی نے شیطان کو ہزیمت دی ہے۔ طرفہ یہ کہ یہ قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔ شاید مرزا قادیانی کی یہی فتح مبین ہے۔ جو نمبر ۷ میں مذکور ہوئی اور حضور ﷺ کی فتح مبین سے بڑھ چڑھ کر ہے۔

۱۲..... ”میں بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں..... میں ظلی طور پر محمد ہوں..... میرا نفس درمیان نہیں ہے۔ بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے..... مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے..... تمام انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی..... جب کہ بروزی طور پر میں آنحضرت ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوں جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲، از مواضع متفرقة)

نوٹ! مرزا قادیانی نے ان عبارتوں میں حضور ﷺ سے برابری کا دعویٰ کیا ہے۔ صرف ظلی اور اصلی کا برائے نام فرق رکھا ہے۔ کیونکہ بعد حصول جمیع کمالات حضور ﷺ کے کوئی فرق نہیں رہتا۔ ظلی بروزی نبوت کی تفسیر جو مرزا قادیانی نے (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء ص ۷، ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰) پر خود بیان کی ہے۔ جو پہلے پر نقل کر چکا ہوں اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام بھی حضور ﷺ کے ظل تھے۔ خاص خاص صفات میں مگر مرزا قادیانی ان سب سے بڑھ کر اور افضل ہیں کہ حضور ﷺ کے تمام ہی صفات میں ظل کامل اور وجود اور نبوت میں متحد محض ہیں۔

۱۳..... ”مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے۔“ (اشتہار منارۃ المسیح، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۸۸)

نوٹ! یعنی معاذ اللہ خود حضور ﷺ قادیان کی مسجد میں تشریف لائے ہیں اور یہی حضور ﷺ کی معراج ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی بعثت میں حضور ﷺ کے ترقی ہوئی ورنہ کیا حضور ﷺ شب معراج میں قادیان کی مسجد میں تشریف لائے تھے۔ جس کا اس وقت نام و نشان بھی نہ تھا۔ (اخبار الفضل قایان ج ۳ نمبر ۳۸، ۳۹، مورخہ ۱۹، ۲۱، ستمبر ۱۹۱۵ء، ص ۶۲ کم ۲) میں ہے۔ ”جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا (النبیین میں سب انبیاء علیہم السلام شریک ہیں۔ کوئی نبی مستثنیٰ نہیں آخضر ﷺ بھی اس النبیین کے لفظ میں داخل ہیں) کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور حکمت دوں (یعنی کتاب سے مراد تورات اور قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت اور منہاج نبوت و حدیث شریف) پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے مصدق ہو ان سب چیزوں کا جو تمہارے پاس کتاب و حکمت سے ہیں۔ (یعنی وہ رسول مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہیں جو قرآن و حدیث کی تصدیق کرنے والا ہے اور وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں) للتؤمنن بہ میں جو نون ثقلیہ ہے اہل علم جانتے ہیں کہ سخت تاکید کے معنوں میں آتا ہے۔ یعنی اے نبیو تم سب ضرور اس پر ایمان لانا اور ہر ایک طرح سے مدفرض سمجھنا۔ جب تمام انبیاء علیہم السلام کو مجھ (مسیح موعود) پر ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا کا نافرمان ہو تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں۔“ (منقول از عقائد محمودیہ نمبر اس ۱۷، ۱۸)

مرزا قادیانی کو ان کے خلف الرشید مرزا محمود قادیانی

کس درجہ کا نبی مانتے ہیں؟

۱..... ”امتی نبی کے یہ معنی نہیں کہ وہ پہلے سب انبیاء سے گھٹیا ہو۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے بہت سے انبیاء علیہم السلام سے یا آنحضرت ﷺ کے سوا باقی سب انبیاء سے افضل ہو۔“ (حقیقت النبوة ص ۴۰)

۲..... ”پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقی نبی ہیں۔ مگر بغیر شریعت جدیدہ کے۔“ (حقیقت النبوة ص ۱۷۴)

۳..... ”جس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت نوح،

حضرت ابراہیم، حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کو نبی کہہ کر پکارا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے چنانچہ ایک تو آیت مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد سے ثابت ہے کہ آنے والے مسیح کا نام اللہ تعالیٰ رسول رکھتا ہے۔“ (حقیقت النبوة ص ۱۸۸)

۴..... ”قرآن کریم میں تو یہ بھی نہیں لکھا کہ ایسا نبی کوئی نہیں گذرا جسے بالواسطہ نبوت ملی ہو۔ یہ بات تو ہم صرف اپنی عقل سے معلوم کرتے ہیں۔ ورنہ قرآن کریم نے صریح الفاظ میں ہرگز کہیں نہیں فرمایا کہ کل نبیوں کو نبوت بلا واسطہ ملی ہے..... اور قرآن کریم نے کہیں بھی اس بات کا ذکر نہیں فرمایا کہ پہلے کل انبیاء علیہم السلام براہ راست نبوت حاصل کرتے تھے یا یہ کہ نبی وہی ہو سکتا ہے جو براہ راست نبوت پائے۔“ (حقیقت النبوة ص ۶۱)

۵..... ”نبوت کے مفہوم میں بالواسطہ نبوت کا پانا یا بلا واسطہ پانا داخل ہی نہیں۔“ (حقیقت النبوة ص ۶۲)

۶..... ”نفس نبوت کے لحاظ سے تو سب نبی نبی ہیں۔ لیکن بعض خصوصیات کی وجہ سے ان کی کئی اقسام ہیں..... باقی رہیں خصوصیات ان کے لحاظ سے سینکڑوں اقسام کی نبوت ہو سکتی ہے۔ جیسے سب آدمی آدمیت کے لحاظ سے تو ایک ہیں۔ لیکن خصوصیات کو لو، تو انسانوں کی ہزاروں قسمیں بن جاتی ہیں۔“ (حقیقت النبوة ص ۲۳۷)

۷..... ”یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بے شک بعض اصطلاحات (مستقل نبی، حقیقی نبی، ظلی بروزی نبی، امتی نبی، تشریحی، غیر تشریحی نبی) نبوت کی تشریح کے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ لیکن وہ اصطلاحات قرآن کریم یا حدیث کے الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے لوگوں کو نبوت کے اقسام سمجھانے کے لئے خود وضع فرمائی ہیں۔“ (حقیقت النبوة ص ۱۵۸)

نوٹ! مرزا محمود قادیانی نے حقیقت النبوت میں بہت تفصیل سے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی نبوت سمجھانے کے لئے نبوت شرعیہ کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک وہ نبی جو شریعت جدیدہ اور نئے احکام لاتے ہیں۔ ان کا حقیقی نبی تشریحی نام رکھا ہے۔ دوسرے وہ نبی جو نئی شریعت نہیں لاتے اور بغیر کسی نبی کی اقتداء کئے ہوئے اور بغیر فیض پہلے نبی کا حاصل کئے براہ راست نبی بنائے گئے۔ ان کا مستقل غیر تشریحی نبی نام رکھا ہے۔ تیسرے وہ نبی جو پہلے نبی کی اقتداء اور فیض حاصل کرنے کے بعد خداوند تعالیٰ نے ان کو رسول اور نبی بنا کر قوم کی طرف مبعوث کیا ہو۔ ان کا نام امتی

نبی یا ظلی بروزی نبی غیر تشریحی نام رکھا ہے۔ لیکن نبوة میں سب برابر ہیں۔ مرزا قادیانی تیسری قسم میں داخل ہیں۔

۸..... ڈائری خلیفہ قادیان مطبوعہ (اخبار الفضل ج ۱۰ نمبر ۵، ۵، ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء) میں ہے۔ ”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔“

۹..... ”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا۔ اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی۔“ (قادیانی ریویو بابت ماہ جون ۱۹۲۹ء)

نوٹ! اس جزوی فضیلت کو ذرا غور سے مطالعہ کیجئے۔ مرزا محمود قادیانی کی یہ گہری پالیسی مصلحت وقت پر مبنی ہے کہ مرزا قادیانی نے تشریحی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ حالانکہ کھلے بندوں مرزا قادیانی نے نبوة تشریحہ اور شریعت جدیدہ کا صراحتاً دعویٰ کیا ہے۔ لیکن چونکہ مطلقاً نبوة کا دعویٰ ہی صراحتاً قطعیات اسلام کے خلاف تھا اور جانتے تھے کہ قرآن کریم کھلا ہوا فرمان ”ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب: ۴۰)“ مدعی کے منہ پر مہر رکھ دے گا۔ اس لئے مرزا قادیانی کو اس دعویٰ میں نیرنگی اور ایچ پیچ سے کام لینا پڑا۔ کہیں مجازی نبی بنے اور کہیں ظلی نبی اور کہیں غیر تشریحی نبی اور کہیں صاف تشریحی نبی ہونے کے دعوے کئے ہیں جو کچھ عنوانات اختیار کئے یا دعاوی بدلے وہ سب محض بھولے بھالے نادان مسلمانوں کو پھانسنے کے لئے ہیں۔ تاکہ وہ بدکنے نہ پائیں کہیں حضور ﷺ کے شاگرد اور نائب بنے اور کہیں افضل۔

مرزا قادیانی نے صراحتاً نبی صاحب الشریعت ہونے کا دعویٰ کیا ہے

۱..... ”اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ: ”هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“ (اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

۲..... ”هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق و تہذیب الاخلاق لتنذر قوماً ما نذر ابائهم ولتدعو قوماً آخرین“ (ضمیمہ تحفہ گوڑ وی ص ۲۳، خزائن ج ۱ ص ۴۲، ۴۳، اربعین نمبر ۳ ص ۳۵، خزائن ج ۱ ص ۴۲۶) ”خدا وہ خدا ہے کہ جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔“

نوٹ! مرزا قادیانی نے اپنی اس وحی میں صاف صاف رسول صاحب شریعت ہونے اور دین حق لانے کا دعویٰ کیا ہے۔ جو تمام ادیان پر غالب ہے اور علاوہ اس کے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ اس آیت شریفہ قرآنیہ کے جناب رسول اللہ ﷺ مصداق نہیں ہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی ہیں۔ جو قطعاً کفر ہے۔

۳..... ”ما سو اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم ویحفظوا فروجہم ذالک از کسی لہم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے۔ جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان هذا لفي الصحف الاولى صحف ابرهيم وموسىٰ یعنی قرآنی تعلیم تو ریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر و نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ اگر تو ریت یا قرآن کریم میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ تھی۔“

۴..... ”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے اوپر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا..... اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔“

نوٹ! مرزا قادیانی نے ان عبارات میں تصریح کر دی ہے کہ میں صاحب الشریعت نبی ہوں۔ مجھ پر احکام و امر و نہی نازل ہوتے ہیں۔ یہی شریعت وہ دین حق ہے جس کے ساتھ مرزا قادیانی بھیجے گئے۔ جو نمبر ۱، ۲ میں مذکور ہوا، اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ میری وحی اور میری تعلیم کو سب انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا ہے۔ اگر مرزا قادیانی کی شریعت پر عمل اور اعتقاد نہ کیا گیا تو نجات نہیں۔

.....۵ ”قل یا یہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً“ (اشتہار معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰، براہین پنجم خزائن ج ۲۱ ص ۴۲۰) ”کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف رسول اللہ ہو کر آیا ہوں۔“

.....۶ ”قل ایما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الہکم اللہ واحد“ ”ان کو کہہ دیجئے کہ میں تو ایک انسان ہوں میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۸۱، ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۸۲، ۸۵)

.....۷ ”واتل علیہم ما اوحی الیک من ربک“ ”اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گی ہے وہ ان لوگوں کو سنا جو تیری جماعت میں داخل ہوں گے۔“ (حقیقت الوحی ص ۷۴، خزائن ج ۲۲ ص ۷۸)

نوٹ! ان تینوں آخری نمبروں میں صاف ظاہر ہے کہ دعویٰ نبوت اور بعثت عامہ کے علاوہ مرزا قادیانی کی وحی میں اوامر اور عقیدہ توحید الہی نازل ہوئے جو عین شریعت ہے اور مرزا قادیانی کی نبوت کا فہم عقیدہ اور ان کی وحی پر ایمان لانا، شریعت مصطفویہ پر ایک اور نیا فرض جو تمام فرائض سے مقدم اور مدارجات ہے اضافہ کیا گیا۔

.....۸ ”جا بجا خدا تعالیٰ نے میری وحی میں قرآن کو پیش کیا ہے۔“

(اعجاز احمدی ص ۳۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

نوٹ! اس سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن کریم مرزا قادیانی کی وحی میں آ کر مرزا قادیانی کی وحی کا تابع ہے اور قرآن شریف کو خدا تعالیٰ نے ”انہ لفسی الصحف الاولیٰ“ صحف ابرہیم و موسیٰ (الاعلیٰ: ۱۸، ۱۹) ”اور“ وانہ لفسی زبر الاولین (الشعرا: ۱۹۶) ”فرمایا ہے یعنی یہ قرآن اور اس کی تعلیم توریت اور صحف اولیٰ اور پہلی کتابوں میں بھی موجود ہے تو جیسے پہلے انبیاء صاحب شریعت تھے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کی وحی بھی جس میں قرآن کریم موجود ہے جو ایک شریعت مستقلہ ہے شریعت ہوئی اور مرزا قادیانی رسول صاحب شریعت ہوئے اور بعض احکام و عقائد جو اضافہ کئے گئے۔ وہ احکام جدیدہ ہوں گے اور جب مرزا قادیانی کی وحی میں ایک جگہ مرتب ہیں اور مثل قرآن اور توریت اور انجیل مقدسہ وغیرہ کے قطعی اور یقینی اور ان پر ایمان لانا فرض تو اب مرزا قادیانی کے صاحب کتاب جدید پنجم رسول ہونے کے دعوے میں کیا شک باقی رہا؟۔

۹..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام ولوا العزم اور صاحب شریعت انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں۔ ”ولا حل لکم بعض الذی حرم علیکم (آل عمران: ۵۰)“ ”یحکم اهل الانجیل بما انزل اللہ فیہ (مائده: ۴۷)“ ”اولو العزم من الرسل (احقاف: ۳۵)“ ”تو جو شخص عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے اور فضیلت کلی کا مدعی ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۳۹، ۱۵۰، ۱۵۵ کی تلخیص وغیرہ، حقیقت النبوة ص ۱۵، ۱۶) وہ نبوت اور صاحب شریعت ہونے کا پہلے مدعی ہے۔

۱۰..... جب مرزا قادیانی نے (خطبہ الہامیہ کے ص ۲۷۲، خزائن ج ۱۶ ص ۲۷۲) میں اپنی بعثت کو حضور ﷺ کی بعثت سے افضل و اکمل شان میں بتلایا ہے اور وہ وجود باوجود ہلال کی مانند ظاہر ہوا تھا اور معاذ اللہ مرزا قادیانی بدرکامل تھے اور (اشتہار منارۃ المسیح و خطبہ الہامیہ تلخیص ص ۲۲، ۲۳، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً) میں اپنی بعثت کو حضور ﷺ کے لئے معراج بتلائی۔ اب غور کرو کہ وہ ہلال تو صاحب الشریعت ہو اور بدرکامل صاحب شریعت نہ ہو۔ این چہ بوالعجبی است!

۱۱..... ”فاتخذوا من مقام ابراہیم مصلے . انا انزلناہ قریباً من القادیان“ (حقیقت الوحی ص ۸۸، خزائن ج ۲۲ ص ۹۱) ”ابراہیم علیہ السلام کی جگہ کو قبلہ بناؤ اور مصلیٰ ٹھہرا لو، ہم نے اس کو قادیان کے قریب نازل کیا ہے۔“

نوٹ! اس میں مرزا قادیانی نے صاف طور پر قادیان اپنی جگہ کو قبلہ مقرر کیا ہے اور ابراہیم سے خود مرزا قادیانی مراد ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے (اربعین نمبر ۳ ص ۳۲، خزائن ج ۱۷ ص ۲۲۱) میں اپنا ایک الہام لکھا ہے۔ ”آ خر زمانہ میں ایک ابراہیم (یعنی مرزا قادیانی) پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔“ ایسی حالت میں مرزا قادیانی کی وحی ”فاتخذوا من مقام ابراہیم مصلے“ پر عمل نہ کرنا۔ مرزا محمود صاحب کی غلطی نہیں تو کیا ہے؟

۱۲..... ”آنچہ داداست ہر نبی راجام دادآن جام رامرا بہ تمام“ (نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷) ”خدا نے جو پیالہ ہرنی کو دیا ہے وہ پیالہ مجھ کو بتامہ دیا ہے۔“

نوٹ! اس سے ظاہر ہے کہ جو کچھ پہلے نبیوں کو ملا ہے اس کے علی وجہ الاتم ملنے کے خود مرزا قادیانی مدعی ہیں تو کیا شریعت جدیدہ پیچھے رہ گئی۔ کیونکہ سینکڑوں نبی صاحب شریعت جدیدہ ہو چکے ہیں۔

۱۳..... ”جب کہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں مجھ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کی ظلیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سن کر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق الیقین پر بنا ہے۔“

(اربعین نمبر ۲ ص ۱۹، خزائن ج ۱ ص ۴۵۴)

”اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس اُنبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرے۔“

(اربعین نمبر ۳ ص ۱۵، خزائن ج ۱ ص ۴۰۱، ضمیمہ تحفہ گولڈویس ۱۰، خزائن ج ۱ ص ۵۱)

مگر ہم باادب عرض کرتے ہیں کہ پھر وہ حکم کا لفظ جو مسیح موعود کی نسبت صحیح بخاری میں آیا ہے۔ اس کے ذرا معنی تو کریں ہم تو اب تک یہی سمجھتے تھے کہ حکم اس کو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے، ناطق سمجھا جائے۔“

”اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ

کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں۔ جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں“ (اعجاز احمدی ص ۳۰، ۳۱، خزائن ج ۱ ص ۱۴۰)

”جا بجا خدا تعالیٰ نے میری وحی میں قرآن کریم کو پیش کیا ہے۔“

(اعجاز احمدی ص ۳۱، خزائن ج ۱ ص ۱۴۰)

”قرآن کریم اور الہامات مسیح موعود (مرزا قادیانی) دنوں خدا تعالیٰ کے کلام ہیں۔

دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے قرآن کو مقدم رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں۔ کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت ﷺ کے منہ سے نہیں سنی۔“

(اخبار قادیان الفضل ج ۲ نمبر ۳۳ ص ۶، ۳۰، اپریل ۱۹۱۵ء، لخص)

(منقول از رسالہ جماعت لاہوری بینڈیل نمبر ۲ ص ۳، از مسیح احمدی مشری ایسوسی ایشن لاہور)

نوٹ! ان عبارتوں میں دعویٰ نبوت تشریحی ظاہر ہے۔ کیونکہ شریعت محمد ﷺ کے

وہ احکام جو حدیثوں سے ثابت ہیں مرزا قادیانی کی وحی کے مقابلہ میں ساقط اعتبار ہیں اور قرآن کریم مرزا قادیانی کی وحی میں آکر ان کی وحی کا تابع اور قرآن کریم بھی اس معنی میں معمول بہ ہے۔ جو معنی مرزا قادیانی بیان فرمائیں۔

۱۴..... ”جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان نہ لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔“

”میں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود ہوں خدا نے مجھے یہ حکم نہیں دیا کہ میں جہاد کروں اور دین کے لئے لڑائیاں کروں۔“ (تمہ حقیقت الوحی ص ۳۵، خزائن ج ۲۲ ص ۴۶۸)

”کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔“

(خطبہ البہامیہ ص ۱۷، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً تلخیص)

”یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کی جائے اور جہاد کے خراب مسئلہ کے خیال کو دلوں سے مٹایا جائے۔“ (اعجاز احمدی ص ۳۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۴)

نوٹ! مرزا قادیانی نے کیسی وضاحت سے لکھا ہے کہ جہاد کا حکم جو رسول اللہ ﷺ پر مشروع ہوا تھا وہ حکم مرزا قادیانی کی شریعت میں موقوف اور حرام کیا گیا۔ کیا اب بھی مرزا قادیانی کے صاحب شریعت جدیدہ ناسخ ہونے میں کچھ شبہ ہو سکتا ہے۔ جب جہاد منسوخ ہو گیا تو احکام غنیمت و فئے و خمس و جزیہ وغیرہ سب منسوخ ہو گئے۔

۱۵..... ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے۔ جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔“

”میں خدا تعالیٰ کی ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیوں کر رد کر سکتا ہوں میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

”مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح میں کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا کلام یقین کرتا ہوں۔“ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

”اور میں جیسا کہ قرآن کریم کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔“

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۵، ایک غلطی کا ازالہ ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰)

”یہ مکالمات الہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ وہ کلام جو میرے پرنازل ہوا یقینی اور قطعی ہے..... اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔“

(تجلیات الہیہ ص ۲۰، خزائن ج ۲۰ ص ۴۱۲، حقیقت النبوة ص ۷۵)

”میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔“

(اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۶)

”مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پرنازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

نوٹ! جب مرزا قادیانی کی وحیں ایک جگہ (تذکرہ) مرتب ہیں اور ان میں احکام اوامرو نواہی و عقائد بھی موجود ہیں اور مثل قرآن، توریت، انجیل مقدسہ کے قطعی اور یقینی کلام اللہ، اور ان پر ایمان لانا فرض تو اب مرزا قادیانی کے صاحب کتاب جدیدہ اور شریعت جدیدہ رسول ہونے کے دعوے میں کیا شک باقی رہا، تا وقت یہ کہ مرزا قادیانی کی وحیوں پر ایمان نہ لایا جائے گا۔ مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس میں شک کرنے سے کافر ہو جائے گا۔

”سیخ موعود (مرزا قادیانی) کے الہامات میں شک کرنا کفر ہے۔“

(حقیقت النبوة ص ۷۵)

”قرآن کریم اور الہامات سیخ موعود (مرزا قادیانی) دونوں خدا تعالیٰ کے کلام ہیں۔

دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے قرآن کو مقدم رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔“

(الفضل ج ۲ نمبر ۱۳۳ ص ۶، ۳۰ اپریل ۱۹۱۵ء)

۱۶..... ”سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی

ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔“ (اربعین نمبر ۴ ص ۱۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۵)

نوٹ! اس سے ظاہر ہے کہ شریعت محمد ﷺ کی تعلیم و تعمیل جو تیرہ سو برس سے چلی آرہی ہے۔ منسوخ ہے اور شریعت مرزا سیخ پر اب عمل کرنا ضروری ہے۔ تیرہ سو برس کی شریعت محمدیہ سورج کی کرنوں کے مشابہ ہے اور شریعت مرزا سیخ چاند کی ٹھنڈی روشنی کے مشابہ ہے۔ کیا

اس سے بڑھ کر بھی شریعت جدیدہ ناسخہ کا دعویٰ ہو سکتا ہے؟۔

۱۷..... ”الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔“ (انجام آٹھم ص ۶۲، خزائن ج ۱۱ ص ۶۲)

”خدا نے میری وحی اور میری تعلیم میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے جس کے کان ہوں سنے۔“ (اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱ ص ۴۳۵ حاشیہ)

”آ خر زمانہ میں ایک ابراہیم (مرزا قادیانی) پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں سے وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔“ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۲، خزائن ج ۱ ص ۴۲۱)

”مبارک ہے وہ شخص جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہوں اور میں اس کے سب نوروں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔“ (کشتی نوح ص ۵۶، خزائن ج ۱ ص ۶۱)

”اس بات کو قریباً نو برس کا عرصہ گذر گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی تھی۔“ (اربعین نمبر ۴ ص ۱۲، خزائن ج ۱ ص ۴۲۱ حاشیہ)

مرزا قادیانی نے جو ڈاکٹر عبدالکلیم خان کو خط لکھا تھا اس میں ہے۔
”بہر حال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ (منقول از پنج المصلیٰ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۲۷۱، ۳۰۸، مضمون واحد) میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ج ۲ ص ۱۶۷)

خود ہی اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ: ”جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا..... جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔ اس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ج ۲ ص ۱۶۷)

”کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود تمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے

کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے۔ کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔“ (حقیقت الوحی ص ۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

”مگر ہم قرآن کے نص کی رو سے اس بات پر مجبور ہو گئے کہ اس بات پر ایمان لائیں کہ آخری خلیفہ اسی امت میں سے ہوگا اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر آئے گا اور کسی مومن کی مجال نہیں کہ اس کا انکار کرے۔ کیونکہ یہ قرآن کریم کا انکار سے اور جو کوئی قرآن کریم کا منکر ہے وہ جہاں جائے گا عذاب کے نیچے یعنی کسی طرح اس کی نجات نہیں ہے۔“

(خطبہ البامیہ ص ۷۶، ۷۷، خزائن ج ۱۶ ص ۱۶۷)

مرزا محمود وغیرہ نے بھی بہت تصریح سے لکھا ہے کہ: ”مرزا قادیانی کا منکر کافر ہے۔ قرآن کریم میں انبیاء کے منکرین کو کافر کہا گیا ہے اور ہم لوگ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ اس سے ہم آپ کے منکروں کو کافر کہتے ہیں..... ہر ایک جو مسیح موعود کی بیعت میں داخل نہیں ہو چکا کافر ہے۔ جو حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔ آپ نے (مرزا قادیانی نے) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے۔ مگر مزید اطمینان کے لئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا۔ ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر ٹھہرایا ہے۔“ (تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۰، ۱۴۱، بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

”مرزائیوں کے سوا دنیا بھر کے سب مسلمان خواہ ان کو مرزا قادیانی کی خبر ہوئی یا نہیں سب کافر ہیں۔“ (انوار خلافت ص ۹۰) میں تصریح دیکھو کہ: ”مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اطاعت میں ہی نجات ہے۔“ (فہرست حقیقت النبوة ص ۱۵۶)

نوٹ! ان تمام عبارتوں سے واضح ہے کہ مرزا قادیانی کی وحی نبوت اور ان کی تعلیم تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ہے۔ ان ہی کی اطاعت میں نجات ہے۔ جو کچھ کہتے ہیں۔ اس پر ایمان لاؤ اور جس کو مرزا قادیانی کی دعوت پہنچی اور ان کو نبی اللہ قبول نہ کیا یا توقف کیا یا انکار کیا وہ کافر ہے مسلمان نہیں۔ مرزا قادیانی کا منکر خدا اور محمد رسول اللہ ﷺ اور سب نبیوں کا منکر ہے۔ قرآن کریم کی نص کا بھی منکر ہے۔ اس کی کسی طرح نجات نہیں۔ یہ تو بالکل سفید جھوٹ اور افتراء علی اللہ ہے کہ قرآن کریم میں نصاً موجود ہے کہ مرزا قادیانی نبی اللہ اور آخری خلیفہ محمد ﷺ ہو کر مبعوث ہوں گے۔ معاذ اللہ! البتہ مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت تشریحی سے پہلے خود تصریح کی ہے۔ ”یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کا انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں

کی شان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسے ہی جناب الہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الہیہ سے سرفراز ہوں۔ ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔“

(حاشیہ تریاق القلوب ص ۱۳۰، خزائن ج ۱۵ ص ۴۳۲)

اس سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ مرزا قادیانی نے نبوت تشریحی اور احکام جدیدہ کے دعوے کرنے کے بعد اپنی نبوت کے منکر کو کافر اور اپنی وحی اور تعلیم کو مدرجات کہا ہے۔ کیونکہ نبی صاحب شریعت جدیدہ کے ماسوا کسی کا منکر کافر نہیں۔ لیکن جب نبوت تشریحیہ جدیدہ کا دروازہ کھل گیا تو اب منکر کے کافر نہ ہونے کے کیا معنی؟۔ ورنہ کیا اس سے پہلے انکار کرنے سے مفتدی قرار دینا لازم نہیں آتا تھا اور مفتدی قرار دے کر مکفر نہیں بناتا تھا؟۔ ہاں مگر صاف صاف دعویٰ کرنا بھی مناسب موقع نہ تھا۔ لہذا ایچ پیج سے جواب دیا گیا اور پھر آخر میں صاف لکھ دیا اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں اور نیز ہر نبی کے انکار سے جو کافر بنتا ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ سچے نبی کو مفتدی قرار دیتا ہے۔ اگر نبی کو اس کے دعویٰ میں سچا یقین کرتا ہے تو انکار کی کوئی وجہ ہی نہیں اور یہ بھی خوب کہی کہ میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔ جبکہ کوئی شخص عقائد اسلامیہ صحیحہ رکھتا ہے تو کسی کی تکفیر سے کافر کیسے بن جاتا ہے؟۔ ہاں کسی مسلمان صحیح العقیدہ کو اس کے عقائد اسلامیہ کی بناء پر کافر سمجھے تو ضرور وہ شخص خود کافر ہے کہ اس نے عقائد حقہ اسلامیہ کو کفر سمجھا، نہ کہ اس کے عقائد باطلہ کفریہ خلاف عقائد اسلامیہ کی بناء پر کافر کہنے سے کافر ہو جاتا ہے۔ اگر چہ غلط فہمی ہی سے کافر کہے اور اگر بلا وجہ بھی کہے تو بھی سخت گناہ ہے۔ اس کا وبال خود اسی پر پڑے گا، نہ کفر ہے۔

۱۸..... مرزا قادیانی نے دوسرے پہلو سے بھی سب مسلمانوں کو ان کی نبوت نہ

ماننے اور ان پر ایمان نہ لانے کی وجہ کافر کہا ہے۔ (حاشیہ اربعین نمبر ۳ ص ۲۸، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۷) میں لکھتے ہیں کہ: ”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعاً حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔“

اور (حاشیہ ضمیمہ تحفہ گوڑو دیہ ص ۲۸، خزائن ج ۱۷ ص ۶۴) میں بھی اسی طرح ہے اور مرزا قادیانی پر ایمان لانے والے کو زندہ اور نہ ایمان لانے والوں کو مردے سے تشبیہ دے کر لکھتے ہیں کہ: ”کیا زندہ مردے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ سوال ہوا کہ کسی جگہ امام نماز حضور (مرزا قادیانی) کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے

واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔“

(فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۸۲)

نوٹ! پہلے ہر مسلمان کے پیچھے بشرط یہ کہ مسلمان ہو نماز پڑھنی جائز تھی۔ مکروہ وغیرہ کی بحث تھی۔ لیکن مرزا قادیانی کی شریعت میں تقریباً تمام دنیا کے چالیس کروڑ مسلمان مرزا قادیانی کو نبی اللہ نہ ماننے اور ان پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے کافر ہو گئے۔ لہذا اب بحکم الہی مرزائیوں کے سوا کسی مسلمان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ بلکہ حرام ہے اور قرآن کریم کا حکم ”واركعوا مع الراکعین (بقرہ: ۴۲)“ اور حدیث کافرمان ”صلوا خلف کل برو فاجر (رواہ الدار قطنی والبیہقی ج ۴ ص ۲۹، باب الصلوٰۃ علی من قتل نفسہ غیر مستحل لقتلہا، عن ابی ہریرہ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص ۹۱)“ منسوخ ہو گیا۔ اس سے بڑھ کر شریعت جدیدہ کا اور کیا دعویٰ ہو سکتا ہے اور مرزا محمود قادیان (برکات خلافت ص ۷۳) پر لکھتے ہیں کہ: ”وہ نکاح یعنی مرزائیوں کی لڑکی کا نکاح مسلمانوں کے ساتھ جائز ہی نہیں۔“

۱۹..... ”اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔“ (تمتہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

”ہاں اگر یہ اعتراض ہو کہ اس جگہ وہ معجزات کہاں ہیں تو میں صرف یہی جواب نہ دوں گا کہ میں معجزات دکھلا سکتا ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی ﷺ کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے۔ اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔“ (تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۳۶، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۴)

”اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔“ (تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

”در حقیقت یہ خرق عادت نشان ہیں اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ

احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔“

(براہین حصہ پنجم ص ۵۶، خزائن ج ۲۱ ص ۷۲)

”اور اگر خطوط بھی اس کے ساتھ شامل کئے جائیں جن کی کثرت کی خبر بھی قبل از وقت گمنامی کی حالت میں دی گئی تھی تو شاید یہ اندازہ کروڑ تک پہنچ جائے گا۔ مگر ہم صرف مالی مدد اور بیعت کنندوں کی آمد پر کفایت کر کے ان نشانوں کو تخمیناً دس لاکھ نشان قرار دیتے ہیں۔“

(براہین پنجم ص ۵۸، خزائن ج ۲۱ ص ۷۵)

”یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں..... اور اگر ان پیش گوئیوں کے پورا ہونے کے گواہ اکٹھے کئے جائیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے۔“

(اعجاز احمدی ص ۱۹ ج ۱ ص ۱۰۷)

”اس جگہ اکثر گذشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیش گوئیاں موجود ہیں۔ بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیش گوئیوں کو ان معجزات اور پیش گوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں۔“

(نزول المسح ص ۸۲، خزائن ج ۱۸ ص ۴۶۰)

”اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔“

(پشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

”مثلاً کوئی شریٰ النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔“

(تحفہ گولڑویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳)

نوٹ! ان عبارتوں سے واضح ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری نبوت ثابت کرنے کے لئے تین لاکھ بلکہ دس لاکھ بلکہ ساٹھ لاکھ بلکہ کروڑ تک معجزات دکھائے ہیں۔ معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات کو ان معجزات سے کچھ نسبت ہی نہیں۔ اگر نوح کے زمانہ میں دکھائے جاتے تو وہ لوگ کبھی غرق نہ ہوتے۔ میرے معجزات سے ہزار نبیوں کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔

اور حضرت سرور کائنات ﷺ کی نبوت ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے تین ہزار معجزات دکھائے ہیں۔ یعنی مرزا قادیانی کے معجزے تمام انبیاء بلکہ حضور ﷺ کے معجزات سے بھی بہت زیادہ ہیں۔ صرف کبھی مصلحت وقت سے حضور ﷺ کا استثناء کر دیا ہے۔

الحاصل مرزا قادیانی کی نبوت کا اثبات خداوند عالم کو اس قدر مطلوب اور مہتمم بالشان تھا کہ کسی نبی کی نبوت کا اثبات ایسا مطلوب نہیں۔ پھر تعجب غایۃ تعجب ہے کہ ایسی نبوت مطلوبہ مہتمم

بالشان نبوت تشریح نہ ہو اور جن نبوتوں کا اثبات اس قدر اہم نہیں وہ نبوتیں تشریحیہ ہوں۔ مرزا محمود قادیانی کی یہ ناقدر شناسی نہایت تعجب انگیز ہے۔

۲۰..... جب مرزائیوں کا مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر عین ایمان ہے اور لا الہ الا اللہ پر بھی ایمان ہے۔ جیسے آدم علیہ السلام کو صلی اللہ اور نوح علیہ السلام کو نجی اللہ اور ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ اور موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ اور عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ اور محمد ﷺ کو حبیب اللہ وغیرہ وغیرہ خطاب الہی ہیں۔ ایسے ہی مرزا قادیانی کو اپنے لئے جری اللہ کا خطاب حاصل ہونے کا دعویٰ ہے۔ تو پھر لا الہ الا اللہ اور غلام احمد قادیانی جری اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے کلمہ لا الہ الا اللہ غلام احمد جری اللہ کا انکار چہ معنی دارد؟۔

مرزائیوں کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ مسلمان لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ یا رسول اللہ اور لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ یا رسول اللہ وغیرہ۔ انبیاء علیہم السلام سابقین کے کلمہ تو حید و رسالت پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن تا وقتیکہ محمد ﷺ کی نبوت پر ایمان نہ لائیں۔ مسلمان نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح مرزائیوں کے نزدیک تا وقتیکہ مرزا قادیانی کی نبوت اور ان کی وحی پر ایمان نہ لائے مسلمان نہیں اب صرف کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں۔ تا وقتیکہ لا الہ الا اللہ غلام احمد رسول اللہ کا بھی اقرار نہ کریں۔ ہاں مرزا قادیانی کی وحی یاد آگئی۔

”محمد رسول اللہ ﷺ اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷، مندرجہ حقیقت النبوة ص ۲۶۲، ۲۶۱)

لہذا کلمہ تو حید و رسالت میں عند التوریہ اور وقت مصلحت کے تغیر لفظی کی ضرورت نہیں انہی الفاظ اور اسی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں مرزا قادیانی کی رسالت کا اقرار اور ان کی نبوت کا ارادہ ہو سکتا ہے۔ یقیناً تمام مرزائیوں کا یہی مطمح نظر ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ سے مرزا رسول اللہ مراد لیتے ہیں۔ ورنہ کیا مرزا محمود اس کی شہادت دے سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے بعد صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار مسلمان بنا سکتا ہے۔ اگرچہ مرزا قادیانی کی نبوت کا منکر ہو۔ بے شک جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی نہ ماننے سے یہودی کافر ہوئے اور عیسائی ایک مذہب الگ شمار ہوا تو مرزا قادیانی جو بزعم خود پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں افضل ہیں۔ ان کی نبوت کے انکار سے مسلمان کیسے کافر نہ ہوں گے۔ (وہ بھی ۲۰ کروڑ ترقی اسلام خوب کی) اور یہ ایک نیا مذہب اسلام کے غیر کیوں شمار نہ ہو۔

نوٹ! بعض جگہ جو مرزا قادیانی نے پالیسی سے یہ لکھا ہے کہ: ”میں بغیر کسی جدید شریعت کے نبی ہوں۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۷، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱)

محض غلط اور دھوکہ ہے۔ چنانچہ (اربعین نمبر ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵) کی عبارت سے خوب واضح ہو چکا کہ صاحب الشریعت نبوت کے مدعی ہیں۔ ہر نبی جو شریعت لاتا ہے وہ وہی شریعت ہوتی ہے۔ جو من جانب اللہ بذریعہ جبرائیل علیہ السلام اس نبی پر نازل ہوتی ہے۔ یہی شریعت جدیدہ ہے۔ خواہ شریعت سابقہ کے موافق ہو یا مخالف اور چونکہ اس وقت یہی نبی صاحب الزمان ہیں اور انہی کی نبوت اور وحی پر ایمان لا کر اس نبی کی شریعت پر عمل کرنا فرض ہوگا۔ خواہ شریعت سابقہ کے موافق ہو یا مخالف ہر صورت میں یہی شریعت واجب العمل ہے۔ لہذا یہ شریعت شریعت سابقہ کی ناسخ ہوگی اور براہ راست نبوت حاصل ہونے کے متعلق وہ خود (حقیقت الوحی ص ۶۷، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰) میں لکھ چکے ہیں کہ: ”خدا تعالیٰ نے مجھے..... وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطاء کی گئی ہے۔“

اور (ص ۶۲، خزائن ج ۲۲ ص ۶۴) میں ہے کہ: ”سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کثیر حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔“

اور (ایک غلطی کا ازالہ ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰) میں ہے کہ نبوت صرف موہبت ہے۔ (مندرجہ حقیقتہ النبوت ص ۲۶۴)

مرزا قادیانی نے (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۸، خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۶) میں لکھا ہے کہ: ”شریعت کا لانا اس کے لئے (یعنی نبی کے لئے) ضروری نہیں۔“ مرزا قادیانی اپنی نبوت کے نشہ میں بے حواس ہو گئے نہیں سمجھتے کہ جب میری وحی میں برابر خدا کی طرف سے اوامر و نواہی نازل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ (اربعین نمبر ص ۷، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۶) کی عبارت سے واضح ہے تو یہ شریعت نہیں تو اور کیا ہے؟

مرزا سیو! نبوت بغیر شریعت کے کوئی بھی نبوت نہیں۔ یہ تو تم کو مرزا قادیانی دفع الوقتی کا سبق دے گئے ہیں اور نیز یہ تو تم کو خوب معلوم ہے کہ ہر نبی پر ایمان لانا اجزاء ایمان میں داخل ہے۔ بغیر ان پر ایمان لائے ایمان معتبر نہیں ہوتا۔ لہذا ہر وہ شخص جو دعویٰ نبوت کر کے لوگوں کو اپنے اوپر ایمان لانے کی طرف بلاتا ہے۔ وہ ایمان کے اجزاء میں ایک اور اہم جز کو یعنی اپنے اوپر ایمان لانے کو پہلی شریعت پر زیادہ کرتا ہے اور یہ ایمان بالرسالۃ تمام فرضوں سے بڑھ کر فرض

ہوگا۔ پس اس سے بڑھ کر اور کون سا حکم نبوت تشریحی کا ہو سکتا ہے؟۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے (اربعین نمبر ۴ ص ۶ کے حاشیہ خزائن ج ۱ ص ۴۳۵) میں آواز بلند پکار دیا کہ: ”کہ اب میری تعلیم اور میری وحی کو خدا تعالیٰ نے مدارنجات ٹھہرایا ہے۔“

اور اشتہار معیار الاخیار میں اپنی وحی کا عام اعلان کر دیا۔ ”قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً“ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۷۰ از البشری ج ۲ ص ۵۶)

دیکھئے اس وحی میں امر ہو رہا ہے کہ عام اعلان کر دیجئے کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ اس میں شریعت جدیدہ بھی ہے اور وہ بھی نیا حکم جو پہلی شریعت میں نہیں۔ بلکہ شریعت سابقہ پر ایک اہم فرض واجب الایمان کا اور اضافہ کیا گیا۔ برخلاف نزول عیسیٰ علیہ السلام کے کہ اہل اسلام ان کی رسالت پر ایمان پہلے لاکھے ہیں اور بواسطہ حضور ﷺ ایمان کامل ہو چکا ہے۔ اب وہ بعد نزول نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہوں گے۔ یعنی اس امت کے لئے نبی ہو کر تشریف نہ لائیں گے اور اہل اسلام بعد نزول ان پر ایمان پھر سے نہیں لائیں گے اور نہ وہ اہل اسلام کو اپنے اوپر ایمان لانے کی طرف مدعو کریں گے۔ بلکہ اہل اسلام کو ان کی معرفت میں بھی شبہ پیش نہ آئے گا۔ ہاں نصاریٰ ان کے واسطے سے محمد ﷺ پر ایمان لا کر اسلام قبول کر کے کامل الایمان ہو جائیں گے۔ البتہ یہود انکاری ہیں اور بعض یہود اس وقت بھی منکر ہوں گے۔ جن کو اسلام کی طرف دعوت دیں گے اور مسلمان بنا کر ایمان لانے کی طرف بلائیں گے۔ جو مسلمان نہ ہوگا ہلاک و تباہ کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں مرزا قادیانی نے تو صاف صاف اپنی شریعت سے شریعت محمد ﷺ کے بعض احکام کو منسوخ اور بعض احکام میں ترمیم و تغیر و تبدل کیا ہے۔ جیسے ابھی آپ بیس نمبروں میں مرزا قادیانی کی شریعت کے بعض احکام معلوم کر چکے ان کے علاوہ اور بہت سے احکام ہیں۔ چنانچہ مرزائی اروپائی پارٹی مرزا قادیانی کو صاحب الشریعت نبی ناسخ شریعت محمدیہ مانتی ہے۔

مرزا قادیانی کی شریعت جدیدہ کے احکام و عقائد جدیدہ کی مختصر فہرست جو شریعت محمدیہ کے لئے ناسخ یا مخالف قرار دئے گئے ہیں۔

.....۱..... شریعت محمدیہ میں محمد ﷺ آخری نبی پر ایمان لا کر مسلمان ہو جاتا تھا۔ لیکن مرزا قادیانی کی شریعت میں اب جب تک مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان نہ لائے مسلمان نہیں۔

.....۲..... شریعت محمدیہ میں صرف قرآن کریم اور پہلے صحف اور کتب الہی پر

ایمان لانا فرض تھا۔ لیکن مرزائی شریعت میں مرزا قادیانی پر نازل شدہ کلام اللہ پر بھی ایمان لانا فرض ہے منکر کا فر ہے۔

۳..... شریعت محمدیہ میں قیامت تک حضور ﷺ ہی کی وحی اور تعلیم تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ہے۔ لیکن مرزائی شریعت میں اب مرزا قادیانی کی وحی اور تعلیم کو خدائے تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے مدار نجات قرار دیا ہے۔

۴..... شریعت محمدیہ میں حالت اختیار میں نماز کے لئے سمت کعبہ کو قبلہ مقرر کیا ہے۔ لیکن اب مرزائی شریعت میں مرزا قادیانی کی وحی ”فاتخذوا من مقام ابرہیم مصلے“ (حقیقت الوحی ص ۸۸، خزائن ج ۲۲ ص ۹۱) کے رو سے قادیان قبلہ ہے۔ چنانچہ مرزائی اروپائی پارٹی کا اس پر عمل ہے۔ قادیان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کو اولیٰ قرار دیتے ہیں۔

(رسالہ المبارک ص ۳ ظہیر الدین اروپائی رئیس پارٹی وحاشیہ حق المبین ص ۳۲)

۵..... شریعت محمدیہ میں چونکہ محمد ﷺ آخری نبی پر ایمان لا کر مسلمان ہو جاتا تھا۔ لہذا یہ کلمہ اقرار تو حید و رسالت کے لئے مقرر ہوا۔ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ لیکن اب چونکہ مرزا قادیانی کی شریعت میں جب تک مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان نہ لائے مسلمان نہیں۔ لہذا مرزائی شریعت میں کلمہ ”لا الہ الا اللہ مرزا رسول اللہ“ وغیرہ متعین ہوگا۔ جیسا کہ مرزائی اروپائی پارٹی مرزا قادیانی کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ (حاشیہ رہنمائے محمود ص ۱) پس محمودی پارٹی کا جب کہ مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان کامل ہے تو کلمہ ”لا الہ الا اللہ مرزا رسول اللہ“ کا انکار چہ معنی دارد!

۶..... شریعت محمدیہ میں ہر مسلمان کے پیچھے نماز جائز ہے۔ لیکن مرزائی شریعت میں مرزائیوں کے غیر کے پیچھے نماز قطعاً حرام اور ناجائز ہے۔

قرآن کریم کا حکم ”وارکعوا مع الرکعین (بقرہ: ۴۲)“ اور حدیث کا فرمان ”عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ الصلوٰۃ واجبة علیکم خلف کل مسلم براکان او فاجراً (رواہ ابو داؤد ج ۱ ص ۶۲، باب امامۃ البر والفاجر، مشکوٰۃ ص ۱۰۰ باب الامامۃ)“ منسوخ کر دیا۔

حکم قرآنی ہر مسلمان مرد کا نکاح ہر مسلمان عورت سے جائز ہے۔ لیکن مرزائی شریعت میں منسوخ، ”احمدی (یعنی مرزائی) عورت کا نکاح غیر احمدی مسلمان سے صحیح نہیں ہے۔“ (برکات خلافت ص ۷۳)

.....۷ شریعت محمدیہ میں حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد قیامت تک کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا۔ لیکن شریعت مرزائیہ میں حضور ﷺ کے بعد مرزا قادیانی کو منصب نبوت ملا جو سب نبیوں سے افضل شان میں ہیں۔ (حقیقت النبوة ص ۲۳۲)

.....۸ شریعت محمدیہ میں حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت کا فرد جہاں اور منکر نص قرآنی اور منکر احادیث متواتر ہے۔ لیکن شریعت مرزائی میں یہ حکم منسوخ اب مرزا قادیانی نبی ہوئے۔ پہلا عقیدہ کفریہ خیال اور لعنتی عقیدہ ہو گیا۔ (حقیقت النبوة ص ۱۸۶، ۱۸۷)

.....۹ شریعت محمدیہ میں حضور ﷺ کے بعد قیامت تک باب وحی نبوت بالکل مسدود ہے۔ لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ باطل ہے۔ مرزا قادیانی پر ”وحی نبوت بارش کی طرح اترتی تھی۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

.....۱۰ شریعت محمدیہ میں چونکہ معجزہ خصائص نبوت سے ہے اور نبوت خاتم الانبیاء ﷺ پر ختم ہو چکی۔ لہذا سلسلہ معجزات بھی ختم ہو گیا اور مدعی معجزہ کافر ہے۔ (یواقیت بحث ۲۹ ج ۱ ص ۱۵۷) میں ہے۔ ”وقد حد جمهور الاصولیین المعجزة بانها امر خارق للعادة مقرون بالتحدی مع عدم المعارضة من المرسل الیهم..... والمراد بالتحدی هو الدعوی للرسالة“ اور (شرح عقائد شی ص ۱۲، ۹۸) میں بھی اسی طرح ہے اور (تمہید ابوشکور سلمی ص ۱۰۵) قلمی میں ہے۔ ”ومن ادعی النبوة فی زماننا فانہ یصیر کافراً ومن طلب منه المعجزات فانہ یصیر کافراً لانه شک فی النص“ لیکن شریعت مرزائیہ میں حضور ﷺ کے بعد مرزا قادیانی اپنے لئے سب نبیوں سے زیادہ دس لاکھ معجزات کے مدعی ہیں۔ بلکہ ایک کروڑ۔

.....۱۱ شریعت محمدیہ میں جہاد کا حکم قیامت تک بوقت ضرورت فرض ہے۔ ”کتب علیکم القتال (بقرہ: ۲۱۶)“ ”یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلوا ویقتلون وعدا علیہ حقاً فی التوراة والانجیل والقرآن (توبہ: ۱۱۱)“ ”قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احيی ثم اقتل ثم احيی ثم اقتل ثم احيی ثم اقتل (بخاری ج ۲ ص ۱۰۷۳، باب ماجاء فی التمنی ومن تمنی الشهادة، مشکوٰۃ ص ۳۲۹ کتاب الجہاد)“

”قال رسول اللہ ﷺ لئن یرح هذا الدین قائماً یقاتل علیہ عصابة

من المسلمین حتی تقوم الساعة (رواه مسلم ج ۲ ص ۱۴۳، باب قوله ﷺ لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق، مشکوٰۃ ص ۳۳۰ کتاب الجہاد) ”لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ حکم قطعاً منسوخ ہو گیا۔

۱۲..... شریعت محمدیہ میں جہاد کا مسئلہ ایک پاک مسئلہ اور عمدہ چیز ہے۔ لیکن شریعت مرزائیہ سے حرام اور خراب مسئلہ بتاتی ہے۔ (اعجاز احمدی ص ۳۲، خزانہ ج ۱۹ ص ۱۴۲)

جب جہاد منسوخ ہو گیا تو حکام غنیمت و فتنے و جزیہ وغیرہ سب منسوخ ہو گئے۔

۱۳..... قرآن حکیم کا حکم ہے کہ: ”ما اتاکم الرسول فخذوه وما نہکم عنہ فانتهوا (الحشر: ۷)“ ”ما ینطق عن الہوی ان هو الا وحی یوحی (النجم: ۳)“ جس طرح قرآن مجید فرض العمل ہے۔ ویسے ہی حدیث صحیح پر عمل واجب ہے۔ لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ حکم منسوخ ہے۔ جو حدیث صحیح مرزا قادیانی کے الہام کے خلاف ہو۔ اس کو ردی کی طرح پھینک دینا چاہئے۔

۱۴..... قرآن حکیم کا حکم ہے کہ اگر تم میں شریعت کے کسی امر میں جھگڑا ہو تو اس کو اللہ کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ ”فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول (النساء: ۵۹)“ لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اب ہر امر شرعی میں مرزا قادیانی کو حکم قرار دینا فرض ہے۔ گو ہزار حدیث صحیح کو موضوع قرار دیں۔

۱۵..... قرآن کریم شریعت بتاتا ہے کہ خاتم النبیین حضور ﷺ ہیں۔ لیکن شریعت مرزائیہ میں مرزا قادیانی خاتم النبیین ہیں۔ ”اب تمام دنیا بے دست و پا ہے۔ کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱، خزانہ ج ۱۸ ص ۲۱۵)

”اب ان کے بعد پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں کے مشابہ ہوں گے۔“ (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر ۲ ص ۱۵۹، خزانہ ج ۱۵ ص ۴۸۳)

۱۶..... شریعت محمدیہ یعنی قرآن کو حدیث میں سری کرشن کا نبی ہونا کہیں مذکور نہیں ہے۔ لہذا یقینی اور مخصوص طور پر کرشن جی کو نبی اعتقاد کرنا شریعت محمدیہ کے خلاف ہے۔ ہاں ممکن ہے کہ نبی ہوں یا نہ ہوں۔ لہذا فلا تصدقوا ولا تکذبوا میں داخل ہیں۔ شریعت مرزائی میں کرشن جی یقینی طور پر نبی ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی کو اپنی وحی نبوت سے معلوم ہو چکا ہے۔ پس مرزا قادیانی نے شریعت محمدیہ پر یہ عقیدہ زیادہ کیا ہے۔

(تمتہ حقیقت الوحی ص ۸۵، خزانہ ج ۲۲ ص ۵۲۱، تحفہ گولڑویہ ص ۱۳۰، خزانہ ج ۱۷ ص ۳۱۷ حاشیہ)

۱۷..... شریعت محمدیہ میں یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور تمام سلف و خلف امتہ کا اس پر اجماع ہے۔ شریعت مرزائیہ میں اب یہ عقیدہ شرک عظیم ہے۔
(الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۳۹، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰، دافع البلاء ص ۱۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵)
اور امام محمد بن عبداللہ مہدی موعود اور کانادجال وغیرہما کے عقیدے میں بھی تغیر و تبدل و ترمیم کی ہے۔

۱۸..... شریعت محمدیہ میں یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نبیوں سے قطعی وعدہ و وعید کر کے خلاف نہیں کرتا اور انبیاء اللہ علیہم السلام جو خدا کے حکم سے کوئی پیشین گوئی کرتے ہیں۔ وہ جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ ”ما یبدل القول لدی (ق: ۲۹)“ ”من اصدق من اللہ قیلاً (نساء: ۱۲۲)“ ”ان اللہ لا یخلف المعیاد (آل عمران: ۹)“ ”ان اللہ لا یخلف وعدہ رسالہ . فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسالہ ان اللہ عزیز ذوانتقام (ابراہیم: ۴۷)“ ”بستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہ (الحج: ۴۷)“
قرآن کریم ناطق ہے اور توریت کی پانچویں (کتاب استثناء کے باب ۱۸، آیت ۲۲۲۰) میں بھی یہ ارشاد ہے۔ ”لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا۔ تو وہ نبی قتل کیا جاوے اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیوں کر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کہے اور جو اس نے کہا واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی۔ بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔“

یعنی توریت میں یہ سیاسی حکم ہے کہ جھوٹا نبی قتل کر دیا جائے اور جھوٹے نبی کی شناخت یہ ہے کہ جو اس نے خدا کے نام سے کہا وہ واقع یا پورا نہ ہو۔ لیکن شریعت مرزائیہ میں اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو قطعی وعدہ دے کر تحدی اور معیار صداقت کا حکم لگا کر خلاف کر جاتا ہے اور وعید کی پیشین گوئی کو ٹال دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی سے بھی بہت سے وعدے کر کے تحدی اور معیار صداقت کا حکم دے کر پورے نہیں کئے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۲) میں لکھتے ہیں کہ: ”یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی میں کوئی شرط بھی نہیں تھی۔ تب بھی توبہ و استغفار سے اس کی قوم بچ گئی۔ حالانکہ اس کی قوم کی نسبت خدا تعالیٰ کا قطعی وعدہ تھا کہ وہ ضرور چالیس دن کے اندر ہلاک ہو جائے گی۔ مگر کیا وہ اس پیشین گوئی کے مطابق چالیس دن کے اندر ہلاک ہو گئے۔“

اور (ص ۱۹۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۷) میں ہے کہ: ”سچا رسول جو وعید کی پیش گوئیاں یعنی عذاب کی پیش گوئیاں کرتا ہے تو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ سب کی سب ظہور میں آجائیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ بعض ان میں سے ظہور میں آجائیں۔“

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۰، خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۷) میں ہے کہ: ”حالانکہ یہ مسلم مسئلہ ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیش گوئی میں کسی شرط کی بھی ضرورت نہیں وہ ٹل سکتی ہے۔“

اور (ص ۱۳۴، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۱) میں ہے کہ: ”اور وعید یعنی عذاب کی پیش گوئی ٹلنے کے بارے میں تمام نبی متفق ہیں۔“

اور (ص ۱۳۱، خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۸) میں ہے کہ: ”پس نص قرآنی سے یہ ثابت ہے کہ عذاب کی پیش گوئی کا پورا ہونا ضروری نہیں۔“

اور (تحفہ غزنویہ ص ۵، خزائن ج ۱۵ ص ۵۳۵) میں ہے کہ: ”یہ تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیشین گوئی بغیر شرط تو بہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے۔“

اور (حقیقت الوحی ص ۱۸۸، خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۶) میں ہے کہ ”پس اگر اس طرح پر وعید کی پیشین گوئی ضروری الوقوع ہے تو میں بیسیوں دفعہ جھوٹا بن سکتا ہوں۔“

نوٹ! چونکہ خداوند تعالیٰ اپنے نبی کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے پیشین گوئی کا حکم بطور تحدیٰ و اظہار صداقت دیتا ہے۔ لہذا اس کے خلاف کرنے سے نبی کی صداقت پر دھبہ آئے گا۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی (چشمہ معرفت ص ۲۲۲، خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۱) میں لکھتے ہیں کہ: ”جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔“

خدا تعالیٰ قطعی پیشین گوئی کا حکم اپنے نبی کو جب ہی کرتا ہے۔ جب کہ اس کے علم میں یقینی اس کا وقوع مقدر ہوتا ہے اور ان کو تو بہ نصیب نہیں ہوتی اور اگر خدا کے علم میں ان کا تو بہ کرنا اور ایمان لانا مقدر ہے۔ تو کبھی ہرگز ان کے عذاب کی قطعی پیشین گوئی کا بطور تحدیٰ حکم دے کر پھر اس کے خلاف کر کے اپنے نبی کو جھوٹا نہ کرے گا۔ مرزا قادیانی خدا اور رسول ﷺ پر افتراء لگاتے ہوئے اور قرآن کریم کی دانستہ تحریف کرتے ہوئے ذرا بھی نہیں جھجکتے۔

(عجاز احمدی ص ۱۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱) میں لکھتے ہیں کہ: ”ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں صاف طور جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔“

اور اپنے لئے (کشتی نوح ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۵) میں لکھ چکے ہیں کہ: ”ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں۔“ فخر، افسوس محمدی بیگم کی فرقت قبر میں ہی لے گئی۔ حالانکہ یہ تو وعدہ الہی تھا، نہ وعید۔

۱۹..... شریعت محمدیہ میں فرشتے خدا کے مکرم بندے فرمانبردار ہیں۔ جو جسم نورانی رکھتے ہیں۔ بعض اپنے مستقر (ہیڈ کوارٹر) آسمان سے تعین حکم کے لئے زمین پر بھی نازل ہوتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام فرشتہ حامل وحی خدا کی طرف سے احکام لے کر انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتا ہے۔ لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ بالکل باطل ہے۔ ”فرشتہ ارواح کو اکب کا نام ہے۔ وہ کبھی زمین پر اپنا مستقر چھوڑ کر نہیں آتے۔ نہ جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر زمین پر آتا ہے۔ صرف ارواح کو اکب کی تاثیر کا نام نزول وحی ہے۔“ (توضیح المرآم ص ۳۷ تا ۴۰، خزائن ج ۳ ص ۷۰، ۷۱) اس کی بحث فہرست مفصل میں آئے گی۔

۲۰..... شریعت محمدیہ میں یہ عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن مردے قبروں سے نکل کر حساب کتاب کے لئے میدان محشر میں جمع ہوں گے۔ صور پھونکا جائے گا۔ زمین و آسمان بدلے جائیں گے۔ تمام خلق اللہ زلزلة الساعة سے پریشان ہوں گے۔ اعمال کا وزن ہوگا۔ پل صراط قائم ہوگا۔ اس پر سے ہر شخص عبور کرے گا۔ ”ان منکم الا واردها (مریم: ۷۱)“ ہول قیامت سے انبیاء علیہم السلام بھی نفسی نفسی پکاریں گے۔ تمام انبیاء علیہم السلام شفاعت سے انکار کریں گے۔ سرور کائنات سرور عالم ﷺ اس منصب کو قبول فرمائیں گے اور بعض جہنمی شفاعت سے اور بعض بلا شفاعت خارج کر کے جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ ”و غیرہا من التفاصیل“ لیکن شریعت مرزائیہ میں مردے قبروں سے نکل کر میدان محشر میں جمع نہ ہوں گے بلکہ ہر شخص مرنے کے بعد ہی جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر قیامت کے دن کسی کو جنت و دوزخ سے نہ نکالا جائے گا۔ ہاں ایک درجہ سے دوسرے اعلیٰ درجہ میں ترقی کرتا ہے۔ یہی حشر اجساد ہے۔ گویا حشر اجساد بھی روحی طور پر ہوگا۔

(خلاصہ ازالہ ص ۳۴۹ تا ۳۵۶، خزائن ج ۳ ص ۷۸ تا ۷۹)

لفظوں میں حشر اجساد و حساب و یوم آخرتہ سب کا اقرار ہے۔ لیکن حقیقت میں عقائد اسلامیہ کے بالکل خلاف ہے۔

نوٹ! علاہ ازیں مرزا قادیانی نے بعض انبیاء علیہم السلام کی شان میں سخت توہین کی ہے۔ بعض انبیاء علیہم السلام سے اپنی شان کو بڑھایا۔ حضور ﷺ سے کہیں برابر بنے اور کبھی اپنے کو

حضور ﷺ سے افضل بتلایا۔ (تفصیل گذر چکی)

اور قرآن کریم میں خود غرضی سے بہت سی آیات میں تحریفات کیں۔ مثلاً ”مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد (الصف: ۶)“ میں بشارت عیسیٰ علیہ السلام سے خود اپنے مراد لی ہے۔ (حقیقت النبوة ص ۱۸۸)

اور آیت ”هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ (التوبہ: ۳۳)“ کا مصداق خود کو ٹھہرایا۔ (عجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳) قرآن کریم میں مذکور ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے دنیا میں مرے ہوؤں کو دوبارہ زندہ کیا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی ان نصوص قرآنیہ کا انکار کر کے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ”مرنے کے بعد کوئی شخص زندہ نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔“

(ازالہ ص ۶۴۰، خزائن ج ۳ ص ۴۲۵، حقیقت الوحی ص ۳۲۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۲) قرآن کریم میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت سے معجزے ظاہر ہوئے۔ جن میں سے احياء موتی و خلق طیور باذن اللہ بہت مشہور اور قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نص صریح کا انکار کر کے ان معجزات کے منکر ہیں اور ان کو لہو و لعب و مسمریزم و مکروہ و قابل نفرت بتاتے ہیں۔

(ازالہ ص ۲۹۸ تا ۳۲۲، خزائن ج ۳ ص ۲۵۲ تا ۲۶۳، حقیقت الوحی ص ۳۲۹، ۳۹۰، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۲، ۴۰۵) قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ ﷺ میں مذکور ہے کہ حضور ﷺ کو معراج جسمانی ہوئی تھی اور باقر مرزا قادیانی تقریباً صحابہؓ کا یہی عقیدہ تھا۔ (ازالہ ص ۲۸۹، خزائن ج ۳ ص ۲۴۷) لیکن پھر بھی مرزا قادیانی اس کے منکر ہیں کہ ”یہ معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا اور صرف کشف بتاتے ہیں اور کہتے ہیں اس قسم کے کشفوں میں مجھ کو تجربہ ہے۔“

(ازالہ حاشیہ ص ۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) ”سبحان الذی اسرئ بعبدہ لیلاً“ خود مرزا قادیانی پر بھی وحی ہوئی ہے۔“ (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷) اور مرزا قادیانی نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر بہت سی افتراء پردازیاں کیں اور علماء باللہ کو گندی گالیاں سنائیں۔ ان سب کی قدرے تفصیل فہرست مفصل میں ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی پر اقراری کفر

..... ا تحریر متقدمہ اور بیان مذکورہ بالا سے واضح اور روشن ہو گیا کہ مرزا قادیانی نے اپنی وحی کے ذریعہ کس قدر احکام و نصوص قرآنیہ کو منسوخ قرار دیا ہے اور ان میں کس قدر تغیر

تبدل کیا ہے اور احادیث رسول اللہ ﷺ کو تو اپنی وحی کے مقابلہ میں ردی کی طرح پھینک دینے کے لئے کہا ہے۔ اب مرزا قادیانی کا خود فتویٰ سنئے قبل دعویٰ نبوت شریعت جدیدہ کے لکھتے ہیں۔

.....۱ ”ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف

خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شے یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامرو سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام قرآنی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ ہاں اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔“ (ازالہ ص ۱۳۷، ۱۳۸، خزائن ج ۳ ص ۱۷۰)

.....۲ کافر ہے وہ شخص جو آنحضرت ﷺ کی شریعت سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر

ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی اتباع سے روگردانی کرنے والا ہی ہمارے نزدیک جب کافر ہے تو پھر اس شخص کا کیا حال جو کوئی نئی شریعت لانے کا دعویٰ کرے یا قرآن اور سنت رسول اللہ ﷺ میں تغیر و تبدل کرے یا کسی حکم کو منسوخ جانے..... یاد رکھو کہ جو شخص احادیث کو ردی کی طرح پھینک دیتا ہے۔ وہ ہرگز ہرگز مومن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسلام کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے جو بغیر مدد احادیث ادھورا رہ جاتا ہے۔ جو کہتا ہے کہ مجھے احادیث کی ضرورت نہیں۔ وہ ہرگز مومن نہیں ہو سکتا۔ اسے ایک دن قرآن کو بھی چھوڑنا پڑے گا۔

مرزا قادیانی (اشتہار ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء) میں مطلقاً لکھتے ہیں کہ: ”سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔“ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۰)

اور مرزا قادیانی (البدیع ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) میں لکھتے ہیں کہ: ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول

اور نبی ہیں۔“ (ملفوظات ج ۱ ص ۱۲۷)

اور فہرست (حقیقت النبوة ص ۲۱۸، ۲۱۹) میں ہے کہ: ”مسیح موعود نے لکھا ہے کہ خدا نے

مجھے منصب نبوت پر پہنچایا۔“ جب آپ پر اعتراض ہوا کہ آپ نبوت کے مدعی ہیں تو فرمایا ہاں۔ جب آپ کے نبی ہونے سے کسی نے انکار کیا تو اسے خوب ڈانٹا۔

نتیجہ! وہ خود (حماتہ البشری ص ۷۹، خزائن ج ۷ ص ۲۹۷) میں لکھ گئے ہیں کہ: ”ماکان

لسی ان ادعی النبوة واخرج عن الاسلام والحق بقوم کافرین“ یعنی میں یہ نہیں کر سکتا کہ نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں سے جا ملوں۔“ لو اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

.....۳ ادعاء نبوت مستلزم ہے۔ ادعا وحی نبوت کو، چنانچہ خود مرزا قادیانی (حماتہ

البشری ص ۲۰، خزائن ج ۷ ص ۲۰۰) میں لکھتے ہیں کہ: ”اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ وحی نبوت کے دروازے کا افتتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں اور آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے۔ حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوگئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے“

اور (ازالہ اوہام ص ۵۷۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۱، ۴۱۲) میں لکھتے ہیں کہ: ”اب جبرائیل علیہ السلام بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا..... اور اگر یہ کہو کہ مسیح کو وحی کے ذریعہ سے صرف اتنا کہا جائے گا کہ تو قرآن کریم پر عمل کر تو یہ طفلانہ خیال ہنسی کے لائق ہے۔ ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرائیل علیہ السلام لائیں اور پھر چپ ہو جائیں۔ یہ امر بھی ختم نبوت کا منافی ہے۔“

اور (ازالہ اوہام ص ۶۱، خزائن ج ۳ ص ۵۱۱) میں لکھتے ہیں کہ: ”قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل علیہ السلام ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل علیہ السلام بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آوے۔ مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔“

نتیجہ اب ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کا نبوت اور رسالت کا دعویٰ ہے اور یہ بھی ممتنع ہے کہ رسول تو ہوں۔ مگر وحی رسالت نہ ہو اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ یہ امر ختم نبوت کے منافی ہے۔ جو قرآن کریم کی آیت خاتم النبیین میں نص ہے۔ لہذا اذاعہ وحی نبوت و رسالت قرآن کی تعلیم کے خلاف ہوا۔ پس جیسا کہ خود دعویٰ رسالت و نبوت کفر ہے۔ یہ اذاعہ وحی نبوت بھی کفر ہے۔

تنبیہ! مرزا قادیانی کی وحی میں جبرائیل علیہ السلام بھی آتے تھے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۶) میں ہے کہ: ”جاءنی ائیل واختار“ اس جگہ آئیل خدائے تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کا نام رکھا ہے۔ اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔“

اور مرزا محمود قادیانی نے (حقیقت النبوة ص ۲۹۰) میں لکھا ہے کہ: ”حضرت مسیح موعود نے نزول جبرائیل علیہ السلام کو نبوت کے لئے شرط ٹھہرایا ہے..... پس خدا تعالیٰ نے الہام میں آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام کے آنے کی خبر دی ہے۔“

اور مرزا قادیانی (اربعین نمبر ۴ ص ۷، خزائن ج ۱ ص ۴۳۶) میں لکھتے ہیں کہ: ”میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہیں بھی۔“

مرزا قادیانی نے نبوت سے بھی بڑھ کر اپنے لئے وحی الہی سے وہ مرتبے ثابت کئے ہیں۔ جو حضور ﷺ اشرف الانبیاء علیہم السلام کو بھی وحی الہی سے یہ مرتبے حاصل نہیں۔

الہامات مرزا قادیانی

.....۱ ”انت منی بمنزلۃ توحیدے وتفردے“ ﴿تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید و تفرد﴾ (اربعین نمبر ۲ ص ۳۴، خزائن ج ۱ ص ۳۸۲)

.....۲ ”انت منی وانا منک“ ﴿خاص مرزا قادیانی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔﴾ (دافع البلاء ص ۷، ۸، خزائن ج ۱ ص ۲۲۷، ۲۲۸)

.....۳ ”اسمع ولدی“ ﴿اے میرے بیٹے۔﴾ (البشری ج ۱ ص ۴۹) نوٹ! بعض مرزائی اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسمع وارے تھا۔ مؤلف نے غلطی سے لکھا ہے۔ مگر تعجب یہ ہے کہ ترجمہ کیسے غلط لکھا گیا اور طرفہ یہ کہ مدعی سست گواہ چست مؤلف سے اب تک انکار ثابت نہیں ہوا۔ چاہئے تھا کہ غلط نامہ شائع کرتے اور ممکن ہے کہ قرأۃ ثانیہ ہو۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے الہام میں بھی کئی کئی قرستیں ہیں۔ ورنہ ”انت منی بمنزلۃ ولدی“ تو یقینی وحی مسلم ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲ ص ۸۹)

.....۴ ”انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول له کن فیکون“ ﴿اے مرزا تیرا یہ مرتبہ ہے کہ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے ہو جاتی ہے۔ یعنی خدائی مرتبہ حاصل ہے۔﴾ (حصہ پنجم براہین ص ۹۵، خزائن ج ۲ ص ۱۲۴)

.....۵ ”ایک دفعہ کشفی رنگ میں میں نے دیکھا کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔“ (چشمہ مستحی ص ۵۸، خزائن ج ۲ ص ۳۷۵)

.....۶ ”میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں..... تو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا..... اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں آسمان دنیا کو پیدا کیا..... خدا میرے وجود میں داخل ہو گیا۔ الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔“

(کتاب البریہ ص ۸۵ تا ۸۷، خزائن ج ۳ ص ۱۰۳ تا ۱۰۵، آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴، خزائن ج ۵ ص ۵۷۵) نوٹ! یہ مدعی نبوت کا کشف اور وحی ہے۔ جس میں غلطی کا احتمال نہیں۔ کسی ولی کا کشف یا الہام نہیں۔ جو سکر یا غلطی کا احتمال ہو۔ دیکھتے نہیں اس میں کس قدر اول سے آخر تک

میں میں کی بھر مار ہے اور انانیت کا مقام برابر چلا آتا ہے۔

۷..... ”دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں

لفظی معنی میکائیل کے ہیں۔ خدا کی مانند“

(حاشیہ اربعین نمبر ۳، ص ۲۵، خزائن ج ۱ ص ۴۱۳، حاشیہ ضمیمہ گولڈویہ ص ۲۱، خزائن ج ۱ ص ۶۱)

۸..... ”انت اسمی الاعلیٰ“ ﴿تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔﴾

(اربعین نمبر ۲، ص ۳۴، خزائن ج ۱ ص ۳۸۲)

۹..... ”خلقت لك لیلاً ونهاراً“ ﴿تیرے لئے میں نے رات اور دن پیدا

(اربعین نمبر ۲، ص ۸، خزائن ج ۱ ص ۳۵۵)

﴿کیا۔﴾

لام تخصیص اور ضمیر خطاب مفرد ہے۔ ضمیر جمع نہیں تاکہ شمولیت غیر مرجع کے بطور کنایہ

ممکن ہو۔

۱۰..... ”الارض والسماء معك كما هو معی“ ﴿زمین و آسمان تیرے

(اربعین نمبر ۲، ص ۶، خزائن ج ۱ ص ۳۵۳)

﴿ساتھ ایسے ہیں جیسا کہ میرے ساتھ۔﴾

۱۱..... ”لولاك لما خلقت الافلاك“ ﴿اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۵، خزائن ج ۲ ص ۱۲)

﴿آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔﴾

۱۲..... ”انت من مائنا وهم من فشل“ ﴿تو ہمارے پانی سے ہے اور

(اربعین نمبر ۲، ص ۳۶، خزائن ج ۱ ص ۳۸۵)

﴿دوسرے لوگ فشل سے (خشک مٹی سے)۔﴾

۱۳..... ”كل لك ولا مرك“ ﴿سب تیرے لئے اور تیرے حکم کے لئے

(تذکرہ ص ۷۰۶)

﴿ہے۔﴾

۱۴..... ”اخطی واصیب“ ﴿کبھی میں خطا کرتا ہوں اور کبھی صواب کو پہنچتا

(تذکرہ ص ۶۵۹)

﴿ہوں۔﴾

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲ ص ۱۲، حاشیہ) میں لکھتے ہیں کہ: ”یہ استعارہ ہے۔

جیسے تردد کا لفظ حدیث میں۔“

۱۵..... ”ایک دفعہ تمثلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے

ہاتھ سے کئی پیشین گوئیاں لکھیں۔ جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئے تب میں نے

وہ کاغذ دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تاویل کے سرخی

کے قلم سے اس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا..... اور جو کچھ میں نے چاہا بلا

توقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کردئے اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرے میں میرے پیردبار ہاتھا کہ اس کے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے..... اس نے میرا کرتا بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا۔ جو اب تک اس کے پاس موجود ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۲۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۲۶۷)

مرزا قادیانی کے عجیب و غریب الہامات و مکاشفات کا نمونہ

۱..... ”اس جگہ مجھے یاد آیا ہے کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا ”انا انزلناہ قریباً من القادیان“ جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہوا تھا۔ اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی مرزا غلام قادر قادیانی قریب بیٹھ کر باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ ”انا انزلناہ قریباً من القادیان“ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔“ (ازالہ حاشیہ ص ۷۶، ۷۷، خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

نوٹ! یہ کشف بالبداہتہ غلط اور خلاف واقع ہے۔

۲..... ”قتل خیبہ وزید ہیبة“ ایک شخص جو مخالفانہ کچھ امید رکھتا تھا وہ ناامیدی سے ہلاک ہو گیا۔“ (البشری ج ۲ ص ۷۷)

یہ الہام کسی مخالف کے حق میں بتایا ہے۔ مگر جب عبداللطیف کابل میں سنگسار کئے گئے تو فوراً اس الہام کو اس مخلص پر چسپاں کر دیا کہ یہ صریح وحی مولوی صاحب کے مارے جانے کے بارے میں ہے۔ (تذکرہ الشہادتین ص ۳۷ حاشیہ، خزائن ج ۲ ص ۷۵)

۳..... ”(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۷۵ روایت نمبر ۹۶) میں مرزا بشیر احمد نے ایک راز فاش کر دیا۔ یعنی مرزا قادیانی کو حکومت برطانیہ کے متعلق یہ الہام ہوا تھا۔

سلطنت برطانیہ تاہفت سال

بعد ازاں باشد خلاف واختلال

اور اپنے خاص مریدوں کو سنایا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم کو ایک انحص الخواص مرید نے جا کر یہ الہام بتا دیا۔ مولوی صاحب مرحوم نے اس الہام کو شائع کر دیا۔ تو پھر کیا

تھا جناب کو سخت قلق اور اضطراب دامنگیر ہوا۔ جس پر فوراً رسالہ ”کشف الغطاء“ میں بہت ہی عاجزانہ عرض کے ساتھ گورنمنٹ پر ظاہر کیا کہ ایسا کوئی الہام ہرگز شائع نہیں کیا اور اس شخص اور اس کے ہم خیال لوگوں کی میرے ساتھ کچھ آمد و رفت اور ملاقات نہیں تا میں نے ان کو زبانی کچھ کہا ہو۔ دیکھو کیسے ہوشیاری کی۔

اور (موہب الرحمن ص ۶۶، خزائن ج ۱۹ ص ۲۸۴) پر لکھتے ہیں کہ: ”مرسل کو خوف نہیں“

.....۴ مرزا قادیانی پہلے مریم تھے پھر مریم سے ابن مریم کیسے ہوئے؟۔

”خدا تعالیٰ نے اس الہام میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے کہ دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گذر گئے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ درد زہ ہوا۔ درد زہ مجھے تنہ کھجور کی طرف لے گیا اور آخر کئی مہینے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا“

(خلاصہ کشتی نوح ص ۴۶، ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

.....۵ ”یریدون ان یروا طمٹک با بوالہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض

دیکھے..... اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا اور ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔“

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱)

.....۶ مرزا قادیانی کے ایک خاص مرید قاضی یار محمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔

پلیڈر اپنے (ٹریکٹ نمبر ۳۴ موسوم با اسلامی قربانی ص ۱۲ مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر) میں لکھتے ہیں کہ:

”جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ

پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا

سمجھنے والے کے واسطے اشارہ کافی ہے۔“ استغفر اللہ!

.....۷ کشفی روئے

”ایک دفعہ کشفی طور پر ۴۴ یا ۴۳ روپے مجھے دکھلائے گئے۔ پھر اردو میں الہام ہوا کہ

مانجھے خاں کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لاہور بھیجنے والے ہیں۔“

(تربیاق القلوب ص ۷۳، خزائن ج ۱۵ ص ۲۹۵)

.....۸ آتش فشاں

”ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا ہوا تھا آتش فشاں“

(از مکاشفات ص ۴۳، تذکرہ ص ۵۶۳)

.....۹ لائف

”ایک کتاب دکھائی گئی۔ جس پر لکھا تھا لائف“ (ازمکا شفات ص ۴۸، تذکرہ ص ۵۹۳)

.....۱۰ پیپر منٹ

”۲۴ فروری ۱۹۰۵ء حالت کشفی میں جب کہ حضرت کی طبیعت ناساز تھی۔ ایک شیشی

دکھائی گئی۔ جس پر لکھا ہوا تھا خاکسار پیپر منٹ“ (ازمکا شفات ص ۳۸، تذکرہ ص ۵۲۷)

.....۱۱ ہیضہ کی آمدن

”ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے۔“ (ازالبشری ج ۲ ص ۱۳۲، تذکرہ ص ۲۵۷)

.....۱۲ مغز بادام

”کشفی رنگ میں مغز بادام دکھائے گئے اور کشف کا اس قدر غلبہ تھا کہ میں اٹھا کہ بادام

لوں“ (ازمکا شفات ص ۶۰، تذکرہ ص ۲۴۷)

.....۱۳ پتنگ

”دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیوں نے پتنگ چڑھائی ہے اور وہ

پتنگ ٹوٹ گئی اور میں نے اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا۔ پھر کسی نے کہا غلام احمد قادیانی کی

جے یعنی فتح“ (ازمکا شفات ص ۶۰، تذکرہ ص ۲۳۷)

.....۱۴ پیشانی پر

”مرحوم امیر خاں کی بیوہ جس دن اس کا خاوند فوت ہوا میں نے دیکھا کہ اس بیوہ کی

پیشانی پر ۵۶ یا ۶۱ کا عدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی جگہ اس کی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھ

دیا۔“ (ازمکا شفات ص ۶۱، تذکرہ ص ۴۸۷)

.....۱۵ پیسے

”رویاء میں دیکھا کہ ایک لفافہ ہے۔ جس میں کچھ پیسے ہیں۔ کچھ پیسے اس میں سے

نکل کر باہر سامنے بھی پڑے ہیں۔ اس کے بعد الہام ہوا تیرے لئے میرا نام چکا۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۸، ۱۹۰۵ء، تذکرہ ص ۵۵۸)

.....۱۶ ایک کلام اور دو لڑکیاں

”ورڈ اینڈ ٹو گرلز یہ الہام انگریزی میں ہوا اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی یعنی یہ کہ ایک

کلام اور دو لڑکیاں“ (ازمکا شفات ص ۴۸، تذکرہ ص ۵۹۳)

۱۷ الہام

”ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس اس کے کچھ معنی نہیں کھلے۔“

(ازالبشری ج ۱ ص ۳۶، تذکرہ ص ۹۱)

۱۸ الہام

”ربنا عاج ہمارا رب عاجی ہے عاجی کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔“

(حاشیہ براہین ص ۵۵۶، خزائن ج ۱ ص ۶۶۲، ۶۶۳، البشری ج ۱ ص ۴۳، تذکرہ ص ۱۰۲)

۱۹ الہام

”ھوشعنا نعسا یہ الہام شاید عبرانی ہے۔ جس کے معنی نہیں کھلے۔“

(حاشیہ براہین ص ۵۵۶، خزائن ج ۱ ص ۶۶۲، البشری ج ۱ ص ۴۳، تذکرہ ص ۱۰۲)

۲۰ الہام

”یکم ستمبر ۱۹۰۳ء کو الہام ہوا فیرمین معقول آدمی۔“

(ازالبشری ج ۱ ص ۸۴، تذکرہ ص ۴۸۴)

۲۱ الہام

”چودھری رستم علی“

(۲۶ مارچ ۱۹۰۵ء ازالبشری ج ۲ ص ۹۴، تذکرہ ص ۵۳۲)

۲۲ الہام

”۳ ستمبر ۱۸۹۸ء غم غم غم“

(ازالبشری ج ۲ ص ۵۰، تذکرہ ص ۳۱۹)

۲۳ الہام

”آج حاجی ارباب محمد لشکر خاں کے قرائتی کاروپیا آتا ہے۔“

(ازالبشری ج ۱ ص ۱۷، تذکرہ ص ۵۷)

۲۴ الہام

”بست ویک روپیہ آنے والے ہیں۔ بست ویک روپے آئے ہیں۔ بست ویک

(براہین ص ۵۲۳، ۵۲۴، خزائن ج ۱ ص ۲۶۴، ۲۶۵، تذکرہ ص ۱۱۰)

آئے ہیں۔“

۲۵ الہام

”الہام ہوا تھا کہ عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی بریت واذ کففت

(ازمکاشفات ص ۵۰، تذکرہ ص ۵۹۷)

عن بنی اسرائیل“

۲۶..... الہام

”پریشن عمر براطوس یا پلاطوس“ نوٹ! آخری لفظ پڑطوس ہے یا پلاطوس ہے۔ باعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور نمبر ۲ میں عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔“

(البشری ج ۱ ص ۵۱، از مکتوبات ج ۱ ص ۶۸، تذکرہ ص ۱۱۵)

۲۷..... الہام

”آئی لویو۔ آئی ایم ودیو۔ آئی شیل ہیپ یو۔ آئی کین وہٹ آئی ول ڈو۔ وی کین وہٹ دی ول ڈو۔ ان الہامات کے نزول کے وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہو کر بول رہا ہے۔“

(البشری ج ۱ ص ۱۷، براہین ج ۳ ص ۴۸۰، خزائن ج ۱ ص ۵۷۱، ۵۷۲، تذکرہ ص ۶۳)

مرزا قادیانی کا ایک الہام اور خوش فہمی

(ضمیمہ تحفہ گولڈ ویہ ص ۲۲ حاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۷۱) میں مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں۔

”بعض نادان کہتے ہیں کہ عربی میں کیوں الہام ہوتا ہے۔ اس کا یہی جواب ہے کہ شاخ اپنی جڑ سے علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ جس حالت میں یہ عاجز نبی کریم ﷺ کی کنار عاطفت میں پرورش پاتا ہے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کا یہ الہام بھی اس پر گواہ ہے کہ تبارک من علم وتعلم بہت برکت والا وہ انسان ہے۔ جس نے اس کو فیض روحانی سے مستفیض کیا یعنی سیدنا رسول اللہ ﷺ اور دوسرا بہت برکت والا یہ انسان ہے۔ جس نے اس سے تعلیم پائی۔ تو پھر جب معلم اپنی زبان عربی رکھتا ہے ایسا ہی تعلیم پانے والے کا الہام بھی عربی میں چاہئے۔ تا مناسبت ضائع نہ ہو۔“

عربی میں الہام ہونے کی وجہ یہ تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ مرزا قادیانی کی نبوت اور رسالت آنحضرت ﷺ کی نبوت اور رسالت کی شاخ ہے اور مرزا قادیانی کے الہامات حضور ﷺ کے الہامات کی شاخ ہیں۔ اس لئے ہونے نہیں سکتا کہ اصل تو عربی زبان رکھتا ہو اور اس کا ظل دوسری زبان میں ملہم ہو۔ لفظ یہی حصر کے لئے ہے اور ”نہیں ہو سکتی۔“ غیر ممکن ہونے پر دال ہے۔

پس مرزا قادیانی کے وہ الہامات جو اردو، ہندی، فارسی، عبرانی، انگریزی اور مختلف زبان اور ایسی زبان میں ہیں جو سمجھنے میں نہ آئے۔ وہ آنحضرت ﷺ کے الہامات کی شاخ نہیں ہیں۔ بلکہ وہ کسی اور نبی ہندی یا انگریزی یا اردو یا مختلط زبان یا غیر مفہوم زبان رکھنے

والے کے الہام کی شاخ ہوں گے؟۔ یا محض وسوسہ نفسانی کیونکہ آنحضرت ﷺ کے الہام کی شاخ ہونے کے لئے عربی ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ شاخ جڑ سے علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ ”فتبارک من علم وتعلم“ (تذکرہ ص ۴۵) اس الہام میں اول تو من اسم موصول زائد ہے۔ جس کی کچھ بھی حاجت نہیں۔ ایک اسم موصول کافی ہے۔ یعنی ”الذی تبارک الذی علم وتعلم“ میں علم وتعلم دونوں معطوف الیہ ومعطوف الذی کے صلہ ہیں اور اسم موصول صلہ سے مل کر فاعل تبارک کا پس معلوم ہوا کہ علم وتعلم ایک ہی فاعل کے فعل اور ایک ہی کے ساتھ قائم ہیں۔ یعنی اگر الذی علم سے مراد حضور ﷺ ہوں گے تو صفت تعلم بھی انہیں کے واسطے ثابت ہوگی۔ معنی یہ ہوں گے بہت برکت والا ہے وہ شخص جس نے سکھایا اور سیکھا۔ (یعنی حضور ﷺ) اور مرزا قادیانی الذی کو تبارک کا فاعل قرار دے کر اس کے صلہ کے دو ٹکروں کو دو شخصوں کی صفت بتاتے ہیں۔ یعنی علم سے مراد حضور ﷺ لیتے ہیں اور تعلم سے خود ذات شریف (ترجمہ انہوں نے یہ کیا کہ: ”پس بڑا مبارک ہے وہ جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی“) کوئی ان حضرات سے پوچھے کہ اس ترجمہ کے موافق تعلم کا عطف الذی پر ہوگا اور تبارک کا فاعل بنانا ہوگا۔ حالانکہ فعل مسند الیہ نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ تعلم تبارک کا فاعل کیسے ہو گیا اور یہ بھی بتائیں کہ تعلم کا فاعل کون ہے۔ اگر ضمیر ہے تو کس کی طرف راجع ہے اور اگر اسم ظاہر ہے تو کہاں غائب ہو گیا اور بصورت ضمیر ہونے کے اگر الذی کی طرف راجع ہے تو ایک ہی الذی سے دو شخص کیسے مراد ہو گئے۔ مرزا قادیانی کو دعویٰ ہے کہ میرے مقابلہ میں کوئی عربی نصیح نہیں لکھ سکتا۔ لیکن ایک الہامی جملہ میں ایسی فاش غلطی ان کے دعوے کی روشن دلیل ہے۔

قادیانی فقیرانہ زندگی کا نمونہ

سرکاری ملازمت: ”آپ کے والد قلیل پنشن پاتے تھے۔ آپ کے والد کی بہت خواہش تھی کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اور کم عمری میں آپ کی شادی ہو گئی تھی۔ عنفوان جوانی میں سلطان احمد و فضل احمد وغیرہ پیدا ہو گئے تھے۔ چنانچہ آپ سیالکوٹ کچہری میں قلیل تنخواہ (یعنی پندرہ روپے ماہوار) پر ملازم ہو گئے۔“

(از سیرت المہدی حصہ اول ص ۴۳ روایت نمبر ۳۹ ص ۱۵۶ روایت نمبر ۱۵۰) اور وہاں مختاری کا امتحان بھی دیا مگر فیل ہو گئے۔

۱۸۹۵ء میں مریدوں کی تعداد جن کے دستخط موجود ہیں۔ چار ہزار لکھی جاتی ہے۔ قولہ ”اور یہ بھی سراسر جھوٹ ہے کہ ہماری جماعت صرف پندرہ آدمی ہیں۔ بلکہ وہ کئی ہزار اہل علم اور

عقل آدمی ہیں۔ اگر ہم پندرہ سے سو گناہ زیادہ پیش کر دیں تو کیا آتھم صاحب سے قسم دلا دیں گے۔ یا نہیں..... کیا ہزار یا دو ہزار یا تین ہزار یا چار ہزار آدمی کے دستخط پر ان کا پندرہ کا دعویٰ باطل ہو جائے گا۔“ (تبلیغ رسالت جلد چہارم ص ۶۸، ۳۰، دسمبر ۱۸۹۵ء، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۰۳)

اب سنئے ۱۸۹۶ء میں مریدوں کی تعداد آٹھ ہزار ہو جاتی ہے۔ قولہ ”مباہلہ سے پہلے میرے ساتھ تین سو چار سو آدمی ہوں گے۔ اب آٹھ ہزار سے زیادہ وہ لوگ ہیں جو اس راہ میں جاں فشاں ہیں۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶، خزائن ج ۱ ص ۳۱۰، ۱۸۹۶ء)

خدا کی قدرت کہ ۱۸۹۸ء میں انکم ٹیکس کا معاملہ پیش آ گیا۔ مرزا قادیانی کو انکم ٹیکس معاف کرانے کی فکر ہوئی۔ چنانچہ معاملہ کی تفتیش کرنے والے تحصیلدار کے سامنے مریدوں کی فہرست بھی پیش کرنی پڑی۔ اس سارے قصہ کا ذکر مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔

(ضرورة الامام ص ۴۲، ۴۳، خزائن ج ۱۳ ص ۵۱۴، ستمبر ۱۸۹۸ء) میں تحصیلدار صاحب کی رپورٹ میں ہے۔ ”اس فرقہ میں حسب فہرست منسلکہ ہذا ۳۱۸۱ آدمی ہیں۔“

اور (ص ۴۵، خزائن ج ۱۳ ص ۵۱۶) میں ہے۔ ”مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے حلفی بیان میں لکھایا ہے کہ اس کو تعلقہ داری زمین و باغ کی آمدنی ہے۔ تعلق داری کی سالانہ تخمیناً بیاسی روپے۔ زمین کی تخمیناً ۳۰۰ روپیہ سالانہ باغ کی تخمیناً دو سو روپے۔ چار سو روپے اور حد پانچ سو روپے کی آمدنی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کو کسی قسم کی اور آمدنی نہیں ہے اور مرزا قادیانی نے یہ بھی بیان کیا کہ اس کو تخمیناً پانچ ہزار دو سو روپے سالانہ مریدوں سے اس سال پہنچا ہے۔ ورنہ اوسط سالانہ آمدنی قریباً چار ہزار روپے کی ہوتی ہے۔ وہ پانچ مدوں میں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ (اول مہمان خانہ۔ دوم مسافر، یتیم، بیوہ۔ سوم مدرسہ۔ چہارم سالانہ اور دیگر جلسہ جات۔ پنجم خط و کتابت مذہبی ص ۴۴) خرچ ہوتی ہے اور اس کے ذاتی خرچہ میں نہیں آتی۔ خرچہ اور آمدنی کا حساب باضابطہ کوئی نہیں ہے۔“

مگر آپ ۱۸۹۶ء میں کیا ارشاد فرما چکے ہیں۔ ”پانچ مدت میں سے صرف لنگر خانہ کا خرچ کم از کم ۶۰۰۰ ہزار سالانہ ہے۔ دیگر مدت کا کیا ذکر قولہ ”اور جسمانی نعمتیں جو مباہلہ کے بعد میرے پرورد ہوئیں وہ مالی فتوحات ہیں۔ جو اس درویش خانہ کے لئے خدا تعالیٰ نے کھول دیں۔ مباہلہ کے روز سے آج تک ۱۵۰۰۰ روپے کے قریب فتوح غیب کارو پیہ آیا جو اس سلسلہ کے ربانی مصارف میں خرچ ہوا۔ جس کو شک ہو وہ ڈاک خانہ کی کتابوں کو دیکھ لے اور دوسرے ثبوت ہم

سے لے لے اور رجوع خلاق کا اس قدر مجمع بڑھ گیا کہ بجائے اس کے کہ ہمارے لنگر میں ساٹھ یا ستر روپے ماہوار کا خرچ ہوتا اب اوسط خرچہ کبھی پانچ سو کبھی چھ سو روپے ماہوار تک ہو گیا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۸، جزائن ج ۱ ص ۳۱۲، ۱۸۹۶ء)

طرفہ یہ کہ مرزا قادیانی نے ۲۵ جون ۱۸۹۸ء میں رجسٹری کروائی اور اپنی تمام زمین اپنی زوجہ ثانیہ کے پاس رہن رکھ کر چار ہزار روپے کا زیور اور ایک ہزار نقد وصول کیا اور میعاد رہن تیس سال رکھی تھی اور صاف الفاظ میں لکھا کہ اب تمام آمدنی میری زوجہ کی ہوگی۔

(سیرۃ المہدی روایت نمبر ۳۶۶ ج ۲ ص ۵۳)

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۳۳ روایت نمبر ۴۱) میں صاحبزادے بشیر احمد نے مفصل لکھا ہے کہ ”سلطان احمد اور فضل احمد کی ماں نے مرزا قادیانی کو اوائل ہی سے بے تعلقی تھی۔ ان سے مباشرت ترک کر دی تھی۔ ہاں آپ اخراجات باقاعدہ دیا کرتے تھے (اپنی پندرہ روپے تنخواہ سے) مرزا قادیانی نے جب دوسری شادی کر لی اور تمام جائیداد رہن بنام زوجہ ثانیہ رکھ کر اطمینان حاصل کر لیا۔ تو زوجہ اولیٰ کو طلاق دے دی اور سلطان احمد اور فضل احمد کو عاق کر دیا گیا۔ صرف اس قصور کی بناء پر کہ محمدی بیگم منکوحو آسمانی کے نکاح سے کیوں مخالف ہیں اور سلطان احمد نے کیوں اپنی زوجہ کو جو والدین محمدی بیگم کی بہت قریبی رشتہ دار تھی۔ میرے کہنے سے طلاق نہیں دی۔ جب کہ انہوں نے مرزا قادیانی درخواست کو نامنظور فرما کر محمدی بیگم کا دوسری جگہ نکاح کر دیا۔“

مرزا قادیانی کے ایک مرید نے ایک ٹریکٹ بعنوان ”خطوط بنام غلام“ شائع کیا ہے۔ اس کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

۱..... ”پہلی مشک ختم ہو چکی ہے۔ اس لئے ۵۰ روپے بذریعہ منی آرڈر آپ کی خدمت میں ارسال ہیں۔ آپ دو تولہ مشک خالص دو شیشیوں میں علیحدہ علیحدہ یعنی تولہ تولہ ارسال فرمائیں۔“

۲..... ”آپ بے شک ایک تولہ مشک بقیمت ۳۶ روپے خرید کر کے بذریعہ وی پی بھیج دیں۔ ضرور بھیج دیں۔“

۳..... ”ایک تولہ مشک عمدہ جس میں چھچھڑانہ ہو اور اول درجہ کی خوشبودار ہواگر شرطی ہو تو بہتر ورنہ اپنی ذمہ داری پر بھیج دیں۔“

۴..... ”آپ براہ مہربانی ایک تولہ مشک خالص جس میں ریشہ اور جھلی اور صوف

نہ ہوں اور تازہ و خوشبودار ہو۔ بذریعہ ویلو پے ایبل ارسال فرمائیں کیونکہ پہلی مشک ختم ہو چکی ہے۔“

(خطوط امام بنام غلام ص ۶)

.....۵ ”مشک خالص عمدہ جس میں چھچھڑا نہ ہو ایک تولہ ۲۷ روپے کی آپ

(خطوط امام بنام غلام ص ۶)

ساتھ لائیں۔“

.....۶ ”پہلی مشک جو لاہور سے آپ نے بھیجی تھی وہ اب نہیں رہی۔ آپ جاتے

ہی ایک تولہ مشک خالص جس میں چھچھڑا نہ ہو اور بخوبی جیسا کہ چاہئے خوشبودار ہو۔ ضرور ویلو پے ایبل کرا کر بھیج دیں۔ جس قدر قیمت ہو مضائقہ نہیں۔ مگر مشک اعلیٰ درجہ کی ہو۔ چھچھڑا نہ ہو اور

جیسا کہ عمدہ اور تازہ مشک میں تیز خوشبو ہوتی ہے۔ وہی اس میں ہو۔“

(خطوط امام بنام غلام ص ۶)

.....۷ ”اس ناچیز کی تیار کردہ مفرح عنبری کا بھی استعمال فرماتے تھے۔“

(خطوط امام بنام غلام ص ۸)

.....۸ ”وحی الہی کی بنا پر مکان ہمارا خطرناک ہے۔ اس لئے آج ۲۶۰ روپے

خیمہ خریدنے کے لئے بھیجتا ہوں۔ چاہئے کہ آپ اور دوسرے چند دوست داروں کے ساتھ جو تجربہ کار ہوں بہت عمدہ خیمہ معہ قناتوں اور دوسرے سامانوں کے بہت جلد روانہ کریں اور کسی کو

بیچنے والوں میں سے یہ خیال پیدا نہ ہو کہ کسی نواب صاحب نے یہ خیمہ خریدنا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ

(خطوط امام بنام غلام ص ۴)

نوابوں سے دو چند سے چند مول لیتے ہیں۔“

مرزا قادیانی کی قلیل آمدنی آپ پہلے معلوم کر چکے وہ ۳۰ سال تک دین مہر زوجہ مطلقہ

سے بچنے کے لئے فرضی رہن رکھی گئی اور مریدوں کی آمدنی ان کے ذاتی خرچہ میں نہیں آتی اور

مشک اور عنبر اور دیگر مفرحات اور ریشمی پارچات اور ریسانہ ٹھاٹھ کی یہ بہتات، کثیر العیال والا ولد کئی کئی بیویاں، کئی کئی ملازم ملازمہ اور نوکر چاکر اور پھر زور کے بیمار سلسل البول اور دیگر بیماریوں کا

تسلل یہاں تک کہ ”دن بھر میں سوسو دفعہ پیشاب آتا تھا۔“

(ضمیمہ ربعین نمبر ۳، ص ۴، خزائن ج ۱ ص ۱۷۱)

ان بیماریوں کا علاج معالجہ یہ قلیل آمدنی ان اخراجات کو کیسے برداشت کر سکتی ہے۔

”فاعتبروا یا اولی الابصار“ دیکھئے مرزا قادیانی کے بعد ان کے صاحبزادے نے

ڈیڑھ لاکھ کی جائیداد بروئے بیعانہ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۲۰ء رجسٹری شدہ مورخہ ۵ جولائی

۱۹۲۰ء۔ مرزا اکرم بیگ ولد مرزا فضل بیگ و خاتون سردار بیگم بیوہ مرزا فضل بیگ ساکنان

قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور سے خریدی۔

قادیانی درفشانی کا نمونہ

-۱ ”اے شریر مولویو اور ان کے چیلو! غزنی کے ناپاک سکھو تمہاری حالت پر افسوس تم اس سے پہلے مر جاتے تو اچھا ہوتا۔“
(ضیاء الحق ص ۴۳، خزائن ج ۹ ص ۲۹۱)
-۲ ”ابولہب سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی ہے۔“
(ضیاء الحق ص ۴۶، خزائن ج ۹ ص ۲۹۴)
-۳ ”بعض مخالف مولوی نام کے مسلمان اے بے ایمانو انیم عیسائیو! دجال کے ہمراہیو! عسائیوں کی فتح کیا ہوئی کیا تمہاری ایسی تھیں۔“
(حاشیہ اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۹)
-۴ ”اے احمق! دل کے اندھے دجال تو تو ہے ہی۔ اے مردار۔“
(اشتہار مذکور ص ۱۲، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۸)
-۵ ”ہزار لعنت کا رسہ ان پادریوں کے گلے میں۔ حرام خور آدمی۔“
(اشتہار مذکور ص ۱۰، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۷)
-۶ ”بجز اس کے کیا کہیں کہ ایک خطا دو خطا سوم مادر بخطا۔“
(انوار الاسلام ص ۳۱، خزائن ج ۹ ص ۳۲)
-۷ ”یا ابن البغاء یعنی اے حرامی زانیہ کے بیٹے۔“
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۲، خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۳)
-۸ ”اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔“
(انوار الاسلام ص ۳۰، خزائن ج ۹ ص ۳۱)
-۹ ”حرام زادے کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔“
(انوار الاسلام ص ۳۰، خزائن ج ۹ ص ۳۲)
-۱۰ ”دزد منش رو باہ باز..... نجاست کا بھرا اللہ“
(تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۹۷، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۳۸، ۱۳۹)
-۱۱ ”بے عزت، دیوث۔“
-۱۲ ”صرنی نحوی غلطی کا الزام گوہ کھانا ہے۔“
(نزل المسیح ص ۶۳، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۱)

نوٹ! مرزا قادیانی کا خود تو یہ عمل ہے اور اپنی امت کو فرماتے ہیں۔ ”یا وہ گوئی کے مقابلہ پر یا وہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں۔“

(راز حقیقت ص ۱، جزائن ج ۱۴ ص ۱۵۳)

مرزا قادیانی کی یہ گالیاں بھی الہامی ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی پر وحی ہو چکی ہے۔ ”ما

ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی“ (تذکرہ ص ۳۷۸)

مرزا قادیانی کی طرح اس امت میں جھوٹے مدعی نبوت و مسیحیت ہمیشہ آتے رہے

ہیں۔ کما جاء فی الحدیث!

مسيلمہ کذاب

پانچ ہفتہ میں اس کے ایک لاکھ سے زیادہ آدمی مرید ہو گئے تھے۔ صحابہؓ کے زمانہ میں مارا گیا۔ (دبستان مذاہب مطبوعہ نولکشور ص ۲۹۷) میں لکھا ہے کہ ۱۰۵۳ھ تک مسيلمہ کذاب کے پیرو پائے گئے۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ ”بر مسلم واجب است کہ مسيلمہ رامخبر صادق و پیغمبر داند و گرنہ اسلام او مسلم نیست..... مسيلمہ در نبوت با حضرت رسالت پناه محمدی شریک بود چنانچہ ہارون باموسی.....“ (تاریخ طبری ج ۲ ص ۲۷۶ طبع بیروت ۲۰۰۱ء) میں بھی اسی طرح ہے اور لکھا ہے کہ اذان میں کلمہ شہادت بھی پڑھتے ہیں۔ مسيلمہ کے معجزات بھی بہت سے بیان کئے جاتے ہیں۔

اسود غنسی

اس کے بھی بہت سے پیرو ہو گئے تھے۔ اس کاذب کی جماعت کا ایسا غلبہ ہوا کہ اس نے شہر صنعاء پر قبضہ کر لیا۔ ان دونوں جھوٹوں کا احادیث میں ذکر ہے۔

طلیحہ بن خویلد

اس نے مرتد ہو کر حضور ﷺ ہی کے زمانہ میں دعویٰ نبوت کیا۔

(المساوی والمحاسن ج ۱ ص ۲۳)

صالح بن طریف

صالح نے ۱۳۷ھ میں دعویٰ نبوت و مہدی اکبر کا کیا۔ دعویٰ نبوت سے بادشاہ بن گیا

اس کے خاندان میں ۳۰۰ برس بادشاہت رہی۔ مدت دعویٰ نبوت ۲۷ برس، اپنی موت سے مرا۔ (خلدون ج ۶ ص ۲۰۹ طبع بیروت ۱۹۹۹ء)

اور اس کے زمانہ میں رمضان ۱۶۱ھ میں چاند اور سورج کو گہن لگا اور طریف کے دعویٰ کے زمانہ میں بھی رمضان ۱۱۷ھ میں گہنوں کا اجتماع ہوا تھا۔

ابو منصور عیسیٰ

اس نے ۳۲۱ھ میں دعویٰ نبوت کیا اور رمضان ۳۲۶ھ میں گہنوں کا اجتماع ہوا۔ دعویٰ نبوت ۲۳ برس کے بعد مارا گیا۔ (خلدون ج ۶ ص ۲۱۰ طبع بیروت)

فارس بن یحییٰ

اس نے مصر کے علاقہ میں نبوت اور عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا اور طلسم وغیرہ سے مردہ بھی زندہ کر کے دکھایا۔ (کتاب المختار منقول از افادۃ الافہام ج ۱ ص ۳۶۱)

اسحاق اُخرس

یہ شخص قرآن، توریت، انجیل کا ماہر اور حافظ تھا۔ بڑا گویا اور لسان تھا۔ اقصیٰ مغرب میں پہنچا اور کئی برس خود کو گونگا مادرزاد مشہور کیا۔ ایک دن نہایت فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا کہ بڑے بڑے عالم فاضل متحیر ہو گئے۔ پوچھا گیا کہ آپ تو مادرزاد گونگے تھے۔ اس قدر گویائی اور فصاحت و بلاغت کہاں سے رات ہی رات میں حاصل ہو گئی۔ بہت اصرار کے بعد جواب دیا کہ آج رات فرشتے وحی و نبوت لے کر آئے اور کہا خدا نے تم کو رسول بنایا ہے۔ اسحاق نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ حق تعالیٰ محمد ﷺ کو خاتم النبیین بنا دیا ہے۔ فرشتوں نے کہا سچ ہے۔ مگر محمد رسول ﷺ ان نبیوں کے خاتم ہیں۔ جو نئے احکام لاتے ہیں اور تم اسی ملت کے نبی ہو، میں نے کہا مجھ سے یہ دعویٰ نہیں ہو سکتا میرے تصدیق کون کرے گا۔ پس مجھ کو یہ معجزہ دیا گیا۔

(کتاب المختار از افادۃ الافہام ج ۱ ص ۳۲۱)

لائتنبی

ایک شخص نے لا اپنا نام مدتوں مشہور کیا اور پھر نبوت کا دعوے دار بنا اور یہی حدیث متواتر لائتنبی بعدی! اپنی نبوت کے استشہاد میں پیش کی اور اسی حدیث کو اپنی نبوت کا گواہ بنایا اور یہ معنی کرتا تھا کہ مسمیٰ لامیرے بعد نبی ہوگا۔ (تذکرہ ص ۲۳۷)

ایک عورت متنبیہ

ایک عورت نے مغرب میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ لوگوں نے لانبی بعدی! کا فرمان مقابلہ میں پیش کیا اس نے جواب دیا کہ حضور ﷺ نے لانبی بعدی! فرمایا ہے۔ یعنی میرے بعد کوئی مرد نبی نہ ہوگا۔ لانبیۃ بعدی! انہیں فرمایا کہ میرے بعد کوئی عورت بھی نبی نہ ہوگی۔ (تج الکرامہ ص ۲۳۷)

بہاء اللہ

بہاء اللہ نے نبوت اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور چالیس برس نبوت کا اعلان کر کے مرا۔ (الکواکب رسالہ بہائیہ ۲۵ / جون ۱۹۲۲ء ص ۳)

بہاء اللہ مرزا قادیانی کا ہمعصر ہے۔ مرزا قادیانی سے پہلے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مرزائی اصول سب اسی سے ماخوذ ہیں۔ الا قلیلاً!

نوٹ! حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق اس امت میں جھوٹے مدعی نبوت ہمیشہ آتے رہے ہیں۔ لیکن آیت خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی! اس کے اثبات دعویٰ میں سد سکندری کی طرح حائل تھی۔ اس لئے سب کی نظر عنایت ان کی تحریف پر تلی رہی ہے اور ان میں سے ہر شخص نے اپنے اپنے فہم کے مطابق ان کی تحریف میں کوشش کی۔ لیکن امت محمدیہ میں اس قسم کی لایعنی تحریفات کب کھپ سکتی تھیں۔ امت نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ایک مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان کی تحریفات مرزائی تحریفات سے زیادہ دلچسپ تھیں۔

سید محمد جوئی پوری

اور سید محمد جوئی پوری نے ۹۰۱ھ میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔ جس کے مرید آج تک حیدرآباد گجرات و ماڑواڑ میں بکثرت ہیں۔

عبید اللہ مہدی

عبید اللہ مہدی نے افریقہ میں خروج کیا اور طرابلس و مصر کو فتح کر لیا۔ مدۃ مہدویت چوبیس سال، اپنی موت سے مرا۔ (ابن اثیر ج ۷ ص ۹۹، طبع بیروت)

محمد علی باب

محمد علی باب نے ایران میں مہدویت کا دعویٰ کیا اور اس کے زمانہ ۱۲۶۷ھ میں گہنوں کا اجتماع ہوا۔

نوٹ! مرزا قادیانی (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴، ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲) میں فرماتے ہیں کہ ”اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف و کسوف کسی اور مدعی کے وقت میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں اس سے بے شک میں جھوٹا ہو جاؤں گا۔“

تنبیہ! یہ خسوف و کسوف تو ۱۳، ۲۸ تاریخ ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ میں ہوا اور ۱۳۱۲ھ میں امریکہ میں جہاں ڈاکٹر ڈوئی مدعی تھا۔ خسوف و کسوف واقع ہوا۔

نوٹ! (ضمیمہ تحفہ گولڈ ویہ ص ۴، خزائن ج ۱ ص ۴۲) میں مرزا قادیانی نے لوتقول علینا بعض الاقوال! کو اپنی نبوت کی صداقت کے لئے معیار بنایا ہے کہ جھوٹے نبی کو ۲۳ برس کی مہلت نہیں دی جاتی۔ بلکہ اس کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس آیت سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ اس آیت میں جو بعض کا لفظ آیا ہے وہ جھوٹے ملہموں کو سزا سے خارج کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ سچا ملہم اگر بفرض محال اپنے سچے الہاموں کے ساتھ بعض جھوٹے الہام بھی بیان کر دے تو اس کی سزا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کی ہے کہ ہم اس کو بری طرح ذبح کر ڈالیں۔ غرض بعض الاقوال کی قید نے نہایت صفائی سے جھوٹے ملہم کو اس آیت سے نکال دیا اور نیز حالانکہ ہزاروں سچے نبی شہید کر دیئے گئے۔

”یقتلون النبیین بغیر الحق (بقرہ: ۶۱)“ ”فریقاً کذبتم ففریقاً تقتلون (بقرہ: ۸۷)“ ”وقتلہم الانبیاء بغیر حق (آل عمران: ۱۸۱)“ بہت سی آیات ناطق ہیں۔ کیا وہ سب معاذ اللہ! جھوٹے تھے؟ اور حالانکہ بیسیوں نے جھوٹے دعوے کے ساتھ یہ مہلت پائی کیا وہ سچے نبی ہوئے؟ اور پھر تعجب ہے کہ جب حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں تو آپ کے بعد معیار نبوت کیسا؟ اور پھر مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کے بعد ۲۳ برس کی مہلت کہاں پائی؟۔ ۱۹۰۰ء کے بعد دعویٰ نبوت کیا ۱۹۰۸ء میں انتقال ہوا۔ کل آٹھ برس زندہ رہے۔ اگر دعویٰ مسیحیت کو بھی لیا جائے تو بھی یہ مدت نہیں ملی۔ کیونکہ ”دعویٰ مسیحیت ۱۸۹۱ء میں کیا۔“ اس کے بعد ۱۷ سال چند ماہ زندہ رہے۔ (حقیقت النبوة ص ۵۱، ۵۵، ۱۲۰، ۱۲۱) کیونکہ لوتقول میں وحی نبوت ہی کا تقول مراد ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مکتبہ اشرفیہ اسلامیہ، لاہور، پاکستان
www.ashrafy.com

هدایة الممتري عن غواية المفتري یعنی اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ

مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالغنی پٹیلوی

اسلامی عقیدہ نمبر ۲... انقطاع وحی نبوت

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد کسی پر وحی نبوت نازل نہیں ہو سکتی۔ حضور ﷺ کے بعد مدعی وحی نبوت قطعاً کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

.....۱ ”ماکان محمد اباحدٍ من رجالکم ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب: ۴۰)“ ﴿محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے آخری نبی ہیں﴾۔

نوٹ! جب حضور ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ مسدود ہے تو لامحالہ وحی نبوت و رسالت کا بھی دروازہ بند ہے۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ کسی پر وحی نبوت تو ہو اور وہ نبی نہ ہو۔

.....۲ ”ولقد اوحى اليك والى الذين من قبلك لئن اشركت ليحبطن عملك ولتكونن من الخسرين (الزمر: ۶۵)“ ﴿آپ کی طرف اور آپ سے پہلے جس قدر انبیاء آئے سب کی طرف یہ وحی کی گئی کہ اگر تم بھی شرک کرو تو تمہارے بھی سارے عمل تباہ ہو جائیں اور تم خاسرین میں داخل ہو جاؤ﴾۔

نوٹ! اس آیت سے بالکل صاف واضح ہے کہ حضور ﷺ کے بعد وحی نبوت نہیں۔ اگر حضور ﷺ کے بعد وحی نبوت باقی رہتی تو یہ فرمایا جاتا کہ آپ کی طرف اور آپ سے پہلے جس قدر انبیاء علیہم السلام آئے اور آپ کے بعد جس قدر انبیاء آئیں گے..... الخ! حالانکہ توحید اور اجتناب شرک کی وحی ہر نبی پر لازمہ نبوت ہے۔

.....۳ ”والذين يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك وبالآخرة هم يوقنون . اولئك على هدى من ربهم واولئك هم المفلحون (بقرہ: ۵، ۴)“ ﴿جو ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپ پر نازل کی گئی اور اس وحی پر جو آپ سے پہلے نازل کی گئی اور دن آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ خدا کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں﴾۔

نوٹ! قرآن کریم میں بیسیوں جگہ اس قسم کی آیتیں ہیں جن میں بس پہلے نبیوں کی وحی نبوت پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ لیکن حضور ﷺ کے بعد وحی نبوت کا کہیں ذکر بھی نہیں۔ اگر حضور ﷺ کے بعد بھی وحی نبوت نازل ہوتی تو اس پر ایمان لائے بغیر ہدایت اور فلاح ممکن نہیں۔

لہذا حصول فلاح اور ہدایت کے لئے وحی مابعد پر ایمان لانے کا بھی ذکر ضروری تھا۔ معلوم ہوا آپ کے بعد وحی نبوت نہیں۔ ہاں وحی غیر نبوت باقی ہے۔ مبشرات، الہام، تعریفات، روایا صادقہ وغیرہ وغیرہ۔ ورنہ مطلق وحی تو شہد کی مکھی کی طرف بھی ہوتی ہے۔ ”واوحی ربك الی النحل (النحل: ۶۸)“ اور شیاطین اپنے اولیاء کی طرف وحی کرتے ہیں۔ ”ان الشیاطین لیو حون الی اولیائہ (انعام: ۱۲۱)“

اقوال صحابہ

۱..... ”عن عمرؓ..... فقال ابو بکرؓ..... انه قد انقطع الوحی وتم الدین (مشکوٰۃ ص ۵۵۶، باب مناقب ابی بکرؓ)“ ﴿حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا ابو بکرؓ نے تحقیق وحی نبوت منقطع ہوگئی اور دین تمام ہوچکا۔﴾

۲..... ”عن عمرؓ..... وان الوحی قد انقطع (بخاری ج ۱ ص ۳۶۰، باب الشہد او العدول وقول اللہ)“ ﴿عمرؓ سے روایت ہے کہ وحی نبوت منقطع ہوچکی ہے۔﴾

کتب عقائد

”فما بقی للاولیاء الیوم بعد ارتفاع النبوة الا التعریف وانسدت ابواب الاوامر الالہیة والنواہی فمن ادعاها بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم فهو مدع شریعة اوحی بہا الیہ سواء وافق بہا شرعنا او خالف فان کان مکلفاً ضربنا عنقه والا ضربنا عنہ صفحاً (فتوحات مکیہ باب ۳۱۰ ج ۳ ص ۳۹، مثله فی الیواقیت مبحث ۳۵ ج ۲ ص ۳۸، مطبوعہ مصر)“ ﴿آج نبوت کے ارتفاع کے بعد اولیاء اللہ کے لئے سوائے معرفتوں کے کچھ باقی نہیں رہا اور اوامر و نواہی الہیہ کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ پس جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کا دعویٰ کرے وہ شریعت کا مدعی ہے۔ جو اس کی طرف وحی کی گئی برابر ہے۔ ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف پھر اگر وہ مکلف یعنی عاقل بالغ ہے تو اس کی گردن ماریں گے اور اگر مکلف نہیں یعنی کوئی پاگل ہے تو اس سے پہلو تہی کریں گے۔﴾

”وکذالک من ادعی منہم انه یوحی الیہ وان لم یدع النبوة..... فہو لاء کلہم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم (شفاء قاضی عیاض ج ۲ ص ۲۴۷)“ ﴿ایسے ہی وہ شخص بھی کافر ہے جس نے دعویٰ کیا کہ میری طرف وحی نبوت ہوتی ہے۔ اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے۔ پس یہ کل کے کل کافر ہیں اور مکذب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔﴾

”فمن اظلم ممن افتدی علی اللہ کذباً اوقال او حی الی ولم یوح الیہ شئ (انعام: ۹۳)“ یعنی جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے۔ حالانکہ کچھ وحی نہیں کی گئی۔ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے۔“

خود مرزا قادیانی (حقیقت الوحی ص ۱۶۳، حاشیہ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷) میں لکھتا ہے کہ ”ظالم سے مراد اس جگہ کافر ہے۔“

کسی زمانہ میں مرزا قادیانی کا بھی حضور ﷺ کے بعد انقطاع وحی نبوت پر ایمان تھا۔ ”میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم علیہ السلام صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی۔“ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۱)

”وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے۔“ (ازالہ ص ۵۳۴، خزائن ج ۳ ص ۳۸۷)

”اب جبرائیل علیہ السلام بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا۔“ (ازالہ ص ۵۷۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۲)

”اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جاوے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرائیل علیہ السلام لائیں اور پھر چپ ہو جاویں یہ امر بھی ختم نبوت کے منافی ہے۔“ (ازالہ و ہام ص ۵۷۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۱)

مرزائی عقیدہ نمبر ۲... وحی نبوت جاری

مرزائی اور مرزا غلام احمد قادیانی معتقد ہیں کہ مرزا قادیانی موصوف پر وحی نبوت بارش کی طرح اترتی تھی۔ کبھی عربی میں کبھی اردو میں کبھی ہندی میں کبھی فارسی میں کبھی انگریزی میں کبھی عبرانی میں اور کبھی ایسی زبان میں جو سمجھ میں نہ آوے۔

۱..... ”قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً“ ﴿کہہ دے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔﴾ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰)

۲..... ”قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد“ ﴿ان کو کہہ دے کہ میں تو ایک انسان ہوں۔ میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔﴾ (حقیقت الوحی ص ۸۱، ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۸۴)

۳..... ”واتل علیہم ما اوحی الیک من ربک“ ﴿جو کچھ تیرے رب کی

طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے۔ وہ لوگوں کو سنا۔ ﴿

(حقیقت الوحی ص ۷۴، خزائن ج ۲۲ ص ۷۸)

”یا ایہا النبی اطعم الجائع والمعتز“ (تذکرہ ص ۷۶)

۴..... ”فاتخذوا من مقام ابراہیم مصلے انا انزلناہ قریباً من

القادیان“ ﴿ابراہیم (مرزا قادیانی) کی جگہ کو قبلہ بناؤ اور مصلیٰ ٹھہرا لو، ہم نے اس کو قادیان کے

قریب نازل کیا ہے۔ ﴿ (حقیقت الوحی ص ۸۸، خزائن ج ۲۲ ص ۹۱)

۵..... ”مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔

اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

۶..... ”میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی..... اور ایسے ہی اب تک میری وحی

میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔“ (الربعین نمبر ۲۷ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

۷..... ”اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر

فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں۔ جو مجھے ہوئی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰، حقیقت النبوة ص ۲۶۴)

۸..... ”قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ“ ﴿کہہ

دے کہ اگر تم کو اللہ سے کچھ لو ہے تو تم میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت رکھے گا۔ ﴿

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

۹..... ”یہ سچ بات ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

۱۰..... ”جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا

ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان نہ لانا بھی قتل سے بچا نہیں

سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور

بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف

جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت قطعاً جہاد

کا حکم موقوف کر دیا گیا۔“ (حاشیہ ربعین نمبر ۴، ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۳)

انگریزی میں الہام

آئی لو یو، آئی ایم و دیو، آئی شیل ہیپ یو، آئی کین وہٹ آئی ول ڈو، وی کین وہٹ وی ول ڈو، ان الہامات کے نزول کے وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا بول رہا ہے۔“ (البشری ج ۱ ص ۱۷، از براہین ج ۳ ص ۴۸۰، خزائن ج ۱ ص ۵۷۱، ۵۷۲، حاشیہ)

ہندی میں الہام

”ہے کرشن رو در گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔“

(لیکچر سیالکوٹ ص ۳۴، خزائن ج ۲ ص ۲۲۹)

مختلط الہام

”ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے۔“

(تذکرہ ص ۷۲۵، البشری ج ۲ ص ۱۳۲، از بدرج ۶ نمبر ۳۱ ص ۴، یکم اگست ۱۹۰۷ء)

”الہام ہوا تھا کہ عورت کی چال ایسی ایسی لما سبقتانی بریت واذ کففت

عن بنی اسرائیل“

(تذکرہ ص ۵۹۷ طبع سوم)

وہ الہام جو سمجھنے میں نہیں آئے

”ہو شعنا نعسا یہ الہام شاید عبرانی ہے۔ جس کے معنی نہیں کھلے“

(البشری ج ۱ ص ۴۳، تذکرہ ص ۱۰۲)

”پریشن عمر براطوس با پلاطوس“ نوٹ! آخری لفظ پڑطوس ہے یا

پلاطوس ہے ببا عث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا..... اس جگہ براطور اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔“

(البشری ج ۱ ص ۵۱، از مکتوبات احمدیہ ج ۱ ص ۶۸، تذکرہ ص ۱۱۵)

اسلامی عقیدہ نمبر ۳... مدارنجات آنحضرت ﷺ کی تعلیمات

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ ہی کی وحی نبوت تمام انسانوں کے

لئے تاقیامت مدارنجات ہے۔ حضور ﷺ کے بعد کسی کی وحی مدارنجات نہیں ہو سکتی۔

..... ”تبارک الذی نزل الفرقان علی عبده لیكون للعالمین

نذیراً (فرقان: ۱) ﴿مبارک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے محمد ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا تاکہ تمام ہی جہان والوں کے لئے نذیر بنے۔﴾

۲..... ”وما هو الا ذکر للعالمین (القلم: ۵۲)“ ﴿نہیں یہ قرآن مگر تمام عالم والوں کے لئے تذکیر ہے۔﴾

۳..... ”اوحی الیٰ هذا القرآن لا نذركم به ومن بلغ (انعام: ۱۹)“ ﴿میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے میں تم کو اور تمام انسانوں کو جن کو قرآن کے نزول کی خبر پہنچے ڈراؤں۔﴾

نوٹ! یہ تینوں آیتیں صاف اعلان فرما رہی ہیں کہ قیمت تک تمام انسانوں کے لئے حضور ﷺ ہی نبی ہیں اور حضور ﷺ ہی کی شریعت ہے اور سب کے لئے یہی قرآن حجت ہے اور یہی وحی مدار نجات ہے۔

۴..... ”وان تطيعوه تهتدوا (نور: ۵۴)“ ﴿اگر تم محمد ﷺ کی اطاعت کرو گے تو بس نجات اور ہدایت پا جاؤ گے۔﴾

نوٹ! اس آیت میں صاف فرمایا ہے کہ حضور ﷺ کی وحی مدار نجات ہے۔ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی اور وحی نبوت مدار نجات مقرر ہو کر آئے تو اس وقت حضور ﷺ کی وحی کی اطاعت مدار نجات نہ ہوگی۔ کیونکہ اگر اس وحی نبوت پر ایمان نہ لائے گا اور اس کی اطاعت نہ کرے گا تو باوجود کمال اتباع وحی حضور ﷺ کے پھر بھی نجات نہ ہوگی اور قرآن کا یہ حکم منسوخ ہو جائے گا اور نہ قرآن کریم تمام انسانوں کے لئے نذیر اور نہ ذکر ہوگا اور نہ حضور ﷺ صاحب الزمان رسول تمام انسانوں کے لئے رہیں گے۔ (معاذ اللہ)

۵..... ”والذین يؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبک وبالآخرة هم یوقنون . اولئک علی ہدی من ربهم واولئک هم المفلحون (بقرہ: ۵، ۴)“ ﴿یہ آیت بڑی وضاحت سے بتا رہی ہے کہ حصول فلاح و نجات کے لئے بس حضور ﷺ کی وحی اور آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی وحی پر ایمان لانا ضروری ہے۔﴾

۶..... ”اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء (اعراف: ۳)“ ﴿یعنی اتباع کرو اس وحی کا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور نہ اتباع کرو اس کے سوا کسی اور رفیقوں کا۔﴾

نوٹ! یہ آیت کریمہ صاف طور سے اعلان کر رہی ہے کہ صرف حضور ﷺ ہی کی وحی کا اتباع اہل عالم کے لئے فرض ہے اور کسی کی وحی کا اتباع جائز نہیں۔ پس اگر آپ کے بعد بھی کوئی وحی نبوت مدارنجات خدا کی طرف سے آنے والی تھی تو اس کی اتباع سے کیوں روکا جاتا ہے اور پھر اس وحی مدارنجات نازل کرنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ حضور ﷺ کے بعد مطلقاً وحی نبوت اور نبوت کا مدعی ہی کافر ہے اور جو حضور ﷺ کی شریعت کو منسوخ اور اپنی وحی نبوت کو مدارنجات بتلائے وہ کافر ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کا اقرار پہلے گذر چکا۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۳... مدارنجات مرزا کی تعلیمات

مرزائی اور مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت ﷺ کے بعد مرزا قادیانی کی وحی نبوت اور تعلیم کو مدارنجات تمام انسانوں کے لئے کہتے ہیں۔

۱..... ”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے اوپر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا..... اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم کو میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدارنجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں۔ دیکھے اور جس کے کان ہوں سنئے۔“ (حاشیہ ربیعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱ ص ۴۳۵)

۲..... ”آ خر زمانہ میں ایک ابراہیم (مرزا قادیانی) پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔“ (ربیعین نمبر ۳ ص ۳۲، خزائن ج ۱ ص ۴۲۱)

۳..... ”الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔“ (انجام آتھم ص ۶۲، خزائن ج ۱ ص ایضاً)

۴..... ”سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔“ (ربیعین نمبر ۴ ص ۱۴، خزائن ج ۱ ص ۴۳۵)

نوٹ! اس سے ظاہر ہے کہ شریعت محمدیہ کی وحی و تعلیم جو تیرہ سو برس سے چلی آرہی ہے۔ سورج کی کرنوں کے مشابہ ہے قابل برداشت نہیں۔ منسوخ ہے اور شریعت مرزائیہ کی اب ضرورت ہے جو چاند کی ٹھنڈی روشنی کے مشابہ ہے۔

۵..... مرزا محمود قادیانی (حقیقت النبوة ص ۱۵۶) میں لکھتے ہیں کہ: ”آپ (مرزا) کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار دیا ہے اور اسے مدارِ نجات ٹھہرایا ہے۔“ اور اس کی فہرست میں لکھتے ہیں کہ: ”مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اطاعت میں ہی نجات ہے۔“

اسلامی عقیدہ نمبر ۴... آنحضرت ﷺ کے بعد مدعی نبوت کافر ہے

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد مطلقاً مدعی منصب نبوت یا مدعی وحی نبوت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مدعی نبوت کا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونا اور مدعی وحی نبوت کا کافر، دائرہ اسلام سے خارج ہونا مذکور ہو چکا ملاحظہ ہو مع اقرار مرزا قادیانی قبل از دعویٰ نبوت۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۴... مرزا قادیانی نبی تھا

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی منجانب اللہ منصب نبوت پر فائز تھے اور وحی نبوت ان پر نازل ہوتی تھی۔ جو شخص یہ عقیدہ نہ رکھے جہنمی اور کافر ہے اور ختم نبوت کا عقیدہ لعنتی اور مردود عقیدہ ہے۔

۱..... ”جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔“

(اشتہار ۵ مارچ ۱۹۰۸ء مندرجہ حقیقت النبوة ص ۲۷۲، ملفوظات ج ۱ ص ۱۰۷ (۱۲۷)

۲..... ”وہ دین دین نہیں اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الہیہ سے مشرف ہو سکے۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے..... سو ایک امتی کو اس طرح کا نبی بنانا سچے دین کی ایک لازمی نشانی ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۱۳۸، ۱۳۹، خزائن ج ۲ ص ۳۰۶)

تنبیہ! پس یا تو سارے ادیان سماویہ معاذ اللہ لعنتی ٹھہرے یا جمیع انبیاء علیہم السلام کو صاحب خاتم مانا جاوے۔

۳..... ”تو خاتم النبیین کے معنی بھی یہی ہیں کہ کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا۔ جب تک آنحضرت ﷺ کی غلامی نہ اختیار کرے۔ ورنہ نبوت کا دروازہ مسدود نہیں اور جبکہ باب نبوت کھلا ہوا ہے تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھی ضرور نبی ہے۔“ (حقیقت النبوة ص ۲۳۲ مرزا محمود)

.....۴ ”آنحضرتؐ کے بعد بعثت انبیاء علیہم السلام کو بالکل مسدود قرار دینے کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرتؐ نے دنیا کو فیض نبوت سے روک دیا اور آپؐ کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس نام کو بند کر دیا۔ اب بتاؤ کہ اس عقیدہ سے آنحضرتؐ رحمتہ للعالمین ثابت ہوتے ہیں یا اس کے خلاف نعوذ باللہ من ذالک اگر اس عقیدہ کو تسلیم کیا جائے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ نعوذ باللہ دنیا کے لئے ایک عذاب کے طور پر آئے تھے اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ لعنتی اور مردود ہے۔“ (حقیقت النبوة ص ۱۸۶، ۱۸۷)

.....۵ ”بہر حال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ (نہج المصلیٰ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۲۷۱، ۲۰۸ تذکرہ ص ۶۰۷)

.....۶ ”قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام کے منکرین کو کافر کہا گیا ہے اور ہم لوگ مسیح موعود کو نبی اللہ مانتے ہیں اس سے ہم آپ کے منکروں کو کافر کہتے ہیں۔ ہر ایک جو مسیح موعود کی بیعت میں داخل نہیں ہو چکا کافر ہے۔ جو حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔ آپ (مرزا قادیانی) نے اس شخص کو بھی جو اس کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا۔ ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر ٹھہرایا ہے۔“ (ملخص تشہید الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۰، ۱۴۱ ابابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

اسلامی عقیدہ نمبر ۵... معجزہ اب کسی کو نہیں مل سکتا

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی شخص سے کوئی معجزہ صادر نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ اس کے معجزات حضور ﷺ کے معجزات سے بڑھ جائیں۔

چونکہ معجزہ خصائص نبوت سے ہے اور نبوت خاتم الانبیاء ﷺ پر ختم ہو چکی۔ لہذا سلسلہ معجزات بھی ختم ہو گیا اور دعویٰ معجزہ کافر ہے۔ (یواقیت بحث ۲۹ ج ۱ ص ۱۵۷) میں ہے کہ: ”وقد حد جمهور الاصولیین المعجزة بانها امر خارق للعادة مقرون بالتحده مع عدم المعارضة من المرسل اليهم..... والمراد بالتحدى هو الدعوى للرسالة“ ﴿جمهور اصولیوں نے معجزہ کی یہ تعریف کی ہے کہ وہ تحدی کے ساتھ یعنی دعویٰ رسالت کے ساتھ رسول سے امر خارق عادت ظاہر ہو اور کوئی اس کا معارضہ نہ کر سکے۔﴾

(شرح عقائد شی ص ۱۴، ۹۸) میں بھی اسی طرح ہے۔ (تمہید ابوشکور سلمی ص ۱۲۴ قلمی) میں ہے کہ: ”ومن ادعی النبوة فی زماننا فانہ یصیر کافر او من طلب منه المعجزات فانہ یصیر کافر لانه شک فی النص“ ﴿ جو شخص فی زمانہ نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہو جائے اور جو شخص اس سے معجزات طلب کرے وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ اس نے نص قرآنی میں شک کیا۔ ﴿

نیز اس میں دعویٰ نبوت بھی ہوتا ہے۔ ”بغیر دعویٰ نبوت کے معجزہ نہیں۔“

(دیکھو آئینہ کمالات ص ۲۳۷، خزائن ج ۵ ص ۵۱۷)

مرزائی عقیدہ نمبر ۵... مرزا قادیانی صاحب معجزہ تھے

مرزا قادیانی اپنے نشانات یعنی معجزات کو دس لاکھ بتاتے ہیں اور حضور ﷺ کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتاتے ہیں۔

.....۱ ”بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں۔ جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔“

.....۲ ”درحقیقت یہ خرق عادت نشان ہیں اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔“

.....۳ ”مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔“

نوٹ! تفصیل پہلے گزر چکی ہے ملاحظہ ہو۔

اسلامی عقیدہ نمبر ۶... آنحضرت ﷺ تمام مخلوقات سے افضل ہیں

مسلمانوں کا عقیدہ جناب رسالت مآب سرور کائنات ﷺ کی بابت یہ ہے کہ مخلوق میں کوئی آپ ﷺ کے برابر نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ آپ ﷺ سے افضل ہو آپ ﷺ مصداق ہیں..... بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

..... ” قال اللہ تعالیٰ ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب: ۴۰)“ ﴿اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔﴾

نوٹ! خاتم النبیین عام ہے باعتبار زمانہ بھی تمام نبیوں کے خاتم ہیں اور باعتبار مرتبہ بھی، یعنی حضور ﷺ پر نبوت کے مراتب اور درجات ختم ہیں۔ حضور ﷺ کے اوپر نبوت کا کوئی درجہ نہیں۔ آپ ﷺ نبی الانبیاء ہیں۔ تمام نبیوں سے عہد لیا گیا کہ اگر تم حضور ﷺ کا زمانہ پاؤ تو حضور ﷺ پر ایمان لاؤ اور ان کی نصرت واجب جانو۔ ”لتؤمنن بہ ولتنصرنہ (آل عمران: ۸۱)“

.....۲ ”عن جابر ان النبی ﷺ قال انا قائد المرسلین ولا فخر (رواہ الدارمی ج ۱ ص ۲۷، باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل، مشکوٰۃ ص ۵۱۴، باب فضائل سید المرسلین ﷺ)“ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمام رسولوں کا پیشرو ہوں بلا فخر کے۔﴾

.....۳ ”انا حامل لواء الحمد یوم القیامۃ تحته ادم فمن دونہ ولا فخر..... انا اکرم الاولین والآخرین ولا فخر (رواہ الدارمی ج ۱ ص ۲۶، باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل، مشکوٰۃ ص ۵۱۳، ۵۱۴، باب فضائل سید المرسلین ﷺ)“ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا میں لواء الحمد کا اٹھانے والا ہوں۔ قیامت کے دن اس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ماسوا ان کے سب ہوں گے۔ میں تمام پہلوں اور پچھلوں سے افضل ہوں بلا فخر کے۔﴾

مرزائی عقیدہ نمبر ۶... مرزا قادیانی آنحضرت ﷺ کا ہم پلہ
بلکہ ان سے افضل ہے

مرزائیوں کے عقیدہ میں مرزا قادیانی، حضور ﷺ کے برابر ہیں۔ حضور ﷺ کے تمام ہی کمالات مع نبوت کے مرزا قادیانی کو حاصل ہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی حضور ﷺ سے بڑھ کر شان رکھتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

.....۱ ”صبح موعود (مرزا قادیانی) کہتا ہے“ کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم (مرزا) کو عطاء کئے گئے۔ اس لئے ہمارا نام، آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے۔ پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم ﷺ کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں۔“ (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء ص ۷، ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰)

.....۲ ”میں بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ میں ظلی طور پر محمد ہوں۔ مجھے آنحضرت کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ بروز میں دوئی نہیں ہوتی۔ جب کہ بروزی طور پر میں آنحضرت ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوں۔ جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

.....۳ انبیاء اگرچہ بودہ اندب سے
من بعرفان نہ کمترم زکسے
آنچه داداست ہر نبی راجام
داد آن جام رامرابتمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین
(نزل المسح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۸)

.....۴ ”لہ خسف القمر المنیروان لی غسا القمران المشرقان
اتنکر“ ﴿ترجمہ مرزا قادیانی﴾ اس کے لئے (حضور ﷺ کے لئے ذرا ترجمہ کا ادب قابل
ملاحظہ ہے) چاند کا خسوف ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا کیا تو انکار کرے گا۔ ﴿
(قصیدہ اعجازیہ ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

.....۵ (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳) پر جناب رسول اللہ ﷺ کے
معجزات کی تعداد تین ہزار بتاتے ہیں اور اپنے معجزات کی تعداد (حصہ پنجم براہین احمدیہ ص ۵۶، خزائن
ج ۲۱ ص ۷۲) پر دس لاکھ بتائی ہے۔ عبارت معجزے کے بیان میں مذکور ہو چکی ہے۔

۶..... ”جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی۔ پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔ اسی لئے تلو اور لڑنے والے گروہ کی محتاج نہیں اور اس لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت سے بدر کی راتوں کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تا وہ شمار اس مرتبہ پر جو ترقیات مرتبوں سے کمال تام رکھتا ہے۔ دلالت کرے۔“

(خطبہ الہامیہ ص ۲۷۱، ۲۷۲، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

”ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گذر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو، اسی طرف خدا تعالیٰ کے اس وقت میں اشارہ ہے۔“ سبحن الذی اسری بعبدہ

(خطبہ الہامیہ ص ۲۸۸، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

نوٹ! مرزا قادیانی نے اس میں بعثت ثانی یعنی اپنی بعثت کو بعثت اول یعنی حضرت نبی کریم ﷺ کی بعثت سے افضل شان میں بتایا ہے اور اپنی بعثت کو چودھویں رات کے چاند یعنی بدر اور حضور ﷺ کی بعثت کو ہلال سے نسبت دی ہے اور مرزا قادیانی کی فتح مبین حضور ﷺ کی فتح مبین سے بہت بڑی اور اغلب ہے۔ اگر کوئی یہ عقیدہ نہ رکھے وہ نص قطعی کا منکر ہوگا۔ اصل سے ظل بڑھ گیا۔

۷..... ”مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے۔ جو قادیان میں واقع ہے۔ معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے۔“ (اشہار منارۃ المسیح، مجموعہ اشہارات ج ۳ ص ۲۸۹ حاشیہ)

نوٹ! یعنی معاذ اللہ خود حضور قادیان کی مسجد میں بطور معراج تشریف لائے ہیں۔ یعنی مرزا قادیان کی بعثت میں حضور ﷺ کی ترقی ہوئی، ہلال سے بدر ہوئے۔ ورنہ کیا حضور ﷺ شب معراج میں قادیان کی مسجد میں تشریف لائے تھے؟۔ جس کا اس وقت نام و نشان بھی نہ تھا۔

۸..... (اخبار الفضل قادیان ج ۳ نمبر ۳۸، ۳۹، مورخہ ۱۹، ۲۱، ستمبر ۱۹۱۵ء ص ۶ کالم ۲) میں ہے کہ: ”جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا۔ (الانبیاء میں سب انبیاء شریک ہیں کوئی نبی

مستثنیٰ انہیں۔ آنحضرت ﷺ بھی اس انبیئین کے لفظ میں داخل ہیں) کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور حکمت دوں (کتاب سے مراد تورات اور قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت اور منہاج نبوت و حدیث شریف) پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے۔ مصدق ہوا ان سب چیزوں کا۔ جو تمہارے پاس کتاب و حکمت سے ہیں۔ (وہ رسول مسیح موعود ہیں جو قرآن و حدیث کی تصدیق کرنے والا ہے اور وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں) للتؤمنن بہ میں جو نون ثقیلہ ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ سخت تاکید کے معنوں میں آتا ہے۔ یعنی اے نبیو! تم سب ضرور اس پر ایمان لانا اور ہر طرح سے مدد فرض سمجھنا۔ جب تمام انبیاء علیہم السلام کو مجملاً حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا فرض ہوا تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں۔“ (منقول از عقائد محمودیہ نمبر ۱۷، ۱۸)

نوٹ! کیا اب بھی کچھ کسر رہ گئی۔ معاذ اللہ مرزا قادیان کو نبی الانبیاء بنا دیا۔ تمام انبیاء اور حضور خاتم النبیین ﷺ بھی مرزا قادیانی کی امت میں داخل ہیں۔ پہلے مرزا قادیانی کو حضور ﷺ سے برابری کا دعویٰ تھا۔ کمالات میں بعینہ وہی خاتم الانبیاء ﷺ تھے۔ حضور ﷺ کی طرح تمام لوگوں کی طرف رسول اللہ ہو کر مبعوث ہوئے۔ ”قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً“ (اشتہار معیار الاحیاء، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۰، البشری ج ۲ ص ۵۶)

وہی نبوت سے کوثر بھی عطاء کی گئی۔ ”انا اعطینک الکوثر“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)

مقام محمود کا بھی وعدہ کیا گیا۔ ”اراد اللہ ان یبعثک مقاماً محموداً“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)

باعث ایجاد خلق ہوئے۔ ”لولاک لما خلقت الافلاک“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۵، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۴)

”خلقت لک لیلاً ونهاراً“ یعنی تیرے لئے میں نے رات اور دن کو پیدا کیا۔

(الربعین نمبر ۲ ص ۸، خزائن ج ۱ ص ۳۵۵)

معراج بھی ہوئی۔ ”سبحن الذی اسرّی بعبده لیلاً الخ!“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

”دنیٰ فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ“

(حقیقت الوحی ص ۷۶، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۹)

اور جب افضلیت کا دروازہ کھلا تو وہ وحیوں میں ہوئیں۔ جو پہلے مذکور ہوئیں۔ جن میں

نبوت سے بڑھ کر دعویٰ ہے۔ کیا اس وقت بھی معاذ اللہ حضور ﷺ سے افضل نہ ہوں۔ وہی غلامی یا برابری کا دم بھرتے رہیں؟۔ ہاں مصلحت وقت کا تقاضا دوسری چیز ہے۔

اسلامی عقیدہ نمبر ۷... غیر نبی! نبی سے افضل نہیں ہو سکتا

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اس امت میں کوئی شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام و دیگر انبیاء علیہم السلام سے افضل نہیں ہو سکتا۔ غیر نبی کو نبی پر فضیلت کلی حاصل نہیں ہو سکتی۔

چونکہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کسی کو قیامت تک منصب نبوت عطاء نہ کیا جائے گا اور ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر اور برابر عند اللہ کسی کا رتبہ نہیں۔ لہذا آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص قیامت تک انبیاء اللہ کے ہم رتبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مرزا محمود قادیانی نے مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ (حقیقت النبوة ص ۱۵) میں مرزا قادیانی کی کتاب سے نقل کیا ہے۔ ”حضرت صاحب نے تریاق القلوب میں کہا ہے کہ غیر نبی کو نبی پر فضیلت نہیں ہو سکتی..... حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ غیر نبی! نبی سے افضل کیوں کر ہو سکتا ہے۔“

اور (حقیقت النبوة ص ۲۲۲) میں لکھتے ہیں کہ: ”جو شخص کسی نبی سے افضل ہوگا وہ ضرور نبی ہوگا اور چونکہ مسیح موعود نے اپنے آپ کو مسیح سے افضل کہا ہے۔ اس لئے آپ واقع میں نبی تھے نہ کہ آپ کا نام اسی طرح نبی رکھ دیا گیا۔ جس طرح آدمی کو شیر کہہ دیتے ہیں۔“

غرض یہ کہ بعض انبیاء علیہم السلام پر فضیلت کلی کا دعویٰ مرزا قادیانی کے مسلمہ اصول پر بھی منصب نبوت کے دعویٰ کو مستلزم ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد یقیناً منصب نبوت کا دعویٰ کفر ہے۔ لہذا فضیلت علی بعض الانبیاء کا دعویٰ بھی کفر ہے۔ ہاں فضیلت جزئی بحث سے خارج ہے۔ جیسا کہ (تج الکرامہ ص ۳۸۶) میں ابن سیرین کا قول منقول ہے کہ امام مہدی تو بعض وجوہ میں انبیاء سے بھی افضل ہیں اور (ہدیہ مہدویہ ص ۶۵ بحوالہ بدائع) لکھا ہے۔ ”يجوز فضل الجزئی اولی علی النبی“ پھر ص ۶۸ پر مجدد الف ثانی کا قول لکھا ہے۔ ”ایس قسم فضل ولی بر نبی جائز داشته اند کہ جزئی است کہ مجال معارضہ بکلی ندارد“

..... ”کنا نقول ورسول اللہ ﷺ حبی افضل امة النبی ﷺ علیہ وسلم“

بعده ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ (رواه ابوداؤد ج ۲ ص ۱۶۶، باب فی التفضیل، مشکوٰۃ ص ۵۵۵، باب مناقب ابی بکرؓ) ”رسول اللہ بقیہ حیات تھے اور ہم صحابہؓ اپنا یہ

عقیدہ ظاہر کیا کرتے تھے کہ حضور ﷺ کے بعد اس امت نبی میں سب سے افضل ابو بکرؓ پھر عمرؓ پھر عثمانؓ ہیں۔ ﴿

۲..... ”عن علیؓ مرفوعاً قال خیر هذه الامة بعد نبیہا ابو بکرؓ

وعمرؓ (رواہ ابن عساکر: ۱۰، کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۷ حدیث نمبر ۳۲۶۸۴)“

۳..... ”عن الزبیرؓ مرفوعاً خیر امتی بعدی ابو بکرؓ وعمرؓ

(رواہ ابن العساکر، کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۳ حدیث نمبر ۳۲۶۶۳)“ ﴿علیؓ اور زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت میں سب سے افضل ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ ﴿

۴..... ”عن علیؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اتانی جبرئیل علیہ

السلام فقلت من یہاجر معی قال ابو بکرؓ وھو یلی امراتک من بعدک وھو افضل امتک من بعدک (رواہ الدیلمی، کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۵۱ حدیث ۳۲۵۸۸)“

۵..... ”عن سلمانؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لما خلق اللہ

العرش کتب علیہ بقلم من نور طول القلم ما بین المشرق والمغرب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وبہ اخذوبہ اعطی وامتہ افضل الامم وافضلھا ابو بکرؓ (رواہ الرافعی، کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۵۰ حدیث نمبر ۳۲۵۸۱)“ جب تمام امت سے افضل ابو بکرؓ و عمرؓ بھی نبی نہ بنایا گیا تو چودھویں صدی میں ایک مغل بچہ کو یہ فضیلت کل کہاں سے حاصل ہو گئی؟۔

۶..... ”ابو بکرؓ وعمرؓ خیر الاولین وخیر الاخرین وخیر اهل

السموات وخیر اهل الارض الا النبیین والمرسلین (کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۰ حدیث نمبر ۳۲۶۴۵)“

۷..... ”ابو بکرؓ وعمرؓ خیر اهل السموات والارض وخیر من

بقی الی یوم القیامة (کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۷ حدیث نمبر ۳۲۶۸۶)“

۸..... ”ابو بکرؓ خیر الناس بعدی الا ان یكون نبی (کنز العمال

ج ۱۱ ص ۵۴۹ حدیث نمبر ۳۲۵۷۸)“

”وفی رواية ابو بکرؓ افضل هذا الامة الا ان یكون نبی (کنوز

الحقائق ج ۱ ص ۱۲ حدیث نمبر ۸۲) ”یعنی ابو بکرؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں۔ مگر وہ جو نبی موجود ہیں جیسے عیسیٰ وادریس والیاس علیہم السلام۔“

مرزائی عقیدہ نمبر ۱..... مرزا قادیانی کی فضیلت

مرزا قادیانی اپنے آپ کو صحابہ کرامؓ و حضرت حسینؓ و عیسیٰ علیہ السلام و دیگر انبیاء بنی اسرائیل سے افضل و برتر بتاتے ہیں اور فضیلت کلی کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ:-
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

اینک منم کہ حسب بشارات آدمم
عیسیٰ کجا است تا بنهد پا بمنبرم

(ازالہ ص ۱۵۸، خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

..... ۱ ”یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطاء نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بارشوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال و اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“

(حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

..... ۲ ”میں سچ کھتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔“

(دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳، اعجاز احمدی مضمون واحد ص ۵۲، ۶۹، ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۴، ۱۸۱، ۱۹۳)

..... ۳ ”اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

.....۴ ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔“

(دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

.....۵ ”پھر جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح بن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

.....۶ ”اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۷۶، خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

.....۷ ”اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔“ (چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲، از حقیقت النبوة ص ۲۹۳)

.....۸ ”پہلے تمام انبیاء علیہم السلام ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم ﷺ کے ظل ہیں۔“

(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء ص ۷، ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰)

نوٹ! مرزا قادیانی نے اس میں صاف تصریح کر دی کہ میں تمام نبیوں سے بڑھا ہوا ہوں اور نبی کریم کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہوں۔

.....۹ مرزا محمود قادیانی (حقیقت النبوة ص ۴۰) میں لکھتے ہیں کہ: ”امتی نبی کے یہ معنی نہیں کہ وہ پہلے سب انبیاء سے گھٹیا ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے بہت سے انبیاء سے یا آنحضرت ﷺ کے سوا باقی سب انبیاء سے افضل ہو۔“

اسلامی عقیدہ نمبر ۸..... تو قیر انبیاء علیہم السلام فرض ہے

مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق تعظیم و توقیر انبیاء علیہم السلام فرض ہے۔ ان کی تحقیر و توہین مطلقاً کفر ہے۔

آیات قرآن کریم

.....۱ ”لَتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَذِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ (فتح: ۹)“

﴿اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور رسول ﷺ کی عزت اور وقار کرو۔﴾

۲..... ”لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہرولہ

بالقول کجہر بعضکم لبعض (الحجرات: ۲)“ ﴿اپنی آواز کو نبی کی آواز پر بلند مت کرو اور ایسی بلند آوازی سے باتیں مت کرو جیسا کہ آپس میں کرتے ہو۔﴾

۳..... ”ذالک جزائہم جہنم بما کفروا و اتخذوا آیاتی ورسلی

ہزوا (کہف: ۱۰۶)“ ﴿جنہوں نے کفر کیا اور میری آیات اور میرے رسولوں کا استہزاء کیا ان کا بدلہ جہنم ہے۔﴾

۴..... ”قل آ باللہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستہزؤن . لا تعتذروا

قد کفرتم بعد ایمانکم (توبہ: ۶۵)“ ﴿کہہ دے کہ کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسولوں کے ساتھ استہزاء کرتے تھے۔ اب عذر مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔﴾

احادیث

”عن ابی ہریرۃؓ، لا تفضلوا بین انبیاء اللہ (مسلم ج ۱ ص ۲۶۷، باب

من فضائل موسیٰ علیہ السلام، مشکوٰۃ ص ۵۰۷، باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء)“

﴿انبیاء اللہ میں آپس میں فضیلت مت دو۔ (مبادا توہین کارنگ پکڑ جائے)﴾

آثار صحابہؓ

۱..... ”عن مجاہدؓ قال اوتی عمرؓ برجل سب النبی ﷺ فقتلہ

ثم قال عمرؓ من سب اللہ تعالیٰ اوسب احداً من الانبیاء فاقتلوه (الصارم

المسلول لابن تیمیہ ص ۱۴۴، کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۲۰ حدیث ۳۵۴۶۵)“ ﴿حضرت عمرؓ

کے پاس ایک شخص لایا گیا۔ جس نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی۔ حضرت عمرؓ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ پھر فرمایا جو شخص، اللہ کو یا کسی نبی کو گالی دے اس کو قتل کرو۔﴾

۲..... ”عن ابن عباسؓ ایما مسلم سب اللہ اوسب احداً من

الانبیاء فقد کذب رسول اللہ ﷺ وہی ردة یستتاب فان رجع (فبہا) والا

قتل (الصارم المسلول ص ۱۴۴)“ ﴿ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس کسی مسلمان نے اللہ یا

کسی نبی کو گالی دی اس نے رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کی اور یہ ردة ہے۔ یعنی وہ مرتد ہو گیا۔ اس

سے توبہ لی جائے۔ اگر توبہ کر لے تو فہما ورنہ قتل کیا جائے۔﴾ اگر زیادہ تفصیل دیکھنا چاہو تو صارم

مسلول اور شرح شفاء ملا علی قاری ج ۲ ص ۱۸۸ تا ۱۹۷ وغیرہ میں ملاحظہ کرو۔

کتب عقائد

.....۱ ”من کذب باحد من الانبیاء او تنقص احدا منهم او بری منهم فهو مرتد (شفاء ج ۲ ص ۲۶۲)“ ﴿جس کسی نے کسی نبی کی تکذیب کی یا تنقیص کی یا کسی نبی سے بری ہوا وہ مرتد ہے۔﴾

.....۲ ”یکفرا ذاشک فی صدق النبی اوسبه اونقصه اوصغره..... ویکفر به نسبة الانبیاء الی الفواحش (اشباه والنظائر ص ۱۰۲)“ ﴿کافر ہو جاتا ہے جب کسی نبی کے صدق میں شک کرے یا گالی دے یا تنقیص شان کرے یا تصغیر سے نام لے..... اور فواحش کو انبیاء علیہم السلام کی طرف نسبت کرنے سے کافر ہو جاتا ہے۔﴾

.....۳ ”اوکذب رسولاً اونیباً اونقصه بای منقص کان صغر اسمہ مریداً تحقیرہ اوجوز نبوة احد بعد وجود نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وعیسیٰ علیہ السلام نبی قبل فلا یرد (تحفه شرح منهاج ص ۲۴۱)“ ﴿کافر ہو جاتا ہے اگر کسی رسول یا نبی کی تکذیب کرے یا کسی قسم کی تنقیص کرے۔ تحقیراً تصغیر سے نام لے یا حضور ﷺ کی نبوت کے بعد کسی کے لئے منصب نبوت کو جائز سمجھے اور عیسیٰ علیہ السلام کو حضور ﷺ سے پہلے منصب نبوت دیا جا چکا ہے۔ اس پر کچھ شبہ وارد نہیں ہو سکتا۔﴾

اور خود مرزا قادیانی (ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۳۹۰) پر لکھتے ہیں کہ: ”اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے۔“

مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر کی نے ازالۃ الاہام میں اور مولانا آل حسن صاحب نے استفسار میں عیسائیوں کو بطریق حجت الزامی محرف کتابوں سے (ہزار دل سے انبیاء علیہم السلام کو ان عیوب سے منزہ ظاہر کرتے ہوئے) حوالہ دے کر جواب دئے ہیں۔ مرزا قادیانی کی طرح ان غلط واقعات اور ناملائم قصوں کو حق اور صحیح نہیں بتلاتے مرزائی محض شوخ چشمی سے قطع و برید کر کے ان کی عبارتیں پیش کیا کرتے ہیں اور اپنے نبی کی دریدہ و سنی پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۸..... تحقیر مسیح علیہ السلام (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کی ہے اور ان کی بابت متعدد

مقامات پر اپنی تصانیف میں تحقیر آمیز جملے استعمال کئے ہیں۔

۱..... ”پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشین گوئی کیوں نام رکھا۔“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۴، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸)

نوٹ! مرزا سیو! کیا نادان اسرائیلی کا لفظ کوئی الزامی جواب ہو سکتا ہے؟۔

۲..... ”ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

نوٹ! مرزا سیو! لفظ ”میرے نزدیک“ کو دیکھو اور سوچو کہ کیا اب بھی الزامی جواب ہو سکتا ہے؟۔

۳..... ”یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیش گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ہے ان کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

۴..... ”اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے۔ یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا میری تعلیم ہے۔“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

۵..... ”آپ کی انہی حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے۔“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

۶..... ”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔“
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

نوٹ! مرزا سیو! مرزا قادیانی کے نزدیک تو حق یہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور قرآن فرماتا ہے۔ ”واتینا عیسیٰ ابن مریم البینات (بقرہ: ۸۷)“ یعنی ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بہت سے بین معجزے دئے۔“

۷..... ”ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کو روغیرہ کو اچھا کیا

ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بد قسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا۔ جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکرو فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔“

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

۸..... ”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کبھی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری (کبھی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

نوٹ! پہلے مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف کیا کرتے تھے اور اولوالعزم رسولوں میں شمار کیا کرتے تھے۔ مگر جب ان پر بارش کی طرح وحی نازل ہونے لگی تو بہانے ڈھونڈ ڈھونڈ کر بے نقط سنائیں اور عیب لگائے اور اسم گرامی سن کر طیش میں آجاتے تھے اور اپنے کو افضل و بہتر بتاتے۔ غالباً منشاء یہ تھا کہ مسلمانوں کے دل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقعت جاتی رہے اور ان کے نزول کا شوق و انتظار دلوں سے فرو ہو جائے۔ افضل کو چھوڑ کر ادنیٰ کا خیال بھی نہ آئے۔ چنانچہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

ہر مرزائی کی زبان پر ہے۔ ان عبارات میں جو عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی گئی ہیں۔ خود مرزا قادیانی نے یہ عذر بنایا ہے۔ ”اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی

کے وجود سے انکار کیا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔“ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳) حاصل یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں نہیں دی گئیں۔ بلکہ یسوع کو جو کوئی دوسرا شخص مدعی الوہیت ہے۔ اس فریب کو ملاحظہ کیا جائے۔ قرآن مجید میں نصاریٰ ہی کو سمجھایا ہے۔ جو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا مانتے اور ثالثِ ثلاثہ قرار دیتے ہیں وہ یسوع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور شخص نہیں ہے۔

حالانکہ مرزا قادیانی خود (توضیح المرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲) میں لکھتے ہیں کہ: ”دوسرے مسیح بن مریم جس کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔“

اور (کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷) میں لکھتے ہیں کہ: ”مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح بن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔“

اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ: ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“ معاذ اللہ!

(حاشیہ کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

یہاں یسوع اور عیسیٰ علیہ السلام کو مرزا قادیانی ایک ہی شخص بتاتے ہیں۔ پھر یسوع کے نام سے مغلظات گالیاں دے کر یہ عذر فرماتے ہیں کہ یسوع کوئی اور ہے۔ جس کا قرآن کریم میں کہیں ذکر نہیں اور یہ بھی خوب جانتے ہیں کہ لفظ عیسیٰ یسوع ہی کا معرب ہے اور پادریوں کا یسوع کی طرف غلط باتیں نسبت کرنا اس سے یسوع پر تو کوئی الزام نہیں آتا۔ یہ کہنا چاہئے کہ یہ امور ان کی طرف غلط نسبت کئے گئے ہیں۔ نہ کہ ان کو گالیاں دینا اور پھر کسی کتاب کا حوالہ دے کر ان کے مسلمات کی رو سے ان پر الزام نہیں لگایا گیا تاکہ الزامی جواب سمجھا جاوے۔ بلکہ یہودیوں کی طرح یہودیوں سے لے کر گالیاں دی ہیں اور کبھی مرزا قادیانی یہ عذر فرماتے ہیں کہ جب پادریوں نے حضور ﷺ کی شان میں سخت گستاخی کی تو ہم نے بھی مجبور ہو کر عیسیٰ علیہ السلام کی خبر لے لی اور ان کے نبی کے واقعات یہودیوں سے لے کر ان کے سامنے پیش کر دیئے۔ یہ عذر پہلے سے بھی رکیک ہے۔ اگر پادریوں نے حضور ﷺ کو گالیاں دی تھیں تو کچھ تعجب نہیں۔ وہ حضور ﷺ کی نبوت پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ لیکن جو قرآن کریم کو

کلام الہی جانتا ہے وہ عیسیٰ علیہ السلام کو جن کی نبوت قطعی یقینی طور پر قرآن کریم سے ثابت ہے اور مسلمانوں پر ان کی نبوت پر ایمان لانا واجب ہے۔ کیسے گالیاں دے سکتا ہے؟۔ جب مرزائیوں نے دیکھا کہ مرزا قادیانی کا عذر گناہ بدتر از گناہ ہے تو یہ جواب دیا جاتا ہے کہ الزامی طور پر عیسائیوں کے مقابلہ میں فرضی عیسیٰ کو لکھا گیا ہے۔ نہ واقعی طور پر حقیقی عیسیٰ علیہ السلام کو۔ مگر یہ جواب بالکل غلط ہے۔ اول تو اس وجہ سے کہ عبارات مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی، عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جن امور کو منسوب فرماتے ہیں ان کو الزاماً نہیں کہتے۔ بلکہ ان کے نزدیک حق بھی یہی ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ شدید ترین فحش گالی مرزا قادیانی نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عبارت نمبر ۸ میں دی ہے۔ اسی فحش اور شیع امر کو مرزا قادیانی، عیسیٰ علیہ السلام کی طرف (دافع البلاء کے مقدمہ ص ۴۳، حاشیہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۹، ۲۲۰) میں نسبت کر کے قرآن کریم کی آیت کی تفسیر میں بیان فرما کر ان عذرات واہیہ اور تاویلات رکیکہ کو غلط فرما گئے نہ وہاں پادری مخاطب ہیں نہ یسوع کا نام ہے اور نہ قرآن کریم ان پر حجت ہو سکتا ہے۔ اگرچہ عیسائی ہم پر بطور حجت الزام قرآن کو پیش کر سکتے ہیں اور نہ یہاں پر کوئی تصریح ہے اور نہ قرینہ ہے کہ کسی عیسائی کو الزامی طور پر ہی لوٹ کر جواب دیا ہو۔ بلکہ مرزا قادیانی اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو تو قرآن کریم میں صرف ”وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین (آل عمران: ۴۵)“ فرمایا گیا ہے اور یحییٰ علیہ السلام کو اس کے مقابلہ میں حضور فرمایا گیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو حضور کیوں نہ فرمایا گیا۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام ایک ہی زمانہ کے ہیں۔ انہی دونوں میں مقابلہ فرمایا ہے۔ وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ کا مطلب ظاہر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

۹..... ”لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ علیہ السلام نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں یا اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن کریم میں یحییٰ علیہ السلام کا نام حضور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔“

(دافع البلاء مقدمہ ص ۴، حاشیہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

نوٹ! اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک یہ تمام شنیعہ امور اور اس کے ماسوا اور اسی قسم کے قصے لفظ حضور کے اطلاق سے عند اللہ مانع ہوئے یہ قصے مرزا قادیانی کے نزدیک تو صحیح ہیں ہی، اللہ تعالیٰ بھی ان قصوں کو صحیح حق جانتا ہے۔ جن کی بناء پر عیسیٰ علیہ السلام کو حضور نہ فرمایا۔ اس میں مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دی ہی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی جناب اقدس پر بھی ہاتھ صاف کر دیا۔ یعنی ایسے لوگ بھی جو رنڈیوں سے ایسا میل رکھیں جو مرزا قادیانی کے نزدیک بھی کوئی پرہیزگار آدمی نہ رکھ سکے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبی بھی ہوتے ہیں اور رسول بھی اور اولوالعزم رسول بھی اور مقرب بھی اور وجیہا فی الدنیا والآخرۃ بھی؟۔ اس سے نہ کوئی نبی قابل اعتبار رہتا ہے نہ قرآن نہ خدا۔ اس کے علاوہ اور عبارات بھی تو ہیں عیسیٰ علیہ السلام کی ہیں۔ جہاں عیسائی اور پادری مخاطب نہیں۔ بلکہ علمائے اسلام مخاطب ہیں۔

۱۰..... ”اے نفسانی مولویو! اور خشک زاہدو! تم پر افسوس..... اور اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہ سکیں۔ ماسواء اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے۔ جو محض افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں۔ تو کوئی عجبہ نظر نہیں آتا۔ بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشین گوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔“

۱۱..... ”ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ عیسیٰ کی تین پیشین گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔“

(اعجاز احمدی ص ۱۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

اگر (کشتی نوح ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۵) کی یہ عبارت بھی ملائی جائے کہ: ”ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں۔“

تو نتیجہ صاف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی نہیں ہیں یہ تو ہیں کے علاوہ دوسرا کفر ہے اور خود مرزا قادیانی (چشمہ معرفت ص ۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۳۹۰) پر لکھتے ہیں کہ: ”اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے۔“

۱۲..... ”افغانی یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے۔“

لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا۔ مثلاً مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ اختلاط کرنا اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی سچی شہادت ہے اور بعض پہاڑی خواتین کے قبیلوں میں لڑکیوں کا اپنے منسوب لڑکوں کے ساتھ اس قدر اختلاط پایا جاتا ہے کہ نصف سے زیادہ لڑکیاں نکاح سے پہلے ہی حاملہ ہو جاتی ہیں۔“

”اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گولوگ اعتراض کرتے ہیں۔ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا..... مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض“

(دعوت الایمان عرف کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

پس صاف ثابت ہے کہ مرزا قادیانی بھی یہودیوں کی طرح حضرت مریم علیہا السلام کو زانیہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناجائز تعلقات کی پیدائش سمجھتے تھے۔ ہذا بہتان عظیم! کیونکہ اسی (حاشیہ کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸) سے معلوم ہو چکا ہے کہ مسیح علیہ السلام کے چار بھائی حقیقی اور دو بہنیں حقیقی تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ اس سے معلوم ہوا یہ حمل یوسف نجار ہی کا تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۵) جو تردید عیسائیت میں حضرت مولانا رحمت اللہ کرانوی کی تصنیف کردہ ہے میں ابتداءً دیباچہ میں ہی لکھ چکے ہیں۔ ”پس بناء چاری در جواب این فرقہ ادله ہائے الزامی بہماں تقریر نقل کردہ شدند و روایات کتب مقدسہ شان ہم بطور مشتے نمونہ خورارے علیحدہ آورده شدند و ہا شاو کلا کہ اعتقاد ہجو و مذمت کدामी نبی از انبیاء علیہم السلام باشد یا اہانت شریعت مقرر فرمودہ شان مدنظر بود بلکه بہزار زبان تبرا از ہمچو امور مینمایم واعتقاد رسولان برحق من جملہ عقائد ما است سیوم آنکہ درین کتاب التزام ساختہ کہ حتی الوسع دلیلہائے الزامی از عہد عتیق و عہد جدید معہ حوالہ باب در ہرجا و حوالہ آیت در بعض جاہہ نقل برداشت“

..... ”در باب سی و ہشتم کتاب پیدائش مرقوم است..... ز

ہے پاکیزگی فرزندان یعقوب علیہ السلام کہ فرزند کلاں بہ کنیزک پدر

ہمبستر شدند و فرزند دوم زوجہ پسر را در آغوش کرد گود دئمی وقت زناکہ بقصد بود، ندانست کہ زوجہ پسر من است و قبل از اطلاع این . معنی کہ او حاملہ از من است حکم سوختن آن فرمودند و بعد اطلاع این معنی اقرار نکوکار بودنش فرمودند یعقوب عزم سزا را چہ ذکر ملامت و زجر ہم بصاحبزادہ والا تبار و آن زن نکوکار نکردند و او در اولاد ہمیں فارض کہ از شکم تمار نکوشعار بآمد داؤد علیہ السلام و سلیمان علیہ السلام و مسیح علیہ السلام اند چنانچہ در باب اول متی در نسبنامہ جناب مسیح علیہ السلام مرقوم است“ (ازالہ اوہام از ص ۳۳، ۳۵، مصنفہ مولانا رحمت اللہ)

۲..... ”وقتے کہ یہودا فرزند سعادت مند ایشان (یعقوب علیہ السلام) از زوجہ پسر خود زنا کرد و حاملہ گشت و فارض را کہ از آباؤ اجداد داؤد و سلیمان و عیسیٰ علیہ السلام بود زائید..... ہمہ حال در باب سی و چہارم و باب سی و پنجم و باب سی و ہشتم از کتاب پیدائش مفصل مرقوم است و نقل عبارات ابواب مذکورہ در فائدہ اول از مقدمہ کتاب گذشت“ (ازالہ اوہام ص ۴۰۵، مصنفہ مولانا رحمت اللہ)

۳..... ”و اذ آیت سی و سیوم و سی و چہارم باب ہفتم لوقاکہ نقل آنها کنوں گذشت صاف واضح است کہ جناب مسیح اقرار می فرمایند..... و ہمراہ جناب مسیح بسیار زنان براہ میگشتند و مال خود می خورائید و دوزنان فاحشہ پائہائے آن جناب رامی بوسیدند و آن جناب مرثا و مریم علیہ السلام را دوست می داشتند و خود شراب برائے نوشیدن و دیگر کسان عطامی فرمودند چنانچہ در باب دہم یوحنا مفصل مشروح است“ (ازالہ اوہام ص ۳۷۰، مصنفہ مولانا رحمت اللہ)

غرض مولانا مرحوم سب جگہ اسی طرح حوالہ دے کر الزامی حجت پیش فرماتے جاتے ہیں اور خود ہزار زبان سے تبرا فرماتے ہیں اور ان کو ان خرافات سے مبرا اعتقاد کرتے ہیں۔ کیونکہ توریت و اناجیل میں یقینی تحریف واقع ہوئی ہے۔ (استفسار بر حاشیہ ازالۃ الاوہام ص ۱۲۳) میں ہے کہ: ”تیرھواں استفسار..... صرف بموجب ارشاد حضرت خاتم النبیین ﷺ کے ہم ایمان لائے اس پر کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل سے بھی

معجزے صادر ہوئے ہیں اور بدون تصدیق آنجناب کے کوئی سبیل ایمان لانے انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل کے معجزات پر نہیں ہے۔ اس لئے کہ بائبل کی ایک بھی سند صحیح موافق قاعدہ مصرح استفسار گذشتہ کے کوئی نہیں بتاتا ہے۔ پس وہ تو ایسی ہی ہے۔ جیسے حاتم کی ہفت سیر معہذا بعضی روایتیں معجزات کی اس میں ایسی ہیں کہ ان معجزات کا اعجاز بھی نہیں ثابت ہوتا۔ از انجملہ پیدائش کے چھٹے باب کے تیسرے درس سے ظاہر ہے کہ خدا نے..... اسی طرح لفظ از انجملہ اور عیسائیوں کی کتاب کا..... بیان کرتے ہوئے کتاب (استفسار بر حاشیہ ازالۃ الاوامر ص ۱۳۳) پر لکھتے ہیں کہ: ”از انجملہ کلیتہً یہ بات ہے کہ اکثر پیشین گوئیاں انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل اور حواریوں کی ایسی ہیں۔ جیسے خواب اور مجذوبوں کی بڑ اور تصدیق میرے اس دعویٰ کی خود ان کتابوں سے اور بطور مشتبہ نمونہ جا بجا اس کتاب سے ظاہر ہوتی ہے۔ پس اگر انہیں باتوں کا نام پیش گوئی ہے تو ہر ایک آدمی کے خواب اور ہر دیوانے کی بات کو ہم پیش گوئی ٹھہرا سکتے ہیں۔ یہ سب شبہے جو میں نے انبیاء علیہم السلام کی پیش گوئیوں پر کئے تو میں نے اپنے دل سے نہیں کئے بلکہ میں ہزار دل سے بیزار ہوں۔ اس لئے کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ایسا کہا ہے یا نہیں اور اگر کہا ہے تو ان کا مطلب نہیں کیا ہوگا۔ بلکہ یہ شبہے صرف پادریوں کی تقریروں پر مبنی کئے ہیں۔ یعنی جس بنیاد پر وہ ناحق شہادت بیان کر کے لوگوں کو گمراہ کیا کرتے ہیں۔ اسی بنیاد پر یہ شبہے انبیاء بنی اسرائیل پر عائد ہوتے ہیں۔“ (ص ۱۳۳)

”چودھواں استفسار..... بالاتفاق ثابت ہے اور سب عقلاء جانتے ہیں کہ بہت سی اقسام سحر کی مشابہ ہیں۔ معجزات سے خصوصاً معجزات موسویہ علیہ السلام اور عیسویہ علیہ السلام سے مثلاً خروج کی ساتویں باب کے بیسیوں اور اکیسویں درس میں جو معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لکھا ہے سو اسی باب کے بائیسویں درس میں لکھا ہے کہ ساحروں نے ویسے ہی کر دکھایا اور اس میں مغلوب نہیں ہوئے اور اسی کتاب کے آٹھویں باب میں جو معجزہ موسویہ علیہ السلام لکھا ہے۔ سو اسی باب کے ساتویں درس میں لکھا ہے کہ ساحروں نے بھی ویسے ہی کر دکھایا اور اس میں وہ مغلوب نہیں ہوئے اور اشعیاء اور ارمیاء اور عیسیٰ علیہم السلام کی سی غیب گوئیاں قواعد نجوم اور رمل سے بخوبی نکل سکتی ہیں۔ بلکہ اس سے بہتر یعنی یہ تعیین زمان و مکان اور ذات و صفات معلوم ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ بعضے بندے نے خود دیکھیں اور اکثر اسی طرح پر ہیں کہ جس طرح بائبل کی ایک خبر بھی کسی کو تحقیق نہیں ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ احیاء میت کا بعضے بھان متی کرتے پھرتے ہیں..... بلکہ انجیل دوم کے باب نہم کی درس سی و ہشتم سے ظاہر ہے کہ ایک آدمی حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کے وقت میں دیوبھوت جھاڑتا تھا اور نہ وہ نبی تھا اور نہ عیسیٰ علیہ السلام کا شاگرد۔ اب بتائیے کہ ماہ الفرق حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں اور ساحروں اور نجومیوں اور رمالوں کے کاموں میں کون چیز ہے اور ہم جانتے ہیں کہ آپ لوگ کچھ بتانہ سکیں گے۔ اس لئے کہ آپ معجزے کی حقیقت سے نہیں مطلع ہیں اور نہ اس بات سے مطلع ہیں کہ معجزات سے ثبوت نبوت کا الزام کیوں کر تمام ہوتا ہے۔“ (استفسار ص ۳۳۶، ۳۳۷)

”چوتھی خبر اشعیاء کی کتاب کے اکیسویں باب میں ایک کلام واقع ہے۔ اسی میں تین نسخوں سے لکھتا ہوں اور اسی طرح کے لکھنے سے چار باتیں معاً ثابت کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ اشعیاء نبی کی پیش گوئیاں اکثر ایسی ہی ہیں۔ یعنی حضرات مجاذیب کا سا کلام۔“ (استفسار ص ۲۱۹)

(استفسار ص ۴) میں ہے کہ: ”ہم کہتے ہیں کہ بے شک توریت اور اناجیل میں تحریف واقع ہوئی ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہ بات ثبوت کو نہیں پہنچتی“

پہلے چاروں استفسار محض تثلیث کی گفتگو میں ہیں اور ۵ سے ۱۱ تک بالاصالہ تحریف کی گفتگو ہے۔ پہلا استفسار ص ۱۸ سے شروع ہوا اس میں ایک برہان عقلی کے رو سے تثلیث کا مسئلہ باطل ٹھہرایا ہے اور پہلے یہ بتایا ہے کہ مبدأ کل کائنات کی یہ شانیں ہوتی ہیں۔ مثلاً محدود نہ ہونا مبدأ کل کائنات ہونا۔ واجب بالذات ہونا وغیرہ وغیرہ۔

لکھنے کے بعد ص ۲۰ پر لکھتے ہیں کہ: ”الغرض اگر یہ تقریر ہماری درست ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبدأ کل نہیں ہو سکتے اس لئے کہ اپنے مرتبہ ظہور میں وہ مشخص اور محدود ہیں اور اگر مشخص اور محدود ہونا ان کا نہ تسلیم کیا جائے تو ان کے موجود ہونے کے کچھ معنی نہ ہوں گے اور جب وہ محدود اور متعین ہوئے تو مبدأ کل کائنات نہیں ہو سکتے اور اگر یہ تقریر درست نہیں ہے تو کسی دلیل سے یہ جائز نہیں ہو سکتا کہ ہر ولایت کا یا ہر ایک نوع موجودات کا بلکہ ہر ایک شخص کا خدا علیحدہ ہو اور کیا سبب کہ ہر ایک چیز پر احتمال خدا ہونے کا نہ ہو سکے اور کیا وجہ کہ مریم علیہ السلام کا بیٹا خدا ہو اور کو سلیا کا بیٹا خدا نہ ہو“ (استفسار ص ۲۱، ۲۰)

غرض مولانا مرحوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل کے تقدس اور معجزات اور پیشین گوئیوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ توریت و اناجیل میں تحریف یقینی ہے۔ لہذا ان و انہی باتوں سے ان کا محرف ہونا ثابت فرماتے ہیں اور خود ہزار دل سے بیزار ہیں کہ واقعی کوئی شبہ ان پر پیش کریں۔

اسلامی عقیدہ نمبر ۹..... قرآنی آیات کا مصداق آنحضرتؐ ہیں

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آیت قرآنیہ مندرجہ ذیل کے مصداق صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

.....۱ ”واذ قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصداقاً لما بین یدی من التورات و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد . فلما جاء هم بالبینات قالوا هذا سحر مبین (الصف: ۶)“ ﴿جب کہا تھا کہ عیسیٰ بن مریم نے کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں تصدیق کرنے والا ہوں۔ پہلی کتاب تورات کی اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول ﷺ کی جو میرے بعد آئے گا نام نامی اس کا احمد ﷺ ہوگا۔ پس جب وہ احمد ﷺ ان کے پاس معجزات لے کر آ گیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلے جادو ہیں۔﴾

.....۲ ”هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ (التوبہ: ۳۳)“ ﴿اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنا رسول، ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ تاکہ اس کو سب دینوں پر غالب کرے۔﴾

احادیث

.....۱ ”عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی ﷺ یقول ان لی اسماء انا محمد علیہ وسلم وانا احمد (مسلم ج ۲ ص ۲۶۱ باب فی اسمائہ ﷺ، مشکوٰۃ ص ۵۱۵ باب اسماء البنی ﷺ)“ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ﷺ ہوں اور میں احمد ﷺ ہوں۔﴾

.....۲ ”عن عرباض بن ساریہ عن رسول اللہ ﷺ..... ساخبرکم باول امری دعوة ابراہیم وبشارة عیسیٰ علیہ السلام ورؤیاء امی (شرح السنة ج ۷ ص ۱۳ حدیث نمبر ۳۵۲۰ باب فضائل سید الاولین والآخرین محمد ﷺ، مشکوٰۃ ص ۵۱۳ باب فضائل سید المرسلین علیہم السلام)“ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا میں تم کو اپنے اول امر کی خبر دیتا ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی ماں کا خواب ہوں۔﴾

حکم شرعی: ”الیوم تجزون عذاب الہون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر

الحق وكنتم عن اياته تستكبرون (انعام: ۹۳)“ ﴿آج (قیامت کے دن) سخت ذلت کا عذاب ان کو دیا جائے گا کہ کیوں تم اللہ پر جھوٹ لگاتے تھے اور اللہ کی آیات سے اٹیٹھتے تھے۔﴾

حدیث: ”عن ابن عباسؓ عن النبی ﷺ ومن قال فی القرآن برأیه فلیتبعوا مقعده من النار (ترمذی ج ۲ ص ۱۲۳ باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برأیه)“ ﴿ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے قرآن کریم میں اپنی رائے سے کہا اس کو اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہئے۔﴾

اجماع امت: ”کذا لک وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الكتاب (شفاء ج ۲ ص ۲۴۷)“ ﴿ایسا ہی اس شخص کی تکفیر پر اجماع ہے جو نص کتب اللہ کو رد کرے۔﴾

مرزائی عقیدہ نمبر ۹..... قرآنی آیات کا مصداق مرزا ہے

مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی مذکورہ ان آیات کے مصداق ہیں۔

۱..... ”اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن کریم وحدیث میں موجود ہے اور

تو ہی اس آیت کا مصداق ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہره علی الدین کلہ“ (اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

۲..... ”جس طرح خدا نے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت نوح، حضرت

ابراہیم، حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کو نبی کہہ کر پکارا ہے۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک تو آیت مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد! سے ثابت ہے۔“ (حقیقت النبوة ص ۱۸۸)

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۰..... کسی نبی کی کوئی پیشین گوئی جھوٹی نہیں ہو سکتی

۱..... ”ان الله لا یخلف المیعاد (رعد: ۳۱)“ ﴿اللہ اپنے وعدہ کے ہر

گزار خلاف نہیں کرتا۔﴾

۲..... ”و یستعجلونک بالعذاب ولن یخلف الله وعدہ

(الحج: ۴۷) ﴿﴾ آپ سے جلدی عذاب مانگتے ہیں۔ حالانکہ اللہ اپنے وعدہ کے ہرگز کبھی خلاف نہ کرے گا۔ ﴿﴾

۳..... ”فلا تحسبن اللہ مخلف وعده رسله ان اللہ عزیز ذو الانتقام (ابراہیم: ۴۷) ﴿﴾ اللہ تعالیٰ جو اپنے رسولوں سے وعدہ کر لیتا ہے۔ اس کے ہرگز خلاف نہیں کرتا۔ ضرور اللہ غالب انتقام لینے والا ہے۔ ﴿﴾

۴..... ”ما یبدل القول لدی (ق: ۲۹) ﴿﴾ یعنی میرے قول میں تغیر نہیں ہو سکتا۔ ﴿﴾

۵..... ”من اصدق من اللہ قیلاً (نساء: ۱۲۲) ﴿﴾ اللہ سے بڑھ کر کون سچا ہوگا۔ ﴿﴾

نوٹ! یہ بھی صریح نص قرآن کے انکار کرنے کی وجہ سے اجماعاً کفر ہے۔ ”کذالك وقع الاجماع على تكفير كل من دافع نص الكتاب (شفاء ج ۲ ص ۲۴۷) ﴿﴾ یعنی ایسا ہی اس شخص کی تکفیر پر اجماع ہے جو نص کتاب اللہ کی مدافعت کرے۔ ﴿﴾

مرزائی عقیدہ نمبر ۱۰..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں جھوٹی نکلیں

”ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے“ (اعجاز احمدی ص ۱۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۱..... جہاد

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جہاد کا مسئلہ جو قرآن میں موجود ہے ایک پاک مسئلہ ہے جو قیامت تک فرض رہے گا۔ علی وجود الشرائط۔

۱..... ”کتب علیکم القتال (بقرہ: ۲۱۶) ﴿﴾ تم پر دینی لڑائی یعنی جہاد فرض کیا گیا ہے۔ ﴿﴾

۲..... ”ان اللہ اشترى من المؤمنین انفسهم واموالهم بان لهم الجنة . یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعداً علیہ حقاً فی التورۃ والانجیل والقرآن (توبہ: ۱۱۱)“ ﴿تحقیق اللہ نے مومنین سے ان کے نفسوں اور مالوں کو خرید لیا ہے۔ اس امر کے ساتھ کہ ان کو جنت ملے وہ اللہ کے رستے میں جہاد کرتے ہیں۔ پس قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ اس پر یہ وعدہ تو راہیت وانجیل اور قرآن کریم میں ثابت ہے۔﴾

۳..... ”قال رسول اللہ والذی نفسی بیدہ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احيی ثم اقتل ثم احيی ثم اقتل ثم احيی ثم اقتل (متفق علیہ بخاری ج ۲ ص ۱۰۷۳، باب ماجاء فی التمنی ومن تمنی الشهادة، مشکوٰۃ ص ۳۲۹ کتاب الجهاد)“ ﴿فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے خدا کی میں چاہتا ہوں کہ اللہ کے رستے میں قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ ہوں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ ہوں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ ہوں پھر قتل کیا جاؤں۔﴾

۴..... ”قال رسول اللہ ﷺ لن یبرح هذا الدین قائماً یقاتل علیہ عصابة من المسلمین حتی تقوم الساعة (رواہ مسلم ج ۲ ص ۱۴۳، باب قوله ﷺ لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق، مشکوٰۃ ص ۳۳۰)“ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا۔ ایک جماعت مسلمانوں کی قیامت تک جہاد کرتی رہے گی۔﴾

نوٹ! یہاں مرزا قادیانی نے صاف طور پر شریعت جدیدہ کا دعویٰ کیا ہے۔ جو خود ان کے مسلمہ سے کفر ہے باقرار خود کافر ہیں۔

قبل دعویٰ نبوت تشریحیہ (ازالہ اوہام ص ۱۳۷، ۱۳۸، خزائن ج ۳ ص ۱۷۰) میں لکھتے ہیں۔ ”اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تہنیک یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔“ جب جہاد کا حکم منسوخ کر دیا تو خمس اور غنیمت کے احکام بھی منسوخ ہو گئے اور آیت خمس ما غنمتم وغیرہ سب کو منسوخ کر دیا۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۱۱..... جہاد حرام

مرزا قادیانی اور مرزائی اس عقیدہ کے منکر ہیں اور مسئلہ جہاد کو خراب مسئلہ بتاتے ہیں۔ کیونکہ شریعت مرزائیہ میں یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے۔

۱..... ”جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔“ (حاشیہ اربعین نمبر ۴ ص ۱۳، خزائن ج ۱ ص ۴۴۳)

۲..... ”کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷، خزائن ج ۱ ص ۱۶۶ ایضاً)

۳..... ”یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کی جائے اور جہاد کے خراب مسئلہ کے خیال کو دلوں سے مٹایا جائے۔“ (عجاز احمدی ص ۳۴، خزائن ج ۱ ص ۱۹۹)

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۲..... معجزات مسیح علیہ السلام حق ہیں

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت سے معجزے ظاہر کئے جن میں سے احیاء موتی اور خلق طیور باذن اللہ بہت مشہور اور قرآن میں بھی مذکور ہیں اور ان کی صداقت و حقانیت پر مسلمانوں کا ایمان ہے۔

۱..... ”اذ قال اللہ یعیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتک..... واذتخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفح فیہا فتکون طیراً باذنی..... واذتخرج الموتی باذنی (مائدہ: ۱۱۰)“ ﴿جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ علیہ السلام یاد کر میری نعمت کو جو تجھ پر اور تیری والدہ پر ہوئیں..... اور جب تو بنائے مٹی سے میرے حکم سے پرندے کی شکل پھر اس میں پھونک مارے۔ پس وہ میرے حکم سے پرندہ ہو جائے گا..... اور زندہ کرے تو مردے کو میرے حکم سے۔﴾

.....۲ ”انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین

کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیراً باذن اللہ..... واحیی الموتی باذن اللہ
(آل عمران: ۴۹)“ ﴿اے قوم میں تمہارے خدا کی طرف سے معجزے اور نشان صداقت لایا
ہوں کہ تحقیق میں بناؤں گا۔ مٹی سے مثل ہیئت پرندے کے پھر پھونک ماروں گا۔ پس وہ اللہ کے
حکم سے پرندہ ہو جائے گا اور اللہ کے حکم سے مردے زندہ کروں گا۔﴾

.....۳ ”واتینا عیسیٰ ابن مریم البینت وایدناہ بروح القدس

(بقرہ: ۸۷)“ ﴿ہم نے عیسیٰ بن مریم کو یقین معجزے دیئے اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔﴾

.....۴ ”(تفسیر ابوالسعود ج ۲ ص ۳۹ زیر آیت وأحی الموتی باذن

اللہ) میں ہے کہ: ”بعض مردے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے زندہ ہوئے تھے۔ بعد
زندہ ہونے کے ان سے اولادیں ہوئیں۔ کفار نے کہا کہ نئے مردوں کو زندہ کیا ہے۔ شاید سکتے میں
ہوں گے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سام بن نوح علیہ السلام کو زندہ کیا اور باتیں کیں۔ تفسیر
کشاف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے ۴ ہی اشخاص زندہ ہوئے تھے اور
حز قیل کے معجزے سے آٹھ ہزار۔“ (کشاف ج ۱ ص ۳۰۷)

نوٹ! معجزات خارق عادت ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ اپنے نبی کی صداقت پر حجت
قائم کرتا ہے۔ یہ عادت مستمرہ و قانون قدرت کلیہ سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی
(حقیقت الوحی ص ۴۹، ۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۵۲) میں لکھتے ہیں کہ: ”اس قدر زور سے صدق اور وفا کی
راہوں پر چلتے ہیں کہ ان کے ساتھ خدا کی ایک الگ عادت ہو جاتی ہے۔ گویا ان کا خدا ایک الگ
خدا ہے۔ جس سے دنیا بے خبر ہے اور ان سے خدا تعالیٰ کے وہ معاملات ہوتے ہیں۔ جو دوسروں
سے وہ ہرگز نہیں کرتا۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام“

مثلاً یہ قانون کلی ہے۔ ”انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج (الدھر: ۲)“
یعنی ہم انسان کو نطفہ مختلف سے پیدا کرتے ہیں۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا
اور حضرت آدم علیہ السلام و حوا کو بغیر ماں باپ کے کیا۔ کوئی مسلمان اس قانون قدرت عامہ کو دیکھ
کر قرآن کریم کی ان باتوں کا بھی انکار کر دے گا۔

حکم شرعی

..... ”وما یجد بایاتنا الا کل ختار کفور (لقمان: ۳۲)“

﴿ہماری آیات معجزات کا کوئی انکار نہیں کرے گا۔ مگر بدعہد ناشکر۔﴾

.....۲ ”والذین کذبوا بآیتنا واستکبروا عنها اولئک اصحاب

النار ہم فیہا خالدون (اعراف: ۳۶)“ ﴿وہ لوگ جو اللہ کے معجزات کو جھٹلاتے ہیں اور ان سے اعراض کرتے ہیں وہ دوزخی ہیں۔ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔﴾

.....۳ ”فمن اظلم ممن کذب بآیات اللہ وصدق عنها سنجزے

الذین یصدقون عن آیتنا سوء العذاب بما کانوا یصدقون (انعام: ۱۵۷)“ ﴿اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کے معجزوں کو جھٹلائے اور ان سے اعراض کرے۔ جو ہمارے معجزات اور آیات سے اعراض کرتے ہیں۔ ہم ان کے اعراض کرنے کی وجہ سے ان کو سخت عذاب کا بدلہ دیں گے۔﴾

حدیث: ”عن ابن عباس عن النبی ﷺ ومن قال فی القرآن برأیہ

فلیتبؤا مقعدہ من النار (ترمذی ج ۲ ص ۱۲۳، باب ماء جافی الذی یفسر القرآن برأیہ)“ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی اس کو اپنی جگہ دوزخ میں بنانا چاہئے۔﴾

کتب عقائد: ”کذالك وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الكتاب (شفاء ج ۲ ص ۲۴۷)“ ﴿ایسا ہی اس شخص کی تکفیر پر اجماع ہے جو نص کتاب اللہ کی مدافعت کرے۔﴾

مرزا قادیانی کے اقوال

.....۱ ”یہ مسلم ہے کہ النصوص تحمل علی ظواہرہا“

(ازالہ ص ۵۴۱، خزائن ج ۳ ص ۳۹۰)

.....۲ ”جو شخص الحاد کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے لئے سیدھی راہ یہی ہے کہ قرآن

کریم کے معنی اس کے مروجہ اور مصطلح الفاظ کے لحاظ سے کرے ورنہ تفسیر بالرائے ہوگی۔“

(ازالہ ص ۴۶۷، خزائن ج ۳ ص ۳۵۰)

مرزائی عقیدہ نمبر ۱۲..... معجزات مسیح علیہ السلام کا انکار و استہزاء

مرزا قادیانی اور ان کی ذریت ان معجزات کے منکر ہیں اور ان کو لہو دلب و مکروہ و قابل

نفرت بتاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ایسے کھیل کھلوانے کلکتہ اور بمبئی میں بہت بنتے اور بکتے ہیں۔ یہ قرآن کریم کی نص صریح کا انکار ہے۔

-۱ ”غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح صرف مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا۔ جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔“ (حاشیہ ازالہ اوہام ص ۳۲۲، خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)
-۲ ”یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا۔ جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہر حال معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔ جیسے سامری کا گوسالہ“ (حاشیہ ازالہ ص ۳۲۲، خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)
- نوٹ! مرزا قادیانی روح القدس کی تاثیر تالاب میں تو تسلیم فرماتے ہیں اور اس سے کوئی شرک لازم نہیں آتا اور اپنے لئے (براہین حصہ ۵ ص ۹۵، خزائن ج ۲۱ ص ۱۲۴) میں مرتبہ کن فیکون کا یعنی ”انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون“ یعنی اے مرزا تیری شان یہ ہے کہ جب تو کسی شے کا ارادہ کرے اور کن کہے فوراً ہو جائے گی۔ ثابت کریں تو بھی شرک نہ ہو۔ مگر عیسیٰ علیہ السلام سے وہی فعل بطریق معجزہ جو فی الحقیقت فعل اللہ ہوتا ہے نہ فعل نبی، اور نیز قرآن کریم میں باذن اللہ بھی موجود ہے۔ صادر ہو تو شرک ہے۔ دوسرے قرآن مجید کی بھی تو ہین کی کہ ایسے کھیل کھلونوں کو آیات بینات بتاتا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی شان مرزا قادیانی کے نزدیک معاذ اللہ ایک مداری تماشا کرنے والے کے برابر ہوئی اور جیسے سامری کا گوسالہ بتا کر صاف اس معجزے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔
-۳ ”مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا۔ کہ ان عجوبہ نمایوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔“
- (حاشیہ ازالہ ص ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)
- نوٹ! افسوس یہ معجزات تو خدا کے حکم سے دکھلاتے تھے۔ نہ اپنی رائے سے اور خود مرزا قادیانی نے بھی (ازالہ حاشیہ ص ۳۰۸، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷) میں لکھ دیا ہے کہ ”عیسیٰ علیہ السلام نے یہ فعل باذن الہی اختیار کیا تھا۔“ تو خود خدا ہی اس فعل مکروہ کا مرتکب ہوا؟۔ معاذ اللہ!
-۴ ”کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو۔ جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو۔ جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے۔ یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو۔

کیونکہ حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف (معاذ اللہ) کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں..... اور ایسا معجزہ دکھانا عقل سے بعید بھی نہیں۔ کیونکہ حال کے زمانہ میں دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صنّاع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلاتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں۔ بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں بکثرت ہیں۔“

(ازالہ ص ۳۰۳، ۳۰۴، خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

۵..... ”یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے۔ مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کی کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائی کا نمبر ایسا کم درجہ کارہا کہ قریب قریب ناکام کے ہے۔“

(حاشیہ ازالہ ص ۳۱۰، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

۶..... ”ان آیات کے روحانی طور پر یہ معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا رفیق بنایا ہے۔ گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا۔ پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے۔“

نوٹ! یہ قرآن کریم کی تحریف ہے۔ جب مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہدایت کے کام میں ناکام بتاتے ہیں تو ایسے معنی لینے کی ضرورت کیا پڑی صرف یہ کہ مرزا قادیانی باوجود دعویٰ مسیحیت ان میں سے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

۷..... ”مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے۔ جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا۔ جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔ لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوراق دکھلائے اس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہیں تھا۔“

(حاشیہ ازالہ ص ۳۲۱، خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

۸..... ”ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔“

(ازالہ ص ۳۰۵، خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

۹..... ”اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ مسیح بن مریم باذن و حکم الہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔ گوالیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔ کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھلایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔ مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں۔ یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔“

(حاشیہ ازالہ ص ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

نوٹ! اس کلام میں قرآن کریم کے بالکل خلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مصلوب ہونا بھی کہہ دیا۔ جو مصلوبہ کے صریح خلاف ہے اور یقینی کفر ہے۔

۱۰..... ”یہی حال حضرت عیسیٰ کے پرندے بنانے کا ہے..... اس سے ظاہر ہے کہ یہ واقعہ جو قرآن شریف میں مذکور ہے۔ اپنے ظاہری معنوں پر محمول نہیں بلکہ اس سے کوئی خفیف امر مراد ہے۔ جو بہت وقعت اپنے اندر نہیں رکھتا۔“

(حاشیہ حقیقت الوحی ص ۳۹۰، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۵)

۱۱..... ”میں فی الفور دعا میں مشغول ہو گیا اور بعد دعا کے عجیب نظارہ قدرت دیکھا کہ وہ تین گھنٹے میں خارق عادت کے طور پر اسحاق کا تپ اتر گیا اور گلیٹیوں کا نام و نشان نہ رہا..... یہی ہے احیاء موتی۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ کے احیاء موتی میں اس سے ایک ذرہ کچھ زیادہ نہ تھا اب لوگ جو چاہیں ان کے معجزات پر حاشیہ چڑھائیں۔ مگر حقیقت یہی تھی کہ جو شخص حقیقی طور پر مرجاتا ہے اور اس دنیا سے گذر جاتا ہے اور ملک الموت اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے وہ ہرگز واپس نہیں آتا۔“

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۳..... احیاء موتی

قرآن کریم میں مذکور ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے دنیا میں مرے ہوئے کو دوبارہ زندہ کیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں کئی ہزار کا تذکرہ ہے۔

۱..... ”اوکا الذی مرّ علی قریۃ وہی خاویۃ علی عروشہا قال انی یحییٰ ہذہ اللہ بعد موتہا فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ قال کم لبثت . قال لبثت یوما او بعض یوم . قال بل لبثت مائۃ عام فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنہ . وانظر الی حمارک ولنجعلک ایۃ للناس وانظر الی العظام کیف

ننشزھا ثم نکسوها لحماً • فلما تبین له قال اعلم ان اللہ علی کل شئی قدير (بقرہ: ۲۵۹) ﴿یا جیسے وہ شخص (عزیر علیہ السلام) کہ ایک شہر (بیت المقدس جب بخت نصر نے تباہ و برباد کر دیا تھا) پر گذرنا جو اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا۔ وہ بولا اللہ مر جانے کے بعد کیسے زندہ کرے گا۔ پس خدا نے اس کو موت دی سو برس تک مردہ رہا۔ پھر اسے زندہ کر کے اٹھایا اور پوچھا تو کتنی دیر بٹھرا بولا ایک دن یا کچھ کم خدا نے فرمایا نہیں تو سو برس تک مر رہا ہے۔ پس دیکھ اپنے کھانے اور پینے کی چیز کو کہ وہ سڑی نہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ تجھ کو لوگوں کے لئے نشان بنائیں دیکھ ہم ہڈیوں کو کیسے بھارتے ہیں اور پھر کس طرح ان ہڈیوں کے اوپر گوشت کو پہناتے ہیں۔ پس جب اس شخص پر یہ کچھ ظاہر ہوا تو کہا کہ میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔﴾

(تفسیر بیضاوی انوار التنزیل و اسرار التاویل ج ۱ ص ۱۱۹) میں ہے کہ: ”انہ اتی قومہ علی حمارہ وقال انا عزیر فکذبوہ فقرا التورات من الحفظ ولم یحفظھا احد قبلہ فعرفوہ بذالک وقالوا ہوا بن اللہ..... لما رجع الی منزله کان شاباً واولادہ شیوخاً“ یعنی حضرت عزیر علیہ السلام سو برس کے بعد زندہ ہو کر اپنے گدھے پر سوار ہو کر قوم میں آئے اور کہا میں عزیر ہوں لوگوں نے باور نہ کیا۔ حضرت عزیر نے تورات کو اپنے حفظ سے سنایا اور ان سے پہلے تورات کا کوئی حافظ نہ ہوا تھا۔ پس اس سے لوگوں نے ان کو پہچانا اسی واقعہ کی وجہ سے یہود حضرت عزیر کو ابن اللہ کہنے لگے..... جب حضرت عزیر اپنے گھر کو لوٹ کر آئے تو وہ خود تو جوان تھے اور ان کی اولاد بوڑھی اور (متدرک ج ۲ ص ۶۷۸ حدیث نمبر ۳۱۷۱ کتاب التفسیر باب قصۃ عزیر علیہ السلام) حدیث علیؑ میں ہے کہ سب سے پہلے ان کی آنکھیں پیدا کی گئیں وہ اپنی ہڈیوں کو گوشت پہناتے اور پیدا ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔

۲..... ”الم ترالی الذین خرجوا من دیارہم وهم الوف حذر الموت • فقال لهم اللہ موتوا ثم احیاهم (بقرہ: ۲۴۳)“ ﴿دیکھ تو ان لوگوں کو جو موت سے ڈر کر (جب ان میں وبا پڑی تھی) اپنے شہروں سے بھاگ نکلے تھے اور وہ کئی ہزار تھے۔ اللہ نے ان سے فرمایا مر جاؤ پھر ان کو زندہ کیا۔﴾

(جلالین ص ۳۷) میں اس آیت کے تحت میں ہے کہ: ”ثم احیاهم بعد ثمانیۃ ایام او اکثر بدعاء حزقیل..... فعاشوا دہراً“ ﴿پھر ان کو آٹھ دن یا کچھ زیادہ کے بعد حزقیل کی دعا سے زندہ کیا اور پھر مدت تک زندہ رہے﴾

اور خود مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷) میں لکھتے ہیں کہ: ”السیع کی لاش سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔ اب سوائے عناد کے انکار کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ غرض اس میں بھی صریح نص قرآن کا انکار ہے جو جماعاً کفر ہے۔“

مرزائی عقیدہ نمبر ۱۳..... انکار احیاء موتی

مرزا قادیانی اور مرزائی اس نص کے منکر ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی شخص مرنے کے بعد زندہ نہیں کیا جاسکتا۔

..... ”جو شخص حقیقی طور پر مر جاتا ہے اور اس دنیا سے گذر جاتا ہے اور ملک الموت اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے۔ وہ ہرگز واپس نہیں آسکتا۔“

(حقیقت الوحی ص ۳۲۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۲)

.....۲ ”کوئی اس بات کا ثبوت نہیں دے سکتا کہ کبھی حقیقی اور واقعی طور پر کوئی

مردہ زندہ ہو گیا اور دنیا میں واپس آیا“ (ازالہ اوہام ص ۶۴۰، خزائن ج ۳ ص ۴۴۵)

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۴..... معراج جسمانی حق ہے

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جناب سرور کائنات ﷺ کو معراج جسمانی ہوئی ہے۔

.....۱ ”سبحان الذی اسرئ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکننا حولہ (الاسراء: ۱)“ ﴿پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو یعنی رسول اللہ ﷺ کو ایک رات میں مسجد الحرام مکہ سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔﴾

.....۲ ”عن ابن عباسؓ ہی روياً عین اریھا رسول اللہ ﷺ لیلة اسرئ بہ (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۰۰ باب المعراج)“ ﴿ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ معراج میں جو کچھ واقعات حضور ﷺ نے دیکھے وہ اسی آنکھ سے دیکھے ہیں۔﴾

.....۳ ”حدیث میں ہے کہ حضرت ام ہانیؓ شب معراج میں آنحضرت ﷺ کی عدم موجودگی کی وجہ سے سخت پریشان ہوئیں اور نیند جاتی رہی۔ (دیکھو تفسیر ابن کثیر ج ۵ ص ۳۸)

.....۴ ”حضرت عباسؓ تلاش کرنے ذی طویٰ تک پہنچے اور یا محمد ﷺ یا محمد ﷺ کہہ کر آوازیں دیتے تھے۔“ (دیکھو تفسیر روح المعانی ج ۱۵ ص ۶)

.....۵ ”عن ابی بکرؓ من روایۃ شداد بن اوسؓ عنہ انہ قال

للنبی ﷺ لليلة اسرى به طلبتك يا رسول الله البارحة في مكانك فلم اجدك فاجابه ان جبريل عليه السلام حملنى الى المسجد الاقصى (شفاء ج ۱ ص ۱۱۵) ”یعنی ابو بکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آپ کو کل رات (معراج کی رات) آپ کے مکان پر تلاش کیا آپ کو موجود نہ پایا حضور ﷺ نے جواب دیا کہ مجھ کو جبرئیل علیہ السلام مسجد اقصیٰ کی طرف اٹھا کر لے گیا تھا۔ ﴿

.....۶ ”(اخرج الحاكم وصححه ج ۴ ص ۵ حدیث نمبر ۴۴۶۳ وابن

مردويه والبيهقي في الدلائل ج ۲ ص ۳۶۱، باب الاسراء برسول الله من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى) عن عائشةؓ قالت لما اسرى بالنبی ﷺ الى المسجد الاقصى اصبح يتحدث الناس بذلك فارتد ناس ممن كانوا امنوا به وصدقوه وسعوا بذلك الى ابى بكرؓ فقالوا اهل لك الى صاحبك يزعم انه اسرى به ليلة الى بيت المقدس قال اوقال ذلك؟ قالوا نعم قال لان كان قال ذلك لقد صدق قالوا اوتصدقه انه ذهب ليلة الى بيت المقدس وجاء قبل ان يصبح قال نعم انى اصدقه فيما هو بعد من ذلك اصدقه بخبر السماء فى غدوة اوروحة فلذلك سمي ابابكرؓ صديق (تفسير ابن كثير ج ۵ ص ۳۸) ”اس حدیث کی حاکم نے تخریج کی اور صحیح کی ہے اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے بھی دلائل میں تخریج کی ہے کہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ عائشہؓ نے کہا کہ جب حضور ﷺ کو مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی گئی تو صبح کو حضور ﷺ نے لوگوں سے بیان فرمایا۔ اس واقعہ کو سن کر بہت سے لوگ مرتد ہو گئے اور دوڑتے ہوئے ابو بکرؓ کے پاس آئے (اور ابو بکرؓ ابھی تک حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے تھے) اور کہا کہ کیا تم اب بھی محمد ﷺ کی تصدیق کرو گے وہ کہتے ہیں کہ آج رات مجھ کو بیت المقدس تک سیر کرائی گئی؟۔ ابو بکرؓ نے کہا کہ کیا حضور ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔ لوگوں نے کہا بے شک! ابو بکرؓ نے کہا۔ اگر حضور ﷺ نے فرمایا ہے تو سچ فرمایا ہے؟۔ لوگوں نے کہا تو کیا تم تصدیق کرتے ہو کہ رات بھر میں بیت المقدس گئے اور پھر صبح سے قبل لوٹ آئے ابو بکرؓ نے کہا بے شک! میں اس سے زیادہ بعد کی تصدیق کر رہا ہوں اور صبح و شام کی آسمانی خبروں کی تصدیق کرتا ہوں۔ پس اسی وجہ سے حضور ﷺ نے ابو بکرؓ کا نام صدیق رکھا۔ ﴿

..... ۷ تمام قرآن کریم اور لغت عرب میں عبد کا اطلاق مجموعہ روح اور جسد پر ہوا ہے۔ ”فان العبد عبارة عن مجموع الروح والجسد (ابن کثیر ج ۵ ص ۴۱)“

”فان الله انما اخبر في كتابه انه اسرى بعبدہ ولم يخبرنا انه اسرى بروح عبده وليس جائز لاحد ان يتعدى ما قال الله تعالى الي غيره..... ولا دلالة تدل على ان المراد اسرى بروح عبده (ابن جریر ج ۱۵ ص ۱۷)“ یعنی عبد مجموعہ روح اور جسد کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اسری بعبدہ فرمایا ہے۔ بروح عبده نہیں فرمایا اور کسی کے لئے جائز نہیں کہ اللہ کے قول کے خلاف اور معنی لے اور روح عبد مراد لینے پر کوئی دلالت نہیں ہے۔

..... ۸ کفار مکہ کا تعجباً پوچھنا کہ چھ مہینے کا رستہ ایک رات میں کیسے طے کر لیا اور پھر صبح لوٹ بھی آئے اور پھر قریش کا بیت المقدس کی علامات پوچھنا اور حضور ﷺ کا تمام علامتوں کو بتانا (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۵۳۰) اور بہت سے ضعیف الایمان لوگوں کا مرتد ہو جانا اور قریش کے دو قافلوں کا صحیح صحیح نشان اور پتہ بتانا یہ سب واقعات بتلا رہے ہیں کہ یہ اسری جسد اطہر کے ساتھ ہوا تھا۔ اگر محض خواب یا کشف ہوتا تو یہ واقعات ہرگز پیش نہ آتے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس اسری جسمی کے علاوہ ۳۳ اور معراجیں روحی بھی ہوئی ہیں۔ جیسا کہ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی نے (فتوحات کے باب ۳۶ ج ۳ ص ۳۴۲، ۳۴۳) میں لکھا ہے۔ یعنی معراج کے بیان میں ہے۔ ”ولو كان الاسراء بروحه وتكون رؤيا رآها كما يراه النائم في نومه ما انكره احد ولا نازعه وانما انكر واعليه كونه اعلمهم ان الاسراء كان بجسمه في هذه المواطن كلها وله صلى الله اربعة وثلاثون مرة الذي اسرى به منها اسراء واحد بجسمه والباقي بروحه رؤيا رآها..... وبهذا زاد علي الجماعة رسول الله ﷺ باسراء الجسم“ یعنی اگر اسراء روحی ہوتا اور کشف ہوتا تو کوئی شخص انکار نہ کرتا۔ کفار نے انکار تو اس وجہ سے کیا کہ ان کو حضور ﷺ نے اسراء جسمی کی خبر دی تھی..... حضور ﷺ کو ۳۴ مرتبہ اسری ہوا ہے۔ ایک اسری بجسمہ اور باقی اسری روحی اور کشفی ہوئی ہیں..... حضور ﷺ کو اسری جسمی کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کی جماعت پر فضیلت ہے۔ یعنی اس اسری جسمی میں حضور ﷺ مخصوص ہیں۔

اور (یواقیت ج ۲ ص ۳۵) میں بھی شیخ سے اسی طرح منقول ہے۔ مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص ۳۷۵، خزائن ج ۳ ص ۲۹۳) میں لکھتے ہیں کہ ”سلف خلف کے لئے بطور وکیل کے ہوتے ہیں اور ان کی شہادتیں آنے والی ذریت کو ماننی پڑتی ہیں۔“ جب یہ بات ہے تو سنیئے کہ اس اسراء جسمی پر اکیس صحابہ جلیل القدر کی فہرست (شفاء ج ۱ ص ۱۱۳ تا ۱۱۸) میں موجود ہے اور حضرت شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب (خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۳۷۷ باب خصوصیت بالاسراء) میں ۴۵ صحابہؓ سے یہ حدیث روایت فرمائی ہے۔ پھر انکار کی کون سی وجہ ہے؟

حکم شرعی

”فی کتاب الخلاصة من انکر المعراج ینظر ان انکر الاسراء من مكة الی بیت المقدس فهو کافر ولو انکر المعراج من بیت المقدس لا یکفر وذلك لان الاسراء من الحرم الی الحرم ثابت بالایة وهی قطعیة الدلالة والمعراج من بیت المقدس الی السماء ثبت بالسنة وهی ظنیة الروایة والدرایة (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص ۱۳۵)“ ﴿کتاب الخلاصة میں ہے کہ جس نے معراج کا انکار کیا دیکھا جائے۔ اگر مکہ سے بیت المقدس تک کے اسراء کا انکار کیا۔ تو وہ کافر ہے اور اگر بیت المقدس سے آگے کا انکار کیا تو کافر نہ ہوگا۔ کیونکہ مکہ سے بیت المقدس تک کا اسراء تو آیت قطعی قرآنیہ سے ثابت ہے اور معراج بیت المقدس سے آسمان تک یہ سنت سے ثابت ہے۔ جو ظنی ہے۔﴾

”واجمعنا علی ان من انکر المعراج الی بیت المقدس یصیر کافرا ثم همنا ثلاثة اشياء الاسراء والمعراج ولا عراج فاما الاسراء من مكة الی بیت المقدس فهذاهما لا ینکره المعتزلة ومن انکر یصیر کافر الان هذا ثبت بالنص (تمهید ابو شکور سلمی قلمی ص ۱۲۷)“ ﴿اس پر اجماع امت ہو چکا ہے کہ جس نے انکار کیا معراج کا بیت المقدس تک کافر ہو جائے گا۔ پھر اس جگہ تین باتیں ہیں۔ اسراء، معراج، اعراج۔ لیکن اسراء مکہ سے بیت المقدس تک اس کا معتزلہ بھی انکار نہیں کرتے اور جو شخص اس کا انکار کرے گا، کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ نص سے ثابت ہے۔﴾

باقی رہا حضرت عائشہؓ کا قول ”ما فقدت (او ما فقد) جسد رسول اللہ ﷺ (شفاء ج ۱ ص ۱۱۳)“ یعنی میں نے جسم رسول اللہ ﷺ کو گم نہ کیا تھا۔ یا جسم رسول اللہ ﷺ گم نہ

کیا گیا تھا۔ ”جو مرزا قادیانی نے بیان کیا۔ وہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ یہ معراج شروع زمانہ بعثت میں مکہ میں ہوئی ہے اور عائشہؓ اس وقت حضور ﷺ کے نکاح میں بھی نہ آئیں تھیں۔ بلکہ پیدا ہی نہ ہوئی تھیں۔ چنانچہ ملا علی قاری نے (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۵) میں لکھا ہے۔ ”والصحيح ان المعراج كان بمكة في اوائل البعثة حين لم تولد عائشةؓ“

اور زرقانی نے (شرح مواہب الدینیج ص ۶۲) میں لکھا ہے کہ یہ قول عائشہؓ ما فقدت موضوع ہے۔ صحیح احادیث کے رد کرنے کے لئے کسی نے اس کو وضع کیا ہے۔ ”ہذا حدیث لایصح وانما وضع ردّاً للحدیث الصحیح..... هذا حدیث موضوع علیہا“ دوسرے حضرت عائشہؓ کی صحیح حدیث میں اوپر نقل کر چکا۔ جس میں خاص اسراء جسمی متعین ہے اور اگر قول عائشہؓ کو بالفرض صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو یہ قول یقیناً اس اسراء کے متعلق نہیں۔ بلکہ کسی معراج روجی کے متعلق ہے۔ جو عائشہؓ کی موجودگی میں مدینہ میں ہوئی ہوگی۔ کیونکہ آپ کو ۳۳ معراجیں روجی بھی ہوئی ہیں اور ماقتد جسدر رسول اللہ ﷺ کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ آپ کا جسم روح سے الگ نہ کیا گیا تھا۔ یعنی جسم سمیت معراج ہوئی اور حضرت معاویہؓ بھی اس زمانہ میں ایمان نہیں لائے تھے۔ بہت بعد میں لائے تھے۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۱۲..... انکار معراج جسمانی

مرزا قادیانی اور مرزائی معراج جسمانی کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ ایک قسم کا کشف تھا اور اس قسم کے کشفوں میں خود مرزا قادیانی کو خوب تجربہ ہے اور سبحن الذی اسریٰ بعبده لیلاً“ (تذکرہ ص ۷۵، ۷۶) مرزا قادیانی پر بھی وجی ہوئی ہے۔

.....۱ ”یہ معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا..... اور اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶ حاشیہ)

.....۲ ”باوجود یہ کہ آنحضرت ﷺ کے رفع جسمی کے بارہ میں کہ وہ جسم سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے۔ تقریباً تمام صحابہؓ کا یہی اعتقاد تھا..... لیکن پھر بھی حضرت عائشہؓ اس بات کو تسلیم نہیں کرتیں اور کہتی ہیں کہ روایا صالحہ تھی۔“

(ازالہ ص ۲۸۹، ۲۹۴، خزائن ج ۳ ص ۲۴۷، ۲۵۰)

.....۳ ”خلاف اجماع صحابہؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ جناب رسول اللہ ﷺ کے معراج کے دنوں ٹکڑوں کی نسبت یہی رائے ظاہر کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جسم کے ساتھ نہ بیت المقدس میں گئے نہ آسمان پر۔ بلکہ وہ ایک رویاء صالحہ تھی۔“

(ازالہ اوہام ص ۲۹۴، خزائن ج ۳ ص ۲۵۰)

.....۴ ”سبحن الذی اسرئ بعدہ لیلا“ مرزا قادیانی پر وحی ہوئی۔

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

”یعنی مرزا قادیانی کو بھی معراج ہوئی ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۷۸، خزائن ج ۲۲ ص ۸۱)

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۵..... قیام قیامت

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن مردے قبروں سے نکل کر حساب کتاب کے لئے میدان محشر میں جمع ہوں گے۔ صور پھونکا جائے گا۔ زمین و آسمان بدلے جائیں گے۔ تمام خلق اللہ زلزلة الساعة سے پریشان ہوں گے۔ اعمال کا وزن ہوگا۔ پل صراط قائم ہوگا۔ اس پر سے ہر شخص عبور کرے گا۔ ”ان منکم الا واردها (مریم: ۷۱)“ ہول قیامت سے انبیاء علیہم السلام بھی نفسی نفسی پکاریں گے۔ تمام انبیاء علیہم السلام شفاعت سے انکار کریں گے۔ سرور عالم ﷺ اس منصب کو قبول فرمائیں گے اور بعض جہنمی شفاعت سے اور بعض بلا شفاعت خارج کر کے جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ وغیرہا من التفاصيل!

مرنے کے بعد صرف روح کے لئے جنت یا دوزخ کی کھڑکی تا قیامت کھولی جاتی ہے۔ علی قدر مراتب اور روح کا جسم کے ساتھ تعلق رہتا ہے۔ کامل طور پر تعلق نہیں ہوتا۔

”یا یتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی (فجر: ۲۷، ۳۰)“ ﴿اے روح اطمینان والی اپنے رب کی طرف آ۔ میرے بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں داخل ہو۔﴾

قیامت کے دن مردے قبروں سے نکلیں گے اور دوبارہ زندہ ہوں گے۔

..... ”ونفخ فی الصور فاذا هم من الاجداث الی ربهم ینسلون

(یسین: ۵۱)“ ﴿صور پھونکا جائے گا۔ اس وقت سب کے سب اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف چلیں گے۔﴾

۲..... ”قال من يحيى العظام وهين رميم . قل يحييها الذى انشاءها اول مرة وهو بكل خلق عليم (يسين: ۷۸)“ ﴿﴾ کہا کہ کون بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرے گا۔ کہہ دے کہ جس نے پہلی مرتبہ زندہ کر دکھایا وہی دوبارہ زندہ کرے گا اور وہ ہر خلق کو خوب جانتا ہے۔ ﴿﴾

۳..... ”منها خلقنکم وفيها نعیدکم ومنها نخرجکم تارة اخرى (طہ: ۵۵)“ ﴿﴾ تم کو ہم نے مٹی سے پیدا کیا اور اسی میں لوٹائیں گے اور پھر اسی سے دوبارہ نکالیں گے۔ ﴿﴾ حساب کے بعد پھر جسم کے ساتھ کامل طور پر جنت میں داخل ہوں گے اور ہمیشہ رہیں گے۔ اب اس کے بعد جنت سے نہیں نکالے جائیں گے۔

۱..... ”ونفخ فى الصور فصعق من فى السموت ومن فى الارض (زمر: ۶۸)“ ”الى قوله وسيق الذين اتقوا ربهم الى الجنة زمراً . حتى اذا جاؤها وفتحت ابوابها وقال لهم خزنتها سلام عليكم طبتم فادخلوها خالدين (زمر: ۷۳)“ ﴿﴾ اور صور پھونکا جائے گا۔ پس سب جو زمین اور آسمان میں ہیں۔ بیہوش ہو جائیں گے اور چلائے جائیں گے متقی لوگ جنت کی طرف گروہ درگروہ جب جنت کے قریب پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھولے جائیں گے تو فرشتے خازن جنت کہیں گے۔ تم پر سلامتی ہو۔ خوش رہو جنت میں داخل ہو ہمیشہ کے لئے۔ ﴿﴾

۲..... ”ونفخ فى الصور ذلك يوم الوعيد..... ادخلوها بسلام ذلك يوم الخلود (ق: ۳۴)“ ﴿﴾ اور صور پھونکا جائے گا۔ یہی وہ دن ہے جس کا وعدہ کیا تھا..... داخل ہو جنت میں سلامتی کے ساتھ یہ ہے دن ہمیشہ رہنے کا۔ ﴿﴾

۳..... ”يوم يات لا تكلم نفس الا باذنه فمنهم شقى وسعيد..... اما الذين سعد وافى الجنة خالدین فیها مادامت السموت والارض الا ماشاء ربك عطاء غير مجذود (هود: ۱۰۵، ۱۰۸)“ ﴿﴾ یعنی قیامت کے دن..... لیکن وہ لوگ جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ بقدر مدت اس زمانہ کے کہ جس قدر زمین و آسمان قائم رہے تھے۔ غیر اس مدت کے جو اللہ نے چاہی ہے۔ (یعنی ہمیشگی) یہ بخشش ہے غیر منقطع۔ ﴿﴾

نوٹ! ان آیات سے معلوم ہوا ہے کہ قیامت کے دن حساب کتاب کے بعد جنت

میں داخل ہوں گے اور پھر ہمیشہ رہیں گے۔ ”وما ہم منها بمخرجین (الحجر: ۴۸)“ اس موقع پر ہے ورنہ حضرت آدم وحواء علیہم السلام جنت میں ٹھہرائے جانے کے بعد جنت سے کیسے نکالے گئے۔ ”یادم اسکن انت وزوجک الجنة (بقرہ: ۳۵۰)“ ہاں قیامت سے پہلے دخول روجی تھا اور روح کا جسم کے ساتھ کچھ معمولی تعلق تھا اور قیامت کے بعد دخول جسمی ہوگا اور روح کا جسم کے ساتھ کامل تعلق ہوگا۔ جیسا کہ اب دنیا میں ہے۔ ورنہ قیامت کے بعد جنت میں رہتے ہوئے ان کو داخلوا الجنة کہنا صحیح نہ ہوگا۔ جیسا کہ کوئی شہر میں ہے اور اس کے کسی خاص گھر میں جانا چاہے تو اس کو داخلو البلد نہیں کہہ سکتے۔

حدیث شریف میں ہے کہ: ”وانا اول من یقرع باب الجنة (رواہ مسلم ج ۱ ص ۱۱۲، باب اثبات الشفاعة و اخراج الموحدين من النار)“ ﴿سب سے پہلے جو جنت کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ میں ہوں۔﴾

”انا اول من یحرق حلق الجنة فیفتھا اللہ لی (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ ص ۵۱۳، باب فضائل سید المرسلین صلوة اللہ وسلامہ دارمی ج ۱ ص ۲۶ کیف کان اول شان النبی)“ ﴿حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں سب سے پہلے جنت کی کنڈی ہلاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے کھولے گا۔﴾

”اتی باب الجنة یوم القیامة فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت لا افتح لا حد قبلك (مسلم ج ۱ ص ۱۱۲، باب اثبات الشفاعة و اخراج الموحدين من النار)“ ﴿میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا۔ خازن جنت پوچھے گا تو کون ہے۔ میں کہوں گا محمد ﷺ پھر کہے گا آپ ہی کے لئے مجھ کو امر ہوا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں۔﴾

میدان محشر خود جنت و دوزخ نہیں ہے۔ بلکہ جنت دوزخ سے خارج ہے۔

..... ”یحشر الناس فی صعيد واحد یوم القیامة (مشکوٰۃ ص ۴۸۷، باب الحساب والقصاص والمیزان)“ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا لوگ قیامت کے دن ایک میدان واحد میں جمع کئے جائیں گے۔﴾

.....۲ ”یحشر الناس یوم القیامة علی ارض بیضاء عفراء کقرصة النقی لیس فیها معلم لا حد متفق علیہ (بخاری ج ۲ ص ۹۶۵، باب یقبض اللہ الارض)“ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا لوگ قیامت کے دن ایک میدان سفید ٹیالے

میں جمع کئے جائیں گے جو مثل چپاتی کے ہموار اور صاف ہوگا۔ اس میں کسی کی کچھ علامت نہ ہوگی۔ ﴿

۳..... ”عن عائشةؓ قالت سئلت رسول الله ﷺ عن قوله يوم

تبدل الارض غير الارض والسموات فاين يكون الناس يومئذ قال علي الصراط (رواه مسلم، مشکوٰۃ ص ۴۸۲، باب النفخ في الصور) ﴿عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے اس آیت کا مطلب پوچھا کہ جس دن زمین و آسمان بدلے جائیں گے۔ لوگ اس دن کہاں ہوں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا پل صراط پر۔ جو جہنم کی پشت پر ہے۔ لوگ اس سے گذر کر جنت میں داخل ہوں گے۔ ﴿

نوٹ! ان احادیث سے معلوم ہوا کہ میدان حشر خود جنت و دوزخ نہیں ہے۔ بلکہ جنت و دوزخ سے خارج شے ہے۔ اگر اپنے اپنے فکراعمال کی وجہ سے جو حالت طاریہ ہوگی اس کا نام جنت و دوزخ رکھنے کی ٹھہرے تو پھر دنیا میں بھی ایک قسم کا جنت اور دوزخ ماننا چاہئے۔ کیا دنیا میں ایسی کچھ حالتیں طاری نہیں ہوتیں۔ علاوہ ازیں حدیث شریف میں ہے کہ: ”عن عائشہؓ قالت سمعت رسول الله ﷺ يقول يحشر الناس يوم القيامة حفاتاعراتا غرلا قلت يا رسول الله . الرجال والنساء جميعاً ينظر بعضهم بعضا فقال يا عائشہؓ الامراشد من ان ينظر بعضهم الى بعض (متفق عليه مشکوٰۃ ص ۴۸۲ باب الحشر) ﴿حضور ﷺ فرماتے تھے کہ لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ اٹھا کر جمع کئے جائیں گے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مرد عورتیں سب بعض بعض کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا عائشہؓ وہاں کی حالت اس سے زیادہ اشد ہوگی کہ بعض بعض کی طرف نظر اٹھائے۔ صحیحین بلکہ صحاح ستہ میں حدیث شفاعت مکرر سے کرکئی جگہ آئی ہے۔ دیکھو ہول قیامت سے انبیاء علیہم السلام بھی نفسی نفسی پکاریں گے اور پل صراط کے عبور کے وقت سب مہبوت ہوں گے۔ سوائے انبیاء علیہم السلام کے کوئی کلام نہ کرے گا۔ ان کا کلام بھی اللهم سلم سلم ہوگا۔ ﴿

تو کیا معاذ اللہ! سب دوزخ میں ہوں گے۔ غرض مرزا قادیانی نے جو محض خود غرضی کی بناء پر (جواز الہ ص ۳۴۹، خزائن ج ۳ ص ۲۷۸ میں ظاہر کی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام بہشت میں داخل

ہو چکے اب دوبارہ نہیں آسکتے اور مسیح موعود میں خود ہوں) قرآن کریم کی تحریف کی مسلمانوں کے اجماعی عقیدہ کے خلاف کیا اور بہت ہوشیاری سے حشر کا انکار کر دیا۔ بجز لفظی اقرار اور حقیقی انکار کے کچھ نتیجہ نہیں۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۱۵..... قیام قیامت کا انکار

مرزائی اور مرزا قادیانی اس عقیدہ کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ مردے قبروں سے نکل کر میدان محشر میں جمع نہیں ہوں گے۔ بلکہ ہر شخص مرنے کے بعد ہی جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر قیامت کے دن کسی کو جنت و دوزخ سے نہ نکالا جائے گا۔ ہاں ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں ترقی کرتا ہے۔ یہی حشر اجساد ہے۔ یعنی حشر اجساد بھی روحی طور پر ہوگا۔ لفظوں میں حشر اجساد و حساب و یوم آخرت سب کا اقرار ہے۔ لیکن حقیقت میں عقائد اسلامیہ کے بالکل خلاف ہے۔

مرزا قادیانی نے (ازالہ اوہام ص ۳۵۰، خزائن ج ۳ ص ۲۷۹) میں لکھا ہے کہ: ”اگر بہشتی لوگ بہشت میں داخل شدہ تجویز کئے جائیں تو طلبی کے وقت انہیں بہشت سے نکلنا پڑے گا اور اس لوق و دوق جنگل میں جہاں تخت رب العالمین بچھایا گیا ہے۔ حاضر ہونا پڑے گا۔ ایسا خیال تو سراسر جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہوا ہے۔“

پھر خود مرزا قادیانی نے (ازالہ ص ۳۵۳، خزائن ج ۳ ص ۲۸۰) میں پہلے یہ ثابت کیا کہ جو شخص بہشت میں داخل کیا جاتا ہے پھر وہ اس سے کبھی خارج نہیں کیا جاتا۔

اور (ص ۳۵۴، خزائن ج ۳ ص ۲۸۱) میں یہ ثابت کیا کہ مومن کو فوت ہونے کے بعد بلا توقف بہشت میں جگہ ملتی ہے۔

اور پھر (ص ۳۵۷، خزائن ج ۳ ص ۲۸۲) میں جنت اور جہنم کے تین درجے بیان کئے۔ پھر (ص ۳۶۰، خزائن ج ۳ ص ۲۸۴) میں لکھا ہے کہ: ”اب حاصل کلام یہ ہے کہ ان تینوں مدارج میں انسان ایک قسم کی بہشت یا ایک قسم کی دوزخ میں ہوتا ہے اور جب کہ یہ حال ہے تو اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ ان مدارج میں سے کسی درجہ پر ہونے کی حالت میں انسان، بہشت یا دوزخ میں سے نکالا نہیں جاتا۔ ہاں جب اس درجہ سے ترقی کرتا ہے تو ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ درجہ میں آ جاتا ہے۔“

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۶..... وجود ملائکہ

مسلمانوں کے عقیدہ میں فرشتے خدا کے مکرم فرمانبردار بندے ہیں۔ جو جسم نورانی لطیف رکھتے ہیں۔ اشکال مختلف میں مشکل ہو سکتے ہیں۔ بعض اپنے مستقر (ہیڈ کوارٹر) آسمان سے تعین حکم کے لئے زمین پر بھی نازل ہوتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام فرشتہ حامل وحی خدا کی طرف سے احکام لے کر انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتا ہے۔

..... ”بل عباد مکرمون . لایسبقونہ بالقول وہم بامرہ یعملون (انبیاء: ۲۶، ۲۷)“

”لایعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون (تحریم: ۶)“ ﴿بلکہ وہ اللہ کے بندے ہیں عزت دئے گئے وہ قول میں اللہ سے پیشدستی نہیں کرتے اور وہ اللہ کے حکم سے عمل کرتے ہیں۔ وہ اللہ کے حکم سے نافرمانی نہیں کرتے اور وہی عمل کرتے ہیں جس کا ان کو حکم ہوتا ہے۔﴾

.....۲ ”اولی اجنحة مثنیٰ وثلاث ورباع (فاطر: ۱)“ ﴿دو دو بازو والے تین تین بازو والے چار چار بازو والے۔﴾

(بخاری ج ۱ ص ۴۵۸، باب ذکر الملائکہ) میں حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ ”انہ رأی جبرائیل علیہ السلام له ست مائة جناح کہ حضور ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دیکھا اس کے ۶۰۰ بازو ہیں۔

.....۳ ”وما ننزل الا باذن ربک (مریم: ۶۴)“ (بخاری ج ۱ ص ۴۵۷) میں ہے کہ حضور ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اس سے زیادہ مرتبہ ملاقات کیا کیجئے تو یہ آیت نازل ہوئی خدا تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کی زبان سے فرماتا ہے کہ ہم بغیر حکم خدا کے نازل نہیں ہوتے۔

.....۴ ”اذتستیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکة مردفین..... اذیوحی ربک الی الملئکة انی معکم فثبتوا الذین امنوا سألقی فی قلوب الذین کفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم کل بنان (انفال: ۱۱، ۱۲)“ ﴿جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہنچا تمہاری پکار کو کہ میں مدد بھیجوں گا۔ تمہاری ہزار فرشتے لگاتار آنے والے..... جب حکم بھیجا تیرے رب نے فرشتوں

کو، کہ میں ساتھ ہوں تمہارے سوتم دل ثابت کرو مسلمانوں کے میں ڈال دوں گا۔ دل میں کافروں کے دہشت، سوما روا اوپر گردنوں کے اور کاٹوان کے پور پور (موضح) ﴿

(بخاری ج ۲ ص ۵۶۹، باب شہود الملائکۃ بدر) میں ہے کہ: ”جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ تم بدریوں کو کیسے جانتے ہو۔ فرمایا افضل المسلمین جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ہم فرشتے بھی ان فرشتوں کو جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ دوسرے فرشتوں سے افضل جانتے ہیں۔

اور انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ گویا میں جبرائیل علیہ السلام کے لشکر کا غبار بنی غنم کے کوچ میں اڑتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۵۷، باب ذکر الملائکۃ)

۵..... ”عن ابن عباسؓ ان النبی ﷺ قال یوم بدر هذا جبرائیل

علیہ السلام اخذ براس فرسه علیہ اداة الحرب (بخاری ج ۲ ص ۵۷۰، باب شہود الملائکۃ بدر: ۱) ﴿ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے بدر کے دن فرمایا۔ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے تھیار پہنے ہوئے۔ ﴿

۶..... ”عن سعد ابن ابی وقاصؓ قال رأیت رسول اللہ ﷺ یوم احد ومعه رجلان یقاتلان عنه علیہما ثياب بیض کاشد القتال مارأیتہما

قبل ولا بعد یعنی جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام (مسلم ج ۲ ص ۲۵۲، باب اکرامہ ﷺ بقتال الملائکۃ معہ ﷺ بخاری ج ۲ ص ۵۸۰، باب غزوة احد) ﴿سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ احد کے دن میں نے حضور ﷺ کے ساتھ دو آدمیوں کو سخت قتال کرتے ہوئے دیکھا۔ سفید کپڑے پہنے ہوئے نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔ یعنی جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام۔ ﴿

۷..... ”روی الحاکم وصحہ البیہقی عن سہیل بن حنیف لقد رأینا یوم بدر ان احدنا یشیر بسیفہ الی المشرک فیقطع راسہ قبل ان یصل الیہ سیفہ (از کمالین بر حاشیہ جلالین ص ۱۱۴ مطبوعہ نظامی دہلی) ﴿سہیل بن حنیف کہتے ہیں کہ ہم نے بدر کے دن دیکھا کہ جب کوئی تلوار سے مشرک پر حملہ کرتا تھا تو قبل تلوار پہنچنے کے سر قطع ہو جاتا تھا۔ ﴿

”ومثلہ عن ابن عباسؓ فی قصۃ حیزوم (مسلم ج ۲ ص ۹۳، باب الامداد بالملائکۃ فی غزوة بدر واباحۃ الغنائم)“

۸..... ”کان جبرائیل علیہ السلام یلقاه فی کل لیلۃ من

رمضان فیدارسه القرآن (بخاری شریف ج ۱ ص ۴۵۷، باب ذکر الملائکة) “
﴿رمضان شریف میں ہر رات جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ سے ملاقات کرتے تھے اور قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے﴾۔

۹..... ”عن ابی مسعود یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول نزل

جبرائیل علیہ السلام فامنی فصلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ (بخاری شریف ج ۱ ص ۴۵۷، باب ذکر الملائکة) “
﴿حضور ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے نازل ہو کر مجھ کو پانچوں نمازیں پڑھائیں﴾۔

۱۰..... ”عن ابن عباس قال بیننا جبرائیل علیہ السلام قاعد

عند النبی ﷺ سمع نقیضاً من فوقہ فرفع راسہ فقال هذا باب من السماء فتح الیوم لم یفتح قط الا الیوم فنزل منه ملک فقال هذا ملک نزل الی الارض لم ینزل قط الا الیوم فسلم (مسلم ج ۱ ص ۲۷۱، باب فضل الفاتحہ وخواتم سورۃ البقرۃ) “﴿ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دروازے کھلنے کی آواز اوپر سے سنی سر اٹھایا اور کہا کہ آسمان کا یہ ایک دروازہ کھولا گیا ہے۔ جو آج تک کبھی نہیں کھلا۔ اس سے ایک فرشتہ اتر ا، کہا یہ فرشتہ آج ہی زمین پر اتر ا ہے۔ اس سے پہلے کبھی نہیں اتر ا۔ پھر اس فرشتہ نے سلام کیا﴾

۱۱..... (بخاری شریف کے ج ۲ ص ۲، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول

اللہ ﷺ) میں حدیث ہے کہ حضور ﷺ کے پاس پہلے غار حرا میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور تین دفعہ آپ کو بھینچا اور پھر اقراء باسم ربک! نازل فرمائی۔

۱۲..... (بخاری ج ۱ ص ۱۲، باب سوال جبرائیل علیہ السلام النبی ﷺ من

الایمان والاسلام والاحسان) میں حدیث ہے کہ تمام صحابہؓ کے روبرو جبرائیل علیہ السلام بہت سفید لباس پہنے حضور ﷺ کی خدمت میں دوزانو بیٹھے اور چند سوال کئے۔ آپ ﷺ نے جواب دیئے پھر اٹھ کر چلے گئے اور غائب ہو گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تھے تم کو دین سکھانے آئے تھے۔

۱۳..... حضور ﷺ نے (بخاری ج ۱ ص ۴۹۲، باب حدیث ابرص واقرع واعمی)

میں فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمیوں کے پاس (یعنی ابرص، اقرع، اعمی کے پاس) ایک فرشتہ بشکل سائل اللہ تعالیٰ نے بطور ابتلاء بھیجا تھا۔

نوٹ! غرض بہت سی آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ فرشتے باذن اللہ آسمان سے زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی محض خود غرضی سے انکار کے درپے ہیں اور تحریف پر تلے ہوئے ہیں۔ صرف مقصود یہ ہے کہ نزول و رفع عیسیٰ علیہ السلام کے امکانی رستے مسدود ہو جائیں۔ شیخ عبدالوہاب شعرانی نے (میزان الکبریٰ ص ۶۰ تا ۶۴) میں لکھا ہے کہ آئمہ اربعہ کے نزدیک ظاہر نص سے عدول کرنا بلا کسی دلیل شرعی کے قطعی حرام ہے اور جمہور اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہے کہ ”النصوص یحمل الیٰ ظواہرہا و العدول عنہا الحاد“ چنانچہ مرزا قادیانی نے خود اس کو تسلیم کیا ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۵۴۰، خزائن ج ۳ ص ۳۹۰) اور (ازالہ اوہام ص ۴۶۶، ۴۶۷، خزائن ج ۳ ص ۳۵۰) کی عبارتیں میں نقل کر چکا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے قرآن کریم کی تفسیر اپنی رائے سے کی اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۲۳، باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برأیہ) اور نیز مرزا قادیانی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ”اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اسکو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔“ (ازالہ ص ۸۳۵، خزائن ج ۳ ص ۵۵۲)

مرزائی عقیدہ نمبر ۱۶..... انکار نزول ملائکہ

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے عقیدہ میں یہ بالکل باطل ہے۔ ملائک ارواح کو اکب کا نام ہے وہ کبھی زمین پر اپنا مستقر چھوڑ کر نہیں آسکتے۔ نہ جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر زمین پر آسکتا ہے۔ صرف روح کو اکب نیز کی تاثیر کا نام نزول وحی ہے اور بس! ”محققین اہل اسلام ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح پیروں سے چل کر زمین پر اترتے ہیں اور خیال بہ بداہت باطل بھی ہے۔ کیونکہ اگر یہ ہی ضروری ہوتا کہ ملائک اپنی اپنی خدمات کی بجا آوری کے لئے اپنے اصلی وجود کے ساتھ زمین پر اترتے تو پھر ان سے کوئی کام انجام پذیر ہونا بغایت درجہ محال تھا۔“

(توضیح المرام ص ۲۹، خزائن ج ۳ ص ۶۶)

.....۲ ”بلکہ فرشتے اپنے اصلی مقامات سے جو ان کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف

سے مقرر ہیں ایک ذرہ کے برابر بھی آگے پیچھے نہیں ہوتے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ ان کی طرف سے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وما منا الا له مقام معلوم . وانا لنحن الصافون پس اصل بات یہ ہے جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی اور روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ اسی طرح روحانیات سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے ان کا نامزد کریں یا نہایت سیدھے اور مواحدانہ طریق سے ملائکہ اللہ کا لقب دیں۔ درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے مقام میں مستقر اور قرار گیر ہے۔“

(توضیح المرام ص ۳۲، ۳۳، جزائن ج ۳ ص ۶۷، ۶۸)

۳..... ”اور بعض بعض اشارات قرآنیہ سے نہایت صفائی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض وہ نفوس طیبہ جو ملائک سے موسوم ہیں۔ ان کے تعلقات طبقات سماویہ سے الگ الگ ہیں..... پس اس میں کچھ شک نہیں کہ بوجہ مناسبت نوری وہ نفوس طیبہ ان روشن اور نورانی ستاروں سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ جو آسمانوں میں پائے جاتے ہیں..... روشن ستاروں کے ساتھ ایک جہول الکنہ تعلق ہے اور ایسا شدید تعلق ہے کہ اگر ان نفوس طیبہ کا ان ستاروں سے الگ ہونا فرض کر لیا جائے تو پھر ان کے تمام قویٰ میں فرق پڑ جائے گا..... وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا ہی حکم رکھتے ہیں اور ان کے جدا ہو جانے سے ان کی حالت وجودیہ میں بکلی فساد راہ پا جانا لازمی و ضروری امر ہے۔“

(توضیح المرام ص ۳۷، ۳۸، جزائن ج ۳ ص ۷۰)

۴..... ”مگر شریعت فرقانی نے تو ایسا نہیں کیا۔ بلکہ ان نفوس نورانیہ کو جو اجرام سماویہ سے یا عناصر یا دخانات سے ایسا تعلق رکھتے ہیں۔ جیسے جان کا جسم سے تعلق ہوتا ہے۔ صرف ملائک یا جنات کے نام سے موسوم کیا ہے۔“

(توضیح المرام ص ۴۳، جزائن ج ۳ ص ۷۳)

۵..... ”مثلاً جبرائیل علیہ السلام جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمانوں کے ایک نہایت روشن نیز سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کو کئی قسم کی خدمات سپرد ہیں۔ انہیں خدمات کے موافق جو اس کے نیز سے لے جاتی ہیں۔ سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے۔ جو وحی الہی سے مشرف کیا گیا ہو۔ (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہئے) لیکن اس کے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادوں اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی چھوٹی یا بڑی بڑی شکلوں پر تقسیم ہو جاتا ہے۔“

(توضیح المرام ص ۶۸، جزائن ج ۳ ص ۸۶)

۶..... ”یا یوں کہو کہ اس وقت جبرائیل علیہ السلام اپنا نورانی سایہ اس مستعد دل پر ڈال کر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر لکھ دیتا ہے۔ تب جیسے اس فرشتہ کا جو آسمان پر مستقر ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بھی جبرائیل علیہ السلام ہی ہوتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے۔ تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے۔ سو یہ نہیں کہ فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے۔ بلکہ اس کا عکس انسان کے آئینہ قلب میں نمودار ہو جاتا ہے۔“
(توضیح المرام ص ۷۰، خزائن ج ۳ ص ۸۷)

اسلامی عقیدہ نمبر ۱..... مفتری علی اللہ کافر ہے

مسلمانوں کے عقیدہ میں خدا اور رسول ﷺ پر افتراء کرنے والا، وحی الہی کے نزول اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا قطعی کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۱..... ”فمن اظلم ممن افترى على الله كذباً او قال اوحي الیّ ولم یوح الیه شئى (انعام: ۹۳)“ ﴿جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے۔ حالانکہ کچھ وحی نہیں کی گئی۔ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔﴾
نوٹ! مرزا قادیانی (حاشیہ حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷) میں خود اقرار کرتا ہے کہ ظالم سے مراد اس جگہ کافر ہے۔

۲..... ”ویلکم لا تفتروا علی اللہ کذباً فیسحتکم بعذاب . وقد خاب من افترى (طہ: ۶۱)“ ﴿تم پر افسوس اللہ پر افتراء اور جھوٹ نہ لگاؤ ورنہ تم کو سخت عذاب سے ہلاک کرے گا اور جس نے افتراء کیا محروم رہے گا۔﴾

۳..... ”ولا تحسبن اللہ مخلف وعده رسولہ (ابراہیم: ۴۷)“ ﴿ہرگز خیال مت کر کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا۔﴾
باقی آیات عقیدہ نمبر میں گذر چکیں۔

حدیث متواتر

”عن علی والزبیر وانس وابن الاکوع والمغیرة بن شعبه وابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ من کذب علی متعمداً فلیتبعوا مقعده من النار (بخاری ج ۱ ص ۲۱، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ، مسلم ج ۱ ص ۷، باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ، ابن ماجہ ص ۵، باب التغلیظ فی تعمد الکذب علی

رسول اللہ ﷺ، ابو داؤد ونسائی) “ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر جھوٹ لگایا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔﴾

مرزائی عقیدہ نمبر ۱..... مرزائی افتراء علی اللہ والرسول

مرزا قادیانی نے متعدد جگہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء کیا ہے اور وحی الہی کا قطعاً جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ بطور نمونہ ملاحظہ ہو۔

منکوحہ آسمانی

۱..... ”خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“

اور (ازالہ اوہام ص ۳۹۸، خزائن ج ۳ ص ۳۰۶) میں لکھا ہے کہ: ”مجھے الہام ہوا، الحق من ربك فلا تكونن من الممتدين یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔“

۲..... ”(شہادۃ القرآن ص ۸۰، خزائن ج ۶ ص ۳۷۶) میں لکھتے ہیں کہ: ”ان میں سے وہ پیشین گوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت عظیم الشان ہے۔ کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں۔ ۱..... مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔ ۲..... اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔ ۳..... پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تاروز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔ ۴..... اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تانکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ ۵..... اور پھر یہ کہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔ ۶..... اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔“

۳..... ”(انجام آتھم ص ۳۱، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۷) کے حاشیہ میں ہے کہ: ”میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے۔ اس کی انتظاری کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آ جائے گی۔“

اور (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸) میں لکھتے ہیں کہ: ”یاد رکھو کہ اس پیشین گوئی کی دوسری خبر (یعنی موت داماد احمد بیگ اڑھائی سال کے اندر) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔“

.....۴ (انجام آتھم ص ۲۲۳، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) عربی فارسی میں قسمیں کھا کر لکھتے

ہیں کہ: ”ومن ایس رابرائے صدق خود یا کذب خود معیارمی گردانم ومن نہ گفتم الا بعد زانکہ از رب خود خبر داده شدم“

.....۵ ”بھلا جس وقت سب باتیں پوری ہو جائیں گی (یعنی مرزا احمد بیگ کا داماد

مر جائے گا اور اس کی بیوی میرے نکاح میں آ جائے گی) تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)

نوٹ! ان پیشین گوئیوں کا جھوٹا ہونا اظہر من الشمس ہے۔ چنانچہ ۱۸۹۲ء میں اس کا نکاح ہوا اور ۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی بے نیل و مرام مرے اور وہ دونوں میاں بیوی ہونے کی حالت میں زندہ رہے اور کاذب ہونے کا نتیجہ وہ خود لکھ چکے اور احمد بیگ کے مرنے سے وسوسہ نہ ہو کیونکہ اصل پیشین گوئی نکاح کی تو پوری نہ ہوئی یہ تو اس کا تئہ تھا۔ دوسرے مرکب صادق و کاذب سے کاذب ہے اور یوں کیسا اتفاق کوئی شخص دس پیشین گوئی کر دے۔ تو کسی نہ کسی کا واقع ہو جانا اتفاقی بات ہے دلیل صدق نہیں۔ طرفہ یہ کہ حضور ﷺ کو بھی جھوٹا بنایا۔ (معاذ اللہ)

کیونکہ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ۵۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷) میں لکھتے ہیں کہ: ”محمدی بیگم سے میرا نکاح ہونے اور اس سے ایک خاص لڑکا ہونے کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے پیشین گوئی کی ہے۔ یعنی یتزوج ویولد!“

پیشین گوئی بابت آتھم

”میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ

کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزاء اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے۔ روسیہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسا ڈالا جائے۔ مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔“ (جنگ مقدس ص ۲۱۰، ۲۱۱، خزائن ج ۶ ص ۲۹۲، ۲۹۳) اور (کرامات الصادقین اخر صفحہ، خزائن ج ۷ ص ۱۶۳) میں آتھم کی موت کے متعلق الہام

درج ہے کہ: ”ومنها ما وعدنی ربی انذجالونی رجل من المنتصرین الذی اسمہ عبداللہ اتھم..... فاذا بشرنی ربی بعد دعوتی بموتہ الی خمسة عشر شہر من یوم خاتمة البحث“ ﴿ان میں سے ایک یہ ہے جو میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ جب ایک نصرانی آدمی نے جس کا نام عبداللہ آتھم ہے۔ مجھ سے مجادلہ کیا..... پس میرے رب نے میری دعا کے بعد اس کی موت کی مجھ کو بشارت دی کہ بحث کے ختم ہونے کے دن سے ۱۵ ماہ کے عرصہ تک مر جائے گا۔﴾

نوٹ! یہ پیشین گوئی ۵/ جون ۱۸۹۳ء میں ہوئی اور ۶/ ستمبر ۱۸۹۴ء کو یہ مدت پوری ہوگئی۔ لیکن آتھم نہیں مرا۔ جس پر عیسائیوں نے بہت خوشیاں منائیں اور آتھم کئی سال بعد ۲۷/ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور اپنی موت سے مرا۔ اس پیشین گوئی اور الہام کے جھوٹے نکلنے پر مرزا قادیانی کو بذریعہ اشتہارات خوب ہی ذلیل کیا گیا کہ جس کو خیال کرنے سے آج بھی روٹنے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کے جھوٹ نکلنے کے بعد مرزا قادیانی نے بے سود اور متضاد مختلف تاویلیں کیں۔ مگر سب غلط!

.....۱ ”آتھم مراد نہیں بلکہ تمام عیسائی جو اس مباحثہ میں معاون تھے۔“

(انوار الاسلام ص ۲، خزائن ج ۹ ص ۲)

مختصراً علاوہ صریح جھوٹ ہونے کے آتھم کے ساتھ ان سب عیسائیوں کا بھی ۱۵ ماہ کے اندر مرنا ثابت کرنا پڑے گا۔ جو اور بھی جھوٹ ہوگا۔

.....۲ ”آتھم نے عین جلسہ مباحثہ میں حق کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ یعنی اس

لئے پیشین گوئی کے رو سے نہیں مرا۔“ (کشتی نوح ص ۶، خزائن ج ۱۹ ص ۶ مختصراً) افسوس پھر آپ نے جلسہ کے بعد پیشین گوئی کیوں کی تھی۔

.....۳ کبھی کہتے ہیں کہ پیشین گوئی پوری ہوگئی۔ کیونکہ ہول اور خوف نے اس کے دل کو پکڑ لیا تھا۔ یہی اصل ہاویہ تھا۔ (انوار الاسلام ص ۵، خزائن ج ۹ ص ۵ مختصراً)

.....۴ مدت کے بعد جب وہ اپنی موت سے مراد تو پھر بہت خوش ہوئے اور کہہ دیا مدت کا اعتبار نہیں۔ نفس واقعہ پر نظر چاہئے لہذا پیشین گوئی پوری ہوگئی۔

(حقیقت الوحی ص ۱۸۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۳ مختصراً)

.....۵ کبھی کہتے ہیں کہ پیشین گوئی یہ تھی جو جھوٹا ہوگا۔ وہ پہلے مرے گا۔ سو وہ مجھ سے پہلے مر گیا۔ (کشتی نوح ص ۶، خزائن ج ۱۹ ص ۶ مختصراً)

.....۶ آخر میں مجبور ہو کر مسئلہ ایجاد کیا کہ معاذ اللہ! نبیوں کی بعض پیشین گوئیاں جھوٹی بھی نکلی ہیں۔ تفصیل پہلے گذر چکی ہے۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق پیشین گوئی

”اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں۔ تو میں آپ کی زندگی ہی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت و حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے..... پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی ہی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں..... اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین! مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے۔ حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلک سے..... اے میرے آقا اور میرے بھجنے والے..... اب میں تیری ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت

میں مفسد اور کذاب ہے۔ اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے۔“

الراقم عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود۔

(اشتہار مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۸، ۵۷۹)

مرزا نیوں کا عذر کہ یہ اشتہار الہامی نہیں، غلط ہے

اخبار بدر کا ایڈیٹر مرزا قادیانی کی ڈائری میں لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ:

”زمانہ کے عجائبات ہیں۔ رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔ کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس طرف ہوئی اور رات کو الہام ہوا۔ اجیب دعوة الداع!“

(اخبار بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء، ملفوظات ج ۹ ص ۲۶۸)

نوٹ! بے شک خدا تعالیٰ نے مفسد اور کذاب کو صادق کی زندگی میں ہی اٹھالیا۔ یعنی

مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرچکے۔ جس کو تقریباً اٹھارہ سال کا عرصہ ہو رہا ہے اور مولوی ثناء اللہ تانہ زوزندہ موجود ہیں۔ (۱۹۲۸ء کے بعد سرگودھا پاکستان میں وصال فرمایا۔ فقیر مرتب!)

قادیان میں اور مرزا قادیانی کے گھر میں طاعون نہ آنے

اور مرزا نیوں کے طاعون سے نہ مرنے کی بابت پیشین گوئی

۱..... ”انہ اوی القریہ! خدا نے اس گاؤں قادیان کو طاعون سے محفوظ رکھا“

(دفع البلاء ص ۱۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۴)

۲..... ”تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ

بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔“ (دفع البلاء ص ۱۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۰)

۳..... ”کوئی ہے کہ وہ بھی ہماری طرح اپنے اپنے شہر کی بابت کہے کہ انہ اوی

القریہ! یہاں طاعون کیوں نہیں آتا بلکہ جو کوئی آدمی باہر کا قادیان میں آجاتا ہے وہ بھی اچھا ہو جاتا ہے۔“ (دفع البلاء ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۶، تلخیص)

۴..... ”انی ا حافظ کل من فی الدار! یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ

اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہیں سب کو میں طاعون سے بچاؤں گا۔“

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۵۴)

..... ۵ ”اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار

کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا۔ وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔“

(کشتی نوح ص ۲، خزائن ج ۱۹ ص ۲)

..... ۶ ”اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں۔ میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔“

(کشتی نوح ص ۱۰، خزائن ج ۱۰ ص ۱۰)

..... ۷ ”توسیع مکان کے چندے کے لئے اشتہار دیا۔“

(کشتی نوح آخر ص ۶، خزائن ج ۱۹ ص ۸۶)

نوٹ! یہ پیشین گوئی بھی غلط ثابت ہوئی اور قادیان میں بڑے زور و شور سے طاعون پھیلا۔ خود مرزا قادیانی کے گھر میں طاعون آئی۔ جس کا خود مرزا قادیانی بایں الفاظ اقرار کرتے ہیں۔

..... ۱ ”طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون کا زور تھا۔ میرا لڑکا

شریف احمد بیمار ہو گیا۔“ (حقیقت الوحی ص ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

..... ۲ ”(اخبار البدر ۱۶/۱۶ اپریل ۱۹۰۴ء ج ۳ نمبر ۱۵) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ

”قادیان میں طاعون نے صفائی شروع کر دی ہے۔“

..... ۳ روز نامحاجت قادیان سے معلوم ہوا تھا کہ مارچ و اپریل ۱۹۰۴ء میں قادیان

میں طاعون آیا دو ماہ میں ۳۸۰۰ کی آبادی میں ۳۱۳ آدمی مرے اور مرزا قادیانی کے گھر میں ان کے خاص الخاص مرید عبدالکریم سیالکوٹی بھی ہلاک ہوئے۔ اگر ان الہامات اور پیشین گوئیوں کی زیادہ تحقیق منظور ہو تو مولوی ثناء اللہ صاحب کا رسالہ الہامات مرزا ملاحظہ ہو۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیالوی کی بابت پیشین گوئی

”مجھے خدا نے خبر دی ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیالوی کو خدا ہلاک کرے گا۔“

(چشمہ معرفت ص ۳۲۲، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۷)

نوٹ! خود مرزا قادیانی ڈاکٹر صاحب سے بہت پہلے مرے اور ڈاکٹر صاحب

مرزا قادیانی کے بعد برسوں زندہ رہے اور اپنی موت سے مرے۔ خود ڈاکٹر صاحب سلامتی کے شہزادے بنے رہے۔ کیونکہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو مرزا قادیانی نے ڈاکٹر صاحب کے مقابلہ میں اردو اخبارات میں اشتہار شائع کیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: ”میں سلامتی کا شہزادہ ہوں۔ کوئی مجھ پر غالب نہیں آسکتا۔ بلکہ خود عبدالحکیم خاں میرے سامنے آسمانی عذاب سے ہلاک ہو جائے گا۔“

(منقول از رسالہ اعلان الحق ص ۴، ۵، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۵۹)

اس اشتہار کی پیشانی تھی کہ ”خدا سچے کا حامی ہو۔“ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۵۷)

پھر ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو تبصرہ شائع کیا۔ جس میں یہ الفاظ تھے کہ: ”دشمن (عبدالحکیم خاں) جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے سامنے اصحاب فیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔“

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۹۱، الحکم والبدر ریویو، بابت نومبر ۱۹۰۷ء، منقول از اعلان الحق ص ۳۶)

افتراء علی الرسول

.....۱ ”لیکن ضرور تھا کہ قرآن و احادیث کی وہ پیشین گوئیاں پوری ہوتیں۔“

جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو علماء اسلامی کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتویٰ دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔“

(اربعین نمبر ۳ ص ۱۷، خزائن ج ۱ ص ۴۰۴، ضمیمہ تحفہ گولڈویہ ص ۱۱، خزائن ج ۱ ص ۵۳)

نوٹ! قرآن کریم کی کسی آیت میں یہ مضمون نہیں اور نہ کسی حدیث میں ہے۔ محض

افتراء علی اللہ و الرسول ہے۔

.....۲ ”احادیث نبویہ میں پیشین گوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت

میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔“

(حقیقت الوحی ص ۳۹۰، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

نوٹ! کسی حدیث میں یہ مضمون نہیں آیا محض افتراء علی الرسول ہے اور پھر وہ شخص

جو پیدا ہوگا اور اپنے تئیں نبی و عیسیٰ و ابن مریم کہلائے گا۔ کیا وہ جھوٹا ہوگا۔ کیونکہ درحقیقت نہ ہوگا بلکہ کہلائے گا۔ حدیث موضوع گھڑ کر افتراء علی الرسول بھی کیا لیکن پھر بھی خود غرضی پردہ خفا میں رہی۔

.....۳ ”ایک روایت میں لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے۔“

(البدر ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء، ملفوظات ج ۷ ص ۲۴۷)

نوٹ! کسی روایت سے ثابت نہیں بالکل جھوٹ افتراء علی الرسول ہے۔

۴..... ”اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے۔ جو وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفہ کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ هذا خلیفۃ اللہ المہدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ میں ہے۔“

(شہادت القرآن ص ۴۱، خزائن ج ۶ ص ۳۳۷)

نوٹ! یہ صریح جھوٹ ہے۔ صحیح بخاری میں ہرگز یہ حدیث نہیں آئی۔ اپنی خود غرضی سے بخاری کی طرف نسبت کر ڈالی۔

۵..... ”اور (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۱، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۵) میں لکھا ہے کہ: ”حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی کرمہ میں جو قادیان کا محرف ہے پیدا ہوگا۔ (کرمہ یمن میں ایک بستی ہے نہ قادیان) اور یہ کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی۔ جس میں اس کے ۳۱۳ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی آنحضرت ﷺ کی پوری ہوگئی۔ میرے پاس چھپی ہوئی کتاب ہے اور اس میں ۳۱۳ اصحاب کے نام بھی مندرج ہیں۔“

نوٹ! اس مضمون کی کوئی صحیح حدیث نہیں اور نہ جواہر الاسرار کوئی معتبر کتاب حدیث کی دنیا میں مشہور ہے۔ جس کی طرف مرزا قادیانی نے نسبت کی، محض افتراء علی الرسول ہے اور بس!

۶..... اور (عجاز احمدی ص ۱۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۰) میں لکھتے ہیں کہ: ”حدیث میں ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ کے علماء ان سب لوگوں سے بدتر ہوں گے۔ جو زمین پر رہتے ہوں گے۔“

نوٹ! یہ بھی محض افتراء علی الرسول ہے۔

۷..... اور (ازالہ اوہام ص ۶۹۶، خزائن ج ۳ ص ۴۷۵) میں لکھتے ہیں کہ: ”بہت سی احادیث سے ثابت ہے کہ بنی آدم کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور آخری آدم (جو مثل آدم اول کے ہوگا) چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہونے والا ہے۔“

نوٹ! یہ بھی محض افتراء علی الرسول ہے کسی حدیث میں نہیں آیا۔

۸..... مرزا قادیانی (اشہار ۱۲ اگست ۱۹۰۷ء) زیر سرخی تمام مریدوں کے لئے عام ہدایت میں لکھتے ہیں کہ: ”آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وہاں نازل ہو تو اس شہر

کے لوگوں کو چاہئے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔“

(ریویو آف ریپبلیکن ج ۶ نمبر ۹ ص ۶۵، ۳ ستمبر ۱۹۰۷ء)

نوٹ! یہ بھی صریح افتراء علی الرسول ہے۔ حضور ﷺ نے کسی حدیث میں نہیں فرمایا۔

۹..... (ضرورة الامام ص ۱۵، خزائن ج ۱۳ ص ۲۸۵، ۲۸۶) میں لکھتے ہیں کہ: ”احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ شیطان لعین نے عیسیٰ علیہ السلام کے قلب میں وسوسہ ڈالا تھا۔ اس قصہ میں جو انابیل میں مذکور ہے۔“

نوٹ! یہ بھی محض افتراء علی الرسول ہے۔ کسی حدیث میں نہیں آیا خود ہی حدیث وضع کر لی۔ جیسے کہ:

۱۰..... (چشمہ معرفت کے آخزمیمہ ص ۱۰، خزائن ج ۲۳ ص ۳۸۲) میں ایک حدیث وضع کی ہے کہ: ”حضور ﷺ نے فرمایا کان فی الہند نبیاً اسود اللون اسمہ کاهناً یعنی ہند میں ایک نبی گذرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اس کا کابن یعنی کھنیا تھا۔“

۱۱..... (حاشیہ انجام آتھم ص ۳۰، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۷) میں لکھتے ہیں کہ: ”خدا تعالیٰ نے یونس علیہ السلام نبی کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونے کا وعدہ دیا تھا اور وہ قطعی وعدہ تھا۔ جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہ تھی۔ جیسا کہ تفسیر کبیر کے ص ۱۶۴ اور امام سیوطی کی تفسیر درمنثور میں احادیث صحیحہ کی رو سے اس کی تصدیق موجود ہے۔ مگر وہ وعدہ پورا نہ ہوا۔“

نوٹ! یہ بھی محض افتراء پر افتراء ہے۔ نہ کسی حدیث صحیحہ میں منجانب اللہ چالیس دن کا وعدہ قطعی پورا نہ ہونا مذکور اور نہ تفسیر کبیر و درمنثور میں کسی جگہ ثابت حالانکہ تفسیر کبیر و روح المعانی وغیرہ میں صاف طور سے مذکور ہے کہ اگر ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب آئے گا اور ان پر عذاب کا آنا عذاب دیکھ کر ان کا ایمان لانا پھر عذاب مرتفع ہو جانا قرآن کریم سے ظاہر ہے۔

۱۲..... (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳) میں لکھتے ہیں کہ: ”حدیبیہ کی پیشین گوئی وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔“

نوٹ! یہ محض افتراء ہے حضور ﷺ نے مکہ میں بے خوف داخل ہونے کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں فرمائی تھی۔ چنانچہ دوسرے سال یہ پیشین گوئی بڑے زور و شور سے پوری ہوئی۔ مرزا قادیانی نے محض اپنی غلط پیشین گوئیوں پر پردہ ڈالنے کی غرض سے یہ افتراء کیا ہے۔

(بخاری ج ۱ ص ۳۸۰، باب الشروط فی الجہاد)

نوٹ! اگر مرزا قادیانی کے جھوٹ دیکھنا چاہو تو خانقاہ مونگیر سے شائع شدہ رسائل کا مطالعہ کروان میں کئی سو جھوٹ گنائے گئے ہیں۔ (الحمد للہ وہ تمام رسائل احتساب قادیانیت کی ج ۱۵ اور ۱۶ میں شائع ہو چکے۔ فلحمد للہ فقیر مرتب!)

مرزا قادیانی کے بعض اعلانیہ جھوٹ اور حیرت انگیز تعلیایاں بطور نمونہ چند جھوٹ بیان کرتا ہوں۔

۱..... ”مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ وہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح پران کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔“

(اربعین نمبر ۳ ص ۹، خزائن ج ۱ ص ۳۹۲)

نوٹ! یہ صریح کذب ہے بتاؤ کہاں اور کس کتاب میں ایسا لکھا ہے۔ مولوی غلام دستگیر کی کتاب مدت سے شائع ہو چکی ہے۔ دیکھو کس دلیری سے لکھتے ہیں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔ (اشتہار انعامی پانچ سو ۷، اربعین نمبر ۳ ص ۱۰، خزائن ج ۱ ص ۳۹۶)

نوٹ! الحمد للہ مولانا قصوری مرحوم کی کتاب بھی احتساب قادیانیت کی ج ۱۰ میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ (فقیر مرتب)

۲..... (اخبار بدر ج ۲ نمبر ۵۲ ص ۵، ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء، ملفوظات ج ۹ ص ۹۹) میں لکھتے ہیں کہ ”جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے سب کے سب ہلاک ہوئے۔“

نوٹ! یہ دعویٰ بھی محض غلط اور بڑا بھاری جھوٹ ہے۔ صوفی عبدالحق صاحب کے سوا کسی سے مرزا قادیانی نے مباہلہ نہیں کیا اور وہ زندہ رہے اور مرزا قادیانی ان کے سامنے برسوں پہلے مر گئے۔ صوفی صاحب نے مرزا قادیانی سے مباہلہ کے پندرہ ماہ بعد ۱۳۱۲ھ میں اس کے اثر کا اشتہار دیا۔ اس کی شروع کی عبارت یوں ہے۔ ”کیوں مرزا جی! مباہلہ کی لعنت اچھی طرح پڑ گئی یا کچھ کسر ہے۔“ مگر مریدوں کی کذب پرستی کا یہ حال ہے کہ اپنے مرشد کے اس دعویٰ کو سچ مان کر بڑے زور سے اب تک یہی دعویٰ کر رہے ہیں۔

۳..... ۱۹۰۲ء میں مرزا قادیانی (رسالہ تحفۃ الہندہ ص ۴، خزائن ج ۱۹ ص ۹۶) میں لکھتے ہیں کہ: ”قرآن نے میری گواہی دی ہے رسول اللہ ﷺ نے میری گواہی دی ہے۔ پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور قرآن نے بھی میرے آنے کا زمانہ

متعین کر دیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی ہے اور زمین نے بھی اور کوئی نبی نہیں جو میرے لئے گواہی نہیں دے چکا۔“

نوٹ! یہ کل دعوے محض غلط اور صریح جھوٹ ہیں۔ اگر اس کا مطلب یہ کہا جائے کہ قرآن و حدیث نے جھوٹے ہونے کی گواہی دی ہے تو ہم اس قول کو نہایت سچا سمجھیں گے۔ مگر مرزا قادیانی کا مقصد تو یہی ہے کہ مختلف طور سے اپنا افضل الانبیاء ہونا ثابت کریں۔

۴..... ”میرے ہی زمانہ میں ملک پر موافق احادیث صحیحہ اور قرآن کریم اور پہلی کتابوں کے طاعون آئی۔“ (حقیقت الوحی ص ۴۵، خزائن ج ۲۲ ص ۴۸)

۵..... ”اور میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے کہ اس وقت آسمان پر خسوف کسوف ہوگا اور زمین پر سخت طاعون پڑے گی۔“ (دفع البلاء ص ۱۸، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۸)

نوٹ! قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں ہرگز ہرگز کوئی ایسی خبر نہیں ہے کہ جو مرزا قادیانی کی نسبت اور ان کے زمانہ کی نسبت دی گئی ہو۔ یہ محض غلط اور صریح جھوٹ ہے۔ آسمان پر معمولی خسوف کسوف کا واقع ہونا کوئی نئی بات نہیں۔ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ خاص رمضان بتاریخ ۱۳-۲۸ کوئی مدعیوں کے زمانہ میں خسوف کسوف واقع ہوا۔

وارقطنی کے اثر ضعیفہ کا مطلب مرزا قادیانی کے صریح خلاف ہے

”حدثنا یونس بن بکیر عن عمر بن شمر عن جابر عن محمد بن علی قال ان لمهدینا آیتین لم تکنوا منذ خلق السموات والارض ینکسف! (العلیق المغنی حاشیہ دارقطنی ج ۲ ص ۶۵) میں ہے کہ ”عمر بن شمر عن جابر کلا ہما ضعیفان لا یحتج بہما“ اور شرح مسند امام اعظم ملا علی قاری میں ہے کہ ”قد روی الترمذی فی کتاب العلل من الجامع الکبیر حدثنا محمد بن غیلان عن جریر عن یحییٰ الجمانی قال سمعت ابا حنیفہ یقول مارأیت اکذب من جابر الجہفی ولا افضل من عطاء بن ریحاح . وفي المیزان الذہبی سمعت ابا حنیفہ یقول مارأیت افضل من عطاء ولا اکذب من جابر الجہفی ما اتیتہ بشئی الا جاءنی فیہ بحدیث وزعم ان عنده کذا وکذا الف حدیث لم یظہرها“ اور (تقریب التہذیب ج ۲ ص ۶۸۶) میں ہے کہ یونس بن بکیر بن واصل بن

شیبانی صدوق یخطے!

القمر فی اول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی نصف منه ولم یكونا منذ خلق الله السموات والارض (دارقطنی ج ۲ ص ۶۵، باب صفة صلوة الخسوف والكسوف وحیئهما) ﴿مہدی کی دو علامتیں ہیں جب سے آسمان اور زمین پیدا کئے گئے یہ ظاہر نہیں ہوئیں۔ رمضان کی پہلی تاریخ چاند گہن لگے گا اور رمضان کی ۱۴ کو سورج گہن لگے گا۔ جب سے اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا یہ واقعہ ظاہر نہیں ہوا۔ یعنی اس روایت میں بطور خرق عادت برخلاف اہل نجوم اول شب اور ۱۴ تاریخ خسف اور کسف کے لئے مراد ہے۔ جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے۔ یہ کسف اور خسف نہیں ہوئے اور خود قرآن کریم کے محاورہ میں قمر کا لفظ ہلال اور بدر کو عام ہے۔﴾

”والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم (یسین: ۳۹)“
 ”وقد رناہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب (یونس: ۵)“ علامہ زختمری جو مرزا قادیانی کے نزدیک ”لغت کے بے مثل امام ہیں۔ جس کے مقابل پر کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں۔“
 (براہین حصہ پنجم ص ۲۰۸، خزائن ج ۲۱ ص ۳۸۱)

(تفسیر کشاف ج ۴ ص ۱۶ ازیر آیت والقمر قدرناہ منازل) میں لکھتے ہیں کہ: ”وحی ثمانیة وعشرون منزلا ینزل القمر کل لیلة فی واحد منها لا یتخطاہ ولا یتقاصر..... من لیلة المستهل الی الثمانیة والعشرین ثم ینزل لیلتین اولیة!“ ﴿یہ ۲۸ منزلیں ہیں ہر رات قمر ایک منزل میں نازل ہوتا ہے۔ نہ اس سے تجاوز کرتا ہے اور نہ کوتاہی..... پہلی رات سے ۲۸ تک پھر دورات یا ایک رات مستمر ہوتا ہے۔﴾

اور (مکتوبات مجدد ج ۲ مکتوب ۶۷ ص ۱۹۰، ۱۹۱) میں ہے کہ: ”ودر زمان ظہور سلطنت او (مہدی) در چہار دہم شہر رمضان کسوف شمس خواہد شد ودر اول آن ماہ خسوف قمر برخلاف عادت زمان و برخلاف حساب منجمان“ ﴿مہدی کی سلطنت ظاہر ہونے کے زمانہ میں رمضان کی ۱۴ کو سورج گرہن اور اول تاریخ کو چاند گرہن بطور خرق عادت حساب منجمین کے برخلاف واقع ہوں گے۔﴾

اور قرآن کریم میں تو اس علامت کا کچھ ذکر ہی نہیں۔ یہ محض افتراء علی اللہ ہے اور بس! باقی رہا طاعون یہ بالکل افتراء علی اللہ ہے کہ قرآن کریم میں مرزا قادیانی کے زمانی میں طاعون آنے کا ذکر ہے۔ معاذ اللہ! کس قدر افتراء ہے۔ یا مہدی یا نزول مسیح کی علامت ہی بتلائی ہو۔ اپنے جی سے جو چاہتے ہیں قرآن کریم پر افتراء کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ میں بھی طاعون کو کہیں

مہدی یا نزول مسیح کی علامت نہیں فرمایا۔ ویسے طاعون کا ہونا کوئی نئی بات نہیں۔ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے اور ہوگا طاعون نے شہر کے شہر صاف کر دیئے۔ تو تاریخ کا مطالعہ کرو چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں طاعون ہوئی۔ تین دن میں ستر ہزار آدمی مرے۔ (بر حاشیہ بخاری ج ۱ ص ۴۵۰)

إذا العشار عطلت کی تفسیر

مرزا قادیانی اس آیت سے بیان کرتے ہیں کہ ”یہ آیت مسیح موعود کے ظہور کے متعلق پیشین گوئی ہے۔ یعنی جب اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی ان پر کوئی سوار نہ ہوگا۔ اب ریل جاری ہوگئی ہے۔ لہذا یہ پیشین گوئی پوری ہوگئی۔“ (تحفہ گوڑ ویہ ص ۶۲، خزائن ج ۱ ص ۱۹۴) یہ معنی جو مرزا قادیانی نے خود غرضی سے بیان کئے اور قرآن کریم کی تفسیر رائے سے لگائی۔ کئی وجہ سے غلط ہے۔

.....۱ عشار کے معنی عربی میں دس مہینے کی حاملہ اونٹنی (قاموس)۔

(تفسیر خازن ج ۷ ص ۱۷۷، تفسیر کبیر ج ۴ ص ۶۷ وغیرہ)

.....۲ عطلت کے معنی یہ ہیں کہ دس مہینے کی حاملہ اونٹنی جو عرب کے نزدیک بہت ہی مرغوب مال ہے۔ بیکار چھوڑ دی جائیں گی۔ کسی کو ان کا فکر نہ رہے گا۔ اپنی جان کے فکر میں ڈوبے ہوں گے۔ یعنی قیامت کے خوف اور دہشت سے اپنے پیارے مالوں کو چھوڑ بیٹھیں گے اور ان کا خیال اور ان کی پروا نہ کریں گے اور یہ کیوں محض اس وجہ سے کہ ان کو اپنی جان کی پڑی ہوگی۔ مال کو کون پوچھے۔ (دیکھو تفسیر کبیر ج ۴ ص ۶۷ عن ابن عباسؓ)

.....۳ یہ جملہ عطف ہے۔ إذا الشمس کورت پر اور اس کے معنی یہ ہیں۔

”قال ابن عباس اظلمت وغورت (خازن ج ۷ ص ۱۷۷ القیت ورمیت عن الفلك، تفسیر کبیر ج ۴ ص ۶۶ ابوالسعود ج ۹ ص ۱۱۴)“

اور کشاف اور مدارک سب میں ایک ہی مطلب ہے۔ یعنی جب آفتاب دھندلا کر کے نیچے گرا دیا جائے گا اور یہ قیامت کا واقعہ ہے۔ تو اذا العشار عطلت! بھی قیامت کا واقعہ ہے۔

.....۴ خداوند تعالیٰ نے ۱۲ چیزوں کا ذکر فرمایا اور سب کے سب ظرف یعنی مفعول

فیہ ہیں۔ یعنی جب کہ آفتاب دھندلا کر کے گرا دیا جائے گا اور جبکہ ستارے ٹوٹ پڑیں گے اور جبکہ پہاڑ اکھیڑ کر اڑائے جائیں گے اور جبکہ حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔ کسی کو رغبت نہ رہے گی اور جبکہ سب وحوش آدمیوں کے ساتھ جمع کئے جائیں گے اور جبکہ نفوس بدنوں کے ساتھ ملادئے

جائیں گے۔ (وغیرہ وغیرہ واقعات) ان سب کا معاً جواب اور عامل یہ ہے کہ: ”علمت نفس ما احضرت (تکویر: ۱۴)“ یعنی اس وقت ہر شخص اپنے کئے کو جان لے گا۔ پس یہ سب واقعات انسان کے اعمال کو جاننے اور ان کی سزا و جزا معلوم کرنے کے وقت کے ہیں۔ نہ مسیح علیہ السلام کے ظاہر ہونے کے۔

اسی طرح اس کے آگے آنے والے معطوف بھی صریح دلالت کرتے ہیں کہ یہ واقعات قیامت کے ہیں۔ صرف اول و آخر کا تھوڑا سا فرق ہے۔ مثلاً ”اذا الموءودة سئلت (تکویر: ۸)“ یعنی اور جبکہ زندہ درگور کی ہوئی لڑکی سوال کی جائے گی۔ ”بایسی ذنب قتلت (تکویر: ۸)“ یہ کس گناہ پر قتل کی گئی۔ اب حضور ﷺ کی تفسیر سنئے ”عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ و الشمس والقمر مکوران یوم القیامة (رواہ البخاری ج ۱ ص ۴۵۴، باب صفة الشمس والقمر بحسبان، مشکوٰۃ ص ۴۸۲، باب النفخ فی الصور)“

”عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ من سرہ ان ینظر الی یوم القیامة کانه رای عین فلیقرا اذا الشمس کورت ۰ واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت (رواہ احمد ج ۲ ص ۳۶ والترمذی ج ۲ ص ۱۷۱، ابواب التفسیر (سورۃ اذا الشمس کورت)، مشکوٰۃ ص ۴۸۴، باب الحشر)“ یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قیامت کو اس طرح دیکھنا چاہے گویا وہ آنکھوں کے سامنے ہے تو وہ اذا الشمس کورت! اور اذا السماء انفطرت! اور اذا السماء انشقت! کو پڑھ لے۔ کیوں جناب کیا اب بھی کوئی احتمال رہ گیا، اور نزول عیسیٰ علیہ السلام میں جو حدیث آیا ہے۔ ”ویترکن القلاص ولا یسعی الیہا (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۷ حدیث نمبر ۳۹۷۲۲)“ اس کے معنی یہ ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بوجہ کثرت مال اونٹ چھوڑ دئے جائیں گے۔ کوئی ان سے بار برداری کے ذریعہ سے مزدوری نہ کرے گا۔ یفیض المال اس پر قرینہ ہے..... مرزا قادیانی پر سخت افسوس ہے کہ اپنی خود غرضی میں اس قدر منہمک ہیں کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی سینکڑوں علامات میں سے صرف اس وضعی علامت سے اپنا مسیح موعود ہونا ثابت کرتا چاہتے ہیں۔

وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً

مرزا قادیانی اور مرزائی اس آیت کو پیش کر کے دلیل لاتے ہیں کہ یہ آیت مسیح موعود کی نسبت کھلی کھلی پیشین گوئی ہے۔ یعنی چونکہ دنیا پر عذاب آرہے ہیں۔ مرزا قادیانی کی موجودگی میں

زلزلے، قحط، طاعون وغیرہ آتے رہے اس لئے اس پیشین گوئی کے مطابق ضرور رسول آنا چاہئے۔
(خلاصہ تہمتہ حقیقت الوحی ص ۶۴، خزائن ج ۲۲ ص ۴۹۹)

جواب!

.....۱ قرآن کی اس آیت سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول آئے گا اور قرآن کریم کی آیت ”خاتم النبیین (احزاب: ۴۰)“ اور احادیث متواتر ”لانبی بعدی (بخاری ج ۲ ص ۶۳۳ باب غزوة تبوک وحی غزوة العسرة)“ سے قطعاً ثابت ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

.....۲ اور کتنا ماضی کا صیغہ ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ زمانہ گذشتہ میں ہم نے عذاب نہیں بھیجا۔ جب تک کہ کوئی رسول نہیں بھیج دیا اور مرزا قادیانی غلط معنی کرتے ہیں جو استمرار لیتے ہیں۔

.....۳ مرزا قادیانی خود (ازالہ اوہام ص ۶۱، خزائن ج ۳ ص ۵۱۱) میں لکھتے ہیں کہ ”قرآن کریم بعد خاتم النبیین ﷺ کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔“

.....۴ اس آیت کا مطلب تو صرف اس قدر ہے کہ ہم نے رسولوں کو بھیجا قوم نے انکار کیا۔ اس وجہ سے اس کے بعد ہم نے ان پر عذاب بھیجا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب عذاب آتا ہے تو کسی رسول کے انکار ہی کی وجہ سے آتا ہے۔ ہاں رسولوں کے انکار کی وجہ سے بھی عذاب آتا ہے۔ ورنہ اگر مرزائی مطلب تسلیم کر لیا جائے تو حضور ﷺ کے بعد سینکڑوں رسول آگئے ہوتے۔ کیونکہ مرزا قادیانی سے پہلے سینکڑوں طرح کے عذاب آچکے ہیں۔ مختصر اُفہرست ملاحظہ ہو۔ ۲۳۳ھ میں سخت زلزلہ آیا کہ موصل میں پچاس ہزار آدمی ہلاک ہوئے اور ۲۴۰ھ میں خلاط میں اور ۲۴۵ھ میں مصر کے قریب ایک سخت آواز آسمان سے سنائی دی۔ جس سے خلق کثیر مر گئی اور عراق میں مرغی کے انڈے برابر اُلے گرے اور مغرب میں ۱۳ شہر ہسٹ ہوئے۔ ۲۴۱ھ میں آسمان پر تاروں میں تموج ہوا اور بے شمار تارے ٹوٹے۔ جیسے ٹڈیوں کے دل۔ ۲۴۲ھ میں سخت زلزلہ ہوا کہ بڑے بڑے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور زمین میں بڑے بڑے غار ہو گئے۔ کہ آدمی چھپ جاتے تھے اور مصر کے قریب قریہ سویداء میں آسمان سے دس دس رطل کے پتھر برسے اور حلب میں ایک سفید چڑیا رمضان میں چیختی تھی۔ یا معشر الناس اتقوا اللہ اللہ اللہ! چالیس

آوازیں دے کراڑ جاتی تھی۔

(تاریخ الخلفاء ص ۲۹۰، ۲۹۱، ذکر المتوکل علی اللہ جعفر مکتبہ نزار مصطفیٰ مکہ مکرمہ)
اور ایک سال شوال میں رات کو چاند گرہن ہوا اور دنیا میں فجر تک سخت اندھیرا رہا
پھر ایک کالی ہوا چلی تہائی رات تک رہی اس کے بعد ایک سخت زلزلہ آیا اکثر شہرتابہ ہو گئے۔
غاروں میں سے ایک لاکھ پچاس ہزار آدمی نکالے گئے اور ایک سال ایسا قحط پڑا کہ لوگوں نے
مردار کھائے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۳۰۸، ذکر المعتضد باللہ احمد)

اور ۳۴۱ھ میں سخت سخت زلزلے بہت جگہ آئے اور کئی جگہ حسف ہوئے۔ شہر طالقان
سب حسف ہو گیا۔ تیس آدمی بچے اور رے میں ۱۵۰ گاؤں حسف ہو گئے اور حلوان میں اس سے
زیادہ اور بڑے بڑے مردے زمین نے پھینک دیئے اور چشمے بہ پڑے اور ایک قصبہ کا قصبہ مع
انسانوں اور حیوانوں اور شجر و حجر کے نصف النہار تک آسمان اور زمین میں معلق رہا۔ پھر حسف کر دیا
گیا اور اس قدر زمین پھٹی کہ اس سے سخت بدبودار پانی اور دخان عظیم نکلا۔

(تاریخ الخلفاء ص ۳۲۹، ذکر المطیع اللہ ابو القاسم)
اور ۵۲۴ھ میں ایک بادل اٹھا اور موصل میں پانی کی جگہ آگ برسی جس سے بہت سے
مواضع اور گھر جل کر خاکستر ہو گئے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۳۵۴)
اور ۵۴۵ھ میں یمن میں بالکل خون کی بارش ہوئی۔ جس سے تمام زمین خون سے تر
ہو گئی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۳۵۷)

اور ۵۶۹ھ میں سواد میں نارنجی کے برابر اولے گرے کہ گھر اور مواشی اور بہت خلقت
مرگئی اور تباہ ہو گئی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۳۶۳)

اور ۵۹۳ھ میں ایک تارا عظیم ٹوٹا اس کے ٹوٹنے سے بڑی دہشت ناک کھڑک ہوئی
کہ تمام مکان ہل گئے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۳۶۹)

اور ۵۹۶ھ میں ایسا سخت قحط پڑا کہ آدمیوں نے مردار اور آدمیوں کو کھایا اور قبروں کو
کھود کر مردوں کو کھایا اور مارے بھوک کے بہت خلقت مر گئی اور گاؤں کے گاؤں ہلاک ہو گئے۔
چلنے والوں کے قدم اور نگاہ مردوں پر پڑتی تھی اور ۵۹۹ھ میں محرم کی آخر تاریخوں میں اس قدر
تموج ہوا۔ صبح تک جیسے ٹڈیوں کا دل اڑتا ہو۔ (تاریخ الخلفاء ص ۳۶۹)

اور (ازالہ اوہام ص ۳۷، ۳۹، خزائن ج ۳ ص ۱۲۱، ۱۲۲) میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ”جب

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے پرکھول دیا ہے۔ یہ ہے کہ مسیح موعود کے دوبارہ دنیا میں آنے کا قرآن شریف میں تو کہیں ذکر نہیں قرآن شریف تو ہمیشہ کے لئے اس کو دنیا سے رخصت کرتا ہے۔ البتہ بعض حدیثوں میں جو استعارات سے پر ہیں۔ مسیح کے دوبارہ دنیا میں آنے کے لئے بطور پیشین گوئی بیان کیا گیا ہے..... وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔“

دوسری آیت میں تحریف

”قال رجل من آل فرعون یکتّم ایمانه اتقتلون رجلاً ان یقول ربی اللہ وقد جاء کم بالبینات من ربکم وان یک کاذباً فعلیه کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم“

مرزا قادیانی نے (حقیقت الوحی ص ۱۹۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۷) اور (حقیقت الوحی ص ۱۳۱، خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۷) میں اس آیت کو پیش کر کے لکھا ہے کہ ”نص قرآنی سے یہ ثابت ہے کہ عذاب کی پیشین گوئی کا پورا ہونا ضروری نہیں“ اور پانچ چھ نصوص قرآنیہ کو ٹھکرا دیا۔ اور (تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۳۲، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۱) میں لکھا ہے کہ: ”عذاب کی پیشین گوئی ٹلنے کے بارے میں تمام نبی متفق ہیں۔“

اور (تحفہ غزنویہ ص ۵، خزائن ج ۱۵ ص ۵۳۵) میں ہے کہ: ”یہ تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔“

معاذ اللہ! مرزا قادیانی نے احکام الہیہ نصوص قرآنیہ قطعاً کو بنی اسرائیل کے ایک مسلمان کے قول سے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نقل فرمایا ہے رد کر دیا اور نص قرآنی سے ثابت ہونے کا دعویٰ کر دیا اور خدا تعالیٰ اور تمام انبیاء علیہم السلام کو کاذب بنا دیا اور پھر وہ مسلمان بھی جو آل فرعون سے تھا۔ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کہ مبادا میرا مسلمان ہونا فرعون پر ظاہر نہ ہو جائے اور پھر موقعہ یہ تھا کہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ وہ مسلمان اپنے نبی کو قتل سے بچانے میں مضطرب تھا تو بناء بر تنزل تو یہ کر کے منصفانہ فرعون سے گفتگو فرمائی ہے۔ چنانچہ ترجمہ یہ ہے۔ ”آل فرعون سے ایک مسلمان اپنے ایمان کو چھپاتا تھا۔ اس نے کہا کہ تم ایسے آدمی کو قتل کرو گے جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور اللہ کی طرف سے معجزات لایا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو بعض عذاب جس کا وہ تم سے یہاں

دنیا میں آنے کا وعدہ کرتا ہے۔ ضرورتاً کو پہنچے گا۔“ یعنی مجموعہ عذاب دنیا و آخرت کا بعض جو دنیا کا عذاب ہے۔ ففتکر!

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۸..... حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت کافر ہے

تقریباً چالیس کروڑ مسلمانان عالم کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہرگز ہرگز نبی نہیں بلکہ قطعی مفتری، کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور موافق فرمان حضور ﷺ خاتم النبیین کے ان اشخاص میں سے ہیں۔ جن کا ذکر ذیل کی احادیث میں ہے اور قرآن کریم و احادیث و فقہ و اجماع امت چاروں سے بالیقین ثابت ہے کہ مرزا قادیانی مخالف اسلام ہے اور بغرض فریب دہی اپنے کو مسلمان ہی کہتے تھے۔

..... حدیث میں ہے کہ: ”عن ثوبان قال قال رسول الله ﷺ انه

سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (وفی البخاری ج ۱ ص ۵۰۹، باب علامات النبوة فی الاسلام، وفی المسلم ج ۲ ص ۳۹۷، باب کتاب الفتن و اشراط الساعة، وفی ابی داؤد ج ۲ ص ۱۳۶، باب فی خبر ابن صیاد، وفی الترمذی ج ۲ ص ۴۵، باب ماجاء لا تقوم الساعة یرج کذابون)“

”عن ابی ہریرۃ کذابون دجالون قریب من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول الله“ یعنی ثوبان اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس دجال کاذب مدعی نبوت ہوں گے۔ حالانکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

.....۲ ”عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله ﷺ یكون فی

اخر الزمان دجالون کذابون یا تونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا ابائکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (رواه مسلم ج ۱ ص ۱۰، باب النهی عن الروایة عن الضعفاء ولا احتیاط فی تحملها، مشکوٰۃ ص ۲۸، باب الاعتصام بالکتاب والسنة)“ ﴿ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آخر زمانہ میں دجال کذاب پیدا ہوں گے۔ ایسی باتیں بیان کریں گے کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنی ہوں گی۔ بچو بچو کہیں تم کو گمراہ نہ کر دیں۔ فتنہ میں نہ ڈال دیں۔﴾

نوٹ! مرزا قادیانی نے نبوت اور رسالت اور وحی نبوت و رسالت کا بڑے زور شور سے دعویٰ کیا۔ جیسا کہ پہلے صفحات میں مذکور ہوا اور حضور ﷺ کے بعد مدعی منصب نبوت بالاتفاق قطعی کا فردائرہ اسلام سے خارج ہے ہرگز ہرگز مسلمان نہیں۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۱۸..... مرزا قادیانی تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ہے

..... مرزا قادیانی اپنے آپ کو تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر بتلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ: ”میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں اسماعیل ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں یوسف ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں۔“ (حاشیہ حقیقت الوحی ص ۷۲، خزائن ج ۲۲ ص ۷۶)

”کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء علیہم السلام میں پائے جاتے تھے۔ وہ اب وہ سب حضرت رسول کریم ﷺ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم کو عطاء کئے گئے۔ اس لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے۔ پہلے تمام انبیاء علیہم السلام ظل تھے۔ نبی کریم ﷺ کی خاص خاص صفات میں، اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم ﷺ کے ظل ہیں۔“

(ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰، الحکم اپریل ۱۹۰۲ء، تھیذ الاذہان نمبر ۱۰، ج ۱۰ ص ۱۰۳، قول فیصل ص ۶)

..... ۲ میں مریم ہوں میں ابن مریم ہوں۔ ”(براہین احمدیہ) تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے کہ دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص ۲۹۶ میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم نمبر ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا..... پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ دروزہ تہہ کھجور کی طرف لے آئی۔“

..... ۳ ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔“

(ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷، بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

”میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔“

(آخری مکتوب ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۹۷)

(یأتی قمر الانبیاء!) ”قمر الانبیاء ہوں۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۰۶، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۹)

۴..... ”میں تمام لوگوں کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔“

(اشتہار معیار الاخیار از البشری ج ۲ ص ۵۶، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰)

۵..... ”اب خدا تعالیٰ نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو تمام

انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا ہے۔“ (اربعین نمبر ۴، ص ۶، حاشیہ خزائن ج ۱ ص ۴۳۵)

۶..... ”میرے معجزات سے ہزار نبیوں کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔“

(چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

۷..... ”میں بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

۸..... تقریباً چالیس کروڑ مسلمانان عالم جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے اور

بیعت میں داخل نہیں ہوئے وہ کافر ہو گئے۔ مسلمان نہیں رہے۔

(تنقیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۰، ۱۴۱، بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

۹..... ”میں عرفان میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں۔“

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۱۰..... بعثت ثانی یعنی مرزا قادیانی کی بعثت، بعثت اول یعنی حضرت نبی ﷺ کی

بعثت سے شان میں افضل ہے۔ بدر اور ہلال کی نسبت ہے۔

(خطبہ الہامیہ ص ۲۷۲، خزائن ج ۱۶ ص ۱۶۶ ایضاً)

۱۱..... مرزا محمود قادیانی لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نبی الانبیاء ہیں۔ کیونکہ تمام

نبیوں سے عہد لیا گیا۔ جس میں حضور ﷺ بھی داخل ہیں کہ مسیح موعود پر ضرور ایمان لانا۔

(اخبار الفضل ج ۳، ۳۸، ۳۹، مورخہ ۱۹، ۲۱، ستمبر ۱۹۱۵ء ص ۶ کالم ۲)

۱۲..... ”میرا نام بیت اللہ ہے“ (اربعین نمبر ۴، حاشیہ ص ۱۵، خزائن ج ۱ ص ۴۳۵)

۱۳..... ”میرا نام میکائیل بھی ہے۔ یعنی خدا کے مانند“

(اربعین نمبر ۳، خزائن ج ۱ ص ۴۱۳ حاشیہ)

۱۴..... ”مجھے خدا نے کہا ہے کہ تو میرے پانی سے ہے۔“

(اربعین نمبر ۳، ص ۳۵، خزائن ج ۱ ص ۲۲۵)

۱۵..... ”اور خدا نے فرمایا کہ تو بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲ ص ۸۹)

۱۶..... ”اور خدا نے فرمایا کہ تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔“

(دفع البلاء ص ۸۱، خزائن ج ۱ ص ۲۲۸)

نوٹ! مفصل بحث پہلے گذر چکی۔

۱۷..... اور کہتے ہیں کہ: ”خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا کہ جو کرشن آخری

زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا۔ وہ تو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ۔“

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۸۵، خزائن ج ۲ ص ۵۲۲)

۱۸..... ”اور مجھے الہام ہوا کہ ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے

اب میں بحیثیت کرشن ہونے کے آریہ صاحبوں کو ان کی چند غلطیوں پر متنبہ کرتا ہوں۔“

(لیکچر سیا لکوٹ ص ۳۲، خزائن ج ۲ ص ۲۲۹)

۱۹..... ”سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی

ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔“ (اربعین نمبر ۴، ص ۱۲، خزائن ج ۱ ص ۲۲۵)

نوٹ! یعنی شریعت محمدیہ سورج کی کرنوں کے مشابہ ہے اور شریعت مرزائیہ چاند کی

ٹھنڈی روشنی کے مشابہ ہے۔ لہذا اب شریعت محمدیہ جو تیرہ سو برس سے چلی آ رہی ہے۔ منسوخ

ہے۔ قابل برداشت نہیں اور شریعت مرزائیہ پر اب عمل کرنا ضروری ہے۔

۲۰..... ”مجھ پر وحی ہو چکی ہے۔ فاتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ۔ انا

انزلناہ قریباً من القادیان“ (حقیقت الوحی ص ۸۸، خزائن ج ۲ ص ۹۱)

یعنی ابراہیم کی جگہ کو مصلیٰ اور قبلہ ٹھہرا لو، ہم نے اس کو قادیان کے قریب نازل کیا ہے۔

نوٹ! ابراہیم سے مراد خود مرزا قادیانی ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے (اربعین نمبر ۳،

ص ۳۲، خزائن ج ۱ ص ۲۲۱) میں اپنا ایک الہام لکھا ہے۔ ”آخر زمانہ میں ایک ابراہیم

(مرزا قادیانی) پیدا ہوگا اور ن سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔“

مرزا قادیانی کی اس وحی پر روپی پارٹی برابر عمل کرتی ہے اور محمودی پارٹی کا ایسی صریح

وحی پر عمل نہ کرنا غلطی نہیں تو اور کیا ہے؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَنْ آتَى سُرِّيَّ اسْمِي هَذَا اسْتَوْرَعَ بَعْدَهُ كَوْنَهُ نَبِيًّا
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَهُ لَوْلَا تَعَاوَنُكَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ

هداية الممتري
عن غواية المفتري
يعنى
اسلام اور قاديانيت
ايک تقابلی مطالعہ

مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالغنی پٹیلوی

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۹..... حیات مسیح علیہ السلام

اسلامی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودناہجار کے ہاتھوں سے محفوظ صحیح وسلم بچا کر اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں پر اٹھالیا ہے اور اب تک زندہ ہیں اور قیامت کے قریب زمین پر پھر دوبارہ تشریف لائیں گے اور وہ وقت ابھی نہیں آیا ہے۔

قرآن کریم سے ثبوت

..... ”وقولهم انا قتلنا المیسح عیسیٰ بن مریم رسول اللہ وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفي شك منه ما لهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه یقینا . بل رفعه اللہ الیہ وكان اللہ عزیزاً حکیماً (نساء: ۱۵۷، ۱۵۸)“ ﴿اور﴾ (ہم نے یہود پر لعنت کی) بوجہ ان کے اس قول کے، کہ ہم نے اللہ کے رسول عیسیٰ بن مریم کو قتل کیا۔ حالانکہ نہ انہوں نے قتل کیا اور نہ سولی پر لٹکایا۔ لیکن ان کو اشتباہ میں ڈال دیا گیا اور جو اس معاملہ میں اختلاف رکھتے ہیں وہ خود شک میں ہیں۔ ان کو اس کا کچھ علم نہیں۔ لیکن اٹکل کرتے ہیں اور انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ ﴿

توضیح !

چونکہ قرآن کریم یہود و نصاریٰ میں حکم اور قول فیصل ہو کر نازل ہوا ہے۔ لہذا اس آیت میں یہود اور نصاریٰ کے باہمی اختلاف میں فیصلہ فرماتے ہیں۔ یہود کا متفقہ قول ہے کہ انا قتلنا المسیح یعنی ہم نے مسیح کو قتل کیا۔ پھر یہود میں دو فریق ہیں۔ ایک فریق کا قول تھا کہ پہلے قتل کیا۔ پھر تشریح اور اہانتہ سولی پر لٹکائے گئے۔ دوسرے فریق کا قول تھا کہ پہلے سولی پر چار میخ کئے گئے پھر قتل کر دیئے گئے۔

۱۔ کیونکہ جب وہ قتل ہو پہلے آچکا ہے۔ تو پھر دوبارہ وہ قتل ہو محض تکرار اور لغو ہوگا۔ یہ پہلی آیت میں قتل کی نفی کے ساتھ صلب کی نفی ماصلوہ سے کی گئی۔ مگر دوسری آیت میں ماصلوہ نہیں لائے اور جبکہ پہلی آیت میں یہود کا متفقہ قول ہے۔ انا قتلنا المسیح تو پھر دوسری آیت میں ان الذين اختلفوا فیہ سے قتل میں باہم اختلاف کرنے والے کون لوگ ہیں۔

رفع الی السماء کس وقت ہوا؟۔

چنانچہ مرزا قادیانی نے بھی اس اختلاف کو (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۶۹، خزائن ج ۲ ص ۳۳۷) میں لکھا ہے اور تسلیم کیا ہے۔ اللہ جل شانہ فیصلہ فرماتے ہیں اور دونوں قولوں کی تغلیط فرماتے ہیں۔ ”ماقتلوہ وما صلبوہ ولكن شبه لهم“ اور نصاریٰ متفق ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ لیکن رفع میں دو فریق تھے ایک فریق کہتا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام سولی پر قتل کئے گئے اور تمام امت کی جانب سے کفارہ ہو گئے۔ پھر تین دن بعد زندہ کر کے آسمانوں پر اٹھائے گئے۔ قیامت میں نازل ہوں گے اور دوسرا فریق کہتا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو یہود کے ہاتھ سے محفوظ صحیح سالم بچا کر آسمانوں پر زندہ اٹھالیا گیا اور دوسرا شخص ان کی جگہ مصلوب ہوا۔ پھر قیامت میں نازل ہوں گے۔ جیسا کہ علامہ ابن تیمیہ نے الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح وغیرہ میں خوب تفصیل سے لکھا ہے۔ بعض عبارتیں آئندہ نقل کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے۔ ماقتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ! یعنی قاتلین قتل غلطی پر ہیں۔ ان کو کچھ علم نہیں۔ محض تخمینہ اور اٹکل کرتے ہیں۔ صرف یہ صحیح ہے کہ اللہ نے ان کو آسمانوں پر اٹھالیا ہے۔ پس یہود کے ہر دو فریق کے اقوال کو بالکل کلیتہً غلط فرمایا اور نصاریٰ کے جس فریق کا قول غلط تھا اس کو غلط فرما کر نفی کر دی، اور جو صحیح تھا اس کو صحیح رکھا۔ پس اگر رفع عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ غلط اور مشرکانہ عقیدہ اور خلاف واقع ہوتا تو واجب تھا کہ اس عقیدہ کی نفی فرمائی جاتی اور بہت زور سے نفی کی جاتی۔ جیسا کہ نصاریٰ کے دوسرے غلط اور مشرکانہ عقیدوں کی تردید زور سے فرمائی گئی ہے نہ کہ وہی عقیدہ ثابت کیا جائے اور صحیح بتلایا جائے اور وہی لفظ رفع عیسیٰ علیہ السلام کا استعمال فرمایا جائے۔ بلکہ واجب تو یہ تھا کہ ایسے موقعہ پر لفظ موہم بھی استعمال نہ کیا جائے۔ صاف بل اماتہ اللہ کا لفظ استعمال کرنا چاہئے تھا۔

۲..... یہودنا مسعود تو بقول مرزا قادیانی رفع روح کا انکار کرتے ہیں۔ مگر اللہ جل شانہ علی وجہ الترقی فرماتے ہیں کہ میں نے تو ان کا ایسا اکرام کیا ہے کہ رفع روح تو رفع روح، میں نے ان کے جسم کو بھی رفع کر لیا۔ بل جو ترقی کے لئے آیا ہے اس کا پورا مفہوم جب ہی واضح ہوگا۔ جبکہ رفع سے رفع جسمانی مراد ہو، ورنہ ماقتلوہ وما صلبوہ اور رفعہ اللہ الیہ کا مفہوم ایک ہی ہے۔ ان دونوں کے درمیان لفظ بل چسپاں نہ ہوگا۔ کیونکہ رفع روحانی کے انکار کی وجہ ان کے مصلوب ہونے کو قرار دیا جاتا ہے اور وہ مصلوبہ سے نفی کر دی گئی۔

۳..... بل رفعہ اللہ الیہ یہ بیان منشاء غلطی کا ہے اور واقعہ کی تحقیق ہے۔ یعنی وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے غائب ہو جانے سے غلطی میں پڑ گئے اور یہ منشاء رفع جسمانی ہی ہو سکتا ہے نہ کہ طبعی موت اور شبہ لہم لام سے فرمایا شبہ علیہم سے نہیں فرمایا تا کہ معلوم ہو کہ یہ اشتباہ عیسیٰ علیہ السلام کی صیانت کے لئے مقدر کیا گیا نہ اتفاقی طور پر وقوع میں آیا۔ جیسا کہ اکثر ایسا ہو جاتا ہے اور وما قتلوه یقیناً! سے مراد تو لاریب یہی ہے کہ جس وقت یہود قتل کرنے کے درپے تھے اس وقت قتل سے ان کو محفوظ رکھا اور وہ قتل نہ کر سکے اور بل رفعہ اللہ الیہ بعینہ اسی وقت کی جگہ واقع ہوا نہ کہ ۸۷ برس کے بعد کشمیر میں۔

۴..... بل کے مابعد اور ماقبل میں تضاد ضروری ہے۔ پس قتل اور رفع درجہ میں بھی تضاد ہونا چاہئے۔ حالانکہ عقلاً و نقلاً تضاد نہیں کیونکہ بے گناہ ظلماً قتل کئے جانے سے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ رفع درجات نہیں ہوا۔ ورنہ شہادت کوئی چیز ہی نہ رہی۔ توریت کا حوالہ خود گنہگار واجب القتل کے لئے ہے۔ توریت کی عبارت کتاب استثناء باب ۲۱ میں یہ ہے۔ (۲۲) اور اگر کسی نے کچھ ایسا گناہ کیا ہو جس سے اس کا قتل واجب ہو اور وہ مارا جائے اور تو اسے درخت میں لٹکا دے۔ (۲۳) تو اس کی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہے۔ بلکہ تو اسی دن گاڑ دے۔ کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے۔ خدا کا ملعون ہے۔ (کتاب مقدس ص ۱۷۹، برٹش اینڈ فارن انارکلی لاہور ۱۹۲۷ء) اور توریت میں جھوٹے مدعی نبوت کی سزا پھانسی ہے۔ جیسا کہ (کتاب استثناء باب ۱۸ آیت ۲۰، ۲۱، ۲۲) میں ارشاد ہے۔

”لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا تو وہ نبی قتل کیا جائے اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیوں کر جانوں کہ یہ بات خداوند تعالیٰ نے نہیں کہی۔ بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔“ (کتاب مقدس ص ۱۷۴) یعنی توریت میں یہ سیاسی حکم ہے کہ جھوٹا نبی قتل کر دیا جائے اور جھوٹے نبی کی شناخت یہ ہے کہ جو اس نے خدا کے نام سے کہا وہ واقع یا پورا نہ ہوا۔ ورنہ قرآن کریم کی اس آیت سے پہلے یہ آیت بھی ہے۔ ”قتلہم الانبیاء بغیر حق (نساء: ۱۵۵)“ اور دوسری جگہ ”ویقتلون النبیین بغیر الحق (بقرہ: ۶۱، آل عمران: ۲۱)“ اور دوسری جگہ ہے۔ ”ففریقاً کذبتم و فریقاً تقتلون (بقرہ: ۸۷)“ لہذا رفع جس سے وہ قتل نہ کر سکے اور قتل کا متضاد ہو اور رفع جسمانی ہی ہو سکتا ہے۔ نہ رفع روحانی۔

۵..... بل رفعہ اللہ الیہ میں صرف رفیع الدرجہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ نبی کو رفع من حیث الدرجات والعزۃ اعطاء منصب نبوت کے وقت سے حاصل ہے۔ ”کان وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین (آل عمران: ۴۰)“ لہذا یہ رفیع بروقت وعدہ ”یعسیٰ انبی متوفیک ورافعک الی (آل عمران: ۵۰)“ موجود ہے۔ جو بالکل تحصیل حاصل ہوگا اور رفع درجات تو کوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مخصوص بھی نہیں۔ بلکہ رفع درجات تو ہر مومن کو حاصل ہے۔ ”یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتو العلم درجت (مجادلہ: ۱۱)“ پس وہ رفع مراد ہو سکتا ہے۔ جو بروقت وعدہ حاصل نہ تھا اور وہ رفع جسمی ہی ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ مطہرک اور توفی کا وعدہ تھا اور وہ حاصل نہ تھے۔ کیونکہ وعدہ اسی چیز کا دیا جاتا ہے۔ جو موعود کے پاس موجود نہ ہو۔

۶..... جب کہ لفظ بل کے بعد ماضی ہے۔ تو اس کی ماضویت بہ نسبت ما قبل بل کے ہے۔ اس صورت میں رفع روح یعنی موت قبل واقعہ قتل کے ہونی چاہئے۔ ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی اس کے کب قائل ہیں کہ موت واقعہ صلیب اور قتل سے پہلے ہوئی ہے اور پھر جملہ کان اللہ عزیزاً حکیمانہ کو کچھ ربط نہیں رہتا۔ کیونکہ اس قسم کا کلام جب بولا جاتا ہے کہ جہاں دشوار اور نادر امر کو آسان اور سہل بتلانا مد نظر ہو اور بطور خرق عادت ظاہر کرنا منظور ہو اور ظاہر ہے کہ رفع روح یعنی موت کوئی دشوار اور انوکھا و نادر امر نہیں بخلاف رفع جسمانی کے۔

۷..... اس آیت میں ما قتلوہ اور بل رفعہ کی ضمیروں کا مرجع ایک ہی ہے اور ظاہر ہے کہ قتل کا مورد جسم ہے تو رفع کا مورد بھی جسم ہی ہے۔ دوسرے ضروری ہے کہ بل سے پہلے جس کے لئے قتل کی نفی کی گئی ہے اسی کے لئے اثبات رفع ہو وہ جسم مع روح ہے۔ کیونکہ جھگڑا جسم کا ہے۔ یہودی جسم کو صلیب کا عذاب دینا چاہتے تھے اور انہوں نے تجویز کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر کے طرح طرح کے عذاب دے کر قتل کریں اور خدا نے تجویز کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچائے، اللہ غالب تجویز والا ہے۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسماً بچائے۔ کیونکہ روح کو تو نہ کوئی پکڑ سکتا ہے اور نہ صلیب دے سکتا ہے۔ یہ سب تجویزیں جسم کے واسطے ہو رہی تھیں۔ یہودی جسم کو عذاب دے کر ذلیل کرنا چاہتے تھے اور خدا تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے جسم کو صلیب کے عذابوں سے بچانا چاہتا تھا۔ اللہ کی تجویز غالب رہی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھایا رفعہ اللہ۔ پس جب جسم بچایا گیا تو رفع جسمانی ثابت ہوا۔ کیونکہ جس جسم نے قتل ہونا تھا اور صلیب دیا جانا تھا وہی اٹھایا گیا۔ اور اسی کا رفع ہو اور روح نہ تو قتل کی جا

سکتی ہے اور نہ صلیب پر لٹکائی جاسکتی ہے۔ پس رفع روح یا رفع روحانی کے معنی کرنا بالکل غلط ہیں اور نیز اس رفع کے مقابلہ میں احادیث نبویہ میں لفظ نزول آیا ہے۔ اگر رفع سے رفع عزت مراد ہو تو نزول سے نزول ذلت مراد ہوگا۔ معاذ اللہ! اور یہ باطل، لہذا رفع جسمی مراد ہے اور احادیث میں نزول جسمی۔ لا غیر!

۸..... اور نیز یہ بھی معلوم ہو کہ یہاں پر رفع جسم بھی علی وجہ الاکرام والدرجہ ہے۔ جیسے اماموں اور خطیبوں کا رفع علی المنابر اور حضور ﷺ کی معراج۔ نہ صرف رفع مکانی جیسے مزدوروں اور معماروں وغیرہ کو ہوتا ہے۔ غرض یہاں رفع مکانی جو رفع رتبی کو متضمن ہے۔ مراد ہے یہ کوئی نہ سمجھے کہ اس میں عزت ملحوظ ہی نہیں۔ (تفسیر کبیر ج ۸ ص ۶۹ تا ۷۵) میں مفصل مذکور ہے اور امام نے اثبات رفع جسمانی میں کئی صفحے خرچ کئے ہیں اور لکھا ہے۔ (اکرمہ بان رفعہ الی السماء ج ۸ ص ۷۱ اور ج ۱۱ ص ۱۰۳ زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ) میں لکھتے ہیں کہ ”رفع عیسیٰ علیہ السلام الی السماء ثابت بھذاہ الایۃ“ اور (تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۳۳۱) میں ہے۔ جعل ذالک رفعاً الیہ للتفخیم والتعظیم! یہ مرزائیوں کی حیا اور ان کاتدین ہے یا قلة فهم ہے جو اس سے محض رفع رتبی ہی سمجھے اور (مفردات راغب ص ۱۹۹) کی عبارت کا بھی مطلب یہی ہے۔

۹..... اگر مسیح علیہ السلام کو یہود نے صلیب پر چڑھایا تھا اور سخت تکلیفیں پہنچائیں تھیں تو اللہ تعالیٰ سلک جرائم یہود کے بیان میں ”کما قال اللہ فیما نقضہم میثاقہم . وکفرہم بایات اللہ وقتلہم الانبیاء بغیر حق . وقولہم قلوبنا غلف (نساء: ۱۵۵)“ ”وبکفرہم وقولہم علی مریم بہتاناً عظیماً (نساء: ۱۵۶)“ ”وقولہم انا قتلنا المسیح (نساء: ۱۵۷)“ صرف وقولہم فرما کر غلط بیانی ہی کو مجملہ جرائم شمار کرتا ہے۔ مقتضی مقام کا یہ تھا کہ ان کی ایذا رسانی کو بھی ضروری ذکر کیا جاتا۔ وصبہم المسیح ورنہ یہود کے مردود ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب قوی واجب الذکر کو ترک کرنا خلاف بلاغت ہوگا۔

۱۰..... اور پھر ایسی صورت میں جب کہ مسیح علیہ السلام کے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا ہو کہ طمانچے مارے گئے۔ کانٹوں کا تاج سر پر رکھا گیا۔ ہاتھوں پاؤں میں میخیں ٹھوک دی گئیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت میں اپنی نعمت و احسان کا ذکر فرمائے گا۔ ”اذ کففت بنی اسرائیل عنک (مائدہ: ۱۱۰)“ یعنی یاد کرو اس واقعہ کو جب میں نے بنی

اسرائیل کو تجھ سے روک لیا تھا اور ان کو تجھ تک پہنچنے نہیں دیا۔ کیا یہی نعمت ہے کہ سب گت بنوادیئے یہ کیسا کف ہے؟۔

..... ۱۱ اور پھر کیسی تسلی دی تھی اور اطمینان کرایا تھا۔ ”انسی متوفیک ورافعک الیّ (آل عمران: ۵۰)“ معاذ اللہ! یہ تو دھوکہ بازی ہوئی کیونکہ اس کا ثمرہ یہی نکلا کہ یہود کے ہاتھ پکڑوا کر صلیب پر لٹکا دینے کے بعد تیرا دم نکلنے نہ دوں گا اور تجھے قریب المرگ بنا دوں گا۔ یہاں تک کہ یہود مردہ جان کر اور اپنی دانست میں مار کر چھوڑ جائیں گے۔ کیا اطمینان دہی اسی کا نام ہے؟۔

..... ۱۲ اور کیا ”مکرواومکر اللہ واللہ خیر الماکرین (آل عمران: ۵۴)“ میں یہی اللہ کی تدبیر کا غلبہ ہے۔

..... ۱۳ واضح ہو کہ صلبوہ میں یہ صلیب اس صلب سے مشتق نہیں ہے۔ جس کے معنی عربی میں پیٹھ کے ہیں۔ بلکہ یہ صلب صلیب سے ماخوذ ہے۔ جو چلبیا کا معرب ہے۔

(کمافی مجمع البحار ج ۳ ص ۴۶۲، والمنجد ص ۲۸۵، لسان العرب) جس کے معنی خون اور چربی کے ہیں اور سولی پر چڑھانے اور چارمیخ کرنے سے بھی چونکہ خون اور چربی بہتی ہے۔ لہذا اس شخص کو جو سولی پر چڑھایا جائے مصلوب کہا جاتا ہے اور یہ نہیں کہ مصلوب کا اطلاق اس کے مرجانے کے بعد ہوگا اور قبل از مقتولیت نہیں ہو سکتا۔ (منجد ص ۲۸۵) میں ہے۔ ”صلبه و صلب علقه علی الصلیب استخرج ودکھا ای مایسیل منها“ یعنی صلبہ اور صلبہ کے معنی سولی پر لٹکانے کے ہیں کہ اس سے چربی اور خون بہے۔ ہاں سولی پر چڑھاتا بھی چونکہ منجملہ اسباب قتل کے ہے اس وجہ سے صلب کا اطلاق سبب یعنی قتل پر بھی آتا ہے۔ چنانچہ (لسان العرب ج ۷ ص ۳۸۱) میں ہے۔ الصلب القتل المعروف! اور آیت میں چونکہ مطلقاً قتل کی نفی پہلے و ماقتلوه سے ہو چکی ہے۔ جس میں قتل صلیبی بھی داخل ہے۔ بلکہ قتل سے مراد ہی اس جگہ قتل صلیبی ہے۔ لہذا واصلبوہ سے معنی قتل کے مجازی طور پر بھی نہیں لے سکتے۔ ورنہ کلام الہی لغو ہوا جاتا ہے۔ بلکہ آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا اور نہ صلیب پر لٹکایا۔

..... ۱۴ رفع کے حقیقی اور لغوی معنی جب کہ رفع کا مورد کوئی جسم ہوتا ہے تو رفع جسمانی ہی کے ہوتے ہیں۔ ”قال الراغب فی المفردات الرفع یقال تارة فی الاجسام الموضوعة اذا أعلیتها من مقرها نحوور فعنا فوقکم الطور وقوله

تعالیٰ اللہ الذی رفع السموات بغير عمد ترونها • وتارة فی البناء اذا طولته نحو قوله تعالیٰ واذیرفع ابراهیم القواعد من البيت واسماعيل وتارة فی الذکر اذا مدحته نحو قوله تعالیٰ ورفعناک ذکرك • وتارة فی المنزلة اذا شرفتها نحو قوله تعالیٰ رفعنا بعضهم فوق بعض درجات • نرفع درجات ونرفع درجات من نشاء • رفیع الدرجات انتهى کلامه (تاج العروس ج ۱۱ ص ۱۷۱، ۱۷۲، مفردات ص ۱۹۹) ﴿امام راغب نے مفردات میں فرمایا ہے کہ رفع کا کبھی جسم میں استعمال ہوتا ہے۔ جس کو تو اس کی جگہ سے اوپر اٹھائے جیسے ”رفعنا فوقکم الطور (بقرہ: ۶۳)“ یعنی ہم نے تمہارے اوپر طور کو اٹھالیا اور ”قوله تعالیٰ الذی رفع السموات بغير عمد (رعد: ۲)“ یعنی وہ ذات جس نے بغیر ستون کے آسمانوں کو اٹھالیا اور کبھی بنا میں استعمال ہوتا ہے جس کو تو طویل کرے۔ جیسے ”اذیرفع ابراهیم القواعد من البيت واسماعيل (بقرہ: ۱۲۷)“ یعنی جب ابراهیم واسماعيل علیہم السلام بیت اللہ شریف کی بنیاد کو اٹھاتے تھے اور کبھی ذکر میں استعمال ہوتا ہے۔ جب تو اس کی مدح کرے اور اس کو شہرت اور عزت دے اور جیسے ”رفعناک ذکر (انشراح: ۴)“ یعنی ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا اور کبھی مرتبہ میں استعمال ہوتا ہے۔ جب تو کسی کو بلند درجہ عطاء کرے یا بلند درجہ بیان کرنا چاہے۔ جیسے ”رفعنا بعضهم فوق بعض درجات (زخرف: ۳۲)“ یعنی ہم نے بعض کے مرتبہ کو بعض پر بلند کیا۔ ”نرفع درجات من نشاء (یوسف: ۷۶)“ یعنی ہم جس کو چاہتے ہیں درجہ بلند کرتے ہیں۔ ”رفیع الدرجت (غافر: ۱۵)“ بلند مرتبہ والا۔ ﴿لہذا آیت ”رفعه اللہ الیہ“ میں کہیں درجات کا لفظ تک نہیں اور نہ کوئی قرینہ صارفہ ہے۔ محض اپنی خود غرضی سے روح یا درجہ کا رفع مراد لینا نصوص قطعہ سے اعراض ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ:

- ۱..... ”لا یرفع ثوبہ حتیٰ یدنومن الارض“ ﴿یعنی حضور ﷺ رفع حاجت کے لئے اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے۔ یہاں تک کہ زمین کے قریب ہوتے تھے۔﴾
 (مجمع البحار ج ۲ ص ۳۵۷)
- ۲..... ”کان یرفع طرفہ الی السماء“ ﴿یعنی حضور ﷺ انتظار وحی میں اکثر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔﴾
 (مجمع البحار ج ۲ ص ۳۵۸)
- ۳..... ”رفع الی رسول اللہ ﷺ الصبی ونفسہ تقعقع (مشکوٰۃ

باب الجنائز ص ۱۵۰) ” یعنی لڑکے کو حضور ﷺ کی طرف اٹھا کر لایا گیا اور اس کا سانس اکھڑ رہا تھا اور تیز حرکت کر رہا تھا۔ ﴿

۴..... ”رفعه الی یدہ لیراہ الناس“ ﴿ یعنی حضور ﷺ نے پانی کو اپنے ہاتھ میں لے کر بلند کیا تاکہ لوگ اس کو دیکھیں۔ ﴿ (مجمع البحار ج ۲ ص ۳۵۶)

۵..... ”لا ترفعن روسکن حتیٰ یستوی الرجال جلوساً“ ﴿ یعنی حضور ﷺ نے عوتوں سے فرمایا تھا کہ اپنے سروں کو سجدے سے مت اٹھایا کرو یہاں تک آدمی برابر سیدھے بیٹھ جائیں۔ ﴿ (مجمع البحار ج ۲ ص ۳۵۶)

۶..... ”ارفع یدک فرفع یدہ ماذا یرجم (بخاری ج ۲ ص ۱۰۱۱، باب احکام اهل الذمہ)“ ﴿ یعنی عبداللہ بن سلام نے یہودی سے فرمایا کہ اپنا ہاتھ تو اٹھا اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اس کے نیچے آیت رجم نکلی۔ ﴿

۷..... ”رفع یدیہ ۰ رفع راسہ“ کثرت سے احادیث میں آیا ہے۔
۸..... عامر بن فہیرہ کا پیر معونہ کے دن شہید ہونے کے بعد بحسد عنصری آسمان

کی طرف اٹھا جانا درج ہے۔ ”قال لقد رائتہ بعد ما قتل فرفع الی السماء حتیٰ انی لا نظر الی السماء بینہ وبين الارض ثم وضع (بخاری شریف ج ۲ ص ۵۸۷، باب غزوة الرجیع ورعل وذکوان)“ ﴿ یعنی میں نے قتل ہو جانے کے بعد ان کو دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ یہاں تک کہ میں نے ان کو زمین و آسمان میں معلق دیکھا پھر رکھے گئے۔ ﴿

۹..... حضور ﷺ نے ایک دفعہ صاحبزادی امامہ بنت زینبؓ کو کندھے پر اٹھا کر نماز پڑھی۔ ”فاذا رکع وضعها و اذا رفع رفعها“ ﴿ یعنی جب رکوع کو جاتے اتار دیتے تھے اور جب سجدہ سے فارغ ہو کر اٹھتے تھے تو امامہؓ کو کندھے پر اٹھا لیتے تھے۔ ﴿

۱۰..... ”قد رفع اکلته الی فیہ فلا یطعمها (بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۵)“ ﴿ یعنی اچانک قیامت قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص لقمہ منہ کی طرف اٹھائے گا وہ اس کو کھانہ نہیں سکے گا۔ ﴿

۱۱..... اس آیت کے متعلق حضرت ابن عباسؓ و حاطبؓ ابن بلتعہ رئیس المفسرین کی تفسیر سنئے۔ ”عن ابن عباسؓ قال لم اراد الله ان یرفع عیسیٰ علیہ السلام الی السماء خرج الی اصحابہ و فی البیت اثناء عشر رجلا من

الحواریین یعنی فخرج علیہم من عین فی البیت ورأسه یقطر ماء فقال ان منکم من یکفر بی اثنتی عشرة مرة بعد ان امن بی قال ثم قال ایکم یلقى علیه شبھی فیقتل مکانی ویكون معی فی درجتی فقام الشاب فقال انا فقال هوانت ذاک فالقی علیه شبه عیسیٰ ورفع عیسیٰ من روزنة فی البیت الی السماء هذا اسناد صحیح الی ابن عباسؓ (رواه النسائی فی السنن الكبرى ج ۶ ص ۴۸۹، باب کتاب التفسیر)“

”عن ابی کریب عن ابی معاویة بنحوه وكذا ذکر غیره واحد من السلف (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۹۸، زیر آیت وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم)“ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھالینے کا ارادہ فرمایا تو عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کی طرف نکلے اور گھر میں بارہ حواری تھے۔ گھر میں جو چشمہ تھا اس سے غسل فرما کر نکلے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا تم میں بعض ایسے بھی ہیں کہ مجھ پر ایمان لانے کے بعد بارہ دفعہ کفر کریں گے۔ پھر فرمایا تم میں کون ہے کہ جس پر میری شبیہ ڈالی جائے اور میری جگہ قتل کیا جائے۔ وہ جنت میں میرا رفیق بنے..... ایک جوان کھڑا ہوا اس نے کہا وہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے۔ چنانچہ اس پر شبیہ عیسیٰ علیہ السلام کی ڈالی گئی اور عیسیٰ علیہ السلام گھر کے وزن سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ یہ اسناد ابن عباسؓ تک بالکل صحیح ہے اور نسائی نے بھی بواسطہ ابی کریب ابو معاویہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اسی طرح بہت سے سلف نے ذکر کیا ہے۔

ذیل کی ان سب تفاسیر میں رفع جسم الی السماء ہے۔

(ابن جریر ج ۶ ص ۱۳، ۱۲، ۱۳، کشف ج ۱ ص ۵۸۷، کبیر ج ۱ ص ۱۰۰، ۱۰۱، ابی السعود ج ۲ ص ۲۵۱، ۲۵۲)

نوٹ! اس آیت سے جیسا کہ نصاباً کسی قرینہ کے بھی صاف طور سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو نہ یہود نے قتل کیا اور نہ صلیب پر لٹکایا اور نہ کوئی اور گزند پہنچا سکے۔ بلکہ محفوظ و صحیح و سالم یہود سے بچا کر اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمانوں میں اٹھالیا ہے۔ اسی طرح ان پندرہ دلائل قویہ سے بھی ثابت ہوا ہے کہ ”رفعه الله الیه“ میں صرف رفع عزت یا طبعی موت یا رفع روح ہرگز ہرگز مراد نہیں ہو سکتا یہ محض مرزا قادیانی کی خود غرضی کا کرشمہ ہے اور بس!“ ”اخـرج البیهقی عن حاطب بن ابی بلتعہ ان الله تعالى رفع عیسیٰ فی السماء (خصائص الكبرى ج ۲ ص ۱۳۹، ما وقع عند کتابیہ الی المقوقس)“ ﴿یعنی حاطب بن

ابی بلتعہ سے روایت ہے کہ اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا ہے۔ ﴿
ایک شبہ کا ازالہ

مرزائی مجبور ہو کر کہا کرتے ہیں کہ ”رفعه اللہ الیہ“ اور رافعك السیٰ میں آسمان کا لفظ کہاں ہے۔ بلکہ ان میں تو یہ ہے کہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔ کیا خدا تعالیٰ آسمانوں میں محدود ہے۔

جواب!

..... مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ”رافعك السیٰ کے یہی معنی ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے تو ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی..... جہاں جہاں رافعك یابل رفعه اللہ الیہ ہے اس سے مراد ان کی روح کا اٹھایا جانا ہے۔“

(ازالہ اوہام ص ۲۶۴، خزائن ج ۳ ص ۲۳۳)

اور لکھتے ہیں کہ: ”ہم بھی کہتے ہیں کہ مسیح بھی مع جسم آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ مگر اس جسم کے ساتھ جو اس عنصری جسم سے الگ ہے..... اس قسم کے جسم کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان پر جانا ہمیں دل و جان منظور ہے۔“

(ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص ۲۱۴، ۲۱۵، خزائن ج ۲ ص ۳۹۰)

جس جگہ سے مرزا قادیان نے آسمان کو سمجھا ہے وہیں سے اہل اسلام بھی لیتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی وحی ہے کہ: ”انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلیٰ كأن اللہ نزل من السماء“ ﴿یعنی ایک لڑکے کی ہم تجھے بشارت دیتے ہیں۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ پس اگر خدا آسمان پر نہیں تو یہ الفاظ لغو اور مہمل ہیں۔﴾

(حقیقت الوحی ص ۹۵، خزائن ج ۲ ص ۲۲، ۹۸، ۹۹)

.....۲ قرآن کریم میں ہے کہ: ”آامنتم من فی السماء ان یخسف بكم الارض (الملك: ۱۶)“ ﴿یعنی کیا تم اس ذات سے بے خوف ہو گئے جو آسمان میں ہے کہ تم کو زمین میں حسف کر دے۔﴾

”ثم استوی علی العرش (اعراف: ۵۴)“ ﴿یعنی پھر اللہ تعالیٰ عرش پر

مستولی ہوا۔﴾

حدیث شریف میں ہے کہ: ”فقال لها این اللہ قالت فی السماء قال من انا

قالت انت رسول الله فقال اعتقها فانها مؤمنة (صحيح مسلم ج ۱ ص ۲۰۴، باب تحريم الكلام فى الصلوة ونسخ ماكان من اباحتها) ﴿يعنى ایک لونڈی کو حضور ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ حضور ﷺ نے لونڈی سے پوچھا اللہ کہاں ہے۔ لونڈی نے جواب دیا اللہ آسمان کے اوپر ہے۔ پھر حضور ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں لونڈی نے جواب دیا آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور ﷺ نے لونڈی کے مالک سے کہا آزاد کر دے یہ لونڈی مؤمنہ ہے۔﴾

”عن عبد الله بن مسعود انه قال والله فوق العرش لا يخفى عليه شئى من اعمالكم (رواه البيهقى باسناد صحيح فى كتاب الاسماء والصفات ص ۴۰۱، باب ماجاء فى العرش والكرسى، وكذا رواه ابن المنذر وعبد الله بن احمد بن جنبل وابوالقاسم الطبرانى ج ۹ ص ۲۰۲ حديث نمبر ۸۹۸۷)“ ”وغیر ہما كما قال الذهبى فى كتاب العرش منقول (از فتاوی مولانا عبدالحی ج ۱ ص ۳۰)“ ﴿يعنى عبد الله بن مسعود سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ فوق العرش پر ہے۔ تمہارا کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں۔﴾

تمہید میں ہے کہ: ”قال ابو مطيع البلخي سألت ابا حنيفة فيمن قال لا ادرى اين الله فقال ابو حنيفة انه يكفر لانه خالف النص (ابو شكور سلمى ص ۴۲)“ ﴿يعنى ابو مطيع بلخي نے ابوحنيفہ سے پوچھا ایسے شخص کے بارے میں کہ جس نے کہا کہ میں نہیں جانتا اللہ کہاں ہے ابوحنيفہ نے جواب دیا وہ کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ اس نے نص کی مخالفت کی۔﴾ (فتاوی مولانا عبدالرحمن ج ۱ ص ۳۲، ۳۳) میں امام مالک و امام شافعی و امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ اللہ عرش کے اوپر ہے اور اس کا علم اور اس کی قدرت ہر جگہ ہے۔ (عقائد الہیہ میں ہے کہ: ”رب العرش فوق العرش لاکن بلا وصف التمكن واتصال“ یعنی رب العرش فوق العرش ہے۔ لیکن بغیر وصف تمکن اور اتصال کے۔

اور امام غزالیؒ (کیمیاء سعادت ترجمہ اکسیر ہدایت ص ۶۰ بیان اعتقاد اہلسنت) میں لکھتے ہیں کہ: ”وہرچہ در عالم است ہمہ زیر عرش است و عرش زیر قدرت او مسخر است و وہ فوق عرش است نہ چنانکہ جسمے فوق جسمے باشد کہ وہ جسم نیست و عرش حامل و بردارندہ و نیست بلکہ عرش و حملہ عرش ہمہ برداشتہ و محمول لطف و قدرت و اندو امر و زہم ہاں صفت است کہ

درازل بود پیش ازانکہ عرش را آفرید (از فتاویٰ مولانا عبدالحی ج ۱ ص ۳۱)“
 اور ابن ہمام مسارہ میں لکھتے ہیں کہ: ”نؤمن انه تعالى مستو على العرش مع
 الحكم بان استواء ليس كاستواء الاجساد من التمكن والتماسة والمحاذاة بل
 بمعنی یلیق به وهو علم به (از فتاویٰ مولانا عبدالحی ج ۱ ص ۲۳، ۲۴)“ ﴿یعنی ہم
 ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ لیکن اس کا عرش پر ہونا اس طرح نہیں ہے۔ جیسے اجسام
 کا تمکن اور ان کی مماسۃ اور محاذات ہوتی ہے۔ بلکہ اس طرح پر جو اس کی شان کو لائق ہے اور وہ
 خوب جانتا ہے۔﴾

نوٹ! غرض قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ ﷺ دائرہ مجتہدین و علماء محققین کی
 عبارات سے معلوم ہوا کہ متقدمین اور سلف صالحین سب کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فوق العرش
 ہے۔ لیکن بلا کیف یعنی جسم اور تمکن اور حدود اور اطراف اور احتیاج اور جہات اور اتصال
 و محاذات و مماسۃ وغیرہ سے مبرا اور منزہ ہے اور کیفیت مجہول ہے۔ ہم اس کی کنہ ادراک نہیں کر
 سکتے۔ جب کیفیت مجہول کہی گئی اور خیال ”لیس کمثلہ شئی (شوری: ۱۱)“ کا بھی رہا
 اور تنزیہ تمام کی گئی محدودیت اور تجسم کسی طرح سے لازم نہیں آتا اور جمہور متکلمین متاخرین نے
 ان سب کی تاویل کی ہے اور منشاء تاویل کا صرف اس قدر ہے کہ جب مجسمہ نے اس قسم کی
 آیات اور احادیث سے خیال تجسم کا کیا تو علماء نے ان کے الزام و اسکات کے واسطے محاورات
 عرب کے مطابق ایک دوسرے معنی ظاہر کئے نہ اس غرض سے کہ یہی معنی ماوّل مراد ہیں۔ بلکہ
 اس غرض سے کہ شبہ تجسم دفع ہو جائے۔ پس اگر متاخرین کا مذہب پسند ہے تو جیسے انہوں نے
 دیگر آیات و احادیث کی تاویلیں کیں۔ اسی طرح اس آیت ”رفعه اللہ الیہ ورافعک
 الی“ کی تاویل ہے۔

..... اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہجرت گاہ کو اپنی جگہ فرمایا ہے۔ کیونکہ خاص
 اللہ کی عبادت اور اس کے احکام بجالانے کے لئے وہاں ہجرت کی جاتی ہے۔ جیسے خانہ کعبہ کو بیت
 اللہ کہا جاتا ہے۔ اور مسجدوں کو اللہ کے گھر کہا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کے
 وقت فرمایا تھا کہ: ”انی مهاجر الی ربی (عنکبوت: ۲۶)“ ”انی ذاہب الی ربی
 (الصفات: ۹۹)“ ﴿یعنی میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں۔﴾ ٹھیک اسی طرح جب عیسیٰ
 علیہ السلام کو بطور ہجرت آسمان کی طرف رفع کیا گیا تو ”رفعه اللہ الیہ“ فرمایا گیا۔

۲..... چونکہ آسمانوں میں خاص اللہ ہی کی سلطنت ہے اور اسی کا فرمان جاری ہے۔ لہذا آسمانوں کو اپنی جگہ فرمایا ہے۔

۳..... یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں مضاف مخدوف ہے۔ یعنی ”رفعه اللہ الیٰ سماءہ“ اللہ نے ان کو اپنے آسمان کی طرف اٹھالیا۔ مضاف کو مخدوف کر کے فقہاً لشانہ اپنی طرف نسبت کر دی۔

۴..... جیسے کعبہ کو بیت اللہ کہا جاتا ہے کہ قبلہ مصلین ہے۔ آسمان اسی طرح دعائے مانگنے والوں کا قبلہ ہے۔ کیونکہ جب داعی دعا مانگتا ہے تو آسمان کی طرف منہ اٹھاتا ہے۔ لہذا داعین کے لئے وہ بیت اللہ ہے۔ پس جب عیسیٰ علیہ السلام نے یہود کی تکالیف سے بچنے کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرما کر اپنی طرف اٹھالیا۔ یعنی آسمان پر جو داعین کے لئے بیت اللہ ہے۔ بہر حال یہ آیت نص ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو یہود نے نہ قتل کیا اور نہ صلیب پر لٹکایا۔ اللہ نے ان کو اپنی طرف یعنی آسمان پر اٹھالیا ہے اور رفعه اللہ الیہ میں الیٰ بمعنی جانب ہے۔ چنانچہ امام فخر الدین رازیؒ اپنی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ: ”رفع عیسیٰ علیہ السلام الیٰ السماء ثابت بہذاہ الآیۃ اکر مہ بان رفعه الیٰ السماء (تفسیر کبیر ج ۸ ص ۷۱)“ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا اس آیت سے ثابت ہے۔ اللہ نے ان کا ایسا اکرام کیا کہ ان کو آسمان کی طرف اٹھالیا۔ ﴿

دوسری آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۲..... ”وان من اهل الكتاب الا لئيو ممن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا (نساء: ۱۵۹)“ ﴿ اور کوئی اہل کتاب نہیں۔ مگر البتہ ضرور ایمان لائیں گے۔ عیسیٰ پر عیسیٰ کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔ ﴿ توضیح!

کیونکہ اس رکوع میں سات آٹھ ضمیریں پے در پے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں اور بہ اور موتہ کی ضمائر بھی عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں۔ لہذا بہ کی ضمیر خدا کی طرف یا آنحضرت ﷺ کی طرف یا اور کسی طرف راجع کرنا صحیح نہیں۔ کیونکہ اس رکوع میں خدا تعالیٰ کی طرف جتنی بھی ضمیریں راجع کی گئی ہیں وہ سب ضمائر متکلم ہیں۔ ”فعفونا، رفعنا، قلنا، قلنا دودفعہ اخذنا، حرمننا، اعتدنا، سنوتیہم“ لہذا بہ کی ضمیر خدا کی طرف راجع نہیں

ہوسکتی اور آنحضرت ﷺ کے لئے تمام ضمیریں خطاب کی لائی گئی ہیں۔ ”یسالک ان تنزل، الیک، من قبلك“ لہذا یہ ضمیر حضور ﷺ کی طرف راجع کرنا صحیح نہیں۔ علاوہ ازیں ان دونوں صورتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ سے کوئی ربط نہیں رہے گا۔ سباق و سیاق کے بالکل منافر اور قتل کی طرف راجع کرنا بھی صحیح نہیں۔ جیسا کہ بعض مرزائی مرزا قادیانی کے خلاف کہتے ہیں۔ کیونکہ قتل حیات سے ہے اور ایمان بمعنی اذعان کا تعلق حیات سے نہیں ہوا کرتا اور عرف اور محاورہ قرآن کریم کے بالکل خلاف ہے اور قتل کے لئے ایمان کا استعمال بھی عجیب ہے۔ بلکہ ایسی جگہ لفظ یقین استعمال کیا جاتا ہے۔ فلان مؤمن بقتل فلان نہیں کہا جاتا۔ بلکہ فلان موقن یقتل فلان کہا جاتا ہے۔ البتہ ایمان کا اطلاق غائب عزیز الوجود پر ہوا کرتا ہے۔ مثلاً ان المسلمین مؤمنون بعد موتہ علیہ السلام یا ان المسلمین مؤمنون بحیاتہ علیہ السلام اور اگر یہی معنی کئے گئے کہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام کے قتل پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو کیا یہود نصاریٰ کے ہم عقیدہ ہو گئے۔ کیونکہ نصاریٰ بزعم کفارہ قتل کو پسند کر کے ایمان رکھتے ہیں۔ اگر قبل موتہ کی ضمیر اہل کتاب کی طرف پھرائی جائے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے (ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص ۲۳۴، خزائن ج ۲۱ ص ۴۰۹) میں ضمیر کتابی کی طرف پھرائی ہے کہ ہر ایک شخص جو اہل کتاب میں سے ہے وہ اپنی موت سے پہلے آنحضرت ﷺ پر یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے۔

۱..... ایمان سے ایمان غیر شرعی بلا وجہ و قرینہ مراد لینا ہوگا۔ کیونکہ اگر زہوق روح کے وقت ایمان لاتے ہیں تو یہ شرعاً معتبر نہیں اور قرآن عزیز کے استعمال کے خلاف ہوگا۔ چنانچہ سورہ بقرہ میں ہی ۶۰ جگہ ایمان کا لفظ آیا ہے اور سب جگہ ایمان شرعی مراد ہے۔

اور مرزا قادیانی نے (ازالہ اوہام ص ۴۶۷، خزائن ج ۳ ص ۳۵۰) میں لکھا ہے کہ ”جو شخص الحاد کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے لئے سیدھی راہ یہی ہے کہ قرآن کریم کے معنی اس کے مروجہ اور مصطلح الفاظ کے لحاظ سے کرے ورنہ تفسیر بالرائے ہوگی۔“

اور (حقیقت الوحی ص ۱۴۲، خزائن ج ۲۲ ص ۱۴۶) میں ہے کہ: ”ہم اس بات کے مجاز نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی ایسے معنی ایجاد کریں کہ جو قرآن کریم کے بیان کردہ معنوں سے مغائر اور مخالف ہوں۔“

۲..... ایسے موقعہ پر بجائے لفظ قبل موتہ کے عند موتہ یا حین موتہ چاہئے تھا۔ اس

موقعہ قبل موتہ بالکل خلاف بلاغت ہوگا۔

۳..... اور اگر یہ معنی ہیں کہ اپنی زندگی میں کسی دن مرنے سے پہلے ایمان لے آتے ہیں تو یہ بالبداہتہ غلط ہے۔ کیونکہ واقعہ کے خلاف ہے اور نیز یہ قید بھی لغو ہوگی۔ اس کے لانے سے کچھ فائدہ نہیں۔ محض لا طائل ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص کہے میں نے اپنے مرنے سے پہلے نماز پڑھی یا روزہ رکھا۔

۴..... اس صورت میں مضارع مؤکد بنون تاکید خالص استقبال کے لئے نہیں رہتا۔ جس پر تمام نحو یوں کا اجماع ہے۔ (شرح جامی کا حاشیہ تکملہ عبدالحکیم ص ۱۶۱، مطبوعہ نولکشور) میں ہے۔ ”ان النون تخلص المضارع للاستقبال“

۵..... اگر قبل موتہ کی ضمیر کتابی کی طرف راجع کریں تو یوں کی ضمیر کس طرف راجع ہوگی۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ یہ ضمیر تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہے۔ اور آٹھ ضمیریں اس کے قبل بھی عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں۔ تو پھر یہ انتشار ضمائر لازم آتا ہے۔

۶..... خود مرزا قادیانی نے (ازالہ اوہام ص ۳۸۵، جزائن ج ۳ ص ۲۹۸) میں قبل موتہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع کی ہے اور معنی میں تحریف کی ای قبل ایمانہ بموتہ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ یعنی کوئی اہل کتاب نہیں مگر البتہ ضرور ایمان رکھتے ہیں کہ مسیح یقینی طور پر صلیب کی موت سے نہیں مرا صرف شکوک و شبہات ہیں۔ ان کی طبعی موت پر ایمان لانے سے پہلے مرزا قادیانی نے اس میں مضارع مؤکد کو جو استقبال کے لئے ہے حال بنایا اور قبل موتہ میں ایمان مقدر نکالا اور ایک مہمل مطلب نکالا اور پھر بھی غلط اور خلاف واقع ہے۔ کیونکہ وہ یہود جو حضور ﷺ کے زمانہ میں تھے اور اس وقت تک ہیں۔ قتل کو یقینی جانتے ہیں یہ استغراق اور کلیہ غلط ہو گیا۔ طرفہ یہ کہ پھر بھی یہ مطلب نکل سکتا ہے کہ ان کا یہ اتباع ظن عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے پہلے ہے۔ لیکن قرب موت کے زمانہ میں جب عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ مشاہدہ کر لیں گے۔ تو ان کو ظاہر ہو جائے گا کہ ہمارا ظن غلط تھا۔ بعض مرزائیوں نے اپنے نبی کی غلطی کی اصلاح کی ہے اور بہ کی ضمیر قتل کی طرف راجع کرتے ہیں اور محاورہ قرآن کے خلاف ایمان سے ایمان لغوی یعنی غیر شرعی مراد لیتے ہیں اور مضارع مؤکد بنون ثقیلہ کو بمعنی حال کے جو باجماع نحاۃ خالص استقبال کے لئے ہے اور تمام ضمیروں میں انتشار ڈالتے ہیں۔ یعنی بہ کی ضمیر قتل کی طرف اور موتہ کی ضمیر کتابی کی طرف اور یوں کی ضمیر عیسیٰ کی طرف۔ یعنی کوئی اہل کتاب نہیں۔ مگر ضرور ایمان رکھتا ہے۔ عیسیٰ

علیہ السلام کے قتل پر اپنی موت سے پہلے اور عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں قبل موت کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع فرمائی گئی ہے جو مرفوع بھی ہے۔ ”عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یوشک ان ینزل فیکم ابن مریم عدلا یقتل الدجال ویقتل الخنزیر ویکسر الصلیب ویضع الجزیة ویفیض المال حتی یکون السجدة الواحدة للہ رب العالمین واقروا ان شئتم وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن بہ قبل موته..... الخ! ثم یعیدها ابو ہریرۃؓ ثلاث مرات (مسلم ج ۱ ص ۸۷، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام حاکما بشریعة نبیاً ﷺ، تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۰۴، زیر آیت ان من اهل الكتاب، در منشور ج ۲ ص ۲۴۲)“ ﴿ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں ابن مریم خلیفہ اور امیر عادل ہو کر نازل ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے اور خنزیر کے قتل کا اور صلیب کے توڑنے کا حکم دیں گے اور جزیہ کو موقوف کر دیں گے اور مال کو بہادیں گے۔ یہاں تک کہ سجدہ ایک اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہو جائے گا۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو ”وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن بہ قبل موته“ یعنی ہر اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائے گا۔ پھر ابو ہریرہؓ اس کو تین دفعہ دہراتے تھے۔ یہ حدیث صاف بتلا رہی ہے کہ خود حضور ﷺ نے حدیث نزول عیسیٰ علیہ السلام فرمانے کے بعد اشتہاداً یہ آیت تلاوت فرمائی ہے۔ پھر اس کو ابو ہریرہؓ بھی دہراتے تھے اور بخاری و مسلم وغیرہ کی روایتوں میں ہی لفظ جن میں ابو ہریرہؓ پر موقوف ہے۔ وہ بھی مرفوع ہی کے حکم میں ہے۔ بلکہ مرفوع ہی ہے۔ ﴿

کیونکہ امام طحاوی نے ابن سیرین سے لکھا ہے۔ ”عن محمد بن سیرین انه کان اذا حدث عن ابی ہریرۃؓ فقیل له عن النبی ﷺ فقال کل حدیث ابی ہریرۃؓ عن النبی ﷺ (شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۹، باب سورہ الہرۃ)“ ﴿محمد بن سیرین سے ہے کہ جب یہ ابو ہریرہؓ سے حدیث بیان کرتے تو ان سے کسی نے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ سے ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ ابن سیرین نے کہا کہ ابو ہریرہؓ کی ہر حدیث نبی ﷺ سے ہے۔ ﴿

۲..... ”عن ابی ہریرۃؓ مرفوعاً لیس بینی وبين عیسیٰ علیہ السلام وانه نازل فاذا رأیتموه فاعرفوه رجل مربع الی الحمرة والبیاض ینزل بین الممصرتین كأن راسه یقطروان لم یصبہ بلل

فیقاتل الناس على الاسلام فيدق الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويهلك الله في زمانه الملل كلها الا الاسلام ويهلك الله في زمانه المسيح الدجال فيمكث في الارض اربعين سنة ثم يتوفى فيصلى عليه المسلمون (اخرج ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵، باب خروج الدجال) ﴿البوہریرہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہو اور تحقیق وہ نازل ہوں گے۔ جب ان کو دیکھو پہچان لو وہ ایک آدمی متوسط سرخ سفید ہوں گے۔ دو چادروں میں نازل ہوں گے گویا کہ سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اگر چہ تری نے مس نہیں کیا۔ اسلام پر جہاد کریں گے۔ صلیب کو توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا حکم دیں گے اور جزیہ کو موقوف کریں گے۔ ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا تمام دینوں کو ہلاک کر دے گا اور ان کے زمانہ میں مسیح دجال کو ہلاک کرے گا۔ چالیس برس زمین میں رہیں گے پھر وفات ہو گی۔ مسلمان نماز جنازہ پڑھیں گے۔﴾

اور حضرت ابن عباسؓ کی صحیح روایت میں ہے کہ: ”قبل موتہ ای قبل موت عیسیٰ علیہ السلام (تفسیر ابن جریر ج ۶ ص ۱۸، ابن کثیر ج ۲ ص ۴۰۱)“ ﴿یعنی قبل موتہ کی ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہے۔﴾

اور علامہ حافظ ابن جریر لکھتے ہیں کہ: ”وانما قوله ليؤمنن به في سياق ذكر عيسى اوامه واليهود فغير جائز صرف الكلام عما هو في سياقه الى غيره الا بحجة يجب التسليم لها من دلالة ظاهر التنزيل او خبر عن الرسول تقوم به الحجة فاما الدعوى فلاتعذر على احد فتاويل الاية اذا كان الامر على ما وصفت وما من اهل الكتاب الا ليؤمنن بعيسى قبل موت عيسى (تفسیر ابن جریر ج ۶ ص ۲۳)“ ﴿بے شک قول باری تعالیٰ لیؤمنن بہ قبل موتہ سیاق ذکر عیسیٰ یا ان کی ماں اور یہود میں ہے۔ پس سوق کلام سے غیر کی طرف کلام کو پھیرنا غیر جائز ہے۔ لیکن حجت کے ساتھ جس کا تسلیم کرنا واجب ہو ظاہر تنزیل کی دلالت سے یا حدیث رسول اللہ ﷺ سے جو اس پر حجت قائم ہو۔ لیکن محض دعاوی کرنا تو کسی پر مشکل نہیں ہیں۔ پس جب امر ایسا ہے جیسا تو نے وصف کیا تو آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ نہیں کوئی اہل کتاب مگر البتہ ضرور ایمان لائیں گے عیسیٰ علیہ السلام پر عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے سے پہلے۔﴾

اور علامہ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ: ”ہو الصحیح لانہ المقصود من سیاق الایۃ هذا القول هو الحق (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۰۲)“ ﴿یعنی یہی صحیح ہے۔ آیت کے سیاق سے یہی مقصود ہے اور یہی قول حق ہے۔﴾

اور حافظ حدیث علامہ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ: ”هذا مصیر من ابی ہریرۃؓ الی ان الضمیر..... فی قوله قبل موته یعود علی عیسیٰ علیہ السلام ای الیؤمنن بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ وبهذا جزم ابن عباسؓ فیما رواہ ابن جریر من طریق سعید بن جبیر عنہ باسناد صحیح ومن طریق ابی رجاء عن الحسن قال قبل موت عیسیٰ علیہ السلام واللہ انہ الان لحدی ولا کن اذا نزل امنوا بہ اجمعون ونقلہ عن اکثر اهل العلم (شرح صحیح بخاری ج ۶ ص ۳۵۷، باب واذکر فی الکتاب مریم)“ ﴿یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے ظاہر کرتی ہے کہ بہ اور موتہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔ یعنی لیکن ہر اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائے گا اور اسی پر ان عباسؓ نے جزم کیا ہے۔ اس روایت میں جو سعید بن جبیر کے طریق سے اسناد صحیح کے ساتھ ان سے مروی ہے اور ابی رجاء کے طریق سے حسن بصری سے روایت ہے کہ قبل موت عیسیٰ علیہ السلام کے۔ اللہ کی قسم عیسیٰ علیہ السلام اس وقت تک زندہ ہیں۔ لیکن جب نازل ہوں گے تو سب کے سب ایمان لائیں گے اور اس کو اکثر اہل علم سے نقل کیا ہے۔﴾

(یعنی شرح صحیح بخاری ج ۷ ص ۴۵۲، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱۰ ص ۲۳۱، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۱۰۲، تفسیر ابی السعود ج ۲ ص ۲۵۲، ۲۵۳، تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۲۳۱) وغیرہ میں بھی اسی طرح ہے اور شہید کے صلہ میں علیؑ اس وجہ سے ہے کہ شہید معنی رقیب کو متضمن ہے۔ پس اس کے صلہ میں بھی علیؑ آجاتا ہے۔ جیسے کہ اس آیت میں ہے۔ ”وکذلك جعلناکم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس ویكون الرسول علیکم شهیداً (بقرہ: ۱۴۳)“ حالانکہ اس سے قبل جو مذکور ہوئے وہ خیار امت ہیں۔ جن پر حضور ﷺ شہید ہوں گے اور ”كنت علیہم شہیداً ما دمت فیہم (مائدہ: ۱۱۷)“

قبل موتہم کی قرأت شاذ ہے

قرأت شاذہ بالاتفاق قرآن کریم نہیں بلکہ قرأت متواترہ قرآن ہے اور اس کی تینوں روایتیں غیر صحیح اور منکر اور ضعیف ہیں۔

.....۱ ایک روایت میں علی بن طلحہ ابن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں۔ (میزان الاعتدال ج ۵ ص ۱۶۳، مطبوعہ بیروت) میں ہے کہ: ”قال احمد بن حنبل له (ای لعلی بن طلحہ) اشیاء منکرات وقال وحیم لم یسمع علی بن طلحہ عن ابن عباسؓ“
یعنی امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ علی بن طلحہ کی بہت سی روایتیں منکر ہیں اور وحیم فرماتے ہیں کہ علی بن طلحہ نے ابن عباس سے کچھ سنا ہی نہیں اور (تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۷۰۱) میں ہے کہ: ”روی علی بن طلحہ عن ابن عباس ولم یسمع عنہ بینہما مجاہد“
اور (ج ۵ ص ۷۰۲) میں ہے کہ: ”قال یعقوب بن سفیان ضعیف الحدیث منکر لیس بمحمود المذہب“ یعنی علی بن طلحہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حالانکہ ان سے سماع حاصل نہیں ان دونوں کے درمیان مجاہد کا واسطہ ہے اور یعقوب بن سفیان نے کہا کہ علی بن طلحہ ضعیف الحدیث منکر ہے۔ اس کا مذہب اچھا نہیں۔

اور (تقریب التہذیب ج ۱ ص ۴۱۵) میں ہے کہ: ”علی بن طلحہ ارسل عن ابن عباسؓ ولم یرہ“ یعنی علی بن طلحہ ابن عباسؓ سے روایت کرنا ہے۔ حالانکہ علی بن طلحہ نے ان کو دیکھا تک نہیں۔

.....۲ اور دوسری روایت ابو حذیفہ سے ہے یہ کنیت ہے۔ موسیٰ بن مسعود کی یا شیخ یحییٰ بن ہانی کی پہلا بالکل ضعیف اور دوسرا مجہول (میزان الاعتدال ج ۶ ص ۵۶۲) میں ہے کہ: ”تکلم فیہ احمد وضعفہ الترمذی وقال ابن خزیمہ لا احتج بہ“ یعنی امام احمد نے اس میں کلام کیا اور ترمذی نے اس کو ضعیف کہا اور ابن خزیمہ نے کہا کہ اس کی روایت سے حجت نہ پکڑی جائے اور (تقریب التہذیب ج ۲ ص ۷۱۰) میں ہے کہ: ”ابو حذیفہ غیر منسوب شیخ یحییٰ بن ہانی مجہول“

.....۳ اور تیسری روایت محمد بن حمید الرازی سے ہے۔ (میزان الاعتدال ج ۶ ص ۱۲۶، ۱۲۷) میں ہے کہ: ”قال ابن شیبہ کثیر المناکیر وقال البخاری فیہ نظر وکذبہ ابو زرعه..... وعن الکوسخ قال اشہد انہ کذا وقال صالح کنانہم ابن حمید فی کل شئی یحدثنا مارایت اجری علی اللہ منہ کان یاخذ اہادیث الناس فیقلب بعضہ“ یعنی ابن شیبہ نے فرمایا کہ محمد بن حمید کثیر منکر بیان کرنے والا ہے۔ بخاری نے کہا اس میں نظر ہے۔ ابو زرعه نے اس کو جھوٹا کہا کو سخ نے کہا میں شہادت

دیتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔ صالح نے کہا کہ ہم ابن حمید کو ہر حدیث میں جو بیان کرتا متہم سمجھا کرتے تھے۔ میں نے کسی کو اس سے بڑھ کر دلیر نہیں دیکھا۔ حدیث کو لیتا تھا اور اس کے بعض کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا۔

علاوہ ازیں قرآۃ شاذہ کو قرأت متواترہ اور احادیث متواترہ کے معنی پر عمل کرنا واجب ہے۔ نہ کہ قرآۃ متواترہ کو قرآۃ شاذہ پر لہذا اس قرآۃ شاذہ کی رو سے یہ معنی ہوں گے کہ سب اہل کتاب اپنی موت سے پہلے یعنی قوم یہود اپنے فنا ہونے سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے۔ گو اس وقت بہت قلیل ایمان لاتے ہیں یا سب اہل کتاب اپنی موت سے پہلے ایمان لائیں گے۔ اول زہوق روح کے وقت جو معتبر اور مفید نہیں، نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اپنی مذہبی موت سے پہلے سب کے سب ایمان لائیں گے۔ علامہ نووی باوجود احادیث متواترہ سے حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام مانتے ہوئے صرف اس قرآۃ شاذہ ضعیفہ کی وجہ سے اس آیت کے معنی میں مغالطہ کھایا ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ

قرآن کریم کی اس آیت سے اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے کہ قریب قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے زمانہ میں سوائے اسلام کے سب دین ہلاک کر دئے جائیں گے۔ نہ یہودیت رہے گی نہ نصرانیت۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کفر و شرک پھیلے گا یہاں تک کہ ایک قسم کی ٹھنڈی ہوا چلے گی اس سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے اور دنیا میں سب مشرکین اور کافر رہ جائیں گے کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ ان پر صور پھونکا جائے گا اور دنیا کا خاتمہ ہوگا۔

”لاتقوم الساعة الا على شرار الناس (ابن ماجہ ص ۲۹۲، باب شدة الزمان)“ ”عن انس قال قال رسول الله ﷺ لاتقوم الساعة حتى لا يقال فى الارض الله الله . لاتقوم الساعة على احد يقول الله الله (مسلم ج ۱ ص ۸۴، باب ذهاب الايمان اخر الزمان)“

لیکن آیت ”اغرينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيمة (مائده: ۱۴)“ یعنی ہم نے یہود میں باہمی بغض و عداوت قیامت تک ڈال دی۔ اور آیت ”والقينا بينهم لعداوة والبغضاء الى يوم القيامة (مائده: ۶۴)“ یعنی ہم نے نصاریٰ میں باہمی بغض و عداوت قیامت تک ڈال دی۔

اور آیت ”جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ (آل عمران: ۵۵)“ یعنی اے عیسیٰ علیہ السلام میں تیرے متبعین کو کافروں پر قیامت تک غالب رکھنے والا ہوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ قیامت تک رہیں گے۔

”قال رسول اللہ ﷺ لن یبرح هذا الدین قائماً یقاتل علیہ عصابة من المسلمین حتی تقوم الساعة (صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۳، ۱، باب قوله ﷺ لا تنزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق مشکوٰۃ ج ۳۳۰، کتاب الجہاد)“

”اخرج مسلم عن جابر قال سمعت النبی ﷺ یقول لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ قال فینزل عیسیٰ علیہ السلام بن مریم (مسلم ج ۱ ص ۸۷، باب نزول عیسیٰ بن مریم، مشکوٰۃ ص ۴۸۰، باب قرب الساعة)“

”وقال معاذ وهم بالشام (بخاری ج ۱ ص ۵۱۴)“

”وفی حاشیئہ ان فی المسلم حتی یاتیہم الساعة“ یعنی یہ دین اسلام قیامت رہے گا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک اسلام پر جہاد کرتی رہے گی۔ پھر عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بھی قیامت تک رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر قیامت آئے گی۔ الی یوم القیمة سے مراد زمانہ نزول عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام یوم القیامۃ کی ایک بڑی علامت ہیں اور ان کا نزول بالکل قیامت کے قریب ہی ہے۔ چنانچہ درمنشور میں بہت آثار لکھے ہیں۔ ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے نعمان بن بشیر سے یہ حدیث روایت کی اور اس کے بعد نعمان بن بشیر نے استشہاداً یہ آیت پڑھی ”جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمة“ اور (کنز العمال ج ۴ ص ۴۵، ۴۷، حدیث نمبر ۳۷۸۹۱، ۳۷۸۹۶) میں بھی ہے۔ اور ابن عساکر نے معاویہ سے اس حدیث کا اخراج کیا اور معاویہ نے اس کے بعد اس آیت کو پڑھا۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے کہ: ”ان المراد بقیام الساعة ساعتهم وان المراد بالذین یكونون ببیت المقدس الذین یهصرهم الدجال اذا خرج فینزل عیسیٰ علیہم قیقتل الدجال ویظہر الدین فی زمن عیسیٰ ثم بعد موت عیسیٰ تهب الريح المذكورہ“ قیامت سے مراد خاص ان کی قیامت مراد ہے اور وہ لوگ جو بیت المقدس میں ہوں گے ان سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو

دجال محاصرہ کرے گا جب وہ نکلے گا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام ان پر نازل ہوں گے اور دجال کو قتل فرمائیں گے اور ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ دین کو غالب کرے گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بعد ٹھنڈی ہوا چلے گی۔ جس سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے۔ غرض عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سب یہود و نصاریٰ فنا ہو جائیں گے اور ان پر قیامت آجائے گی اور عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بعد مسلمان بھی ہلاک ہو جائیں گے اور ان پر قیامت آجائے گی۔ پھر قیامت کبریٰ شرار الناس پر قائم ہوگی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ یوم القیامہ کے حقیقی معنی تو یہاں متصور ہی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یوم القیامہ کے حقیقی معنی یہ ہیں۔ قبروں سے اٹھنے کا دن اور فنا کے دن کو تو مجازاً قیامت کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس وقت تک جب کہ کوئی بھی دنیا میں موجود نہ ہوگا۔ یہود اور نصاریٰ میں بغض اور عناد اور کافرین پر غلبہ کیسے متصور ہو سکتا ہے؟۔ بہر حال یوم القیامہ کے مجازی معنی لئے جائیں گے۔

فقہائے حدیث ”من مات فقد قامت قیامتہ“ یعنی خاص ان کی قیامت مراد ہے۔ جو صغریٰ قیامت ہے۔ لہذا آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ ہم نے یہود اور نصاریٰ میں ان پر قیامت قائم ہونے تک بغض اور عناد ڈال دیا اور ان پر قیامت قائم ہونے کا زمانہ، زمانہ نزول عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ ایسے ہی مسلمانوں کو ان پر قیامت قائم ہونے تک کافروں پر غالب رکھے گا اور ان پر قیامت قائم ہونے کا زمانہ ٹھنڈی ہوا چلنے کا زمانہ ہے۔

یا الی یوم القیامۃ سے مراد زمانہ نزول عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام یوم القیامہ کی ایک بڑی علامت ہیں۔ اور ان کا نزول بالکل قیامت کبریٰ کے قریب ہی ہے اور قیامت کی علامات کبریٰ کا یوم القیامہ میں ہی شمار ہے۔ کیونکہ اس وقت صغریٰ قیامتیں شروع ہو جائیں گی۔ یعنی ایک ایک نوع کا فنا ہونا اور ان پر قیامت قائم ہونا۔

تیسری آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۳..... ”انہ لعلم للساعة فلا تمترن بها واتبعوا هذا صراط مستقیم (زخرف: ۶۱)“ انہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔ جن کا ذکر اوپر کی آیتوں میں مذکور ہے۔ چنانچہ ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں بلکہ یہ تفسیر حکماً مرفوع ہے۔ خود حضور ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔

”وانہ لعلم للساعة قال ابن عباس ای خروج عیسیٰ بن مریم علیہما السلام قبل یوم القیامۃ (واخرجه فتح البیان ج ۸ ص ۳۱۱، الحاکم ج ۲

ص ۴۴۸) ”وابن مردویہ عنہ مرفوعاً وعن ابی ہریرۃؓ نحوه اخرجہ عبد بن حمید“

”اخرج العریابی وسعید بن منصور ومسود عبد بن حمید وابن ابی حاتم وطبرانی من طرق عن ابن عباس فی قوله وانه لعلم للساعة قال خروج عیسیٰ قبل یوم القیامة (تفسیر درمنشور ج ۶ ص ۲۰)“

﴿ابن عباسؓ نے کہا کہ انہ لعلم للساعة یعنی عیسیٰ بن مریم کا قیامت سے پہلے ظہور فرمانا۔ حاکم اور ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور اسی طرح ابو ہریرہؓ سے عبد بن حمید نے روایت کی ہے۔﴾

”الصحيح انه عائد على عیسیٰ عليه السلام فان السياق فی ذكره ثم المراد بذلك نزوله قبل یوم القیامة كما قال تبارك وتعالى وان من اهل الكتاب الا لیؤمن به قبل موته ای قبل موت عیسیٰ عليه السلام ویوم القیامة یكون علیهم شهيدا ویؤید هذا المعنى القراءة الاخری وانه لعلم للساعة ای امارة دلیل علی وقوع الساعة قال مجاهد وانه لعلم للساعة ای اية للساعة خروج عیسیٰ عليه السلام قبل یوم القیامة وهكذاری عن ابی ہریرةؓ وابن عباسؓ وابی العالیہ وابی مالك وعكرمه والحسن وقتادة وضحاك وغيرهم وقد تواترت الاحادیث عن رسول الله ﷺ انه خبر بنزول عیسیٰ عليه السلام قبل یوم القیامة اماماً عادلاً وحكماً مقسطاً (تفسیر ابن كثير ج ۷ ص ۲۱۷)“

﴿صحیح یہ ہے کہ ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔ کیونکہ آیت کا سیاق انہی کے ذکر میں ہے۔ پھر اس سے ان کا قیامت سے پہلے نزول مراد ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ”وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موته“ یعنی سب اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے اور اس معنی کی دوسری قرآۃ بھی تائید کرتی ہے۔ انہ لعلم للساعة یعنی عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے وقوع پر دلیل اور علامت ہیں اور مجاہد نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا خروج قیامت کی علامت ہے اور اسی طرح ابو ہریرہؓ و ابن عباسؓ اور ابو العالیہ اور ابو مالک اور عکرمہ اور حسن اور قتادہ اور ضحاک وغیر ہم سے مروی ہے اور رسول اللہ ﷺ سے احادیث تو اترو کو پہنچ گئیں کہ حضور ﷺ نے خبر دی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نازل ہوں گے۔ امام عادل اور حاکم عادل ہو کر۔﴾

”(تفسیر معالم التنزیل ج ۴ ص ۵۰، تفسیر کشاف ج ۴ ص ۲۶۱، تفسیر مدارک ج ۴ ص ۹۳، تفسیر خازن ج ۶ ص ۱۱۶، تفسیر روح المعانی ج ۲۵ ص ۸۸، ۸۷، تفسیر کبیر ج ۲۷ ص ۲۲۲، تفسیر ابی السعود ج ۸ ص ۵۳، ۵۲، بیضاوی ج ۲ ص ۲۹۴، جلالین ص ۴۰۷، درمنشور ج ۶ ص ۲۰) “سب میں اسی طرح ہے۔

اور بعض نے جو ضمیر کو قرآن کریم یا محمد ﷺ کی طرف عائد کیا ہے بالکل غیر صحیح اور خلاف ظاہر ہے۔ کیونکہ ان کا پہلے کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔ بلا مرجع ضمیر کیسے عائد کی جاسکتی ہے۔ مرجع کا صریحاً، ضمناً، حکماً مقدم ذکر ضروری ہے۔ جیسا کہ: ”انا انزلناہ فی لیلۃ القدر (قدر: ۱)“ اس میں ضمیر منزل یعنی قرآن کی طرف راجع ہے۔ جو انزلنا میں منزل ضمناً مذکور ہے اور ”قل هو اللہ احد (اخلاص: ۱)“ میں حکماً واضح ہو کہ جب صحابہ کرامؓ نے بلکہ خود حضور ﷺ نے جیسا کہ ان تفسیروں کا حکماً مرفوع ہونا ثابت ہو گیا۔ یہ تفسیر فرمادی ہے تو اب کسی کو حق نہیں ہے کہ صحابہ کرامؓ بلکہ حضور ﷺ کے خلاف کوئی دوسری تفسیر کرے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کی نشانی اور علامت ہے۔ وہ قیامت سے پہلے ضرور تشریف لائیں گے۔ قیامت کے وقوع میں ہرگز شک مت کرو ضرور واقع ہو کر رہے گی اور فرما دیجئے کہ اتباع میری کرو یہی صراط مستقیم ہے۔ اسی پر قائم رہو کیونکہ میرا دین منسوخ نہ ہوگا۔ قیامت تک رہے گا۔ کیونکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اس امت میں نبی ہونے کی حیثیت سے نہ ہوگا۔

چوتھی آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۴..... ”اذ کففت بنی اسرائیل عنک (مائدہ: ۱۱۰)“ ﴿اے عیسیٰ علیہ السلام یاد کر اس واقعہ کو کہ جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روک دیا تھا۔﴾
نوٹ! اس آیت سے خوب ظاہر ہے کہ یہود عیسیٰ علیہ السلام کے قریب بھی نہیں پہنچ سکے۔ ایذا رسانی تو کجا۔ جبکہ مسیح علیہ السلام کے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا ہو کہ طمانچے مارے گئے کانٹوں کا تاج سر پر رکھا گیا۔ ہاتھوں پاؤں میں میخیں ٹھوک دی گئیں۔ یہود اپنی دانست میں مار کر چھوڑ گئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت میں اپنی نعمت و احسان کا ذکر فرمائے گا کہ بنی اسرائیل کو تجھ تک پہنچنے نہیں دیا۔ کیا یہی نعمت ہے کہ سب گت بنوادے۔ یہ کیسا کف ہے؟۔ کہ یہود کے ہاتھ پکڑوا کر صلیب پر لٹکا دینے کے بعد تیرے سب کرم کروادوں گا۔ پر

تیرا دم نکلنے نہ دوں گا اور تجھے جاں بلب بنا دوں گا۔ مرزا قادیانی کے مدعا کا سارا گورکھ دھندا اسی میں ہے اور اس آیت نے اس گورکھ دھندھے کو پاش پاش کر دیا۔ لفظ کف اور پھر بنی اسرائیل کو مفعول بنانا اور اس کے صلہ میں لفظ عنک لانا اسی لئے ہے اور معنی ہیں کہ میں نے بنی اسرائیل کو تجھ تک پہنچنے سے روک لیا اور دوسرے کے یہ معنی ہیں کہ میں نے تجھ کو بنی اسرائیل سے بچا لیا۔ اول صورت میں ایذا رسانی ممکن ہی نہیں ورنہ اس کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو تجھ سے بچا لیا اور ان کو تجھ سے روک لیا اور لفظ اعتصام میں بھی یہ بات نہیں ہے۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۱۶، باب قول اللہ تعالیٰ وهو الذی کفا ایدیہم عنکم) میں انس بن مالکؓ اور سلمۃ بن اکوعؓ سے مروی ہے کہ اہل مکہ سے ۸۰ آدمی مسلح جبل التنعیم سے اترے اور نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب پر غفلت میں حملہ کرنا چاہا۔ فاخذہم سلماً ان کو صلح سے بلا قتال پکڑ لیا۔ حضور ﷺ نے معاف فرما کر سب کو چھوڑ دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وہو الذی کفا ایدیہم عنکم وایدیکم عنہم ببطن مکة من بعد ان اظفر کم علیہم (فتح: ۲۴)“ یعنی اللہ وہ ذات ہے کہ جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روک لیا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک لیا۔ یطن مکہ میں بعد اس کے کہ میں نے تم کو ان پر فتح مند کیا۔ اس آیت میں گو کف ہے اور ہر ایک دوسرے سے بلا ایذا رسانی بچائے گئے۔ لیکن جو بات کففت بنی اسرائیل عنک میں ہے وہ اس میں بھی نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں بنی اسرائیل کا کف ہے۔ ذات عیسیٰ علیہ السلام سے جس کے یہ معنی ممکن نہیں کہ میں نے بنی اسرائیل کو عیسیٰ سے بچا لیا اور روک لیا۔ فافہم!

پانچویں آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

..... ۵ ”ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین (آل عمران: ۵۴)“

انہوں نے تجویز خفی کی اور اللہ نے بھی تجویز خفی کی اور اللہ کی تجویز سب پر غالب ہے۔ ﴿توضیح!﴾

..... انہوں نے تجویز کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر کے طرح طرح کے عذاب دے کر قتل کریں اور خدا نے تجویز کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچائے اللہ غالب تجویز والا ہے۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسماً بچائے۔ کیونکہ روح کو تو نہ کوئی پکڑ سکتا ہے اور نہ صلیب دے سکتا ہے۔ یہ سب تجویزیں جسم واسطے ہو

رہی تھیں۔ کیونکہ جھگڑا جسم کا ہے۔ یہودی جسم کو صلیب کے عذاب دے کر ذلیل کرنا چاہتے تھے اور خدا تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے جسم کو صلیب کے عذابوں سے بچانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی تجویز غالب رہی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھالیا اور جس جسم نے قتل ہونا اور صلیب دیا جانا تھا وہی اٹھالیا گیا۔ یہی اللہ کی تجویز تھی۔

۲..... جملہ مکروا اور جملہ مکر اللہ دنوں جملہ فعلیہ ہیں۔ جو حکم میں نکرے کے ہوتے ہیں اور اعادہ نکرہ سے ثانیہ نکرہ وغیرہ اولی ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ یہود کی تجویز اور اللہ کی تجویز مغائر تھی جو جمع نہیں ہو سکتی۔ اگر رفع روحانی مراد لیا جائے تو قتل کے ساتھ جمع ہوتا ہے اور نہ اس کا مغائر ہے تو معلوم ہوا کہ رفع جسمانی ہے۔ جو بالکل قتل کے منافی ہے۔

۳..... مکر کے معنی تجویز خفی کے ہیں۔ اگر صلیب پر لٹکائے گئے اور قریب ہلاکت کئے گئے تو یہ تجویز خفی کیسے ہوگی اور خداوند عالم خیر الما کرین کیسے ہوگا؟۔ مطلب یہ ہوا کہ ”مکروا ای بالقتل“ یعنی انہوں نے طرح طرح کے عذاب دے کر قتل کرنے کی تجویز کی۔ ومکر اللہ ای بالرفع الی السماء یعنی اللہ نے بھی تجویز کی کہ ان کو یہود سے بچا کر آسمان پر رفع کر لیا۔

”(تفسیر ابن جریر ج ۳ ص ۲۸۹، ابن کثیر ج ۲ ص ۳۹، کبیر ج ۸ ص ۷۰، ۶۹، ابی السعود ج ۲ ص ۴۲، وروح المعانی ج ۳ ص ۱۰۷، کشاف، ج ۱ ص ۳۶۶، ومدارک التنزیل ج ۱ ص ۱۲۴، وبیضاوی ج ۱ ص ۱۴۰، جلالین ص ۵۰)“
وغیرہ سب میں یہی مطلب مذکور ہے۔

چھٹی آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۶..... ”اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیّ یوم القیمة (آل عمران: ۵۵)“ ﴿جب کہ کہا اللہ نے اے عیسیٰ تحقیق میں تم کو پورا پورا اپنے قبضہ میں یعنی یہود سے بچا کر اپنی حفاظت میں رکھنے والا ہوں اور تم کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تم کو ان کافروں سے پاک کر دینے والا ہوں اور تیرے متبعین کو کافروں پر فوق کرنے والا ہوں۔ قیامت کے روز تک۔﴾

توضیح!

توفیٰ کا مادہ وفا ہے اور وفا کے معنی پورا دینا اور پورا کرنا ہے اور توفیٰ باب تفعّل سے جس کے معنی پورا بہ تمامہ لینے کے ہیں اور توفی المیت کا لفظ عربی میں ایسا ہے جیسا کہ اردو میں وصال اور انتقال کے معنی کنایۃً موت کے لئے جاتے ہیں۔ حالانکہ اصلی حقیقی معنی موت کے نہیں۔ چنانچہ (اساس البلاغت ج ۲ ص ۳۴۰) میں علامہ زخشری نے جن کی بابت مرزا قادیانی (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۰۸، خزائن ج ۲۱ ص ۳۸۰) میں لکھتے ہیں کہ: ”اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ زبان عرب کا ایک بے مثل امام جس کے مقابل پر کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں۔“ یعنی علامہ زخشری نے لکھا ہے کہ: ”واوفاه واستوفاه وتوفاه استکمله ومن المجاز توفی وتوفاه اللہ ادرکتہ الوفات“ یعنی پورا پورا لینے کے ہیں اور مجاز سے ہے۔ توفیٰ یعنی مر گیا۔ اس کو موت نے پالیا اور توفاه اللہ یعنی اللہ نے اس کو موت دی۔

”واوفاه فاستوفاه وتوفاه ای لم یدع منه شیئاً فہم مطاوعان لا وفاه ووفاه وافاہ ومن المجاز ادرکتہ الوفاة ای الموت والمنیة (تاج العروس شرح قاموس ج ۲۰ ص ۳۰۱)“ یعنی استوفاف اور توفاف کے معنی کسی چیز کو پورا پورا لینا کہ کوئی چیز اس سے چھوٹے اور رہنے نہ پائے اور موت کے معنی مجازی ہیں۔

”التوفی (الاماتۃ وقبض الروح وعلیہ استعمال العامة اولاستیفاء واخذ الحق وعلیہ استعمال البلغاء (کلیات ابی البقاء ص ۱۲۹)“ یعنی توفی کے معنی موت دینا اور قبض روح کے ہیں اور اس پر عام لوگوں کا استعمال ہے۔ یا پورا پورا لینے اور اخذ حق کے ہیں اور اس پر بلغاء کا استعمال ہے۔

”التوفیٰ وهو جنس تحتہ انواع بعضها بالموت وبعضها بالاصعاد الی السماء (تفسیر کبیر ج ۸ ص ۷۲)“ یعنی توفیٰ جنس ہے۔ اس کے نیچے کئی انواع ہیں۔ بعض کی توفیٰ موت کے ساتھ ہوتی ہے اور بعض کی توفیٰ آسمان پر اٹھا لینے کے ساتھ ہوتی ہے۔

”قل یتوفاکم ملک الموت یتوفی نفوسکم لا یترک منها شیئاً من اجزائہا ولا یترک شیئاً من جزئیا تہا ولا یبقی احد منکم واصل التوفی اخذ الشیء بہ تمامہ (روح المعانی ج ۲۱ ص ۱۱۲)“ یعنی یتوفاکم ملک الموت کے یہ معنی ہیں کہ

ملک الموت تمہارے نفوس کو پورا پورا لے گا۔ اس کے اجزاء میں سے کوئی جز اور جزئیات میں سے کوئی جزئی نہیں چھوڑے گا۔ اور تم میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا اور اصل توفی کے معنی کسی شے کو پورا بہ تمامہ لینا ہے۔

نوٹ! معلوم ہوا کہ لغت عرب میں توفی کے معنی حقیقی پورا پورا بہ تمامہ کسی شے کو لینے کے ہیں۔ خواہ جسم ہو خواہ روح ہو خواہ کوئی اور شے ہو۔ چنانچہ عرب کا محاورہ مشہور ہے۔ توفیت المال، (لسان العرب ج ۱۵ ص ۳۵۹ اور منجد ص ۲۱، شرح قاموس) میں ہے۔

انت بوفاء ای فی طول العمر اور توفی کا لفظ موت کے معنی میں حقیقی نہیں۔ بلکہ کنایۃً اس کی ایک نوع میں استعمال ہوتا ہے اور بلغاء کا استعمال اسی معنی میں ہے کہ کسی چیز کو پورا پورا بہ تمامہ لینا لم یذع منہ شیء کہ کوئی چیز اس سے رہنے اور چھوٹنے نہ پائے اور امام فخر الدین رازی نے فرمایا ہے کہ بعض کی توفی آسمان پر اٹھالینے کے ساتھ ہوتی ہے۔

”عن مطر الوراق فی قول اللہ انی متوفیک قال متوفیک من الدنیا ولیس بوفات موت (تفسیر ابن جریر ج ۳ ص ۲۹۰ اور ابن کثیر ج ۲ ص ۳۹)“ یعنی مطر الوراق سے ہے کہ متوفیک کے معنی وفات موت کے نہیں بلکہ زمین سے اٹھالینے کے ہیں۔

”عن کعب الاحبار انی متوفیک ورافعک الی ولیس من رفعته عندے میتاً وانی سابعثک علی الاعور الدجال فتقتله (تفسیر ابن جریر ج ۳ ص ۲۹۰)“ یعنی کعب الاحبار سے ہے کہ مار کر اٹھانا مراد نہیں بلکہ میں اعور دجال پر تم کو بھیجوں گا اور تو اس کو قتل کرے گا۔

”قال ابن زید لم یمت بعد حتی یقتل الدجال وسیموت (ابن جریر ج ۳ ص ۲۹۰)“ یعنی ابن زید نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی مرے نہیں یہاں تک کہ دجال کو قتل فرمائیں گے اور پھر مریں گے۔

”عن الحسن واللہ انه لحيی الان عند اللہ ولاکن اذ انزل امنوا به اجمعون (ابن کثیر ج ۲ ص ۴۰۱)“ یعنی حسن سے مروی ہے کہ اللہ کی قسم تحقیق عیسیٰ علیہ السلام اس وقت زندہ ہیں۔ لیکن جب نازل ہوں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے۔ پس مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ توفی کے معنی حقیقی موت کے ہیں، ہرگز نہیں۔ مرزا قادیانی نے دیکھا کہ کسی انسان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا آسمان پر اٹھائے جانے کا

قطعاً ثبوت اور توفیٰ کا اس صورت میں استعمال تو مل نہیں سکتا۔ لہذا یہ قاعدہ اختراع کیا کہ توفیٰ کا فاعل اللہ تعالیٰ ہو اور ذی روح مفعول ہو تو وہاں موت کے ہی معنی ہوں گے۔ ایسی صورت میں اس کے سوا اور کوئی معنی نہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۶، ۸۸۵، ۸۸۶، خزائن ج ۳ ص ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۵۸۳، ضمیمہ برابین پنجم ص ۲۰۶، خزائن ج ۲۱ ص ۳۷۹) میں مرزا نے لکھا۔

”اور قرآن کریم میں اول سے آخر تک توفیٰ کے معنی روح کو قبض کرنے اور جسم کو بیکار چھوڑ دینے کے ہیں۔“ مرزا قادیانی سے کوئی پوچھے کہ صاحب آپ نے یہ قاعدہ لغات کی کس کتاب میں لکھا دیکھا ہے۔ اگر صرف یہ قاعدہ آپ ہی کا اختراع ہے تو ہماری طرف سے بھی یہ ایک قاعدہ سن لیجئے کہ اگر فعل توفیٰ رفع کے ساتھ مستعمل ہو اور فاعل دونوں کا اللہ اور مفعول جسم ذی روح ذات واحد ہو تو وہاں صرف اخذ جسم مع رفع جسم ہی کے معنی ہوں گے۔ حالانکہ تمہارا یہ قاعدہ مختصرہ بھی غلط ہے۔ خود قرآن کریم میں موجود ہے کہ: ”وہو الذی یتوفاکم باللیل (انعام: ۶۰)“ اللہ فاعل ذی روح مفعول فعل توفیٰ اور معنی نیند کے ہیں۔ اور باب تفصیل سے تو بہت جگہ قرآن میں پورا لینے کے معنی میں آیا ہے۔

.....۱ ”ثم توفی کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمون (آل عمران: ۱۶۱)“

.....۲ ”وتوفی کل نفس ما عملت وهم لا یظلمون (النحل: ۱۱۱)“

.....۳ ”ووفیت کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمون (آل عمران: ۲۵)“

.....۴ ”واما الذین امنوا و عملوا الصلحت فیوفیہم اجرهم واللہ لا یحب الظلمین (آل عمران: ۵۷)“ غرض قرآن میں کسی جگہ بھی توفیٰ کے معنی موت کے حقیقتاً نہیں۔ لفظ اپنے مادہ سے الگ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سب جگہ مادہ کا مفہوم ماخوذ ہے۔ چونکہ توفیٰ وفا سے ہے۔ لہذا ہر جگہ پورا لینے کا مفہوم ہوگا۔ کہیں روح کا پورا لینا جو کتنا یہ ہے۔ موت سے اور اگر مع الارسال ہو تو نیند مراد ہے اور کہیں جسم و روح وغیرہ کا پورا لینا مراد ہے اور خود مرزا قادیانی بھی قبل دعویٰ کے موت کے معنی نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ (برابین احمدیہ ص ۵۲۰، خزائن ج ۱ ص ۶۲۰) میں اسی آیت کا ترجمہ لکھتے ہیں کہ میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔

قرآن کریم سے ثبوت کہ توفی کے حقیقی معنی موت کے نہیں

.....۱ خدا تعالیٰ نے ہر جگہ حیوۃ اور موت میں مقابلہ کیا ہے۔ توفی اور حیوۃ میں کہیں مقابلہ نہیں کیا۔ بلکہ توفی کو مادمت فیہم وغیرہ کے مقابلہ میں رکھا ہے۔ معلوم ہوا توفی کے معنی موت کے نہیں۔

.....۱ “الذی یحییٰ ویمیت (بقرہ: ۲۵۸)“

.....۲ “یحییٰکم ثم یمیتکم (الجالشیہ: ۲۶)“

.....۳ “ہو مات واحییٰ (نجم: ۴۴)“

.....۴ “لا یموت فیہا ولا یحییٰ (طہ: ۷۴)“

.....۵ “احییٰ الموتی باذن اللہ (آل عمران: ۴۹)“

.....۶ “اموات غیر احياء (نحل: ۲۱)“

.....۷ “علیٰ ان یحییٰ الموتی (احقاف: ۳۳)“

.....۸ “وانہ یحییٰ الموتی“

.....۹ “کذلک یحییٰ اللہ الموتی (بقرہ: ۷۳)“

.....۱۰ “یحییٰ الارض بعد موتها (روم: ۱۹)“

.....۱۱ “کفاتاً احياء وامواتا (مرسلات: ۲۶)“

.....۱۲ “تخرج الحیی من المیت وتخرج المیت من الحیی (آل

عمران: ۲۷)“

.....۱۳ “ربنا امتنا اثنتین و احيیتنا اثنتین (غافر: ۱۱)“

.....۱۴ “توکل علی الحیی الذی لا یموت (فرقان: ۵۸)“

.....۱۵ “لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احياء

(بقرہ: ۱۵۴)“

اور توفی کو مادمت فیہم کے مقابلہ میں رکھا ہے۔ ”و کنت علیہم شہیدا

مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم (مائدہ: ۱۱۷)“

ان میں موجود ہونے کے مقابلہ میں ان میں موجود نہ ہونا ہے اور یہی توفی کے معنی ہیں۔

.....۲ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لفظ اماتت کی اسناد اپنی ہی طرف کی ہے۔

غیر اللہ کی طرف ہرگز نہیں کی اور توفی کی اسناد ملائکہ کی طرف بھی اکثر ہوتی ہے۔ ”حتیٰ اذا جاء احدکم الموت توفته رسلنا (انعام: ۶۱)“ معلوم ہوا کہ توفی اور امامت غیر غیر ہیں۔

۳..... ”اللہ یتوفی الانفس (زمر: ۴۲)“ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نفسوں کا استیفاء کرتا ہے۔ یعنی استیفاء نفس کے معنی ہیں اور نہیں صحیح ہے کہ اس کے معنی یمیتھا ہو۔ اس لئے کہ نفس کو موت نہیں۔

۴..... قرآن کریم میں ہے کہ: ”حتیٰ یتوفهن الموت (نساء: ۱۵)“ اس کے معنی یمیتھن الموت کے کس قدر رکیک ہیں۔ کلام اللہ اور یہ رکاکت؟

۵..... ”اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک اللہ التی قضیٰ علیہ الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمیٰ (زمر: ۴۲)“ ﴿اللہ تعالیٰ نفسوں کو لے لیتا ہے ان کی موت کے وقت اور ان نفسوں کو جو نہیں مرے۔ ان کو نیند میں لے لیتا ہے۔ پس وہ نفس کو جس پر موت وارد ہوئی روک لیتا ہے اور دوسرے کو مدت مقرر تک چھوڑ دیتا ہے۔ پہلے جملہ میں توفی نفس کو حین موتھا کے ساتھ مقید کیا ہے۔ معلوم ہوا توفی عین موت نہیں اور توفی کو منقسم کیا ہے۔ موت اور منام کی طرف پس نصاً معلوم ہوا کہ توفی موت کے مغائر ہے۔ یجامعہ ویفارقہ! اور توفی کی صورت منام کو لم تمت کے ساتھ بیان کیا ہے معلوم ہوا کہ توفی کا اطلاق منام پر موت کے قائم مقام کرنے کے اعتبار سے نہیں۔ بلکہ حقیقتاً توفی کی انواع میں سے ایک نوع ہے اور توفی بالموت بھی مجموعہ بدن اور روح پر واقع ہوتی ہے۔ کیونکہ بدن تحت التراب مدفون اور غائب ہو جاتا ہے۔ لیکن لغویین نے بوجہ عدم خفا و وضوح مراد کے روح پر اقتصار کیا۔ ورنہ کسی نے روح کے ساتھ بدن کی نفی نہیں کی۔ ﴿

۶..... ”والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً (بقرہ: ۲۳۴)“ حضرت علیؑ کی قرآۃ بصیغہ معروف کے ساتھ یعنی تم میں سے وہ لوگ جو اپنی عمر پوری پوری کر لیتے ہیں اور اپنے بعد بیویوں کو چھوڑتے ہیں۔

دیکھو اس میں امامت کے معنی ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ صیغہ معروف ہے۔ بلکہ استیفاء عمر کے معنی میں متعین ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ توفی کبھی اپنے معنی موضوع لہ میں مقصوداً مستعمل ہوتا ہے اور کبھی اپنی موضوع لہ میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن موت کے معنی کنایۃً مراد ہوتے ہیں۔ جب مرزا قادیانی نے دیکھا کہ موت دینے کے معنی اس آیت میں کچھ صحیح نہیں معلوم ہوتے۔

کیونکہ متوفی کا لفظ جو مرنے کے قریب ہو اس پر بولا جاتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کو کشمیر میں ۸۷ برس کے قریب زندہ رکھنا منظور ہے تو (ازالہ اوہام ص ۳۹۴، خزائن ج ۳ ص ۳۰۳، ضمیمہ براہین پنجم ص ۲۰۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۷۷) پر اقرار کیا کہ یہ آیت وعدہ وفات ہے۔ یعنی دلیل و خبر وفات نہیں۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب یہود نے گھیر لیا تھا اور بدرگاہ رب العزت یہودنا مسعود کے عذابوں سے بچنے کی دعا کی تو خدا تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت بطور تسلی اور اطمینان دہی کے نازل فرمائی تھی۔ پس مرزا قادیانی کے معنی کی رو سے لفظ متوفیک (میں تم کو موت دینے والا ہوں) سے تسلی دینا بھی ایسے وقت میں جو اپنے سامنے موت کے سامان دیکھ رہا ہو اور وہ بھی اس طرح پر کہ خوب گت کروا کر جان بلب بنا کر سولی پر چار میخ کرا کر اس وقت مرنے نہ دوں گا۔ بلکہ ۸۷ برس کے بعد خود موت دوں گا۔ عجیب بلاغت ہے۔ ایسے موقعہ دل دہی اور اطمینان پر ایسے لفظ کا استعمال دنیا کی کسی زبان میں بھی مستعمل نہیں ہے۔ سننے سے کان بھی نفرت کرتے ہیں۔

۲..... اور نیز کیا عیسیٰ علیہ السلام یہ خیال کر بیٹھے تھے کہ مجھ کو موت دینے والا خدا نہیں بلکہ یہود ہیں یا یہ عقیدہ ہو گیا تھا کہ مجھ پر موت وارد نہ ہوگی اور ”کل نفس ذائقة الموت (آل عمران: ۱۵۸)“ پر ایمان نہ رہا تھا۔ جس کا خدا کو متوفیک سے جواب دینا پڑا اور ان کے خیال کو توڑنا پڑا کہ میں تم کو موت دینے والا ہوں۔

۳..... اور نیز جب وہ نبی تھے اور الوالعزم رسول تھے ان کو اپنے نیک خاتمہ پر ایمان تھا۔ تو پھر بقول مرزا قادیانی لعنتی موت کا خیال ہی کیوں آسکتا۔ یا کیا عیسیٰ علیہ السلام کو یہود کی مخالفت دیکھ کر اپنے نبی ہونے میں شک ہو گیا تھا یا سلب ایمان کا ڈر۔ معاذ اللہ! حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی پیدائش کے وقت ہی معلوم ہو گیا تھا کہ میں لعنتی موت سے ہرگز نہ مروں گا۔ بلکہ سلامتی کی موت سے مروں گا۔ ”وسلام علیٰ یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا (غافر: ۳۳)“

۴..... مرزا قادیانی کو بھی آخری تصنیف میں کچھ ہوش آیا اور (حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۲۰۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۷۷) میں لکھتے ہیں کہ: ”معلوم رہے کہ زبان عرب میں لفظ توفی صرف موت دینے کو نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ طبعی موت دینے کو کہتے ہیں۔“

اسی بناء پر لکھا ہے کہ: ”توفی المیت استیفاء مدته التي وفیت وعدد ایامه وشہوره واعوامه فی الدنيا (لسان العرب ج ۱۵ ص ۳۵۹، تاج العروس ج ۲۰

ص ۳۰۱) ”یعنی مرنے والے کی توفیٰ سے یہ مراد ہے کہ اس کی مدت مقررہ اور دن اور مہینے اور سال سب کا پورا پورا ہونا۔ دیکھئے اس میں صاف معنی حقیقی مراد لئے گئے کہ استیفاء مدت پھر یہ ایام مقررہ خواہ قرب قیامت تک پورے ہوں خواہ صلیب پر پورے ہو جائیں۔ کیونکہ شریعت میں طبعی موت کی کوئی خاص مدت مقرر نہیں ہے اور چونکہ یہ توفیٰ بالموت کے لہذا اس موقعہ تسلی عیسیٰ علیہ السلام کے معنی بتلائے جاتے ہیں۔ یعنی نوع ثانی توفیٰ بالموت کے لہذا اس موقعہ تسلی عیسیٰ علیہ السلام کے جب کہ وہ بقید حیات محصور یہود تھے۔ بغیر کنایہ کے مقصوداً حقیقی طور پر موت کے معنی لینا کچھ بھی مناسب نہیں۔ ہاں استیفاء ایام عمر کی طرف کنایہ ہو سکتا ہے۔ ورنہ کیا عیسیٰ علیہ السلام یہ خیال کر بیٹھے تھے کہ مدت مقررہ سے پہلے یہود مجھ کو مار ڈالیں گے اور ”اذا جاء اجلهم لا یستأخرون ساعة ولا یستقدمون (اعراف: ۳۴)“ ”پرایمان نہ رہا تھا؟“ اور پھر اس طبعی موت کو مکروہ تدبیر یہود سے نجات دینے میں کیا دخل وہ تو اجل مقررہ ہے۔ ان کے مکر کے رد کرنے میں موت کچھ محل فائدہ نہیں ہے اور نیز اگر تطہیر سے مراد کفار سے علیحدگی اور تخلص ہے تو یہ توفیٰ اور یارفع روح یارفع درجہ سے مقدم ہے اور اگر تہمت یہود سے تطہیر مراد ہے جو بقول مرزا قادیانی قرآن کی آیات سے ہوئی تو یہ ”جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا“ سے مؤخر ہے۔ جو بقول مرزا قادیانی ”حضرت مسیح کے بعد اسلام کے ظہور تک بخوبی پوری ہوگئی۔“

(ازالہ اوہام ص ۴۳۵، خزائن ج ۳ ص ۳۳۰)

بہر حال ترتیب گئی جو بقول مرزا قادیانی یہودیانہ تحریف ہے اور پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں ۸۷ برس کے قریب کفرستان میں زندہ رہے۔

(ضمیمہ براہین پنجم ص ۲۲۵، خزائن ج ۲۱ ص ۴۰۱)

تو یہ ”مطہرک من الذین کفروا“ کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟۔ کافروں کی تہمتوں سے پاک کرنے والا ہوں۔ یہ معنی اور مطلب بالکل غلط ہیں۔ اوّل تو تہمتوں کا لفظ اپنی طرف سے لگا دیا۔ قرآن میں کہیں ذکر نہیں۔ دوسرے کافر تو صلیب دینا چاہتے تھے اور طرح طرح کے عذاب سے قتل کرنا چاہتے تھے۔ تہمتوں کا کہاں ذکر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ”یعیسیٰ انی متوفیک ثم رافعک الی ثم مطہرک“ ”تم سے فرماتے تو وعدوں میں تراخی مطلوب ہوتی۔ مگر باوجود اس کے واو سے فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وعدے ایک ہی دفعہ ایک ہی وقت میں پورے کرنے کا ارادہ تھا۔ جو پورے کئے گئے۔ پس مرزا قادیانی نے جو اپنے دعوے کے دھن میں خود

غرضی سے اس آیت کے معنی اور اس کا مطلب بیان کیا ہے بالکل غلط ہے۔ صحیح معنی یہ ہیں کہ اے عیسیٰ علیہ السلام میں تم کو پورا پورا اپنے قبضہ میں یعنی یہود سے بچا کر اپنی حفاظت میں رکھنے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھالینے والا ہوں اور کفار سے تم کو پاک کر دینے والا ہوں اور تیرے متبعین کو کفار پر فوق کرنے والا ہوں۔ قیامت کے روز تک ”و معناه انی عاصمک من ان یقتلک الکفار ومؤخرک الی اجل کتبتہ لک (کشاف ج ۱ ص ۳۶۶)“

دیکھئے کس قدر صاف اور صریح معنی ہیں اور موقعہ کے بھی مناسب ہیں۔ ایک اور بلاغت دیکھئے کہ لفظ متوفیک اختیار کیا گیا اور حافظک یا عاصمک اختیار نہ کیا گیا۔ تاکہ رداً للیہود ایہاماً وکنایۃ معلوم ہو جائے کہ حفاظت الہی کی انتہا پوری عمر اور موت مقرر تک ہے۔ جس کی مدت بہت طویل ہے۔ ”انت بوفاء لے فی طول العمر (منجد)“ یہ لفظ ان دونوں سے زیادہ ابلغ اور فصیح ہو گیا۔ دوسرے اس لفظ سے ایہاماً وکنایۃ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آخر موت آئے گی اور ان کی عمر کا پیالہ بھی لبریز اور پورا ہوگا۔ تاکہ رداً للنصاری الوہیت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ابطال ہو جائے کہ جو فانی و ہالک ہو وہ کیسے خدا بن سکتا ہے۔ غرض اس لفظ کے یہاں پر حقیقی طور پر موت دینے کے مقصوداً معنی مراد لینا بالکل غلط ہیں۔ بلکہ اپنے موضوع لہ اور حقیقی معنی میں مقصوداً مستعمل ہے اور استیفاء ایام عمر کی طرف کنایہ ہی مقصود ہو سکتا ہے؟۔ جیسا کہ تبت یدا ابی لہب میں معنی تو ایک خاص شخص کے علم کے ہی مقصود اور مراد ہیں۔ لیکن ترکیب اضافی سے جو دوسرے معنی ہیں جہنمی ہونے کی طرف کنایہ بھی مقصود ہے۔

نوٹ! متبعین حقیقی اب مسلمان ہی ہیں۔ کیونکہ یہ صفت حضور ﷺ کی بعثت سے امت محمدی میں منتقل ہو آئی۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ یہود نے مکر کیا تھا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑیں اور طرح طرح کے عذاب دے کر ان کو قتل کریں اور پھر خوب بے حرمت اور رسوا اور ذلیل کریں اور اس ذریعہ سے ان کے دین کو فنا کر دیں کہ کوئی متبع اور نام لیوا بھی نہ رہے اور انہی چاروں چیزوں کا اندیشہ طبعاً عیسیٰ علیہ السلام کو بھی لاحق ہوا تھا۔ جن سے بچنے کے لئے دعا کی اور ان کی ہر تجویز کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی تجویزیں ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے وحی فرما کر عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دی اور ان کی دعا قبول فرما کر ان کو اطمینان دلایا۔ ”انسی متوفیک ورافعک الی“ یعنی ان کے پکڑنے کے مقابلہ میں انسی متوفیک یعنی میں خود ان کو بے تمامہ بھرپور لینے والا ہوں اور میری حفاظت میں

ہیں اور ارادہ ایذا قتل کے مقابلہ میں رافعک الیٰ یعنی رفع الی السماء میں آسمان پراٹھالوں گا اور رسواء تشہیر و بے حرمت کرنے کے مقابلہ میں ”مطہرک من الذین کفروا“ یعنی میں تم کو ان یہود نامسعود سے ہی پاک کر دوں گا۔ رسوائی بے حرمتی کجا اور احدام امت اور احدام دین کے مقابلہ میں ”جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا“ یعنی تیرے رفع کے بعد تیرے تتبعین کو ان کفار پر فوق کر دوں گا۔

بالفرض اگر توفی بالموت ہی کے معنی تسلیم کر لئے جائیں تو علماء امت تقدیم و تاخیر کے قائل ہوئے ہیں۔ کیونکہ کسی وجہ سے از روئے بلاغت قرآن میں لفظاً تقدیم و تاخیر بہت ہے اور حضرت ابن عباسؓ اور آئمہ تفسیر اس کو جائز مانتے ہیں۔

”أخرج ابن عساکر واسحاق بن بشر عن ابن عباسؓ قال قوله تعالیٰ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی قال انی رافعک ثم متوفیک فی آخر الزمان (تفسیر درمنشور ج ۲ ص ۳۶)“ ﴿یعنی ابن عساکر اور اسحاق بن بشر نے بروایت صحیح ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ میں آپ کو اٹھالینے والا ہوں اپنی طرف۔ پھر آخر زمانہ میں بعد نزول آپ کو موت دینے والا ہوں۔ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر پر بڑا زور ہے کہ متوفیک کی تفسیر ممیتک فرمائی ہے۔ حالانکہ یہ تفسیر کسی طرح ہمارے مدعا کے خلاف نہیں اور ان کے لئے کچھ بھی حجت نہیں۔ اول تو معلوم ہو گیا کہ ابن عباسؓ تقدیم و تاخیر اس آیت میں مانتے ہیں اور آئمہ تفسیر بھی اس کو جائز سمجھتے ہیں۔ ﴿

(معالم التنزیل ج ۱ ص ۱۶۲، ابن کثیر ج ۲ ص ۳۹، تفسیر کبیر ج ۸ ص ۷۱، و خازن ج ۱ ص ۲۵۶، ابوالسعود ج ۲ ص ۲۸۶، کشاف ج ۱ ص ۳۶۶، فتح البیان ج ۲ ص ۴۹، مجمع البحار ج ۳ ص ۴۵۴) وغیرہ دیکھو۔

قرآن میں تقدیم و تاخیر

”واسجدی وارکعی مع الراكعین (آل عمران: ۴۳)“ حالانکہ رکوع سجود پر بالاجماع مقدم ہے۔ ایک جگہ قرآن میں ہے کہ: ”ادخلوا الباب سجداً وقولوا حطة (بقرہ: ۵۸)“ دوسری جگہ ہے کہ: ”قولوا حطة وادخلوا الباب سجداً (اعراف: ۱۶۱)“

اگر اواد میں ترتیب ہو تو ان دونوں میں تعارض لازم آتا۔ ”واوحینا الی ابراہیم

واسماعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وعیسیٰ وایوب ویونس وھارون وسلیمان (نساء: ۱۶۳) ”حالانکہ حضرت ایوب، حضرت یونس، حضرت ہارون، حضرت سلیمان علیہم السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مقدم ہیں۔“ قال تعالیٰ ما ہی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحییٰ (الجالشیہ: ۲۴) ”حالانکہ حیاة موت پر مقدم ہے۔“ قوله تعالیٰ حتی تستانسوا وتسلموا ”حالانکہ شرعاً سلام مقدم ہوتا ہے۔ استیذان پر اور ”ان الصفا والمروة من شعائر اللہ“ جب نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ پہلے صفا کا طواف کریں یا مروہ کا تو حضور ﷺ نے فرمایا صفا سے اگر واؤ ترتیب کے لئے موضوع ہوتا تو اس سوال کی کوئی حاجت نہ تھی اور جمیع نحاۃ کا اتفاق ہے کہ واؤ ترتیب کے لئے نہیں ہے۔ مطلق جمع کے لئے ہے۔ ہاں ازروئے بلاغت حسب موقع مناسب ترتیب ہونا چاہئے سو وہ یہاں ہے۔ یعنی یہاں پر رد اللنصارى رد الیہود متوفیک کو مقدم لانا مہتمم بالشان ہے اور الی یوم القیمة کو چاروں وعدوں کے ساتھ تعلق ہے۔ یعنی یہ چاروں وعدے قیامت تک پورے ہوں گے اور مرزا قادیانی کے معنی میں لا علاج تقدیم و تاخیر ہے۔ لہذا خود یہود یا نہ تحریف کرتے ہیں۔

دوسرے یہ اثر ابن عباسؓ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ ابن عباسؓ کے نزدیک بھی متوفی کے حقیقی معنی ہی مراد ہیں۔ صرف مقصوداً استیفاء مدت عمر کی طرف کننا یہ ہونا ظاہر فرما رہے ہیں۔ نہ حقیقتاً معنی موت کے مراد لیتے ہیں اور لفظ میتک کے ساتھ جو تفسیر ابن عباسؓ رضی بن طلحہؓ سے مروی ہے۔ دیکھو (سند تفسیر ابن جریر ج ۳ ص ۲۹۰) میں بالکل غیر صحیح ہے۔ کیونکہ اس کا ضعیف منکر غیر محمود المذہب ہونا اور حضرت ابن عباسؓ کو اس نے دیکھا بھی نہیں میں پہلے لکھ چکا اور ان کا صحیح مذہب تین آیات کی تحت میں معلوم ہو چکا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھائے گئے اور قرب قیامت میں نازل ہوں گے۔

علاوہ اس کے مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص ۶۴۰، خزائن ج ۳ ص ۴۴۵) میں لکھتے ہیں کہ: ”مات کے معنی لغت میں نام کے بھی ہیں۔“ پس آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ میں آپ کو سلا دینے والا ہوں۔ پھر اپنی طرف اٹھالینے والا ہوں۔ (تفسیر خازن) وغیرہ میں اور (تفسیر ابن جریر ج ۳ ص ۲۸۹) میں آثار صحیحہ کثیرہ سے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نیند کی حالت میں اٹھالیا۔ ”متوفیک ای منیمک“ تاکہ آپ کو خوف لاحق نہ ہو۔ پس مرزا قادیانی کے بیان کے رو سے بھی اس آیت سے نیز تفسیر منکرہ ابن عباسؓ سے عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت

نہیں ہو سکتی اور قرآن کریم کی ایک دوسری آیت میں توفی کے معنی سلا دینا ہی ہے۔ ”هو الذی توفاکم باللیل (انعام: ۶۰)“ اب مرزا قادیانی کے پاس کیا حجت رہی۔

ساتویں آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۷..... ”واذ قال اللہ یعیسیٰ بن مریم ء انت قلت للناس وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شئی شہید (المائدہ: ۱۱۶، ۱۱۷)“ ﴿یعنی جب قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ان کی امت کے شرک کے بارے میں سوال ہوگا تو یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جب تک میں ان میں موجود رہا اس وقت تک تو میں نگہبان رہا اور جب تو نے مجھے بہ تمامہ بھر پور الے لیا۔ یعنی ان سے علیحدہ کر کے اپنی حفاظت میں آسمان پر اٹھالیا تھا۔ اس وقت آپ نگہبان تھے۔﴾

”فلما توفیتنی المراد بہ وفاة الرفع الی السماء من قوله انی متوفیک ورافعک الی (تفسیر کبیر ج ۱۲ ص ۱۳۵)“

”فلما توفیتنی بالرفع الی السماء کما فی قوله تعالیٰ انی متوفیک ورافعک فان التوفی اخذ الشئی وافیاء الموت نوع منه (تفسیر ابی السعود ج ۳ ص ۱۰۱)“

”فلما توفیتنی یعنی فلما رفعتنی فالمراد بہ وفاة الرفع لا وفاة الموت (تفسیر خازن ج ۱ ص ۵۴۲)“

”فلما توفیتنی بالرفع الی السماء والتوفی اخذ الشئی وافیاً (جامع البیان برحاشیہ جلالین ص ۱۱۱)“

”فلما توفیتنی ای قبضتنی بالرفع الی السماء کما یقال توفیت المال اذا قبضتہ (تفسیر روح المعانی ج ۷ ص ۶۰)“

”انما المعنی فلما رفعتنی الی السماء واخذتنی وافیاً بالرفع (تفسیر فتح البیان ج ۳ ص ۱۳۳)“

اور (تفسیر معالم التنزیل ج ۱ ص ۳۰۸، تفسیر مدارک ج ۱ ص ۲۴۲، تفسیر بیضاوی ج ۱ ص ۲۵۳، تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۳۴۹) میں بھی اسی طرح ہے۔ سب کا مطلب یہ ہے کہ توفی کے معنی بہ تمامہ بھر پور لینے کے ہیں اور توفیت المال عرب کا محاورہ

مشہور ہے اور فلما تو فیتنی کے معنی یہ ہیں کہ جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا کر بہ تمامہ بھر پور لے لیا تھا جیسا کہ انی متوفیک ورافعک الی سے ثابت ہو چکا اور توفی مادمت فیہم کے مقابلہ میں ہے۔ یعنی موجودگی کے مقابلہ میں عدم موجودگی کے معنی میں ہے۔ اسی لئے مادمت حیاً نہیں فرمایا۔ لہذا عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی امت میں موجود نہ ہونے کی دونوں صورتوں کو شامل ہے۔ یعنی بعد رفع کے بھی اور بعد موت کے بھی یعنی میری عدم موجودگی میں تو ہی نگہبان تھا اور اسی طرح مادمت فیہم یعنی ان کا موجود ہونا قبل رفع اور بعد نزول دونوں کو شامل ہے۔

مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص ۶۰۲، خزائن ج ۳ ص ۴۲۵) میں لکھتے ہیں کہ: ”اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اوّل اذ موجود ہے۔ جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا۔ نہ زمانہ استقبال کا اور پھر ایسا ہی جو جواب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے ہے۔ یعنی فلما تو فیتنی وہ بھی صیغہ ماضی ہے۔“

اس سے پہلے لکھتے ہیں کہ: ”تعب ہے کہ اس قدر تاویلات رکیکہ کرنے سے ذرا بھی شرم نہیں کرتے۔“

ناظرین! اس آیت میں مرزا قادیانی کس قدر شہ و مد کے ساتھ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ قصہ ماضی ہے اور علماء کو شرم دلاتے ہیں۔ لیکن خود ہی اسی آیت کی نسبت بڑے شہ و مد کے ساتھ یہ دعویٰ کر دیا کہ مضارع کے معنی میں ہے اور قیامت کا واقعہ ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کی اس وحی پر اعتراض ہوا۔ ”عفت الدیار محلها ومقامها“ (ضمیمہ براہین احمدیہ: پنجم ص ۴، خزائن ج ۲ ص ۱۵۶) یہ مصرع لبید کا ہے اس نے گذشتہ زمانہ کی خبر دی ہے کہ خاص خاص مقام ویران ہو گئے۔

اس کا جواب (ضمیمہ براہین پنجم ص ۶، خزائن ج ۲ ص ۱۵۹، ۱۶۰) میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ”جس شخص نے کافیہ یا ہدایۃ النخو بھی پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنی پر بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات میں جب کہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ تاکہ اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ”ونفخ فی الصور۔ واذ قال اللہ یعیسیٰ بن مریم انت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ۔ ولوتری اذ وقفوا علی ربہم“ وغیرہ اب معترض صاحب فرمائیں کہ کیا قرآنی آیات ماضی کے صیغہ ہیں۔ یا مضارع

کے اور اگر ماضی کے صیغہ ہیں تو ان کے معنی اس جگہ مضارع کے ہیں یا ماضی کے جھوٹ بولنے کی سزا تو اس قدر کافی ہے کہ آپ کا حملہ صرف میرے پر نہیں بلکہ یہ تو قرآن کریم پر بھی ہو گیا۔ گویا صرف ونحو آپ کو معلوم ہے۔ خدا کو معلوم نہیں اسی وجہ سے خدا نے جا بجا غلطیاں کھائیں اور مضارع کی جگہ ماضی کو لکھ دیا۔“

اور (حقیقت الوحی ص ۳۱، خزائن ج ۲۲ ص ۳۳) میں لکھتے ہیں کہ: ”قرآن کریم کی انہیں آیات سے ظاہر ہے کہ یہ سوال (أنت قلت للناس) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے دن ہوگا۔“

اس کا قرینہ کہ یہ قیامت کا واقعہ ہے۔ ”اول یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجئتم (مائدہ: ۱۰۹)“ شروع شروع ہے۔

دوسرا ”هذا یوم ینفع الصادقین صدقہم (مائدہ: ۱۱۹)“ اسی آیت میں ہے اور خود حضور ﷺ نے اس کی تفسیر یوں فرمائی ہے۔ ”روی ابن عساکر عن ابی موسیٰ الاشعرے قال قال رسول اللہ ﷺ اذ کان یوم القیامة دعی الانبیاء واممہم ثم یدعی بعیسیٰ فیذکرہ اللہ نعمۃ علیک فیقرأ بہا فیقول یعیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی علیک واعلیٰ والدتک الایۃ ثم یقول وأنت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ فینکر ذلک (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۰۹، کنز العمال ج ۲ ص ۲۰ حدیث نمبر ۲۹۷۹)“ ﴿ابن عساکر نے ابی موسیٰ اشعری سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی امت کو پکارا جائے گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کو پکارا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کو یاد دلائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام اقرار فرمائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا، انت قلت للناس یعنی کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھ کو اور میری ماں کو معبود بناؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انکار فرمائیں گے کہ میں نے ہر گز ایسا نہیں کہا۔﴾

لیکن مرزا قادیانی نے جب دیکھا کہ میں نے اردو خوانوں کے لئے اسی آیت کو جال بنا کر پھیلایا تھا اور اب اس کو قیامت کا واقعہ کہہ دیا تو دوسرے طریقہ سے استدلال بنایا۔ اب ظاہر ہے کہ اگر یہ بات سچ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے..... تو وہ قیامت کو خدا تعالیٰ کے حضور میں کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ جب تو نے مجھے دفاۃ دی تو

اس کے بعد مجھے کیا علم ہے۔“

(تذکرہ الشہادتین ص ۱۸، خزائن ج ۲۰ ص ۲۰، ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۷، خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۲)

یعنی جب قیامت سے پہلے زمین پر آ کر اپنی امت کی ضلالت اور تثلیث پرستی پر واقف ہو جائیں گے تو پھر قیامت کے دن اپنی لاعلمی کہ مجھے کچھ علم نہیں کیسے کہہ سکتے ہیں؟ کیا جھوٹ بولیں گے؟۔ افسوس مرزا قادیانی اپنے دعوے کے دھن میں بے تاب ہیں اور چاہتے ہیں کہ پھندے میں پھنسے ہوؤں کو کچھ اطمینان دلایا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام مرچکے۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی امت کے بگڑنے کی قیامت تک کوئی خبر نہیں ہوئی۔ لہذا قیامت کے دن لاعلمی ظاہر فرمائیں گے۔ مگر اس کے برخلاف ملاحظہ ہو۔

”اور میرے پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کی خبر دی گئی۔ تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی۔“

”پھر دوسری مرتبہ مسیح کی روحانیت اس وقت جوش میں آئی کہ جب نصاریٰ میں دجالیت کی صفت اتم اور اکمل طور پر آگئی۔“

(ص ۳۲۲، ۳۲۳، خزائن ج ۵ ص ۱۷۷)

”اور یہ بھی کھلا کہ یون مقدر ہے کہ ایک زمانہ کے گذرنے کے بعد کہ خیر اور صلاح اور غلبہ توحید کا زمانہ ہوگا۔ پھر دنیا میں فساد اور شرک اور ظلم عود کرے گا..... اور دوبارہ مسیح کی پرستش شروع ہو جائے گی..... تب پھر مسیح کی روحانیت سخت جوش میں آ کر جلالی طور پر اپنا نزول چاہے گی۔ تب اک قہری شبیہ میں اس کا نزول ہو کر اس زمانہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تب آخر ہوگا اور دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی۔“ تیسری مرتبہ نزول

(آئینہ کمالات ص ۳۲۶، خزائن ج ۵ ص ۱۷۷)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی امت کی ہر گمراہی کی اطلاع دی جاتی تھی۔ اب جب کہ حسب زعم مرزا قادیانی، عیسیٰ علیہ السلام قبل از قیامت اپنی امت کے احوال پر مطلع ہو چکے تھے تو پھر قیامت کے دن یہ کہنا مجھے ان کے حال کا کیا علم تھا کیا صریح کذب نہیں؟۔ والعیاذ باللہ! حالانکہ یہاں لاعلمی کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ محض قرآن کی تحریف ہے۔ سوال خداوندی تو صرف یہ ہے۔ ”انت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ“ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو معبود بناؤ واللہ

کے سوا، اس کا صراحتہً اصل جواب تو قلت یا ما قلت (میں نے کہا ہے یا نہیں کہا ہے) ہی ہو سکتا ہے۔ مگر رعایت ادب سے اول جواب سے پہلے اللہ جل شانہ کی ایسے ناپاک خیال سے پاکیزگی ظاہر کی۔ سبحانک! پھر اس کے بعد قبل صریح جواب کے خود اپنا بھی ایسے عقائد اور افعال سے بیزار ہونا بتلایا۔ ”مایکون لی ان اقول مالیس لی بحق . ان کنت قلتہ فقد علمتہ..... انک انت علام الغیوب (مائدہ: ۱۱۶)“ میں ہرگز ناحق بات نہیں کہہ سکتا۔ اگر میں نے کہا ہے تو تو جانتا ہی ہے..... اس کے بعد اصل صریح جواب دیا۔ ”ما قلت لہم الا ما امرتہ بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم (مائدہ: ۱۱۷)“ میں نے ہرگز ان کو ایسا نہیں کہا۔ میں نے ان کو وہی کہا ہے جس کا تو نے مجھ کو امر کیا کہ ایک اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ: ”کنت علیہم شہیداً مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم (مائدہ: ۱۱۷)“ اول تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب تک میں ان میں موجود تھا اس وقت تک تیرا شہید اور تیری طرف سے ان کے افعال کا گواہ تھا۔ میں نے ان کو ہرگز ایسا نہیں کہا۔ میں ایسی بات کیوں کر کہہ سکتا تھا۔ رہا بعد کا معاملہ جو میری عدم موجودگی میں ہوا جو میری شہادت سے خارج ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ مجھے اس کا علم نہیں میں بے خبر ہوں۔ اور دوسرے اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امت کے اعمال خیر و شر پر بطور سرکاری گواہ کے ہوں گے۔ ”فکیف اذا جئنا من کل امة بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا (نساء: ۴۱)“ اور خود عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہے کہ: ”ویوم القیمة یکون علیہم شہیدا (نساء: ۱۵۹)“ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی امت کی شہادت میں بطور اعتراف کے یہ فرماتے ہیں اور اس کے بعد سفارش آمیز کلمات بھی فرماتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اپنی امت کی گمراہی کا علم ہے۔ ”فان تعذہم فانہم عبادک (مائدہ: ۱۱۸)“ اب ظاہر ہے کہ یہ جملہ جواب اس سوال کا نہیں ہے۔ بلکہ یہ الگ اپنی امت کے نیک و بد پر ادائے شہادت ہے۔ البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ ضرور ہے۔ جمیع مقولوں کو جواب سمجھنا سخت نادانی ہے۔ خدا تعالیٰ تو پوچھے ”انت قلت للناس“ اور جواب دیا جائے ”کنت علیہم شہیدا مادمت فیہم“ بالکل بے ربط ہے یہ سوال تھوڑا ہی تھا کہ تم کو اس کا علم ہے یا نہیں۔ یا تم اس بات پر گواہ ہو یا نہیں ورنہ مشرکوں کے لئے غفران کیسا کیا عیسیٰ علیہ السلام اس عقیدے سے ناواقف اور بے خبر تھے کہ شرک کے بعد ان تغفر لہم بھی

ہوسکتا ہے اور مادمت فیہم میں زمانہ بعد نزول بھی داخل ہے۔ لہذا ان پر گواہی دیں گے۔
 ”و یوم القیمة یكون علیہم شہیداً“ اور نفی شہادت زمانہ عدم موجودگی میں ہے اور حدیث
 ”اقول کما قال العبد الصالح“ کا مطلب آگے بیان ہوگا وہاں دیکھو۔

مرزا قایانی (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۲۲۶، خزائن ج ۲۱ ص ۲۰۲) میں بحوالہ بعض مورخ اور
 (حاشیہ انجام آتھم) میں بحوالہ ذریعہ صاحب قبول کر چکے ہیں کہ عیسائی مذہب عیسیٰ علیہ السلام کے
 ۳۰۰ برس کے بعد بگڑا اور (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۱۷، خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۲ اور نصرۃ الحق ص ۴۰، خزائن
 ج ۲۱ ص ۵۱) میں لکھتے ہیں کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کی توفی یعنی موت کے بعد ہی بگڑے ہیں۔
 نصاریٰ کا بگڑنا ان کی موت کی دلیل ہے۔ جب تک زندہ رہے نہیں بگڑے ان کا صراط مستقیم پر ہونا
 عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی تک وابستہ ہے۔

۲..... (براہین احمدیہ ص ۵۲۰، خزائن ج ۱ ص ۶۲۰) میں مرزا قادیانی متوفی کے معنی
 پوری نعمت دینے کے کرتے ہیں اور (ازالہ اوہام اور توضیح المرام و براہین احمدیہ پنجم) وغیرہ میں موت
 کے معنی۔

۳..... (ازالہ اوہام ص ۳۸۹، خزائن ج ۳ ص ۲۹۸) میں قبل موتہ کی ضمیر عیسیٰ
 علیہ السلام کی طرف راجع کی ہے اور (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۲۳۴، خزائن ج ۲۱ ص ۴۰۹) میں کتابی
 کی طرف۔

۴..... اور انہ لعلم للساعة کی ضمیر (ازالہ اوہام ص ۴۲۴، خزائن ج ۳ ص ۳۲۲) میں
 قرآن کریم کی طرف اور (حماتۃ البشری ص ۹۰، خزائن ج ۷ ص ۳۱۶) میں عیسیٰ علیہ السلام کی طرف۔
 ۵..... اور اس آیت میں مراد ساعت سے (حماتۃ البشری ص ۹۰، خزائن ج ۷

ص ۳۱۶) میں قیامت ہے اور (اعجاز احمدی ص ۲۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۰) میں ہے کہ اس سے مراد عذاب
 بنی اسرائیل ہے۔ جو بعد مسیح کے آیا تھا۔

۶..... ”اور (ازالہ اوہام ص ۲۶۴، خزائن ج ۳ ص ۲۳۳، حاشیہ حماتۃ البشری ص ۹۰، خزائن
 ج ۷ ص ۲۵۶) میں ہے کہ رفعہ اللہ الیہ میں رفع روح مراد ہے طرف آسمان کے۔ پھر رفع
 درجات مراد لی گئی۔ مرزائی رفع درجات کو رفع روحانی اور دوسرے کو رفع روح سے
 تعبیر کیا کرتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کا مرنے کے بعد زندہ کر کے آسمان پر اٹھایا جانا جمہور
 مسلمانوں کا مذہب نہیں ہے بلکہ بالکل غیر صحیح اور نصاریٰ کا مذہب ہے؟۔

.....۱ ”قال ابن اسحاق والنصارى يزعمون ان الله تعالى

توفاه سبع ساعات ثم احياه (تفسير ابن كثير ج ۲ ص ۳۹ زیر آیت یعیسیٰ انی متوفیک) ”ابن اسحاق صاحب مغازی نے فرمایا کہ نصاریٰ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سات ساعت موت دے کر پھر عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ کیا تھا۔ ﴿

.....۲ ”فلما توفيتنى اى قبضتنى بالرفع الى السماء كما يقال

توفيت المال اذا قبضته وروى هذا عن الحسن وعليه الجمهور وروى عن الجبائى امتنى وادعى ان رفعه عليه السلام الى السماء كان بعد موته واليه ذهب النصارى (تفسير روح المعانى ج ۷ ص ۶۰) ”توفيتنى کے معنی یہ ہیں کہ جب تو نے آسمان پر اٹھا کر مجھ کو قبضہ میں لے لیا۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ توفیت المال جب تو مال پر قبضہ کرے یہ حسن سے مروی ہے اور جمہور مسلمان اسی پر ہیں اور جبائى سے منقول ہے کہ توفیتنى کے معنی اتنى کے ہیں اور دعویٰ کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا بعد موت کے تھا اور نصاریٰ اسی طرف گئے ہیں۔ ﴿

.....۳ ”وحكاية ان الله تعالى توفاه سبع ساعات ذكره ابن

اسحاق انها من زعم النصارى وهم فى هذا المقام كلام تقشعر منه جلود ويزعمون انه فى الانجيل وحاشا لله ما هو الا افتراء وبهتان عظيم (تفسير روح المعانى ج ۳ ص ۱۵۸، زیر آیت یعیسیٰ انی متوفیک) ”اس حکایت کو کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو سات ساعت موت دی ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ یہ نصاریٰ کا زعم ہے اور اس مقام میں نصاریٰ کا ایسا قول ہے کہ اللہ سے ڈرنے والوں کے بدن کانپ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ انجیل میں ہے۔ حاشا للہ یہ محض افتراء اور بہتان عظیم ہے۔ ﴿

.....۴ ”قيل ان الله تعالى توفاه ثلاث ساعات من نهار ثم رفعه

وفيه ضعف (تفسير فتح البيان ج ۲ ص ۴۹) ”﴿ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین ساعت موت دی پھر اٹھا لیا یہ ضعیف ہے۔ ﴿

.....۵ ”قيل هذا يدل على الله سبحانه وتعالى توفاه قبل ان

يرفعه وليس بشئى لان الاخبار قد تظافرت بانه لم يمّت وانہ ياتى فى السما على الحيوة التى كان عليها فى الدنيا حتى ينزل الى الارض اخر الزمان

﴿فتح البیان ج ۳ ص ۱۳۳﴾ ”کہا جاتا ہے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبل اٹھا لینے کے موت دی تھی یہ محض غلط ہے۔ کیونکہ احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہو چکا کہ عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں وہ آسمان پر اسی حیات پر باقی ہیں۔ جس پر دنیا میں تھے یہاں تک کہ آخر زمانہ میں زمین پر نازل ہوں گے۔“

مرزا قادیانی نے دیکھا کہ شاذ و نادر بعض نصاریٰ کی طرح موت کے بعد پھر زندہ کر کے آسمان پر اٹھائے جانے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ پس پھر کیا تھا مرزا قادیانی نے اس سے جاہلوں کا بہکانے کے لئے دروغ آمیز یہ فائدہ اٹھایا اور خیانت فی النقل اور غباوت فی الفہم کی پوری داد دی کہ حیات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ پر اہل اسلام کا اجماع نہیں ہے۔ بلکہ اختلافی مسئلہ ہے۔ بعض موت کے بھی قائل ہیں کہ وہ مر چکے۔ اب دوبارہ تشریف نہیں لائیں گے۔ یا للعجب!

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر اجماع امت ہے اور اہل اسلام کا اتفاق ہے خلفاء اربعہ اور صحابہؓ کا اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ پھر دوبارہ تشریف لا کر دجال کو قتل فرمائیں گے اور کسی صحابیؓ نے اختلاف نہیں کیا۔

..... (مشکوٰۃ ص ۴۷۹، باب قصہ ابن صیاد میں متفق علیہ حدیث بخاری و مسلم سے اور شرح السنج ص ۴۵۴، باب ذکر ابن صیاد) سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ مع جماعت صحابہ ابوبکرؓ و عمرؓ وغیرہما جب ابن صیاد کی طرف تشریف لے گئے۔ طویل حدیث کے بعد ہے کہ حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اس کو قتل کر دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ”ان یکن ہو فلسط صاحبہ انما صاحبہ عیسیٰ بن مریم والا یکن ہو فلیس لک ان تقتل رجل من اهل العہدی فلم یزل رسول اللہ ﷺ مشفقاً ہو الدجال (رواہ فی شرح السنۃ)“ یعنی اگر ابن صیاد دجال ہے تو تو اس کو قتل نہیں کر سکتا۔ اس کا قاتل عیسیٰ بن مریم ہوگا اور اگر دجال نہیں تو تو ایک نابالغ ذمی کے مارنے میں خیر نہیں۔ ”لانہ کان غیر بالغ وکان فی ایام مہاونۃ الیہود و خلفائہم (حاشیہ بخاری ج ۴ ص ۷۹)“ معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ جماعت صحابہؓ کا یہی عقیدہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام بذاتہ نزول فرمائیں گے۔ ورنہ ابوبکرؓ و عمرؓ دیگر صحابہؓ تعرض کرتے کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ کشمیر میں مر چکے، قتل کرنے کون آئے گا۔

.....۲ ”اخرج ابن المغازی فی مسندہ عن علی بن ابیطالب قال

یقتل اللہ تعالیٰ الدجال بالشام علی عقبۃ یقال لها عقبۃ افیق لثلاث ساعات یمضین من النهار علی یدی عیسیٰ بن مریم (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۴، حدیث نمبر ۳۹۷۰۹) ”یعنی حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کے ہاتھ سے دجال کو شام میں تین ساعت دن چڑھے ایک گھاٹی پر جس کو افیق کی گھاٹی کہا جاتا ہے قتل کرے گا۔

.....۳ ”عن حذیفۃ ابن اسید الغفاریؓ قال اطلع النبی علینا ونحن نتذاکر الساعة فقال ماتذاکرون قالوا نذکر الساعة قال انهالن تقوم حتی ترون قلبها عشرات فذکر الدخان والدجال والداۃ وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسیٰ علیہ السلام (مسلم ج ۲ ص ۳۹۳، کتاب الفتن واشراط الساعة، ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۴، باب امارات الساعة) ”یعنی حذیفہ بن اسید غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم صحابہؓ قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ حضور ﷺ ہم پر تشریف لے آئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم کیا ذکر کرتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم قیامت کا ذکر کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہرگز قیامت نہ آئے گی۔ یہاں تک کہ اس کے قبل دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر دخان، دجال، اوبۃ، مغرب سے سورج کا نکلنا، نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا۔ اس حدیث سے اجماع صحابہؓ ثابت ہے۔ کیونکہ ان سب کا یہی عقیدہ تھا کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اصلۃً ہوگا۔ ورنہ عرض کرتے کہ یا رسول اللہ ﷺ عیسیٰ علیہ السلام تو کشمیر میں مدفون ہیں۔ وہ کس طرح آسکتے ہیں۔

.....۴ ”عن مجمع جاریۃ الانصارۃ یقول سمعت رسول

اللہ ﷺ یقول یقتل ابن مریم الدجال بباب لد (وفی الباب وعن عمران بن حصین ونافع ابن عتبہ وابی ہریرہ وحذیفہ بن اسید وابی ہریرۃ وکیسان وعثمان ابی العاص وجابر وابی امامہ وابن مسعود وعبداللہ بن عمر وسمرہ بن جندب والنواس بن سمعان وعمر بن عوف وحذیفہ بن الیمان هذا حدیث صحیح ترمذی ج ۲ ص ۴۹، باب ماجاء فی قتل عیسیٰ بن مریم الدجال) ”یعنی سولہ صحابہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ عیسیٰ بن مریم دجال کو باب لد کے قریب عقب (افیق پر) قتل فرمائیں گے۔

.....۵ ”عن ابن عباسؓ کنافی المسجد نتذاکر فضل الانبیاء فذکرنا نوحاً بطول عبادتہ وابراہیم بخلتہ وموسیٰ بتکلیم اللہ ایاہ وعیسیٰ برفعه الی السماء وقلنا رسول اللہ افضل منه بعث الی الناس كافة

غفرلہ ماتقدم من ذنبہ وما تاخروہو خاتم الانبیاء فدخل علیہ السلام فقال فیم انتم فذکر نالہ فقال لا ینبغی لاحدان یكون خیراً من یحییٰ بن زکریا علیہ السلام فذکر انہ لم یعمل سیئۃ قط ولم یہم بہا (کشاف خرج بعضہ فی الدر المنثور ج ۴ ص ۲۶۲، من المعجم الكبير للطبرانی ج ۱۲ ص ۱۶۸، ۱۶۹، حدیث نمبر ۱۲۹۳۸) ﴿یعنی ابن عباسؓ سے ہے کہ ہم صحابہؓ مسجد میں فضیلت انبیاء کا ذکر کرتے تھے کہ نوح علیہ السلام کو طول عبادت کے ساتھ اور ابراہیم علیہ السلام کو خلت کے ساتھ اور موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ کے ساتھ اور عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھائے جانے کے ساتھ فضیلت دی اور ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ان سب سے افضل ہیں۔ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دئے گئے۔ آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ حضور ﷺ داخل ہوئے حضور ﷺ نے پوچھا تم کیا ذکر کرتے تھے۔ ہم نے بتایا حضور ﷺ نے فرمایا کسی کے لئے مناسب نہیں کہ نبی کو یحییٰ علیہ السلام سے بھی بہتر کہے۔ پھر ان کی فضیلت بیان کی کہ انہوں نے کبھی بدی نہیں کی اور نہ کبھی اس کا قصد کیا۔ ﴿

۶..... ”عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹، حدیث نمبر ۳۹۷۲۶)“، یعنی ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرا بھائی عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوگا اور ابن عباسؓ کی تفسیر پہلی تین آیتوں میں صحیح روایت کے ساتھ نقل کر چکا اور تفسیر ابن عباسؓ متوفیک ای ممیتک! اول تو غیر صحیح ہے۔ دوسرے تقدیم و تاخیر کے قائل ہیں۔ اس کی مفصل بحث بیان کر چکا۔ اگر کہا جائے کہ بخاری نے اپنی صحیح میں اس تفسیر کو تعالیقات میں ذکر کیا ہے۔ اگر یہ تفسیر صحیح نہ ہوتی تو اپنی صحیح میں ہرگز نہ لاتے۔ جواب یہ ہے کہ بخاری کو اپنی تعالیقات اور آثار کی صحت پر اقرار نہیں۔ صرف احادیث صحیحہ مسندہ پر اقرار ہے۔ چنانچہ (فتح المغیث کے ص ۲۰) پر ہے کہ: ”قول البخاری ما دخلت فی کتابی الا ما صح علی مقصودہ ہو الاحادیث الصحیحۃ المسندۃ دون التعالیق والاثار الموقوفہ علی الصحابۃ فمن بعدهم والاحادیث المترجم بہا ونحو ذلك“، یعنی بخاری کا یہ کہنا کہ میں نے اپنی کتاب میں نہیں داخل کیا۔ مگر صحیح حدیث کو وہ حدیثیں مراد ہیں۔ جو مسندہ ہیں۔ نہ تعالیقات اور آثار موقوفہ اور حدیث ترجمہ باب وغیرہ..... اور ۷۳ حدیثوں اور ۲۷ آثار سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام زندہ ہیں اور قرب قیامت میں پھر دوبارہ تشریف لائیں گے۔ اگر تفصیل منظور ہو تو رسالہ التصريح بما تواتر فی نزول المسیح مترجم حضرت شیخ الحدیث مولانا انور شاہ صاحب مدرس اول مدرسہ دیوبند ملاحظہ ہو۔

آئمہ اربعہ اور امام بخاریؒ کا مذہب یہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور اصالتاً نزول فرمائیں گے

..... حضرت امام اعظمؒ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں اور حنفیوں میں مشہور ہے کہ یہ کتاب امام اعظمؒ کی تصنیف ہے۔ ”نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء وسائر علامات یوم القيامة علی ماوردت الاخبار الصحيحة حق کائن (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص ۱۳۶، ۱۳۷)“ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور باقی تمام علامات قیامت جیسے کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے۔ ضرور ہوں گی اور امام مالک اپنی کتاب عتیبہ میں لکھتے ہیں کہ: ”وفی العتیبۃ قال مالک بینما الناس قیام یتستصفون لا قامۃ الصلوٰۃ فتغشاهم غمامۃ فاذا عیسیٰ قد نزل (عبارة صحیح مسلم مع شرح اکمال المعلوم ج ۱ ص ۴۴۶، طبع وارالکتب بیروت)“ یعنی عتیبہ میں مالک نے لکھا ہے کہ ایسی حالت میں کہ لوگ کھڑے ہوئے نماز کی تکبیر سنتے ہوں گے۔ بادل ان کو گھیر لے گا۔ پس اچانک عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صاحب مجمع البحار کو اصل کی طرف رجوع کا اتفاق نہیں ہوا اور نہ تاویل کے ہرگز محتاج نہ ہوتے۔ ”لعلہ اراد رفعہ علی السماء او حقیقتاً ویحییٰ اخر الزمان لتواتر خبر النزول (مجمع البحار ج ۱ ص ۵۳۴)“ یعنی شاید امام مالک نے موت سے مراد رفع علی السماء لیا ہے یا حقیقتاً مرنے کے بعد زندہ کئے گئے اور آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے۔ کیونکہ نزول عیسیٰ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔

..... ۳ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۳۱۸) میں ہے کہ: ”عن ابن عباسؓ انه لعلم للساعة قال اے خروج عیسیٰ بن مریم علیہما السلام قبل یوم القيامة“ یعنی ابن عباسؓ سے ہے کہ ایت انہ لعلم للساعة میں ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔ یعنی قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا ظاہر ہونا ہے۔

اور (مسند امام احمد بن حنبلؒ ج ۱ ص ۳۷۵) میں ہے کہ: ”وصححه الحاكم كما في

الفتح عن ابن مسعود عن رسول الله ﷺ قال لقيت ليلة اسرى به ابراهيم
وموسى وعيسى عليهم السلام قال فتذكروا امر الساعة فردوا امرهم الى
ابراهيم فقال لا علم لي بها فردوا امرهم الى موسى فقال لا علم لي بها فردوا
امر الى عيسى فقال اما وجبتها فلا يعلم بها احد الا الله وفيما عهد الى ربي
عز وجل ان الدجال خارج ومعى قضيبان فاذا رانى ذاب كما يذوب
الرصاص (وفى ابن ماجه ص ۲۹۹، باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم) قال
فانزل فاقتله فيرجع الناس الى بلادهم (تفسير ابن كثير ج ۲ ص ۴۰۶، زير آيت
وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به، مستدرک ج ۵ ص ۶۸۷، حديث نمبر ۸۵۴۹، ج ۵
ص ۷۵۶، حديث نمبر ۸۶۸۲) “ ﴿عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے
فرمایا کہ میں معراج کی رات میں ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے ملا
اور قیامت کے متعلق ذکر کیا۔ پہلے ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا۔ انہوں نے کہا مجھ کو اس کا
علم نہیں۔ پھر یہ امر موسیٰ علیہ السلام کے حوالہ کیا گیا۔ انہوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔ پھر آخر میں یہ
امر عیسیٰ علیہ السلام پر ڈالا گیا۔ انہوں نے کہا قیامت کے واقع ہونے کا اصل علم تو خدا کے سوا کسی کو
نہیں۔ مگر میرے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ جب دجال نکلے گا تو میں نازل ہو کر اس کو قتل کروں
گا اور مجھ کو دیکھ کر رائے کی طرح پگھلے گا۔﴾

۴..... امام شافعیؒ کا ان اماموں پر انکار نہ کرنا اور ساکت رہنا اتفاق کی دلیل ہے
اور دوسرے تمام علماء و محدثین اور تمام خاص و عام مقلدین امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے۔ اس سے
معلوم ہوا کہ امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے۔

۵..... امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری میں کتاب الانبیاء میں نزول عیسیٰ بن مريم
کا مستقل باب باندھا ہے اور اس کے تحت حدیث ابی ہریرہؓ لائے ہیں۔ جس میں قبل موت کی ضمیر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع کی گئی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں اور قبل قیامت
نزول فرمائیں گے اور ان کی موت سے پہلے سب اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔ ”روی
البخاری فی تاریخہ والطبرانی عن عبداللہ بن سلام قال یدفن عیسیٰ بن
مریم مع رسول اللہ ﷺ وصاحبیہ فیكون قبرہ رابعاً (درمنثور ج ۲

ص ۲۴۶، ۲۴۵ مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۰۹) ”یعنی بخاری نے اپنی تاریخ میں اور طبرانی نے بھی عبداللہ بن سلام سے روایت کی کہ عیسیٰ بن مریم حضور ﷺ کے ساتھ مدفون ہوں گے اور ابوبکرؓ و عمرؓ کے ساتھ اور ان کی قبر چوتھی ہوگی۔“

حیات مسیح اور ان کے نزول پر اہل اسلام کا اتفاق ہے کسی کا اختلاف نہیں معتزلہ بھی متفق ہیں۔ کیونکہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ صرف فلاسفہ اور ملاحدہ کا اختلاف ہے۔

۱..... ”واجمعت الامة على ان الله عزوجل رفع عيسى الى السماء (كتاب الابانة للشيخ الاشعرى ص ۵۳ طبع دار بن حزم بيروت)“ ﴿امت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ عزوجل نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا ہے۔﴾

۲..... ”امارفع عيسى فاتفق اصحاب الاخبار والتفسير على انه رفع ببدنه حياً وانما اختلفوا اهل مات قبل ان يرفع اوانام (تلخيص الحبير لابن حجر ج ۳ ص ۴۶۲، کتاب الطلاق طبع بيروت)“ ﴿لیکن رفع عیسیٰ علیہ السلام تمام محدثین اور مفسرین کا اتفاق ہے کہ ان کو زندہ بجسمہ اٹھایا گیا۔ ہاں اس میں اختلاف ہوا ہے کہ موت دے کر زندہ کر کے اٹھائے گئے یا سوتے سے اٹھائے گئے۔﴾

۳..... ”واجمعت الامة على ان عيسى حى في السماء ينزل الى الارض (تفسير النهر المعاد ج ۲ ص ۴۷۳)“ ﴿تمام امت کا اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں اور زمین پر نازل ہوں گے۔﴾

۴..... ”واجمعت الامة على ماتضمنه الحديث المتواتر من ان عيسى في السماء حى وانه ينزل في اخر الزمان (بحر المحيط ج ۲ ص ۷۵۶، زیر آیت اذ قال الله يعيسى انى متوفيك)“ ﴿تمام امت کا اس پر اجماع ہے۔ جو احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں ہیں اور آخر زمانہ میں نزول فرمائیں گے۔﴾

۵..... ”والاجماع على انه حى في السماء وينزل ويقتل الدجال ويؤد الدين“ (تفسير جامع البيان تلخيص ابن كثير کے حاشیہ تفسیر و جیز جو خود اسی مصنف کی ہے ص ۵۲ پر ہے) ﴿اس پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں اور نازل ہوں گے اور دجال کو قتل فرمائیں گے اور دین کی تائید فرمائیں گے۔﴾

۶..... ”وقد تواترت الاحاديث بنزول عيسى جسما و وضع ذلك

الشوکانی فی مؤلف مستقل يتضمن ذكر اورد في المهدي المنتظر والدجال والمسيح وغزّه في غيره وصحة الطبري هذا القول وورد بذلك الاحاديث المتواترة (فتح البيان ج ۲ ص ۳۴۴) “﴿عيسى عليه السلام کے جسماً نازل ہونے میں احاديث متواترہ وارد ہیں۔ علامہ شوکانی نے ایک مستقل رسالہ جو مہدی موعود اور دجال و مسیح کے بارے میں ہے۔ واضح کیا ہے اور اس کے غیر میں بھی اس کو بیان کیا ہے اور اس قول کی طبری نے تصحیح کی اور اس کے بارے میں احاديث متواترہ وارد ہیں۔﴾

..... ”ان الاحاديث الواردة في المهدي المنتظر متواترة والاحاديث الواردة في نزول عيسى بن مريم متواترة انتهى كلام الشوکانی واما الاجماع فقال السفاريني في اللوامع قد اجتمعت الامة على نزوله ولم يخالف فيه احد من اهل الشريعة وانما انكر ذلك الفلاسفة والملاحدة ممن لا يعتد بخلافه وقد انعقد اجماع الامة على انه ينزل ويحكم هذه الشريعة المحمدية وليس ينزل بشريعة مستقلة عند نزوله من السماء وان كانت النبوة قائمة به وهو متصف بها (كتاب الاذاعه ص ۷۷) “﴿پس ثابت ہو چکا کہ وہ احاديث جو مہدی موعود کے بارے میں وارد ہیں متواتر ہیں اور وہ احاديث جو نزول عيسى بن مريم کے بارے میں وارد ہیں متواتر ہیں۔ انتہی کلام شوکانی۔ لیکن اجماع پس سفارینی نے لوامع میں فرمایا کہ نزول عيسى عليه السلام پر امت کا اجماع ہے۔ کسی نے اہل شریعت میں سے اس میں خلاف نہیں کیا۔ بس صرف فلاسفہ اور ملاحدہ نے انکار کیا ہے۔ جن کے خلاف کا کچھ اعتبار نہیں اور تحقیق امت کا اجماع منعقد ہوا کہ وہ نازل ہوں گے اور شریعت محمدیہ پر حکم کریں گے اور آسمان سے نزول کے زمانہ میں شریعت مستقل لے کر نازل نہ ہوں گے۔ اگرچہ نبوت ان کے ساتھ قائم ہے اور وہ نبوت کے ساتھ متصف ہوں گے۔﴾

۸..... علامہ زنجشیری امام المعترزین لکھتے ہیں کہ: ”فان قلت كيف كان اخر الانبياء وعيسى عليه السلام ينزل في اخر الزمان قلت معنى كونه اخر الانبياء انه لا ينبأ احد بعده وعيسى ممن نبى قبله (تفسير كشاف ج ۳ ص ۵۴۴، ۵۴۵، زیر آیت ملاکان محمد ابا احد) “﴿اگر تو کہے کہ حضور ﷺ آخر الانبياء کیسے ہوئے حالانکہ عيسى عليه السلام آخر زمانہ میں نازل ہوں گے میں کہوں گا کہ آخر الانبياء ہونے کے

معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جن کو نبوت پہلے مل چکی ہے۔ ﴿معلوم ہوا کہ معتزلہ بھی اس عقیدہ میں خلاف نہیں ہیں۔ جیسا کہ عقیدہ سفارینی میں مذکور ہے۔ صرف ملاحظہ اور فلاسفہ خلاف ہیں اور بعض علماء نے جو لکھا ہے کہ معتزلہ اس کے خلاف ہیں۔ وہ وہی معتزلہ ہیں جو فلسفی العقیدہ ہو کر ملاحظہ میں جا ملے۔ یہ بالکل لایعیا بہ ہیں۔ اجماع میں ان کے خلاف سے کچھ خلل لازم نہیں آتا۔

جمیع صوفیاء کرام اور عارفین اور اہل کشف سب متفق ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام

بجسدہ آسمانوں پر زندہ ہیں اور آ خر زمانہ میں بذاتہ نزول فرمائیں گے

..... حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں کہ: ”والتاسع رفع

اللہ عزوجل عیسیٰ بن مریم الی السماء فیہ (غنیۃ الطالبین عربی ج ۲ ص ۵۵ طبع مصر) ”یعنی نویں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم کو آسمان پر اٹھایا یوم عاشورہ میں۔

..... رئیس المکاشفین شیخ اکبر محی الدین بن العربی حدیث معراج میں تحریر

فرماتے ہیں کہ: ”فلما دخل اذا بعیسیٰ علیہ السلام بجسدہ عینہ فانہ لم یمت الی آلان بل رفعہ اللہ الی ہذہ السماء واسکنہ بہا (فتوحات مکیہ ج ۳ ص ۳۴۱، باب ۳۶۷)“ اور شیخ عبدالوہاب شعرانی نے بھی (یواقیت والجوہر ج ۲ ص ۳۴) میں شیخ اکبر کی یہی عبارت تحریر فرمائی ہے۔ ﴿جب اس آسمان میں حضور ﷺ داخل ہوئے تو عیسیٰ علیہ السلام کو بعینہ اسی جسم کے ساتھ دیکھا کیونکہ وہ اس وقت تک مرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس آسمان پر اٹھایا اور اس آسمان میں ان کو ٹھہرایا ہے۔ ﴿

اور لکھتے ہیں کہ: ”ان عیسیٰ علیہ السلام نبی ورسول وانہ لا خلاف انہ ینزل فی آخر الزمان حکماً مقسطاً عدلاً بشرعنا (فتوحات مکیہ ج ۲ ص ۳ باب ۷۳)“ یعنی بے شک عیسیٰ بن مریم نبی اور رسول ہیں اور بے شک اس میں خلاف نہیں کہ آ خر زمانہ میں نازل ہوں گے اور ہماری شریعت کے ساتھ نہایت عدل کے ساتھ حکومت کریں گے۔

”ابقی اللہ تعالیٰ بعد رسول اللہ ﷺ من الرسل الاحیاء باجسادہم فی ہذہ الدار الدنیا ثلاثہ وهم ادریس علیہ السلام بقی حیاً بجسدہ واسکنہ اللہ فی السماء الرابعۃ والسموات سبع ہن من عالم الدنیا.....“ وابقی

فی الارض ایضاً الیاس و عیسیٰ و کلاهما من المرسلین (فتوحات مکیہ ج ۲ ص ۵، باب ۷۳) ”یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں تین رسولوں کو ان کے انہی جسموں کے ساتھ زندہ رکھا ہے۔ ایک ادریس علیہ السلام جو بحسدہ چوتھے آسمان پر زندہ سکونت پذیر ہیں اور ساتوں آسمان عالم دنیا میں ہیں..... اور زمین میں الیاس علیہ السلام کو اور عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ رکھا ہے۔ حالانکہ دونوں رسول ہیں۔

۳..... اور شیخ عبدالوہاب شعرائی لکھتے ہیں اور شیخ اکبر نے (فتوحات کے باب ۳۵۳) میں لکھا ہے کہ: ”وقد جاء الخبر الصحيح في عيسى عليه السلام وكان ممن اوحى اليه قبل رسول الله ﷺ انه اذ انزل اخر الزمان لا يؤمننا الا بنا اى بشريعتنا وسنتنا مع اوله الكشف التام اذا نزل زيادة على الالهام الذى يكون له كما لخواص هذه الامة (يواقيت ج ۲ ص ۸۴)“، یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں صحیح حدیث آچکی ہے کہ حضور ﷺ سے پہلے ان پر وحی کی جاتی تھی۔ لیکن جب آخر زمانہ میں نازل ہوں گے تو ہماری شریعت اور سنت پر حکومت و امامت فرمائیں گے اور جب نازل ہوں گے تو الہام سے بڑھ کر ان کو کشف تام ہوگا۔

۴..... اور شیخ عبدالوہاب شعرائی لکھتے ہیں کہ: ”فان قيل فما الدليل على نزول عيسى عليه السلام من القرآن فالجواب الدليل على نزوله قوله تعالى وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته اى حين ينزل ويجمعون عليه وانكرت المعتزلة والفلاسفة واليهود والنصارى عروجه بجسده الى السماء وقال تعالى في عيسى عليه السلام وانه لعلم للساعة قرى لعلم بفتح اللام والعين والضمير فى انه راجع الى عيسى عليه السلام بقوله تعالى ولما ضرب ابن مريم مثلاً ومعناه ان نزوله علامة القيامة وفى الحديث فى صفة الدجال فبينما هم فى الصلوة اذ بعث الله المسيح ابن مريم فنزل عند المنارة البيضاء شرقى دمشق..... فقد ثبت نزوله عليه السلام بالكتاب والسنة وزعمت النصارى ان ناسوته صلب ولا هوته رفع والحق انه رفع بجسده الى السماء والايمان بذلك واجب قال تعالى بل رفعه الله اليه (يواقيت ج ۲ ص ۱۴۶)“ ﴿اگر کہا جائے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن سے دلیل کیا ہے تو جواب یہ ہے کہ

ان کے نزول پر ایک تو یہ قول باری تعالیٰ دلیل ہے۔ وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن قبل موتہ! یعنی جب نازل ہوں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے اور معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود اور نصاریٰ ان کے آسمان پر اٹھائے جانے سے انکار کرتے ہیں اور دوسرا یہ قول باری تعالیٰ دلیل ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ وانہ لعلم للساعة! یعنی ان کا نزول قیامت کی علامت ہے۔ تیسرے حدیث دجال کے بیان میں ہے کہ اس حالت میں کہ لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو دمشق کے شرقی منارے سفید کے پاس نازل فرمائیں گا..... پس عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ان کے ناسوت کو سولی دی گئی اور ان کے لاهوت کو اٹھالیا گیا اور حق یہ ہے کہ ان کو بجسہ آسمان پر اٹھالیا گیا اور اس پر ایمان واجب ہے۔ بقولہ تعالیٰ بل رفعہ اللہ الیہ! ﴿۵..... اور شیخ محمد اکرم صابری تحریر فرماتے ہیں کہ: ”یک فرقہ برآں رفتہ

اندکہ مہدی آخر الزمان عیسیٰ بن مریم است و این روایت بغایت ضعیف است زیر اکہ اکثر احادیث صحیح و متواتر از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ورود یافتہ کہ مہدی از بنی فاطمہؑ خواهد بود عیسیٰ بن مریم باو اقتداء کردہ نماز خواهد گذارد و جمیع عارفان صاحب تمکین بر این متفق اند چنانچہ شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ در فتوحات مکی مفصل نوشتہ است کہ مہدی آخر الزمان از آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم من اولاد فاطمہ زہراءؑ ظاہر شود و اسم او اسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باشد (اقتباس الانوار ص ۷۲)“

مرزائی صرف دجل کی رو سے اتنا نقل کرتے ہیں کہ: ”بعضے برانند کہ روح عیسیٰ علیہ السلام در مہدی بروز کند و نزول عبارت از این بروز است مطابق این حدیث لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم (اقتباس الانوار ص ۵۲)“

حالانکہ اس کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ: ”و این مقدمہ بغایت ضعیف است“

۶..... حضرت مجدد الف ثانی لکھتے ہیں کہ: ”وخاتم این منصب سید البشر است حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول متابع شریعت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم خواهد بود (مکتوب ج ۱ ص ۶۳۶ مکتوب نمبر ۳۰۱)“

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ از آسمان نزول خواهد فرمود“

متابعت شریعت خاتم الرسل ﷺ خواہد نمود (مکتوب ۱۷ دفتر سوم ص ۳۰۵)“

نوٹ! مرزا قادیانی کا کشف اور الہام جب تمام اہل کشف کے اجماع کے خلاف ہے تو اس کشف کے جھوٹ یا غلط ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ اہل کشف تو فرما چکے ہیں کہ: ”انہ رفع بجسده الی السماء والایمان بذلك واجب“ اور جمیع عارفان صاحب تمکین بریں متفق اند اور مرزا قادیانی اس کو شرک بتلاتے ہیں۔

فائدہ

حضرت عمرؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو جو قادیسیہ میں حاکم تھے۔ لکھا کہ نضله بن معاویہ انصاری کو حلوان عراق کی طرف جہاد کے لئے روانہ کر، چنانچہ سعد نے نضله کو تین سو سوار کے ساتھ بھیجنا فتح کے بعد ایک پہاڑ کے قریب نماز کے لئے اذان کہنا شروع کی پہاڑ سے اجابت کی آواز آتی تھی۔ جب نضله اذان سے فارغ ہوئے تو سب لوگ ۳۰۰ کہنے لگے کیا اس پہاڑ میں کوئی فرشتہ ہے یا جن یا کوئی اللہ کا نیک بندہ۔ پکار کر آواز دی، اے! اللہ کے بندے! ذرا اپنی صورت بھی دکھا دے۔ ہم سب لشکر رسول اللہ کے اور عمرؓ خلیفہ وقت کے بھیجے ہوئے ہیں۔ پس اسی وقت ایک سفید ریش اور سر پہاڑ کی شگاف میں سے نکلا اور السلام علیکم کہا۔ سب نے جواب دیا۔ پوچھا تو کون ہے؟۔ جواب دیا میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا وصی، زریت بن برثملا ہوں اس نے مجھے اس پہاڑ میں ساکن کیا ہے اور میرے لئے دعا کی ہے کہ جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل نہ ہوں اور آپ سے دوبارہ نہ ملوں زندہ رہوں۔ (اس حدیث میں الیٰ حسین نزولہ من السماء کا لفظ ہے) اور میری طرف سے عمرؓ کو سلام کہہ دو اس کے بعد کچھ نصیحتیں کیں۔ چنانچہ سلام پہنچایا گیا۔ حضرت عمرؓ نے پھر سعدؓ کو لکھا کہ اپنے ساتھ مہاجرین اور انصار کو لے کر اسی پہاڑ پر جاؤ اور میرا سلام کہو۔ چنانچہ سعدؓ چار ہزار مہاجرین اور انصار کے ساتھ وہاں گئے اور چالیس دن وہیں اذان کہہ کر نماز پڑھتے رہے۔ مگر پھر وہ نظر نہ آئے۔“

(ازالة الخفاج ۲ ص ۱۶۷، ۱۶۸)

مکاشفات عمرؓ میں یہ موجود ہے اور شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے (فتوحات مکہ ج ۱ ص ۲۲۳، ۲۲۴، باب نمبر ۳۶) میں اس کی اسناد کو کشفی طور پر صحیح کہا ہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہو گیا کہ حضرت عمرؓ اور چار ہزار مہاجرین اور انصار صحابہؓ سب کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بقید

حیات ہیں اور قرب قیامت میں نزول فرمائیں گے۔ ورنہ تمام صحابہؓ واقعہ سن کر اور جنہوں نے دیکھا دیکھ کر یہ فرماتے کہ یہ غلط کہہ رہا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بصوص قطعہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ وہ کشمیر میں مرچکے ہیں یہ تو شرکیہ عقیدہ ہے۔ بلکہ تمام صحابہؓ زیت بن برشلہ کی ملاقات کے شوق میں تشریف لے گئے اور سب نے اس کے بیان کو صحیح سمجھا۔

خاندان رسالت کا عقیدہ یعنی امام حسنؓ اور امام زین العابدینؓ اور امام باقرؓ اور امام جعفرؓ اور امام محمد بن الحنفیہؓ سب کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور قرب قیامت میں نازل ہوں گے۔

..... ”عن جعفر عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ ﷺ..... کیف تہلک امة انا اولہا والمہدی وسطہا والمسیح اخرہا (رواہ رزین مشکوٰۃ ص ۵۵۳، باب ثواب ہذہ الامۃ، ویسمیٰ مثل ہذا السند سلسلۃ الذهب، ازمرقاۃ ج ۱۱ ص ۴۶۷، باب ثواب ہذہ الامۃ الفصل الثالث فی حاشیتہا)“ ﴿حضرت امام جعفر صادقؓ نے اپنے والد حضرت امام محمد باقرؓ سے اور حضرت امام محمد باقرؓ نے اپنے دادا حضرت امام حسنؓ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا..... کیونکر ہلاک ہو سکتی ہے یہ امت۔ اس کے اوّل میں ہوں اور درمیان میں مہدی اور آخر میں مسیح علیہم السلام۔ ﴿اس حدیث کی سند کو سلسلۃ الذهب کہا جاتا ہے۔ یعنی سونے کی لڑی۔

.....۲ ”اخرج عبد اللہ بن حمید وابن المنذر عن شہر بن حوشب وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ عن محمد بن علی بن ابی طالب یعنی ابن الحنفیہ..... ان عیسیٰ لم یمت وانہ رفع الی السماء وھو نازل قبل ان تقوم الساعة (درمنثور ج ۲ ص ۲۴۱)“ ﴿یعنی محمد بن الحنفیہ حضرت علیؓ کے صاحبزادے اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں اور وہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور وہی اتریں گے۔ قیامت سے پہلے۔ ﴿

مرزا قادیانی نے جن علماء باللہ پر موت مسیح کا اتہام لگایا ہے وہ سب حیات مسیح کے

قائل ہیں۔

-۱ حضرت عباسؓ کا مذہب اور ان کے آثار صحیحہ میں پہلے نقل کر چکا۔
-۲ اور حضرت امام مالکؒ کا مذہب عتیبیہ سے ابھی نکل کر چکا۔
-۳ امام بخاریؒ کا مذہب بھی بیان کر چکا۔
-۴ اور شیخ اکبر محی الدین ابن العربی کا مذہب بھی بیان ہو چکا۔
-۵ علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ: ”ہذا مع سماعہم قول اللہ تعالیٰ

ولکن رسول اللہ ﷺ وخاتم النبیین وقول رسول اللہ ﷺ لا نبی بعدی فکیف یتجیز مسلم ان یتثبت بعدہ علیہ السلام نبیاً فی الارض حاشاما استثناء رسول اللہ ﷺ فی الآثار المسندۃ الثابتۃ فی نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام فی آخر الزمان (کتاب الفصل فی الملل والنحل ج ۳ ص ۱۱۳، ۱۱۴ طبع بیروت) ﴿قول باری تعالیٰ ولكن رسول الله وخاتم النبيين و لا نبی بعدی﴾ کا فرمان لا نبی بعدی سن کر کوئی مسلمان حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کے ثبوت کو کیسے جائز تسلیم کر سکتا ہے۔ سوائے نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آخر زمانہ میں جو رسول اللہ ﷺ نے احادیث صحیحہ مسندہ میں اس کا استثناء فرمایا ہے۔ ﴿

اور لکھتے ہیں کہ: ”واما من قال ان اللہ عزوجل هو فلان لانسان بعینہ او ان اللہ یحل فی جسم من اجسام خلقہ او ان بعد محمد ﷺ نبیاً غیر عیسیٰ بن مریم فانہ لا یختلف اثنان فی تکفیرہ لصحة قیام الحجة بكل هذا علی کل احد (کتاب الفصل فی الملل والنحل ج ۲ ص ۲۶۹ طبع بیروت) ﴿جس شخص نے کسی انسان معین کو کہا کہ یہ اللہ ہے۔ یا کہا کہ اللہ اپنی خلقت کے اجسام میں سے کسی جسم میں حلول کرتا ہے۔ یا کہا کہ محمد ﷺ کے بعد بھی نبی ہے۔ سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ پس ایسے شخص کی تکفیر میں دو آمیوں کا اختلاف نہیں۔ کیونکہ ہر ہر بات کے ساتھ ہر ایسے شخص پر حجت قائم ہو چکی ہے۔ ﴿اس سے معلوم ہوا کہ علامہ ابن حزم نزول عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں۔ یہ مرزا قادیانی کی کمال دیانت ہے یا خود غرضی میں انہماک ہے کہ بغیر اصل کی طرف رجوع کئے ہوئے ادھر ادھر سے تمسک پکڑتے ہیں۔

.....۶ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ: ”نیز از ضلالت ایشاں یعنی نصاریٰ یکے آنست کہ جزم میکنند کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

مقتول شدہ است وفی الواقعہ درقصہ عیسیٰ علیہ السلام اشتباہے واقع شدہ بود رفع بر آسمان راقتل گمان کردند وکابراً عن کابرهما غلط را روایت نمودند خدا تعالیٰ در قرآن شریف ازالہ شبہ فرمودہ کہ وماقتلوه وما صلبوه ولكن شبہ لهم (فوز الکبیر ص ۱۱) ”اور شاہ صاحب ترجمہ قرآن میں فلما توفیتنی کے معنی لکھتے ہیں کہ: پس ہر گہ کہ برداشتی مرا!

..... علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ: ”وصعود الادمی ببدنه الى السماء قد ثبت فی امر المسيح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فانه صعد الى السماء وسوف ينزل الى الارض وهذا مم یوافق النصارى علیہ المسلمین فانهم یقولون ان المسيح صعد الى السماء ببدنه وروحه كما یقوله المسلمون ویقولون انه سوف ينزل الى الارض ایضاً كما یقوله المسلمون وكما اخبره النبى صلی اللہ علیہ وسلم فی الاحادیث الصحیحة لا کن كثيراً من النصارى یقولون انه صعد بعد ان صلب وانه قام من القبر وكثیر من اليهود یقولون انه صلب ولم یقم من قبره واما المسلمون وكثیر من النصارى فیقولون انه لم یصلب ولا کن صعد الى السماء بلا صلب والمسلمون ومن وافقهم من النصارى یقولون انه ينزل الى الارض قبل القيامة وان نزوله من اشراط الساعة كما دل على ذلك الكتاب والسنة وكثیر من النصارى یقولون ان نزوله هو یوم القيامة وانه هو اللہ الذى یحاسب الخلق (الجواب الصحیح لمن بدل دین المسيح ج ۴ ص ۱۶۹، ۱۷۰)“

اور لکھتے ہیں کہ: ”هذا تفسیر قوله تعالى وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موته ای یؤمن بالمسیح قبل ان یموت حین نزوله الى الارض وحينئذ لا یبقى یهودی ولا نصرانی ولا یبقى دین الادیان الاسلام وهذا موجود فی نعتہ عند اهل الكتاب (ج ۳ ص ۳۲۵، فصل الادیانات السابقة بشرت بمحمد والمسیح)“ ﴿آدمی کا بدن سمیت آسمان کی طرف صعود عیسیٰ علیہ السلام کے امر میں ثابت ہو چکا۔ کیونکہ وہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر زمین پر نازل ہوں گے اور اس عقیدے میں نصاریٰ بھی مسلمان کے موافق ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کی طرح نصاریٰ بھی کہتے ہیں

کہ مسیح علیہ السلام ببدنہ وروحہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ پھر زمین پر اتریں گے۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے۔ لیکن بہت سے نصاریٰ کہتے ہیں کہ بعد صلیب کے اٹھائے گئے اور قبر میں سے اٹھے اور بہت سے یہود کہتے ہیں کہ وہ صلیب دئے گئے اور قبر سے نہیں اٹھے۔ لیکن مسلمان اور بہت سے نصاریٰ کہتے ہیں کہ وہ ہرگز صلیب پر نہیں لٹکائے گئے۔ بلکہ بلا صلیب آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر مسلمان اور بعض نصاریٰ جو مسلمانوں کے موافق ہیں کہتے ہیں کہ وہ قیامت سے پہلے زمین پر اتریں گے اور ان کا نزول قیامت کی علامت ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور بہت سے نصاریٰ کہتے ہیں کہ ان کا نزول ہی قیامت کا دن ہے اور وہی اللہ ہیں جو خلقت سے حساب کتاب لیں گے اور (ج ۳ ص ۳۲۵) میں ہے کہ یہی تفسیر ہے اس قول باری تعالیٰ کی وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ! یعنی مسیح پر ایمان لائیں گے۔ جب وہ زمین پر اتریں گے۔ ان کے مرنے سے پہلے اور اس وقت نہ کوئی یہودی باقی رہے گا اور نہ نصرانی اور نہ کوئی دین باقی رہے گا۔ مگر دین اسلام۔ ﴿

۸..... علامہ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ: ”ان المسیح رفع وصعد الی السماء (هدایۃ الحیاری من الیہود والنصاری ج ۲ ص ۶۳)“ یعنی مسیح علیہ السلام آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔

اور لکھتے ہیں کہ: ”ان المسیح نازل من السماء فیکم بکتاب اللہ وسنة رسوله (ص ۱۰۴)“ یعنی بے شک مسیح آسمان سے تمہارے اندر اتریں گے اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کریں گے۔

اور اسی میں ہے کہ: ”ومسیح المسلمین الذی ینتظرونہ هو عبد اللہ ورسوله وروحہ وکلمتہ القاہ الی مریم العذراء البتول عیسیٰ بن مریم اخو عبد اللہ ورسوله محمد بن عبد اللہ فیظہر دین اللہ وتوحیدہ ویقتل اعداء عباد الصلیب الذین اتخذوہ وامہ الہین من دون اللہ واعداء الیہود الذین رفوہ وامہ بالعظائم فهذا هو الذی ینتظرہ المسلمون وهو نازل علی المنارة الشریقیة بد مشق واضعاً یدیہ علی منکبى ملکین یراہ الناس عیاناً بابصارهم نازلاً من السماء فیحکم بکتاب اللہ وسنة رسوله..... وتعتقد الملل کلها فی زمانہ ملة واحدة“

اور دوسری جگہ ہے کہ: ”وان ربه تعالى اكرم عبده ورسوله ونزهه وصهانہ ان ينال اخوان القرده منه مازعمته النصرای انهم نالوه منه بل رفعه الله اليه مؤيداً منصوراً لم يشكه اعداءه فيه بشوكة ولا نالته ايديهم باذی فرفعه اليه واسكنه سماءه وسيعهوده الى الارض ينتقم به من مسيح الضلال واتباعه ثم يكسر به الصليب ويقتل به الخنزير ويعلى به الاسلام ينصر به ملة اخيه واولى الناس به محمد عليه الصلوة والسلام (منقول از عقيدة الاسلام ص ۱۰۹، ۱۱۰)“ ﴿اور جس مسیح علیہ السلام کے مسلمان منتظر ہیں وہ وہی ہیں جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ جو مریم بتول کنواری کی طرف اس کو ڈالا۔ یعنی عیسیٰ بن مریم حضور رسول اللہ ﷺ کے بھائی وہ دین اور توحید الہی کو غلبہ دیں گے اور اللہ کے دشمن صلیب پرستوں کو جنہوں نے ان کو اور ان کی ماں کو اللہ کے سوا معبود بنایا قتل کریں گے اور اللہ کے دشمن یہود کو جنہوں نے ان کو اور ان کی ماں کو بڑے بڑے عیب لگائے۔ یہ ہیں وہ جن کے مسلمان منتظر ہیں اور وہ دمشق کے شرقی منارہ پر دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ لوگ ان کو آسمان سے اترتے ہوئے کھلم کھلا آنکھوں سے دیکھیں گے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر حکم کریں گے..... اور ان کے زمانہ میں تمام مذہب مٹ کر ایک مذہب اسلام رہ جائے گا۔﴾

﴿ترجمہ عبارت ثانی: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے اور رسول کا اکرام کیا اور ان کو یہودی بندروں کے بھائی کی ایذا سے محفوظ رکھا۔ جس کو نصاریٰ نے گمان کیا ہے کہ آپ کو یہود نے ایذا دی بلکہ اللہ نے ان کو مؤید اور منصور اپنی طرف اٹھایا کہ دشمن ایک کاٹا بھی نہ چھو سکے اور نہ ہاتھوں سے کوئی ایذا پہنچا سکے۔ پس اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھایا اور اپنے آسمان میں ان کو ساکن کیا اور پھر زمین کی طرف لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے دجال مسیح ضلال اور اس کے گروہ کو ہلاک کر دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور اسلام کو بلند کرے گا اور حضور ﷺ کے مذہب اسلام کو مدد کرے گا۔﴾

مرزا قادیانی کو اقرار ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی پیشین گوئی اول درجہ کی پیشین گوئی ہے اور اصحاب ستہ میں مذکور ہے۔ اس کو تو اتر کا اول درجہ حاصل ہے۔

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ”مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی

پیش گوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں کہی گئی ہیں کوئی پیشین گوئی اس کے ہم پلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی تو اتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۵۵۷، خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

مرزا قادیانی ہی کے اصول مسلمہ سے حیات عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہے
مرزا قادیانی ایک عادت الہیہ لکھتے ہیں کہ: ”خدا ان کو موت نہیں دیتا جب تک وہ کام پورا نہ ہو جائے۔ جس کے لئے وہ بھیجے گئے ہیں اور جب تک پاک دلوں میں ان کی قبولیت نہ پھیل جائے تب تک البتہ سفر آخرت ان کو پیش نہیں آتا۔“ (ازالہ اوہام ص ۴۳۸، خزائن ج ۳ ص ۳۳۸)
اور اس سے قبل لکھا ہے کہ: ”گو حضرت مسیح علیہ السلام جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعے سے اچھا کرتے رہے۔ مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۳۱۰، ۳۱۱، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸ حاشیہ)

ان دونوں فقروں کے ملانے سے ظاہر ہے کہ چونکہ عیسیٰ علیہ السلام ہدایت کرنے میں ناکام رہے اور عادت الہیہ ہے کہ جب تک وہ کام کہ جس کے لئے وہ بھیجے گئے پورا نہ ہو موت نہیں دی جاتی۔ لہذا وہ زندہ ہیں۔ قرب قیامت میں نازل ہو کر ہدایت کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ اس کے بعد سفر آخرت پیش آئے گا۔ ہاں حضور ﷺ چونکہ خاتم النبیین اور کافۃ الناس رسول اللہ ہیں اور حضور ﷺ ہی کے احکام قیامت تک رہیں گے اور آپ کی بعثت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہو چکی۔ لہذا اب ان کا ہدایت میں کامیاب کرنے کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ نزول کے بعد بحیثیت خلیفہ نبی صاحب الزمان محمد ﷺ کے اپنی قوم کو ان کی تمام شریکات کو مٹا کر اور کسر صلیب کر کے موحدوں میں داخل فرمادیں اور یہودیت کو بھی فنا کر دیں۔

انجیل سے بھی ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
آسمان پر زندہ اٹھائے گئے اور پھر آئیں گے

..... ”اور وہ یہ کہہ کر ان کے دیکھتے ہوئے اوپر اٹھایا گیا اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپا لیا اور وہ اس کو آسمان پر جاتے ہوئے تاکتے ہی تھے کہ دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس آ کھڑے ہوئے اور بولے اے جلیلی مرد تم کیوں کھڑے آسمان کی

طرف دیکھتے ہو۔ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے اسی طرح پھر آئے گا۔“

(انجیل اعمال باب آیات ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، کلام مقدس حصہ دوم ص ۱۵۲، طبع سوسائٹی آف سینٹ پال روما ۱۹۵۸ء)
 ۲..... ”تم سن چکے ہو کہ میں نے تم کو کہا کہ میں جاتا ہوں اور تم پاس پھر آتا ہوں۔“

(انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۸ از کلام مقدس حصہ دوم ص ۴۱ طبع ایضاً)
 ۳..... ”اور عنقریب میرا ایک شاگرد مجھے تیس سکوں کے ٹکڑوں کے بالعوض بیچ ڈالے گا اور اس بناء پر مجھ کو اس بات کا یقین ہے کہ جو شخص مجھے بیچے گا۔ وہ میرے ہی نام سے قتل کیا جائے گا اس لئے کہ اللہ مجھ کو زمین سے اوپر اٹھائے گا اور بے وفا کی صورت بدل دے گا۔ یہاں تک کہ ہر ایک خیال کرے گا کہ میں ہوں۔ مگر جب مقدس محمد رسول اللہ ﷺ آئے گا وہ اس بدنامی کے دھبہ کو مجھ سے دور کر دے گا۔“

(انجیل بریناس ص ۲۱۸، باب ۱۱۲ آیت ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، کشمیر بک ڈپونٹنگمری ۱۹۱۶ء)

عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا نزول احادیث متواترہ سے ثابت ہے

خبر متواترہ وہ خبر ہے۔ جس کے نقل کرنے والوں کی تعداد اس کثرت سے پائی جائے کہ ان کی کثرت و حیثیت کو دیکھ کر عقل کو یہ گنجائش نہ ہو کہ ان سب کا جھوٹ پر متفق ہو جانا تسلیم کر لے۔ مثلاً بغداد کو ہم نے دیکھا نہیں۔ سنکندر و دارا کو ہم نے دیکھا نہیں۔ لیکن ان کے وجود کا علم بوجہ خبر متواترہ یقینی اور قطعی ہے۔ اسی طرح حدیث متواترہ کو سمجھنا چاہئے کہ جس حدیث کو آنحضرت ﷺ سے روایت کرنے والے آپ کے عہد مبارک سے لے کر آج تک اس کثرت سے ہوں کہ ان کا کسی خلاف واقعہ بات پر اتفاق کر کے جھوٹ بولنا محال ہو وہ حدیث متواترہ ہے۔ اس کے کلام نبوی ہونے کا یقین بالکل بدیہی ہوتا ہے اور اسی لئے تمام امت کا اجماعی فیصلہ ہے کہ حدیث متواترہ پر ایمان لانا قرآن کی طرح فرض اور اس کا انکار کفر صریح ہے۔ کیونکہ وہ درحقیقت ایک حدیث کا انکار نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا انکار اور آپ کے صدق و دیانت پر حملہ ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے کا یہ مطلب کسی کے نزدیک نہیں ہو سکتا کہ آپ کے حلیہ شریفہ اور آپ کی جسمانی کیفیات پر ایمان لائے۔ بلکہ ایک نبی پر ایمان لانے کا اس کے سوا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا کہ ان کے ہر قول پر جو یقیناً معلوم ہو جائے کہ نبی نے فرمایا ہے۔ یقین کرے۔ اس میں کوئی شک بھی نہ کرے۔ اس کے بعد یہ معلوم کر

لینا کوئی دشوار نہیں کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متواتر المعنی میں چنانچہ حضرت مولانا مولوی انور شاہ صاحب کشمیری صدر المدرسین مدرسہ عالیہ دیوبند نے رسالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح میں ۷۳ حدیثیں اور ۱۲۷ آثار صحابہؓ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و نزول کے متعلق لکھی ہیں۔ مشتمل نمونہ از خروارے چند حدیثیں یہاں بیان کرتا ہوں۔

آسمان سے اتریں گے

..... ۱ ”عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل اخی عیسیٰ بن مریم من السماء (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹، حدیث نمبر ۳۹۷۲۶)“
 ﴿ابن عباسؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میرا بھائی عیسیٰ علیہ السلام مریم علیہا السلام کا بیٹا آسمان سے اترے گا۔﴾

..... ۲ ”عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء و امامکم منکم (کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص ۴۲۴)“ ﴿ابو ہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تمہارا کیا ہی حال ہوگا۔ جب کہ تمہارے اندر مریم علیہا السلام کے بیٹے آسمان سے اتریں گے درانحالے کے تمہارا امام بعض تمہارا ہوگا۔ (یعنی امام مہدی)﴾

اس حدیث ابو ہریرہؓ میں یہ بھی ہے کہ: ”اذ انزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰، باب نزول عیسیٰ بن مریم، مسلم ج ۱ ص ۸۷، باب نزول عیسیٰ بن مریم، مشکوٰۃ ص ۴۸۰، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، ابوداؤد ترمذی ج ۲ ص ۴۷، باب ماجاء فی نزول عیسیٰ بن مریم)“

نزول کا معنی

اور دیگر بعض احادیث میں ینزل فیکم ابن مریم وغیرہ الفاظ ہیں۔ لیکن نزول کے معنی بالکل رفع کے خلاف ہیں۔ جو آیت رفعہ اللہ الیہ میں ہے۔ کیونکہ اسی کے مقابلہ میں ہے۔ پس اگر رفع کے معنی بقول مرزا قادیانی رفع عزت ہے تو یہاں نزول کے معنی نزول ذلت ہوں گے معاذ اللہ!..... اور اگر رفع کے معنی رفع جسمانی ہے تو نزول سے بھی مراد نزول جسمانی ہے۔ لہذا سب جگہ نزول من السماء ہی مراد ہے اور امامکم منکم کے معنی یہ بھی

ہو سکتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام تمہارے امام ہوں گے۔ تم میں سے ہو کر یعنی قرآن و سنت کی اقتداء کریں گے۔ لیکن مرزائی معنی کہ تم میں پیدا ہوں گے۔ اس کا سوائے خود غرضی کے اور کوئی منشاء صحیح نہیں۔ کیونکہ ”قد انزلنا علیکم لباسا (اعراف: ۲۶)“ اور ”وانزلنا الحديد (حدید: ۲۵)“ اور ”انزل لکم من الانعام ثمانية ازواج (الزمر: ۶)“ وغیرہ سب میں یہ مطلب ہے کہ ہم نے اس چیز کو اتارا جو پیدائش رزق یا لباس یا لوہا یا چارپائے وغیرہ کے اسباب ہیں۔ جیسے اردو کا محاورہ ہے کہ جب پانی برستا ہے تو کہتے ہیں اتناج برس رہا ہے۔ (تفسیر کبیر دیکھو)

اور حدیث میں دجال کے متعلق جوینزل آیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ احد کے پیچھے اپنے گدھے سے اتر کر ٹھہرے گا۔ منزل کو منزل بھی اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ اکثر مسافر اپنی سواری سے اپنے سامان کو اتارتے ہیں۔ ”قد انزل اللہ الیکم ذکراً رسولاً (طلاق: ۱۰)“ میں اول ذکر مصدر رسولاً اس کا مفعول ہے۔ یعنی ذکر رسول اللہ ﷺ کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا یا ذکر سے مراد قرآن یا جبرائیل علیہ السلام ہے اور رسول اللہ ﷺ اس سے بدل ہے۔ یا ”انزل اللہ ذکراً وارسل رسولاً (کشاف ج ۴ ص ۵۶۰، کبیر ج ۳۰ ص ۳۸، بیضاوی ج ۲ ص ۳۸۳)“

اور پھر یہ نزول رفع کے مقابلہ میں واقع نہیں ہے اور نہ نزول کی وہ صورت ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کے لئے حدیث صحیح میں ہے کہ دمشق کے مشرقی منارہ سفید پر دو چادریں پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے زمین پر اتریں گے۔

زمین پر اتر کر ۴۰، ۴۵ برس زندہ رہیں گے
مدینہ طیبہ میں حضور ﷺ کے پاس دفن کئے جائیں گے

۳..... ”عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ ينزل عيسى بن مريم الى الارض فيتزوج ويولد له ويمكث خمسا واربعين سنة ثم يموت فيدفن معي في قبري فاقوم انا وعيسى بن مريم في قبر واحد بين ابي بكر وعمر (رواه ابن الجوزي في كتاب الوفاء ۸۳۲ باب في حشر عيسى بن مريم مع نبينا، مشکوة ص ۴۸۰، باب نزول عيسى عليه السلام)“ ﴿عبداللہ بن عمر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عیسیٰ علیہ السلام بیٹا مریم علیہا السلام کا زمین پر اترے

گا۔ پس نکاح کرے گا اس کے اولاد ہوگی۔ ۴۵ برس رہیں گے پھر مریں گے۔ میرے قبرستان میں میرے ساتھ دفن کئے جائیں گے۔ پھر میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبرستان سے ابو بکرؓ و عمرؓ کے بیچ میں اٹھیں گے۔ ﴿

تاریخ انجمیس جلد اول کے ص ۴۶ پر ہے کہ: ”وفی ربیع الابرار عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ اذا هبط اللہ عیسیٰ فانہ یعیش فی ہذہ الامۃ ماشاء اللہ ثم یموت بمدینتی ہذہ ویدفن الی جانب قبر عمرؓ فطوبیٰ لا بی بکرؓ و عمرؓ فانہما یحشران بین نبیین . انتھی“

”واخرج البخاری فی تاریخہ والطبرانی عن عبد اللہ بن سلام قال یدفن عیسیٰ بن مریم مع رسول اللہ وصاحبہ فیكون قبرہ رابعاً (درمنثور ج ۲ ص ۲۴۵، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۰۹)“ ﴿بخاری نے اپنی تاریخ میں اور طبرانی نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صاحبینؓ (ابو بکرؓ اور عمرؓ) کے ساتھ دفن کئے جائیں گے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی۔ ﴿

اور ترمذی میں ہے کہ: ”عن عبد اللہ بن سلام مکتوب فی التورۃ صفة محمد و عیسیٰ بن مریم یدفن معہ وقال ابو مودود وقد بقی فی البیت موضع قبر (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۲، ابواب المناقب)“ ﴿عبد اللہ بن سلام سے ہے کہ حضور ﷺ کی صفت تورات میں لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ بن مریم حضور ﷺ کے پاس مدفون ہوں گے اور ابو مودود نے کہا کہ گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ ﴿

۴..... (منتخب کنز العمال بر حاشیہ مسند امام احمد ج ۶ ص ۵۷ اور کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۲۰، حدیث نمبر ۲۸۷۳۹) میں حدیث ہے کہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد زندہ رہوں گی۔ پس آپؐ اجازت فرمادیں کہ آپ کے پہلو میں دفن کی جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس سوائے میری قبر اور ابو بکرؓ و عمرؓ و عیسیٰ بن مریم کی قبر کے کسی کی گنجائش نہیں۔

نوٹ! حضرت عائشہؓ کی زندگی میں ان کے حجرے میں تین ہی چاند گرے۔ لہذا حضرت عائشہؓ کا خواب یہی صحیح ہے۔ لیکن عیسیٰ علیہ السلام عائشہؓ کے انتقال کے سینکڑوں برس بعد مدفون ہوں گے۔ جب کہ حجرہ عائشہؓ نہ ہوگا۔ کیونکہ نسبت ملکیت ان کی زندگی تک ہے۔ فافہم!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک مرے نہیں
دوبارہ خود شریف لائیں گے پھر مریں گے

۵..... ”عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ الانبیاء اخوة لعلات

امہاتہم شتیٰ و دینہم واحد اونا اولی الناس بعیسیٰ بن مریم لانہ لم یکن نبی بینی و بینہ وانہ نازل (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۰۵، مسند احمد ج ۲ ص ۴۳۷) ﴿ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام انبیاء علیہم السلام آپس میں علاقائی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں اور دین ایک ہے۔ یعنی فروعات میں اختلاف ہے اور اصول سب کے متحد ہیں اور میں عیسیٰ بن مریم سے زیادہ قریب ہوں۔ کیونکہ ان کے درمیان اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور وہ نازل ہوں گے۔ ﴿

۶..... ”روی ابن جریر وابن حاتم عن الربیع قال ان النصراری

اتوا النبی ﷺ فخاصموا النبی ﷺ الی ان قال الستم تعلمون ان ربنا حی لا یموت وان عیسیٰ یأتی علیہ الفنا (تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۳، تفسیر کبیر ج ۷ ص ۱۶۶، تفسیر ابی السعود ج ۲ ص ۳) ﴿ ربیع سے روایت ہے کہ نصاریٰ وفد نجران حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور حضور ﷺ سے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جھگڑا کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے ان سے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حی لا یموت ہے اور عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئے گی۔ ﴿

۷..... ”عن الحسن قال رسول اللہ ﷺ للیہود ان عیسیٰ علیہ

السلام لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامة (تفسیر ابن کثیر بسند صحیح ج ۲ ص ۴۰) ﴿ حسن نے کہا کہ حضور ﷺ نے یہود سے فرمایا کہ بے شک عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں اور وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔ ﴿

ف: حضرت حسن بصری کی مراسیل معتبر ہیں۔ کیونکہ سوال کرنے پر انہوں نے فرمایا تھا

کہ: ”انی فی زمان کما تری وکان فی عمل الحجاج سمعتنی کل شیء اقول

قال رسول اللہ ﷺ فهو عن علی بن ابی طالب غیرانی فی زمان لا استطیع

ان اذکر علیاً (خلاصۃ التہذیب حاشیہ ص ۷۷) ”یعنی ہر حدیث جس میں بلا واسطہ صحابیؓ کے قال رسول اللہ ﷺ کہوں وہ حدیث حضرت علیؓ سے ہے۔ لیکن سلطنت موجودہ حضرت علیؓ کے سخت مخالف ہے اور سخت فتنہ کا زمانہ ہے۔ اس وجہ سے علیؓ کا نام نہیں ذکر کرتا اور وہ زمانہ حجاج اور مروان کا تھا۔

دمشق کے مشرقی منارہ کے پاس اتریں گے

۸..... ”عن نواس بن سمعان قال قال رسول اللہ ﷺ فیبعث

اللہ المسیح بن مریام فینزل عند المنارة البیضاء الشرقی دمشق بین مہر و ذین واضعاً یدیه علی اجنحة ملکین (مسلم ج ۲ ص ۴۰۱، باب ذکر الدجال، ترمذی ج ۲ ص ۴۸، باب ماجاء فی فتنۃ الدجال، ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵، باب خروج الدجال، ابن ماجہ ص ۲۹۷، باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم) ﴿نواس بن سمعان سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ مسیح بیٹے مریم کو بھیجے گا۔ پس وہ دمشق کے مشرقی منارے سفید کے پاس دو چادریں اوڑھے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے اور اسی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد نزول کے یہ معجزہ عطا کیا جائے گا کہ ان کے منہ کی ہوا سے کافر مرجائیں گے اور منہ کی ہوا حد بصر تک پہنچے گی۔ ﴿

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت امام مہدی محمد بن عبد اللہ

نماز پڑھاتے ہوں گے

۹..... ”اخرج مسلم عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ لا یزال طائفة

من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامة قال فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ تعالیٰ هذه الامة (مسلم ج ۱ ص ۸۷، باب نزول عیسیٰ بن مریم، مشکوٰۃ ص ۴۸۰، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) ﴿جابر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک طائفہ ہمیشہ حق پر لڑتا رہے گا۔ قیامت تک غالب رہے گا۔ فرمایا پھر عیسیٰ علیہ السلام مریم علیہا السلام کا بیٹا اترے گا۔ مسلمانوں کا امیر کہے گا۔ آئیے نماز پڑھائیے جو اب دیں گے کہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ بزرگی دی ہے کہ تمہارا بعض پر بعض امیر ہو۔ ﴿

ف: یہ جملہ ایک فائدہ زائدہ کے لئے فرمایا ہے کہ یہ امت اپنی ولایت پر ہے اور میں خود بھی امتی ہو کر آیا ہوں۔ اس کو عملاً ظاہر کرنے کے لئے اس وقت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور زبان سے بھی ظاہر فرمادیں گے۔ اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام نماز ہوں گے۔

۱۰..... ”امامہم رجل صالح قد تقدم فيصله بهم الصبح اذ نزل عيسى بن مريم عليهما السلام فرجع ذلك الامام يمشي القهقري لتقدم عيسى فيضع يده عيسى بين كتفيه ثم يقول تقدم فصل فانها لك اقيمت فيصله بهم امامهم (ابن ماجه ص ۲۹۸، باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم) ﴿مسلمانوں کا امام ایک مرد صالح ہوگا۔ صبح کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے۔ وہ امام پچھلے قدم لوٹے گا۔ تاکہ عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھیں۔ پس عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ امام علیہ السلام کی پیٹھ پر رکھیں گے پھر کہیں گے آگے بڑھئے نماز پڑھائیے۔ تمہاریے لئے اقامت کہی گئی ہے۔ پس وہ امام نماز پڑھائیں گے۔﴾

۱۱..... ”عن كعب الحديث ثم يكون عيسى الامام بعد (وفى عمدة القارى ج ۷ ص ۴۵۳ وفى كتاب الفتن لا بى نعيم ج ۲ ص ۵۷۷، حديث نمبر ۱۶۱۳، باب نزول عيسى بن مريم عليه السلام) ﴿ابو نعیم نے کتاب الفتن میں کعب سے یہی حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس کے بعد پھر عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں گے۔﴾

۱۲..... ”قال مسلم فى صحيحه فى حديث طويل اذا اقيمت الصلوة فينزل عيسى بن مريم فيؤمهم (مسلم ج ۲ ص ۳۹۲، كتاب الفتن واشراط الساعة، ابن كثير ج ۲ ص ۴۰۶) ﴿جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے گی اس وقت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے۔ پھر مسلمانوں کی امامت فرمائیں گے۔﴾

ف: یہاں امامت کبریٰ مراد ہے۔ کیونکہ اس امت میں اماماً عادلاً ہوں گے اور اگر امام نماز مراد کی جائے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ کیونکہ حدیثوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ مہدی کا نماز پڑھانا صرف ایک ہی وقت ہوگا۔ وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ عین نماز پڑھانے کی حالت میں تشریف لائیں گے اور قولاً وفعلاً اس امت کو اپنی ولایت پر ہونا ثابت کرنا منظور ہوگا۔ تو اس کو کالعدم شمار کیا گیا۔ لہذا اس کا ذکر نہیں کیا اور پھر عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ نماز پڑھائیں گے تو فرمایا فیؤمہم!

۱۳..... ”عن جعفر^{رض} عن ابيه عن جده قال قال رسول الله^{صلی اللہ علیہ وسلم} كيف تهلك امة انا اولها والمهدى وسطها والميسح عليه السلام اخرها (رواه رزين مشكوة ص ۵۸۳، باب ثواب هذه الامة) ﴿﴾ حضرت امام جعفر صادق^{رض} نے اپنے والد حضرت امام محمد باقر^{رض} سے اور انہوں نے اپنے دادا حضرت امام حسن^{رض} سے روایت کی کہ حضور^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے فرمایا کیوں کر ہلاک ہو سکتی ہے امت اس کے اوّل میں ہوں اور درمیان میں مہدی اور آخر میں مسیح علیہ السلام۔ ﴿﴾ اس حدیث کی سند کو سلسلۃ الذہب کہا جاتا ہے۔ یعنی سونے کی لڑی۔

ف: اس حدیث میں بھی ظاہر ہے کہ مہدی اور مسیح علیہ السلام الگ الگ ہستیاں ہوں گی۔

نزول فرمانے کے بعد حج بھی کریں گے

۱۴..... ”عن ابی ہریرۃ^{رض} قال قال رسول الله^{صلی اللہ علیہ وسلم} والذي نفسي بيده ليهلن ابن مريم بفتح الروحاء حاجاً او معتمراً اوليثنينما (مسلم كتاب الحج ج ۱ ص ۴۰۸، باب جواز التمتع في الحج والقران) ﴿﴾ ابو ہریرہ^{رض} نے کہا فرمایا رسول اللہ^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مریم علیہا السلام کا بیٹا حج الروحاء سے حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے۔ ﴿﴾

۱۵..... ”عن ابی ہریرۃ^{رض} مرفوعاً ليهبطن عيسى بن مريم حكماً عدلاً واماماً مقسطاً ويسلكن فجاً حاجاً او معتمراً او يثنيهما وليأتين قبري حتى يسلم على ولاردن عليه (عون المعبود شرح ابی داؤد ج ۴ ص ۲۰۵، درمنثور ج ۲ ص ۲۴۵، الحاكم في المستدرک ج ۳ ص ۴۹۰، حدیث نمبر ۴۲۱۸، باب هبوط عيسى عليه السلام وقتل الدجال) ﴿﴾ حاکم نے ابو ہریرہ^{رض} سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے فرمایا کہ ضرور عیسیٰ بن مریم امام اور حاکم عادل ہو کر اتریں گے اور ضرور حج یا عمرہ کے لئے رستہ چلیں گے اور ضرور میری قبر پر آئیں گے۔ یہاں تک کہ مجھ پر سلام کہیں گے اور میں ان کو سلام کا جواب دوں گا۔ ﴿﴾

نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام جہاد فرمائیں گے اور کفار سے قتال کریں گے۔ سوائے دین اسلام کے سب دین فنا ہو جائیں گے۔ صلیب کے توڑنے کا اور خنازیر کے قتل کا حکم دیں گے اور مال بہتا بہتا پھرے گا۔ کوئی زکوٰۃ کا مال قبول کرنے والا نہ ملے گا اور دجال کو مقام لد کے قریب قتل کریں گے اور ان کے زمانہ میں قوم یا جوج ماجوج ان کی بددعا سے سب ہلاک ہو جائیں گے۔

۱۶..... ”(اخرج البخاری ج ۱ ص ۴۹۰، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام،

مسلم ج ۱ ص ۸۷، باب نزول عیسیٰ بن مریم، والترمذی ج ۲ ص ۴۷، باب ماجاء فی نزول عیسیٰ بن مریم) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً مقسطاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ اویضع الحرب ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد صدقتہ (مشکوٰۃ ص ۴۶۵، باب الملاحم و زکوٰۃ مالہ، مشکوٰۃ ص ۴۶۹، باب اشراط الساعۃ) حتی تكون السجدة الواحدة خیراً من الدینا و ما فیہا ثم یقول ابوہریرۃ اقرؤا ان شئتم وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (مشکوٰۃ ص ۴۷۹، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

لفظ اقرؤا ان شئتم مرفوع بھی ہے۔ ”عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ یوشک ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً یقتل الدجال ویقتل الخنزیر ویکسر الصلیب ویضع الجزیۃ ویفیض المال وتكون السجدة واحدة لله رب العالمین قال ابوہریرۃ اقرؤا ان شئتم وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ موت عیسیٰ بن مریم ثم یعیدها ابوہریرۃ ثلاث مرات (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۰۴، درمنثور ج ۲ ص ۲۴۲)“ ﴿ابوہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب تمہارے اندر ابن مریم حاکم عادل ہو کر اتریں گے۔ صلیب کے تور نے اور خنزیر کو قتل کرنے کا حکم دیں گے اور جزیہ کو موقوف کریں گے یا لڑائی کو موقوف کر دیں گے۔ کیونکہ کوئی کافر ہی نہ رہے گا۔ کما قال اللہ تعالیٰ تضع الحرب اوزارہا! اور مال بہتا بہتا پھرے گا۔ کوئی صدقہ اور زکوٰۃ قبول کرنے والا نہ ملے گا۔ جو مال کی زکوٰۃ قبول کرے اور دجال کو بھی قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ ایک اللہ ہی کے لئے سجدہ ہوگا اور ایک سجدہ دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہوگا۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو کہ ہر اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا۔ پھر ابو ہریرہؓ اس کو تین دفعہ دہراتے۔ ﴿

ف: حضرت عیسیٰ علیہ السلام بذاتہ بھی صلیب کو اسی طرح توڑ سکتے ہیں۔ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بتوں کو توڑا تھا۔ مگر یہاں اسناد اولی الامر کی بنا پر فرمایا گیا ہے۔ بنی الامیر المدینۃ کی طرح جو ہر زبان کا عام محاورہ ہے۔ یعنی نصرانیت کے

مٹانے کی غرض سے صلیب کو توڑنے کا اور خنزیر کے قتل کا حکم دیں گے۔ جیسے حضور ﷺ نے کتوں کو قتل کرایا تھا۔ چونکہ مرزا قادیانی کو عوام مسلمانوں کا اغواء ہی مقصود ہے۔ خود ہی مطلب بنا کر حضور ﷺ کی حدیث صحیحہ پر تمسخر اڑاتے ہیں کہ خنزیریوں کا شکار کھیتے پھریں گے۔ معاذ اللہ! کیا کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ اب تک کسی مسلمان نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے۔ جس پر یہ تمسخر اڑایا جاتا ہے۔

۱۷..... ”عن ابی ہریرۃ مرفوعاً لیس بینی و بینہ نبی یعنی عیسیٰ وانہ نازل فاذا راہ ایتموہ فاعرفوہ رجل مربع الی الحمرة والبیاض بین المصرتین کأن راسہ یقطر وان لم یصبہ بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویهلك اللہ فی زمانہ الملل کلہا الا الاسلام ویهلك المسیح الدجال فیمکت فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیصلے علیہ المسلمون (اخرج ابو داؤد ج ۲ ص ۱۳۵، باب خروج الدجال)“ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں اور تحقیق وہی اتریں گے۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لو کہ وہ ایک آدمی متوسط قد سرخ سفید دوزرد چادریں اوڑھے ہوئے اتریں گے۔ گویا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اگرچہ ان کو پانی نے نہیں مس کیا ہوگا۔ پس لوگوں سے اسلام پر مقاتلہ اور جہاد کرے گا۔ صلیب کو توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا حکم دے گا اور جزیہ کو موقوف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں تمام ملل کو ہلاک کر دے گا۔ سوائے اسلام کے یعنی جب تمام مذاہب اسلام کے سوا ہلاک ہو جائیں گے تو جزیہ کس سے لیا جائے گا۔ یہی وضع جزیہ کے معنی ہیں یا پہلے بوجہ کثرت مال مسلمانوں کو جزیہ لینے کی حاجت نہ ہوگی۔ اس وجہ سے جزیہ موقوف کر دیا جائے گا۔ پھر سب مسلمان ہی رہ جائیں گے اور ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ مسیح دجال کو ہلاک کرے گا۔ پس وہ زمین میں چالیس برس رہیں گے۔ پھر وفات دیئے جائیں گے۔ مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔ ﴿

ف: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ نازل ہونے والے مسیح علیہ السلام کا حلیہ سرخ سفید ہوگا اور سیدھے بال والے ہوں گے۔ ”کما جاء فی حدیث المسلم رأیت عیسیٰ بن مریم مربع الخلق الی الحمرة والبیاض سبط الرأس (مسلم ج ۱ ص ۹۴، باب الاسراء برسول، بخاری ج ۱ ص ۴۵۹، باب اذا قال احدکم آمین والملائكة فی السماء)“

اور دوسری حدیث (بخاری ج ۱ ص ۴۸۹، باب قول اللہ عزوجل وانکر فی الكتاب مریم) میں فاحمر جعد عریض الصدر ہے۔ یہاں جعد جعودۃ الجسم سے مشتق ہے۔ یعنی سرخ رنگ پر گوشت چوڑے سینے والے اور ایک روایت (مسلم ج ۱ ص ۹۶، باب الاسراء برسول الی السموات وفرض الصلوت) میں آدم حسن ماتری من ادم الرجال رجل الشعر ہے۔ یعنی گندمی رنگ تمام گندمیوں سے احسن اور سیدھے بال، ظاہر ہے کہ ان دونوں حلیوں میں ہرگز اختلاف نہیں۔ جب تمام گندمیوں سے احسن ہوں گے تو وہ احمر ہی ہوں گے۔ یعنی سرخ سفید مگر اس میں سفیدی بہ حق نہ ہوگی۔ بلکہ ملاحظت کے ساتھ مائل الی الادمتہ ہوگی۔ اسی لئے تمام گندمیوں سے احسن ہوں گے نہ بالکل مرزا قادیانی کی طرح پنجابی گندمی وہ بھی معمولی، اور جعد کے معنی یہاں پر گھنگر والے بال غلط ہیں۔ اگر بالفرض جعد کے معنی گھنگر والے بال مراد لئے جائیں تو بھی کچھ اختلاف نہیں۔ کیونکہ نہ ایسے سیدھے ہی بال ہیں اور نہ بالکل گھنگر والے۔ لہذا دونوں صادق آسکتے ہیں اور اس اختلاف سے یہ استدلال غلط ہے کہ جن کے حلیہ میں راویوں کے اختلاف بیان کی وجہ سے اختلاف ہو وہ دو یا تین شخص سمجھے جائیں اس طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دو ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ابن عباسؓ والی حدیث میں ان کے حلیہ میں جعد مذکور ہے۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۵۹، ۳۷۳ و مسلم ج ۱ ص ۹۴، ۹۵، ۹۶، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ الی السموات وفرض الصلوت اور ذکر الانبیاء) میں جو حدیث ہے۔ اس میں رجل الشعر ہے۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۸۱، باب قول اللہ عزوجل وهل اتاک حدیث موسیٰ، عن ابن عمر سبط الراس ج ۱ ص ۴۸۹، باب قول اللہ عزوجل وانکر فی الكتاب مریم عن ابی ہریرۃ، مسلم ج ۱ ص ۹۵، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ الی السموات وفرض الصلوت) تو کیا اس اختلاف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام دو ہو گئے۔ ہرگز نہیں تو پھر عیسیٰ علیہ السلام کیسے دو ہو گئے۔

۱۸ ”(اخرج احمد ج ۱ ص ۳۷۵ وابن ماجہ ص ۲۹۹، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وصحہ الحاکم ج ۳ ص ۱۴۰، حدیث نمبر ۳۵۰۰، مذاکرۃ الساعۃ بین الانبیاء فی لیلۃ الاسراء فی الفتح ج ۲ ص ۳۸۴) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما قال لقیتم لیلۃ اسریٰ بی ابراہیم وموسىٰ وعیسیٰ علیہم السلام فتذکر و الامر الساعۃ فردوا امرہم الی ابراہیم فقال لا علم لی

بہا فردوا امرہم الیٰ موسیٰ نقال لا علم لی بہا . فردوا امرہم الیٰ عیسیٰ
فقال اما وجبتہا فلا یعلم بہا احد الا اللہ و فیما عہد الیٰ ربی عزوجل ان
الدجال خارج ومعی قضیبان فاذا رانی ذاب کما یذوب الرصاص (وفی ابن
ماجہ ص ۲۹۹، باب ایضاً فذکر خروج الدجال) قال فانزل فاقتلہ فیرجع الناس
الیٰ بلادہم قال یہلکہ اللہ اذارانی حتیٰ ان الشجر والحجر یقول یا مسلم
ان تحتی کافر فتعال فاقتلہ فیہلکہم اللہ ثم یرجع الناس الیٰ بلادہم
واوطاعم فعند ذالک یرج یاجوج وماجوج (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۰۶)“
﴿عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں معراج کی رات ابراہیم
علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے ملا اور قیامت کے متعلق ذکر کیا۔ پہلے
ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا۔ انہوں نے کہا مجھ کو اس کا علم نہیں۔ پھر یہ امر موسیٰ علیہ السلام
کے حوالہ کیا گیا۔ انہوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔ پھر آخر میں یہ امر عیسیٰ علیہ السلام پر ڈالا گیا۔
انہوں نے کہا قیامت کے واقع ہونے کا اصل علم تو خدا کے سوا کسی کو نہیں۔ مگر میرے ساتھ اللہ
نے وعدہ کیا ہے کہ جب دجال نکلے گا تو میں اتر کر اسے قتل کروں گا اور میرے ساتھ دو قطع کرنے
والی تلواریں ہوں گی اور وہ مجھ کو دیکھ کر رائے کی طرح پگھلے گا۔ یہاں تک کہ شجر و حجر بول اٹھیں
گے کہ اے مسلم میرے نیچے کافر چھپا ہوا ہے۔ آقتل کر! پس اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر دے
گا۔ پھر لوگ اپنے شہروں اور وطنوں کی طرف لوٹ آئیں گے۔ پھر اسی زمانہ میں قوم یاجوج
ماجوج کا خروج ہوگا ”فیر غب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ
علیہم ای یاجوج وماجوج النغف فی رقابہم فیصبحون فرسی کموت نفس
واحدۃ (مسلم ج ۲ ص ۴۰۲، باب ذکر الدجال)“ یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا
مانگیں گے۔ پس اللہ یاجوج وماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا۔ جس سے وہ نفس
واحدہ کی طرح مرجائیں گے۔ ”فاذراہ عدو اللہ ذاب کما یذاب الملح فی الماء
فلو ترکہ لا نذاب حتیٰ یہلک ولا کن یقتلہ اللہ بیدہ فیریہم دمہ فی حرمتہ
(مشکوٰۃ ص ۴۶۶، باب الملاحم، مسلم ص ۳۹۲، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ)“ یعنی
جب عیسیٰ علیہ السلام کو دجال، اللہ کا دشمن دیکھے گا تو ایسا پگھلے گا جیسے نمک پانی میں اگر ویسے ہی
چھوڑ دیں تو پگھل کر ہلاک ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔ پس
مسلمانوں کو نیزے میں اس کا خون لگا ہوا دکھائیں گے۔ ﴿

ف: معلوم ہوا کہ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے اپنے ہاتھ سے دجال کو قتل فرمائیں ورنہ وہ تو ویسے بھی نفس کے معجزے سے ہلاک ہو جاتا۔ جیسا کہ پہلے قادر مطلق عز شانہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نفس میں احیاء موتی کا معجزہ ظاہر فرمایا تھا۔ اسی طرح بعد نزول امامتہ کفار کا معجزہ ان کے نفس سے ظاہر فرما کر اپنی قدرت کاملہ ظاہر فرمائے گا۔

۱۹..... ”عن مجمع بن جارية الانصاری یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول یقتل ابن مریم الدجال بیاب لد (وفی الباب عن عمران بن حصین و نافع بن عتبہ و ابی ہریرہ و حذیفہ بن اسید و ابی ہریرہ و کیسان و عثمان بن ابی العاص و جابر و ابی امامہ و ابن مسعود و عبد اللہ بن عمر و سمرہ بن جندب و النواس بن سمرعان و عمر بن عوف و حذیفہ بن الیمان هذا حدیث صحیح ترمذی ج ۲ ص ۴۰۹، باب ماجاء فی قتل عیسیٰ بن مریم الدجال)“ ﴿مجمع بن جاریۃ الانصاری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ ابن مریم باب لد کے قریب دجال کو قتل کریں گے اور اس باب میں ۱۵ دیگر صحابہؓ سے بھی روایت ہے۔﴾

۲۰..... ”عن ثوبان مولى رسول اللہ ﷺ قال قال رسول اللہ ﷺ عصابتان من امتی حرّهما اللہ من النار عصابة تغزو الهند وعصابة تكون مع عیسیٰ بن مریم علیہما السلام (نسائی ج ۲ ص ۵۲، کتاب الجہاد غزوة الهند)“ ﴿ثوبانؓ مولى رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کے دو جماعتوں کو دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔ ایک وہ جماعت جو ہند پر غزوہ کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم علیہا السلام کے ساتھ ہوگی۔﴾

ف: خلفاء اربعہ اور صحابہؓ کے اجماع میں دو حدیثیں ایک (مشکوٰۃ ص ۴۷۸، ۴۷۹) میں متفق علیہ حدیث بخاری و مسلم سے اور شرح السنہ سے اور دوسری (مسلم ج ۲ ص ۳۹۳ و ابوداؤد ج ۲ ص ۲۴۴) سے نقل کر چکا ہوں۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کا شرعی حکم بحث ما تقدم سے خوب واضح ہو چکا ہے کہ قرآن کریم کی کئی آیات سے حیات و نزول مسیح علیہ السلام منصوص قطعی ہے اور جس قدر آیات میں احتمالات رکیکہ نکالے جاتے ہیں۔ سب مدفوع ہیں۔ اگر بالفرض ہم ان آیات کو محتمل المعانی بھی مان لیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ کیوں کہ احادیث متواترہ اور اجماع صحابہؓ اور اجماع امت سے یہ آیات اپنے معنی منصوصہ میں قطعی الدلالتہ

ہو گئیں۔ یعنی حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید سے قطعی الثبوت ظنی الدلالة ہے قطعی الدلالة نہیں۔ لیکن احادیث متواترۃ المعنی جو سب دراصل آیت وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موته (نساء: ۱۵۹) اور آیت انه لعلم للساعة (زخرف: ۶۱) اور آیت بل رفعه الله الیه (نساء: ۱۵۸) اور آیت انی متوفیک ورافعک الی (آل عمران: ۵۵) وغیرہ کی تفسیریں ہیں اور اجماع امت سے قطعی الدلالة بھی ہو گیا۔

۱..... ”و كذلك وقع الاجماع على تكفير كل من دافع نص الكتاب او خص حديثاً مجمعاً على نقله مقطوعاً به مجمعا على همله على ظاهره (شفاء ج ۲ ص ۲۴۷، فصل فی بیان ما هو من المقالات کفر)“ ﴿اور ایسے ہی اس شخص کی تکفیر پر بھی اجماع واقع ہے جو نص قرآن کی مدافعت کرے یا ایسی حدیث کی تخصیص کرے جس کے نقل پر اجماع قطعی ہو۔ اس کے ظاہر معنی پر حمل کرنے پر اتفاق ہو۔﴾

۲..... علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ: ”صح الاجماع على ان كل من جحد شيئاً مع عنده بالاجماع ان رسول الله ﷺ اتى به فقد كفر (کتاب الفصل ج ۲ ص ۲۷۵، فصل الکلام لیمن یکفر ولا یکفر)“ ﴿اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ ہر وہ شخص جس نے ایسی شے کا انکار کیا جو ہمارے نزدیک اجماعاً ثابت ہو چکا ہو کہ اس شے کو حضور ﷺ لائے ہیں وہ کافر ہو گیا۔﴾

۳..... شیخ عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں کہ: ”فقد ثبت نزوله عليه السلام بالكتاب والسنة وزعمت النصراني ان ناسوته صلب ولا هوته رفع والحق انه رفع بجسده الى السماء والایمان بذلك واجب قال تعالى بل رفعه الله الیه (یواقیت ج ۲ ص ۱۴۶)“ ﴿پس عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور نصرانی کہتے ہیں کہ ان کے ناسوت کو سولی دی گئی اور ان کی لاہوت کو اٹھایا گیا اور حق یہ ہے کہ ان کو جسدہ آسمان پر اٹھایا گیا اور اس پر ایمان واجب ہے۔ بقولہ تعالیٰ بل رفعه الله الیه۔﴾

۴..... ”ولا یقدح فی ذلك ما اجمعت الامة علیه واشتهرت فیہ الاخبار ولعلها بلغت مبلغ التواتر المعنوی ونطق به الكتاب على قول ووجب الایمان به واکفر منکره کالفلا سفة من نزول عیسیٰ علیہ السلام اخر الزمان لانه كان نبیاً قبل تحلی نبینا ﷺ فی هذه النشأة

(تفسیر روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۲، زیر آیت ولكن رسول الله وخاتم النبیین) “
 اور آپ کا آخر الانبیاء ہونا اس عقیدے کے ہرگز معارض نہیں جس پر قرآن کریم نے ایک
 قول پر تصریح کی اور جس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے منکر مثلاً فلاسفہ کو کافر سمجھا گیا
 ہے۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا آخر زمانہ میں نازل ہونا کیونکہ حضور ﷺ کی نبوت سے پہلے اس
 عالم میں ان کو نبوت مل چکی ہے۔“

فائدہ جلیلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر میں از روئے احایث

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر کے چار حصے ہیں۔ بعثت نبوت سے پہلے، زمانہ بعثت
 نبوت، زمانہ رفع، زمانہ بعد نزول، قبل از بعثت کا زمانہ اور اس کی تعیین کا ذکر حدیثوں میں کہیں
 نہیں اور زمانہ رفع کا بھی بوجہ غیر متعلق ہونے کے احادیث میں مذکور نہیں اور زمانہ بعثت نبوت کا
 ذکر احادیث میں آیا ہے کہ: ”اخرج ابن سعد عن ابراهيم النخعي قال قال
 رسول الله ﷺ يعيش كل نبى نصف عمر الذى قبله وان عيسى مكث فى
 قومه اربعين عاماً (خصائص الكبرى وكنز العمال ج ۱۱ ص ۴۷۸ حدیث
 نمبر ۳۲۲۶۰) یا فاطمةؓ انه لم يبعث نبى الا عمر الذى بعده نصف عمره وان
 عيسى بن مريم بعث رسولاً لاربعين وانى بعثت لعشرين (كنز العمال ج ۱۱
 ص ۴۷۸ حدیث نمبر ۳۲۲۵۹)“ یعنی ہر نبی کی عمر بعثت پہلے نبی کی عمر بعثت سے نصف ہوتی
 ہے۔ چنانچہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مبعوث ہو کر چالیس برس اپنی قوم میں ٹھہرے اور میں بیس
 برس کے لئے مبعوث ہوا ہوں اور نزول کے بعد کا زمانہ بھی احادیث میں مذکور ہے۔ ”عن ابى
 هريرةؓ مرفوعاً وانه نازل..... فيمكث فى الارض اربعين سنة ثم يتوفى
 (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵، باب خروج الدجال) عن عبد الله بن عمرؓ قال قال رسول
 الله ﷺ ينزل عيسى بن مريم الى الارض..... ويمكث خمسا واربعين سنة
 ثم يموت (رواه ابن الجوزى فى كتاب الوفاء ص ۸۳۲، باب فى حشر عيسى بن مريم،
 مشکوة ص ۴۸۰، باب نزول عيسى عليه السلام)“

اور حضرت ابن عمرؓ سے ایک دوسری روایت بھی ہے۔ ”عن ابن عمرؓ فيبعث الله
 عيسى ابن مريم..... ثم يمكث فى الناس بعد نزوله سبع سنين ليس بين
 اثنين عداوة (مشکوٰۃ ص ۴۸۱، باب لاتقوم الساعة الا على شرار الناس، مسلم ج ۲

ص ۴۰۳ (باب ذکر الدجال) ”یعنی عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول بحساب شمسی ۴۰ برس اور حساب قمری سے جبر کسر کے ساتھ ۴۵ برس زمین پر رہیں گے اور ان چالیس میں ۷ برس دجال کے قتل کرنے کے بعد اور ملتہ واحدہ ہونے کے بعد جیسا کہ صفت لیس بین اثنین عداوۃ دلالت کرتی ہے۔ زمین پر رہیں گے جیسے کہ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ بعثت ۴۰ برس تھا اور حضور ﷺ کا اس کے نصف ۲۰۔ کیونکہ بعد کے نبی کا زمانہ بعثت پہلے نبی کے زمانہ بعثت سے نصف ہوتا ہے۔ ایسے ہی کل عمر کے متعلق بھی جو زمین پر گذری اور گذرے گی احادیث میں ہے جو یہی اختلاط بین الناس کا زمانہ ہے۔ ”انہ لم یکن نبی کان بعده نبی الا عاش نصف عمر الذی قبلہ وان عیسیٰ بن مریم عاش عشرين ومائة وانی لارانی الا ذاہباً علی رأس الستین (کنز العمال ج ۱۱ ص ۴۷۹ حدیث نمبر ۳۲۲۶۲)“ یعنی بعد کے نبی کا زمانہ بعثت پہلے نبی کے زمانہ بعثت سے نصف ہوتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ بعثت ایک سو بیس برس ہوا اور میرا خیال ہے کہ میں ۶۰ برس کے شروع پر انتقال کرنے والا ہوں اور عمر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ۳۳ برس کی روایت تو مرفوعاً کہیں ثابت نہیں۔ بلکہ اس کو قول نصاریٰ بتلایا گیا ہے۔ چنانچہ (شرح مواہب جلد ۵ و زاد المعاد و جمل) میں صاف لکھا ہے اور جلال الدین سیوطی نے جلالین میں ۳۳ برس لکھا اور مرقاۃ الصعود میں اپنا رجوع نقل کرتے ہیں اور لفظ عاش ماضی لانے کی یہ وجہ ہوئی کہ دیگر انبیاء کے حق میں تو ماضی ہی صادق تھا اور بحق عیسیٰ علیہ السلام دو حصوں یعنی زمانہ قبل از بعثت اور زمانہ بعثت قبل از رفع کے اعتبار سے تو صادق ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضور ﷺ کو صرف تنصیف عمر بیان کرنی منظور تھی۔ لہذا حصہ ثالثہ یعنی زمانہ بعد نزول کو ماضی ہی میں لپیٹ دیا تاکہ بیان تنصیف عمر میں تطویل لا طائل نہ اختیار کرنی پڑے اور تنصیف کل عمر اور تنصیف عمر نبوت ہر دو اعتبار سے معہ رعایت اختصار مستقیم ہو جائے اور سلسلہ نظم عبارت بھی بحال رہے۔ سبحان اللہ کس قدر بلاغت ہے۔ جب کہ یہ بات صاف ہو گئی کہ کل عمر جو زمین پر گذرے گی وہ ایک سو بیس برس ہے اور چالیس برس بحذف کسر بعد نزول زمین پر رہنے کی مدت ثابت ہے اور چالیس برس بعثت کے زمانہ کی بھی ثابت ہے۔ یہ ۸۰ برس تو احادیث سے معلوم ہو گئے باقی رہے چالیس معلوم ہوا کہ یہ زمانہ قبل بعثت کا ہے۔ کیونکہ آپ کی چالیس برس کی میں بعثت ہوئی ہے جو کہ یہی عمر انبیاء و رسل کے بعثت کے مقرر ہے۔ جیسا کہ (شرح مواہب ص ۶۴ ج ۱) پر مذکور ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو اب یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آپ کا رفع اسی (۸۰) برس کی عمر

میں ہوا۔ چنانچہ صحابہ میں سعید بن مسیب سے اسی طرح مذکور ہے اور چالیس برس بعد نزول رہ کر ۱۲۰ برس ہوئے یہ سب عمریں بحذف کسر ہیں اور بعض علماء نے ۱۲۰ برس میں رفع فرمایا ہے اور ۴۰ برس جو بعد نزول ہوگا اس کو نظر انداز کیا۔ کیونکہ یہ حصہ عمر بحیثیت خلافت و امامت گذرے گا رسالت و نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہوں گے۔ افسوس مرزائی امت جس حدیث کو پیش کیا کرتے ہیں وہ تو انہی کی جڑ کاٹ رہی ہے۔ کیونکہ جب کہ بعد کے نبی کی عمر پہلے نبی کی عمر سے نصف ہوتی ہے تو مرزا قادیانی کدھر سے نبی ہو گئے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی عمر تو بجائے نصف کے حضور ﷺ کی عمر سے زیادہ ہے۔ بلکہ ان حدیثوں سے ہی یہ معلوم ہو گیا کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر کوئی نبی مبعوث ہوگا تو اس کی عمر حضور ﷺ کی عمر کے نصف یعنی ۳۰ برس کی ہوگی۔ حالانکہ یہ عمر عمر بعثت ہی نہیں بلکہ ۱۰ برس زمانہ مدت بعثت نکال کر ۲۰ برس کی عمر میں بعثت ہوگی۔

وہو باطل!

مرزائیوں کے بعض شبہات کے جوابات

شبه اول ”ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

فان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم (آل عمران: ۱۴۴)“ ﴿نہیں محمد مگر ایک رسول ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے۔ پس اگر مر جائیں یا قتل کئے جائیں تو کیا تم اپنے پچھلے قدموں لوٹ جاؤ گے۔﴾

جواب! معلوم ہو کہ یہ آیت جنگ احد میں نازل ہوئی تھی۔ رسول کریم ﷺ اس جنگ میں زخمی ہو کر کفکش کے اندر ایک غار میں گر پڑے تھے۔ شیطان نے پکار دیا کہ محمد ﷺ مارے گئے یہ سنتے ہی مسلمانوں کا تمام لشکر بجز خواص اصحاب کے بھاگ نکلا اور جہاد کرنے سے رک گئے کہ اب محمد ﷺ تو رہے نہیں جہاد کس لئے کیا جائے؟۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھاتا ہے کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ احکام شریعت کی تعمیل صرف اس وقت تک کی جاتی ہے جب تک نبی اپنی امت میں بہ نفس نفیس موجود ہے۔ یہ تمہارا خیال غلط ہے۔ ذرا خیال کرو کہ کس قدر نبی اور رسول ہو چکے ہیں۔ کیا وہ سب اپنی امت میں موجود ہیں؟۔ یا ان کی امت نے اپنا دین محض اس وجہ سے ترک کر دیا ہے؟۔ اور جب کسی نے بھی ایسا نہیں کیا تو کیا تم ایسا کرو گے؟۔ اس میں موت مسیح علیہ السلام کی کون سی دلیل ہے؟۔ ”ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل . فسیخلو کما خلوا وکما ان اتباعهم یقوا متمسکین بدينهم بعد خلوهم فعلیکم ان تتمسکوا بدينه بعد

خلوہ لان الغرض من بعثتہ الرسل تبلیغ الرسالۃ والزام الحجة لا وجودہم بین اظہر قومہم ابدًا..... فان محمد مات او قتل..... ان هذا ورد علی سبیل الالزام فان موسیٰ علیہ السلام مات ولم ترجع امتہ من ذلك والنصارى زعموا ان عیسیٰ علیہ السلام قتل وهم لا يرجعون عن دینہ فکذاہنا (تفسیر کبیر ج ۹ ص ۲۱..... وھکذا فی الخارن ج ۱ ص ۳۰۸..... والمدارک ج ۱ ص ۱۴۴..... فتح البیان ج ۲ ص ۱۱۷..... ابن کثیر ج ۲ ص ۱۱۲..... کشاف ج ۱ ص ۴۲۳..... ابن جریر ج ۴ ص ۱۱۰، ۱۱۱) ﴿پس آپؐ بھی ان میں موجود نہ رہیں گے۔ جیسے کہ دوسرے رسول ان میں موجود نہیں رہے اور جیسے کہ ان کے اتباع ان کی عدم موجودگی میں اپنے دین پر تمسک پکڑتے رہے تم پر بھی لازم ہے کہ حضور ﷺ کی عدم موجودگی میں اپنے دین پر تمسک پکڑو۔ کیونکہ بعثت رسل سے غرض تبلیغ رسالت اور الزام حجت ہے نہ خود رسولوں کا اپنی قوم میں ہمیشہ رہنا آفان مات او قتل یہ بطریق الزام کے وارد ہوا ہے۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام مر گئے۔ ان کی امت اپنے دین سے نہیں لوٹ گئی اور نصاریٰ کے اعتقاد کے بموجب عیسیٰ علیہ السلام قتل کئے گئے۔ لیکن وہ ان کے دین سے نہیں پھرے۔ ﴿پس یہاں بھی اسی طرح ہونا چاہئے۔ دوسرے قد خلت من قبلہ الرسل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام داخل ہی نہیں کیونکہ یہی ”قد خلت من قبلہ الرسل آیت ما المسیح ابن مریم الا رسول . قد خلت من قبلہ الرسل“ میں بھی موجود ہے۔ اگر الف لام استغراق کے لئے لیا جائے تو یہ معنی ہوں گے کہ سارے رسول عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے مر چکے ہیں اور خود عیسیٰ علیہ السلام ان سے مستثنیٰ ہیں۔ حالانکہ ان سارے رسولوں میں حضور ﷺ بھی ہیں۔ جو عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تشریف لائے۔ معلوم ہوا الرسل جمیع افراد رسل کو محیط نہیں اور صحابہ اہل لسان کا جرح نہ کرنا اس پر دلیل ہے کہ صدیق اکبرؓ اور کل صحابہ متفق تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام خارج ہیں۔ ورنہ اس قدر متواتر احادیث نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق صحابہؓ روایت نہ کرتے۔ طرفہ یہ کہ ابن عباسؓ کی قرأت میں رسل ہے۔

خلت کا مردوں زندوں دونوں میں استعمال ہے

.....۱ ”اذا خلوا الیٰ شیا طینہم (بقرہ: ۱۴)“

.....۲ ”سنة اللہ التي قد خلت فی عبادہ (مؤمن: ۸۵)“

.....۳ ”واذا خلوا عضوا علیکم الا نامل من الغیظ (آل

عمران: ۱۱۹)“

.....۴ ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ قال ادخلوا فی امم قد

خلت من قبلکم من الجن والانس فی النار (اعراف: ۳۸)“

.....۵ ”قد خلت من قبلکم سنن (آل عمران: ۱۳۷)“

.....۶ ”قرون خالیہ ۰ خلت یاخلون من شهر رمضان عرب کا

محاورہ ہے۔ غرض لغت عرب میں زمانہ کی صفت کے لئے آتا ہے اور اہل زمانہ کے لئے مجازاً۔

پس آیت قد خلت من قبلہ الرسل میں خلت کا سیدھا اثر رسالت پر ہے۔ نہ ذات

رسولوں پر یعنی آپ سے پہلے بہت سے رسول بنفسہ رسالت کر چکے ہیں ورنہ قد ماتت من

قبلہ الرسل ہوتا۔“

.....۷ ”قد خلت القرون من قبلی (احقاف: ۱۷)“

.....۸ ”تلك امة قد خلت (بقرہ: ۱۳۴)“

.....۹ ”فی امم قد خلت (اعراف: ۳۸)“

.....۱۰ ”قد خلت من قبلہا امم (رعد: ۳۰)“ وغیرہ میں بھی یہ معنی ہیں کہ

اس امت سے پہلے جو امتیں ہو چکی ہیں نہ یہ کہ وہ سب مر چکے ہیں حالانکہ پہلے بعض نبیوں کی

امتیں اب بھی موجود ہیں۔

شبه دوم..... حضرت رسول کریم ﷺ کے انتقال پر شدت قلق کی وجہ سے

صحابہ کا یہ عالم ہو گیا تھا کہ کوئی کہتا تھا کہ یہ موت نہیں بلکہ وحی کی وہ حالت ہے جو ہمیشہ سے پیش

آتی رہتی تھی۔ کوئی کہتا تھا کہ حضور ﷺ ہرگز نہیں مرے۔ موت نبوت کے منافی ہے اور حضرت عمرؓ

کی یہ حالت تھی کہ تلوار اٹھائے پھرتے تھے کہ جس شخص نے کہا کہ حضور ﷺ مر گئے ہیں۔ اس کو قتل

کردوں گا اور چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا رفع سب کا تسلیم شدہ تھا۔ اس لئے حضور ﷺ کی عدم موت پر

بوجہ اضطراب و قلق اور کچھ نہیں بن پڑتا تھا۔ مگر یہی کلمہ رفع کما رفع عیسیٰ بن مریم اور اصل

منشاء عدم موت تھا۔ یہ صرف اس وجہ سے کہ شدت قلق سے ان میں یہ حالت پیدا ہو گئی تھی کہ

حضور ﷺ ہرگز نہیں مرے بھلا انبیاء بھی کیا مرتے ہیں اور جو شخص موت کا قائل ہو اس نے

حضور ﷺ کی نبوت کا انکار کیا۔ اس وجہ سے واجب القتل ہے۔ چنانچہ (ازالۃ الخفاء کے مقصد دوم)

میں ہے۔ چوں آنحضرت ﷺ از عالم دنیا برفیق اعلیٰ انتقال فرمود

تشویشہا بیشمار بخاطر مردم راہ یافت ظن بعضے آنکہ این موت نیست

حالیست کہ عند الوحی پیش می آید وگمان بعضے انکہ موت منافی مرتبہ نبوت است حضرت عمرؓ کے اس خیال طاریہ کی تردید کے لئے اور تشویش اور قلق کو زائل کر کے اطمینان قلب و تسکین خاطر کی غرض سے صدیق اکبرؓ نے ایہا الرجل اربع علی نفسک یعنی اے شخص اپنے نفس پر آسانی کر، کہہ کر فرمایا ”فان رسول اللہ ﷺ قد مات الم تسمع اللہ یقول انک میت وانہم میتون . وما جعلنا لبشرٍ من قبلك الخلد“ حضور ﷺ وفات پا چکے، کیا نہیں سنا کہ اللہ فرماتا ہے کہ تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔ ہم نے تم سے پہلے کسی کو بیشکلی نہیں دی۔ پھر منبر پر چڑھ کر بعد حمد و ثناء فرمایا ”ایہا الناس ان کان محمد الہکم الذین تعبدون فانہ قد مات وان کان الہکم الذی فی السماء فان الہکم لم یمت“ اے لوگو! اگر تمہارا خدا ہے جس کی تم عبادت کرتے ہو وہ تو مر چکے اور اگر تمہارا خدا وہ ہے جو آسمان میں ہے وہ تمہارا خدا نہیں مرا۔ پھر یہ آیت پڑھی ”وما محمد الا رسول . قد خلت من قبلہ الرسل فان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم (کنز العمال ج ۷ ص ۲۳۴ حدیث نمبر ۱۸۷۵۸)“ پس عمرؓ کا خیال کہ حضور ﷺ مرے نہیں۔ فانہ قد مات سے زائل فرمایا اور یہ خیال کہ موت منافی نبوت ہے۔ انک میت وانہم میتون سے زائل کیا اور اس آیت میں فان مات او قتل سے موت اور قتل کو منافی نبوت نہ ہونے پر استدلال لائے ہیں۔ کہ دیکھو حضور ﷺ کی موت یا قتل نبوت کے منافی نہیں اور قد خلت سے تو کچھ بھی استدلال نہیں فرمایا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ ”حتی اھویت الی الارض و عرفت حین سمعته تلھا ان النبی ﷺ قد مات (کنز العمال ج ۷ ص ۲۲۶)“ یعنی میں یہ سن کر کہ حضور ﷺ مر گئے۔ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ غرض حضور ﷺ کے رفع کی نفی فرماتے ہیں۔ نہ رفع عیسیٰ علیہ السلام کی اور فرجع القوم الی قولہ کے یہ معنی ہیں کہ سب صحابہؓ نے صدیق اکبرؓ کی طرح موت کو منافی رسالت نہ سمجھا اور حضور ﷺ کی وفات شریف کو تسلیم کر لیا اور اس آیت کے معنی وہی ہیں جو پہلے بیان کر چکا کہ آپ ﷺ سے پہلے بہت سے رسول رسالت کر چکے ہیں۔ آپ ﷺ کوئی نئے رسول نہیں ہوئے۔ یہ آیت پہلے کے سب نبیوں کے مرجانے پر ہرگز دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ ممکن ہے کہ پہلے کے بعض رسول زندہ تو ہوں۔ مگر حضور ﷺ کی بعثت عامہ سے ان کی ڈیوٹی ختم ہو چکی ہو۔ (اس کے بعد زریت بن ریشملا کا قصہ جو پہلے گزر چکا ہے مد نظر رہے۔)

شبه سوم..... ”انہ یجاء برجال من امتی فیوخذبہم ذات

الشمال فاقول یارب اصحابی فیقال انک لاتدری ماخذ ثوابعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیداً مادمت فیہم فلما توفیتنی کننت انت الرقیب علیہم (بخاری ج ۱ ص ۶۶۵، باب قوله وکننت علیہم شہیداً مادمت فیہم) ”

میری امت کے بعض لوگ پکڑے جائیں گے اور بائیں طرف یعنی جہنم کی طرف ان کو چلایا جائے گا۔ میں کہوں گا اے میرے رب یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ کو اس کا علم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کچھ کیا۔ پس میں ویسے ہی کہوں گا۔ جیسا کہ عبد صالح یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جب تک میں ان میں موجود تھا ان پر گواہ تھا اور جب تو نے مجھے بہ تمامہ بھر پور لے لیا تھا اس وقت آپ نگہبان تھے۔ ﴿

یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی توفیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفیٰ کی ایک ہی صورت ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حضور ﷺ تو مدینہ منورہ میں مدفون ہیں۔ آپ ﷺ کا آسمان پر رفع نہیں ہوا تو پھر عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی طرح وفات پا چکے اور دوسرے آپ ﷺ نے اقول کما قال العبد یعنی ماضی کے صیغہ سے فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس حدیث کے بیان کے وقت یہ قول عیسیٰ علیہ السلام کا ہو چکا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

جواب! یہ تو پہلے قرآن کے اس رکوع سے اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے حتیٰ کہ مرزا قادیانی کے قول سے معلوم ہو چکا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ واقعہ قیامت کے دن ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن فرمائیں گے اور حضور ﷺ کا یہ فرمان بھی اسی حدیث میں ظاہر ہے کہ قیامت کے دن حوض پر فرمائیں گے۔ اب رہا کہ یہ صیغہ ماضی کا ہے۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے لئے قال اور اپنے لئے اقول۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا قول قیامت میں پہلے ہو چکے گا اور حضور ﷺ کا یہ واقعہ بعد کو پیش آئے گا۔ تو حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ویسے ہی کہوں گا جیسا کہ اس سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا یعنی قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام کے قول کی ماضی حضور ﷺ کے قول کے اعتبار سے ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے جب یہ حدیث بیان فرمائی تھی تو سورہ مائدہ جس میں یہ حکایت مذکور ہے پہلے نازل ہو چکی تھی اور تمام صحابہ نے اس حکایت کو سن لیا تھا۔ اب حضور ﷺ اس حکایت کو محکمٰی عنہ بنا کر بیان فرماتے ہیں۔ یعنی فاقول کما قال العبد الصالح فی سورة المائدة..... یہ غلط ہے کہ حضور ﷺ کی توفیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفیٰ ایک ہی صورت کی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو حضور ﷺ یہ فرماتے

فاقول ما قال العبد الصالح حالانکہ فاقول کما قال حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ یعنی اسی قسم کا قول میں بھی کہوں گا نہ یہ کہ وہی قول کہوں گا۔ مشبہ اور مشبہ بہ میں تغائر ضروری ہے۔ اس حدیث کا صرف یہ مطلب ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی غیر حاضری کا عذر کریں گے میں بھی اپنی غیر حاضری کا عذر کروں گا نہ کہ وہی الفاظ کہوں گا۔ جو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے کہے ہوں گے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، بقول مرزا قادیانی جس سوال کا یہ جواب ہے یہ سوال ہوگا۔

انت قلت للناس اتخذوا نبي وامي الهين اور حضور ﷺ سے ہرگز یہ سوال نہ ہوگا۔ تو پھر یہ بعینہ جواب بھی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حضور ﷺ عیسیٰ علیہ السلام کے قول کے مانند کہیں گے اور غیر حاضری کا عذر دونوں فرمائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی یعنی غیر حاضری وعدم موجودگی بطور اصدالی السماء ہوئی اور حضور ﷺ کی توفی یعنی غیر حاضری وعدم موجودگی بطور توفی بالموت کے، تشبیہ کے لئے اس قدر بھی تغائر کافی ہے۔ اگر کوئی عیسائی اعتراض کرے کہ جیسے عیسیٰ علیہ السلام کو کوڑے پٹوائے گئے اور طمانچے مارے گئے۔ صلیب پر چاریخ کر کے عذاب دئے گئے اور صلیب پر اس کی جان نکلی تھی جیسا کہ اناجیل میں ہے کہ یسوع نے بڑے زور سے چلا کر جان دی اور اس کی توفی وقوع میں آئی اسی طرح نعوذ باللہ محمد ﷺ کی توفی ہوئی ہوگی اور یہی آپ کی دلیل پیش کرے کہ جیسے کہ مسیح علیہ السلام کی توفی ہوئی۔ اسی طرح محمد ﷺ کی توفی وقوع میں آئی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی توفی اور عیسیٰ علیہ السلام کی توفی ایک ہی صورت کی تھی۔ تو مرزا قادیانی اور مرزائی بتادیں کہ اس عیسائی کو وہ کیا جواب دیں گے؟ آیا ایسی تذلیل اور عذاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہوئے ویسے ہی حضرت خلاصہ موجودات افضل الرسل کے واسطے ہونے قبول کریں گے۔ یا اپنی اس دلیل کی اصلاح کریں گے کہ دونوں کی توفی ایک ہی قسم کی نہ تھی۔

شبه چهارم ”اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اصالتاً تشریف لائیں گے تو وحی نبوت لائیں گے یا نہ لائیں گے۔ اگر لائیں گے تو ختم نبوت ٹوٹے گی اور اگر وحی نبوت نہ لائیں گے تو نبوت اور وحی سے معزول ہوں گے۔

جواب! حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو وحی نبوت نہ لائیں گے۔ کیونکہ بحکم قرآنی اکملت لکم دینکم دین کامل ہے اور وحی نبوت کی حاجت نہیں۔ بلا ضرورت وحی نبوت بھیجنا شان خداوندی کے خلاف ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معزولی آپ لوگوں نے خوب سمجھی کہ اگر کسی نبی پر وحی رسالت نہ آوے تو وہ نبوت سے معزول سمجھا جاتا ہے۔ نعوذ باللہ آپ کی اس

ایجاد بندہ سے تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بھی کبھی عہدہ نبوت پر بحال اور کبھی اس سے معزول ہوں گے۔ کیونکہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ کتنی کتنی مدت تک وحی کا آنا موقوف رہتا تھا۔ اس وقت مرزا قادیانی حضور ﷺ کو نبوت کے عہدہ سے معزول سمجھتے ہوں گے؟۔ افسوس

رئیس المکاشفین حضرت شیخ اکبر لکھتے ہیں کہ: ”اعلم انه لم یجئ لنا خبر الی ان بعد رسول اللہ ﷺ وحی تشریح ابداننا لنا وحی الالهام قال تعالیٰ ولقد اوحی الیک والی الذین من قبک ولم یذکر ان بعدہ وحیاً ابداً وقد جاء الخبر الصحیح فی عیسیٰ علیہ السلام وکان ممن اوحی الیہ قبل رسول اللہ ﷺ انه اذا نزل اخر الزمان لا یومنا الا بنا اے بشریعتنا وسنتنا مع ان له الکشف التام اذا نزل زیادة علی الالهام الذی یکون له کما لخواص هذه الامة (از یواقیت مبحث ۴۶ ج ۲ ص ۸۴..... فتوحات ج ۳ ص ۲۳۸، باب ۳۵۳)“

اور لکھتے ہیں کہ: ”وکذلك عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا نزل الی الارض لا یحکم فینا الا بشریعة نبینا محمد علیہ وسلم یعرفه الحق تعالیٰ بها علی طریق التعریف وان کان نبیاً (یواقیت مبحث ۳۵ ج ۲ ص ۳۸)“ حاصل یہ ہے کہ قرآن کی نص سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کبھی وحی نبوت نہ ہوگی۔ ہاں وحی الہام باقی ہے اور حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آخر زمانہ میں زمین پر نازل ہوں گے تو ہمارے نبی ﷺ کی شریعت پر چلیں گے۔ حالانکہ حضور ﷺ سے پہلے ان پر وحی کی جاتی تھی۔ اور نزول کے بعد صرف ان کو کشف تام ہوگا اور حق تعالیٰ بطریق تعریف احکام شریعت محمد ﷺ کی معرفت کرائے گا۔ اگرچہ وہ اپنے زمانہ کے نبی ہیں۔ اس کی مفصل بحث گذر چکی۔

شبه پنجم..... کیا اس بات میں امت محمدیہ کی جو خیر الامت ہے اور اس کی شان میں ہے۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہتک نہیں ہے کہ اصلاح امت محمدیہ ﷺ کے لئے ایک نبی کو محفوظ رکھا جائے اور امت میں کوئی لائق نہیں کہ اصلاح کرے اور خدا کو نبی بھیجنا پڑے۔ کیا یہ کام امت محمدیہ ﷺ کا مجدد نہیں کر سکتا۔

جواب! چونکہ نبی امتی بن کر آتا ہے۔ جیسا کہ حدیثوں میں مذکور ہے۔ یہ امت محمدی کا فخر اور عزت ہے کہ اس میں ایک اولوالعزم پیغمبر شامل ہوتا ہے اور دعا سے شامل ہوتا ہے۔ دیکھو انجیل بر بناس ”اے رب بخشش کرنے والے اور رحمت میں غنی تو اپنے خادم (عیسیٰ علیہ السلام) کو قیامت کے دن اپنے رسول کی امت میں ہونا نصیب فرما۔“ (فصل ۲۱۲ ص ۱۹۴)

اب بتاؤ کہ یہ امت محمدیہ کی ہتک ہے یا علو درجہ کا ثبوت ہے؟۔ کہ ایک نبی دعا کرتا ہے کہ اے خدا مجھ کو امت محمدی میں ہونا نصیب فرما۔ دوم کس قدر عالی مرتبہ اس امت کا ہے کہ عیسائیوں کا خدا اس کا ایک فرد ہو کر آتا ہے۔ مگر تعصب بھری آنکھ کو یہ عزت ہتک نظر آتی ہے۔ یہ نظر کا قصور ہے۔ آہ! کس قدر کج فہمی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے تو ہتک ہے اور مرزا قادیانی کو حضور ﷺ کے بعد نبی بنانے سے ہتک نہیں؟۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی علت غائی احکام دین اسلام کی مسیح یا شریعت محمدی کی کمی پوری کرنا نہیں۔ حدیثوں میں بصراحت موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے قتل کے واسطے اور صلیب کے توڑنے کے لئے آئیں گے۔ جس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود اور نصاریٰ کی اصلاح کے واسطے آئیں گے۔ نہ کہ دین اسلام اور امت محمدی کی اصلاح کے واسطے دیکھو قرآن مجید فرما رہا ہے کہ: ”وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موته (نساء: ۱۵۹)“، یعنی مسیح کی موت سے پہلے اہل کتاب اس پر ایمان لائیں گے۔ چونکہ مجدد اسلامی امت کا وہ صرف ایک فرد ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا کہنا صرف مسلمانوں پر اثر کر سکتا ہے اور ارادہ خداوندی میں کسر صلیب اور اصلاح یہود ہے۔ اس لئے اسی پیغمبر کو جسے ایک گروہ ان کو خدا بنا کر گمراہ ہوا اور دوسرے گروہ نے نبوت سے انکار کر کے ان کو جھوٹا نبی کہا اور اپنی دانست میں ان کو طرح طرح کے عذاب دے کر صلیب پر قتل کر چکے۔ خداوند تعالیٰ نے ان دونوں گروہوں کے زعم توڑنے اور کذب ظاہر کرنے اور امت محمدی کا رتبہ بڑھانے اور ان کی دعا قبول کرنے اور لیوٰ مننہ ولینصرنہ کا مصداق بنانے کے لئے ان کو مقدر کیا کہ جب وہ خود ہی زندہ اتر کر ان کے سب زعم باطل کر دے گا تو آسانی سے سمجھ جائیں گے اور ایسا کھلا معجزہ اور کرشمہ قدرت دیکھ کر اور دجال کو اور اس کے ہمراہیوں کو قتل کرنے کے بعد آخر کار سب اہل کتاب یہود اور نصاریٰ ایمان لے آئیں گے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ امت محمدی کی اصلاح کے واسطے آئیں گے۔ علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل کا صرف یہ مطلب ہے کہ جس طرح بنی اسرائیل کے نبی تبلیغ دین کرتے تھے۔ اسی طرح میرے علماء امت تبلیغ دین کیا کریں گے۔ کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ نہیں کہ علماء امت بنی اسرائیل کے نبیوں کے ہم رتبہ ہوں گے یا کسی قسم کی نبوت کے مدعی ہوں گے۔

شبه ششم..... یہ اعتراض بالکل بے بنیاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آسمان پر زندہ ہونے کی وجہ سے ہمارے رسول خاتم النبیین ﷺ سے افضل ہو گئے۔ کیونکہ یہ فضیلت جزئی فضیلت کلی کو مانع نہیں ورنہ اس کے علاوہ عیسیٰ علیہ السلام میں اور کئی فضیلتیں ہیں۔ جو آنحضرت ﷺ کو ثابت نہیں آپ جو تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں تو منصب اور مرتبہ اور قرب الہی میں افضل ہیں۔ نہ ہر خصوصیات ذاتیہ میں مثلاً حضرت مریم والدہ مسیح افضل نساء العالمین ہیں نہ حضور ﷺ کی والدہ، حضرت مسیح علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے نہ حضور ﷺ، حضرت مسیح علیہ السلام پر مائدہ آسمان سے اتارا گیا۔ حضور ﷺ پر نہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمائی اور اپنی نبوت کی خبر دی۔ لیکن حضور ﷺ سے یہ ثابت نہیں۔ ایسے ہی طول عمر بھی کوئی افضلیت کی دلیل نہیں۔ ہاں تعجب یہ تھا کہ حضور ﷺ کے لئے تو موت ہو اور دیگر انبیاء موت سے مستثنیٰ ہوں اور وہ ہمیشہ ہمیش زندہ رہیں۔ ”وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد الا فان مت فہم خالدون (انبیاء: ۳۴)“ مگر کیا کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے لئے خلد ہے وہ موت سے مستثنیٰ ہیں۔ بھلا یہ تو بتلائے کہ آپ کے بزرگ آپ کو یا کسی ادنیٰ آدمی کو چھت وغیرہ پر چڑھائیں تو اس میں آپ کے بزرگ کی توہین ہوگی یا نہیں۔ کعبہ شریف میں جب حضور ﷺ نے حضرت علیؑ کو اپنے کاندھے پر چڑھایا تھا اور نیز جب صحابہؓ نے حضور ﷺ کو قبر میں رکھا اور آپ سب اوپر رہے تو اس میں حضور ﷺ کی توہین ہوئی یا نہیں؟۔ بھلا یہ تو بتائے کہ آپ خود بھی کبھی اونچی جگہ پر چڑھے ہیں یا نہیں۔ اگر چڑھے ہیں تو تمام پیغمبروں کی جو ریزین مدفون ہیں توہین ہوئی یا نہیں؟۔ خدا را ایسا اعتراض نہ کیا کرو جو مضحکہ خیز ہو۔

شبہ ہفتم حضور ﷺ نے شب معراج میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرے انبیاء جو مردے تھے ان میں شامل دیکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ بھی مردے ہیں۔

جواب! سبحان اللہ کیا استدلال ہے کس نے دیکھا حضور ﷺ نے، تو پھر حضور ﷺ بھی اس جماعت مردوں میں شامل تھے تو کیا آپ بھی مردے تھے؟۔ جب آپ مردے نہیں تھے تو عیسیٰ علیہ السلام کی موت بھی اس سے ثابت نہیں ہو سکتی۔

شبہ ہشتم کانا یا کلان الطعام یعنی وہ دونوں ماں بیٹی عیسیٰ علیہ السلام و مریم علیہ السلام کھانا کھایا کرتے تھے اور ”ما جعلنا ہم جسداً لا یاکلون الطعام (انبیاء: ۸)“ یعنی ہم نے انبیاء علیہم السلام کو ایسا جسم نہیں بنایا۔ جو کھانا نہ کھائیں۔ پس اگر وہ زندہ ہیں تو آسمان پر کیا کھاتے ہیں۔

جواب! کان تو ماضی کے لئے ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ کھانا کھایا کرتے تھے جو منافی الوہیت ہے اور اسی لئے یہ دوسری آیت بھی ہے جو الوہیت کو باطل کرنے کے لئے ہے۔ یعنی جو کھانے پینے کے محتاج رہ چکے ہوں وہ کیسے خدا ہو سکتے ہیں۔ غرض یہ آیتیں الوہیت عیسیٰ علیہ السلام کو باطل کرنے کے لئے ہیں۔ ان کو موت و حیات عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں۔ دوسرے اصحاب کہف کا قصہ یاد کرو کہ بغیر کھائے پئے کس طرح زندہ ہیں۔ اصحاب کہف کے بارے میں ہے۔ ”ولبتوا فی کھفہم ثلاث مائة سنین و زدادوا تسعا (کہف: ۲۵)“ یعنی ۳۰۹ برس غار میں سوتے رہے اور ان کی زیست اور خواب کا حال اور بھی زیادہ قانون قدرت کلیہ کو پاش پاش کرتا ہے۔ ”وتری الشمس اذا طلعت تزاور عن کھفہم ذات الیمین وانما غربت تقرضہم ذات الشمال وهم فی فجوة منه . ذلك من آیات اللہ . من یهدی اللہ فهو المہتد . ومن یضلل فمن تجدله ولیاً مرشداً . وتحسبہم ایقاظاً وهم رقود ونقلبہم ذات الیمین وذات الشمال (کہف: ۱۷)“ اور دیکھیے تو سورج کو کہ جب طلوع کرتا ہے تو ان کے غار سے دائیں جانب ہٹ کر طلوع کرتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو بائیں جانب کتر اجاتا ہے اور وہ غار کے کشادہ میدان میں ہیں یہ اللہ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ جس کو اللہ ہدایت دیتا ہے۔ وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو گمراہ کرتا ہے۔ اس کے لئے کوئی ولی اور رہبر نہ پائے گا اور تو ان کو جاگتا ہوا گمان کرے۔ حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم ان کو دائیں بائیں کروٹ بھی دلوادیتے ہیں۔ تیسرے یہ کیسے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کھاتے پیتے نہیں۔ اول تو ان کی غذا تسبیح اور تحلیل ہے۔

رئیس المکاشفین حضرت عبدالوہاب شعرانی اس کا جواب لکھتے ہیں کہ: ”فان قیل فما الجواب عن استغنائہ عن الطعام والشراب مدة رفعہ فان اللہ تعالیٰ قال وما جعلناہم جسداً الا یاکلون الطعام فالجواب ان الطعام انام جعل قوتاً ان یعیش فی الارض لانه مسلط علیہ الهواء الحار والبارد فینحل بدنہ فاذا انحل عوضہ اللہ تعالیٰ بالغذاء اجراء لعادته فی هذه الخطة الغبراء واما من رفعہ اللہ الی السماء فانه یلطفہ بقدرتہ ویغنیہ عن الطعام والشراب کما اغنی الملائکة عنہما فیکون حینیئاً طعامہ التسبیح وشرابہ التہلیل کما قال اللہ علیہ وسلم انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی وفی الحدیث مرفوعاً ان بین

یدی الدجال ثلاث سنین . فكيف بالمؤمنين حينئذ فقال يجزئهم مايجزى اهل السماء من التسبيح والتقدیس (الیواقیت والجواهر ج ۲ ص ۱۴۶) ﴿اگر کہا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ رفع میں کھانے پینے سے مستثنیٰ ہونے کا کیا جواب ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ”ماجعلنا ہم جسدًا الا یاکلون الطعام (انبیاء: ۸)“ جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طعام کو زمین پر معیشت پوری کرنے کے لئے قوت بنایا ہے۔ کیونکہ یہاں اس پر ہوا گرم اور سرد مسلط ہے۔ اس کے بدن کو تحلیل کرتی ہے۔ جب تحلیل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ غذا سے اس کا عوض پیدا کرتا ہے۔ اس زمین میں اس کی یہ عادت جاری ہے۔ لیکن وہ شخص جس کو اللہ نے آسمان پر اٹھالیا اس کو اپنی قدرت سے نوازتا ہے اور کھانے پینے سے بے پروا کرتا ہے۔ جیسے فرشتوں کو بے پروا کیا۔ پس اس وقت اس کا طعام تسبیح اور پانی اس کا تحلیل ہوگا۔ جیسے حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ کھلا پلا دیتا ہے۔ اور حدیث میں مرفوعاً روایت ہے کہ دجال سے تین برس پہلے قط پڑے گا اسی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اس وقت جب مسلمانوں کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہ ہوگا کیا حال ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ان کو کفایت کرے گا وہ کھانا جو آسمان والوں کو کفایت کرتا ہے۔ یعنی تسبیح اور تقدیس۔ ﴿حضرت شیخ نے پہلے فلسفی دلیل سے سمجھا دیا اور پھر حدیث مرفوع بھی بیان کر دی کہ دجال کے زمانہ میں مومنین کو اہل سماء کی طرح صرف تسبیح و تقدیس ہی غذا کا کام دے گی۔

حضرت شیخ نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ایک بزرگ خلیفۃ الخراط نامی کا جو بلاد مشرق کے شہروں میں ایک شہر ابہر میں رہتے تھے ذکر فرمایا کہ اس نے ۲۳ سال سے برابر کچھ نہیں کھایا تھا اور دن اور رات عبادت الہی میں مشغول رہتا تھا اور کسی طرح کا ضعف بھی لاحق نہیں ہوا تھا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے لئے تسبیح و تہلیل کی غذا ہونے میں کیا تعجب ہے۔ ”قال الشيخ ابو الطاهر وقد شاهدنا رجلاً اسمه خلیفۃ الخراط كان مقيماً بابهرمن بلاد المشرق مكث لا يطعم طعاماً منذ ثلاث وعشرين سنة وكان يعبد الله ليلاً ونهاراً من غير ضعف فاذا علمت ذلك يبعد ان يكون قوت عيسى عليه السلام التسبيح والتهلل والله اعلم جميع ذلك (یواقیت ج ۲ ص ۱۴۶)“

مرزا قادیانی نے یہ کیونکر سمجھ لیا کہ ایک غذا کے بدلنے سے فوت ہونا لازم آتا ہے۔ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ تمام حیوان ماں کے پیٹ میں خون سے پرورش پاتے ہیں اور خون ہی طعام

ان کا ہوتا ہے۔ جب ماں کے پیٹ سے باہر آتے ہیں تو صرف دودھ ان کی غذا و طعام اور وجہ پرورش ہوتی ہے اور جب اس سے بھی بڑے ہوتے ہیں تو نان و گھاس و میو جات ان کا طعام و غذا ہوتے ہیں۔ کیا کوئی باحواں آدمی کہہ سکتا ہے کہ ماں کے پیٹ سے باہر آ کر انسان یا دیگر حیوانات فوت ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ کانا یا کلان الطعام نہیں رہتے۔ اس لئے کہ خون کی غذا بند ہو جاتی ہے اور صرف دودھ ہی ملتا ہے۔ جب دودھ ملتا ہے تو کیا مر جاتے ہیں۔ یا دودھ کا موقوف ہونا وفات کی دلیل ہے۔ ہرگز نہیں کیونکہ مشاہدہ ہے کہ غذا کے بدلنے سے کوئی فوت نہیں ہوتا۔ جب یہ امر ثابت ہے کہ غذا کے بدلنے سے کوئی فوت نہیں ہوتا۔ جب یہ امر ثابت ہے کہ غذا کے بدلنے سے موت لازم نہیں ہوتی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی غذائے زمینی سے غذائے آسمانی کیونکر باعث موت ہو سکتی ہے؟۔ یہ کیونکر مرزا قادیانی کو معلوم ہوا کہ آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو طعام و غذا نہیں ملتی۔ جب قرآن کریم سے ثابت ہے کہ لگا لگا یا خوان آسمان سے بنی اسرائیل کی درخواست اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اترادیکھو قرآن میں کس طرح مفصل ذکر ہے۔ تو پھر مومن قرآن کریم تو انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی آسمانوں پر کھانا ملنا محال ہو۔ کیا ان کو میو جات جنت بھی خدا تعالیٰ نہیں پہنچا سکتا۔

شبه نہم..... ”وَمَنْكُم مِّنْ يَّتَوَفَّىٰ وَمَنْكُم مِّنْ يَّرُدُّ إِلَىٰ أَرْضِ الْعَمْرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا (حج: ۵)“ اور نیز دیگر آیات ہم معنی۔

جواب! یہ آیت بھی وفات مسیح پر ہرگز دلالت نہیں کرتی اور نہ مسیح سے یہ متعلق ہے۔ قرآن کریم کا ۱۴ پارہ رکوع ۸ دیکھنا چاہئے۔ یہ آیت قیامت کے منکرین کو سمجھا رہی ہے کہ وہ خدا جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے، پھر علقہ بنایا، پھر مضغہ بنایا، پھر ماں کے پیٹ میں جگہ دی اور پھر اپنے ارادے سے وہاں سے طفل بنا کر نکالا۔ پھر جوان کیا پھر تم میں سے کوئی تو موت دیا جاتا ہے اور کوئی بڑھاپے کی طرف لوٹا کر لایا جاتا ہے کہ پھر اس کو کوئی علم نہیں رہتا۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو جو عقلی دلائل کے نقصان سے قیامت کا انکار کرتے اور عقلاً محال سمجھتے ہیں ان کو سمجھاتا ہے کہ تم پہلے اپنی ہی پیدائش کے حالات اور مختلفہ منازل کی طرف دیکھو کس طرح ہم نے تم کو نیست سے ہست کیا اور جب ہم نے تم کو مختلفہ منازل طے کراتے ہوئے عدم سے بنا کھڑا کیا۔ تو اب تمہارا دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے۔ جیسے ہم پہلے عدم سے وجود میں لائے۔ ایسے ہی ہم دوبارہ بھی کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی مرزائی صاحبان کہیں کہ یہ آیات حضرت مسیح کے حالات پر

حاوی ہیں اور حضرت مسیح بھی اسی سنت اللہ اور قانون فطرۃ کے تابع ہیں تو ہم زور سے کہتے ہیں کہ کوئی مرزائی اپنے مرشد کی حمایت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو قانون فطرۃ کلیہ کے ماتحت نہیں لاسکتا۔ خدا تعالیٰ نے ان آیات میں قانون فطرۃ عامہ بتایا ہے۔ مگر مسیح علیہ السلام باتفاق فریقین بغیر نطفہ باپ کے پیدا ہوئے جب پہلے ہی مسیح علیہ السلام کو اس قانون فطرۃ سے مستثنیٰ کر کے بغیر مس مرد کے صدیقہ مریم علیہا السلام کے پیٹ میں خلاف قانون فطرۃ متذکرہ بالا آیات پیدا کیا تو پھر یہ آیت مسیح کے حق میں ہرگز صادق نہیں آسکتی۔ دوسرے نطفہ انسان کی یہ صفت ہے کہ وہ عمر کی درازی سے ضعیف ہو جاتا ہے۔ یعنی مادی ہونے کے باعث زمین کی تاثیرات سے متاثر ہو کر ضعیف ہو جاتا ہے۔ مگر آسمان کی تاثیرات ایسی ہیں کہ اجراء فلکی کا بدلہ متحمل ساتھ ہی ساتھ ہوتا جاتا ہے اور وہ ضعیف نہیں ہوتے۔ پس مسیح علیہ السلام بھی تاثیرات فلکی سے ارذل عمر کے ضعف سے بچے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ فرشتے، ستارے، آفتاب، مہتاب وغیرہ ایک ہی حالت پر رہتے ہیں۔ لہذا حضرت مسیح بھی آسمان پر درازی عمر سے نکلے نہیں ہو سکتے اور نہ زمین کی آب و ہوا کی طرح آسمان کی آب و ہوا ہے کہ مسیح علیہ السلام کو ارذل عمر ملے اور چونکہ مسیح علیہ السلام کی پیدائش نفع روح سے تھی اور روح درازی عمر سے ضعیف اور ارذل نہیں ہوتی۔ اس لئے مسیح علیہ السلام کے واسطے ارذل عمر کا ضعف لازم بھی نہیں۔ کیونکہ وہ روح مجسم تھے۔ صرف وہ جسم ضعیف و ارذل ہوتا ہے۔ جو نطفہ امشاج وغیرہ کی ترکیب سے بنایا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ”رائیت عیسیٰ بن مریم شاباً (مسند احمد ج ۱ ص ۳۷۴..... کنز العمال ج ۵، ص ۳۲۳ ج ۶ ص ۳۰۷..... الخصائص ج ۱ ص ۳۹۸)“ یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو جوان دیکھا۔ تیسرے جب خدا تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں فرماتے ہیں کہ وہ نہ صلیب دیئے گئے اور نہ قتل کئے گئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا تو کیا وہ قادر مطلق ان کو انسانی ارذل عمر اور ضعف پیری سے ایسا ہی مستثنیٰ نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ ان کو ان کی ولادت میں قانون فطرۃ عامہ سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔ کہ بغیر نطفہ مرد کے پیدا کیا۔ دیکھو اصحاب کہف کا قصہ کہ ۳۰۹ برس سوتے رہے نہ بھوک لگی نہ پیاس۔ جب خود بیدار ہوئے تب بھوک محسوس ہوئی اور ان کے جسم میں کسی طرح کا تغیر بھی پیدا نہ ہوا تھا اور حضرت عزیز علیہ السلام کا قصہ پڑھو کہ سو برس کے بعد زندہ کئے گئے۔ بیضاوی شریف میں لکھا ہے کہ جب اپنے گھر لوٹ کر آئے تو آپ جوان تھے اور ان کی اولاد بوڑھے تھے۔ ”لما رجع الی منزله کان

شباباً واولادہ شیوخاً (انوار التنزیل و اسرار التاویل ج ۱ ص ۱۱۹ مستدرک ج ۲ ص ۶۷۸ حدیث نمبر ۳۱۷۱) ”میں حدیث علیؑ میں ہے کہ سب سے پہلے ان کی آنکھیں پیدا کی گئیں۔ وہ اپنی ہڈیوں کو گوشت پہناتے اور پیدا ہوتے ہوئے دیکھتے تھے اور اسی قصہ میں خدا تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”فانظر الی طعامک و شرابک لم یتصنح“ یعنی دیکھا اپنے کھانے اور پانی کو کہ وہ سو برس کی مدت تک سڑے نہیں۔ افسوس جب اسی جگہ یہ قدرت کے کرشمے دکھلائے گئے اور ہم کو قرآن کریم میں سنائے گئے تو مومن قرآن کے دل میں تو یہ شبہ ہی نہیں آسکتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتنی عمر پا کر بالکل نکلے ہو جائیں گے۔ وہ آ کر کیا خدمت کریں گے۔ الٹا ہم سے خدمت لیں گے۔ معاذ اللہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی درازی عمر سے کیوں گھبراتے ہو۔ عوج بن عنق کی عمر ۳ ہزار کے قریب تھی۔

اور قرآن کریم میں ثابت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قریب ایک ہزار برس کے عمر تھی۔ شبہ دہم..... ”وما ارسلنا من قبلك من المرسلین الا انہم لیا کلون الطعام و یمشون فی الاسواق (فرقان: ۲۰)“ ﴿اور نہیں بھیجے ہم نے آپ سے پہلے رسول مگر وہ کھانا بھی کھایا کرتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے۔﴾

جواب! یہ منکرین رسالت کو جواب ہے کہ جو کہا کرتے تھے کہ ”وما لہذا الرسول یأکل الطعام و یمشی فی الاسواق“ یعنی کھانا کھانا اور اپنی حوائج کے لئے بازاروں میں بغرض خرید و فروخت چلنا پھرنا رسالت کے منافی نہیں۔ پہلے سب رسولوں میں یہ بات تھی کیا وہ رسول نہ تھے۔ بائیں ہمہ بعض کی نبوت کا یقین بھی رکھتے ہیں۔ جیسے یہود اور نصاریٰ اور بعض قبیلے عرب کے، مرزا قادیانی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ طعام کھانا اور بازاروں میں اپنی حوائج کے لئے جانا مرسلین کو لازم حال نہیں ورنہ ہر وقت ہر لمحہ بازاروں میں چلنے اور کھانا کھانے سے منفق نہ ہوں گے۔ بلکہ یہ من جملہ صفات بشری کے ایک صفت ہے۔ جو بعض اوقات نہیں بھی پایا جاتا۔ علاوہ اس کے تسبیح اور تحلیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی غذا ہے۔ غرض ان آیات میں موت مسیح علیہ السلام پر کچھ بھی دلیل نہیں ہے۔

شبہ یازدہم..... ”فازلہما الشیطن عنہا فاخر جہما مما کانا فیہ وقلنا اہبطوا بعضکم لبعض عدو . ولکم فی الارض مستقر و متاع الیٰ حین (بقرہ: ۳۶)“ ﴿پس شیطان نے آدم علیہ السلام کو جنت سے پھسلا یا اور ان دونوں کو اس اکرام

اور عزت سے جس میں وہ تھے نکالا اور ہم نے ان تینوں کو کہا کہ اتر جاؤ در انحالیکہ تمہارا بعض بعض کا دشمن ہوگا۔ اور زمین میں تمہارے لئے قرار گاہ اور نفع ہے ایک زمانہ تک۔ ﴿

جواب اس آیت میں ولکم کے مخاطب آدم علیہ السلام اور ءو علیہا السلام اور شیطان ہیں۔ اگر لام تخصیص کے لئے ہے تو انہیں تینوں کی تخصیص ہو سکتی ہے۔ مستقر کے معنی ہیڈ کوارٹر اور صدر مقام کے ہیں۔ اسی لئے تخت گاہ کو مستقر الخلافۃ کہتے ہیں۔ پس زمین کا مستقر اور ہیڈ کوارٹر ہونا اس کا مانع نہیں کہ دوسری جگہ عارضی طور پر بھی نہ جاسکے اور نیز بنا بر تخصیص یہ لازم آئے گا کہ بجز انسان کے اور کوئی مخلوق زمین پر نہیں رہتی اور بطلان اس کا ظاہر ہے۔ کیونکہ بالتخصیص زمین انسان ہی کے لئے مستقر نہیں ہے۔ بلکہ جمیع حیوانات و نباتات و جمادات کے لئے ہے۔

شبه دوازدم ”فیہا تحیون و فیہا تموتون و منہا تخرجون (اعراف: ۲۵)“ ﴿زمین میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں تم مرو گے اور پھر اسی سے نکالے جاؤ گے۔ ﴿

جواب! اس میں بھی مخاطب آدم علیہ السلام، ءو علیہا السلام، شیطان تینوں ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کا کچھ بھی ذکر نہیں اور نیز اگر مطلقاً حصر مانا جائے تو لازم آتا ہے کہ انسان کی حیات جنت اور دوزخ میں بھی نہ ہو سکے۔ کیونکہ جنت دوزخ زمین سے خارج ہیں۔ حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔ اگر کہا جائے کہ اس حصر سے زمان آخرۃ مستثنیٰ ہے ہم کہیں گے۔ تم پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی بوجہ نصوص و اجماع حیات آسمان مستثنیٰ ہے۔ صحیح یہ ہے کہ فیہا میں تقدیم الارض بوجہ اہتمام ارض ہے۔ جو یہاں بوجہ عتاب و بعد عن الملکوت کے مہتمم بالشان ہے۔ لا غیر، مرزا قادیانی نے ان چند آیتوں میں تعمیم پر بہت زور دیا ہے۔ اگر دوسری آیت تخصیص بھی کر دے تو بھی ہرگز اعتبار نہیں کریں گے۔ ”انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج (الدھر: ۲)“ یعنی ہم نے انسان کو مرد اور عورت کے نطفہ مٹلت سے پیدا کیا ہے۔ ”خلق من ماء دافق یرج من بین الصلب والترائب (طارق: ۶)“ یعنی انسان کو ٹپکنے والے پانی سے جو پیٹھ اور پسلیوں کے درمیان سے نکلتا ہے پیدا کیا گیا ہے۔ ”اولم یرا الانسان انا خلقناہ من نطفۃ فاذا هو خصیم مبین (یسین: ۷۷)“ یعنی کیا انسان دیکھتا نہیں کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا۔ پس اچانک وہ کھلا جھگڑالو ہے۔ کیا ان آیات میں بھی تعمیم مان کر آدم علیہ السلام، ءو علیہا السلام، عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش خارقہ سے انکار کریں گے اور کیا نبیوں کو بھی خصیم مبین قرار دیں گے۔ اگر تخصیص کی یہاں کوئی وجہ ہے تو ان میں بھی وہی وجہ ہے۔

”والذین یدعون من دون اللہ لایخلقون شیئاً
 وہم یخلقون . اموات غیر احواءٍ وما یشعرون ایان یبعثون . الہکم الہ
 واحد . فالذین لایؤمنون بالآخرة قلوبہم منکرۃ (نحل: ۲۰-۲۲)“ ﴿اور وہ لوگ
 جن کو کفار مکہ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی شے کو پیدا نہیں کر سکتے۔ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔ وہ
 بالکل مردے ہیں نہ ذی روح اور وہ نہیں جان سکتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔ تمہارا معبود ایک
 معبود ہے۔ پس وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل انکاری ہیں۔﴾

جواب! یہ آیت کفار عرب کے حق میں ہے اور کفار عرب مخاطب ہیں جو آخرت کے
 قائل نہیں تھے کہتے تھے کہ ”ان ہیسی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحییٰ وما نحن
 بمبعوبین (المؤمنون: ۳۷)“ یعنی ہماری یہی دنیا کی زندگی ہے اور بس جب مر گئے مٹی
 ہو گئے۔ قصہ ختم ہو گیا۔ لہذا سابق سیاق سے صاف ظاہر ہے کہ یہ آیت بتوں کے بارے میں
 نازل ہے۔ اموات غیر احواء ان کی صفت ہے۔ یعنی مردے ہیں۔ کبھی زندہ اور ذی روح نہ
 تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب حیات تھے اصنام میں شامل ہی نہیں تھے۔ کیونکہ یہ کفار مکہ
 کے حق میں ہے اور کفار مکہ بت پوجتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلکہ کسی انسان کی بھی پرستش
 نہیں کرتے تھے۔

دوسرے اس آیت کے بعد فرمایا ہے۔ لایؤمنون بالآخرة کہ وہ آخرت پر ایمان
 نہیں رکھتے اب سوچو کہ مسیحی مسیح علیہ السلام کے پوجنے والے تو آخرت کے قائل تھے۔
 تیسرے لایخلقون شیئاً مضارع کے ساتھ ہے کہ وہ فی الحال یا آئندہ پیدا نہیں
 کر سکتے۔ اگر مر چکے تھے تو ان کی نسبت یہ فرمانا سیاق کلام کے خلاف ہے اور نیز جب وہ مر چکے
 تھے پھر ان کی نسبت یہ فرمانا کیسے صحیح ہوگا کہ وہ پیدا نہیں کر سکتے وہ ہیں کہاں جو پیدا کریں۔
 چوتھے وہم یخلقون جملہ اسمیہ سے بیان کیا۔ جو باعتبار استمرار کے تینوں
 زمانوں پر دلالت کرتا ہے۔ بتاؤ کیا کسی مرزائی کا یہ مذہب ہے کہ مسیح پیدا کئے جائیں گے اور
 پیدا ہوتے رہیں گے۔

پانچویں اموات فرمایا یہ بھی جملہ اسمیہ ہے۔ یعنی ہم اموات یعنی وہ ہمیشہ سے بے شعور
 و بے حس ہیں اور رہیں گے، موت ان کے واسطے بالدوام ہے۔ بھلا کیا مسیح علیہ السلام کبھی زندہ نہ
 تھے۔ ہمیشہ سے مردہ ہیں اور ہمیشہ مردہ رہیں گے۔ معاذ اللہ!

چھٹے یہ کہ اموات کی تفسیر غیر احياء کے ساتھ فرمائی کہ موت کی نوعیت متعین ہو جائے کہ موت سے وہ موت مراد ہے۔ جس سے پہلے اور پیچھے زندگی نہیں ورنہ اگر ایسی موت مراد نہ ہوتی تو غیر احياء کے بیان فرمانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ یہ مقصود تو اموات سے بھی حاصل تھا کہ وہ مردہ ہیں۔ پس اگر ان معبودوں سے مراد انسان ہوتے اور ان کا مردہ ہونا بیان فرمانا مقصود ہوتا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اور مرزائی کہتے ہیں تو یوں فرمایا جاتا۔ ”ان الذین یدعون من دون اللہ لم یخلقوا شیئاً وہم خلقوا۔ وما تواولیسوا احياء“ یعنی جن کو کفار مکہ خدا کے سوا پکارتے ہیں انہوں نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا یا نہیں کر سکے۔ وہ خود پیدا کئے گئے تھے اور مر گئے زندہ نہیں ہیں۔

اور آیت کلام اللہ کے یہ معنی ہیں کہ وہ بت جن کو کفار مکہ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ ہرگز کسی شے کو پیدا نہ کر سکتے اور نہ پیدا کر سکیں گے اور وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔ (پو جاری ان کو تراش کر بناتے ہیں) اور ہوتے بھی رہیں گے۔ وہ بالکل ہمیشہ سے مردے ہیں۔ نہ ذی روح (یعنی بالکل بے جان ہیں کہ کبھی زندہ ہی نہ تھے ان میں حیات رکھی ہی نہیں گئی تھی) وہ وقت بعثت ان کے سے بالکل بے خبر ہیں۔ (پھر اپنے عابدین کو کیا خاک جزا و سزا دے سکتے ہیں۔ یا خود کفار اپنے بعثت کے وقت سے بالکل بے خبر ہیں۔ کیونکہ قیامت کے منکر ہیں) بھلا اس آیت میں وفات مسیح علیہ السلام کی کون سی دلیل ہے؟۔ مرزا قادیانی نے کفار مکہ کا طرز اختیار کیا ہے۔ کیونکہ جب قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ”انکم وما تعبدون من دون اللہ حسب جہنم (انبیاء: ۹۸)“ یعنی تم اور اللہ کے سوا تمہارے معبود سب دوزخ کا ایندھن ہیں۔ تو کفار نے کہا لیجئے اس میں تو ان کے عیسیٰ علیہ السلام نبی بھی داخل ہیں۔ وہ بھی جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا۔ ”ما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون ان هو الا عبدانعمنا علیہ (زخرف: ۵۸، ۵۹)“ یعنی وہ لوگ جن کو ہم پہلے سے ہی مستغنی کر چکے وہ کیوں جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ یہ قوم محض جھگڑالو ہے۔ بطور جدل کے کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ہمارے نیک بندے ہیں۔ جن پر ہم نے انعام کیے۔ تمہاری ندامت اور حسرت بڑھانے کو ڈالے جائیں گے۔ دوسرے اموات جمع میت بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی سب مرنے والے فناء ہونے والے ہیں۔ لائق عبادت نہیں۔ یعنی سوائے اللہ کے سب معبود خواہ فرشتے ہوں خواہ روح القدس خواہ کوئی جن یا انسان سب مرنے والے ہیں اور زندہ رہنے والے

نہیں ہیں۔ ورنہ اگر یہ معنی کئے جائیں کہ سوا اللہ کے سب معبود مچکلے تو چاہئے کہ فرشتے اور روح القدس بلکہ چاند اور سورج بھی سب فنا ہو گئے ہوتے؟۔

تنبیہ! قرآن کریم میں بتوں کے لئے صیغے اور ضمائر ذوی العقول کے بھی آتے ہیں۔ تاکہ کلام بت پرستوں کے معتقدات کے مطابق جاری کی جائے۔

شبه چهاردهم ”واو صانی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیا (مریم: ۳۱)“ یعنی مجھ کو خدا تعالیٰ نے صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا امر کیا ہے۔ جب تک میں زندہ رہوں۔

جواب! ہر شخص جانتا ہے کہ نماز کے لئے اور زکوٰۃ کے لئے چند شرطیں بھی ہیں۔ ان کو اپنی شرطوں اور اوقات اور محل اور تفصیل کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ دیکھو ہم بھی صلوٰۃ اور زکوٰۃ

کے مامور ہیں۔ کیا ہم ہر وقت ہر آن ادا کرتے رہتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس اول یہ کہ جو جو وہاں شرطیں پائی جاتیں ہیں۔ ان شرطوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نماز پڑھتے ہیں۔ بلکہ

دوسرے انبیاء علیہم السلام کا بھی قبروں میں نماز پڑھنا ثابت ہے۔ دیکھو (صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۶، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ الی السموات وفرض الصلوات) اور معراج میں

بیت المقدس میں آپ نے سب انبیاء علیہم السلام کو نماز پڑھائی ہے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے نماز پڑھنے سے کیوں تعجب ہوتا ہے۔ اب چونکہ حضور ﷺ خاتم النبیین کی بعثت عامہ ہے۔ لہذا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر شراعی محمدی کے پابند ہیں اور آپ کی امت میں داخل ہیں۔ بلکہ حضور ﷺ کے بوجہ زیارت و صحبت لیلۃ المعراج کے صحابیؓ بھی ہیں اور ایمان لا کر حضور ﷺ

کو ”واذا اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ (آل عمران: ۸۱)“ کے مصداق بننے والے ہیں۔

اور زکوٰۃ کے لئے شرط ہے کہ نصاب کے قدر صاحب مال ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے اور یہ شرط آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو زمین پر بھی بوجہ

فرض نہ ہونے کے زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔ ”فقال لهم عمر انشدکم باللہ الم تعلموا ان رسول اللہ ﷺ قال ان کل مال النبی صدقة الا ما اطعمہ اهلہا وکساہم (کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۵۱ حدیث نمبر ۳۵۵۴۲)“ یعنی عمر نے کہا تمہیں اللہ کی قسم کیا تم نہیں

جانتے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ نبی کا مال سب صدقہ ہوتا ہے۔ مگر جس قدر اپنے اہل کو کھلائے پہنائے دوسرے صلوٰۃ اور زکوٰۃ کی صورتیں عرف قرآن میں ہر عالم اور ہر مخلوق اور

بحسب مواقع اور محل کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ دیکھو پرندوں کے لئے صلوٰۃ ثابت ہے۔
 ”والطیر صافات کل قد علم صلوٰتہ و تسبیحہ (النور: ۴۱)“ کیا یہاں نماز عرفی
 کے معنی ہیں؟۔ ہرگز نہیں اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حق میں ہے۔ ”واتیناہ الحکم
 صبیاً وحناناً من لدنا و زکوٰۃ (مریم: ۱۲، ۱۳)“ یعنی ہم نے ان کو بچپن میں ہی حکم اور
 نرم دلی اور پاکیزگی عنایت کی۔ کیا یہاں بھی کوئی زکوٰۃ عرفی کے معنی لے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔
 پس عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں صلوٰۃ اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اس محل کے اعتبار سے اور مناسب
 مقام کے جیسے فرشتے ادا کرتے ہیں۔ یعنی تسبیح و تحلیل و حمد و ثناء وغیرہ اس مقام اور محل کی صلوٰۃ ہے
 اور تطہیر نفس وہاں کی زکوٰۃ ہے۔

(بیضاوی ج ۲ ص ۲۶) میں ہے۔ ”ای زکوٰۃ المال ان ملکته او تطہیر النفس
 عن الرذائل (وہکذا فی مدارک ج ۲ ص ۲۷ ابن کثیر ج ۵ ص ۱۹۲ فتح البیان
 ج ۶ ص ۱۸ ابوالسعود ج ۲ ص ۲۵۹)“ وغیرہ۔ تیسرے نبی باعتبار تبلیغ امت کے بھی
 مخاطب ہوتے ہیں۔ جیسے حضور ﷺ کو حکم ہوا ”والرجز فاججر“
 شبہ پانزدہم مرزا قادیانی کے نزدیک کسی جسم عنصری کا آسمان پر جانا محال
 اور ناممکن ہے۔ ایک جسم عنصری طبقہ ناریہ اور زمہریہ سے کس طرح صحیح و سالم گذر سکتا ہے۔ جیسا
 کہ (ازالہ اوہام ص ۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) میں ہے۔ ”از انجملہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا
 فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاک کی جسم کے ساتھ کرہ زمہریہ
 تک بھی پہنچ سکے۔“

جواب! اہل علم پر پوشیدہ نہیں کہ محققین فلاسفہ کی ایک جماعت طبقہ ناریہ کے متعلق
 اہلیجی یا شبہیہ اہلیجی کی قائل ہے۔ یعنی دونوں قطبین کے متصل کچھ فاصلہ تک آگ کی حرارت کا کچھ
 اثر نہیں ہے۔ تسلی کے لئے تصریح اور شرح چخمینی دیکھو۔ دوسرے عقلاء خوب جانتے ہیں کہ اوّل تو
 ایک عنصر کا دوسرے عنصر کی طرف احالہ بھی جائز ہے اور پھر طبقوں کی حرارت اور برودت کی کوئی
 خاص مقدارذاتیات سے نہیں ہے۔ جس کا انفکاک محال ہو۔ بلکہ عوارض میں سے ہے اور عوارض کا
 سلب باتفاق عقلاء ممکن ہے۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ سے حرارت سلب کر لی گئی
 تھی۔ ”قلنا یا نار کونی برد او سلاما علی ابراہیم (انبیاء: ۶۹)“ اور موسیٰ کے
 اعتبار سے ان میں تشکیک شدہ وضعف ہونا ذاتیات کے نہ ہونے پر کھلی دلیل ہے۔ تیسرے علاوہ
 اس کے اگر حرکت اس قدر سریع ہو کہ یہ طبقے اپنی برودت اور حرارت کا اثر نہ ڈال سکیں۔ بلکہ جسم

تیزی سے گزر جائے تو ہرگز کوئی استحالہ نہیں۔ بلکہ صحیح تجربہ کے موافق ہے۔ باقی رہا اس قدر سربلج الحرت ہونا کسی جسم کا ممکن بھی ہے یا نہیں۔ تو حکماء کی تحقیق سنئے جتنی دیر میں شمس اس کنارے سے دوسرے کنارے تک طلوع کرتا ہے اتنی دیر میں فلک اعظم کی حرکت (۵۱۹۶۰۰) لاکھ فرسخ ہے۔ یعنی ۱۵۵۸۸۰۰ میل، (روح المعانی ج ۳ ص ۴۱) اور حکماء جدید کی تحقیق ہے کہ بجلی ایک منٹ میں ۵۰۰ سو مرتبہ زمین کے گرد گھوم سکتی ہے اور بعض ستارے ایک ساعت میں آٹھ لاکھ اسی ہزار میل حرکت کرتے ہیں۔ (پیہ اخبار ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۰ھ) دور کیوں جاؤ مرزا قادیانی ہی کا تلون دیکھو کہ ازالہ اوہام میں تو محال اور ناممکن بتاتے ہیں اور (چشمہ معرفت کے حصہ دوم میں ص ۲۱۹، خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۷) پر لکھتے ہیں کہ: ”پھر مضمون پڑھنے والے نے قرآن کریم پر یہ اعتراض کیا کہ اس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ مسیح مع گوشت پوست آسمان پر چڑھ گیا تھا۔ ہماری طرف سے یہ جواب کافی ہے کہ اول تو خدا تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ انسان مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے۔“

اور (ازالہ اوہام ص ۲۷۲، خزائن ج ۳ ص ۲۳۸) میں اپنے ایک مطلب کے ثبوت میں تورات کی عبارت استدلالاً پیش کرتے ہیں۔ جس میں یہ بھی لکھا ہے کہ: ”ایلیا نبی جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھایا گیا اور چادر اس کی زمین پر گر پڑی۔“

اور (ازالہ اوہام ص ۲۸۹، خزائن ج ۳ ص ۲۴۷) میں لکھتے ہیں کہ: ”باوجود یہ کہ آنحضرت ﷺ کے رفع جسمی کے بارہ میں کہ وہ جسم سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے۔ تقریباً تمام صحابہؓ کا یہی اعتقاد تھا۔ لیکن پھر بھی حضرت عائشہؓ اس بات کو تسلیم نہیں کرتیں اور کہتی ہیں کہ رویاء صالحہ تھی۔“

حضرت عائشہؓ ہرگز معراج جسمی کی منکر نہیں۔ معراج کا مفصل بیان معراج کے بیان میں مذکور ہو چکا۔ کیا صحابہ کرامؓ معاذ اللہ اس قدر بے عقل تھے کہ محال عقلی اور ممکن میں بھی تمیز نہ کر سکتے تھے۔ ایک باطل ناممکن بات پر عقیدہ جمالیا اور پھر صحابہ کرامؓ نے قرآن کریم کے خلاف کیسے عقیدہ جمالیا۔ قرآن کریم تو بقول مرزا قادیانی اس کو خلاف سنت اللہ فرماتا ہے۔ اب مرزا قادیانی کے کچھ فہم میں آیا کہ بے شک آسمان پر اٹھایا جانا ممکن ہے۔ لیکن یہ تو دعوے کی جڑ کاٹ دے گا۔ لہذا ایک دوسری پچر لگائی۔ یعنی (ازالہ اوہام ص ۶۲۵، خزائن ج ۳ ص ۴۳۷) میں لکھتے ہیں۔ ”یہ عادت اللہ نہیں کہ کسی جسم خاکی کو آسمان پر لے جائے۔“ اور آیت ”وترقی فی السماء ولن نؤمن لرقیك حتی تنزل علینا کتابا نقرأه قل سبحان ربی هل كنت الا بشرآء رسولاً (الاسر: ۹۳)“ کو اپنی حجت ٹھہرایا ہے۔ یعنی یا کہ آپ آسمان پر

چڑھ جائیں اور صرف ہم آپ کے چڑھ جانے پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک کہ آپ ہم پر نوشتہ لے کر نہ آئیں۔ جس کو ہم پڑھ لیں۔ فرمادیتے ہیں کہ میں بذات خود تو بشر اور رسول ہوں ایسے امور کی مجھ میں قدرت نہیں۔ مگر خداوند عالم اور میرا رب عجز سے منزہ ہے۔ مرزا قادیانی سے کوئی پوچھے صاحب اس میں یہ کہاں لکھا ہے کہ آسمان پر لے جانا عادت اللہ نہیں؟۔ بلکہ اس آیت سے تو یہ معلوم ہوا کہ آسمان پر چلا جانا انسانی قدرت سے تو بالاتر ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ قادر ہے۔ اگر کسی نبی کو چاہے آسمان پر لے جاسکتا ہے بھلا یہ مسلمان کب کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے آپ آسمان پر جا بیٹھے۔ مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے۔ بل رفعہ اللہ الیہ اللہ نے ان کو اپنی قدرت کاملہ سے اٹھایا ہے۔ ہاں شاید یہ شبہ ہو کہ تو پھر کیوں کفار کے مطالبہ کے موافق یہ معجزہ حضور ﷺ سے ظاہر نہ کیا گیا تا کہ وہ ایمان لے آتے۔ کفار کے مطالبہ کو کیوں روکا گیا۔ کیا وہ یہ کہتے تھے کہ تم اپنی ہی قدرت سے یہ کرشمہ دکھلاؤ ان کا ہرگز یہ خیال نہ تھا کہ یہ جواب دے دیا جاتا کہ بذات خود مجھ میں یہ قدرت نہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کفار مکہ کے یہ سوالات کسی غرض صحیح اور تحقیق حق پر مبنی نہ تھے۔ بلکہ محض لعنت اور عناد پر مبنی تھے ان کے ظاہر ہونے پر ایمان لانا ہرگز مقصود نہ تھا۔ چنانچہ سوال ہوتا ہے کہ: ”اوتاتی باللہ والملئکة قبیلا (الاسراء: ۹۲)“ یعنی اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے گواہ لاؤ۔ جو محال قطعی ہے۔ پھر سوال ہوتا ہے کہ ہمارے سامنے سیڑھی لگا کر آسمان پر چڑھیں۔ لیکن کفار ہمارے رسول کے آسمان پر چڑھ جانے کے معجزے کی درخواست پر ججے نہیں رہے۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ چاہا کہ پھر ہمارے سامنے آسمان سے اتر دو اور ہر ایک کے نام خدا کی طرف سے نوشتہ اور کتاب لے کر آؤ کہ ہم اس کو پڑھیں۔ یعنی ہم پر بھی خدا کی کتاب نازل کر، کہ اے فلاں بن فلاں محمد پر ایمان لاؤ۔ یعنی گویا رسول بنا دے۔ حالانکہ یہ خدا کا کام ہے۔ کہہ دے کہ میں تو بشر اور خود اس کا رسول ہوں۔ کسی کو نبی اور رسول بنانا اور خدا کی طرف سے اس کے نام کتاب نازل کرنا میرا کام نہیں ہے۔ یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے۔ مگر میرا اللہ پاک ہے کہ ایسے گندے اور ناپاک روحوں کو اپنا نوشتہ اور اپنی کتاب بھیج کر رسول بنائے یا ان کے سامنے شہادت دینے آئے معاذ اللہ! جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے: ”قالوا لن نؤمن لك حتى نوتی مثل ما اوتی رسل اللہ قل اللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ“ یعنی کفار مکہ نے کہا ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ یہاں تک کہ ہم کو بھی دیا جائے مثل اس کے جو اللہ کے رسولوں کو دیا گیا ہے۔ یعنی رسالت و وحی و کتاب و معجزے وغیرہ۔ فرمادیتے ہیں کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ کہاں اپنی رسالت کو رکھے۔ یعنی تمہارے جیسے گندے اور ناپاک

اور خبیث النفس رسالت کے کب قابل ہیں؟۔ اور بعض سوال ممکن بھی تھے اور وہی معجزے طلب کئے تھے جو پہلے رسولوں سے ظاہر ہو چکے۔ لیکن محض تعنت اور عناد پر مبنی تھے۔ ان کے ظاہر ہونے پر ایمان لانا ہرگز مقصود نہ تھا۔ جیسے شق القمر کا معجزہ ظاہر کیا گیا۔ مگر انہوں نے پھر بھی جھٹلایا۔ چنانچہ خود ارشاد خداوندی ہے۔ ”ما منعنا ان نرسل بالایات الا ان کذب بها الاولون (الاسرا: ۵۹)“

”قوله تعالیٰ واقسموا باللہ جہد ایمانہم لان جاء تہم ایۃ لیؤمنن بہا قل انما الایات عند اللہ وما یشعرکم انہا اذا جاءت لا یؤمنون ونقلہ افتدتہم وابصارہم کمالم یؤمنوا بہ اول مرۃ (انعام: ۱۰۹، ۱۱۰)“ ﴿﴾ نہیں روکا ہم کو کہ ہم معجزوں کو بھیجیں۔ مگر اس بات نے کہ پہلے لوگ جھٹلا چکے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں۔ اللہ کی تاکید سے، کہ اگر ان کو ایک معجزہ پہنچے تو البتہ اس پر ایمان لائیں۔ فرمادیتے کہ معجزے تو اللہ کے پاس ہیں اور تم مسلمان کیا خبر رکھتے ہو کہ جب معجزے آئیں گے تو ہرگز ایمان نہ لائیں گے اور ہم الٹ دیں گے ان کے دل اور آنکھیں جیسے ایمان نہیں لائے۔ پہلی بار ﴿﴾ غرض یہ سوال محض عناد پر مبنی تھے۔ لیکن اگر ان فرماشی معجزات کو پورا بھی کر دیا جاتا تب بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ پھر وہ بالکل تباہ اور برباد کر دئے جاتے۔ کیونکہ اقتر احمی معجزے کے بعد امہال اور استدراج نہیں ہوتا۔ جیسا کہ پہلی امتوں کے ساتھ پیش آچکا ہے۔

اگر کہا جائے گو آسمانی پر چڑھایا جانا ممکن تو ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے آسمان پر پہنچا سکتا ہے۔ کیونکہ خدا کے نزدیک کوئی چیز انہونی نہیں۔ لیکن یہ عام سنت جاریہ اور عام عادت اللہ کے خلاف ہے۔ مگر یہ مرزا قادیانی ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ (حقیقت الوحی ص ۴۹، ۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۵۲) میں لکھتے ہیں کہ: ”اس قدر زور سے صدق اور وفا کی راہوں پر چلتے ہیں کہ ان کے ساتھ خدا کی ایک الگ عادت ہو جاتی ہے۔ گویا ان کا خدا ایک الگ خدا ہے۔ جس سے دنیا بے خبر ہے اور ان سے خدا تعالیٰ کے وہ معاملات ہوتے ہیں جو دوسروں سے وہ ہرگز نہیں کرتا۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام۔“ پس جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وہ معاملات ہوتے ہیں جو دوسروں سے نہیں۔ ان کے ساتھ خدا کی ایک الگ عادت ہوتی ہے۔ تو پھر رفع عیسیٰ علیہ السلام زیادتی عمر بلا رزل عمر پر کیوں تعجب ہے؟۔ ”ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل ادم (آل عمران: ۵۹)“ جب آدم علیہ السلام زمین سے جنت میں پھر جنت سے زمین پر آچکے ہیں۔ ایسے عیسیٰ علیہ السلام کا زمین سے آسمان پر پھر آسمان سے زمین پر آنا ہوگا۔

حیات مسیح اور عقل؟

بعض نیم مرزائی کہتے ہیں کہ گو قرآن کی چند آیتوں سے اور ۳۷ حدیثوں سے اور ۲۷ آثار صحابہؓ و تابعینؓ سے اور اجماع امت سے یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور اصالتاً نزول فرمائیں گے۔ لیکن عام عقلموں میں نہیں سماتا۔ اس کے جواب میں ان کے مرشد کا یہ حکم سنا دینا چاہئے کہ (ازالہ اوہام ص ۸۳۵، خزائن ج ۳ ص ۵۵۲) میں ہے کہ: ”اگر قرآن وحدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو ہرگز اسکو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔“

(ازالہ اوہام ص ۳۷۲، خزائن ج ۳ ص ۲۹۳) میں ہے کہ: ”سلف خلف کے لئے بطور وکیل کے ہوتے ہیں اور ان کی شہادتیں آنے والی ذریت کو ماننی پڑتی ہیں۔“ اگر کہا جائے کہ خدا نے خود فرمایا ہے۔ ”لن تجد لسنة الله تبديلا (فاطر: ۴۳)“ ہم اپنی سنت جاریہ کے خلاف نہیں کرتے تو میں کہوں گا کہ اگر سنتہ اللہ کے یہ معنی ہیں تو بتائیے کہ پہلے سب مخلوق محض عدم میں تھے۔ پھر پیدا کر کے کیوں سنت کو بدلا؟ اور پھر پیدا کر کے مار ڈالنے سے سنت کو بدلا اور پھر قیامت کو زندہ کر کے اپنی سنت کو بدل ڈالے گا اور نیز آدم علیہ السلام و حوا کو بے ماں و باپ کے پیدا کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو بے باپ کے جو یہ بھی سنت جاریہ کے خلاف ہے اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات سب خارق عادت ہی ہوتے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ یہ مجموعہ حالت کا من حیث المجموع سنت اللہ ہے تو میں کہوں گا کہ کسی کو مار کر زندہ نہ کرنا اور بعض کو بطور خرق عادت زندہ کرنا اور کسی کو آسمان پر نہ اٹھانا اور بعض کسی کو اٹھا لینا یہ مجموعہ بھی سنت اللہ ہے۔ چنانچہ (بخاری شریف ج ۲ ص ۵۸۷) میں عامر بن فہیرہؓ کا پیر معونہ کے دن شہید ہونے کے بعد بحسد غصری آسمان کی طرف اٹھ جانا پھر زمین پر آ جانا درج ہے۔ ”قال لقد رائتہ بعد ما قتل رفع الی السماء حتی انی لانظر الی السماء بینہ و بین الارض ثم وضع“ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ توستہ اللہ کے بدل دینے کو نہیں پاسکتا۔ یعنی ہماری سنت کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ ”لا مبدل لکلمات اللہ (انعام: ۳۴)“ ہاں وہ خود بدل سکتا ہے اور سنت سے مراد سنت قولی یعنی وعدہ نصرت بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی ہم اپنے وعدہ نصرت کو نہیں بدلتے۔ ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کو نصرت ہی دی ہے۔ ”فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسله (ابراہیم: ۴۷)“ اور نیز آیات اللہ اور سنت اللہ میں فرق ہے۔ آیات اللہ جس جگہ قرآن کریم میں آیا ہے خارق عادت ہے اور سنت اللہ عادت اکثر یہ مراد ہے۔ فافہم!

جیسے کہ حضرت الیاس علیہ السلام کے نزول کی پیشین گوئی شبہ ششدهم.....

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بعثت سے پوری ہوئی تھی۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی پیشین گوئی کسی دوسرے مدعی کی بعثت سے ہو سکتی ہے۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام اسرائیلی ہی نازل ہوں۔ بلکہ مثیل مراد ہے۔ کیونکہ پیشین گوئی میں اکثر استعارہ ہوتا ہے۔

جواب! اوّل تو یہی غلط ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پیشین گوئی کی ہے۔ کیونکہ پیش گوئی اس کو کہتے ہیں جو کسی وجود کی ظہور سے پہلے خبر دی جائے۔ چونکہ یہود اور نصاریٰ کا باہمی اختلاف تھا۔ عیسائی کہتے تھے کہ مسیح علیہ السلام اب آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ دوبارہ اخیر زمانہ میں نزول فرمائیں گے اور یہود کہتے تھے کہ ہم نے مسیح علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ: ”ماقتلوہ وما صلبوہ بل رفعہ اللہ الیہ (نساء: ۱۵۷)“ ”ان من اهل الكتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (نساء: ۱۵۹)“ اور ایسا ہی احادیث میں بکثرت موجود ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ حیات و نزول مسیح علیہ السلام کا مسئلہ پیش گوئی ہے اور پیش گوئیاں استعارہ کے رنگ میں ہوتی ہیں۔ بلکہ حضور ﷺ نے حیات و نزول مسیح کا فیصلہ فرمایا ہے نہ کہ پیشین گوئی کی ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو حضور سرور عالم ﷺ سے چھ سو برس پہلے دنیا میں آ کر آسمان پر جا چکے تھے اور یہود اس کے منکر تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے ان کو قتل کر ڈالا ہے۔ یہود اور نصاریٰ میں یہی جھگڑا تھا۔ اس لئے حضور ﷺ اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر یہ فیصلہ دیا کہ بے شک عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں وہ اخیر زمانہ میں دوبارہ آئیں گے۔ پس اس فیصلہ نبوی ﷺ کے سامنے تمام امت کا سرخم چلا آیا ہے اور تیرہ سو برس سے اس پر اجماع امت ہے۔ اگر نصاریٰ کا عقیدہ اصالتاً نزول عیسیٰ علیہ السلام کا شرک تھا یا کم از کم غیر صحیح تھا تو قرآن کریم دوسرے عقائد ابن اللہ وغیرہ کی طرح اس کو بھی خوب صراحتاً رد فرمادیتا، اور حضور ﷺ کی حدیث میں اس کا رد بکثرت پایا جاتا ہے کہ برعکس قرآن کریم اور احادیث اس عقیدے کے ہم نوا ہوں، اور یہ بھی خوب کہی کہ پیشین گوئیاں استعارہ کے رنگ میں ہوتی ہیں۔ تاکہ کوئی کاذب متنبی بھی جھوٹا نہ ہو سکے۔ جب چاہے جس پر چاہے گڑ بڑ کر کے مر سکے۔ دمشق سے مراد قادیان لے سکے۔ حالانکہ خود حضور ﷺ نے بتا کید منع فرمایا ہے کہ: ”ان السنبی علیہ وسلم نہی عن الاغلوطات (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۳۵، کتاب العلم فصل ثانی)“ ”ہاں خوابوں کی تعبیر ہوا کرتی ہے نہ صریح وحی کی۔ دوسرا تعجب یہ ہے کہ مرزا قادیانی شریعت محمدی میں تو کوئی نظیر پیش نہیں کر سکتے محرف کتابوں سے اپنی تائید کرنا چاہتے ہیں کہ شاید کوئی اسی سے دھوکہ میں آ جائے۔ حالانکہ وہ خود اس کو رد بھی کر چکے ہیں۔

چنانچہ (حصہ پنجم برائین احمد یہ ص ۳۲، ۳۳، خزائن ج ۲۱ ص ۴۲، ۴۳) میں لکھتے ہیں کہ: ”پہلے نبیوں نے مسیح کی نسبت یہ پیشین گوئی کی تھی کہ وہ نہیں آئے گا۔ جب تک کہ الیاس دوبارہ دنیا میں نہ آجائے۔ مگر الیاس نہ آیا اور یسوع بن مریم نے یونہی مسیح معبود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ حالانکہ الیاس دوبارہ دنیا میں نہ آیا اور جب پوچھا گیا تو الیاس موعود کی جگہ یوحنا یعنی یحییٰ نبی کو الیاس ٹھہرا دیا تا کسی طرح موعود بن جائے۔ پہلے نبیوں اور تمام راست بازوں کے اجماع کے برخلاف الیاس آنے والے سے مراد یوحنا اپنے مرشد کو قرار دے دیا اور عجیب یہ کہ یوحنا اپنے الیاس ہونے سے خود منکر ہے۔ مگر تاہم یسوع بن مریم نے زبردستی اس کو الیاس ٹھہرا ہی دیا۔“

اب ہم مرزا قادیانی سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے نزدیک معاذ اللہ ان دونوں میں کون جھوٹا ہے۔ یوحنا خود منکر ہیں کہ میں ہرگز الیاس نہیں ہوں اور عیسیٰ زبردستی ان کو الیاس ٹھہراتے ہیں کہ تو ہی وہ الیاس ہے۔ یہاں پر مرزا قادیانی کا روئے سخن اور التفات جس طرف بھی ہو مگر اہل حق جانتے ہیں کہ دونوں سچے نبی ہیں۔ قصہ جھوٹا ہے کتاب اللہ میں تحریف کر دی ہے۔ اسی وجہ سے حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ ”لا تصدقوا اهل الكتاب ولا تکذبوہم

(بخاری ج ۲ ص ۱۰۹۴، باب قول النبی ﷺ لا تستلوا اهل الكتاب ان اهل الكتاب بدلوا کتاب اللہ وغیر وہ وکتبوا بایدیہم الكتاب وقالو اهو من عند اللہ، بخاری ایضاً)“

اور حکیم نور الدین صاحب جو مرزا قادیانی کے اول جانشین تھے۔ (فصل الخطاب ج ۲ ص ۱۱۵، بار دوم ۱۹۲۴) میں لکھتے ہیں کہ: ”یوحنا اصطباغی کا ایلیا میں ہونا بالکل ہندوؤں کے مسئلہ آواگون کے ہم معنی یا اسی کا نتیجہ ہے۔“ افسوس یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو اپنے دعوے کے اثبات میں اس قدر شوق ہے کہ جس بات کو ایک جگہ ثابت کرتے ہیں۔ دوسری جگہ خود ہی اس کو رد کر دیتے ہیں۔ جیسا موقع مناسب سمجھتے ہیں۔ اسی پر زور دیتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی مومن قرآن کریم اس قصہ کی تصدیق کے لئے آمادہ بھی ہو۔ کیونکہ قرآن نے خود اس قصہ کی تکذیب کر دی ہے۔ قرآن شریف میں ہے کہ: ”یا زکریا انا نبشرك بغلام اسمہ یحییٰ لم نجعل له من قبل سمیاً (مریم: ۷)“ ترجمہ مرزا قادیانی..... ”یعنی یحییٰ علیہ السلام سے پہلے ہم نے کوئی اس کا مثیل یعنی جس کا نام یحییٰ پر بوجہ مماثلت اطلاق کر سکیں دنیا میں نہیں بھیجا۔ (ازالہ ص ۵۳۹، خزائن ج ۳ ص ۳۹۰) تو پھر کیسے پہلے نبی کا نام یعنی ایلیا کا نام یحییٰ پر اطلاق کیا جاسکتا ہے؟“

بروز کا بیان

اول بروز کے معنی ہدیہ ناظرین ہیں۔ بعد اس کے خود ہی انصاف فرما سکتے ہیں۔ اہل

کموں اور بروز کی اصطلاح میں بروز اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص کامل کی روح دوسرے شخص مبروز فیہ میں بصفتا خود ظہور کرے۔ چنانچہ امام ربانی مجدد الف ثانی جلد دوم مکتوب ۵۸ ص ۱۶۵، ۱۶۶ میں فرماتے ہیں کہ ”در بروز تعلق نفس بہ بدن دیگر از برائے حصول حیات نیست کہ این مستلزم تناسخ است بلکہ مقصود ازین تعلق حصول کمالات است مرآں بدن را..... چنانکہ جنے بفرد انسانی تعلق پیدا کند و در مشخص او بروز نماید..... چیزیکہ ازین تعلق دروے حادث میشود ظہور صفات و حرکات این جن است و مشائخ مستقیم الاحوال بعبارت کمون و بروز ہم سب نمی کشایند و ناقصاں را در بلا و فتنہ نمے اندازند مختصراً..... بعضے دیگر بنقل ارواح قائل اند..... و آنکہ بنقل روح قائل است..... نزد فقیر قول بنقل روح از قول بتناسخ ہم ساقط تراست..... اہل کمال تماشائی نیستند..... و ایضاً در نقل روح امامت بدن اول است و احیا بدن ثانی است پس بدن اول را از حصول احکام برزخ چارہ نبود از عذاب و ثواب قبر گذرند و بدن ثانی را چوں حیات ثانی اثبات نمایند حشر در حق او در دنیا ثابت گشت نہ انکارم کہ معتقدان نقل روح معلوم نیست کہ بعذاب و ثواب قبر قائل باشند و بحشر و نشر معتقد بودند افسوس ہزار افسوس این قسم بطلان خود را بمسند شیخ گرفتہ اند و متقدائے اہل اسلام گشتہ . ضلوا فاضلوا“

پس اول صورت کے رو سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت خاتم النبیین ﷺ کے صفات و حرکات مرزا قادیانی میں بالکل مفقود تھے۔ کیونکہ مجدد صاحب نے جن کی مثال دے کر یہ لکھا ہے کہ: ”چیزے کہ ازین تعلق دروے حادث میشود ظہور صفات و حرکات آن جن است“ اور پھر جب مشائخ مستقیم الاحوال اس کو مکروہ جانتے ہیں۔ تو کجا انبیاء علیہم السلام خصوصاً عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام و خاتم الانبیاء علیہم السلام۔ فقدر!

پھر اس پر سوال یہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام میں سے صرف عیسیٰ علیہ السلام ہی اس بروز کے لئے مختص ہیں۔ تو کیوں؟ اور اگر مختص نہیں تو کیوں؟۔ احادیث متواترہ میں ذکر اولفظاً انہی کو خاص کیا گیا۔ کسی دوسرے نبی اور رسول کا کیوں ذکر نہیں آیا کہ وہ بھی فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کے شرفی منارے کے قریب یا کسی اور جگہ نازل ہوں گے اور نزول کے

بعد اسلام کی اس طرح امداد فرمائیں گے اور زمین پر اتنی مدت ٹھہریں گے اور حج کریں گے۔ یا نہیں اور کہاں دفن ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔

اور نیز یہ سب کچھ سہی لیکن پھر بھی بروز مظہر اتم ہو کر بھی مبروز فیہ نبوت کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور نبوت کا دعویٰ کفر اور صریح غلط ہے۔ شیخ اکبر فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں کہ: ”ویمکن ان بعض الاولیاء یکشف اللہ عن قلبه الحجاب ویقیم اللہ تعالیٰ له مظہرا محمدياً فیسمع فیہ امر الحق ونہیہ لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فیظن ان الحق تعالیٰ کلمہ هو وانما کلم روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیکون ذلك من باب التعریف بالاحکام الشرعیة لا شرعاً جدیداً فان ذلك باب قدا غلق بموت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ازیواقیت مبحث ۴۶ ج ۲ ص ۸۵)“ ﴿ہاں یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اولیاء کے قلب سے پردہ کھول دے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے مظہر محمدی کو قائم کرے اور امر و نہی الہی کو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو رہے ہیں۔ ان کو سنے اور یہ گمان کرے کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے کلام کی حالانکہ روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کی ہے۔ پس یہ باب تعریف سے ہے۔ جس میں احکام شرعیہ کی معرفت ہوتی ہے۔ نہ شرع جدید اس لئے کہ اس کا دروازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد بند ہو چکا۔ ﴿

اور مرزا قادیانی ایجاد بندہ بروز بالکل تباہ ہے۔ ملاحظہ ہو عبارت (تزیاق القلوب ص ۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۲۸۰) ”آدم صفی اللہ کے لئے جس قدر بروزات کا دور ممکن تھا وہ تمام مراتب بروزی وجود کے طے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں اتم و اکمل بروزی حالت دکھائی گئی ہے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کے ص ۵۰۵ میں میری نسبت ایک یہ خدا تعالیٰ کا کلام اور الہام ہے کہ خلق آدم فا کر مہ یعنی خدا نے آخری آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے پہلے آدمیوں پر ایک وجہ کی اس کو فضیلت بخشی۔ اس الہام اور کلام الہی کے بھی یہی معنی ہیں کہ گو آدم صفی اللہ کے لئے کئی بروزات تھے جن میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ لیکن یہ آخری بروز اکمل و اتم ہے۔“

شبه ہفتدہم مرزائی ایک حدیث لوکان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی زیادتی ذکر عیسیٰ کے ساتھ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۹ اور الیواقیت ج ۲ ص ۲۲) سے نقل کرتے ہیں۔

جواب! تمام طرق اور متابعات اور شواہد دلالت کرتے ہیں کہ اس حدیث میں ذکر عیسیٰ علیہ السلام کی کچھ اصل نہیں ہے اور کتب حدیث میں جہاں مسند و ابیتیں روایت کے ساتھ نقل کی جاتی ہیں۔ کہیں اس لفظ کا پتہ نہیں۔ صرف موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔ ”(فتح الباری ج ۱۳

ص ۲۸۱، باب قوله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تساءلوا اهل الكتاب عن شئى وهو فى المسند احمد ج ۳ ص ۳۳۸ عن جابر رضي واخرجه ابونعيم عن عمر رضي ذكره فى الخصائص ج ۳ ص ۱۳۲ وكنز العمال ج ۱ ص ۲۰۱ حديث نمبر ۱۰۱۰ عن كتب عديدة وحاشية ابى داؤد للمغربى من الملاحم وشرح المواهب ج ۵ ص ۲۶۹ وشرح الشفاء للقارى فى مواضع ج ۱ ص ۱۱۵ والدر المنثور ج ۲ ص ۴۸ تحت اية الميثاق مسند الدارمى، مشكوة ص ۳۰، باب الاعتصام بالكتاب والسنة) ”پس یہ قطعاً سہونا سخین اور زلہ قلم اور سبقت السنہ سے ہے۔ جیسے (کتاب الابریز کے ص ۹۵ میں فتح الباری) کے حوالہ سے ہے۔ حالانکہ اس میں پتہ نہیں اور یواقیت للشعرانی میں فتوحات کے دسویں باب سے ہے اور فتوحات کے اس باب میں پتہ نہیں۔ ایسا ہی جس میں باب ۶۹ اور باب ۴۲ سے نقل کیا۔ حالانکہ ان میں اس کا پتہ نہیں اور شعرانی کی کتاب الجواہر والدرص ۲۱۲ میں اس کے خلاف ذکر ہے۔ غرض یہ لفظ زیادہ عیسیٰ بے سند وارد ہے۔ زلہ قلم ناسخین سے نقل ہوا ہے۔ اس کا مسند احادیث میں کہیں پتہ نہیں۔ مرزائیوں کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ اپنے دعوے کے خلاف بخاری و مسلم کی مسند روایتوں کو بھی رد کر دیتے ہیں اور اپنے دعویٰ کے موافق بے سند روایتوں سے بھی حجت پکڑتے ہیں۔ اور علامہ ابن القیم کی عبارت (مدارج السالکین ج ۲ ص ۲۴۳) میں اس طرح مذکور ہے۔ یہ حدیث نہیں ہے۔ بلکہ علامہ کی عبارت ہے۔ ”و محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مبعوث الى جميع الثقليين فرسالته عامة للجن والانس فى كل زمان ولو كان موسى وعيسى عليهما السلام حيين لكانا من اتباعه واذنا نزل عيسى بن مريم عليهما السلام فانما يحكم بشریعة محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فمن ادعى انه مع محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كالخضر مع موسى اوجوز ذلك لاحد من الامة فليجدد اسلامه واليتشهد شهادة الحق فانه مفارق لدين الاسلام بالكلية فضلا عن ان يكون من خاصة اولياء الله وانما هو من اولياء الشيطان وخلفائه ونوابه وهذا الموضوع مقطع ومفروق بين زنادقة القوم وبين اهل الاستقامة منهم“ ﴿اور محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جميع ثقليين کی طرف مبعوث ہیں۔ پس آپ کی رسالت تمام جن وانس کے لئے ہر زمانہ میں عام ہے اور اگر موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو آپ کے متبعین میں ہوتے اور جب عیسیٰ، مریم کے بیٹے اتریں گے تو شریعت محمدیہ ہی کے ساتھ حکم فرمائیں گے۔ پس جو شخص دعویٰ کرے کہ وہ محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایسے ہوں گے جیسے خضر، موسیٰ کے ساتھ یا امت میں سے کسی کے لئے یہ جائز رکھے تو نئے

سرے سے اسلام لائے اور سچ کی گواہی دے۔ کیونکہ یہ دین اسلام سے بالکل جدا ہو گیا۔ چہ جائیکہ وہ خاص اولیاء اللہ میں سے ہو۔ بلکہ وہ اولیاء شیطان میں سے ہے اور اس کا خلیفہ اور اس کا نائب ہے اور اسی جگہ سے زندیق اور مستقیم کا پتہ چلتا ہے۔ غرض اس سے مراد یہ ہے کہ لوکان موسیٰ حیا و عیسیٰ موجوداً علی الارض! یعنی اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور عیسیٰ زمین پر موجود ہوتے۔ ان دونوں کو ایک لفظ میں اختصاراً علی وجہ التغلیب جمع کر دیا ہے۔ جیسے عمرین اور قمرین میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ ﴿

۱۸..... (تاریخ طبری ج ۱ ص ۲۵۵، باب ذکر الاحداث التي كانت فی ایام ملوک الطوائف) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قبر کے کتبہ کی یہ عبارت نقل کی گئی ہے کہ ”ہذا قبر رسول اللہ عیسیٰ ابن مریم الی اهل هذه البلاد“

(جواب کتاب الوفا باب ۳) میں قصہ حجر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: فاخرجت اليهما الحجر فقراه فاذا فيه انا عبد الله الاسود رسول رسول الله عيسى بن مريم الی اهل قري عرينة۔ اور باب ۷ فصل ۴ میں ہے کہ: روى الزبير عن موسى بن محمد عن ابيه قال وجد قبر ادمی علی راس جماء ام خالد مكتوب فيه انا اسود بن سواده رسول رسول الله عيسى بن مريم الی اهل هذه القرية وعن ابن شهاب قال وجد قبر علی جماء ام خالد اربعون ذرا عافی اربعين ذرا عامكتوب فی حجر فيه انا عبد الله من اهل نينوى رسول رسول الله عيسى بن مريم عليهما السلام الی اهل هذه القرية فادركنی الموت فاوصيت ان ادفن فی جماء ام خالد! پس معلوم ہوا کہ یہ کسی حواری عیسیٰ علیہ السلام اسود بن سواده نامی کی قبر ہے اور اس پتھر پر رسول رسول اللہ عیسیٰ بن مريم لکھا ہے۔ لیکن تاریخ طبری میں قلم ناسخ سے لفظ رسول مضاف ساقط ہو گیا ہے اور مرزانیوں کا اس سے ایمان ساقط ہو گیا اور اس کو موت عیسیٰ پر حجت بنا لیا۔ العجب کل العجب!

قادیانی عقیدہ نمبر ۱۹..... حیات مسیح کا عقیدہ شرک

مرزا قادیانی اور مرزانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرچکے ان کو زندہ سمجھنا شرک ہے۔ اور قیامت کے قریب وہ ہرگز تشریف نہ لائیں گے اور جو عیسیٰ بن مريم نازل ہونے

والے ہیں۔ وہ میں عیسیٰ علیہ السلام بن مریم ہوں۔

.....۱ ”ابن مریم مرگیا حق کی قسم! داخل جنت ہو اوہ محترم“

(ازالہ ص ۶۴، خزائن ج ۳ ص ۵۱۳)

.....۲ ”تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سرینگر محلہ خانیاں میں

(کشتی نوح ص ۱۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶)

اس کی قبر ہے“

.....۳ ”اور آخر ۱۲۰ برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا اور محلہ خانیاں میں

(حاشیہ راز حقیقت ص ۹، خزائن ج ۱۴ ص ۱۶۱)

مدفون ہوئے۔“

.....۴ ”دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے“

(حاشیہ ازالہ ص ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

یہ صریح مصلوبہ کے خلاف ہے۔

مرزا قادیانی کے نزدیک حیات مسیح کا عقیدہ شریک عظیم ہے

.....۱ ”اس جگہ مولوی احمد حسن صاحب امر وہی کو ہمارے مقابلہ کے لئے خوب

موقع مل گیا ہے۔ ہم نے سنا ہے کہ وہ بھی دوسرے مولویوں کی طرح اپنے مشرکانہ عقیدہ کی حمایت

میں کہ تا کسی طرح حضرت مسیح بن مریم کو موت سے بچائیں اور دوبارہ اتار کر خاتم الانبیاء بناویں۔

بڑی جان کا ہی سے کوشش کر رہے ہیں۔“ (دفع البلاء ص ۱۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵)

(اور خود نبوت کا دعویٰ کر کے خاتم الانبیاء بن بیٹھے۔)

.....۲ اور ان کے جانشین صاحبزادے مرزا محمود قادیانی (حقیقت النبوة ص ۵۳)

میں لکھتے ہیں کہ: ”حضرت اقدس نے پہلے خود مسیح کے آسمان سے آنے کا عقیدہ ظاہر فرمایا اور بعد

کی تحریروں میں لکھا ہے کہ یہ ایک شرک ہے۔“

اور (حقیقت النبوة ص ۱۴۲) پر لکھتے ہیں کہ: ”جب حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم سے

وفات مسیح ثابت کر دی اور حیات مسیح کے عقیدے کو مشرکانہ ثابت کر دیا تو اب جو شخص حیات مسیح کا

قائل ہو وہ مشرک اور قابل مواخذہ ہے۔“

اور مرزا قادیانی (الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۳۹، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰) میں لکھتے ہیں کہ:

”فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ مامات ان هو الاشرک عظیم“ یعنی حیات

مسیح کا عقیدہ تو ایک شرک عظیم ہے۔

مرزا قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں دعویٰ مسیحیت کیا اس سے پہلے حیات مسیح کے قائل تھے یعنی مشرک تھے

..... ۱ ”اور جب حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔“

(براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۳ ص ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

..... ۲ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو انجیل کو ناقص کی ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا

(براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۳ ص ۳۶۱، خزائن ج ۱ ص ۴۳۱)

بیٹھے

..... ۳ خود اقرار کرتے ہیں کہ: ”براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح بن

مریم آسمان سے نازل ہوگا۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۴۹، خزائن ج ۲ ص ۱۵۳)

..... ۴ اور مرزا محمود قادیانی نے لکھا ہے کہ: ”حضرت نے پہلے خود مسیح کے آسمان

سے آنے کا عقیدہ ظاہر کیا اور بعد کی تحریروں میں لکھا ہے کہ یہ ایک شرک ہے۔“

(حقیقت النبوة ص ۵۳)

..... ۵ ”اب یہ سخت شرک ہو گیا۔“ (حقیقت النبوة ص ۵۳)

..... ۵ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ”خدا تعالیٰ نے میری نظر کو پھیر دیا اور میں ۱۲

برس براہین احمدیہ کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ مجھے مسیح موعود بناتی تھی..... اور خدا تعالیٰ کی وحی کے

(اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱ ص ۱۱۴)

مخالف لکھ دیا۔“

..... ۶ ”درحقیقت میرے دل کو اس وحی الہی کی طرف سے غفلت سی رہی۔ جو میرے مسیح

موعود ہونے کے بارے میں براہین احمدیہ میں موجود تھی۔ اس لئے میں نے ان متناقض باتوں کو

(اعجاز احمدی ص ۸، خزائن ج ۱ ص ۱۱۴)

براہین احمدیہ میں جمع کر دیا۔“

..... ۶ ”واللہ قد کنت اعلم من ایام مدیدہ انی جعلت المسیح بن

مریم انی نازل فی منزله ولاکن اخفیته نظراً الی تاویلہ بل مابدلت عقیدتی

وکنت علیہا من المتمسکین وتوقفت فی الاظہار عشر سنین“ ﴿اللہ کی قسم میں

بہت عرصہ سے جانتا تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم بنایا گیا ہے اور میں ان کی جگہ پر نازل ہوا ہوں۔ لیکن

میں تاویل کر کے چھپاتا رہا بلکہ میں نے اپنا عقیدہ نہیں بدلا اور اسی پر تمسک کرتا رہا اور اس دعوے

کے اظہار میں میں نے دس برس توقف کیا۔ ﴿ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱، خزائن ج ۱ ص ۱۱۴)

..... مرزا محمود قادیانی لکھتے ہیں کہ: ”حضرت مسیح موعود باوجود مسیح کا خطاب پانے کے دس سال تک یہی خیال کرتے رہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے۔ حالانکہ آپ کو اللہ تعالیٰ مسیح بنا چکا تھا۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کے الہامات سے ثابت ہے۔ لیکن آپ کے اس فعل کو مشرکانہ نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ یہ ایک نبیوں کی سی احتیاط ہے۔“ (حقیقت النبوة ص ۱۴۲)

نوٹ! قرآن کریم میں ہے کہ: ”لَا يَنْالُ عَهْدَ الظَّالِمِينَ (بقرہ: ۱۶۴)“ یعنی یہ نبوت کا عہد ظالموں کو حاصل نہ ہوگا اور شرک تو سب سے بڑا ظلم ہے۔ ”ان الشُّرَكَ لظلم عظیم (لقمان: ۱۳)“ جب مرزا قادیانی سن بلوغ سے ۱۸۹۱ء تک ظالم مشرک حیات مسیح کے معتقد تھے تو اللہ تعالیٰ ایسے ظالم مشرک کو عہدہ نبوت کے لئے ہرگز پسند نہیں فرماتا اور پھر ایسے غبی کہ ۱۰ سال وحی الہی کو جو مسیح موعود بناتی تھی نہ سمجھ سکے۔ بلکہ وحی الہی کی مخالفت کرتے رہے اور شرک میں مبتلا رہے۔ کوئی ایسا نبی نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ جو مشرک رہا ہو اور نہ ایسا غبی اور نہ صریح وحی الہی کی مخالفت کرنے والا۔ صاحبزادے نے اپنے نبی کی کیا اچھی احتیاط ظاہر فرمائی ہے۔ معاذ اللہ! نبی عقیدہ شرک سے مبرا ہوتے ہیں۔ ہاں البتہ احکام عملی میں ایسا ہو سکتا ہے کہ جب تک کسی خاص فعل کے متعلق نبی پر وحی نہ آئی ہو اس فعل میں پہلے نبی کے حکم و شریعت پر عمل کرے۔

مسیح بن مریم کیسے بنے؟

”خدا تعالیٰ نے اس الہام میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گذر گئے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفع کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا..... پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔“ (کشتی نوح ص ۴۶، ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

”میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگائے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔“ (ازالہ ابہام ص ۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲)

مرزا قادیانی کے دعویٰ میں متعارض اقوال اور اضطراب

..... ”اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کا ملہ بوجہ ناموجود ہونے کسی نمونے کے موبہم و منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت

کھلی ہو اور نہ یا جوج ماجوج کی عقیقت تک وحی الہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی..... تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔“ (ازالہ اوہام ص ۶۹۱، خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

اور لکھتے ہیں کہ: ”انبیاء غلطی پر نہیں رکھے جاتے ہیں۔“

(اعجاز احمدی ص ۲۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳)

.....۲ ”نزول عیسیٰ کی پیشگوئی پر اجماع امت نہیں ہوا۔“

(ازالہ ص ۱۴۲، خزائن ج ۳ ص ۱۷۲)

.....۳ ”امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے۔“

(ازالہ ص ۱۴۲، خزائن ج ۳ ص ۱۷۲)

.....۴ ”یہ بیان کہ صحابہ کرام کا دجال معبود اور مسیح بن مریم کے آخری زمانہ میں

ظہور فرمانے کا ایک اجماعی اعتقاد تھا۔ کس قدر ان بزرگوں پر تہمت ہے۔“

(ازالہ ص ۲۳۹، خزائن ج ۳ ص ۲۲۱)

.....۵ ”مسیح بن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل درجہ کی پیش گوئی ہے۔

جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں کہی گئی ہیں کوئی پیش گوئی اس کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تو اتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے۔“

(ازالہ ص ۵۵۷، خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

.....۶ ”اس کے (یعنی مسیح و مہدی کے) مرنے کے بعد نوع انسان میں علت

عقم سرایت کرے گی۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائے گی۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے نہ حرام کو حرام۔ پس

ان پر قیامت قائم ہوگی۔“ (تزیان القلوب ضمیمہ نمبر ۲ ص ۱۵۹، خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۳)

.....۷ ”گو میں اس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے کہ میرے بعد کوئی اور ابن مریم

بھی آئے اور بعض احادیث کے رو سے وہ موجود بھی ہو اور کوئی ایسا دجال بھی آئے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالے۔ مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا

نہیں ہوا اور نہ قیامت تک ہوگا۔“ (ازالہ ص ۲۸۸، خزائن ج ۳ ص ۳۶۲)

.....۸ ”میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں

ہے کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار مثیل مسیح بھی آجائیں۔ ہاں اس زمانہ کے لئے میں مثیل مسیح ہوں اور

دوسرے کی انتظار بے سود ہے..... ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے۔ جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔“ (ازالہ ص ۱۹۹، ۲۰۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

۹..... ”اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔“ (ازالہ ص ۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲)

۱۰..... اور لکھتے ہیں کہ: ”عیسیٰ گلیل میں فوت ہوئے۔“

(ازالہ ص ۴۷۳، خزائن ج ۳ ص ۳۵۳)

اور لکھتے ہیں کہ: ”کشمیر محلہ خانیا سرری نگر میں مدفون ہیں۔“ (حاشیہ راز حقیقت ص ۹، خزائن ج ۱۳ ص ۱۶۱، کشتی نوح ص ۱۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶، ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص ۱۰۰، خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۲)

اور حاشیہ (اتمام الحجۃ ص ۱۹، خزائن ج ۸ ص ۲۹۷) میں ہے کہ: ”بیت المقدس کے کنیہ عظیمہ میں دفن کئے گئے۔“

تکملہ

مرزا قادیانی اپنے بیان سے مسیح موعود بھی نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اپنے اقوال سے جھوٹے ثابت ہوئے۔

۱..... مرزا قادیانی قبل دعویٰ مسیحیت لکھتے ہیں کہ: ”اور جب حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔“ (براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳، ص ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

۲..... اور لکھتے ہیں کہ: ”اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جائے گا اور مل باطلہ ہلاک ہو جائیں گے اور راستبازی ترقی کرے گی۔“ (ایام اصلاح ص ۱۳۶، خزائن ج ۱ ص ۳۸۱)

۳..... (چشمہ معرفت ص ۸۲، ۸۳، خزائن ج ۲۳ ص ۹۰، ۹۱) میں لکھتے ہیں کہ: ”چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا۔ کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخر حصہ میں ڈال دی جو قریب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے

ایک نائب مقرر کیا۔ جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام، خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود اور ضرورت تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو۔ جب تک وہ پیدا نہ ہوئے۔ کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوة کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتے ہے اور وہ یہ ہے کہ ”هو الذی ارسل رسول بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“ یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے۔ یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطاء کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔“

نوٹ! ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے جو پروگرام مسیح کا قبل دعویٰ بیان کیا تھا۔ جب مرزا قادیانی خود ہی اس عہدہ پر فائز ہو کر انچارج ہوئے تو اس پروگرام میں کوئی تبدیلی کمی و بیشی کی نہیں فرمائی بلکہ اس کی مزید تشریح کر کے صاف اعلان فرمایا۔

۴..... (ضمیمہ انجام آتم ص ۳۰ تا ۳۵، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۴ تا ۳۱۹) میں لکھتے ہیں کہ: ”اگر سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہ ہو اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرنا ضروری ہے۔ یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آئے۔ یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ شان ظاہر نہ کرے جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنی تئیں کا ذب خیال کر لوں گا۔“

۵..... (شہادۃ القرآن ص ۱۶، خزائن ج ۶ ص ۳۱۲) پر لکھتے ہیں کہ: ”ایسے زمانہ میں یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں صورت پھونک کر تمام قوموں کو دین اسلام پر جمع کیا جائے گا۔“

اور پھر اسی کتاب (شہادۃ القرآن ص ۸۵، خزائن ج ۶ ص ۳۸۱، اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق) لکھتے ہیں کہ: ”ہاں مسیح آ گیا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ زمین پر نہ رام چندر پوجا جائے گا نہ کرشن اور نہ حضرت مسیح۔“

۶..... (اخبار البدر ج ۲ نمبر ۲۹ ص ۴، ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء) میں لکھتے ہیں کہ: ”میرا کام

جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور شان دنیا پر ظاہر کروں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ انجام کو نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود مہدی موعود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر نہ ہوا اور مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔“

..... ۷ مرزا قادیانی کا اپنے (الہامی اعلان ص ۱۶، ۱۷، خزائن ج ۲۲ ص ۴۲۷، ۴۲۸) کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ: ”جس کو انہوں نے اپنی کتاب حقیقت الوحی مطبوعہ ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کے آخر میں مشتہر کیا ہے تمہ سے پہلے۔“ ”میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ جب تک وہ خدمت جو اس عاجز کے حصہ میں مقرر ہے پوری نہ ہو اس دنیا سے اٹھایا نہ جائے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے ٹل نہیں جاتے اور اس کا ارادہ رک نہیں سکتا۔“

نوٹ! ان عبارتوں نے کامل طور سے فیصلہ کر دیا کہ مسیح موعود کا جو کام ہے یعنی ان کے ذریعہ سے تمام دنیا میں اسلام کا پھیل جانا ملل باطلہ کا ہلاک ہو جانا تمام قوموں کو دین اسلام پر جمع کیا جانا اور عیسائیت رام چندر و کرشن پرستی سب کا فنا ہو جانا بس اسلام ہی کا بول بالا ہونا مرزا قادیانی کی زندگی میں پورا ہو جائے گا۔ مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ پورا نہ ہوا اور ثابت ہو گیا کہ مسیح موعود کی جو علامت انہوں نے بیان کی اور خاص علت غائی بتلائی وہ ان میں نہیں پائی گئی اور اپنے قول سے جھوٹے ثابت ہوئے اور مرزا قادیانی نے اسلام کو ایسی ترقی دی کہ تقریباً ۴۰ کروڑ مسلمانوں کو بھی کافر بنایا جو مرزا قادیانی کو نبی اور مسیح موعود نہیں مانتے اور ہندو اور عیسائی قوم نے تو مرزا قادیانی کو مطلقاً مانا ہی نہیں نہ ہندوؤں نے مرزا قادیانی کو کرشن تسلیم کیا۔ نہ عیسائیوں نے مسیح تسلیم کیا۔ ہاں کچھ مسلمانوں کو دام تزویر میں پھانسا ہے۔ افسوس کس قدر افسوس ہے کہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ اور دوچار عیسائیوں کا بھی تو مسلمان نہ بنا سکے۔ مگر چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر بنا دیا۔ مسیح موعود اسی لئے آئے تھے؟

اسلامی عقیدہ نمبر ۲۰..... مسیح و مہدی علیحدہ علیحدہ دو شخصیات

جمہور مسلمانان عالم کا از روئے احادیث صحیحہ متواترہ یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اور امام مہدی محمد بن عبداللہ دو الگ الگ مقدس ہستیاں ہیں۔

۱..... ”عن جعفر عن ابيه عن جده قال قال رسول الله ﷺ..... كيف تهلك امة انا اولها والمهدى وسطها والمسيح اخرها (رواه رزين مشكوة ص ۵۸۳، باب ثواب هذه الامة، ويسمى مثل هذا السند سلسلة الذهب، ازمرقاة برحاشيه ج ۱۱ ص ۴۶۷)“ ﴿حضرت امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد حضرت امام باقرؑ سے اور انہوں نے اپنے دادا حضرت امام حسنؑ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کیوں کر ہلاک ہو سکتی ہے امت۔ اس کے اوّل میں ہوں اور درمیان میں مہدی اور آخر میں مسیح علیہ السلام اس حدیث کی سند کو سلسلہ الذهب کہا جاتا ہے۔ یعنی سونے کی لڑی۔﴾

۲..... (مسلم ج ۱ ص ۸۷، باب نزول المسيح بن مریم، ابن ماجہ ص ۲۹۸، باب فتنة الدجال و خروج عيسى بن مریم، عمدة القاری ج ۷ ص ۴۵۳) سے تین حدیثیں نقل کر چکا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ایک رجل صالح امیر المسلمین یعنی امام مہدی صبح کی نماز کی امامت کے لئے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ علیہ السلام اتر آئیں گے۔

۳..... ”عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله ﷺ يقول المهدى من عترتي من ولد فاطمة (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۱، کتاب المہدی، ابن ماجہ ص ۳۰۰، باب خروج المهدى، مشكوة ص ۴۷۰، باب اشراط الساعة)“ ﴿ام سلمہؓ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ مہدی میری عترت سے ہوگا۔ یعنی اولاد فاطمہؓ سے۔﴾

۴..... ”عن علي قال قال رسول الله ﷺ سيخرج من صلبه رجل يسمي باسم نبيكم يشبهه في الخلق ولا يشبهه في الخلق ثم ذكر يملأ الارض عدلاً (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۱، کتاب المہدی، مشكوة ص ۴۷۱، باب اشراط الساعة)“ ﴿حضرت علیؑ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس کی صلب سے ایک شخص نکلے گا تمہارے نبی ﷺ کے نام سے موسوم ہوگا اور خلق میں مشابہ ہوگا۔ مگر خلقت میں نہیں زمین کو عدل سے بھر دے گا۔﴾

۵..... ”في رواية عن عبد الله بن مسعود يملك العرب رجل من اهل بيتي يواطى اسمه اسمي واسم ابيه ابى هذا الحديث حسن صحيح (ترمذی ج ۲ ص ۴۷، باب ماجاء فى المهدى، ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۱، باب کتاب المہدی، مشكوة ص ۴۷۰، باب اشراط الساعة)“ ﴿حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا مالک اور بادشاہ ہوگا۔ اس کا نام میرے نام کے

اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا۔ ﴿

۶..... ”عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم

الساعة حتى تملأ الارض ظلماً وجوراً وعدواناً ثم يخرج من اهل بيتي من يملأها قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وعدواناً (رواه الحاكم في المستدرک ج ۵

ص ۷۷۱، باب حلیۃ المہدی علیہ السلام وقال صحیح علی شرط الشیخین) ﴿ ابو سعید

خدریؓ سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ آئے گی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم سے بھر جائے

گی۔ پھر میرے اہل بیت میں سے ایک شخص نکلے گا۔ جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ جیسے کہ وہ ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ ﴿

۷..... ”یملك وفي رواية فيلبث سبع سنين (ابوداؤد ج ۲

ص ۱۳۱، کتاب المہدی، مشکوٰۃ ص ۴۷۱، باب اشراط الساعة) ﴿ یعنی سات برس

سلطنت کرے گا اور دو برس عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہیں گے۔ اسی وجہ سے بعض روایات

میں ۹ برس بھی ہے۔ ﴿

۸..... ”عن ام سلمةؓ عن النبي ﷺ قال يكون اختلاف عند

موت خليفة فيخرج رجل من اهل المدينة هارباً الى مكة فيأتيه ناس من

اهل مكة فيخرجونه وهو كارج فيبأ يعونه بين الركن والمقام ويبعث اليه

بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء بين مكة والمدينة فاذا رأى الناس

ذلك اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق فيبأ يعنونه (ابوداؤد ج ۲

ص ۱۳۱، کتاب المہدی، مشکوٰۃ ص ۴۷۱، باب الشراط الساعة) ﴿ ام سلمہؓ سے ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف واقع ہوگا۔ پس اہل مدینہ سے

ایک شخص مدینہ سے نکل کر مکہ کو بھاگے گا۔ پس مکہ کے لوگ اس کے پاس آئیں گے اور رکن اور

مقام کے درمیان اس سے بیعت کریں گے اور وہ اپنے خلیفہ ہونے کو مکروہ سمجھے گا۔ پھر شام سے

اسی کی طرف ایک شکر بھیجا جائے گا۔ پس وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان حسف کر دیا جائے گا اور

جب لوگ اس واقعہ کو دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے سردار کے پاس آئیں گے اور

بیعت کریں گے۔ ﴿

۹..... ”اذا رأيتم الرأيات السود قد جاءت من قبل خراسان

فاتوها فان فيها خليفته اللہ المہدی (رواه احمد ج ۵ ص ۲۷۷ والبیہقی فی دلائل

النبوة ج ۶ ص ۵۱۶، باب ماجاء فی الاخبار عن ملل، مشکوة ص ۴۷۱، باب الشراط الساعة) ﴿حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سیاہ جھنڈے خراسان کی جانب سے اٹھتے دیکھو۔ پس آؤ کیونکہ ان میں خلیفۃ اللہ مہدی ہوں گے۔ یعنی ابتداء میں مدینہ میں ہوں گے پھر مکہ میں اور خراسان میں بھی تشریف لائیں گے۔ یا یہ لوگ تبیین مہدی ہوں گے۔ کما سیاتی! ﴿

۱۰..... ”عن علیؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یخرج رجل من وراء النہر یقال له الحارث حراث علی مقدمته رجل یقال له منصور بوطن او یمكن لال محمد کما مکنت قریش لرسول اللہ و جب علی کل مؤمن نصرہ او قال اجابته (رواه ابو داؤد ج ۲ ص ۱۳۱، کتاب المہدی، مشکوة ص ۴۷۱، باب الشراط الساعة) ﴿حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص ماوراء النہر سے ظاہر ہوگا۔ جس کا نام حارث حراث ہوگا اور اس کے مقدمتہ الحیش پر ایک شخص جس کا نام منصور ہوگا وہ آل محمد ﷺ یعنی مہدی علیہ السلام کی مدد کرے گا۔ جیسے قریش نے رسول اللہ ﷺ کی مدد کی ہر مومن پر اس کی مدد واجب ہے۔ ﴿

وہ احادیث جو مہدی موعود کے بارے میں وارد ہیں متواتر ہیں

۱..... ”فتقرران الاحادیث الواردة فی المہدی المنتظر متواترة والاحادیث الواردة فی نزول عیسیٰ بن مریم متواترة (الشوکانی کتاب الاذاعہ ص ۷۷) ﴿پس ثابت ہو چکا کہ وہ احادیث جو مہدی موعود کے بارے میں وارد ہیں۔ متواتر ہیں اور وہ احادیث جو نزول عیسیٰ بن مریم کے بارے میں وارد ہیں متواتر ہیں۔ ﴿

۲..... ”قال ابو الحسن الخسعی الابدی فی مناقب الشافعی تواترت الاخبار بان المہدی من ہذاہ الامۃ وان عیسیٰ یصلہ خلفہ ذکر ذالک رد اللحدیث الذی اخرجہ ابن ماجہ عن انسؓ وفیہ ولا مہدی الا عیسیٰ (فتح الباری شرح بخاری ج ۶ ص ۳۵۸، باب قول اللہ تعالیٰ واذکر فی الکتاب مریم، مطبوعہ بیروت) ﴿ابو الحسن الخسعی الابدی نے مناقب شافعیؒ میں فرمایا ہے کہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ مہدی اس امت میں سے ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے (ایک دفعہ نزول کی وقت) نماز پڑھیں گے۔ یہ اس حدیث کے رد کرنے کو ذکر کیا ہے۔ جس کو ابن ماجہ نے انسؓ سے روایت کیا ہے۔ لا مہدی الا عیسیٰ! ﴿

حدیث لا مہدی الا عیسیٰ موضوع اور منکر ہے احادیث متواترہ کے خلاف ہے

قابل حجت نہیں۔

یہ حدیث ابن ماجہ میں اس طرح مذکور ہے۔ ”حدثنا یونس بن عبدالاعلی حدثنا محمد بن ادريس الشافعی حدثنی محمد بن خالد الجندی عن ابان بن صالح عن الحسن عن انس بن مالك ان رسول الله ﷺ قال لا تقوم الساعة الا على شرار الناس ولا مهدي الا عيسى بن مريم (ابن ماجہ ص ۲۹۲، باب شدة الزمان)“

..... اول تو یہ حدیث موضوع و منکر احادیث متواترہ کے خلاف ہے۔ قابل حجت نہیں۔ ”قال الصنعانی لا مهدي الا عيسى بن مريم موضوع (مجمع البحار ج ۵ ص ۲۴۷)“

علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ: ”هذا خبر منكر تفرد به يونس بن عبدالاعلی عن الشافعی و محمد بن خالد قال الازدی منكر الحديث وقال الحاكم مجهول وكذا قال ابن الصلاح في اماليه وقد وثقه يحيى بن معين وروى ثلاثة رجال سوى الشافعی..... قال محمد بن الحسين الازبزی الحافظ في مناقب الشافعی قد توارت الاخبار..... في المهدي وانه من اهل بيته وانه يملك سبع سنين..... وانه يخرج مع عيسى بن مريم فيساعده على قتل الدجال بباب لد..... و محمد بن خالد الجندی وان كان يذكر عن يحيى بن معين انه وثقه فانه غير معروف عند اهل الصناعة من اهل العلم والنقل (ميزان الاعتدال ج ۷ ص ۳۱۷، هكذا قال الشاه عبدالغنى المحدث الدهلوی فی حاشیة علی ابن ماجہ ص ۲۹۲)“ ﴿یہ حدیث منکر ہے۔ اس حدیث کو صرف یونس بن عبدالاعلی ہی نے شافعی سے روایت کیا ہے اور محمد بن خالد ازدی نے کہا کہ یہ منکر الحدیث ہے اور حاکم نے کہا مجهول ہے اور ایسا ہی ابن الصلاح نے کہا ہے اور یحییٰ بن معین نے اس کی توثیق کی ہے۔ شافعی کے سوا صرف تین اور آدمی اس سے روایت کرتے ہیں اور بس۔ محمد بن حسین آریزی حافظ نے مناقب شافعی میں کہا ہے کہ مہدی کے ذکر میں حدیثیں متواتر ہیں کہ وہ حضور ﷺ کے اہل بیت میں سے ہوگا۔ سات برس سلطنت کرے گا اور عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نکلے گا۔ پس قتل دجال میں باب لد پر ان کے ساتھ موافقت کرے گا..... اور محمد بن خالد جندی اگرچہ ذکر کیا جاتا ہے کہ اس کی یحییٰ بن معین نے توثیق کی ہے۔ لیکن اس فن کے اہل علم اور اہل نقل کے نزدیک یہ شخص غیر معروف

ہے۔ ﴿دوسرے اس حدیث میں مہدی کے لغوی معنی مراد ہیں۔ لاتقوم الساعة الا علیٰ شرار الناس! اس پر قرینہ ہے۔ یعنی شرار الناس پر قیامت قائم ہوگی اور سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اس زمانہ میں ہدایت یافتہ نہ ہوگا۔ چنانچہ ان کے بعد شرار الناس پر قیامت آجائے گی۔ تیسرے اہل اسلام کے نزدیک جیسے محمد بن عبد اللہ مہدی ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی اس امت کے مہدی اکبر ہوں گے۔ چنانچہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ مہدی اکبر اور کامل عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے۔ چوتھے لا مہدی الا عیسیٰ کا عمل کمال قرب و اتحاد زمانہ کے ثابت کرنے کے لئے ہے۔ جیسے کہ حدیث میں ہے کہ: ”عمران بیت المقدس خراب یثرب و خراب یثرب خروج الملحہ و خروج الملحہ فتح القسطنطنیہ و فتح القسطنطنیہ خروج الدجال (رواہ ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۲، باب فی امارات الملاحم، مشکوٰۃ ص ۴۶۷، باب الملاحم)“ یعنی زمانہ مہدی اور زمانہ عیسیٰ علیہ السلام گویا بالکل ایک ہی ہے۔

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی شیخ عبدالوہاب شعرانی

اور شیخ محمد اکرم صابری کا مذہب

۱..... شیخ اکبر محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ: ”واعلموا انه لا بد من خروج المہدی علیہ السلام..... من ولد فاطمةؑ..... واعلم ان المہدی اذا خرج یفرح بہ جمیع المسلمین خاصتهم و عامتهم (فتوحات مکیہ ج ۳ ص ۳۲۷، باب ۳۶۶، از یواقیت للشعرانی ج ۲ ص ۱۴۳)“ ﴿جان لو کہ مہدی علیہ السلام کا خروج ضروری ہے..... اور وہ اولاد فاطمہؑ سے ہوگا..... اور جان لو کہ جب مہدی علیہ السلام کا خروج ہوگا تو تمام مسلمان خاص و عام خوش و خرم ہوں گے۔﴾

اور ہے کہ: ”ثم قال واعلم ان ظهور المہدی علیہ السلام من اشراط (قرب الساعة یواقیت ج ۲ ص ۱۴۴)“ یعنی جان تو کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور علامات قرب قیامت سے ہے۔

۲..... شیخ محمد اکرم صابری (اقتباس الانوار ص ۷۲) میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

”یک فرقه برآں رفتہ اند کہ مہدی آخر الزمان عیسیٰ بن مریم است و ایس روایۃ بغایۃ ضعیف است زیرا کہ اکثر احادیث صحیح و متواتر از حضرت رسالت پناہ علیہ السلام و رود یافتہ کہ مہدی علیہ السلام از بنی

فاطمہؓ خواہد بود و عیسیٰ علیہ السلام بوجہ اقتدا کردہ نماز خواہد گذارد و جمیع عارفان صاحب تمکین بریں متفق اند چنانچہ شیخ محی الدین بن عربی قدس سرہ در فتوحات مکی مفصل نوشتہ است کہ مہدی آخر الزماں از آل رسول ﷺ من اولاد فاطمہ زہراءؓ ظاہر شود و اسم او اسم رسول اللہ ﷺ باشد“

مرزائی صرف دجل کی رو سے ص ۵۲ سے صرف اتنا نقل کرتے ہیں کہ: ”بعضے برآئند کہ روح عیسیٰ در مہدی بروز کند و نزول عبارت ازین بروز است مطابق این حدیث لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم!“

حالانکہ اس کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ: ”و این مقدمہ بغایت ضعیف است“

مرزائی عقیدہ نمبر ۲۰..... مسیح..... مہدی..... دونوں ایک

۱..... ”بلکہ ایک یہ بھی وجہ ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اس بات کا عام طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ حقیقی اور واقعی مسیح موعود جو وہی در حقیقت مہدی بھی ہے۔ جس کے آنے کی بشارت انجیل اور قرآن کریم میں پائی جاتی ہے اور احادیث میں بھی ان کے آنے کے لئے وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ میں ہی ہوں۔ مگر بغیر تلواروں اور بندو قوں کے۔“

(مسیح ہندوستان میں ص ۱۳، خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۵ ایضاً)

۲..... ”اس آخری قول کے مصدق وہ اقوال محدثین ہیں جس میں یہ بیان کیا ہے کہ مہدی کے بارے میں جس قدر احادیث ہیں بجز حدیث عیسیٰ مہدی کے کوئی ان حدیثوں میں سے جرح سے خالی نہیں۔“

(حاشیہ چشمہ معرفت مقدمہ، خزائن ج ۲۳ ص ۲)

نوٹ! یہ بالکل غلط ہے کیونکہ مہدی کی اکثر احادیث اعلیٰ درجہ کی صحیح علی شرط ایشیخین ہیں۔ بلکہ اس حدیث پر بہت ہی جرح ہے اور منکر ہے۔

اور مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ”اور ممکن ہے امام محمد کے نام پر بھی کوئی مہدی ظاہر ہو۔“

(ازالہ اوہام ص ۵۱۹، خزائن ج ۳ ص ۳۷۹)

۳..... مرزا قادیانی (حقیقت المہدی ص ۴، خزائن ج ۱۴ ص ۴۳۰) پر سب کی سب احادیث مہدی کو مجروح ضعیف بلکہ اکثر کو موضوع اور فترائی ٹھہراتے ہیں اور کہتا ہے کہ: ”بخاری

مسلم نے ان احادیث کا ذکر نہ کر کے اس امر کی گواہی دی ہے۔ ”وان فی هذا الثبوتاً لاولی النهی وتلك شهادة عظمی“ یعنی عقلمندوں کے لئے اس میں بڑا ثبوت ہے اور یہ بڑی بھاری گواہی ہے۔“

نوٹ! مگر افسوس حدیث لا مہدی الا عیسیٰ کا بھی بخاری و مسلم میں ذکر تک نہیں ہے۔
 ۴..... ”خاص کروہ خلیفہ کہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی۔ هذا خلیفة الله المهدی! اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ یا مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جواصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔“

(شہادت القرآن ص ۴۱، خزائن ج ۶ ص ۳۳۷)

نوٹ! خیر حدیث مہدی صحیح بخاری میں تو نکلی۔

اسلامی عقیدہ نمبر ۲۱..... دربارہ دجال

جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ دجال معبود ایک کا نا شخص یہودی النسل ہوگا اور یہودی اس کی اتباع کریں گے جو آ خر زمانہ میں بڑا فتنہ برپا کرے گا۔ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر اسے قتل کریں گے اور یا جوج ماجوج دو مخصوص قومیں ہیں۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے سب یک لخت مرجائیں گے۔ تمام جہان میں تعفن اور ان کی لاشوں کی بدبو پھیل جائے گی۔ (الہی آخر الحدیث مسلم ج ۲ ص ۴۰۲)

..... ”عن عبادة بن صامت انه حدثهم ان رسول الله ﷺ قال انی قد حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لاتعقلوا ان مسیح الدجال رجل قصیرا فحج جعد اعور مطموس العین لیس بناتیة ولا حجراء فان لبس علیکم فاعلموا ان ربکم لیس باعور (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۴، باب خروج الدجال)“
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحقیق میں نے تم کو دجال کے متعلق بہت بیان کیا۔ یہاں تک کہ میں ڈرا کہ تم سمجھ نہ سکو گے۔ تحقیق مسیح دجال ایک آدمی پستہ قد ٹانگیں پھیلا کر چلنے والا گھنگروالے بال، کانا، سپاٹ آنکھ والا، نہ آٹھی ہوگی نہ بیٹھی۔ اگر اشتباہ واقع ہو تو جان لو کہ تمہارا خدا کانا نہیں۔

نوٹ! دجال کی دائیں آنکھ ابھری ہوئی انور کی طرح ہوگی۔ ”اعور عین الیمنی کان علیہ طافیة (مشکوٰۃ ص ۴۷۶، باب العلامات بین یدی الساعة)“ اور بائیں مطموس العین یعنی بالکل سپاٹ ہوگی اس پر ناختہ سا ہوگا۔ ”علیہ ظفرة غلیظة (مشکوٰۃ

ص ۴۷۳، باب العلامات بین یدی الساعة)“

۲..... ”قال رسول اللہ ﷺ يتبع الدجال من يهود اصبهان

سبعون الفاعليهم الطيالسة (مسلم ج ۲ ص ۴۰۵، باب فى بقية من احاديث الدجال)“ یعنی ستر ہزار یہودی صرف اصفہان سے دجال کے ساتھ ہوں گے اور احادیث علامات قیامت میں مذکور ہے کہ مسلمان اور یہودیوں میں جنگ ہوگی۔ مسلمان ان پر غلبہ حاصل کریں گے اور ان کو قتل کریں گے۔

”لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون اليهود فيقتلهم المسلمون

(رواہ مسلم ج ۲ ص ۳۹۶، کتاب الفتن و اشراط الساعة، مشکوٰۃ ص ۴۶۶، باب الملاحم، بخاری ج ۱ ص ۴۱۰، باب قتال اليهود)“ اور دجال بھی یہودی قوم سے ہوگا۔

”عن ابى سعيد الخدرىؓ قال قال لى ابن صياد..... مالى ولكم

يا اصحاب محمدا لم يقل نبى الله ﷺ انه يهودى وقد اسلمت ولا يولد له وقد ولد لى (مسلم ج ۲ ص ۳۹۸، باب ذكر ابن صياد)“ یعنی ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ مجھ سے ابن صیاد نے کہا کہ اے اصحاب محمد ﷺ تم کو کیا ہوا کہ مجھ کو دجال خیال کرتے ہو۔ کیا نبی اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ وہ یہودی ہوگا اور میں تو مسلمان ہو گیا ہوں اور کیا نہیں فرمایا کہ اس کے اولاد نہ ہوگی اور میرے تو اولاد ہے۔

”نزول عيسى عليه السلام کے بیان میں ہے۔ فید رکہ عند باب لد الشرقى

فيقتله فيهزم الله اليهود (ابن ماجه ص ۲۹۸، باب فتنة الدجال و خرج عيسى بن مريم)“ یعنی عیسیٰ علیہ السلام دجال کو لد کے دروازہ شرقی کے قریب قتل کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ یہود کو ہزیمت دے گا۔ جیسا کہ وعدہ ہے۔ ”جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفرو الى يوم القيمة (آل عمران: ۵۵)“ یہودی عقائد سے نکل کر خدائی دعویٰ کرے گا۔

”ان من فتنة ان يقول للاعرابي ارأيت ان بعثت لك اباك وامك

اتشهدانى ربك (ابن ماجه ص ۲۹۸، باب فتنة الدجال و خروج عيسى بن مريم)“ یعنی دجال کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ ہے کہ گنوار لوگوں سے کہے گا کہ اگر تیرے ماں باپ کو زندہ کر دوں تو پھر گواہی دے گا کہ میں تیرا رب ہوں۔

”فيمثل له الشياطين نحو ابيه ونحو اخيه (مشکوٰۃ ص ۴۷۷، باب

لا يدخل الدجال المدينة، باب الدجال)“ یعنی پھر شیاطین کو اس کے ماں باپ بھائی وغیرہ

کی شکل میں سامنے لاکھڑا کرے گا اور ایسے ہی اور دیگر تصرفات شیاطین کے ذریعہ سے کر دکھلائے گا۔

اور ہے کہ: ”فیقتلہ ثم یحییہ (بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۶..... مسلم ج ۲ ص ۴۰۲، باب ذکر الدجال)“ یعنی ایک مسلمان کو قتل کر کے زندہ کرے گا۔ ثم لا یسلط علیہ لیکن دوبارہ پھر اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔

۳..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول فرمانا اور دجال کو قتل کرنا پہلے مفصل مذکور ہو چکا۔

رئیس المکاشفین شیخ اکبر کا دجال کے بارے میں کشف اور ان کی تحقیق

۱..... ”ثم قال واعلم ان ظهور المهدي عليه السلام من اشراط قرب الساعة كذلك خروج الدجال فيخرج من خراسان من ارض الشرق موضع الفتن يتبعه الاثراك واليهود ويخرج اليه من اصبهان وحدها سبعون الفامطيلسين وهو رجل كهل اعور العين اليمنى كان عينه عنبة طافية مكتوب بين عينيه ك، ف، ر (منقول از يواقیت ج ۲ ص ۱۴۴)“ ﴿پھر شیخ نے کہا جان تو کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور علامات قرب قیامت سے ہے اور ایسا ہی دجال کا نکلنا ہے اور وہ جانب مشرق فتنوں کی جگہ سے خراسان سے نکلے گا۔ ترک اور یہود اس کی اتباع کریں گے اور صرف اصفہان سے ستر ہزار یہودی طیاسان پہنے ہوئے اس کے ساتھ ہوں گے اور وہ ایک ادھیڑ آدمی ہے۔ دائیں آنکھ کافی ہے۔ گویا آنکھ اس کی انگور کی طرح اٹھی ہوئی ہے۔ اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہے۔﴾

۲..... ”قال الشيخ وهي الان في جزيرة من البحر الذي يلي جهة الشمال وهي الجزيرة التي فيها الدجال (از يواقیت ج ۲ ص ۱۳۷)“ ﴿شیخ نے کہا وہ اس وقت سمندر جو جانب شمال کے متصل ہے اس کے ایک جزیرہ میں ہے یہ وہ جزیرہ ہے جس میں دجال ہے۔﴾

۳..... ”جميع ما يقع على يد الدجال ليس هو بامور حقيقية وانما هي امور متخيلة يفتن بها ضعفاء العقول بخلاف ما يقع على يد الانبياء فانها امور حقيقية (از يواقیت ج ۱ ص ۱۵۷)“ ﴿دجال کے ہاتھ سے جس قدر شعبدات ظاہر ہوں گے امور حقیقت نہ ہوں گے۔ بلکہ وہ محض امور متخیلہ ہوں گے۔ ان سے ضعیف العقل

لوگ فتنہ میں پڑیں گے۔ کیونکہ معمولی عقل رکھنے والے کے لئے اس کا حلیہ ہی اس کے دعویٰ خدائی کو رد کر دے گا۔ بخلاف معجزات کے جو انبیاء علیہم السلام سے ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ امور حقیقیہ واقعہ ہوتے ہیں۔ ﴿

مرزائی عقیدہ نمبر ۲۱..... دربارہ دجال

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ دجال عیسائی پادریوں کا گروہ ہے اور یاجوج ماجوج انگریز اور روس ہیں اور مسیح موعود میں ہوں۔

۱..... ”مسیح دجال جس کے آنے کی انتظار تھی۔ یہی پادریوں کا گروہ ہے جو ٹڈی کی طرح تمام دنیا میں پھیل گیا ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۴۹۶، خزائن ج ۳ ص ۳۶۶)

۲..... ”فان یاجوج وماجوج هم النصارى من الروس والاقوام البرطانية“ (حاشیہ حملۃ البشری ص ۲۸، خزائن ج ۷ ص ۲۰۹)

”تحقیق یاجوج ماجوج نصاریٰ ہیں۔ روس اور قوم برطانیہ سے۔“

۳..... ”سو وہ دجال جس کا ذکر حدیثوں میں ہے۔ وہ شیطان ہی ہے۔ جو آخری زمانہ میں قتل کیا جائے گا۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۹، خزائن ج ۲۲ ص ۴۱)

مرزا قادیانی کی دجال کے متعلق عجیب تحقیقات

۱..... ”اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ ناموجود ہونے کسی نمونہ کے موبہو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تک وحی الہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابتہ الارض کی ماہیتہ کما ہی ظاہر فرمائی گئی..... تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔“ (ازالہ اوہام ص ۶۹۱، خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

”انبیاء علیہ السلام غلطی پر نہیں رکھے جاتے ہیں۔“

(اعجاز احمدی ص ۲۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳)

۲..... ”صحابہؓ کا اس پر اجماع تھا کہ ابن صیاد دجال معبود ہے۔“

(ازالہ حاشیہ ص ۲۲۲، خزائن ج ۳ ص ۲۱۱)

۳..... ”رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی رائے..... ظاہر کر دی کہ دجال معبود ابن صیاد ہی تھا۔“

(ازالہ ص ۲۲، خزائن ج ۳ ص ۲۱۰)

.....۴ ”عیسائی واعظوں کا گروہ بلاشبہ دجال معبود ہے۔“

(ازالہ ص ۲۳، خزائن ج ۳ ص ۲۸۹)

.....۵ ”آخری زمانہ میں دجال معبود کا آنا سراسر غلط ہے۔“

(ازالہ ص ۲۳، خزائن ج ۳ ص ۲۲۰)

.....۶ ”یہ ایک واقعہ مسلمہ ہے کہ دجال معبود کے خروج کے بعد آنے والا وہی

سچا مسیح ہے جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔“

(ازالہ ص ۲۱، خزائن ج ۳ ص ۲۸۸)

.....۷ ”صحابہ نے قسمیں کھا کر کہا کہ ہمیں اس بات میں اب شک نہیں کہ یہی

دجال معبود ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی آخر کار یقین کر لیا۔“ (ازالہ ص ۲۲۵، خزائن ج ۳ ص ۲۱۳)

.....۸ ”آنحضرت ﷺ کا اوّل اوّل یہی خیال تھا کہ ابن صیاد دجال ہے۔ مگر

آخر میں یہ رائے بدل گئی تھی۔“

(ازالہ ص ۶۸۹، خزائن ج ۳ ص ۴۷۲)

.....۹ ”گو میں اس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے میرے بعد کوئی اور ابن مریم

بھی ہو اور بعض احادیث کی رو سے وہ موجود بھی ہو اور کوئی ایسا دجال بھی آوے جو مسلمانوں میں

فتنہ ڈالے۔ مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا

اور نہ قیامت تک ہوگا۔“

(ازالہ ص ۲۸۸، خزائن ج ۳ ص ۳۶۲)

.....۱۰ ”لدا ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں یہ اس بات کی

طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے۔ تب مسیح موعود ظہور

کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔“

(ازالہ ص ۳۰، خزائن ج ۳ ص ۴۹۲)

.....۱۱ ”دجال خدا نہیں کہلائے گا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا قائل ہوگا۔ بلکہ بعض انبیاء کا

بھی۔“

(ازالہ ص ۳۰، خزائن ج ۳ ص ۴۹۳)

.....۱۲ ”بالاتفاق سلف و خلف یہ بھی کہتے آئے ہیں کہ دجال معبود

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں موجود تھا اور پھر آخری زمانہ میں بڑی قوت کے ساتھ خروج کرے گا

اور اب تک وہ زندہ کسی جزیرہ میں موجود ہے۔ مگر یہ خیال کہ اب تک وہ زندہ ہے۔ ہرگز صحیح نہیں

ہے۔“

(ازالہ ص ۲۸۰، خزائن ج ۳ ص ۳۵۸)

بعض مرزائی شبہات کے مختصر جوابات

.....۱ ”دجال خلة بين الشام والعراق (ابن ماجہ ص ۲۹۷، باب

فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم مشكوة ص ۴۷۳، باب ذكر الدجال)“ یعنی شام

وعراق کے درمیان سے وملتقی بحرین یعنی دجلہ و فرات کے ملتقی سے جو دونوں ایک ہی ہیں اور جانب مشرق ہے اور اس کے بعد خراسان سے گذرتا ہوا خروج کرے گا۔

۲..... ”مکتوب بین عینیہ کافر یقرا کاتب وغیر کاتب (بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۶، باب ذکر الدجال)“ یعنی اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ ہر پڑھا بے پڑھا اس کو پڑھ لے گا۔ یہ بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے۔ بے شک خداوند عالم ہر مومن کو دجال کے فتنے سے بچانے کے لئے علم وجدانی پیدا کر دے گا۔ کیا معلوم نہیں ہے۔ ہاتھ پاؤں کو زبان کی طرح گویا کر کے شہادت لے گا اور دجال کی پیشانی پر قدرتی طور پر لفظ کافر لکھا ہونا کہ ہر مومن اپنے علم وجدانی سے پڑھ سکے۔ کوئی مستعبد نہیں۔

۳..... دجال کے پاس تمام عیش کے سامان مہیا ہوں گے۔ کھانے اور پینے کی چیزیں وافر ہوں گی۔ یہاں تک کہ: ”معہ بمثل الجنة والنار (مشکوٰۃ ص ۴۷۳، باب ذکر الدجال)“ اس کا بہشت اور دوزخ بھی ہوگا۔ چونکہ لوگ کئی سال سے سخت قحط زدہ ہوں گے۔ یہ سب چیزیں باعث فتنہ ہوں گی۔ مگر جب اپنے مصدقین کو اپنے بہشت میں داخل کرے گا تو اس کے لئے وہ حقیقتاً عذاب ہوگا اور جب منکرین کو اپنے دوزخ میں ڈالے گا تو اس کے لئے وہ حقیقتاً آرام دہ ہوگا۔ غرض حقیقتاً تو اس کا بہشت مثل دوزخ اور دوزخ اس کا مثل بہشت ہوگا۔ لیکن اس کے برعکس متخیل ہوں گے اور اس کے علاوہ اس کے ہاتھ سے طرح طرح کی خرق عادات ظاہر ہوں گی۔ حالانکہ وہ محض شعبدے اور امور متخیلہ ہوں گے۔ نہ امور حقیقیہ واقعیہ اور وہ زمانہ بھی خرق عادات کا ہوگا۔ اکثر عادات مستمرہ کے خلاف اللہ تعالیٰ واقعات کو ظاہر فرمائے گا۔ یتخرق العادات الحدیث۔ اسی وجہ سے نوح علیہ السلام سے لے کر ہمارے حضور ﷺ تک تمام انبیاء علیہم بطلان پر بدیہی حجت ہوگی۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ابتداء دنیا سے قیامت تک دجال سے بڑھ کو کوئی فتنہ نہیں ہے۔ پادری لوگ تمہارے دجال صدیوں سے برابر اسلام کے ساتھ معاندانہ مقابلہ کرتے چلے آئے ہیں۔ سپین، غرناطہ، شام میں ان پادریوں کے طفیل لاکھوں مسلمانوں کی گردنیں ماری گئیں۔ صدیاں گذر گئیں اس کا گدھا بھی چل نکلا۔ یا جوج ماجوج آپ کے روس وانگریز یہ دونوں سلطنتیں ہزاروں برس سے قائم ہیں اور ان کی سطوة اور غلبہ قائم ہونے کے زمانہ کو بھی سینکڑوں سال ہو چکے۔ مگر تعجب ہے اس وقت مسیح نہ نکلا۔

۴..... ابن صیاد اور دجال چونکہ پہلے آپ کو دجال کا علم بذریعہ بعض اوصاف دیا

گیا تھا۔ یعنی پہلے صرف اتنا بتلایا گیا تھا کہ وہ یہودی النسل ہوگا۔ فتنہ برپا کرے گا۔ تیس برس تک اس کے ماں باپ کے اولاد نہ ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ اور یہ چند اوصاف ابن صیاد یہودی میں بھی پائے گئے۔ جیسا کہ (ترمذی ج ۲ ص ۵۰، باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد) میں یہ قصہ مذکور ہے۔ صحابہ کرامؓ کو جب ابن صیاد کا پتہ چلا تو وہ علامتیں دیکھ کر خیال کیا کہ شاید دجال یہی ہو کہ عمر طویل پا کر آخر زمانہ میں خروج کرے۔ کیونکہ خارق عادت بعض امور بھی اس میں تھے۔ مثلاً (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۹، باب ذکر ابن صیاد) میں ہے کہ ایک دفعہ خفا ہوا اور اتنا پھولا کہ گلی بھر گئی۔ مگر حضور ﷺ نے کبھی اپنی زبان سے ہی نہیں فرمایا کہ یہ وہی دجال ہے۔ بلکہ بالکل ساکت رہے۔ جس سے محتمل رہا۔ پہلے حضرت عمرؓ کو ظن غالب ہو گیا تھا اور چونکہ حضور ﷺ نے بھی بالکل صراحتاً انکار نہیں فرمایا تھا۔ اسی ظن غالب پر عمرؓ نے قسم کھائی جو جائز تھی۔ لیکن اس کے بعد ایک دفعہ حضور ﷺ اور شیخینؓ اور کچھ صحابہؓ ابن صیاد کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے ابن صیاد کی شناخت کر کے فرمایا کہ: ”اخصا فلن تعدوا قدرک (مسلم ج ۲ ص ۳۹۷، باب ذکر ابن صیاد)“ ذلیل رہ ہرگز کبھی اپنے اندازے سے نہیں بڑھے گا۔ کہانت کو نبوت سے متلبس نہیں کر سکے گا۔ یعنی اشارے سے فرمایا کہ وہ دجال نہیں یہ تو ذلیل رہے گا۔ کوئی فتنہ برپا نہ کر سکے گا اور جب حضرت عمرؓ نے قتل کے لئے اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا ”ان یکن ہو فلسنت صاحبہ انما صاحبہ عیسیٰ بن مریم (شرح السنۃ ج ۷ ص ۴۵۴، باب ذکر ابن صیاد)“ یعنی اگر یہ دجال معبود ہے تو اس کو قتل نہیں کر سکتا۔ اس کے قاتل عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے اور اگر یہ دجال نہیں تو ایک نابالغ ذمی کے قتل میں خیر نہیں۔ حضور ﷺ نے جب ان لفظوں سے حضرت عمرؓ اور سب صحابہ کرامؓ کو یہ فرمان سنا دیا تو حضرت عمرؓ اور سب کا ظن غالب ٹوٹ گیا۔ ہاں بعضوں کا خیال شک کے درجہ میں رہا کہ حضور ﷺ نے صراحتاً نفی نہیں فرمائی۔ بلکہ ایک احتمال دجال ہونے کا بھی قائم رکھا۔ لیکن اس کے بعد جب حضور ﷺ نے باطلاح الہی اور بہت سی علامتیں بتلائیں جو پہلے یہ علامتیں نہیں بتلائی گئی تھیں۔ مثلاً زمین مشرق شام و عراق کے درمیان سے خراسان ہوتا ہوا نکلنا۔ اولاد کا نہ ہونا، مکہ مدینہ داخل نہ ہوسکنا، پیشانی پر کافر لکھا ہونا، دائیں آنکھ انگور کی طرح اوپر اٹھی ہوئی، بائیں آنکھ مسوح یعنی سپاٹ ہوگی وغیرہ وغیرہ اور پھر تمیم داریؓ کے قصے اور حضور ﷺ کی تصدیق نے اور آپ ﷺ کے صریح فرمان نے کہ آپ ﷺ نے منبر پر خطبہ میں عام اعلان فرمایا۔ سب کو یقین دلایا کہ ابن صیاد ہرگز دجال معبود نہیں ہے۔ بلکہ وہ دجال معبود ایک جزیرہ میں ہے۔ وقت معینہ پر خروج کرے گا۔

ہاں یہ بہت ممکن ہے کہ صرف دو صحابی جابرؓ و عبداللہ بن عمرؓ جو اس وقت حاضر نہ ہوں گے۔ وہ اسی خیال پر قائم رہے ہوں کہ ابن صیاد دجال ہے۔ دیکھو (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۶، باب فی خبر ابن صیاد) اور حضرت عمرؓ کی قسم سے جو حضور ﷺ سن چکے تھے۔ استدلال کرتے رہے ہوں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ابن صیاد ہرگز نہیں مرا۔ بلکہ وہ تو یوم الحمرہ میں کہیں لاپتہ ہو گیا اور وہ وقت معینہ پر خروج کرے گا۔

۵..... اور ستر باع کا گدھا یہی شیطان مجسم متشکل ہو جائے گا اور دجال اس پر سوار ہوگا اور یہ کیا ناممکن ہے کہ قادر مطلق اس زمانہ میں ایک عجیب الخلق ایسا گدھا قد و قامت والا اور تیز رفتار دجال کے لئے پیدا کرے اور ریل کی سواری تو کوئی پادریوں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی اور مرزائی بھی دجال کے گدھے پر خوب سوار ہوتے ہیں۔

۶..... ”عن ابن عمرؓ ما علی الارض من نفس منفوسۃ یاتی علیہا مائۃ سنۃ وہی حیا یومئذ (مسلم، مشکوٰۃ ص ۴۸۰)“ الارض میں الفلام تخصیص کے لئے ہے۔ یعنی زمین عرب میں آج کے دن سے سو برس تک کوئی نفس موجود زندہ نہ رہے گا۔ دجال زمین عرب سے خارج ہے۔ دوسرے ہو سکتا ہے کہ اس وقت دجال پانی پر ہونہ زمین پر۔ حدیث اس کو مشتمل ہو اور نیز اس کے یہ معنی ہیں کہ سو برس تک یہ قرن ختم ہو جائے گا اور زمانہ کا نیا رنگ ہو جائے گا۔ گوشاذ و نادر اور بہت قلیل بعض لوگ اس قرن کے زندہ بھی رہیں۔ چنانچہ اس حدیث کے راوی نے خود یہی مطلب بیان کیا ہے۔ ”یرید بل انک انہا تخرم ذلك القرن (بخاری ج ۱ ص ۸۴، باب السمرقی الفقه والخیر بعد العشاء)“

۷..... ”البثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشہر ویوم کجمعة وسائر ایامہ کایا مکم قلنا یارسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنتہ تکفینا فیہ صلوة یوم قال لا اقدر والہ قدرہ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۱، باب ذکر الدجال، ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵، باب خروج الدجال، ترمذی ج ۲ ص ۴۸، باب ماجاء فی فتنة الدجال اور ابن ماجہ ص ۲۹۶، ۲۹۷، باب فتنة الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم)“، یعنی صحابہؓ نے عرض کیا کہ دجال کا کتنی مدت ٹھہرنا ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا چالیس دن، ایک دن مثل ایک برس کے ہوگا اور دوسرا دن مثل ایک مہینے کے اور تیسرا دن مثل ایک ہفتہ کے اور باقی دن مثل ایام معروفہ کے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ دن جو مثل برس کے ہوگا۔ کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی۔ حضور ﷺ نے

فرمایا نہیں اندازہ کر کے نماز پڑھو۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ ایام کی طوالت واقعی اور حقیقتاً متخیل ہوگی ورنہ ایک دن کی نماز ایک دن میں کافی ہوتی۔ اندازہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم نہ فرماتے اور بے شک ایام طوال باعتبار تخیل تاخیر کثیرہ مدت طلوع وغروب شمس کے چالیس متخیل ہوں گے۔ لیکن ایک سال ڈھائی مہینے کی نمازیں پڑھی جائیں گی اور (مشکوٰۃ ص ۴۷۷، باب العلامات بین یدی الساعۃ میں شرح السنۃ ج ۷ ص ۴۲۲ حدیث نمبر ۴۱۵۹) سے اسما بنت یزید بن السکن سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دجال زمین پر چالیس برس ٹھہرے گا۔ سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ہفتے کے اور ہفتہ مثل ایک دن کے اور دن مثل شعلہ آگ کے ہوگا اور یہی مضمون (مشکوٰۃ ص ۴۷۰، باب اشراط الساعۃ) میں بروایت ترمذی انس سے مرفوعاً قرب قیامت کی علامت بتلائی گئی ہے اور (ابن ماجہ ص ۲۹۸، باب فتۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم) میں ان الفاظ سے مروی ہے کہ: ”ان ایامہ اربعون سنة السنة کنصف السنة والسنة كالشهر والشهر كالجمعة واخرايامه كالشره یصبح احدکم علی باب المدینة فلا یبلغ با بها الاخر حتی یمسی یارسول اللہ کیف نصلی فی تلك الايام القصار قال تقدرون فیها الصلوة کما تقدرون فی هذه الايام الطوال“ یعنی دجال کا زمانہ چالیس برس کا ہوگا۔ سال مثل نصف سال کے اور سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ہفتے کے اور اس کا آخری دن مثل شعلہ آگ کے ہوگا کہ ایک تمہارا شہر کے اس دروازہ پر صبح کرے گا۔ پس دوسرے دروازہ پر نہ پہنچنے پائے گا کہ شام ہو جائے گی..... حضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ ہم ان ایام قصار میں کیسے نماز پڑھیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جیسے کہ ایام طوال میں تم نماز کے وقتوں کا اندازہ کر کے پڑھو گے۔ ایسے ہی ایام قصار میں اندازہ کر کے پڑھنا۔ یعنی یہ دن باعتبار تخیل سرعت طلوع وغروب آفتاب کے چالیس برس متخیل ہوں گے۔ یعنی تخیل میں دنوں کی یہ درازی اور ایسا ہی دوسرے وقت میں یہ کمی بطور خرق عادت متخیل ہوگی۔ نمازوں میں ان کی درازی اور کمی کا کچھ اعتبار نہیں۔ بلکہ معہود دنوں کا اور وقتوں کا اندازہ کر کے نماز پڑھنا ہوگی۔ غرض ان ایام قصار کا وقت اور ہوگا۔ یعنی شروع خروج سے دعویٰ خدائی تک۔ اور ایام طوال دوسرے وقت یعنی دعویٰ خدائی سے قتل تک فقط۔

احقر محمد عبدالغنی غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ عین العلم شاہ جہانپور (یو۔ پی) ۱۹۲۷ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مکتبہ اشرفیہ اسلامیہ، لاہور، پاکستان
مکتبہ اشرفیہ اسلامیہ، لاہور، پاکستان

اختلافات مرزا

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوریؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمد لله وحده والصلوة على من لا نبي بعده وعلى اله واصحابه اجمعين!
 خدائے علام الغیوب کے علم ازلی میں یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بے نظیر عروج و تقرب کو دیکھ کر رذیل و خبیث طبائع رسالت و نبوت کا بہرہ و پ بدلیں گی اور ان الہامات و مکاشفات کو جن میں سراسر شیطان لعین کی کارفرمائیاں جلوہ گر ہونگی اسکو خداوند تعالیٰ کی جانب منسوب کر کے اپنے اغراض فاسدہ کو پورا کریں گی اور ختم نبوت جیسے صاف و صریح مسئلہ کو اپنی طبع زاد تاویلوں و من گھڑت توجیہوں میں الجھا دیں گی۔ تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو ان کے دام فریب میں آنے کا موقع ملے۔

اس لئے ضرورت تھی کہ قدرتی طور پر اسکی حفاظت کے اسباب و علل اور خصوصیات و علامات مقرر ہوں تاکہ اسی معیار و اصول کے مطابق کھروں کو کھوٹوں سے اور سچوں کو جھوٹوں سے علیحدہ کرنے میں آسانی و سہولت رہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں منجملہ دیگر معیار و علامت نبوت کے ایک یہ بھی علامت و معیار کا ذکر ہے۔

لو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافاً كثيراً! ترجمہ:..... ”اگر یہ قرآن کسی غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو لوگ اس میں بڑا اختلاف پاتے۔“

یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ خدا کے کلام اور انبیاء علیہ السلام کے الہامی کلام میں نہ اختلاف ہوتا ہے اور نہ اس میں بے ربط و بے جوڑ باتیں پائی جاتی ہیں اور جس کلام میں اختلاف و انتشار ہو تو نہ وہ کسی درجہ میں الہامی ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس منکلم کا دعویٰ الہام صحیح و درست اور جس مدعی الہام کا کلام تعارض و متخالف سے ملوث ہو اور اس کو وہ الہامی بھی کہتا ہو تو اس کے مفتری علی اللہ و کافر ہونے کے لئے کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں رہتی۔

موجودہ صدی کے مدعی الہام مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ کے بے اصل دعووں کی اس معیار کی روشنی میں یہی جانچ کی گئی تو بالیقین یہ حقیقت آشکارا ہو گئی کہ آپ کے دعویٰ اس معیار کی رو سے بھی غلط اور کذب و افتراء کی گندگی سے ملوث ہیں کیونکہ مرزا قادیانی کا کلام و دعویٰ کیا ہے۔ اختلافات و متعارضات کا ایک بے پناہ ذخیرہ اور تعارض و متخالف کا ایک بے نظیر مجموعہ۔

اس لئے ایک عقلمند انسان جو مرزا قادیانی کے اقوال پر سطحی نظر بھی رکھتا ہے۔ وہ کبھی آپ کے دعویٰ کو کذب و دروغ اتہام و افتراء سے الگ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ سب سے پہلے آپ ان کے ان مختلف دعویٰ کو جن کے وہ مدعی تھے دیکھئے۔ تو ان کی دماغی کیفیت و صداقت کی خوفناک ونگی تصویر سامنے آ جاتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

۱۔..... میں محدث ہوں۔ ۲۔..... مجدد ہوں۔ ۳۔..... مسیح موعود ہوں۔ ۴۔..... مثیل مسیح ہوں۔ ۵۔..... مہدی ہوں۔ ۶۔..... ملہم ہوں۔ ۷۔..... حارث موعود ہوں۔ ۸۔..... رجل فارسی ہوں۔ ۹۔..... کرشن اوتار ہوں۔ ۱۰۔..... خاتم الانبیاء ہوں۔ ۱۱۔..... خاتم اولیاء ہوں۔ ۱۲۔..... خاتم الخلفاء ہوں۔ ۱۳۔..... چینی الاصل ہوں۔ ۱۴۔..... معجون مرکب ہوں۔ ۱۵۔..... یسوع کا اپیلچی ہوں۔ ۱۶۔..... مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں۔ ۱۷۔..... حسین سے بہتر ہوں۔ ۱۸۔..... رسول ہوں۔ ۱۹۔..... مظہر خدا ہوں۔ ۲۰۔..... خدا ہوں۔ ۲۱۔..... مانند خدا ہوں۔ ۲۲۔..... خالق ہوں۔ ۲۳۔..... خدا کا نطفہ ہوں۔ ۲۴۔..... خدا کا بیٹا ہوں۔ ۲۵۔..... خدا کی بیوی ہوں۔ ۲۶۔..... خدا کا باپ ہوں۔ ۲۷۔..... بروزی محمد و احمد ہوں۔ ۲۸۔..... تشریحی نبی ہوں۔ ۲۹۔..... حجر اسود ہوں۔ ۳۰۔..... ذوالقرنین ہوں۔ ۳۱۔..... آدم ہوں۔ ۳۲۔..... نوح ہوں۔ ۳۳۔..... ابراہیم ہوں۔ ۳۴۔..... یوسف ہوں۔ ۳۵۔..... موسیٰ ہوں۔ ۳۶۔..... داؤد ہوں۔ ۳۷۔..... سلیمان ہوں۔ ۳۸۔..... یعقوب ہوں۔ ۳۹۔..... تمام انبیاء کا مظہر ہوں۔ ۴۰۔..... تمام انبیاء سے افضل ہوں۔ ۴۱۔..... احمد مختار ہوں۔ ۴۲۔..... اسمہ احمد کا میں ہی مصداق ہوں۔ ۴۳۔..... مریم ہوں۔ ۴۴۔..... میکائیل ہوں۔ ۴۵۔..... بیت اللہ ہوں۔ ۴۶۔..... آریوں کا بادشاہ ہوں۔ ۴۷۔..... امام الزمان ہوں۔ ۴۸۔..... شیر ہوں (قالین کے)۔ ۴۹۔..... محی ہوں (زندہ کرنے والا)۔ ۵۰۔..... ممیت ہوں (مارنے والا)۔

۱۔..... ان تمام دعویٰ کو ذیل کے حوالوں میں دیکھئے:

(۱)..... توضیح المرآم ص ۱۷، ۱۸۔ (۲)..... جماعتہ البشری ص ۱۱۱۔ (۳)..... ازالہ الاوہام ص ۶۸۶۔ (۴)..... تبلیغ رسالت ص ۲۱ ج ۱۔ (۵)..... تذکرہ الشہادتین ص ۳، ۲۔ (۶)..... تریاق القلوب ص ۶۸۔ (۷)..... ازالہ اوہام حاشیہ ج ۱ ص ۷۹۔ (۸)..... تحفہ گوٹڑویہ ص ۲۹۔ (۹)..... لیکچر سیا لکوٹ ص ۳۳۔ (۱۰)..... ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، ضمیمہ النبوة فی الاسلام ص ۱۰۸۔ (۱۱)..... خطبہ الہامیہ ص ۳۵۔ (۱۲)..... تریاق القلوب ص ۱۵۹۔ (۱۳)..... تحفہ گوٹڑویہ ص ۳۹۔ (۱۴)..... تریاق القلوب ص ۶۴۔ (۱۵)..... تحفہ قیصریہ ص ۲۳۔ (۱۶)..... دافع البلاء ص ۲۰۔ (۱۷)..... دافع البلاء ص ۱۳۔ (۱۸)..... دافع البلاء ص ۲۰۔ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۳ پر)

جس شخص کے اس قدر مختلف دعاوی ہوں وہ ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ دنیائے اسلام عقل میں قدم رکھ سکے۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی بھی کہتا ہے کہ ”کسی سچپار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔“ (ست بچن ص ۳۰، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۲) اور ”جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵) اس لئے لا محالہ ایسے مختلف دعاوی کے مدعی کے قلب و زبان سے وہی باتیں پیدا ہوں گی۔ جو پاگلوں، مجنونوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ سچ ہے ”ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے۔“

(چشمہ معرفت ص ۱، خزائن ج ۲۳ ص ۹)

چنانچہ مرزا قادیانی کے زبان و قلم نے ایسے گلہائے رنگارنگ پیدا کئے کہ اگر ایک کی خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے۔ تو دوسرے کی بدبو سے دماغ پراگندہ و خراب اور نیز اس سے ایسی ایسی مختلف و متناقض باتیں نکلی ہیں کہ جو لوگ عقل و خرد سے خالی ہو چکے ہیں۔ وہ بھی مرزا قادیانی کے سامنے شرمندہ و نادام ہیں۔

..... باوجود اس کے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ”اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قوی میں کام کرتی رہتی ہے..... اور انوار دائمی اور استعانت دائمی اور محبت دائمی اور عصمت دائمی اور برکات دائمی کا یہ سبب ہوتا ہے کہ روح القدس ہمیشہ اور ہر وقت ان کے ساتھ ہوتا ہے۔“

(دافع الوسواس ص ۹۳ حاشیہ، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ ۲) (۱۹)..... حقیقت الوجی ص ۱۵۴۔ (۲۰)..... آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴۔ (۲۱)..... ربیعین حاشیہ ص ۲۵۔ (۲۲)..... نصرۃ الحق ص ۹۵۔ (۲۳)..... ربیعین ص ۲۹۔ (۲۴)..... حقیقت الوجی الاستفتاء ص ۴۱۔ (۳۰)..... نصرۃ الحق ص ۹۰۔ (۳۱)..... نصرۃ الحق ص ۶۲۔ (۳۲)..... نصرۃ الحق ص ۸۶۔ (۳۳)..... ایضاً ص ۸۷۔ (۳۴)..... ایضاً ص ۸۸۔ (۳۵)..... ایضاً ص ۸۸۔ (۳۶)..... ایضاً ص ۸۹۔ (۳۷)..... ایضاً ص ۸۹۔ (۳۸)..... درمبین ص ۸۵۔ (۳۹)..... نصرۃ الحق ص ۹۰۔ (۴۰)..... درمبین فارسی ص ۲۸۷۔ (۴۱)..... ایضاً۔ (۴۲)..... القول الفصل بحوالہ ازالہ اوہام ص ۶۷۔ (۴۳)..... حقیقت الوجی ص ۲۳۸ حاشیہ۔ (۴۴)..... حاشیہ ربیعین ص ۲۵۔ (۴۵)..... حاشیہ ربیعین ص ۱۵۔ (۴۶)..... حقیقت الوجی ص ۱۵۵۔ (۴۷)..... ضرورۃ الامام ص ۲۴۔ (۴۸)..... کرامات الصادقین ص ۵۴۔ (۴۹)..... خطبہ الہامیہ ص ۲۳۔ (۵۰)..... ایضاً۔

۲..... ”یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں (مرزا قادیانی) خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پر دازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔“ (نزل مسیح ص ۵۶، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۴)

۳..... ”کیونکہ جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔“ (ازالہ ص ۱۹۸، خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کو یہ دعویٰ ہے کہ ہماری ہر تقریر اور ہر تحریر بلکہ ہر لفظ خدائی الہام کے سرچشمہ میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے اور روح القدس کی اعانت زبان اور قلم کو ہر قسم کی غلطیوں اور عیبوں سے پاک و صاف کر کے اس سے وحی الہی کے انوار نکالتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مشاہدات اور واقعات مرزا قادیانی کے دعاوی کی پرزور تردید کر رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کا ہر قول دوسرے قول سے بری طرح ٹکراتا ہے۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ مگر باس ہمہ مرزا قادیانی کا ان کو الہامی کہنا سراسر افتراء و دروغ ہے۔ اس لئے ہم تمام مسلمان قطعی و یقینی طور پر مرزا قادیانی (معہ ان کی امت کے) کو اسلام سے خارج مفتری علی اللہ، ظالم، کاذب کہتے ہیں:

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے جہالت ہے جہالت

اختلافات مرزا

بوئے گل نالہء دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

محدث ہونے کا اقرار

”یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے۔“ (توضیح المرام ص ۱۸، خزائن ج ۳ ص ۶۰، ازالہ ص ۵۶۹، خزائن ج ۳ ص ۴۰۷، آئینہ کمالات اسلام ص ۳۶۷ و ۵۶۷، حماۃ البشری ص ۴۳، ۷۹، خزائن ج ۷ ص ۲۳۴، ۲۹۷، شہادۃ القرآن ص ۶۱، خزائن ج ۶ ص ۳۵۷) میں مرزا قادیانی کو اپنی محدثیت کا اقرار ہے۔ اب اسکے برخلاف دیکھئے۔

محدث ہونے سے انکار

”اگر غیب کی خبر پانے والے کا نبی نام نہ رکھتا تو بتلاؤ کس نام سے اسے پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب کے نہیں ہیں۔ مگر نبوت کے معنی اظہار غیب ہے۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹ اور حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳) میں محدثیت کی بجائے دعویٰ نبوت موجود ہے۔

مہدی ہونے کا اقرار

”یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معبود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں۔“ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۱، خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۴ اور خطبہ البہامیہ حاشیہ ص ۲۴، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً، تذکرۃ الشہادتین ص ۲، خزائن ج ۲۰ ص ۳) میں مہدویت کا اقرار ہے۔

مہدی ہونے سے انکار

”میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمة لامن عترتی وغیرہ ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۸۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۶)

مسیح موعود ہونے کا اقرار

۱..... ”اب ثبوت اس بات کا کہ وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ عاجز (مرزا قادیانی) ہی ہے۔“ (ازالہ ص ۶۸۲، خزائن ج ۳ ص ۴۶۸)

۲..... ”اب جو امر کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے وہ یہ ہے کہ: وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔“ (ازالہ ص ۳۹، خزائن ج ۳ ص ۱۲۲، اور ازالہ ص ۶۸۳، خزائن ج ۳ ص ۴۶۹، اتمام الحجۃ ص ۳، شہادت القرآن ص ۶۹، خزائن ج ۸ ص ۲۷۵، وخطبہ البہامیہ ص ۲۴، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً، کشتی نوح ص ۷۷ تحفہ الندوہ ص ۴۰ داغ البلاء ص ۶ میں دعویٰ مسیحیت مذکور ہے)

مسیح موعود ہونے سے انکار

”اس عاجز (مرزا قادیانی) نے جو مثیل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ (السی ان قال) میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔“ (ازالہ ص ۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲، نشان آسمانی ص ۳۷، خزائن ج ۴ ص ۳۹۷) میں بھی مسیحیت کا انکار ہے۔

نبی ہونے کا اقرار

.....۱ ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔“

(ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷، اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

.....۲ ”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“ (دفع البلاء ص ۱۱،

خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱، تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳، تجلیات الہیہ ص ۲۵، اربعین ص ۳۳، حاشیہ حقیقت الوحی ص ۷۲، خزائن ج ۲۲ ص ۷۶، تریاق القلوب ص ۶۸، خزائن ج ۱۵ ص ۲۸۳) میں بھی نبوت کا اقرار کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے مرزا محمود خلیفہ قادیان مع اپنی جماعت کے مرزا قادیانی کو ”سچا حقیقی نبی و رسول مانتے ہیں۔“ دیکھو (حقیقت النبوة ص ۱۷، انوار خلافت ص ۵۹) وغیرہ۔

نبی ہونے سے انکار

.....۱ ”میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائکہ اور لیلۃ القدر وغیرہ سے

منکر۔“ (اشتہار مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۹ء مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۵۵) ”اور خدا کی پناہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نبوت کا مدعی بنتا۔“ (حماتہ البشری ص ۷۹، خزائن ج ۷ ص ۲۹۷)

.....۲ ”سوال رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اما الجواب نبوت کا

دعویٰ نہیں۔“ (ازالہ ص ۴۲۱، خزائن ج ۳ ص ۳۲۰، تحفہ بغداد ص ۷، ۲۷، خزائن ج ۷ ص ۳۳، ۹، حماتہ البشری ص ۴۹، خزائن ج ۷ ص ۲۴۳، ایام الصلح ص ۴۷، خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۹، حاشیہ انجام آتمہ ص ۲۸، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً، حاشیہ کتاب البریص ۱۹۹) میں پرزور الفاظ میں نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔

مرزا قادیانی کے ان اقوال و دعویٰ کو دیکھ کر مسٹر محمد علی لاہوری مرزا قادیانی کی نبوت کے منکر ہیں اور ان کے مجدد ہونے کے قائل اور اس کے لئے آپ نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد و پارٹی الگ بنائی ہے اور لطف یہ کہ ان دونوں پارٹیوں میں شدید عداوت و تکفیر بازی کا ایک محبوب مشغلہ جاری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں جماعتوں کی تمام تر عداوت و فساد کے واحد ذمہ دار مرزا قادیانی کی ذات گرامی ہے۔ سچ ہے کہ:

سارے جہاں میں مجھے بدنام کر دیا

نکلا تمہارے منہ سے نہ کوئی سخن درست

نبی تشریحی و حقیقی ہونے کا اقرار

.....۱ ”ما سو اس کے یہ بھی سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے

ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔“ (اربعین ص ۲، خزائن ج ۱ ص ۳۳۵)

۲..... ”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔“ (حاشیہ اربعین ص ۲، خزائن ج ۱ ص ۳۳۵)

۱۔ اگرچہ مرزا قادیانی کے دعویٰ تشریحی نبوت کے ثابت کرنے کے لئے خود مرزا قادیانی کے الفاظ کافی ہی زائد ہیں۔ تاہم میں آپ کو یہ بھی دکھلانا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی اپنی امت کی نظر میں کون و کیسے تھے۔ چنانچہ ظہیر الدین اروپی مرزا قادیانی کو نبی مستقل رسول حقیقی اور صاحب الشریعت والکتاب مانتے ہیں اور لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ ان کا کلمہ طیبہ ہے اور قادیانی مسجد اقصیٰ اور قادیان کو قبلہ عبادت سمجھتے ہیں۔ (دیکھو رسالہ المبارک)

اور مرزا محمود خلیفہ قادیانی معہ اپنی ذریت کے مرزا قادیانی کو نبی تشریحی اور رسول حقیقی جانتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

۱..... ”تیسری یہ بات بھی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکا (مرزا قادیانی) نام نبی رکھا۔ پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے۔ اس کے معنی سے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔“ (حقیقت النبوة ص ۲، عقائد محمودیہ نمبر ۱ ص ۲۵)

۲..... ”خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں آپ (مرزا قادیانی) کا نام نبی اور رسول رکھا اور کہیں بروزی وظلی نہیں کہا پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے اور آپ کی تحریریں جن میں انکساری و فروتنی کا غلبہ ہے اور جو نبیوں کی شان ہے۔ اس کو ان الہامات کے ماتحت کریں گے۔“ (اخبار الحکم ۲۱ اپریل ۱۹۱۴ء)

اور اس کے علاوہ (اخبار الفضل قادیان ج ۲ نمبر ۱۴۸ ص ۶، ۳، جون ۱۹۱۵ء، کلمتہ الفصل نمبر ۳ ج ۱ ص ۱۴۳، عقائد محمودیہ ص ۱۲، رسالہ تضحید الاذیان ج ۱ ص ۲۳ نمبر ۲ ماہ فروری ۱۹۱۵ء حاشیہ النبوة فی القرآن باب اول ص ۲ اور حقیقت النبوة حصہ اول ص ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰) میں بھی مرزا قادیانی کو حقیقی و تشریحی نبی تسلیم کیا گیا ہے۔ جس سے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت تشریحی پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

نبی تشریحی و حقیقی ہونے سے انکار

”جس جس جگہ آپ نے نبوت یا رسالت کا انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لایا والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔“

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰)

”من نستیم رسول و نیاوردہ ام کتاب“ اس کے معنی صرف استقدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۷، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱، اخبار بدر ۱۹۰۸ء ص ۳) مسیح موعود کی نبوت کا اقرار

۱..... ”جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اس کا ان ہی حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا کہ وہ نبی بھی ہوگا۔“ (حقیقت الوحی ص ۲۹، خزائن ج ۲۲ ص ۷۳۱)

۲..... ”اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔“ (ایک غلطی کا

ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۱۲۰۹ اور تہ حقیقت الوحی ص ۶۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۰ اور ازالہ اوہام ص ۵۴۴، خزائن ج ۳ ص ۳۹۲) میں مسیح موعود کی نبوت کا اقرار موجود ہے۔

مسیح موعود کی نبوت کا انکار

”وہ ابن مریم جو آنے والا ہے۔ کوئی نبی نہیں ہوگا۔ بلکہ فقط امتی لوگوں میں ایک شخص ہوگا۔“ (ازالہ ص ۲۹۱، خزائن ج ۳ ص ۲۴۹، اتمام الحجۃ ص ۱۷، خزائن ج ۸ ص ۲۹۴، ایام الصلح ص ۱۴۶، ۱۴۷، خزائن ج ۱۴ ص ۲۹۳، توضیح المرام ص ۹، خزائن ج ۳ ص ۵۶، تحفہ بغداد ص ۲۷، خزائن ج ۷ ص ۳۳) میں بھی مسیح موعود کی نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔

مرزا قادیانی کے علاوہ اور مسیح بھی آ سکتا ہے

”اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئیگا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے۔“

(ازالہ اوہام ص ۲۹۵، خزائن ج ۳ ص ۲۵۱)

مرزا قادیانی کے علاوہ اور کوئی مسیح نہیں آ سکتا

”پس میرے سوا اور دوسرے مسیح کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔“

(خطبہ الہامیہ ص ۲۴۳، خزائن ج ۱۶ ص ۱۶۶)

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اقرار اور ان کے صعود و نزول سماوی سے انکار
 ”قرآن شریف میں تیس کے قریب ایسی شہادتیں ہیں جو مسیح ابن مریم کے فوت ہونے پر دلالت بین کر رہی ہیں۔ غرض یہ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ اترے گا۔ نہایت لغو اور بے اصل بات ہے۔“

(ازالہ ص ۳۰۲، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

.....۲ ”بلکہ قرآن شریف کے کئی مقامات میں مسیح کے فوت ہو جانیکا صریح ذکر ہے۔“ (ازالہ ص ۴۶، خزائن ج ۳ ص ۱۲۵، ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۶۴، خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲، کشتی نوح ص ۱۵، ۶۰، خزائن ج ۹ ص ۱۶، ۶۵، الاستفتاء ص ۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۵) میں وفات مسیح کا ذکر کیا گیا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے انکار اور ان کے صعود و نزول کا اقرار

.....۱ ”اب ہم پہلے صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اس وجود غصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے۔ وہ دونی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع کہتے ہیں۔ ان دونوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے اور تم ان کو آسمان سے آتے ہوئے دیکھو گے۔ ان ہی کتابوں سے کسی قدر الفاظ ملتے جلتے احادیث نبویہ میں پائے جاتے ہیں۔“ (توضیح المراد ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲)

.....۲ ”اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔“

(براہین احمدیہ حاشیہ ص ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۲۳۳)

.....۳ ”اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے۔“ (براہین احمدیہ حاشیہ ص ۵۰۵، خزائن ج ۱ ص ۶۰۱) اور اس کے علاوہ (ازالہ ص ۸۱، خزائن ج ۳ ص ۱۴۲) میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول و حیات کا اقرار کیا گیا۔

حضرت مسیح علیہ السلام سے کلی فضیلت کا اقرار۱ ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔“

(دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

۲..... ”لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے۔ ابن مریم کے ذکر کو چھورو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“ (دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰، حقیقت الوحی ص ۱۴۸، ۱۵۲، ۱۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲، ۱۵۸، ۱۵۹، ازالہ ص ۲، خزائن ج ۳ ص ۱۰۴، کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷، تذکرہ الشہادتین ص ۲۱، چشمہ مسیحی ص ۲۴، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۴) میں مرزا قادیانی نے اپنے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تمام شان میں افضل قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام سے کلی فضیلت کا انکار

۱..... ”اس جگہ وہ ہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے۔“ (تریاق القلوب ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۲۸۱)

۲..... ”یہ تو ثابت ہے کہ اس مسیح (مرزا قادیانی) کو اسرائیلی مسیح پر ایک جزوی

فضیلت حاصل ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۴۸، خزائن ج ۳ ص ۴۵۰، حقیقت الوحی ص ۱۴۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳، سراج منیر ص ۴، خزائن ج ۱۲ ص ۶)

حضرت مسیح علیہ السلام صاحب معجزہ تھے

”ہمیں مسیح علیہ السلام کے صاحب معجزات ہونے سے انکار نہیں بے شک ان سے بھی بعض معجزات ظہور میں آئے ہیں..... قرآن کریم سے بہر حال ثابت ہوتا ہے کہ بعض نشان ان کو دئے گئے۔“ (شہادت القرآن حاشیہ ص ۷۷، خزائن ج ۶ ص ۳۷۳)

اس کے برخلاف

”مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا..... اور آپ کے ہاتھ میں سوا کرو فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔“ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰، ۲۹۱ حاشیہ، اس کے علاوہ ازالہ اوہام ص ۳۱۰، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸، حقیقت الوحی ص ۱۴۸، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲ میں نہایت مسخرہ پن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی چڑیوں کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے ”اور حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے۔“ (آئین کمالات اسلام ص ۶۸، خزائن ج ۵ ص ۱۵۲)

اس کے برخلاف

”یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بے پایہ ثبوت نہیں پہنچتا۔“

(ازالہ اوہام ص ۳۰۷، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷ حاشیہ)

حضرت مسیح علیہ السلام مسمریزم میں کامل تھے

”اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔“

(ازالہ اوہام ص ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷ حاشیہ)

اس کے برخلاف

..... ”انجیل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کو بھی کسی قدر علم (مسمریزم) میں مشق تھی مگر کامل نہیں تھے۔“

(تصدیق النبی ص ۲۲)

..... ۲ ”جو میں نے مسمریزمی طریق کا عمل الترب نام رکھا جس میں حضرت مسیح

بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔“

(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۱۲، خزائن ج ۳ ص ۲۵۹)

حضرت مسیح علیہ السلام متواضع و نیک تھے

”حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع و حکیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے۔ جو انہوں نے یہ بھی روانہ رکھا جو کوئی ان کو نیک آدمی کہے۔“

(براہین احمدیہ ص ۱۰۴، خزائن ج ۱ ص ۹۲ حاشیہ)

اس کے برخلاف

”یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہ کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی، کبابی اور خراب چال چلن ہے۔“

(ست بچن حاشیہ ص ۱۷۲، خزائن ج ۱ ص ۲۹۶)

نوٹ! پہلے حوالہ میں مسیح کے نیک نہ کہنے کی وجہ تو واضح علم عاجزی و بے نفسی کو قرار دیا ہے اور دوسرے میں شراب نوشی بد چلنی بتائی ہے۔ مرزا سیوا! کہو یہ کون دھرم اور کیسا نبی ہے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا بوقت مصیبت قبول ہوئی

”جب مجھ کو یقین ہو گیا کہ یہ خبیث یہودی میری جان کے دشمن ہیں اور مجھے نہیں

جھوڑتے تب وہ ایک باغ میں رات کے وقت جا کر زرارو رو یا اور دعا کی کہ یا الہی اگر یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے۔ تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے..... اس قدر رو یا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہو گئے..... ایک دعا سنی گئی۔“ (تذکرہ الشہادتین ص ۲۶، خزائن ج ۲۰ ص ۲۸)

اس کے برخلاف

”حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلاء کی رات میں جس قدر تضرعات کیں وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان غم سے ٹوٹی ہے۔ غم و اندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رو رو کر دعا کرتے کہ وہ بلا کا پیالہ کہ جو ان کے لئے مقدر تھا ٹال جائے۔ پھر باوجود اس قدر گریہ و زاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی کیونکہ ابتلاء کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔“ (تبلیغ رسالت ص ۱۳۲، ۱۳۳، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۷۵، حاشیہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب اولاد تھے

..... ۱ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب اولاد تھے اور باسبب اس بڑے لمبے سفر کے مسیح یعنی بڑا سیاح بھی کہلایا۔ چنانچہ سرحد پشاور پر عیسیٰ خیل و عیسیٰ اقوام اسی کی اولاد معلوم ہوتی ہیں۔“ (اخبار الحکم ص ۸ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۶ء)

..... ۲ ”اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت مسیح ہی کی اولاد ہوں۔“ (مسیح ہندوستان میں ص ۷، خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۷)

اس کے برخلاف

..... ۱ ”اور ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی آل نہیں تھی۔“ (تریاق القلوب حاشیہ ص ۹۹، خزائن ج ۱۵ ص ۳۶۳)

..... ۲ ”انجیل کے بعض اشارات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بھی جو رو کرنے کی فکر میں تھے۔ مگر تھوڑی سی عمر میں اٹھائے گئے ورنہ یقین تھا کہ اپنے باپ داؤد کے نقش قدم پر چلتے۔“ (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص ۲۸۳، خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۷)

تبلیغ رسالت ص ۱۱۴ ج ۱، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۵ حاشیہ اس کے علاوہ الحکم ۱۰/۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۴، ۵، منظور الہی ص ۱۶۶، اعلام الناس ص ۵۹ ج ۱، الفضل ۷ جولائی ۱۹۱۷ء ص ۵، تشیخ الاذہان ص ۴ ماہ نومبر ۱۹۶۱ء میں حضرت مسیح علیہ السلام کی اولاد کا انکار کیا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریحی نبی تھے

۱..... ”ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازوں کو بند نہیں سمجھتے بلکہ ان کے نزدیک مسیح اسرائیل نبی کے واپس آنے کے لئے ابھی ایک کھڑکی کھلی ہے۔ پس جب قرآن کے بعد ایک حقیقی نبی آ گیا اور وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تو کہو کہ ختم نبوت کیوں کر اور کیسے ہوا۔“

(سراج منیر ص ۳، خزائن ج ۱۲ ص ۶۵)

۲..... ”عیسیٰ علیہ السلام تو خود براہ راست خدا کے نبی تھے۔ کیا ان کی پہلی شریعت اور نبوت منسوخ ہو جائے گی۔“

(اخبار الحکم ۱۲ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۱۲)

۳..... ”مسیح علیہ السلام صاحب ”کتاب و لشریعت است“

(التاویل الحکم ص ۷۵)

اس کے برخلاف

۱..... ”حضرت مسیح علیہ السلام اپنی کوئی نئی شریعت لے کر نہ آئے تھے۔ بلکہ تورات کو پورا کرنے آئے تھے۔“

(اخبار الحکم ج ۷ نمبر ۲ ص ۳، ۷ جولائی ۱۹۰۳ء اور منظور الہی ص ۲۹۲)

۲..... ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نہ تھے۔“

(اخبار الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۴ء ج ۸ ص ۳ نمبر ۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے

۱..... ”اور یہی سچ ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور سرینگر محلہ خانیاں میں اس کی قبر ہے۔“

(کشتی نوح ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۷۶)

۱۔ مرزا قادیانی کی اصطلاح میں حقیقی نبی کے معنی تشریحی نبی کے ہیں۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں کہ ”لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت و رسالت ہے۔ جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے۔“

(اخبار الحکم ۱۷ اگست ۱۹۱۹ء ج ۳ ص ۲۹، ضمیمہ النبوة ص ۳۹)

.....۲ ”اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ ابن مریم فوت ہو گیا اور کشمیر سری نگر محلہ خانیاں میں اس کی قبر ہے۔“ (کشتی نوح ص ۱۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶)

اس کے علاوہ کشتی نوح حاشیہ ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۷۵، تذکرہ الشہادتین ص ۲۷، اعجاز احمدی ص ۱۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷، گولڈرویہ ص ۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۰، حاشیہ، ست بچن ص ۱۶۲، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۵، راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ج ۱۲ ص ۱۷۲ میں لکھا ہے کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے۔“

اس کے خلاف

.....۱ ”یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا۔“ (ازالہ اوہام ص ۴۷۳، خزائن ج ۳ ص ۳۵۳)

.....۲ ”ہاں بلا دشام میں حضرت عیسیٰ کی قبر کی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزار ہا عیسائی سال بسال اس قبر پر جمع ہوتے ہیں۔ سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درحقیقت وہ قبر عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔“ (حاشیہ ص ۱۶۲، ست بچن، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۵)

.....۳ ”حضرت عیسیٰ کی قبر بلا قدس (یروشلم) میں ہے اور اب تک موجود ہے۔ اس میں ایک گر بنا ہوا ہے اور وہ تمام گرجوں سے بڑا ہے۔ اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے..... اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں۔“ (اتمام الحجۃ حاشیہ ص ۲۰، خزائن ج ۸ ص ۲۹۹)

مرزا قادیانی مسیح علیہ السلام کے اپیلچی تھے

.....۱ ”وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنی ہیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا۔ ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع مسیح کی طرف سے اپیلچی ہو کر باوب التماس کروں۔“ (تحفہ قیصریہ ص ۲۳، خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۵)

.....۲ ”میں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوا ہوں۔“

(تحفہ قیصریہ ص ۲۲، خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۴، تبلیغ رسالت ص ۲۱، ۲۲، ۲۳، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۲)

اس کے برخلاف

.....۱ ”خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی (مرزا) مسیح موسوی سے افضل ہے۔“
(کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷)

.....۲ ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔“
(حقیقت الوحی ص ۱۴۸، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

اس کے علاوہ کشتی نوح ص ۱۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴، حقیقت الوحی ص ۱۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹، تریاق القلوب ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۱، سراج منیر ص ۲، خزائن ج ۱۲ ص ۶ میں مرزا قادیانی نے افضلیت عیسیٰ کا دعویٰ کر کے اپنی ہونے سے انکار کیا ہے۔

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں کی

.....۱ ”اور یہ لوگ افتراء سے کہتے ہیں کہ میں نبوت کا مدعی ہوں اور ابن مریم کے حق میں حقارت و استخفاف کے کلمات بولتا ہوں۔“
(حمامتہ البشری ص ۸، خزائن ج ۷ ص ۱۸۴)

.....۲ ”میں نے تو مسیح پر مضحکہ اڑایا اور نہ اس کے معجزات پر استہزا کیا۔“

(حمامتہ البشری ص ۱۷۷، خزائن ج ۷ ص ۲۹۴)

.....۳ ”یاد رہے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کا نبی سمجھتے ہیں۔“ (مقدمہ چشمہ مسیحی ص ۷، خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۶، کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷، سراج منیر ص ۴، خزائن ج ۱۲ ص ۶)

اس کے برخلاف

.....۱ ”مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار متکبر خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔“
(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۲)

.....۲ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔“

(چشمہ مسیحی ص ۱۱، خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۶)

.....۳ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر چھوٹی نکلیں اور

آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔“
(عجاز احمدی ص ۱۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

۴..... ”عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔“
(کشتی نوح ص ۶۵، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱، حاشیہ)

۵..... ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔“
(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸)

اور اس کے علاوہ حقیقت الوحی ص ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲ تا ۱۵۵، دافع البلاء ص ۱۲، ۲۰، ۲۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳، ۲۳۰، ۲۳۱، حاشیہ، ضمیمہ انجام آتھم ص ۳ تا ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸ تا ۲۹۳ میں مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود مقدس پر ایسی ناپاک گالیاں و گندگیاں اپنے منہ سے اچھالی ہیں کہ جس کے اظہار سے بدن پر رو نگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ والی اللہ المشتکی . واللہ عزیز ذوی الانتقام!
آنحضرت ﷺ کے بعد لفظ نبی کا استعمال جائز نہیں
”آنحضرت ﷺ کے بعد کسی پر لفظ نبی کا اطلاق جائز نہیں۔“

(حاشیہ تجلیات الہیہ ص ۹، خزائن ج ۲۰ ص ۴۰۱)

اس کے برخلاف

۱..... ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔“ ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷، اخبار بدر ۱۵ مارچ ۱۹۰۸ء اور اس بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول رکھا۔“

(ضمیمہ حقیقت النبوة نمبر ۳ ص ۲۷۲)

اور مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ نبوت اس قدر شہرت پذیر ہو چکا ہے کہ اب حوالہ کتب کی ضرورت نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد نزول وحی و جبرئیل کا اقرار

۱..... ”یہ ظاہر ہے کہ وحی جس طرح نبیوں پر اترتی ہے اسی طرح ولیوں پر بھی اترتی ہیں اور وحی کے اترنے میں ولی کی طرف ہو یا نبی کی طرف کوئی فرق نہیں۔“

(تحفہ بغداد حاشیہ ص ۱۷، ۲۰، ۲۱، خزائن ج ۷ ص ۲۱ تا ۲۸)

۲..... ”جاء نی آئل واختار! میرے پاس آئل آیا اور اس نے مجھے چن لیا۔ اس جگہ آئل خدا تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۶، آمینہ کمالات اسلام ص ۱۰۱، خزائن ج ۵ ص ۱۵۵، حاشیہ)

۳..... ”اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر وحی بھیجے خواہ وہ رسول ہو یا غیر رسول اور جس سے چاہے کلام کرے۔ خواہ نبی ہو یا محدثوں میں سے ہو۔“

(تحفة البغد اد حاشیہ ص ۱۷، خزائن ج ۷ ص ۲۱)

اس کے برخلاف

۱..... ”اور جو حدیثوں میں بصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ باتیں سچ اور صحیح ہیں۔“

(ازالہ ص ۵۷۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۲)

۲..... ”ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا بقیامت منقطع ہے۔“

(ازالہ ص ۶۱۳، خزائن ج ۳ ص ۴۳۲)

تحفہ گرٹرویہ ص ۸۳ میں نزول وحی و جبرائیل کا انکار لکھا ہے۔

دعویٰ نبوت سے نبوت محمدی کی ہتک ہے

”مگر اس کا کامل پیر و صرف نبی نہیں کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس

(الوصیت ص ۱۱، خزائن ج ۲۰ ص ۳۱۱)

میں ہتک ہے۔“

اس کے برخلاف

۱..... ”نبی کا کمال یہ ہے کہ دوسرے شخص کو ظلی طور پر نبوت کے کمالات سے

(چشمہ مستحی ص ۷۴، خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۸)

متمتع کر دے۔“

۲..... ”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا نام نبی اس لئے رکھا ہے تاکہ ہمارے سردار

خیر البریہ ﷺ کی نبوت کا کمال ثابت ہو۔“ (حاشیہ الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۱۶، خزائن ج ۲۲ ص ۶۳۷)

مرزا قادیانی کے کمالات وہی ہیں کسی نہیں

۱..... ”اب میں بموجب آیت کریمہ ”واما بنعمة ربك فحدث“ اپنی

نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمتیں بخشی ہیں جو میری کوشش سے نہیں۔ بلکہ شکم مادر ہی میں سے مجھے عطاء کی گئی ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۶۷، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰)

اس کے برخلاف

.....۱ ”مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت ومخاطبت الہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔“ (تمتہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

.....۲ ”کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی ﷺ کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔“ (ازالہ ص ۱۳۸، خزائن ج ۳ ص ۱۷۰)

.....۳ ”اور یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے۔“

(چشمہ مستحی ص ۱۸، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۱، حقیقت الوحی ص ۱۵۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷)

حضور ﷺ کی معراج جسمانی نہیں تھی

.....۱ ”اس جگہ اگر کوئی یہ اعتراض کرے اگر جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیوں کر جائز ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہئے۔“ (حاشیہ ازالہ ص ۲۷، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

اس کے برخلاف

.....۱ ”آنحضرت ﷺ کے رفع جسمی کے بارہ میں وہ جسم سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے۔ تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا۔“

(ازالہ ص ۲۸۹، خزائن ج ۳ ص ۲۴۷)

.....۲ ”بلکہ خود آنحضرت ﷺ اپنا چشم دید ماجرا بیان فرماتے ہیں کہ مجھے دوزخ دکھلایا گیا تو میں نے اس میں اکثر عورتیں دیکھیں۔“ (ازالہ ص ۳۵۲، خزائن ج ۳ ص ۲۸۱)

جسم عنصری آسمان پر جا سکتا ہے

.....۱ ”پھر مضمون پڑھنے والے نے قرآن پر یہ اعتراض کیا کہ اس میں لکھا ہے

کہ عیسیٰ مسیح معہ گوشت پوست آسمان پر چڑھ گیا تھا۔ ہماری طرف سے یہ جواب کافی ہے کہ اوّل تو خدا تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ انسان معہ جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے۔“

(چشمہ معرفت ص ۲۱۹، خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۷، ۲۲۸)

۲..... ”ایلیا نبی (ادریس) جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھایا گیا اور چادر اس کی زمین پر گر پڑی۔“

(ازالہ ص ۲۷۲، خزائن ج ۳ ص ۲۳۸)

۳..... ”بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اس وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دونی ہیں۔ ایک یوحنا جن کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح بن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔“

(توضیح المرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲)

اس کے برخلاف

۱..... ”ازاں جملہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔“

(ازالہ ص ۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

۲..... ”غرض یہ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ اترے گا۔ نہایت لغو اور بے اصل بات ہے۔“

(ازالہ ص ۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے ہزاروں نبی ہوئے۔

(اخبار الحکم ص ۶۵ ج ۶ کالم ۳ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

اس کے برخلاف

”اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا نتیجہ نہ تھی۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

پیروی کا اس میں ایک ذرہ کا کچھ دخل نہ تھا۔“ (حاشیہ حقیقت الوحی ص ۹۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰)

قادیان میں طاعون نہیں آئے گا

.....۱ ”تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک طاعون دنیا میں رہے گوستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔“ (دفع البلاء ص ۵، ۷، ۱۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۵ تا ۲۳۰)

اس کے برخلاف

.....۲ ”اور پھر طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا اور میرالٹر کا شریف احمد بیمار ہوا۔“ (حاشیہ حقیقت الوحی ص ۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

.....۲ ”جب دوسرے دن کی صبح ہوئی تو میر صاحب کے بیٹے اسحاق کو تیز تپ چڑھ گیا اور سخت گھبراہٹ شروع ہو گئی اور دونوں طرف بن ران میں گلٹیاں نکل آئیں اور یقین ہو گیا کہ طاعون ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۳۲۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۳۲، اخبار بدر ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء، ریویو بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء ص ۳۸۷)

مرزا قادیانی کا منکر کافر ہے

.....۱ ”جو مجھے (مرزا قادیانی کو) نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

.....۲ ”اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ (مرزا قادیانی) خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔“ (انجام آتھم ص ۶۲، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۷)

.....۳ ”بہر حال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔“ (نہج المصلیٰ ج ۱ ص ۳۰۸، از تشیذ الاذہان ج ۶ ص ۱۳۵ نمبر ۱، اسکے علاوہ حقیقت الوحی ص ۱۶۳، ۱۶۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷، ۱۶۸، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵ میں مرزا قادیانی نے

اپنے منکر و دشمن کو کافر و جہنمی قرار دیا ہے۔

اور آپ کے صاحبزادے مرزا محمود قادیانی خلیفہ قادیان و دیگر دام افتادوں نے تقسیم کفر میں اس سخاوت سے کام لیا ہے کہ مرزا قادیانی کی زد سے امت محمدیہ کا اگر کوئی فرد باقی رہ گیا تھا۔ تو وہ صاحبزادوں و غلام زادوں کے تیر سے زخمی ہوا۔ چنانچہ مرزا محمود قادیانی ان تمام مسلمانوں اور مومنوں کو جو حضرت رسول خدا ﷺ کے دامن عاطفت میں پناہ گزین ہے اور مرزا قادیانی کی خانہ ساز نبوت کے منکر ہیں۔ یا مترو و متوقف ہیں۔ بیک جنبش قلم اسلام سے خارج کر کے اسلام کے واحد اجارہ دار بنے بیٹھے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:

..... ”جو حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ

بھی کافر ہے۔“ (تشہید الاذہان ج ۶ ص ۱۴۰ نمبر ۴، از عقائد محمودیہ ص ۴، ۱۱ اپریل ۱۹۱۱ء)

..... ۲ ”آپ نے (مرزا قادیانی) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر

مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔“

(تشہید الاذہان ج ۶ ص ۱۴۰ نمبر ۴، ماہ اپریل ۱۹۱۱ء، عقائد محمودیہ نمبر ص ۴)

سبحان اللہ یہ کارگذاریاں اس مسیح کی ہیں جو دنیا میں اسلام کی اشاعت کے لئے آئے

تھے سچ ہے: ع

جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیا ہو زندگی

راہ کیوں کر مل سکے جب خضر بھٹکانے لگیں

اس کے برخلاف

..... ”ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کی انکار کی وجہ سے کوئی

شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔“ (تریاق القلوب ص ۱۳۰، خزائن ج ۱۵ ص ۴۳۲)

..... ۲ ”یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ سے انکار کرنے والے کو کافر

کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت و احکام جدید لاتے ہیں۔“

(تریاق القلوب حاشیہ ص ۱۳۰، خزائن ج ۱۵ ص ۴۳۲)

نوٹ! اور یہ معلوم ہے کہ مرزا قادیانی بقول خود نبوت تشریحی کے مدعی تھے اس لئے ان کا منکر کافر ہے۔

الہام ملہم کی زبان میں ہوتا ہے

.....۱ ”یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو۔ جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔“

(چشمہ معرفت ص ۲۰۹، ۲۱۰، خزائن ج ۲۳ ص ۲۱۸، ملفوظات احمدیہ ص ۴۲)

اس کے برخلاف

.....۱ ”بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔“ (نزول المسح ص ۵۷، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۵)

.....۲ ”پھر بعد اس کے فرمایا ”ھو شعنا نعسا“ یہ دونوں فقرے شاید عبرانی

ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اس کے دو فقرے انگریزی میں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں۔ آئی۔ لو۔ یو، آئی۔ شل۔ گو یو، لارج پارٹی آف اسلام چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اس کے پورے معنی کھلے ہیں۔ اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔“

(براہین احمدیہ حاشیہ ص ۵۵۷، خزائن ج ۱ ص ۶۶۴)

مرزا نبیو! دیکھتے ہو کہ تمہارا رنگیلا نبی کیسی غیر معقول اور بیہودہ باتوں میں مبتلا ہے۔ کچھ تدبیر رہائی سوچ کر حق نمک ادا کرو۔

رسول قادیانی کی رسالت

جہالت ہے جہالت ہے جہالت

حضرت مسیح کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی

”حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی لیکن

تمام یہود و نصاریٰ کے اتفاق سے صلیب کا واقعہ اس وقت پیش آیا تھا۔ جب کہ مدوح کی عمر تینتیس برس کی تھی اس دلیل سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب سے بفضلہ تعالیٰ نجات پا کر باقی عمر سیاحت میں گزاری تھی۔“ (راز حقیقت حاشیہ ص ۲، ۳، خزائن ج ۱۲ ص ۱۵۴، ۱۵۵) اس کے برخلاف

۱..... ”احادیث میں آیا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی۔“ (تذکرۃ الشہادتین ص ۲۷، خزائن ج ۲۰ ص ۲۹)

۲..... ”اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔“ (مسیح ہندوستان ص ۵۵، خزائن ج ۱۵ ص ۵۵)

مرزا قادیانی چھٹے ہزار برس میں آئے

۱..... ”اور حضرت آدم کی پیدائش کے حساب سے الف ششم کا آخری حصہ آ گیا۔ جو بموجب آیت ”ان یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون“ چھٹے دن کے قائم مقام ہے سو ضرور تھا کہ اس چھٹے دن میں آدم پیدا ہوتا جو اپنی روحانی پیدائش کی رو سے مثل مسیح ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس عاجز (مرزا قادیانی) کو مثل مسیح اور نیز آدم الف ششم کر کے بھیجا۔“ (ازالہ ص ۴۵۵، خزائن ج ۳ ص ۳۴۲، ۳۴۳)

۲..... ”کل انبیاء نے بتایا ہے کہ مسیح موعود دنیا کے چھٹے ہزار میں مامور اور مبعوث ہو کر اہل دنیا کو قلات بربادی سے بچائے گا۔ چنانچہ میں (مرزا قادیانی) اسی چھٹے ہزار میں مبعوث ہوا ہوں۔“ ملخصاً از عربی رسالہ ما الفرق بین آدم والمسیح ولموعد۔ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۱۰۰، خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۱ میں تصریح کی ہے کہ میں دنیا کے چھٹے ہزار برس مبعوث ہوا ہوں۔

اس کے برخلاف

۱..... ”طاعون جو ملک میں پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہیں بلکہ ایک سبب سے ہے وہ یہ کہ لوگوں نے خدا کے اس موعود (مرزا قادیانی) کے ماننے سے انکار کیا ہے۔ جو تمام

نبیوں کی پیش گوئی کے موافق دنیا کے ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا ہے۔“

(دفع البلاء ص ۱۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۲)

۲..... ”تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔“

(لیکچر سیالکوٹ ص ۸، خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۹)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کے ان بے شمار مختلف و متعارض اقوال میں سے (جن کی وسعت و پچاس سے زائد الماریوں کو بھی شرمندہ کر رہی ہے) یہ چند مختلف اقوال مشتے از خروار سے پیش کئے گئے جو قرآن کریم کی مشہور آیت ”لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً“ ﴿مگر یہ قرآن کسی غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو لوگ اس میں بڑا اختلاف پاتے﴾ کی رو سے الہامی نہیں ہو سکتے اور جو شخص اس کو الہامی یا منجانب اللہ کہے اس کے مفتری و ظالم اور کافر ہونے میں کیا شک ہے۔ جس سے مرزا قادیانی کے تمام تر دعاوی پیوند زمین ہو جاتے ہیں۔ لیکن ضرورت تھی کہ خود مرزا قادیانی اپنے بلند بانگ دعاوی کی تجہیز و تکفین کرتے ہوئے نظر آئیں تو اس کے متعلق ذیل سے اقوال ملاحظہ فرمائیے:

۱..... ”ان جنم ساکھیوں کے اکثر بیانات صرف غیر معقول ہی نہیں بلکہ اس میں اس قدر تناقض ہے اور اس قدر بعض بیانات بعض سے متناقض پائے جاتے ہیں کہ ایک عقلمند کے لئے بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ اس حصہ کو جو غیر معقول اور قریب قیاس باتوں سے متضاد ہے۔ پایہ اعتبار سے ساقط کرے۔“

(ست بچن ص ۲۵، خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۷)

۲..... ”بزرگوں کے کلام میں تناقض روا نہیں۔“

(ست بچن حاشیہ ص ۲۹، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۱)

۳..... ”اور ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔“

(ست بچن ص ۳۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۳)

۴..... ”مگر صاف ظاہر ہے کہ سچا رارا اور عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملادیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔“

(ست بچن ص ۳۰، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۲)

۵..... ”جو پر لے درجے کا جاہل ہو جو اپنے کلام میں متناقض بیانات کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے۔“

(ست بچن حاشیہ ص ۲۹، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۱)

۶..... ”اور جھوٹے کی کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب کا بیان بھی تناقض سے بھر ہوا ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۱۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

۷..... ”تو پھر حضرت مسیح موعود کی کلام میں تناقض ماننا پڑے گا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور تمام اہل علم کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ جھوٹے شخص کی کلام میں تناقض ہوتا ہے۔“ (عقائد احمدیہ ص ۲۴۰ از مدر شاہ گیلانی پشاور)

۸..... ”یہ تمام اہل اسلام اور قانون دان دنیا پر روشن ہے کہ مدعی جس کے دعوے میں اضطراب اور تناقض ہو وہ عدالت شرعی اور قانون میں کبھی بھی قابل سماعت و قبولیت نہیں ہو سکتا۔“ (از اخبار پیغام صلح ص ۴ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

ان حوالوں کی روشنی میں مرزا قادیانی بقول خود پر لے درجہ کے جاہل، پاگل، مجنون، منافق، کذاب، تیرہ درون، غیر معتبر ثابت ہوتے ہیں۔ جس سے ان کی نبوت بلکہ انسانیت و دیگر دعویٰ کی سربفلک عمارت مسمار ہو کر تودہ ریت ہو جاتی ہے۔ فہو المراد!

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زیلجانے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

اور مرزا قادیانی نے کیا ہی سچ کہا ہے کہ ”قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیانت دل مجرموں کو سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت و تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔“

(استفتاء ص ۸ کا حاشیہ، خزائن ج ۱۲ ص ۱۱۶)

ایک حیرت انگیز شبہ

مرزا قادیانی کے اس قسم کے اختلافات کا دیکھنے والا انسان سخت متحیر ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی جیسی شخصیت کا مالک جن کی پرواز سماء نبوت سے گزر کر عرش الوہیت تک پہنچی ہوئی ہو۔ اور جو بخیاں خود تمام کمالات و اوصاف کے واحد اجارہ دار ہوں ان سے ایسے اختلافات کا صدور جو پاگلوں اور مجنونوں سے بھی ممکن نہیں کیوں کر ہوا۔ تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ درحقیقت مرزا قادیانی دماغی امراض دوران سر، مرق، جنون میں فطرتی طور پر مبتلا تھے کہ وہ اپنے دماغی توازن و صحت کو قائم نہ رکھ سکے۔ جس سے ان بے سرو پا دعویٰ اور مختلف باتوں کا ان کے دماغی کشت زار سے پیدا ہونا ضروری تھا۔ جو نہ لائق تعجب ہیں اور نہ باعث حیرت جیسا کہ منشی احمد حسین غلمدی فرید آبادی ایسے لوگوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ ”پیسہ اخبار کے پچھلے پرچہ میں قاضی عبدالعزیز

تھا تیسری نے اس امر کا اعلان کیا کہ میں خلیفہ وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون پڑھا تو ہنس کر ٹال دیا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے۔“ (اخبار بدر ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء)

اس لئے ناظرین کرام بھی اسی اصول کے موافق مرزا قادیانی جیسے مراقی و کمزور طبع کے مختلف اقوال و بے اصل دعاوی کو دیکھ کر فرمائشی قہقہہ لگائیں اور یہ کہیں کہ:

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تری کبریائی کی

مرزا قادیانی مراقی تھے

۱..... ”میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کی دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراقی کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔“ (منظور الہی ص ۳۴۸)

۲..... ”میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا۔ دو چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑکی اور ایک نیچے کے دھڑکی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔“

(ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵، اخبار بدر ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵، رسالہ تشیخ الاذہان ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)
۳..... ”مجھے مراق کی بیماری ہے۔“ ریویو بابت اپریل ۱۹۲۵ء ص ۴۵ اس کے علاوہ رسالہ احمدی خاتون ج ۲ ص ۳۳ نمبر ۴، حقیقت الوحی ص ۳۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۰، ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ص ۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۱، سیرت المہدی ص ۱۳، ریویو نمبر ۸ ج ۲۵ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶ میں مراق و دوران سر کا تذکرہ کیا ہے۔

ان تینوں حوالوں سے روز روشن کی طرح مرزا قادیانی کا بقول خود مراقی دوران سر و خلل دماغ کا مریض ہونا ثابت ہو گیا۔ لیکن اب یہ بتانا ضروری ہے کہ مراقی اور دماغی امراض کا مریض نہ نبوت کے رفیع مرتبہ پر فائز ہو سکتا ہے اور نہ دعویٰ الہام کر سکتا ہے۔

مراقی نبی و مدعی الہام نہیں ہو سکتا

۱..... میں اس کے ثبوت میں بھی مرزائیت کے دام افتادوں اور غلمدیت کے

کاسہ لیسوں ہی کہ شہادت پیش کرتا ہوں تاکہ اس گھر کو گھر کے چراغ سے آگ لگ جائے اور شہد شاہد من اہلہا کی گواہی دہان دوز بن جائے۔

چنانچہ چوہدری ڈاکٹر شاہ نواز خان مرزائی لکھتے ہیں کہ:

”ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اسکو ہسٹریا، مالجیو لیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لئے پھر اور کسی ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔“

(رسالہ ریویو نمبر ۸ ج ۲۵ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۷۶، ۷)

.....۲ ”نبی میں توجہ بالا راہہ ہوتا ہے اور جذبات پر قابو ہوتا ہے۔“

(ریویو نمبر ۵ ج ۲۶ ص ۳۰ ماہ مئی ۱۹۲۷ء)

”اور اس مرض مراق میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات و خیالات پر قابو نہیں رہتا۔“

(ریویو نمبر ۸ ج ۲۵ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

ناظرین کرام اسی اصول کے موافق اس گھر کے بھیدی نے مرزائیت کی لٹکا کو اس طرح سے ڈھایا ہے کہ مرزا قادیانی کی صداقت دعاوی کی سربفلک عمارت بیخ و بن سے مسمار ہو کر ہموار زمین ہو گئی۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی مراقی تھے اور جو مراقی ہوتا ہے تو اس کے دعوے الہام و نبوت کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی اور اس کمزور دماغ و مراقی انسان کے دماغ سے ایسی بے جوڑ و بے ربط باتیں پیدا ہوتی ہیں کہ سوائے اس کے کہ ہنس کر ٹال دیا جائے۔ اس پر توجہ التفات کرنا انسانی عقل و تدبر کی ہتک ہے۔ یہی وجہ تھی کہ مرزا قادیانی کے اپنے ناہموار دماغ سے ایسی بے سرو پا باتیں پیدا ہوئیں کہ اس زمانہ کے پاگل و مجنوں بھی شرمندہ ہیں اور مراق کی پینک میں کچھ اس انداز سے بے پرکی باتیں اڑائی ہے کہ دنیا ان کو ایک صحیح الدماغ انسانوں اور عقلمندوں کی صف میں کھڑے ہونے کی اجازت نہیں دیتی ہے۔ چہ جائیکہ نبوت و رسالت کے درجہ پر فائز ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم تمام مسلمان مرزا قادیانی ہی کے فرمائے ہوئے القاب، پاگل، مجنوں، منافق، سیاہ دل سے ان کو معتقدانہ حیثیت سے یاد کرتے ہیں۔ غلمد یو:

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں

گر چہ ڈھونڈو گے چراغ رخ مرزا لے کر

نقطہ! خادم اسلام! نور محمد مبلغ و مناظر مدرسہ! مظاہر علوم سہارنپور! ۵/ربیع الاول ۱۳۵۲ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
میں آتشیں لگی ہوں، مسجود سے بعد کہوں نبی نہیں

کفریات مرزا

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوریؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمد لله وحده والصلوة على نبي لا نبي بعده وعلى اله واصحابه اجمعين!

یوں تو مہدی بھی ہو عیسیٰ بھی ہو مسلمان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

مرزا غلام احمد قادیانی مقام قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) میں پیدا ہوئے اور سن بلوغ کے بعد سیالکوٹ کی کچھری میں پندرہ روپے ماہوار کی ملازمت کی۔ لیکن اس پر بھی آپ کو خوردونوش کی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات نہیں ملی۔ تو آپ نے مختار کاری کا امتحان دیا بد قسمتی سے اس میں بھی آپ کو ناکامی ہوئی۔ تو جلب منفعت و طلب زر کی چلتی ہوئی تدبیر یہ نکالی کہ ایک اشتہار اس عنوان کا شائع کیا کہ حقانیت اسلام پر ایک کتاب لکھی جاوے گی جو ایک اشتہار ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ اور تین سو محکم دلائل پر مشتمل ہوگی اور قیمت اس کی پانچ روپے اور دس روپے فی جلد پیشگی ہوگی۔ (اشتہار براہین احمدیہ در دیباچہ) مسلمانوں نے خدمت اسلام سمجھ کر مرزا قادیانی کی آواز پر لبیک کہا اور چہار طرف سے روپے کی بارش ہو گئی اور مرزا قادیانی مالا مال ہو گئے۔ جب مرزا قادیانی کی منہ مانگی مراد حاصل ہو گئی تو تین سو بے نظیر دلائل کے بجائے اپنی تعلیوں اور بلند پروازیوں کو حاشیہ در حاشیہ میں لکھ کر ایک پشتارہ براہین احمدیہ کے نام سے تیار کر دیا اور جلد چہارم (اگر اس کو کوئی عقلمند چہارم کہہ سکے) کے آخر میں یہ لکھ کر کہ ”اب براہین کی تکمیل خدا نے اپنے ذمہ لے لی ہے“ اس کی اشاعت بند کر دی۔ جب لوگوں نے اپنے روپے کا تقاضا کیا تو ان کو ”دنی الطبع کمینہ سفیہ“ وغیرہ مہذب الفاظ سے ڈانٹ دیا اور سارا روپیہ ہڑپ کر گئے۔

اس اثناء میں مرزا قادیانی کو خوردونوش کی پریشانیوں سے نہ صرف نجات ملی بلکہ ایک دولت مند و متمول رئیس ہو گئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

”مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپے ماہوار بھی آئیں گے مگر خدائے تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۱، نزول المسیح ص ۳۲، خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۰،ربعین نمبر ۲ حاشیہ ص ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۳۵۱)

مرزا قادیانی جیسے آزاد روشن و متلون المزاج اس بے فکری و تمول میں ایسے سرشار و بد مست ہوئے کہ بڑے بڑے رفیع مراتب و وقیع منازل کے پریشان خواب دیکھنے لگے۔ چنانچہ آپ اتنے مختلف دعاوی کے مدعی ہوئے ہیں کہ ”بقول شخصے ڈاڑھی سے مونچھیں بڑی“ فرماتے ہیں کہ: ۱..... محدث ہوں۔ ۲..... مجدد ہوں۔ ۳..... مسیح موعود ہوں۔ ۴..... مثیل مسیح ہوں۔ ۵..... مہدی ہوں۔ ۶..... ملہم ہوں۔ ۷..... حارث موعود ہوں۔ ۸..... رجل فارسی ہوں۔ ۹..... کرشن اوتار ہوں۔ ۱۰..... خاتم الانبیاء ہوں۔ ۱۱..... خاتم الاولیا ہوں۔ ۱۲..... خاتم الخلفاء ہوں۔ ۱۳..... چینی الاصل ہوں۔ ۱۴..... معجون مرکب ہوں۔ ۱۵..... یسوع کا ایلچی ہوں۔ ۱۶..... مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں۔ ۱۷..... حسین سے بہتر ہوں۔ ۱۸..... رسول ہوں۔ ۱۹..... مظہر خدا ہوں۔ ۲۰..... خدا ہوں۔ ۲۱..... مانند خدا ہوں۔ ۲۲..... خالق ہوں۔ ۲۳..... خدا کا نطفہ ہوں۔ ۲۴..... خدا کا بیٹا ہوں۔ ۲۵..... خدا کی بیوی ہوں۔ ۲۶..... خدا کا باپ ہوں۔ ۲۷..... بروز احمد و محمد ہوں۔ ۲۸..... تشریحی نبی ہوں۔ ۲۹..... حجر اسود ہوں۔ ۳۰..... ذوالقرنین ہوں۔ ۳۱..... ادم ہوں۔ ۳۲..... نوح ہوں۔ ۳۳..... ابراہیم ہوں۔ ۳۴..... یوسف ہوں۔ ۳۵..... موسیٰ ہوں۔ ۳۶..... داؤد ہوں۔ ۳۷..... سلیمان ہوں۔ ۳۸..... یعقوب ہوں۔ ۳۹..... تمام انبیاء کا مظہر ہوں۔ ۴۰..... تمام انبیاء سے افضل ہوں۔ ۴۱..... احمد مختار ہوں۔ ۴۲..... بشارت اسم احمد کا میں ہی مصداق ہوں۔ ۴۳..... مریم ہوں۔ ۴۴..... میکائیل ہوں۔ ۴۵..... بیت اللہ ہوں۔ ۴۶..... آریوں کا بادشاہ ہوں۔ ۴۷..... امام الزمان ہوں۔ ۴۸..... شیر ہوں۔ ۴۹..... (قالین کے) محی ہوں۔ (زندہ کرنے والا)۔ ۵۰..... ممیت ہوں۔ (مارنے والا)۔ ۱۔

۱۔ ان دعاوی کو ذیل کے حوالوں میں ملاحظہ فرمائیے۔ ۱..... توضیح المرام ص ۱۷، ۱۸۔ ۲..... حماۃ البشری ص ۱۱۱۔ ۳..... ازالہ اوہام ص ۶۸۶۔ ۴..... تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۲۱۔ ۵..... تذکرۃ الشہادتین ص ۳۰۲۔ ۶..... تریاق القلوب ص ۶۸۔ ۷..... ازالہ اوہام ج ۱ ص ۸۹ حاشیہ۔ ۸..... تحفہ گولڈویہ ص ۲۹۔ ۹..... لیکچر سیا لکوٹ ص ۳۳۔ ۱۰..... ایک غلطی کا ازالہ ضمیمہ النبوت فی الاسلام ص ۱۰۸۔ ۱۱..... خطبہ الہامیہ ص ۳۵۔ ۱۲..... تریاق القلوب ص ۱۵۹۔ ۱۳..... تحفہ گولڈویہ ص ۳۹۔ ۱۴..... تریاق القلوب ص ۶۴۔ ۱۵..... تحفہ قیصریہ ص ۲۳۔ ۱۶..... دافع البلاء ص ۲۰۔ ۱۷..... دافع البلاء ص ۱۳۔ ۱۸..... دافع البلاء ص ۲۰۔ ۱۹..... حقیقت الوحی ص ۱۵۴۔ ۲۰..... آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴۔ ۲۱..... اربعین حاشیہ ص ۲۵۔ ۲۲..... نصرت الحق ص ۹۵۔ ۲۳..... اربعین نمبر ۲ ص ۲۹۔ ۲۴..... حقیقت الوحی ص ۸۶۔ ۲۵..... تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳۔ (بقیہ صفحہ ۳ پر)

مرزا قادیانی کے ان کفر آرمیز بلند بانگ دعاوی مختلفہ کی طویل فہرست پر سرسری نظر ڈال کر ہر عقلمند انسان اس امر کے اظہار پر مجبور ہوگا کہ آپ کا قلب ایمان سے اور دماغ عقل سے یکسر خالی تھا اور اس قابل بھی نہیں تھے کہ صحیح دماغ انسانوں کی صف میں کھڑے ہو سکیں۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ ”راست باز اور عقلمند کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا۔“ (ست پچن ص ۱۳۰، خزائن ج ۱۰ ص ۱۰۲) اور ”جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۱۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵) اس لئے مرزا یونہی بتاؤ کہ مرزا قادیانی بقول خود کون تھا؟۔

آپ ہی اپنے ذرا جو رستم کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اور ان دعاوی باطلہ کے ساتھ مرزا قادیانی کے اس فرمان کو پڑھئے کہ ”کیونکہ جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔“

(ازالہ کلاں ص ۱۹۸، خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی کے ان مذکورۃ الصدد دعاوی مختلفہ کی بنیاد معاذ اللہ خدائی القاء والہام پر ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم والہام کے مطابق رسالت و نبوت۔ حتیٰ کہ خدائی کا دعویٰ کیا۔ اس کو دیکھ کر ملت اسلامیہ کا ہر فرد اس امر کا یقین کرے گا کہ مرزا قادیانی (مع اپنی امت کے) مومن و مسلمان نہیں تھے اور جو کچھ آپ پر الہام ہوتا تھا وہ سب شیطان لعین کی کافر مائیاں تھیں۔ کیونکہ خدائے برتر اس قسم کی بکواس و متضاد خیالات سے منزہ اور وراوار ہے۔

۲۶..... حقیقت الوجی ص ۱۴۳۔ ۲۷..... حقیقت الوجی حاشیہ ص ۷۲۔
۲۸..... اربعین نمبر ۴ ص ۷۔ ۲۹..... ضمیمہ حقیقت الوجی الاستفتاء ص ۴۱۔ ۳۰..... نصرت الحق ص ۹۰۔ ۳۱..... نصرت الحق ص ۸۵۔ ۳۲..... نصرت الحق ص ۸۶۔ ۳۳..... نصرت الحق ص ۸۷۔ ۳۴..... نصرت الحق ص ۸۸۔ ۳۵..... نصرت الحق ص ۸۸۔ ۳۶..... نصرت الحق ص ۸۹۔ ۳۷..... نصرت الحق ص ۸۹۔ ۳۸..... درمبین ص ۸۵۔ ۳۹..... نصرت الحق ص ۹۰۔ ۴۰..... درمبین فارسی ص ۲۸۷۔ ۴۱..... درمبین فارسی ص ۲۸۷۔ ۴۲..... القول الفصل بحوالہ ازالہ الاوہام ص ۳۷۔ ۴۳..... حقیقت الوجی حاشیہ ۳۴۸۔ ۴۴..... حاشیہ اربعین نمبر ۳ ص ۲۵۔ ۴۵..... حاشیہ اربعین نمبر ۴ ص ۱۵۔ ۴۶..... حقیقت الوجی ص ۱۵۵۔ ۴۷..... ضرورت الامام ص ۲۴۔ ۴۸..... کرامات الصادقین ص ۵۴۔ ۴۹..... خطبہ الہامیہ ص ۲۳۔ ۵۰..... خطبات الہامیہ ص ۲۳۔

کفریات مرزا

ابنیت و شرک کا ایک بھیانک مظاہرہ

شریعت اسلامیہ کا ایک امتیازی مسلمہ مسئلہ ہے کہ باری تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں ایسا بے نظیر و بے مثل ہے کہ کوئی ہستی اس کی مماثلت و مشارکت کا وہم بھی نہیں کر سکتی اور وہ انسانی عقل و ادراک سے ورالور اور انسانی عیوب و ہر قسم کے نقائص سے مبرہ و منزہ ہے۔ چنانچہ اس مستحکم مسئلہ تو حید الہی پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کا حرف حرف بلکہ مسلمان کا بچہ بچہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہوا شاہد عدل ہے۔ اب جو الہام و کشف اور اقوال و افعال تو حید الہی اور قرآن و حدیث کے مسلمہ اصول کے خلاف ہوں گے۔ وہ شیطانی الہامات و کشف کہلائیں گے اور جس پر وہ شیطانی الہامات نازل ہوتے ہیں شریعت اسلامیہ میں اس کے ساتھ شیطان جیسا برتاؤ رکھا جائے گا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۱..... ”جو شخص ایسی بات کہے جس کی شرع میں کوئی اصل نہ ہو خواہ وہ شخص ملہم یا مجتہد ہی کیوں نہ ہو۔ سمجھ لینا چاہیے کہ شیطان اس سے کھیلتا ہے۔ (الی ان قال) جو الہام و کشف رسول اللہ ﷺ کے طریق کے برخلاف ہو وہ شیطانی القاء ہے۔“

(آئینہ کمالات ص ۲۱، خزائن ج ۵ ص ۵۵ ایضاً)

۲..... ”اور میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہو کر کوئی الہام صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔“

(تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۲۵، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۵)

اسی معیار پر مرزا قادیانی کے چند الہامات کی جانچ کی جاتی ہے۔ اگر شریعت اسلامیہ کے اصول پر صحیح اتر آئے تو فہم اور نہ وہ الہامات شیطانی ہیں۔ وہ شیطان مرزا قادیانی سے کھیل کر رہا ہے اور یہ دونوں نامور و مشہور ہستیاں مخلوق خدا کو گمراہ کرنے میں مساویانہ طور پر جدوجہد کر رہی ہیں۔ پس مسلمان دونوں کو اسلام سے خارج، کافر، ملعون ماننے پر مجبور و حق بجانب ہیں۔

مرزا قادیانی خدا کے بیٹے تھے

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ مجھ پر یہ الہام ہوا:

۱..... ”اسمع ولدی“ سن اے میرے بیٹے مرزا۔ (البشریٰ ج ۱ ص ۴۹)

.....۲ ”انت منى بمنزلة ولدى“ اے (مرزا) تو میرے بیٹے کے برابر

(حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

ہے۔

.....۳ ”انت فى بمنزلة اولادى“ (دفع البلاء ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۷)

”مسح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر

کر سکتے ہیں اور ایسا ہی یہ وہ مقام عالی شان ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاحب

مقام ہذا کے ظہور کو خدا تعالیٰ کا ظہور قرار دیا ہے اور اس کا آنا خدا تعالیٰ کا آنا ٹھہرایا ہے۔“

(توضیح المرام ص ۲۷، خزائن ج ۳ ص ۶۴)

کون نہیں جانتا کہ اسلام میں عقیدہ ابنیت و ولدیت کو نبی و بن سے اکھاڑ کر توحید الہی

کی بنیادیں خوب مستحکم و مضبوط کر دی گئی ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کی سورہ اخلاص و دیگر آیات

اور اسلام کا مشہور کلمہ لا الہ الا اللہ اس پر شاہد ہے۔ لیکن اس کے باوجود مرزا قادیانی ولدیت و ابنیت

کا اعلان کر رہے ہیں تو اسلامیہ شریعت میں مرزائیت کو وہی درجہ حاصل ہے جو عیسائیت کا ہے۔

یعنی ان دونوں کے پیرو اسلام میں داخل نہیں ہیں۔

کفریہ الہام

”انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون“

(حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸)

”اے مرزا جب تیرا اختیار یہ ہے کہ جب تو کسی کام کو ”ہوجا“ کہے تو ہوجاتا ہے۔“

(رسالہ ریویو نمبر ۳ ج ۳ ص ۱۳۰، باب۱۳۰، مارچ ۱۹۰۵ء)

”اے غلام احمد اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے اور وہ صرف کہہ دے

(اخبار بدر مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۵ء)

کہ ہوجا۔ وہ چیز ہوجاتی ہے۔“

قرآن کریم میں یہ صفت کن فیکونی صاف صاف ”انما امرہ اذا اراد شیئا

ان یقول له کن فیکون ۰ یسین ۸۲“ باری تعالیٰ اسی کے لئے خصوصیت سے بیان کی گئی

ہے۔ لیکن مرزا قادیانی اپنے حق میں اس کو چسپاں کرتے ہیں تو حسب اصول شریعت یہ الہام

شیطانی اور باطل ہے اور مرزا قادیانی اس الہام پر عقیدہ و اعتماد رکھنے کی وجہ سے اسلام سے خارج

ہیں اور جو لوگ باوجود اس کفر کے مرزا قادیانی کو مسلمان وغیرہ تصور کرتے ہیں ان کے لئے بھی

اسلام میں کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔

.....۴ ”انت منی وانا منك“ (دافع البلاء ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۷)

.....۵ ”انت معی وانا معک اعمل ماشئت فانی غفرت لك“

(البشری ج ۱ ص ۴۶)

.....۶ ”انت من مائنا وهم من فشل“

(اربعین نمبر ۳ ص ۳۳، خزائن ج ۷ ص ۴۲۳)

مندرجہ بالا ہر ایک الہام اسلام کے مایہ ناز مسئلہ وحدانیت کے سراسر مخالف اور کفر و شرک سے لبریز ہے۔ اس لئے اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ یہ الہامات شیطانی اور مرزا قادیانی (جو اس کے ملہم ہیں) شیطان لعین کے پیروکار ہیں۔ اسلام کے نہیں:

هر كه شك آرد كافر گرد

.....۷ ”واعطيت صفة الافناء والاحياء من الرب الفعال“ اور مجھ

کو فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص ۵۵، خزائن ج ۱۶ ص ۱۶۷ ایضاً)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زندہ کرنا اور مارنا خدائے تعالیٰ کی صفت خاص ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی ہوس رانی و کفر گوئی ملاحظہ فرمائیے کہ ”احیا و افناء کما لکانہ“ اختیار آپ کو حاصل ہے۔ یعنی دوسرے لفظوں میں مرزا قادیانی کا دعویٰ نمرود کے دعوے ”انا احی و امیت“ (البقرہ ۲۵۸) کے دوش بدوش ہے۔ اس لئے ہم تمام مسلمانوں کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی اور نمرود دونوں ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

مرزا قادیانی نے مے پی کر یہ یہ کیسی چال کی
مختب سے جا ملے رندوں کے مخبر بن گئے
.....۸ ”جس نے مجھ سے بیعت کی رب سے بیعت کی“

(دافع البلاء حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۶)

.....۹ ”اللہ تعالیٰ میری محفل میں حاضر ہوا“ (خزینۃ المعارف ج ۱ ص ۱۵۶)

.....۴ تو مجھ سے ہوا میں تجھ سے.....۵ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ تیرا

جو جی چاہے کر میں نے سب گناہ ترے بخش دئے۔.....۶ مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔

مرزا نیو! تم کو مبارک ہو کہ تمہارا گروہ پیر مرزا قادیانی کی بیعت خدا تعالیٰ کی بیعت ہے۔ جب ہی تو مرزا قادیانی کی بزم میں حاضر ہوا۔ ناظرین فرمائیے ایسے شخص کے متعلق کیا فیصلہ ہے:

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

۹..... الف..... ”خدا قادیان میں نازل ہوگا۔“ (البشریٰ ج ۱ ص ۵۶)

ب..... ”اب خود خدا نازل ہوگا اور ان لوگوں سے آپ لڑے گا جو سچائی سے آپ لڑتے ہیں۔“ (کشتی نوح ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۷۶)

ایک پر لطف الہام اور ملاحظہ فرمائیے کہ خداوند تعالیٰ مرزا قادیانی کے گھر میں جنم لے رہا ہے کہ: ”انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلیٰ كان اللہ نزل من السماء“

(حقیقت الوحی ص ۹۵، خزائن ج ۲۲ ص ۹۸)

یعنی ہم تجھے ایک ایسے بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جو سچائی ظاہر کرنے والا ہوگا۔ گویا خود خدا آسمان سے اترے گا۔ گویا معاذ اللہ خدا مرزا قادیانی کے گھر میں جنم لے کر انکا بیٹا بنا۔ حاشا وکلا! اگر ایسے لوگوں کے لئے بھی اسلام میں کوئی درجہ ہو سکتا ہے تو نہیں معلوم کفر کیا چیز ہے اور کافر کس کو کہتے ہیں اور وہ کون لوگ ہیں۔

۱۰..... ”اغفر وارحم من السماء ربنا عاج“

(براہین احمدیہ ص ۵۵۵، خزائن ج ۱ ص ۶۶۲ حاشیہ)

مرزا نیو! عاج کے معنی تمہارے گرو مرزا قادیانی کو معلوم نہیں ہوئے لیکن میں بتاتا ہوں کہ لغت میں اس کے معنی ہاتھی دانت استخوان فیل، گوبر (منتخب اللغات ص ۳۰۴) وغیرہ ہیں۔ لہذا اس الہام کی روشنی میں اپنے خدا کو ہاتھی دانت استخوان گوبر لید سمجھ سکتے ہو۔ جیسی گنجی دیوی ویسے اس کے اوت پجاری۔

مرزا قادیانی خود خدا تھے (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ عنقریب خدائی کا دعویٰ کروں گا اور میری امت اس کی تصدیق کرے گی۔ چنانچہ آپ خدا بن بیٹھے۔ لیکن افسوس ان کی امت نے اس دعویٰ خدائی کی تصدیق نہیں کی۔ مگر اہل اسلام کو فرعون و نمرود جیسا خدا تسلیم کرتے ہیں:

.....۱ ”رائتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی هو“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۲، خزائن ج ۵ ص ۵۵) میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔

.....۲ ”دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں۔ خدا کے مانند اور مثل۔“ (الربعین نمبر ۳ حاشیہ ص ۲۵، خزائن ج ۱ ص ۴۱۳) قرآن مجید بلند آواز سے کہہ رہا ہے۔ ”لیس کمثلہ شئی“ (اشوریٰ ۱۱) وہ بے مثل ہے۔ مگر چودہویں صدی کے مجدد کفر و بدعت مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ میں خدا کے مانند ہوں۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ نہایت قطع و یقین سے کہتے ہیں کہ میں خدا ہوں۔ مرزائی دنیا میں مرزا قادیانی کا دعویٰ خدائی کچھ اچھی نظروں سے نہیں دیکھا گیا۔ تو ان کے کاسہ لیسوں و عبودیت کیشوں نے اس دعویٰ کی اس طرح سے مرمت کی کہ یہ دعویٰ خواب کا ہے جیسا کہ عبارت مرزا قادیانی میں خود موجود ہے کہ میں نے خواب میں..... الخ! اس لئے اس دعوے کی نہ کچھ حقیقت ہے اور نہ اعتبار کے قابل۔ اگرچہ امت مرزائیہ نے مرزا قادیانی کو زبردستی مرتبہ ربوبیت والوہیت سے گرا کر بندوں اور انسانوں کے زمرے میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کے اس دعویٰ خدائی کی طنائیں کچھ ایسی نہیں تھیں جو ڈھیلی ہو جائیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ: ”نبی کی خواب ایک قسم کی وحی ہوتی ہے۔“

(ازالہ ص ۲۱۱، خزائن ج ۳ ص ۲۰۴)

.....۲ ”اور جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے وہ بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔“ (ازالہ ص ۱۹۸، خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

اور آپ کا مشہور الہام ”وما ینطق عن اللہوی ان ہوا الا وحی یوحی“ اے مرزا قادیانی تو اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ بلکہ وحی والہام کے موافق بولتا ہے۔

(الربعین نمبر ۳ ص ۳۶، خزائن ج ۱ ص ۴۲۶)

اور مرزا قادیانی (بقول خود) نبی و رسول اور ملہم ہیں اور امت مرزائیہ مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت اور الہام پر ایمان رکھتی ہے اور اسی کو سرمایہ نجات سمجھتی ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ الوہیت منامی و خیالی نہیں بلکہ حقیقی و قطعی ہے۔ حیرت اور افسوس ہے اس مرزائی خدا کے نافرمان و سرکش بندوں پر جو اس کی الوہیت کے کنگروں کے مسمار کرنے میں جدوجہد کر رہے ہیں۔ مگر ہم تمام مسلمان مرزا قادیانی کے اس دعویٰ خدائی کی قدر کرتے ہوئے یہ قطعی عقیدہ رکھتے

ہی کہ آپ کا یہ دعویٰ فرعون کے دعوائے ”انا ربکم الاعلیٰ“ النازعات ۲۲ کے دوش بدوش ہے اور یہ دونوں نامہ ہستیاں ایک ہی سلسلہ کی دو کڑیاں ہیں۔ مرزا یونسنتے ہو:

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گر چہ ڈھونڈو گے چراغ رخ مرزا لے کر
اور لطف یہ کہ اس قسم کے تمام تر شرکیہ و کفریہ اقوال کے متعلق مرزا قادیانی کا خیال یہ ہے کہ اس کی بنیاد وحی الہی والہام ازلی پر ہے کہ جس طرح قرآن کریم کا لفظ لفظ وحی الہی ہے اور ہر قسم کی غلطیوں و عیبوں سے پاک ہے اسی طرح ہمارے یہ الہامات ہیں کیونکہ حضور ﷺ کی طرح میں بھی ”وما یناطق عن الہوی“ کے ماتحت بولتا ہوں اور اپنی طرف سے کسی قسم کی کوئی دلیری نہیں کرتا۔

..... آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
ازخطا ہا ہمیں ست ایمانم

(نزل مسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

..... ۲ ”مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ خدا کی کتاب قرآن کریم اور دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن کریم کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا تعالیٰ کا کلام یقین کرتا ہوں۔“ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

..... ۳ ”مگر میں خدا تعالیٰ کی ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیوں کر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

ان خرافات و کفریات کو کلام الہی سمجھنا اور اس پر ایمان و اعتقاد رکھنا ہی مرزائیت کے فنا فی الکفر اور بددینی کی ایک نہ مٹنے والی علامت ہے۔ کیونکہ مرزائی دنیا میں خدا ایک ایسی ذات تسلیم کی گئی ہے کہ جس نے سابقہ وحیوں اور کلاموں میں اپنی وحدانیت اور الوہیت کو مدلل کر کے جزو ایمان و باعث نجات قرار دیا اور ان مذاہب و ادیان کو جنہوں نے توحید و الوہیت کے خلاف آواز بلند کی ان کو باطل پرست کفر نواز مشرک قرار دے کر اخروی نجات سے محروم کر دیا۔ لیکن اسی

خدا کی جدت نوازی و تجدد پسندی ملاحظہ فرمائیے کہ اپنی وحدانیت و بے نظیری پر پانی پھیر دیتا ہے اور مرزائیت کے آسمانی دولہا کو مسند الوہیت پر بٹھا کر اپنا شریک و سہم بنا لیتا ہے۔ (معاذ اللہ) ”ایس چہ بوالعجبی است“ جب مسلمان مرزا قادیانی کے اس قسم کے کفریات و خرافات پیش کر کے ان کو دائرہ اسلام سے باہر اور ان کی نبوت و رسالت و غیرہ کو خاکستر کر دیتے ہیں تو مرزائیت کے کاسہ لیسوں میں ایک عجیب قسم کی سرا سمگی و کھلبلی پڑ جاتی ہے اور ایک فریب و عذر لنگ، اسلام و نبوت مرزا کے متعلق یہ بیان کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے جس قدر الہامات و اقوال بظاہر شریعت اسلامیہ کے خلاف معلوم ہوتے ہیں۔ وہ سب حالات و جدو جذب کے ہیں۔ جیسا کہ اسلام میں بہت سے مقتدر بزرگان سلف مثل بایزید بسطامی، منصور، امام شبلی و غیرہم کے ایسے مشہور اقوال ہیں جن کو شریعت اسلامیہ سے کچھ لگاؤ نہیں بلکہ ظاہراً سراسر کفر و شرک ہیں۔ لیکن علمائے اسلام ان کے متعلق حالت سکر و جذب کا عذر پیش کر کے ان بزرگوں کو معذور سمجھتے ہیں جس سے ان کے اسلام و ایمان میں تو درکنار کرامت و بزرگی میں بھی فرق نہیں آتا ہے۔ اسی طرح سے مرزا قادیانی کے یہ اقوال و الہامات بھی مجذوبانہ حالت میں صادر ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کے اسلام و ایمان پر بھی کوئی ضرب نہیں پڑے گی۔

ناظرین! امت مرزائیہ کا یہ ایک چلتا ہوا فریب وہ منتر ہے جو سادہ لوح و ناواقف مسلمانوں کو قابو میں لانے کے لئے تراشا گیا ہے۔ ورنہ اس کی حقیقت نقش بر آب سے بھی بالاتر ہے۔ اول تو اس لئے کہ صوفیائے کرام نے اپنی وجدانی حالت میں جو کچھ فرمایا ہے۔ اس کی بنیاد وحی الہی و نبوت خداوندی پر نہیں رکھی یعنی انہوں نے نہ دعویٰ نبوت کیا اور نہ یہ کہا کہ یہ منجانب اللہ الہام و وحی الہی ہے۔ بخلاف مرزا قادیانی کے وہ مدعی نبوت تھے اور ان تمام تر اقوال و الہامات کو وحی الہی کہتے تھے اور نبی وہ ہے جو اپنے اقوال و جذبات پر قابو رکھتا ہے۔ اس پر جذب و سکر طاری نہیں ہوتا۔ اس لئے مرزا قادیانی کی حالت کو صوفیائے کرام کی حالت پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

ثانیاً صوفیائے کرام کے ایسے اقوال کو شرعی حیثیت سے کچھ وقعت نہیں دی گئی۔ بلکہ خود انہوں نے اپنی غیر وجدانی حالت میں شریعت کو ملحوظ رکھ کر اس سے نفرت کا اظہار کیا ہے اور نادامد ہو کر استغفار کیا ہے۔ اسی وجہ سے وہ اقوال صوفیا کی اصطلاح میں شطیحات کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ جن عقائد کے مدار کار ہیں۔ نہ اعمال کے اور نہ اس کے انکار کرنے والے کافر فاسق ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کو دیکھئے کہ اپنے ان اقوال کو الہام و وحی کی صورت میں پیش کر کے نہ صرف

اس کے منکر کو بلکہ متردد کو بھی کافر قرار دیتے ہیں۔ توبہ و استغفار تو درکنار بڑی بے باکی سے اسی پر ڈٹے ہوئے ہیں اور ان کے یار و فادار، شریک و سہیم تو ایسے بلند پایہ حقائق کی طرفہ روزگار تاویل میں فرما کر سر اہتے ہیں کہ اس سے توبہ بھلی۔

ثالثاً علمائے اسلام نے ایسے اقوال کی وجہ سے ان کو بھی کافر قرار دیا ہے اور جب تک وہ تائب نہیں ہو گئے ان کو سزائیں بھی دی گئیں۔

بہر حال چونکہ مرزا قادیانی مدعی نبوت و ملہم من اللہ ہے۔ اس لئے ان کے حالات والہامات کو صوفیائے کرام کے احوال و اقوال پر قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے اس لئے مرزا قادیانی اپنے ان کفریہ الہامات کی وجہ سے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے۔

حضور ﷺ کی مخنمہ نبوت پر ایک شرمناک حملہ

دعوائے نبوت

مسئلہ تو حید باری عز اسمہ کے ساتھ ساتھ اس امر کا قطعی اقرار کرنا ضروری و ناگزیر ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا آپ دنیا کے ایک آخری نبی ہیں جس کے بعد کسی قسم کا تشریحی و غیر تشریحی، ظلی و بروزی، جنگلی و کوہی کوئی نبی بھی نہیں آ سکتا ہے اور اس مسئلہ ختم نبوت کی تمام تر بنیاد قرآن کریم کی بے شمار آیات و احادیث کے بے پایاں ذخیرے پر ہے۔ جس میں صاف صاف اس امر کا ذکر موجود ہے کہ ختم نبوت، ایمان و اسلام کا ایک ایسا جزو ہے جس کے انکار سے ایمان و اسلام قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ ان آیات و احادیث کی روشنی و تابانی کی وجہ سے جن جن لوگوں نے اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالی شاہان اسلام نے ان کی نہ صرف اس مصنوعی نبوت کو بلکہ ان کی ذات کو موت کے گھاٹ اتار کر اسلامی فضا کو خس و خاشاک سے پاک و صاف کر دیا ہے اور خود مرزا قادیانی کا بھی مدعی نبوت کے متعلق یہی خیال ہے لکھتے ہیں کہ:

۱..... ”اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں۔“ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۰)

۲..... ”میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۵۵)

اس کے بعد مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت کے دعویٰ ملاحظہ فرمائیے:

.....۱ ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔“

(ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷، اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

.....۲ ”ہمارا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

.....۳ ”میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ

اسی نے مجھے بھیجا ہے اور میرا نام نبی رکھا۔“ (تمتہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

اس کے علاوہ تجلیات الہیہ ص ۲۰، خزائن ج ۲۰ ص ۴۱۲، اربعین نمبر ۴ ص ۱۹، خزائن

ج ۱۷ ص ۴۵۴ وغیرہ میں دعویٰ نبوت موجود ہے۔ مرزا قادیانی کے نبوت و رسالت کے ان دعاوی کو دیکھ کر ہر شخص یقین کر لے گا کہ ختم نبوت کے خلاف یہ دعویٰ کفر اور اس کا مدعی کافر و خارج از اسلام ہے۔ اس لئے از روئے اصول شریعت اور مرزا قادیانی بقول خود اس کفر یہ دعویٰ کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا قادیانی تشریحی نبوت اور شریعت جدیدہ کے مدعی تھے
مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ:

.....۱ ”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی اور نہی بھی اور شریعت کی ضروری احکام کی

تجدید بھی ہے۔“ (اربعین نمبر ۴ حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

.....۲ ”ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے

ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے وجہ سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔“ (اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

.....۳ ”اور مجھے بتلایا گیا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی

اس آیت کا مصداق ہے..... هو الذی ارسل رسوله ۰ بالهدی و دین الحق لیظہرہ
علی الدین کلہ“ (اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

.....۴ ”اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس

کے مثیل ہونے کی طرف یہ اشارہ ہے..... و مبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد“
(ازالہ ص ۶۷۳، خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

۵..... مرزا محمود قادیانی خلیفہ اس قول مرزا قادیانی کی شرع کرتے ہیں۔
 ”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس
 پیش گوئی ”و مبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد“ کا میں ہی ہوں۔“

(القول الفصل ص ۲۷)

۶..... ”اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہو سکتے
 ہیں نہ اور کوئی۔“

(انوار خلافت ص ۳۳)

اسلامی دنیا کا کوئی فرد اس سے بے خبر نہیں ہے کہ آیت ”هو الذی ارسل رسولہ
 بالہدی ۰ التوبہ ص ۳۳“ اور بشارت اسمہ احمد خاص حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی شان اقدس
 میں نازل ہوئی جو دنیا میں اسلام جیسا دین اور قرآن کریم جیسی کتاب لے کر مخلوق خدا کی ہدایت
 کے لئے مبعوث ہوئے اور تمام ادیان و مذاہب پر اسلام کو بلند کیا۔ لیکن مرزا قادیانی کی آنکھوں
 میں سردار دعوالمصلیٰ ﷺ کا وصف خاص کانٹوں کی طرح کھٹکا اور رشک و حسد و جاہ پرستی کی چنگاریوں
 نے مرزا قادیانی کے تمام جسم میں آگ لگا دی۔ تو آپ نے یہ کہہ کر کہ ”ان اوصاف خاصہ کا
 مصداق صرف میں ہی ہوں۔“ اپنی ان حاسدانہ چنگاریوں پر پانی کا کچھ چھینٹا ڈال دیا اور اپنی جاہ
 پرور اور ہوس راں زندگی کے لئے قدرے سامان مہیا کر لیا۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی کے
 یہ دعویٰ ان کے لئے دنیوی ذلتوں و اخروی عذابوں کے باعث بن گئے۔ اس لئے اس بے
 حقیقت و کفریہ دعوے سے حضور ﷺ کی رسالت و مقصد بعثت کو ناکام اور اس نے پیغمبر اعظم ﷺ
 سے برتر و بہتر ثابت کرنے کی سعی لا حاصل کی گئی ہے۔ پھر ایسے مدعی کو وہی شخص مومن و مسلم کہہ سکتا
 ہے جو خود بھی اسلام و ایمان کے دامن سے وابستہ نہ ہو اور مرزا قادیانی کے ان ادعائے باطل کی وجہ
 سے آپ کے ایک مرید ظہیر الدین اروپی مرزا قادیانی کو نبی مستقل و رسول حقیقی اور صاحب
 شریعت و صاحب کتاب مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ کی جگہ ”لا الہ الا اللہ احمد (مرزا قادیانی) جبری
 اللہ“ پڑھتے ہیں اور قادیانی مسجد اقصیٰ اور قادیان کو قبلہ عبادت جانتے ہیں۔ (مفہوم از رسالہ
 المبارک) اور مرزا محمود احمد قادیانی خلیفہ قادیان بھی (مع اپنی جماعت کے) مرزا قادیانی کو حقیقی
 نبی تسلیم کرتے ہیں کہتے ہیں کہ:

”پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب
 (مرزا قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں، بلکہ حقیقی نبی ہیں۔ حقیقت النبوت ص ۴۷، اخبار الفضل
 مورخہ ۲۹ جون ۱۹۱۵ء، کلمتہ الفصل ص ۱۰۵، عقائد محمودیہ ص ۱۴، النبوت فی القرآن حاشیہ ص ۴۷

وغیرہ میں امت مرزائیہ نے اپنے گرو مرشد مرزا قادیانی کو صاحب کتاب و تشریحی نبی تسلیم کیا ہے۔ جو قرآن و حدیث کے نصوص صریحہ اور اسلام کے صحیح اصول و عقائد کے سراسر خلاف ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی مع اپنی امت کے اسلام میں ہرگز داخل نہیں ہیں۔

قرآن کریم کی حرمت و حفاظت پر ناپاک حملہ

اگرچہ مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ باطلہ کی وجہ سے قرآن شریف کا انکار کر کے اس کی عزت و حرمت پر بہت کچھ حملہ کئے ہیں۔ مگر آپ کو اس پر بھی صبر نہ آیا تو صاف صاف یوں گویا ہوئے کہ:

الف..... ”میں قرآن کی غلطیاں نکالنے کے لئے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہو گئی ہیں۔“ (ازالہ اوہام ص ۰۸، خزائن ج ۳ ص ۴۸۲)

ب..... ”قرآن زمین سے اٹھ گیا تھا۔ میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں۔“ (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۲۷، خزائن ج ۳ ص ۴۹۳)

ج..... ”اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن کریم پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ ”انا انزلناہ قریباً من القادیان“ تو میں نے سن کر نہایت تعجب سے کہا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن کریم کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن کریم میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن کریم میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھلایا گیا تھا۔“ (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۷۷، خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

د..... ”قرآن کریم خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔“

(حقیقت الوحی ص ۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

حسب وعدہ الہی ”انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون . الحجر: ۹“ قرآن مجید جس طرح حضور ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ بعینہ اسی طرح بغیر کسی تغیر و تبدل کے اب تک محفوظ و مامون ہے اور قیامت تک بحفاظت باقی رہے گا اور ہر قسم کی غلطیوں و تحریفوں سے اپنے متکلم (اللہ تعالیٰ) کی طرح منزہ و مبرہ ہے اور رہے گا۔ حتیٰ کہ کسی مفسر کی تفسیری غلطیوں سے بھی اس

میں غلطی کا امکان محال ہے۔ وہ ایک ایسا خورشید درخشاں ہے جو گردوغبار سے دھندلا نہیں ہو سکتا۔ بایں ہمہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ میں اس کی غلطیاں درست کرنے کے لئے آیا ہوں۔ وہ زمین سے اٹھ گیا تھا۔ اس کو آسمان سے لایا ہوں۔ یا اس میں واقعی طور پر یہ تحریفی عبارت ”ان انزلناہ قریباً من القادیان“ تحریر ہے۔ سراسر کفر اور قرآن عظیم کی توہین و تحریف ہے۔ کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کے موجودہ قرآن مجید میں نہ تو قادیانی کا نام درج ہے اور نہ ”انا انزلناہ قریباً من القادیان“ ہے۔ اس لئے ہم تمام مسلمان اس راسخ عقیدہ کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ مرزا قادیانی کے الہامات کفر نواز اور شیطانی ہیں اور خود مرزا قادیانی پکے کافر اور نمبری جھوٹے تھے۔ کوئی قادیانی، محمودی، لاہوری، تیمپوری، اروپا، نی بخشی، معراجکی، گناچوری، کابلی، چنگانگوی ہے؟۔ جو مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا الہام کو واقعات و مشاہدات کی روشنی میں صحیح ثابت کر کے اپنی نمک حلائی کا ثبوت دے گا۔ اسی وجہ سے امت مرزا سنیہ کی نگاہوں میں قرآن کریم کا وقار و احترام نہیں باقی ہے۔ کیوں کہ مرزائیوں کے حکیم الامت حکیم نور الدین قادیانی خلیفہ اول قادیان کہتے ہیں کہ ناپاکی و جنابت کی حالت میں بھی قرآن کریم پڑھنا جائز ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

”جنبی بحالت جنب درود و استغفار“ بلکہ قرآن کریم بھی پڑھ سکتا ہے۔“

(مجموعہ نچ المصلیٰ، فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۳۱)

لطف یہ ہے کہ حکیم قادیانی اسی کتاب کے صفحہ مذکورہ میں لکھتے ہیں کہ جنابت کی حالت میں مسجد میں جانا جائز نہیں ہے گویا مرزائی شریعت میں قرآن عزیز کا مرتبہ و اعزاز مسجد سے کم اور گرا ہوا ہے۔ مرزائیت کے گرد حکیم نور الدین قادیانی و مہاگرو (مرزا قادیانی) نے قرآن مجید کے ساتھ جو شوخ چشمانہ طلب و توہین آمیز طریقہ روارکھا ہے اس کو منتقم حقیقی جل شانہ کی غیرت و حلم برداشت نہ کیا اور اس نے مرزا قادیانی (جو کلام اللہ کی غلطیاں نکالنے کے لئے آئے تھے) کے قوت حافظہ کو سلب کر کے نسیان و فراموشی کی بھول بھلیاں میں مبتلا کر دیا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی کو اقرار ہے کہ ”حافظ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔“ (ریویو ج ۲ نمبر ۴، ماہ اپریل ۱۹۰۳ء حاشیہ ص ۱۵۳) ”اور مجھے مراق ہے۔“

(ریویو ج ۲۵ نمبر ۸، اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

مرزائیو! کیا مراقی و نسیانی بھی نبی ہوتے ہیں؟۔ اگر ہوتے ہیں تو ایسا بھوکڑ نبی تمہیں مبارک۔ چنانچہ اس مراق و نسیان کا یا خدائی انتقام کا یہ اثر ہوا کہ مرزا قادیانی نے اپنی مصنفات کے اکثر و بیشتر جگہوں میں آیات قرآنی غلط لکھ کر اپنی نبوت و دعاوی باطلہ کو اپنے ہی ہاتھوں دفن کر دیا اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی کی وہ نمک خوار امت جو نبوت مرزا کے ثبوت میں زمین و آسمان کے

قلا بے ملانے اور جھوٹ کو سچ کرنے میں طاق و یکتا ہے۔ اس کو بھی آج تک ان آیات کی تصحیح کرنے کی توفیق اور اب تک یکے بعد دیگرے طباعت و اشاعت کے بعد بھی وہ غلطیاں موجود ہیں۔ چونکہ گرو اور چیلادونوں کی نگاہوں میں قرآن کریم کی عظمت و حرمت باقی نہیں ہے۔ اس لئے ان کی صحت و حفاظت کی خدمت قدرتی طور پر چھین لی گئی۔ عبرت! عبرت!! سچ ہے کہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ اب کتب مرزا قادیانی سے وہ آیات قرآنی لکھتا ہوں جو قادیانی نے غلط لکھیں اور آج تک لکھی ہوئی ہیں۔ ناظرین ملاحظہ فرما کر مرزائی نبوت کی داد دیں گے۔

الفاظ مرزا قادیانی

۱..... ”وان کنتم فی ریب مما نزلنا عبدنا فاتوا بسورة من مثله وان لم تفعلوا ولن تفعلوا“ (سرمد چشم آریہ حاشیہ ص ۱۲ طبع قادیان دسمبر ۱۹۲۳ء، براہین احمدیہ ص ۳۹۵، ۵۲۶ طبع لاہور، نور الحق ج ۱ ص ۱۰۹ طبع لاہور ۱۳۱۱ھ)

آیت قرآنی

”وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهدائکم من دون اللہ ان کنتم صادقیں فان لم تفعلوا ولن تفعلوا“

بقرہ ۲۳

الفاظ مرزا قادیانی

۲..... ”قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا“ (سرمد چشم آریہ ص ۱۱ طبع قادیان دسمبر ۱۹۹۳ء، نور الحق ج ۱ ص ۱۰۹ طبع لاہور ۱۳۱۱ھ)

آیت قرآنی

”قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یأتوا۔ الاسراء ۸۸“

الفاظ مرزا قادیانی

۳..... ”انزل ذکر اورسولا“ (ایام الصلح ص ۸۲ طبع قادیان اگست ۱۸۹۸ء)

آیت قرآنی

”قد انزل اللہ الیکم ذکر اورسولا یتلو علیکم آیات اللہ۔ طلاق ۱۱“

الفاظ مرزا قادیانی

.....۴ ”امنت بالذی امنت به بنو اسرائیل“

(اربعین ص ۴۵ نمبر ۳ سراج منیر حاشیہ ص ۲۹ طبع قادیان مئی ۱۸۹۷ء)

آیت قرآنی

”امنت انه لا الا الا الذی امنت به بنو اسرائیل . یونس . ۹۰“

الفاظ مرزا قادیانی

.....۵ ”یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام“

(حقیقت الوحی ص ۱۵۴ طبع قادیان دسمبر ۱۹۳۴ء)

آیت قرآنی

”هل ینظرون الا ان یأتیهم اللہ فی ظلل من الغمام . بقرہ . ۲۱۰“

الفاظ مرزا قادیانی

.....۶ ”جادلهم بالحکمة والموعظة الحسنة“

(نور الحق ج ۱ ص ۲۶ طبع لاہور ۱۳۱۱ھ، تبلیغ رسالت ص ۱۹۲، ۱۹۵ ج ۳)

آیت قرآنی

”ادع الی سبیل ربک بالحکمة ولموعظة الحسنة وجادلهم بالتی

ہی احسن . النحل . ۱۲۵“

اس کے علاوہ تحفہ گوڑویہ ص ۱۸۵، ایام الصلح ص ۱۶۱، ازالہ حصہ دوم ص ۲۷۵ طبع قادیان ستمبر ۱۹۲۹ء میں آیات قرآنیہ غلط لکھی ہیں۔ ایسے غلط گو و غلط کار انسان کے عجیب و غریب دعاوی پر وہی شخص کان دھر سکتا ہے جو خود گمراہیوں کی گتھیوں میں الجھا ہوا ہو۔ اللہ اکبر! اس غلط کاری و غلط گوئی کے باوجود دعائے نبوت و رسالت۔

اللہ رے ایسے حسن پہ نہ بے نیازیاں

بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

ملائکہ کے وجود سے انکار

اسلامی دنیا کا ہر فرد اس سے واقف ہے کہ شریعت اسلامیہ فرشتوں کے وجود کو نہ صرف تسلیم کرتی ہے بلکہ جزو ایمان قرار دیتی ہے اور قرآن کریم میں ان کے وجود کے ساتھ نزول و صعود

اترنے و چڑھنے و کارہائے دنیا کے انتظامی امور کی سپردگی کو صاف لفظوں میں بیان کیا بلکہ اس سے بڑھ کر مزید شرف ملائکہ کو یہ عطاء کیا گیا کہ ان کی دشمنی و عداوت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی دشمنی و عداوت بتائی ہے۔ ذیل کے حوالوں سے ملائکہ کے وجود نزول و تقرب کا اندازہ کیجئے:

.....۱ ”قل من كان عدو الجبريل فانه نزله على قلبك باذن

اللہ . البقرہ ۹۷“

.....۲ ”من كان عدو لله وملئكته ورسله وجبريل وميکال فان

اللہ عدو للکافرين . البقرہ ۹۸“

.....۳ ”ولما جاءت رسلنا لوطا . هود ۷۷“

.....۴ ”اذتقول للمومنين ان يمدکم بثلاثة الاف من

الملئكة منزليين . آل عمران ۱۲۴“

ان آیات قرآنیہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کے اقوال ملاحظہ فرمائیے جس میں ملائکہ کو ستاروں کی ارواح مانتے ہیں اور ان کے وجود نزول سے منکر ہو کر اپنے لئے کفر کی قبر کھودی ہے:

.....۱ ”جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی و روشنی زمین پر

پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح روحانیت سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے ان کو نامزد کریں یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائکہ اللہ کا ان کو لقب دیں۔“

.....۲ ”ملائکہ اپنے وجود کے ساتھ کبھی زمین پر نہیں اترتے۔“

(توضیح المرام ص ۳۲، خزائن ج ۳ ص ۶۷)

.....۳ ”ملک الموت زمین پر نہیں اترتا۔“

(توضیح المرام ص ۳۰، خزائن ج ۳ ص ۶۶، ۶۷)

.....۴ ”وہ نفوس نورانیہ ملائکہ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا ہی حکم رکھتے

ہیں اور ان سے ایک لحظہ کے لئے بھی جدا نہیں ہو سکتے۔“ (توضیح المرام ص ۳۸، خزائن ج ۳ ص ۷۰)

.....۵ ”ان (ملائکہ) کو نفوس کواکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں۔“

(توضیح المرام ص ۴۰، خزائن ج ۳ ص ۷۱)

..... ۶ ”بلاشبہ ان نفوس نورانیہ (ملائکتہ اللہ) کا اس میں بھی دخل ہے۔ اسی دخل کی رو سے شریعت غرّانے استعارہ کے طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں میں ملائکہ کا واسطہ ہونا ایک ضروری امر ہے۔“ (توضیح المرام ص ۴۱، خزائن ج ۳ ص ۷۲)

..... ۷ ”جبرائیل کو بھی جو سانس کی ہو یا آنکھ کے نور کی طرح خدا سے نسبت رکھتا ہے۔“ (توضیح المرام ص ۷۹، خزائن ج ۳ ص ۹۲)

ہر مسلمان مرزا قادیانی کے ان ہفتوات کو دیکھ کر اس امر کا اقرار کرے گا کہ مرزا قادیانی اور ان کی ذریت کو اسلام سے ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تعلق نہیں اور نہ ایمان کی روشنی ان کے دماغوں اور دلوں میں موجود ہے۔

حضور ﷺ کی ہمسری بلکہ برتری کا دعویٰ

مرزا قادیانی کے مذکورۃ الصدر عجیب و غریب دعاوی نبوت رسالت و شریعت جدیدہ ہی میں اس امر کی کافی روشنی موجود ہے کہ آپ معاذ اللہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کے نہ صرف ہم مرتبہ ہیں بلکہ برتر و بہتر بھی ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نے اپنے اس کفریہ و گستاخانہ دعوے کو مجمل نہ رکھا بلکہ مفصل صاف صاف بیان کیا کہ وہ خصائص و فضائل جس کو قرآن کریم نے صرف ذات اقدس ﷺ کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ ان سب میں مرزا قادیانی انفرادی یا مشترکہ حیثیت سے حصہ دار ہیں۔ یعنی بعض محاسن و فضائل تو ایسے ہی کہ اگرچہ اصل میں وہ محاسن صرف آنحضرت ﷺ کے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی بغیر شرکت غیرے انفرادی حیثیت سے اس پر قابض ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ اس میں مرزا قادیانی بھی شریک ہیں۔

مثلاً بشارت اسمہ احمد اور آیت ”هو الذی ارسل رسولہ بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“ (التوبہ ۳۳) کا صحیح مصداق آنحضرت ﷺ ہیں۔ مگر مرزا قادیانی زبردستی اس وصف کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اس کے مصداق و موصوف نہیں تھے۔ جیسا گذشتہ صفحہ میں بیان ہوا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتائی ہے۔“ (تحفہ گلرودی ص ۴۰، خزائن ج ۱ ص ۱۵۳)

اور اپنے معجزات و نشانات کی تعداد تین لاکھ۔ (حقیقت الوحی ص ۶۷، خزائن ج ۲ ص ۷۰، تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲ ص ۵۰۳) اور دس لاکھ (براہین احمدیہ ج ۵ ص ۵۶، خزائن ج ۲ ص ۷۲) اور ساٹھ لاکھ..... بلکہ اتنے زیادہ جو دنیا کے کسی بادشاہ کی فوج اس کے برابر نہیں ہو سکتی۔ (اعجاز

احمدی ص ۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۷، ۱۰۸) معلوم ہوا کہ آپ کا مرتبہ (معاذ اللہ) آنحضرت ﷺ سے کئی گنا بلند ہے اور جناب رسول ﷺ کے لئے بطور نشان صرف چاند گہن ہوا اور میرے لئے چاند و سورج گہن دونوں ہوئے۔

لہ نحف القمر المنیر وان لی
غسا القمران المشرقان اتنکر

(اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ ”اب خدا تعالیٰ نے میری وحی میری تعلیم اور میری بیعت کو..... مدار نجات ٹھہرایا ہے۔“ (اربعین نمبر ۲ ص ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ اب آنحضرت رسول خدا ﷺ کی تابعداری و فرمانبرداری باعث نجات نہیں اور نہ مرزا قادیانی کے مقابلہ میں حضور پر نور علیہ السلام کی اتباع کی ضرورت ہے۔ اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

”انسانی مالم یؤت احدا من العالمین“

(حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

خدا نے مجھے (مرزا قادیانی کو) وہ چیز دی ہے جو جہاں کے لوگوں میں کسی کو نہیں دی۔
”لولاک لما خلقت الافلاک“ اے مرزا اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان نہ پیدا کرتا۔

(حقیقت الوحی ص ۹۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲)

ناظرین انصاف سے فرمائیں کہ مرزا قادیانی ان ہفتوات کے باوجود بھی اس قابل ہیں کہ واجب القتل کافر قرار نہ دئے جائیں؟ تو بتائیے کہ شریعت اسلامیہ میں وجود کفر کیا ہیں اور کافر کون ہے؟ اس کے بعد وہ محامد و محاسن جو حضور ﷺ کے قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں بھی اس میں شریک ہوں یا وہ میرے ہی لئے مخصوص ہے۔

..... ”ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ۰ ید اللہ فوق

ایدیہم قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد“

(دفع البلاء حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۶، ۲۲۷)

..... ۲ ”وما ارسلنک الا رحمة للعلمین“

(حقیقت الوحی ص ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۸۵)

.....۳ ”سبحان الذی اسرى بعبده لیلاً..... الخ!

(ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص ۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

.....۴ ”وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی“

(الربعین ص ۳۶ نمبر ۲، خزائن ج ۷ ص ۳۸۵)

.....۵ ”ماکان اللہ لیعذبهم وانت فیهم“

(دافع البلاء ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۶)

.....۶ ”انا فتحنا لك فتحا مبیناً لیغفر لك اللہ ما تقدم من ذنبك

(ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۱)

وماتا اخر“

.....۷ ”وما رمیت اذ رمیت ولكن اللہ رمی“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۵)

.....۸ ”دنی فتدلی فكان قاب قوسین او ادنی“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

.....۹ ”قل ان كنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببكم اللہ“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۸)

.....۱۰ ”اثرک اللہ علی کل شئی“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۳، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۹)

.....۱۱ ”انا اعطیناک الکوثر“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)

.....۱۲ ”اراد اللہ ان یبعثک مقاماً محموداً“

(استفتاء ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)

.....۱۳ ”لعلک باخع نفسك الا یكونوا مومنین“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۰، خزائن ج ۲۲ ص ۸۳)

.....۱۴ ”اتل ما اوحي الیک من ربک“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۴، خزائن ج ۲۲ ص ۷۸)

.....۱۵ ”انک باعیننا“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۵، خزائن ج ۲۲ ص ۷۸)

.....۱۶ ”ولنجعله آیه للناس ورحمة منا“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۳، خزائن ج ۲۲ ص ۸۶)

- ۱۷..... ”زوجنکھا“ (الربعین نمبر ۲ ص ۳۴، خزائن ج ۱ ص ۳۸۳)
- ۱۸..... ”الحق من ربك فلا تكونن من الممترین“ (ازالہ ص ۳۹۸، خزائن ج ۳ ص ۳۰۶)
- ۱۹..... ”والله يعصمك من الناس“ (براہین احمدیہ ص ۲۲۶، خزائن ج ۱ ص ۲۵۰)
- ۲۰..... ”انا ارسلنا اليكم رسولا شاهدا عليكم كما ارسلنا الى فرعون رسولا“ (حقیقت الوحی ص ۱۰۱، خزائن ج ۲ ص ۱۰۵)
- ۲۱..... ”یس انك لمن المرسلین علی صراط مستقیم“ (حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲ ص ۱۱۰)
- ۲۲..... ”انی جاعلك للناس اماما“ (انجام آتھم ص ۷۹، خزائن ج ۱ ص ۱۱۷)
- در اصل یہ تمام تر آیات قرآنیہ جناب رسول خدا ﷺ کی شان اقدس میں نازل ہوئی تھیں۔ لیکن مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان آیات کا مصداق میں ہوں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ مرزا قادیانی بقول خود حضرت افضل الانبیاء ﷺ سے افضل و بہتر ہیں اور غالباً اسی وجہ سے خلیفہ قادیان اپنے ابا مرزا قادیانی کو افضل المرسلین مانتے ہیں اور قادیانی گزٹ اخبار الفضل ج ۱۵ نمبر ۹۶، ۹۷ ص ۱۵ کالم ۳، ۱۳، ۱۴ جون ۱۹۲۸ء جو امت مرزائیہ کا واحد ترجمان ہے۔ لکھتا ہے کہ: ”انبیائے عظام حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خادموں میں پیدا ہوں گے۔“ ایسا شخص جو سید الانبیاء افضل الرسل ﷺ کی ذات اقدس پر ایسے ناپاک حملے کر کے نبوت و شان رسالت کے بجھانے و مٹانے میں سعی لا حاصل کر رہا ہو وہ شریعت اسلامیہ کے نزدیک کافر بلکہ ڈبل کافر اور واجب القتل ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی اور ان کی امت اس فعل شنیع کی بدولت کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔
- مسلمانو! اگر کوئی ہندو حضور ﷺ کی عزت و آبرو پر کوئی ناپاک حملہ کرتا ہے تو تم ضبط و تحمل کی چادر کو ریزہ ریزہ کر دیتے ہو اور اس کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہو۔ لیکن اسی آسمان کے نیچے مرزائیت و قادیانیت کے ہاتھوں افضل الرسل ﷺ کی توہین و تضحیک ہو رہی ہے مگر آپ کی غیرت و حمیت میں اس قدر بھی حرارت پیدا نہیں ہوتی کہ آپ ان قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے خدا کی اس وسیع زمین کو ان پر تنگ کر دو اور بتا دو کہ دنیا میں رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے والوں کی کم سے کم یہ سزا ہے۔

تو ہیں انبیاء کا ایک شرمناک مظاہرہ

مرزا قادیانی (معاذ اللہ) تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل تھے لکھتے ہیں۔

..... ”بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ ایسا استثنا ہمارے نبی ﷺ کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔“ (تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۳۶، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۴)

.....۲ آدم نیز احمد مختار
در برم جامنہ ہمہ ابرار
آنچہ دادست ہر نبی راجام
داد آں جام را مرا تمام

(نزول المسح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷، درنشین فارسی ص ۲۸۷)

.....۳ ”پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے افضل ہوگا۔“ (چشمہ مسیحی ص ۶۶، خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۱)

.....۴ ”تکدر ماء السابقین و عینا . الیٰ اخر الایام لا تتکدر“

(اعجاز احمدی ص ۵۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷۰)

گذشتہ انبیاء کے سرچشمے گندے ہو گئے اور ہمارا (مرزا قادیانی کا) چشمہ قیامت تک گندلا نہیں ہوگا۔

.....۵ ”ان قدمی هذه علیٰ منارة ختم علیها کل رفعة“

(خطبہ البہامیہ ص ۷۰، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

یہ میرا قدم ایک ایسے منارے پر ہے کہ اس پر ہر ایک بلندی ختم ہو گئی ہے۔

.....۶ ”اور خدائے تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر

نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتے۔“

(تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

۱۔ یہ استثنا صرف دکھلانے کے لئے ہے۔ ورنہ اس کی حقیقت گذشتہ صفحہ میں ظاہر ہو

چکی ہے۔ ۱۲!

مرزا قادیانی نے ان تمام حوالہ جات میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے مقدس گروہ کی توہین و تنقیص کرتے ہوئے اپنے لئے ان سے افضلیت و برتری ثابت کی ہے۔ اس لئے شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مرزا قادیانی اس قابل نہیں رہے کہ اسلام کی نسبت ان کی جانب کی جاسکے۔ کیونکہ مرزا قادیانی بھی فرماتے ہیں کہ ”توہین انبیاء کفر ہے۔“

(انوار الاسلام ص ۳۴، خزائن ج ۹ ص ۳۵)

”سنو میرے نزدیک وہ بڑا ہی خبیث ملعون اور بد ذات ہے جو خدا کے برگزیدہ و مقدس لوگوں کو گالیاں دے۔“

(البلاغ المبین ص ۱۹، تقریر مرزا مرتبہ اکل قادیانی و مثلہ ملفوظات ج ۱ ص ۴۱۹)

اب اگر ہم مرزا قادیانی کے فرمودہ الفاظ سے آپ کو توہین انبیاء کے باعث یاد کرتے ہیں تو حق بجانب ہے اور مرزائیت کا آگ بگولا ہونا ناحق و بے جا ہے۔
ایک نیا انکشاف

اخبار الفضل ج ۱۴ نمبر ۴۳/۵۲ ص ۱۲، ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء، ۴ جنوری ۱۹۲۷ء میں مرزا قادیانی کی شان میں ایک قصیدہ مدحیہ شائع ہوا ہے۔ جس کے دو شعر اس طرح ہیں۔

اس (مرزا) کی نگاہ جانفراء اس کا نفس حیات زا
اس کا کلام بے بہا اس کی دعا فلک رسا
ختم نگین اولیا ظل مہین انبیاء
ساری ادائیں دلربا نور خدا خدا نما

اس شعر میں مرزا قادیانی کے اوصاف میں سے ایک وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ ظل مہین انبیاء ہیں یعنی انبیاء علیہ السلام کی توہین کرنے والے جتنے لوگ فرعون، ہامان، نمرود، شداد، ابوجہل، ابولہب، وغیرہ گذرے ہیں مرزا قادیانی ان کے ظل و عکس ہیں۔ گویا امت مرزائیہ کا مرزا قادیانی کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔

غضب کے فتنہ زا ہو اور عدو اولیاء تم ہو
مہین انبیاء ہو اور معین اشقیاء تم ہو

اس پر ہم مسلمانوں کا بھی صاد ہے جیسا کہ گذشتہ اوراق سے ظاہر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزائے قادیانی کی بدگوئی

حقائق و مشاہدات کی سچی روشنی میں یہ حقیقت مسلم اور ناقابل انکار ہو چکی کہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام ایک الوالعزم ذی اقتدار محترم نبی و رسول اللہ گزرے ہیں اور قرآن کریم کی آیات و احادیث نبوی نے آپ کی سچی نبوت و رسالت تقدس و تقرب پر ناقابل رد شہادت دی ہے۔ جس سے ہر مسلمان نہ صرف واقف بلکہ آپ کی محبت و عزت میں سرشار ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی ناوک زبان سے جہاں باری عزاسمہ کا وجود، افضل الانبیاء ﷺ، انبیاء علیہم السلام، قرآن کریم وغیرہ زخمی ہوئے وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود مقدس بھی محفوظ نہ رہ سکا کہ آپ کے دامن تقدس پر ایسی ناپاک گالیاں و بدترین گندگیاں اپنے منہ سے اچھالی ہیں کہ جس کے اظہار سے بدن پر روٹنگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور حلیم سے حلیم شخص بھی دامن صبر و تحمل کے چاک کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اگرچہ مرزا نبیت کے نمک خواروں و کاسہ لیسوں نے اپنے آقا (مرزا قادیانی) کی ان فحش کاریوں اور گندگیوں پر پردہ ڈالنے کی عجیب و غریب ناکام کوششیں کیں۔ مگر اس پر بھی عذر گناہ بدتر از گناہ کا ہی مصداق رہا۔ منجملہ ازاں ایک عذر لنگ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کے ان تمام الزامات و اتہامات اس شخص کے متعلق ہیں جس کو عیسائی خدا کہتے ہیں اور یسوع کے نام سے پکارتے ہیں۔ لیکن قادیانیت کے ان غلاموں یا عقلمندوں سے کوئی پوچھے کہ کیا اس اختلاف حیثیت و تبدیل سے کسی شخص کی ذات بدل جاتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام وہی ایک شخص ہیں جن کو مسلمان الوالعزم پیغمبر اور عیسائی (بخیاں فاسد) خدا اور یسوع کہتے ہیں۔ بہر حال اگر مرزا قادیانی نے عیسائیت کی آڑ میں ان فحش کاریوں کا ارتکاب کیا ہے تو اس سے مرزا قادیانی کی پیشانی سے یہ سیاہ داغ دور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بہر صورت یہ مرزائی گالیاں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہی کے لئے ہوں گی۔ خواہ وہ کسی دروازہ سے آئیں۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش

من انداز قدت رامے شناسم

علاوہ ازیں خود مرزا قادیانی نے (توضیح المرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲، تحفہ قیصریہ از ص ۲۰ تا ۲۵، خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۲ تا ۲۷۷، ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۲ ص ۱۸۷، حاشیہ، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۸، کشتی نوح ص ۶۱، خزائن ج ۱۹ ص ۶۶) میں یسوع مسیح سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مراد لیا ہے لیکن میں مرزا نبیت کی دہان دوزی اور عذرات بادرہ کی بربادی کے لئے اس جگہ مرزا قادیانی کی صرف وہ عبارتیں نقل کرتا ہوں جس میں مرزا قادیانی نے صاف صاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام و مسیح علیہ السلام و عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نام لے کر صد ہا گھناونی گالیاں دی ہیں اور اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرما کر اخلاق مرزا قادیانی کی داد دیں۔

.....۱ ”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔“ (کشتی نوح حاشیہ ص ۶۵، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

.....۲ ”افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔“ (اعجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۵)

.....۳ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بد دعا کی اور دوسروں کو کرنا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بد زبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا۔“ (چشمہ مستحی ص ۱۰، خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶)

.....۴ ”ہائے کس کے سامنے یہ ماتم کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر دے۔“

(اعجاز احمدی ص ۱۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

.....۵ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شخص نے جو ان کا مرید بھی تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے۔“ (اخبار بدر ۴ مئی ۱۹۰۸ء)

.....۶ ”کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے۔ بیخرا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کائی عملی نمونہ نہ دے سکے۔“

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸)

.....۷ ”مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔“ (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳)

اس کے علاوہ ازالہ ص ۲۹۹ تا ۳۲۰، خزائن ج ۳ ص ۲۵۲ تا ۲۶۳، حقیقت الوحی ص ۱۴۸ تا ۱۵۰، دافع البلاء ص ۱۳، ۲۰، ۲۱، حاشیہ، ضمیمہ انجام آتھم ص ۴ تا ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ تا ۲۹۳ میں مرزا قادیانی نے اپنے سڑے ہوئے سنڈاس سے بہت سی گندگیاں نکال کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مقدس ذات و مطہر ناموس پر پھینکنے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ اپنے اسلام و انسانیت کو عالم آشکارا کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے الوالعزم پیغمبر جن کو قرآن کریم میں روح اللہ، کلمتہ اللہ، رسول اللہ، ”وجعلنی مبارکاً، مریم ۳۱، وجیہا فی الدنیا والآخرۃ، آل عمران ۴۵“ کے الفاظ سے سراہا گیا ہے۔ ان کی شان و ناموس پر جس بدتہذیبی سے ناپاک و شرمناک حملہ کیا گیا ہے اس سے مرزائیت کا اسلام و ایمان خود بخود درگور ابطال دفن ہو گیا۔ اب اسلام مرزائیت کسی دوسرے ضرب و زد کا شرمندہ احسان نہیں رہا البتہ اس مقولہ مرزا کا اور اضافہ کر لیجئے کہ ”توہین انبیاء کفر ہے۔“ (انوار الاسلام ص ۳۴، خزائن ج ۹ ص ۳۵) تاکہ بوقت ضرورت سند رہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار

دنیاۓ اسلام کا ہر ہر فرد اس امر سے واقف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسب دستور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ زندہ کرنے اور کوڑھیوں کے اچھا کرنے اور اندھوں کو بینا کرنے کا ایک عظیم الشان معجزہ عنایت فرمایا تھا۔ چنانچہ اس کا تذکرہ قرآن مجید کی سورہ مائدہ و آل عمران میں صاف صاف موجود ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے جس تمسخر و استہزاء سے معجزات بلکہ قرآنی آیات کا انکار کیا ہے۔ اس سے بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ آنجہانی علیہ ما علیہ کے دل میں اسلام و ایمان کی بالکل روشنی نہیں تھی اور بددینی و بے ایمانی سے تیرہ و تار تھا۔ ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں:

.....۱ ”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا..... اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔“

(حاشیہ ضمیمہ انجام آقہم ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

.....۲ ”یہ اعتقاد (معجزے کا) بالکل غلط اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ بلکہ صرف عمل الترب تھا۔ جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا ہو۔ جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔ جیسے سامری کا گوسالہ۔“

(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۲۲، خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

.....۳ ”اگر یہ عاجز اس عمل (مسمریزم) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعبوہ نمائیوں میں حضرت مسیح بن مریم سے کم نہ رہتا۔“

(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۲۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

.....۴ ”یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔“ (ازالۃ الالہام حاشیہ ص ۳۰۷، خزائن ج ۳ ص ۲۵۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی توہین و تذلیل بلکہ آیات قرآنی کا انکار اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس لئے تمام مسلمان اور حق پسند حضرات انصاف و غیرت ایمانی کو سامنے رکھ کر فرمائیں کہ کیا ایسے فرقہ ضالہ و مضلہ کہ جس نے آیات قرآنی و معجزات انبیاء علیہم السلام کے پامال کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اس کے لئے بھی اسلام کا دروازہ کھل سکتا ہے؟۔ نہیں تو پھر کیوں مرزائیت کے کفر میں شک کیا جاتا ہے۔

حضرت مریم صدیقہ و مطہرہ کی عصمت و طہارت پر ناپاک اتہامات

حضرت مریم کی پاک دامنی و عفت مآبی و طہارت شعاری، پرہیزگاری و زاهدانہ و عابدانہ زندگی پر قرآن کریم نے شہادت دی اور آپ کو سیدۃ النساء کا معزز لقب عنایت فرمایا ذیل کی آیات تلاوت فرمائیے:

.....۱ ”واذ قالت الملائكة يمریم ان الله اصطفك وطهرك واصطفك على نساء العالمین . آل عمران ۴۲“

.....۲ ”اذ قالت الملائكة يمریم ان الله يبشرك بكلمة . منه اسمہ . المسيح عیسیٰ بن مریم . آل عمران ۴۵“

.....۳ ”والتي احصنت فرجها فننفخنا فيها من روحنا . الانبياء ۹۱“

.....۴ ”مریم ابنت عمران التي احصنت فرجها فننفخنا فيه من روحنا وصدقت بكلمت ربها وكتبه وكانت من القانتین . تحریم ۱۲“

ان آیات میں حضرت مریم صدیقہ کی عصمت و طہارت و فضیلت اور بزرگی بیان کی گئی ہے اور اس وجہ سے ان لوگوں کا دل جو مومن بالقرآن ہیں۔ حضرت مریم کے محاسن و مناقب سے معمور ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نے جس بے باکی و گستاخی سے مریم صدیقہ کے دامن عصمت کو

۱ اور لطف یہ کہ خود مرزا قادیانی ایک دوسری جگہ ان پرندوں کی پرواز کو قرآن کریم سے ثابت مانتے ہیں فرماتے ہیں کہ ”حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزے کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی ہی تھی۔“ فرمائیے ایسے متضاد و مختلف اقوال کے قائل بھی نبی ہو سکتے ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸، خزائن ج ۵ ص ۵۵)

داغدار بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس کو دیکھ کر ایک مسلمان لرزہ بر اندام ہو جاتا ہے اور مرزائیت کے ایمان کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھری ہوئی نظر آتی ہیں۔

.....۱ ”افغان یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا۔ مثلاً صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ اختلاط کرنا اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی سچی شہادت ہے۔“ (ایام اصلاح ص ۶۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۳، ص ۳۰۰)

.....۲ ”میں تو اس کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گولوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم تورات عین حمل میں کیوں کر کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بی بی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آئے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔“

(کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

.....۳ ”چونکہ حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔“ (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

.....۴ ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہن بھائی تھے۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“

(کشتی نوح ص ۱۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی نے جس دریدہ ذہنی واہتمام طرازی سے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی عصمت و ناموس پر حملہ کیا ہے اس سے مرزا قادیانی کی ایمانی کیفیت خود بخود روشن ہو رہی ہے اور مرزائیت کے کفر و ارتداد میں یہ شہادت کافی سے زیادہ ہے۔

حضرت امام حسینؑ کی شان اقدس میں

مرزا قادیانی کی گستاخیاں

حضرت امام حسینؑ کی جلالت قدر و عظمت و مرتبت اس قدر اظہر من الشمس ہے کہ نہ محتاج دلیل ہے اور نہ کسی مسلمان کا دل آپ کی محبت و رفعت سے ویران ہے۔ مگر یہ معلوم ہے کہ

مرزا قادیانی کے تیرو سناں سے کسی مقدس گروہ و مقدس ہستی کی عزت و آبرو محفوظ نہیں رہ سکی۔ اس لئے یہ غیر ممکن تھا کہ مرزا قادیانی حضرت ممدوح الصدر کی توہین و تذلیل سے اپنے نامہ و اعمال کی سیاہی میں اضافہ نہ کرتے چنانچہ آپ نے جن الفاظ میں حضرت امام ممدوح کو یاد کیا ہے وہ آپ کے اسلام کے لئے قطعی فیصلہ ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

.....۱ کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است درگر بیانم

(نزول المسح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

.....۲ ”اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) اس حسین سے بڑھ کر ہے۔“

(دفع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

.....۳ ”وقالوا علی الحسنین فضل نفسه . اقول نعم واللہ ربی سیظہر“ اور انہوں نے کہا کہ اس (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ہی ظاہر کر دے گا۔

(اعجاز احمدی ص ۵۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۴)

.....۴ ”وشتان ما بینی و بین حسینکم . فانی اوئد کل ان وانصر“ اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

.....۵ ”واما حسین فاذا ذکر و ادشت کربلا . الیٰ ہذہ الایام تبکون فانظروا“ مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرو۔ اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔

(اعجاز احمدی ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

.....۶ ”وواللہ لیست فیہ منی زیادة . وعندی شہادات من اللہ فانظروا“ اور بخدا (امام حسین) مجھ سے کچھ زیادہ نہیں اور میرے خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو۔

.....۷ ”وانی قتیل الحب لکن حسینکم . قتیل العدو فا الفرق اجلی و اظہر“ اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔

(اعجاز احمدی ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کی اس عبارت کو بغور ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو ان کے متعلق فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ لکھتے ہیں کہ: ”غرض یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؑ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؑ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہو تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔“ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۴۵)

اس لئے مرزا قادیانی معہ اپنی امت کے خارج از ایمان ہوئے۔

احادیث نبوی ﷺ کی توہین

حضرت رسول خدا ﷺ و دیگر انبیاء و مقدس ہستیوں اور قرآن مجید کی توہین کے بعد یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ مرزا قادیانی ان ارشادات گرامی و احادیث نبوی پر جو مسلمانوں کے لئے حرز جان و رہنمائے ایمان ہیں حملہ نہ کرتے۔ چنانچہ آپ کے اخلاقی الفاظ بغیر کسی فرق و امتیاز کے احادیث کے متعلق یہ ہیں۔

.....۱ ”جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرے میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔“ (ضمیمہ حاشیہ تحفہ گوڑویہ ص ۱۰، خزائن ج ۷ ص ۵۱)

.....۲ ”اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“

(اعجاز احمدی ص ۳۰، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

.....۳ ”ہم تو اب تک یہی سمجھتے تھے کہ حکم اس کو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے۔“ (اعجاز احمدی ص ۲۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۹)

.....۴ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی شہادت لکھتے ہیں کہ ”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے تمہاری حدیثوں کی میرے قول کے مقابل میں کیا حقیقت ہے۔ مسیح موعود اگر ہزار حدیث کو بھی غلط قرار دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ وہ خدا کے نور سے حاصل کرتا ہے اور احادیث انسانی روایت ہیں۔“ (الفضل نمبر ۲ ج ۱۸ ص ۳۹، جولائی ۱۹۳۰ء)

ناظرین! وہ احادیث و ارشادات جو مسلمانوں کے لئے رہنمائے ایمان ہیں اور جن کی عظمت و جلالت بیش از بیش ہے ان تمام کو بغیر فرق و امتیاز موضوع قرار دیتے ہیں۔ بلکہ ردی

کی..... ٹوکری میں پھینک رہے ہیں۔ فرمائیے کیا یہ احادیث کا توہین آمیز انکار نہیں ہے اور کیا یہ حضور ﷺ کی عظمت پر حملہ نہیں ہے؟۔ بے شک ہے اس لئے مرزا قادیانی مع اپنے بال و پر کے اسلام سے خارج ہے۔

تمام مسلمان مرزا قادیانی کے نزدیک کافر ہیں (معاذ اللہ)

ملت اسلامیہ کے تمام وہ افراد جو توحید باری و رسالت محمدی کلام الہی و دیگر ضروریات دین پر ایمان راسخ رکھتے ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ و صحابہ کرام و بزرگان عظام کے محمود و مسنون طریقوں اور راستوں پر چل کر اپنے دین کے سنوارنے میں مصروف عمل ہیں اور ہر اس باطل و شیطانی قوت کو جو قرآن کریم و احادیث و طریقہ صحابہ و ائمہ کرام سے ٹکراتی ہو اس کے نابود کرنے میں ہمہ تن آمادہ ہیں۔ چنانچہ اسی نظریہ کے مطابق مرزا قادیانی کے ان باطل دعاوی کو جو اسلام کے خلاف مرزائیت کی دکان چمکانے کے لئے کئے گئے ہیں اسلام کا ہر ہر فرد اس کے پامال و روندنے میں سرگرم عمل نظر آ رہا ہے۔ ایسے شیفٹگان مجموعی تعداد و تمام دنیا میں مرزا قادیانی کے نزدیک ”نوے (۹۰) کروڑ“ (حاشیہ تحفہ گلوڑ ویس ۶۷، خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۰) اور امت مرزائیہ کے نزدیک ”۶۹ کروڑ ۶۰ لاکھ ۷۰ ہزار ۶ سو ۳۳ ہے۔“

(ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۳۲ء ص ۱۳)

مرزائیو! ”اھد کما کاذب“ ان دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی ان ۹۰ کروڑ یا ۶۹ کروڑ مسلمانوں و مومنوں کو جو حقیقی معنوں میں دامن رسالت سے وابستہ اور شیدائے اسلام ہیں محض اس وجہ سے کہ ان کی مصنوعی نبوت کے منکر ہیں۔ بیک جنبش قلم کافر و جہنمی قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ لکھتے ہیں کہ:

..... ”کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور انحضرت رسول اللہ ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود تمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور پہچاننے کے بارے میں خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

..... ۲ ”ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا آئین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔“

.....۳ ”بہر حال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔“ (نہج المصلیٰ ج ۱ ص ۳۰۸، منقول از تہذیب الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۳۵)

.....۴ ”اور مجھ کو باوجود صد ہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے۔ تو وہ مومن کیوں کر ہو سکتا ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۶۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

مرزا محمود خلیفہ قادیان کے عقائد

.....۱ ”جو حضرت (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔“ (عقائد محمودیہ نمبر ۴، تہذیب الاذہان ج ۶ ص ۱۴۰، اپریل ۱۹۱۱ء)

.....۲ ”آپ نے (مسیح موعود نے) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔“

(عقائد محمودیہ نمبر ۴، تہذیب الاذہان ج ۶ ص ۱۴۰ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

.....۳ ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں میرے یہ عقائد ہیں۔“ (آئینہ صداقت ص ۳۵)

ناظرین کرام! جب مرزائیت کے نزدیک تمام وہ مسلمان جو مرزا قادیانی کی مصنوعی و خود ساختہ نبوت پر ایمان نہیں رکھتے اور اس کا انکار کرتے ہیں کافر اور اسلام سے خارج ہوئے تو اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ توحید باری و رسالت نبی و دیگر ضروری عقائد جو اسلام کے سنگ بنیاد ہیں۔ وہ ایک بے کار اور لاشے ہے کیوں کہ نجات اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک مرزائیت کے بت کی پرستش نہ کی جائے اور کیا مسلمان اپنے کلیجہ پر پتھر کی سل رکھ کر بھی اس امر کے تسلیم پر آمادہ ہو سکتے ہیں اور کیا ملت اسلامیہ کے ہزار ہا اولیاء، اقطاب، ابدال، صوفیاء، مشائخ، علماء، کو مرزائیت کے تیر کفر سے زخمی ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں؟۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس لئے مرزائیت کفر کے اس انتہائی طبقے میں پہنچ چکی ہے جہاں سے اس کو سوائے کفر اور کچھ نظر نہیں آتا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ الاناء یتدر شح بما فیہ!

بعض ناواقف مسلمانوں میں یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ مرزائی مسلمانوں جیسی نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ دیگر احکام اسلامیہ کی پابندی کرتے ہیں اور اشاعت و تبلیغ اسلام کا کام جس مستعدی تندہی سے ہندوستان و دیگر ممالک

انگلستان، امریکہ وغیرہ میں کر رہی ہیں۔ اس طرح مسلمانوں کا کوئی طبقہ اس میں حصہ نہیں لے رہا ہے۔ اس لئے ان کو کافر بے ایمان کہنا تنگ نظری، فرقہ پرستی، و تعصب پر مبنی ہے۔ اگر ایسے پابند و محافظ اسلام بھی کافروں بے ایمانوں میں شمار کئے جائیں گے تو نہیں معلوم مسلمان کس طبقہ زمین پر آباد ہیں۔ نہیں معلوم یہ فریب آمیز غلطی ان ناواقف مسلمانوں نے مرزائیوں کے ظاہری اعمال و افعال سے اخذ کیا ہے۔ یا قادیانیوں کی کارفرمائیوں کا نتیجہ ہیں۔ جو اپنے گندے عقائد کے پوشیدہ رکھنے کے لئے کیا گیا ہے۔ موخر الذکر کی تائید حالات و واقعات کر رہے ہیں۔ اس لئے میں ان مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں۔ جواب تک اس غلطی میں مبتلا ہیں اور مرزائیوں کو اسلام میں داخل مانتے ہیں کہ شریعت اسلام میں یہ قانون ہے کہ وہ شخص جو بظاہر احکام اسلامیہ کا پابند ہے اور اشاعت اسلام میں جان توڑ کر کوشش کرتا ہے۔ لیکن اسلام کے بنیادی امور و ضروری عقائد مثلاً حشر و نشر تو حید و ختم نبوت کا منکر ہے یا اس میں کچھ ایسی تاویل و توجیہ کرتا ہے جس سے وہ عقائد درہم برہم ہو جاتے ہیں۔ یا وہ شخص ایسے امور کا مرتکب ہے جو شریعت کی نظروں میں موجبات و علامات کفر ہیں۔ (مثلاً بت پرستی، اہانت انبیاء، احکام شرعی کی تضحیک توہین) تو ایسے شخص کو دین اسلام اپنے حدود سے باہر سمجھتا ہے۔ جیسا کہ مستند اسلامی کتب میں یہ قانون مذکور ہے اور حضرت مولانا شاہ محمد انور صاحب مدظلہ العالی نے ان تمام عبارات و اقوال کو اپنی کتاب ”اکفار الملحدین“ میں جمع کر دیا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

”ولا نزاع فی کفر اهل القبلة المواظب طور العمر علی الطاعات باعتقاد قدم العالم ونفی الحشر ونفی العلم بالجزئیات ونحو ذلك وكذا بصور شی من موجبات الكفر عنه“

(شرح مقاصد ج ۲ ص ۲۶۸ تا ۲۷۰، از اکفار ص ۷ طبع کراچی)

”فمن انکر شیئاً من ضروریات لم یکن اهل القبلة ولو کان مجاہدا بالصاعات وکذا من باشر شیئاً من امارات التکذیب کسجود الصنم والاهانہ بامر شرعی والا استہزاء علیہ فلیس من اهل لا قبله“ (رد المحتار از اکفار ص ۱۱)

جو شخص اسلامی احکام کی پابندی و بجا آوری دائمی طور پر کرتا ہو۔ لیکن حدود عالم، قیامت تو حید الہی وغیرہ جیسے ضروریات دین کا منکر ہے یا موجبات کفر توہین انبیاء تحریف وغیرہ کا مرتکب ہے تو ایسا شخص مسلمان نہیں ہے۔ ملخصاً!

اب ان مرزائیوں کے عقائد و اعمال نامہ کو دیکھنا چاہئے جو بظاہر نہ صرف مسلمان کہلاتے ہیں۔ بلکہ اسلام و ایمان کے واحد اجارہ دار ہیں کہ اس میں کفر کی گندگی تو نہیں بھری ہوئی ہے تو اس کے لئے میں ناظرین سے عرض کروں گا کہ اس کتاب کے گذشتہ اوراق پر نظر ڈالئے جس میں مرزائی عقائد کے چند ایسے نمونے دکھلائے گئے ہیں جس میں توحید الہی و ختم بنوت، وجود ملائکہ کے انکار اور انبیاء علیہ السلام و سید المرسلین ﷺ کی توہین و تنقیص کا ایک شرمناک مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اس لئے مرزائیوں کا یہ ظاہری ایمان و اسلام اور اس کی اشاعت ان کو گہوارہ کفر سے نکالنے میں کچھ بھی مؤثر نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ اگر کسی گلاس کے صاف و شفاف ٹھنڈے پانی میں ایک قطرہ پیشاب کا ڈال دیا جائے تو اس پانی کی صفائی اور ٹھنڈک و شربنی اس کو نجاست سے باہر نہیں کر سکتی۔ اسی طرح مرزائیوں نے جو اپنے عقائد کی گندگی اسلام میں ڈال دی ہے اس کی وجہ سے خود ان کا ہی ایمان و اسلام گندہ و نجس ہو کر رہ گیا ہے اور تا وقتیکہ اپنے گندے عقائد سے تائب نہ ہوں۔ دنیاۓ کفر میں ان کی موت و زیست رہے گی۔

ممکن ہے کہ فرنجیت نئی روشنی کے دلدادگان اس رسالہ کو (جو کفریات مرزا کا آئینہ ہے) دیکھ کر علمائے حق پر اپنی پوری قوت کے ساتھ حملہ آور ہو جائیں اور ان کی یہ بدگمانی و غلط فہمی کہ علماء شب و روز تکفیر بازی کے مکروہ مشغلہ میں مصروف رہتے ہیں۔ کہیں یقین کی صورت نہ اختیار کرے۔ لہذا ایسے مسلم دوستوں کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ آپ حضرات ناحق بلا تامل اپنے متاع اخلاق کو علمائے حق کی شان میں گستاخی کر کے ضائع کرتے ہیں۔ کیونکہ علماء حق جب کسی کو کافر بے ایمان خارج از اسلام کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ شخص جو اپنے افعال و اقوال کے باعث کافر بن چکا۔ دنیاۓ اسلام میں اس کے کفر کو ظاہر کرتے اور بتاتے ہیں۔ الغرض علمائے حق از خود کسی کو کافر نہیں بناتے بلکہ کافر کے کفر کو عیاں کرتے ہیں۔ مثلاً مرزائیوں کے عقائد باطلہ و کفریات کو ظاہر کر کے دنیاۓ اسلام پر یہ امر روشن کیا گیا ہے کہ یہ نام نہاد مسلمان قادیانی اپنے عقائد و اعمال کے سبب حدود اسلام سے باہر ہو چکے ہیں۔ ان کے دام فریب میں مت آؤ اور ان کے ظاہری اسلام سے دھوکا مت کھاؤ اور بس۔

والسلام علی من اتبع الهدی!

خادم الاسلام!

نور محمد خان مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور!

۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ

الحمد لله الذي جعلنا من آل أبي يعقوب
سنة ١٣٧٠ هـ الموافق ١٩٥٠ م

کذبات مرزا

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوریؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

نذر عقیدت

میں اپنے شبانہ روز کی سخت محنت کی اس ناچیز کاوش کو انتہائی عقیدت و تمنائے دلی کے ساتھ بطل جلیل، مجاہد اکبر، کامل العلوم والفنون، جامع معقول و منقول، فخر المحدثین رأس المفسرین حضرت مولانا الحاج الحافظ المولوی حسین احمد صاحب مدظلہم شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند کے نام نامی و اسم گرامی سے منسوب کر کے فخر سرخروئی و عزت حاصل کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

عقیدت کیش!

نور محمد از مظاہر علوم سہارنپور..... ۲۱/ محرم ۱۳۵۲ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده .

وعلى اله واصحابه اجمعين!

مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت ابن آدم کے عدو مبین کی طرح اس قدر شہرت پذیر ہو چکی ہے کہ اب محتاج تعارف نہیں۔ جب آپ کو اشاعت اسلام کی نام نہاد و سحر طراز تدبیر کے باعث خورد و نوش کی الجھنوں و پریشانیوں سے نجات ملی تو کہنے لگے کہ میں رسول ہوں، مسیح موعود ہوں، مہدی معبود ہوں، کرشن اوتار ہوں، معجون مرکب ہوں، حجر اسود ہوں، بیت اللہ ہوں اور چینیں و چنناں ہوں۔ غرض یہ کہ آپ اتنے لمبے لمبے اور قدر چوڑے چوڑے رنگ برنگ غیر معمولی دعاوی کے مدعی بنے کہ عالم میں باطل پرستی کا ایک ہنگامہ بپا ہو گیا اور وہ روحیں جواز ل سے شقاوت و بدبختی کا جامہ پہن کر دنیا میں آئی تھیں مرزا ائیت کے دلفریب و طلسمی جال میں پھنس کر حضرت رسول اللہ ﷺ کے کنار عاطفت و ظل رحمت سے الگ ہو گئیں۔ مرزا ائیت کے اس بڑھتے ہوئے سیلاب و گمراہ کن فتنہ کی تخریب و استیصال کے لئے مسلمانان عالم و علمائے حق کے مقدس گروہ نے ایسی سرفروشی و تندہی کے ساتھ سعی بلوغ و جدوجہد کی ہے کہ اگر استعماری طاقتیں پشت پناہ نہ بن جاتیں تو کب کا یہ فرقہ ملعونہ دریا برد و پیوند زمین ہو گیا ہوتا۔ لیکن قدرت الہی کا غیر مرئی

و پوشیدہ ہاتھ ایسے مفسدوں، ظالموں، کاذبوں، مفتریوں، باطل پرستوں کی تکذیب و ابطال کے لئے اندر ہی اندر اتنا و ایسا سامان مہیا کر دیتا ہے کہ اس کے فناء و موت کے واسطے بیرونی حملوں و خارجی ضربوں کی احتیاج باقی نہیں رہتی اور اس گھر کو گھر کے چراغ ہی سے آگ لگ جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے کاذب و مفتری کا پر شکوہ قصر خاکستر ہو کر عبرت گاہ عالم بن جاتا ہے۔ سچ ہے کہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے

اور اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مرزا قادیانی بھی اس کی تائید کرتے ہیں لکھتے ہیں کہ:

”قانون قدرت صاف گوہی دیتا ہے کہ خدا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیاء سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلت و تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔“ (استفتاء اردو حاشیہ ص ۸، خزائن ج ۱۲ ص ۱۱۶)

چنانچہ اسی قانون قدرت کے مطابق مرزا قادیانی کی زندگی کے گوشہ گوشہ کی خانہ تلاشی کی گئی تو معلوم ہوا کہ قدرت نے مرزائیت کی تباہی و بربادی کا خود مرزا قادیانی کے ہاتھوں سے اتنا سامان و ذخیرہ جمع کرایا ہے کہ اس گمراہ فرقہ و شجرہ خبیثہ کے استیصال و ابطال کے لئے کسی اور ضرب کی ضروریات نہیں ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے خانہ زندگی میں کہیں تو کفریات و اختلافات کا ناہموار انبار ہے اور کہیں کذبات و اتہامات کا ایک بدنما ڈھیر اور کہیں ہنوفات و خرافات کا ایک تو دہ ریت تو پھر ایسے اسباب و سامان کے ہوتے ہوئے مرزائیت کے دفن کرنے کے لئے کسی اور طرف متوجہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔

صیاد نے لگائے ہیں پھندے کہاں کہاں

سارے پتے عیاں ہیں اسی سبز باغ میں

جیسا کہ اس سے پہلے مرزا قادیانی کے چند کفریات و اختلافات کو دو مستقل رسالوں کفریات مرزا، اختلافات مرزا کے نام سے شائع کر کے مرزائیت کی موت کا سامان مہیا کر چکا ہوں۔ ایسا ہی آج اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے ذخیرہ حیات میں سے چند ایسے کذبات و اتہامات کو منظر عام پر لا رہا ہوں۔ جو مرزائیت کی تکفین و تدفین میں بہت کچھ سہولتیں بہم پہنچائیں گے اور مسلمانوں کو اس کے دام تزویر سے بچائیں گے۔

مگر اس سے پہلے کہ آپ مرزائیت کے سبز باغ کے کذبات و اتہامات کو ملاحظہ کریں اس مسلمہ و متفقہ حقیقت کو بھی پیش نظر رکھیں کہ جھوٹ اور جھوٹ بولنے کی مذمت و برائی اس قدر ظاہر ہے کہ ہر قوم ہر جماعت ہر مذہب ہر ملت کے افراد و انسان نے جھوٹ کو ایک بدترین لعنت و بدترین معصیت کہا اور جھوٹ بولنے والے کو ملعون مردود بتایا ہے۔ چنانچہ مقدس اسلام نے بھی مفتری و کاذب کو کافر و بے ایمان ملعون و مردود ذلیل و نامراد قرار دیا اور خصوصیت سے اس شخص کو مغضوب و معتبوب اور ابدی جہنمی و دوزخی کہا ہے۔ جو اللہ و رسول پر افتراء کرے اور جھوٹی باتیں ان کی جانب منسوب کرے۔ یہاں تک کہ مرزا قادیانی جن کی زبان و قلم جھوٹ کی گندگی میں آلودہ ہے۔ وہ بھی اس کی مذمت میں تمام قوموں و ملتوں کی ہمنوائی کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

.....۱ ”جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۵۶)

.....۲ ”جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔“

(تتمہ حقیقت الوجی ص ۲۶، خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۹)

.....۳ ”جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔“

(حقیقت الوجی ص ۲۰۶، خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۵)

.....۴ ”ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔“

(چشمہ معرفت ص ۲۲۲، خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۱)

.....۵ ”سچ بات تو یہ ہے کہ جب انسان جھوٹ بولنا روا رکھ لیتا ہے۔ تو حیا اور خدا کا خوف بھی کم ہو جاتا ہے۔“

(تتمہ حقیقت الوجی ص ۱۳۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۳)

.....۶ ”جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔“

(انجام آتھم ص ۴۳، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

.....۷ ”جھوٹے پر بغیر تعین کسی فریق کے لعنت کرنا کسی مذہب میں ناجائز نہیں نہ ہم میں نہ عیسائیوں میں نہ یہودیوں میں۔“

(انجام آتھم ص ۳۱، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

.....۸ ”دروغلو کو خدا تعالیٰ اسی جہاں میں ملزم اور شرمسار کر دیتا ہے۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱)

.....۹ ”جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے۔“

(تتمہ حقیقت الوجی ص ۱۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱)

-۱۰ ”دروغ گو کا انجام ذلت و رسوائی پر ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۲۴۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۵۳)
-۱۱ ”جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے۔“
(نورالحق ص ۱۰۴، خزائن ج ۸ ص ۱۳۷)
-۱۲ ”ہم جھوٹے کو دندان شکن جواب سے ملزم تو کر سکتے ہیں مگر اس کا منہ کیوں کر بند کریں اس کی پلید زبان پر کون سی تھیلی چڑھائیں۔“ (انجام آتھم ص ۳۸، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
-۱۳ ”وایٹ نے کہا کہ لعنة الله على الكاذبين یعنی جھوٹوں پر لعنت ہو میں نے (مرزا قادیانی نے) کہا کہ بے شک جھوٹوں پر لعنت وارد ہوگی۔“
(انجام آتھم ص ۳۱، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
-۱۴ ”خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے۔ بلکہ قیمت تک لعنت ہے۔“
(ضمیمہ تحفہ گولڈ ویس ۸، خزائن ج ۱۷ ص ۲۸)
-۱۵ ”ہمارا ایمان ہے کہ خدا پر افتراء کرنا پلید طبع لوگوں کا کام ہے۔“
(اربعین نمبر ۳ ص ۲۰، حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۴۰۶)
-۱۶ ”خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائیں گے۔“
(ایام اصلاح ص ۹۱، خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۸)
-۱۷ ”جھوٹے پر اگر ہزار لعنت نہیں تو پانچ سو سہی۔“
(ازالہ اوہام ص ۸۶۶، خزائن ج ۳ ص ۵۷۲)
-۱۸ ”جھوٹ اور تلپیس کی راہ کو چھوڑ دو۔“ (نورالحق ج ۲ ص ۱۳، خزائن ج ۸ ص ۲۰۱)
-۱۹ ”افسوس کہ یہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے انبار در انبار ان کے دامن میں جھوٹ کی نجاست ہے۔“ (اعجاز احمدی ص ۱۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۸)
-۲۰ ”اے مفتری نابکار کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔“
(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۱۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)
- ان حوالہ جات مذکورہ کے ساتھ اب مرزا قادیانی کے ان کذبات و اتہامات کو ملاحظہ فرمائیں جو آپ کی زبان و قلم سے نکلے ہیں۔ تاکہ دعویٰ مرزا کی حقیقت گوارا بطل میں مدفون ہو جائے اور مرزائیت کے طلسمی جال کا کوئی تار باقی نہ رہ جائے۔
- پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

کذبات مرزا

دروغ آدمی راکند شرمسار

دروغ آدمی راکند بے وقار

مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں جا بجا آحادیث صحیحہ، آحادیث متواترہ، صحیح حدیثوں روایات صحیحہ، آثار نبویہ کے پر شوکت الفاظ و قابل اعتبار والے اس لئے پیش کئے ہیں تاکہ ان کی مصنوعی نبوت و علمی عزت کی ساکھ قائم رہے اور سادہ لوح و ناواقف مسلمانوں کا طبقہ ان پر زور الفاظ سے مبتلا فریب ہو کر قادیانیت کی پرستش کرنے لگے۔ اس لئے کہ آپ نے جن مضامین کو احادیث صحیحہ و متواترہ کے حوالوں سے بیان کیا ہے۔ ان میں سے بعض مضامین تو صرف مرزا قادیانی ہی کے کشت زار دماغ کی پیداوار اور آپ ہی کے زائیدہ خیال ہیں۔ احادیث کی کتب معتبرہ میں ان کا نام و نشان تک نہیں اور بعض میں اس قدر رد و بدل و قطع برید کی گئی ہے کہ وہ تمام و کمال احادیث صحیحہ و متواترہ میں تو درکنار کسی ایک صحیح مرفوع حدیث میں بھی نہیں پائے جاتے۔ لہذا مرزا قادیانی کو واضعین حدیث کے سربر آوردہ بزرگوں میں سے سمجھنا اور ان کو حسب ارشاد نبی بشارت خاص کا مستحق کہنا کسی طرح سے ناجائز نہیں ہے۔ اگر غلمدیت کے دام افتادہ و نمک خواران افتراء پرداز یوں و اتہام ساز یوں کو دیکھ کر بلبلا اٹھیں اور ان اتہامات و افتراءات کو صدق و صحت کے قالب میں ڈھالنے اور اپنے کرشن اتار کو صادق و سچا ثابت کرنے کی سعی لا حاصل میں مصروف ہوں تو ان کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ لفظ احادیث، حدیثوں، روایات، آثار کی جمعی حالت اور اس کی صحت و تواتر کو پیش نظر رکھ کر مرزا قادیانی کے بیان کردہ مضامین کو تمام و کمال بغیر کسی ترمیم و تغیر کے سینکڑوں و ہزاروں ایسی صحیح مرفوع متصل حدیثوں میں دکھلائیں۔ جو امام بخاریؒ کے شرائط پر ہوں۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک اس قسم کے قیود نہ صرف مسلم بلکہ اپنے مخالفین سے اس طرح کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

..... ”لفظ الوہیم سے صرف تین شخص ہی کیوں مراد لئے جاتے ہیں کیونکہ جمع کا صیغہ تین

سے زائد سینکڑوں ہزاروں پر دلالت کرتا ہے۔“ (انجام آتھم ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

..... ۲ ”کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں کہ عیسیٰ آسمان سے نازل ہوگا۔“

(حاشیہ حقیقت الوحی ص ۴۵، خزائن ج ۲۲ ص ۴۷)

۳..... ”پس جو حدیث امام بخاری کے شرط کے مخالف ہو وہ قبول کے لائق نہیں۔“

(تحفہ گولڑویہ طبع دوم ص ۳۳، خزائن ج ۷ ص ۱۱۹)

۴..... ”اور مجھے کوئی ایک ہی حدیث دکھلاؤ کہ جو صحیح ہو..... اور تو اتر کی حد تک پہنچی ہو اور اس

مقدار ثبوت تک پہنچ گئی ہو۔ جو عند العقل مفید یقین قطعی ہو جائے اور صرف شک کی حد تک محدود نہ رہے۔“

اس لئے مجھ کو بھی بساط مرزائیت کے شرطی مہروں سے ان قیود کے ساتھ اس طرح سے مطالبہ دلیل کا بجا طور پر حق ہے۔ لیکن مرزائیوں و غلمدیوں کی قابل رحم و عاجزانہ حالت کو دیکھ کر سینکڑوں و ہزاروں احادیث کے مطالبہ سے چشم پوشی کرتے ہوئے اس امر کا مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ان مضامین مرزا کو تمام و کمال کم از کم تین ایسی صحیح مرفوع متصل متواتر حدیثوں میں جو امام بخاری کے شرائط کے موافق ہوں دکھلائیں اور اپنے مصنوعی نبی کی پیشانی سے کذب و افتراء کے داغ کو دور کریں۔

غلمدیو! اگرچہ تم کو اپنے پیغمبر کے جھوٹ پر سچائی کے رنگ چڑھانے کے خوب کرتب یاد ہیں۔ لیکن اس مطالبہ سے پورا کرنے میں چھٹی کا دودھ اگل دو گے اور ایڑی و چوٹی کا زور صرف کر دو گے۔ مگر یہ مطالبہ پورا نہیں ہو سکے گا۔ ”ولو کان بعضهم لبعض ظہیرا“

دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں

لہذا ہم حضور ﷺ کی مشہور حدیث ”من کذب علی متعبداً افلیتبتؤ مقعدہ من النار“ (مشکوٰۃ ص ۳۲ کتاب العلم) کے رو سے مرزا قادیانی اور ان کی امت کو وعید جہنم کی خوشخبری سنانے پر مجبور ہیں۔

جھوٹ نمبر..... ”احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہو گا۔“

(حقیقت الوحی ص ۲۰۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۹)

جھوٹ نمبر ۲..... ”اور بعض احادیث میں بھی آچکا ہے کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ ذوالقرنین ہوگا۔“

(نصرت الحق ص ۹۱، خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۸)

جھوٹ نمبر ۳..... ”اور آثار نبویہ میں بھی ایسا ہی آیا تھا کہ اس مہدی موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا۔ سو وہ بھی سب لکھا ہوا پورا ہوا۔“

(سراج منیر ص ۷۳، خزائن ج ۱۲ ص ۷۵)

جھوٹ نمبر ۴..... ”حدیثوں میں صاف طور پر یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود کی بھی تکلیف ہوگی اور علمائے وقت اس کو کافر ٹھہرائیں گے اور کہیں گے کہ یہ کیا مسیح ہے اس نے تو ہمارے دین کی بیخ کنی کر دی ہے۔“

(تحدہ گولڈ ویڈیو حاشیہ ص ۷۴، خزائن ج ۱۷ ص ۲۱۳ حاشیہ)

جھوٹ نمبر ۵..... ”لیکن ضرور تھا کہ قرآن کریم و احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتویٰ دئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔“

(الربعین نمبر ۳ ص ۱۷، خزائن ج ۱۷ ص ۴۰۴)

ناظرین کرام! قرآن کریم میں اس قسم کا نہ کوئی مضمون ہے اور نہ کوئی پیش گوئی اس لئے لعنة الله على الكاذبين پڑھ کر مرزا قادیانی کی روح کو ثواب پہنچا دیجئے۔

جھوٹ نمبر ۶..... ”اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔“

(حقیقت الوحی ص ۳۹۰، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

جھوٹ نمبر ۷..... ”بہت سی حدیثوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ بنی آدم کی عمر سات ہزار برس ہے اور آخری آدم (مرزا قادیانی) پہلے آدم کے طرز ظہور پر الف ششم کے آخر میں جو روز ششم کے حکم میں ہے۔ پیدا ہونے والا سو وہ یہی ہے جو پیدا ہو گیا۔“ (یعنی مرزا قادیانی)

(ازالہ اوہام ص ۶۹۶، خزائن ج ۳ ص ۴۷۵)

جھوٹ نمبر ۸..... ”مگر ضرور تھا کہ وہ مجھے (مرزا قادیانی) کافر کہتے اور میرا نام دجال رکھتے کیوں کہ احادیث صحیحہ میں پہلے سے یہ فرمایا گیا تھا کہ اس مہدی کو کافر ٹھہرایا جائے گا اور اس وقت کے شریر مولوی اس کو کافر کہیں گے اور ایسا جوش دکھلائیں گے کہ اگر ممکن ہوتا تو اس کو قتل کر ڈالتے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۲)

جھوٹ نمبر ۹..... ”اگر حدیث کے بیان پر اعتماد ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی۔ هذا خلیفة الله المهدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو اسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔“

(شہادتہ القرآن ص ۴۱، خزائن ج ۶ ص ۳۳۷)

بخاری شریف دنیا میں ایک کثیر مقدار میں شائع و موجود ہے۔ کیا مادر مرزا ایت کا کوئی سپوت اور اپنے روحانی باپ (مرزا قادیانی) کا کوئی لال ہے جو اس حدیث کو بخاری شریف میں دکھلا کر مرزا قادیانی کو کاذبوں، مفتریوں، ملعونوں کی قطار سے نکال دے اور حق نمک بلکہ حق پداری ادا کرے۔ غمدمیت کے نمک خوار مولوی اللہ دتہ جالندہری ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنے آقا و مولیٰ مرزا قادیانی کے ہر سفید جھوٹ کو سچ بنانے میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ وہ اس فن کے استاد کامل اور بڑے مشاق ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کے سامنے وہ بھی عاجزانہ حالت کے ساتھ سرنگوں ہو گئے اور نہایت دبی زبان سے مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کا ان الفاظ میں اقرار کرتے ہیں کہ ”بخاری کے حوالہ کا ذکر سبقت قلم ہے۔ اسے کذب قرار دینا ظلم ہے۔“ (تجلیات رحمانیہ ص ۸۹)

ایک وفادار نمک خوار سے یہی توقع ہے کہ وہ اپنے آقا کی غلط گوئی و کذب بیانی کو بالفاظ دیگر سبقت قلم کا نتیجہ قرار دے ورنہ اس کی صاف گوئی بے وفائی و نمک حرامی میں شمار کی جائے گی۔

بات وہ کہنے کہ جس بات کے ہوں سو پہلو
کوئی پہلو تو رہے بات بدلنے کے لئے

جھوٹ نمبر ۱۰..... ”اور ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت یہ (یعنی چاند گرہن) اور سورج گرہن) دو مرتبہ واقع ہوں گے۔“ (چشمہ معرفت ص ۳۱۲، حاشیہ، خزائن ج ۲۳ ص ۳۲۹)

جھوٹ نمبر ۱۱..... ”ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کی فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی۔ تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آ جائے گی۔“

(ازالہ اوہام ص ۲۵۲، خزائن ج ۳ ص ۲۲۷)

جھوٹ نمبر ۱۲..... ”ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودہویں صدی کا مجدد ہوگا۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۸، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۹)

جھوٹ نمبر ۱۳..... ”لیکن بڑی توجہ دلانے والی یہ بات ہے کہ خود آنحضرت ﷺ نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وہی قرار دیا ہے جس میں ہم ہیں اور چودہویں صدی کا اس کو مجدد قرار دیا ہے۔“ (فشان آسمانی ص ۱۰، خزائن ج ۴ ص ۳۷۰)

جھوٹ نمبر ۱۴..... ”اور اس میں ایک اور عظمت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی بھی اس کے پورا ہونے سے پوری ہوگئی۔ کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ عیسائیوں اور اہل اسلام میں آخری زمانہ میں ایک جھگڑا ہوگا۔ عیسائی کہیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور مسلمان کہیں گے کہ حق ہم میں ظاہر ہوا اس وقت عیسائیوں کے لئے شیطان آواز دے گا کہ حق آل عیسیٰ کے ساتھ ہے اور مسلمانوں کے لئے آسمان سے آواز آئے گی کہ حق آل محمد کے ساتھ ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ پیش گوئی آنحضرت ﷺ کی آتھم کے قصہ سے متعلق ہے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۳، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۷، ۲۸۸)

جھوٹ نمبر ۱۵..... ”پس حضرت رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ سورج گہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا۔ یعنی آٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے۔“

(نور الحق ج ۲ ص ۶۹، خزائن ج ۸ ص ۲۰۹)

جھوٹ نمبر ۱۶..... ”آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جب کسی شہر میں وبانازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہئے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔“ (ریویو ج ۶ نمبر ۹ ص ۳۶۵ بابت ستمبر ۱۹۰۷ء) جھوٹ نمبر ۱۷..... ”اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے یہ گہن وہ مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اول اس ملک میں دوسرے امریکہ میں اور دونوں انہیں تاریخوں میں ہوا ہے۔ جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۹۵، خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۲)

جھوٹ نمبر ۱۸..... اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ ”ما زنا ان وهو مؤمن و ما سرق سارق وهو مؤمن“

جھوٹ نمبر ۱۹..... ”ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں اور فرمایا کہ: ”کان فی الہند نبیاء اسو د اللون اسمہ کاہنا“ یعنی ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اس کا کاہن تھا۔ یعنی کنہیا جس کو کرشن کہتے ہیں۔“

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۰، خزائن ج ۲۳ ص ۳۸۲)

نور! گذشتہ زمانہ میں ملک کے اندر ایک ایسا گروہ بھی تھا جو اپنے اظہار تقدس و اغراض کے لئے جھوٹی حدیثیں بنا بنا کر لوگوں میں مشہور کیا کرتا اور کہتا کہ اس کو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ایسے گروہ کو اسلامی دنیا میں واضعین حدیث کے برے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور ان لوگوں کو آنحضرت ﷺ نے اپنے مشہور فرمان ”من کذب علی متعمدا فلیتنبؤ“

مقعدہ من النار“ (مشکوٰۃ ص ۳۲، کتاب العلم) میں جہنم و دوزخ کی خوشخبری دی ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے اس فن وضع حدیث میں گذشتہ واضعین کے بھی کان کتر لئے ہیں۔ کیونکہ مذکورہ بالا عربی عبارت جو حضور ﷺ کی جانب منسوب کی گئی ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس کا وجود احادیث کے ذخیرہ میں نہیں ہے بلکہ از روئے اصول نحو بھی یہ غلط ہے اس لئے یہ ایک جھوٹی بناوٹی مصنوعی حدیث ہے جس کو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کرنا آپ پر اتہام اور آپ کی توہین ہے۔ جس کی سزا دارین کی روسیاهی و سرنگونی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتی۔ اگر امت مرزائیہ کو اپنے آقا و مولیٰ مرزا قادیانی کی نگو ساری و ذلت خواری دیکھنا گوارا نہیں ہے۔ تو اپنی اولین و آخرین اور دلائل و براہین کو لے کر اٹھے اور اس کو حدیث صحیح ثابت کرے تاکہ مرزائیت کے باوا آدم کی کچھ تو اشک شونی ہو جائے۔

جھوٹ نمبر ۲۰..... ”اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔“

(مسیح ہندوستان میں ص ۵۵، خزائن ج ۱۵ ص ۵۵)

جھوٹ نمبر ۲۱..... ”اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسیح موعود کی تیرہویں صدی میں پیدائش ہوگی اور چودھویں صدی میں اس کا ظہور ہوگا۔“

(ریویو نمبر ۱۱، ۱۲، ۱۳ ج ۲ ص ۴۳۷، بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء)

جھوٹ نمبر ۲۲..... ”پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔“

(ضرورت الامام ص ۴، خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۵)

نور! جن نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں یہ مضمون لکھا ہوا ہے۔ اگر مرزائیت کے علمبردار اس کا پتہ دیں گے تو ایک من مٹھائی پیش خدمت کی جائے گی۔ نہیں تو جھوٹے کا ذلیل و خوار ہونا ایک مسلم امر ہے۔

جھوٹ نمبر ۲۳..... ”قرآن نے میری گواہی دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے میری گواہی دی ہے۔ پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور قرآن نے بھی میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے۔ جو یہی زمانہ ہے اور میرے لئے آسمان نے گواہی دی اور زمین نے بھی اور کوئی نبی نہیں جو میرے لئے گواہی نہیں دے چکا۔“

(تحفۃ الندوہ ص ۴، خزائن ج ۱۹ ص ۹۶)

نور! مرزا قادیانی نے اس عبارت میں منہ بھر کر جھوٹ اگلے ہیں اور اپنی عزت و وقار کو ملیا میٹ کیا ہے۔ کیا کسی مرزائی میں اتنی ہمت ہے۔ جو قرآن و حدیث، آسمان و زمین اور تمام انبیاء علیہم السلام کی مذکورہ بالا شہادتیں کسی معتبر کتاب میں دکھلائے اور اپنے پیشوا کی خاک آلودہ عزت کو صاف کرے؟۔

جھوٹ نمبر ۲۴..... ”اور میرا یہ بیان ہے کہ میرے تمام دعاوی قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور اولیاء گذشتہ کی پیش گوئیوں سے ثابت ہیں۔“ (آئینہ کمالات ص ۳۵۶، خزائن ج ۵ ص ۵۵۱ ایضاً)

جھوٹ نمبر ۲۵..... ”خدا نے آدم کو چھٹے دن بروز جمعہ بوقت عصر پیدا کیا تو ریت اور قرآن اور احادیث سے یہی ثابت ہے۔“

(حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۹۸، خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۰ حاشیہ)

جھوٹ نمبر ۲۶..... ”احادیث سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عیسائی قوم کثرت سے دنیا میں پھیل جائے گی۔“ (حاشیہ تہ حقیقت الوحی ص ۶۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۹۶)

جھوٹ نمبر ۲۷..... ”دوسری طرف ایسی احادیث بھی ہیں جو یہ بتلاتی ہیں کہ مسیح موعود کے وقت میں تقریباً تمام زمین پر عیسائی سلطنت قوت اور شوکت رکھتی ہوگی۔“

(تہ حقیقت الوحی ص ۶۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۹۶)

جھوٹ نمبر ۲۸..... ”حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت میں ملک میں طاعون بھی پھوٹے گی۔“ (ایام الصلح ص ۱۱۰، خزائن ج ۴ ص ۳۴۷ حاشیہ)

جھوٹ نمبر ۲۹..... ”چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی۔ جس میں اس کے تین سوتیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ اس لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیش گوئی آج پوری ہوگئی۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۰، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۴)

جھوٹ نمبر ۳۰..... ”کبھی فاسق اور فاجر اور بدکار بھی سچی خواب دیکھ لیتا ہے۔ یہ سب روح القدس کا اثر ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہے۔“

(دافع الوسواس حاشیہ ص ۸۰، خزائن ج ۵ ص ۸۰)

جھوٹ نمبر ۳۱..... ”سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہو اس سے پہلے صدہا اولیاء نے اپنے الہام سے گواہی دی تھی کہ چودہویں صدی کا مجدد مسیح موعود ہوگا اور احادیث نبویہ پکار پکار کر کہتی ہے کہ تیرہویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۴۰، خزائن ج ۵ ص ۵۵۱ ایضاً)

نور! صد ہا اولیاء کے وہ شہادت آمیز الہامات اور احادیث نبویہ کی پکار کو ہم بھی سننا چاہتے ہیں۔ نیز ان سینکڑوں اولیاء کے اسماء گرامی اور ان کے الہامات جن کتابوں میں مندرجہ ہوں اس کی زیارت کے لئے ہماری آنکھیں بے چین ہیں۔ دیکھئے قادیانیت کا کون فرزند سعید ہے جو اس خدمت سے اپنے روحانی باپ کا حق ادا کرتا ہے؟۔

جھوٹ نمبر ۳۲..... ”اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان فارسی میں کبھی خدا نے کلام کیا ہے۔ تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اترتا ہے۔“ جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے۔ ”ایں مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم“

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۱، خزائن ۲۳ ص ۳۶۶)

نور! احادیث کی کن کتابوں میں یہ ارشاد نبوی ہے شرائط مذکورہ کے موافق اس کو ثابت کرو۔ نیز یہ بتاؤ کہ یہ الہام کس پر اترتا تھا۔ حالانکہ ”اصول مرزا“ کی بناء پر الہام کا غیر زبان ملہم میں اترنا غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے۔ جس سے اس ”دروغ“ کی اور پختگی ہو جاتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ: ”یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو اور کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔“

(چشمہ معرفت ص ۲۰۹، خزائن ج ۲۳ ص ۲۱۸)

جھوٹ نمبر ۳۳..... ”ایسا ہی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔“

جھوٹ نمبر ۳۴..... ”حالانکہ بالاتفاق تمام احادیث کے رو سے عمر دنیا کل سات ہزار برس قرار پایا تھا..... جبکہ احادیث صحیحہ متواترہ کے رو سے عمر دنیا یعنی حضرت آدم سے لے کر اخیر تک سات ہزار برس قرار پائی تھی۔“

جھوٹ نمبر ۳۵..... ”امرواقعی اور صحیح یہی ہے کہ بعثت نبی ہزار ششم کے آخر میں ہے۔ جیسا کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بالاتفاق گواہی دے رہی ہیں۔“

(حاشیہ تحفہ گوڑویہ ص ۹۲، خزائن ج ۱۷ ص ۲۴۶)

جھوٹ نمبر ۳۶..... ”لیکن پھر بھی جب ہم حدیثوں پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافی حصہ اس قسم کی حدیثوں کا موجود ہے۔ جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس برس عمر لکھی ہے۔“

(تحفہ گوڑویہ ص ۱۱۸، خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۵)

جھوٹ نمبر ۳۷..... ”اور سب سے بڑھ کر حدیثوں کے رو سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ تمام صحابہ کا اس پر اجماع ہو گیا تھا کہ گذشتہ تمام نبی جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی داخل ہیں سب کے سب فوت ہو چکے ہیں۔“
(تحفہ گولڈ ویس ۱۱۸، خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۵)

جھوٹ نمبر ۳۸..... ”اور علاوہ نصوص صریحہ قرآن شریف اور احادیث کے تمام اکابر اہل کشف کا اس پر اتفاق ہے کہ چودھویں صدی وہ آخری زمانہ ہے جس میں مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ ہزار ہا اہل اللہ کے دل اسی طرف مائل رہے ہیں۔“
(تحفہ گولڈ ویس ۹۱، خزائن ج ۱۷ ص ۲۴۳، ۲۴۴)
نور! قرآن کریم کے نصوص صریحہ و احادیث اور تمام اکابر اہل کشف کا اتفاق و ہزار ہا اہل اللہ کے میلان قلبی کی زیارت ہم بھی کرنا چاہتے ہیں۔ کیا قادیانیت کا کوئی فرزند رشید ہے جو ان چیزوں کی زیارت کا سامان مہیا کر کے اپنے روحانی باپ کو صادق القول ثابت کرے ورنہ ”جھوٹے پر ہزار لعنت نہ سہی تو پانچ سو سہی۔“
(ازالہ اوہام ص ۸۶۶، خزائن ج ۳ ص ۵۷۲)

جھوٹ نمبر ۳۹..... ”حدیث صحیح سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ انہوں نے ایک سو بیس برس عمر پائی اور واقعہ صلیب کے بعد ستاسی برس اور زندہ رہے۔“ (ایام الصلح ص ۴۶، خزائن ج ۱۳ ص ۲۷۷)
جھوٹ نمبر ۴۰..... ”کیونکہ بموجب آثار صحیحہ سے مسیح موعود کا صدی کے سر پر آنا ضروری ہے۔“
(ایام الصلح ص ۸۸، خزائن ج ۱۳ ص ۳۲۵)

جھوٹ نمبر ۴۱..... ”ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجال سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا۔ کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا.....
آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لا کر حج کرے گا۔ سوجب دجل کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے۔ وہی دن ہمارے حج کے ہوں گے۔“
(ایام الصلح ص ۱۶۸، ۱۶۹، خزائن ج ۱۳ ص ۴۱۶)

علمد یو! اول تو حسب شرائط مذکورہ وہ حدیث صحیح دکھلاؤ جس میں مسیح موعود کے حج کا وہ وقت مقرر ہو کہ جب دجال کفر اور دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا۔ نیز دجال کا کون سا گروہ ایمان لا کر حج کو گیا اور کیا خود مرزا قادیانی بھی اس نعمت سے مشرف ہوئے۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ نہ دجال کا کوئی گروہ ایمان لا کر حج کو گیا اور نہ مرزا قادیانی ہی نے باوجود دعویٰ پیغمبری حج کی سعادت حاصل کی اور کیوں نہیں ہو اس لئے کہ ”دروغلو کو خدا تعالیٰ اس جہاں میں ملزم اور شرم سار کر دیتا ہے۔“
(ضمیمہ تحفہ گولڈ ویس ۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱)

جھوٹ نمبر ۴۲..... ”میں نے حدیثوں کے رو سے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ مسیح اور مہدی جو آنے والا ہے عیسائی سلطنت کے وقت میں اس کا آنا ضروری ہے۔“

(ایام الصلح ص ۱۷۶، خزائن ج ۱۳ ص ۴۲۴)

جھوٹ نمبر ۴۳..... ”اس پیش گوئی (آتھم والی) کی نسبت تو رسول اللہ ﷺ نے بھی خبر دی تھی اور مکذبین پر نفرین کی تھی۔“ (ایام الصلح ص ۱۶۹، ۱۷۰، خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۸)

نور! اگر بالفرض مرزا قادیانی کی یہ بات سچی ہو تو (معاذ اللہ) لازم آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی غلط و جھوٹی ہو جائے۔ کیونکہ آتھم مرزا قادیانی کے مقرر کردہ وقت پر نہیں مرا۔ اسی وجہ سے خود مرزا قادیانی اور ان کی امت اس سلسلہ کی بھول بھلیاں میں سراسیمہ و پریشان ہو کر مبتلا ہے۔

جھوٹ نمبر ۴۴..... ”حدیثوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل دجال شیطان کا نام ہے۔“ (ایام الصلح ص ۶۱، خزائن ج ۱۴ ص ۲۹۶)

جھوٹ نمبر ۴۵..... ”یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو صبح اور شام کے وقت چلے گی اور تمام مدار اس کا آگ پر ہوگا اور صد ہا لوگ اس پر سوار ہوں گے۔“ (ایام الصلح ص ۷۸، خزائن ج ۱۴ ص ۳۱۳)

جھوٹ نمبر ۴۶..... ”قرآن کریم اور احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا کہ اس زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی۔ جو آگ سے چلے گی..... سو وہ سواری ریل ہے۔“

(تذکرۃ الشہادتین ص ۲۲، خزائن ج ۲۰ ص ۲۵)

نور! احادیث نبوی کے ثبوت کے سلسلہ میں قرآن کریم و صحف انبیاء علیہم السلام کو خصوصیت سے ظاہر کیا جائے۔ ورنہ مرزا ایود دیکھو کہ ”ایک زور کے ساتھ دروغ گوئی کی نجاست ان کے منہ سے بہ رہی ہے۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۹، خزائن ج ۵ ص ۱۵۵)

جھوٹ نمبر ۴۷..... ”احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسیٰ ابن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی اور پھر فوت ہو کر اپنے خدا کو جاملے۔“

(تذکرۃ الشہادتین ص ۲۷، خزائن ج ۲۰ ص ۲۹)

جھوٹ نمبر ۴۸..... ”اور ان دونوں گرنوں کی انجیلوں میں بھی خبر دی گئی ہے اور قرآن کریم میں بھی یہ ہے اور حدیثوں میں بھی۔“ (تذکرۃ الشہادتین ص ۳۱، خزائن ج ۲۰ ص ۳۳)

نور! احادیث صحیحہ کے ساتھ قرآن کریم کی وہ آیت جس میں اس خاص کسوف و خسوف کا ذکر ہو پیش کر کے فرمائے کہ اس آیت کی اس کسوف و خسوف کے ساتھ کن کن بزرگوں نے تفسیر کی ہے ورنہ بغیر اس کے آگ کے انگاروں سے کھیلتا ہے۔

جھوٹ نمبر ۴۹..... ”میں وہ شخص ہوں جو عین وقت پر ظاہر ہوا۔ جس کے لئے آسمان پر رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو قرآن اور حدیث اور انجیل اور دوسرے نبیوں کی خبروں کے مطابق گرہن لگا اور میں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں تمام نبیوں کی خبر اور قرآن شریف کی خبر کے موافق اس ملک میں خارق عادت طور پر طاعون پھیل گئی اور میں وہ شخص ہوں جو حدیث صحیحہ کے مطابق اس زمانہ میں حج سے روکا گیا۔“

(تذکرۃ الشہادتین ص ۳۴، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵، ۳۶)

نور! احادیث صحیحہ کے ساتھ قرآن کریم انا جیل اربعہ و صحف انبیاء و اخبار قرآنی کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔

جھوٹ نمبر ۵۰..... ”اور ممکن ہے کہ شیطان لعین نے حضرت مسیح کے دل میں اس قسم کے خفیف وسوسہ ڈالنے کا ارادہ کیا ہو اور انہوں نے قوت نبوت سے اس وسوسہ کو رفع کر دیا ہو اور ہمیں یہ کہنا اس مجبوری سے پڑا ہے کہ یہ قصہ صرف انجیلوں ہی میں نہیں ہے بلکہ ہماری احادیث صحیحہ میں بھی ہے۔“

(ضرورة الامام ص ۱۵، خزائن ج ۱۳ ص ۴۸۵)

جھوٹ نمبر ۵۱..... ”ایسا ہی احادیث میں بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا۔ اب ہر ایک داناسمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے۔“ (کتاب البریہ حاشیہ ص ۲۴۲، ۲۴۳، خزائن ج ۱۳ ص ۲۶۰، ۲۶۱)

نور! اول تو حدیث ہی موضوع ہے (دیکھو میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۶۰) دوسرے مغالطہ وہی و دروغلوئی کی بدترین مثال اور کم علمی و جہالت کی مکروہ تصویر ہے۔ اس لئے کہ اس موضوع و ضعیف روایت میں ”نہ کدعہ“، ”نہ قدہ“ اور ”نہ کدیہ“ بلکہ لفظ ”کرعہ“ ہے۔ جس کو مرزائیت کے مجدد کی جدت طراز طبع نے کدعہ کو مخفف قادیان بنا کر اپنا الوسیدھا کرنا چاہا ہے۔

جھوٹ نمبر ۵۲..... ”احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ مسیح نے مختلف ملکوں کی (بعد واقعہ صلیب) بہت سیاحت کی ہے..... لیکن جب کہا جائے کہ وہ کشمیر میں بھی گئے تھے تو اس سے انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ جس حالت میں انہوں نے مان لیا کہ حضرت مسیح نے اپنی نبوت کے ہی زمانہ میں بہت سے ملکوں کی سیاحت بھی کی تو کیا وجہ کہ کشمیر جانا ان پر حرام تھا۔“

(تحفہ گولڈویہ حاشیہ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۷)

جھوٹ نمبر ۵۳..... ”اور حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں (قادیان) کا نام موجود ہے۔“

(ریویو ج ۲ نمبر ۱۱، ۱۲، بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۳۷)

جھوٹ نمبر ۵۴..... ”آیا ایس ادلہ وبراہین دراثبات دعاوی من کفایت نمیکنند کہ قرآن کریم جمیع قرائن وعلامات رامذکور ساختہ بلکہ نام مرانیز بیان نمودہ ودر احادیث از ایراد لفظ کدہ نام قرئیہ من (قادیان) درج فرمودہ ودر دیگر احادیث مسطور است کہ بعثت ایس مسیح موعود (مرزا قادیانی) برسر قرن چہار دہم خواهد بود۔“

(تذکرۃ الشہادتین ص ۳۸، خزائن ج ۲۰ ص ۴۰)

جھوٹ نمبر ۵۵..... ”بلکہ در احادیث صحیحہ مسطور است کہ مسیح موعود در ہند مبعوث خواهد گردید۔“ (تذکرۃ الشہادتین ص ۳۸، خزائن ج ۲۰ ص ۴۰)

جھوٹ نمبر ۵۶..... ”اور بعض (احادیث) بتاتی ہیں کہ مسیح حکم عدل امام اور خلیفۃ اللہ ہو کر آئے گا اور سب معاملہ اس کے اختیار میں ہوگا اور بجز اس وحی کے جو چالیس برس تک ہوتی رہے گی اور کسی کا اتباع نہ کرے گا اور اس وحی سے قرآن کریم کے بعض احکام منسوخ کر دے گا اور کچھ زیادہ کرے گا۔“

(حمامتہ البشری حاشیہ ص ۲۲، خزائن ج ۷ ص ۲۰۳)

نور! جن احادیث میں یہ تمام مضمون مذکور ہے اگر ان کو شرائط مذکورہ کے موافق بیان کر تو ایک من مٹھائی بطور شکر یہ حاصل کرو۔

جھوٹ نمبر ۵۷..... ”حدیثوں سے صاف طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ آخری زمانہ میں آنحضرت ﷺ بھی دنیا میں ظاہر ہوں گے۔“ (نزول المسح حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۴)

جھوٹ نمبر ۵۸..... ”ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔“ (ایام الصلح ص ۴۲، خزائن ج ۱۴ ص ۲۷۳)

نور! حدیث کی کسی مستند کتاب میں لفظ عیسیٰ علیہ السلام کی زیادتی کے ساتھ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ حدیث کی مخرج و مسند کتابوں اور صحیح مرفوع متصل حدیثوں میں بلا زیادتی لفظ عیسیٰ علیہ السلام یہ الفاظ ہیں۔ ”لوکان موسیٰ حیاً ماوسعہ الا اتباعی“ (دیکھو مسند احمد ج ۳ ص ۳۸۷، مشکوٰۃ ص ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنتہ، مرقاۃ ج ۱ ص ۲۵۱، باب الاعتصام بالکتاب والسنتہ، عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۵۰۷) اس لئے اس دروغ میں مرزا قادیانی کی خود غرضی و مطلب پرستی کے ساتھ آپ کی کم علمی و جہالت بھی روشن ہے۔

جھوٹ نمبر ۵۹..... ”اے عزیز تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص (مرزا قادیانی) کو تم نے دیکھ لیا۔ جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔“

(اربعین نمبر ۲۷ ص ۱۳، خزائن ج ۷ ص ۴۴۲)

نور! جن بہت سے پیغمبروں نے مرزا قادیانی کی زیارت کی تمنا ظاہر کی ہے اور جن تمام نبیوں نے مرزا قادیانی کے زمانہ اور وقت کی بشارت دی ہے ان کے اسماء گرامی کے ساتھ ساتھ یہ بتایا جائے کہ وہ تمنائیں و بشارتیں کس صحیفہ و کتاب میں ہیں؟۔ امید ہے کہ امت مرزائیہ اپنے پیغمبر کو اس امر میں ضرور سچا ثابت کرے گی۔ ورنہ پھر ہماری طرف سے ”لعنت اللہ علی الکاذبین“ کا ابدی تحفہ قبول کرے۔

جھوٹ نمبر ۶۰..... ”ہاں میں (مرزا قادیانی) وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا اور پھر خدا نے ان کی معرفت بڑھانے کے لئے منہاج نبوت پر اس قدر نشانات ظاہر کئے کہ لاکھوں انسان ان کے گواہ ہیں۔“ (فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۵۱)

نور! جن سارے نبیوں کے زبانی وعدہ پر مرزا قادیانی تشریف فرما عالم ہوئے ہیں وہ وعدہ کس کتاب میں ہے اور کیا ہے۔ اگر مرزائیت اپنے نبی کی لاج کو خاک آلود نہیں دیکھنا چاہتی تو فوراً سارے نبیوں کے زبانی وعدہ کو منصفہ شہود پر لائے:

دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

جھوٹ نمبر ۶۱..... ”میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے (مرزا قادیانی) مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے۔ وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کرائے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔“ (تذکرۃ الشہادتین ص ۶۳، خزائن ج ۲۰ ص ۶۴)

نور! کیا ان تمام نبیوں کی وہ خبریں جو مرزا قادیانی کی آمد و صداقت کے متعلق ہیں کسی معتبر کتاب میں مع حوالہ عبارت دکھلائی جاسکتی ہیں۔ غلند یو! اگر کچھ ہمت ہو تو اٹھو اور اپنے رسول کی عزت و آبرو رکھ لو۔

جھوٹ نمبر ۶۲..... ”صاحب تفسیر (تفسیر ثنائی) لکھتا ہے کہ ابو ہریرہؓ فہم قرآن میں ناقص تھا اور اس کی درانت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابو ہریرہؓ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درانت و فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔“ (براین احمدیہ ج ۵ ص ۲۳۲، خزائن ج ۲۱ ص ۴۱۰)

نور! اگر اس تفسیر ثنائی سے مراد مرزا قادیانی کے سخت جان حریف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری ہیں۔ تو یہ ایک اعجازی جھوٹ ہے اور اگر اس سے مراد تفسیر مظہری مصنفہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پٹی ہے۔ تو یہ کراماتی جھوٹ ہے۔ بہر حال دونوں صورتوں میں یہ ایسا جھوٹ جو اعجاز و کرامت کے حدود سے باہر نہیں ہو سکتا۔

جھوٹ نمبر ۶۳..... ”انبیاء علیہم السلام گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگادی ہے کہ وہ (مرزا قادیانی) چودہویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا نیز پنجاب میں ہوگا۔“

(اربعین نمبر ص ۲۳، خزائن ج ۱۷ ص ۳۷۱)

نور! جن گذشتہ نبیوں کے کشوف نے مرزا قادیانی کے زمانہ پیدائش کو چودہویں صدی کے سر اور جائے پیدائش کو پنجاب مقرر کر کے قطعی مہر لگادی ہے۔ غلمد یو! اگر کچھ ایمانی غیرت کی جھلک موجود ہے تو اٹھو اور انبیاء علیہم السلام گذشتہ کے کشوف مذکورہ کو منظر عام پر لا کر اپنے کرشن اوتار کو سرنگونی و ذلت و خواری سے بچاؤ۔

جھوٹ نمبر ۶۴..... ”خدا کی تمام کتابوں میں خبر دی گئی تھی کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پہلے گی اور حج روکا جائے گا اور ذوالسنین ستارہ نکلے گا اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا۔“

(اعجاز احمدی ص ۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۸)

مرزا نیو! خدا کی تمام کتابوں سے اس مضمون کو ثابت کر کے اپنے حضرت صاحب کے دامن سے کذب و دروغ کی نجاست دور کرو۔ نہیں تو ”خدا کی لعنت ہے ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں۔“

جھوٹ نمبر ۶۵..... ”تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن کریم کسے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر آخر تک تمام دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔“

(لیکچر سیا لکھٹ ص ۶، خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۷)

نور! تمام نبیوں کی جن کتابوں اور قرآن کریم کی آیتوں میں یہ مضمون موجود ہے اس کی صحیح عبارت مستند طریق سے پیش کر کے مرزائیت کی پیشانی سے اس اتہام کی سیاہی کو دور کرو۔

جھوٹ نمبر ۶۶..... ”کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔“

(لیکچر سیا لکھٹ ص ۷، خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۸)

نور! تمام نبیوں کی ایسی شہادت کن کن آسمانی و غیر آسمانی کتابوں میں درج ہے۔ معہ حوالہ صفحہ و کتاب و عبارت مدلل طور پر بیان کی جائیں۔

جھوٹ نمبر ۶۷..... ”غرض یہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔“

(لیکچر سیا لکھٹ ص ۸، خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۹)

نور! تمام نبیوں کی یہ متفق علیہ تعلیم جن آسمانی کتابوں میں درج ہو ان کے نام و عبارت کی زیارت کے ہم بھی مشتاق ہیں۔ ورنہ کاذوبوں، مفسر یوں پر بے شمار لعنت۔

جھوٹ نمبر ۶۸..... ”القصہ میری سچائی پر یہ ایک دلیل ہے کہ میں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظاہر ہوا ہوں۔“
(لیکچر سیالکوٹ ص ۸، خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۹)

نور! مرزا قادیانی جن نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی اور تقرر کردہ ہزار جن کتابوں و صحیفوں میں تحریر ہو اس کو بیان کرو نہیں تو افتراء علی الانبیاء علیہم السلام کی سزا جہنم کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے؟

جھوٹ نمبر ۶۹..... ”سو جیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کی سیر کی ہوگی اور پھر جموں سے یاراولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے۔ چونکہ مسیح ایک سرد ملک کے آدمی تھے۔ اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً وہ صرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے اور اخیر مارچ یا اپریل کے ابتداء میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہوگا اور چونکہ وہ ملک بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل کر لی ہوگی اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام ہی کی اولاد ہوں۔“
(مسیح ہندوستان میں ص ۷۰، خزائن ج ۱۵ ص ۷۰)

نور! مرزا قادیانی نے اس عبارت میں ایسے صاف و صریح دس جھوٹ پیٹ بھر کر اگلے ہیں کہ دنیا کے کاذب و مفتری بھی اس کو دیکھ کر متحیر و ششدر ہیں۔ کیا مرزائیت ان امور بالا میں اپنے ”مرشد اعظم“ کو راست باز ثابت کرے گی۔ دیدہ باید

جھوٹ نمبر ۷۰..... ”اور ان کی (یعنی اہل کشمیر کی) پورانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ جس کو قریباً انیس سو برس آئے ہوئے گزر گئے۔“
(تحفہ گولڑویہ ص ۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۰)

نور! یہ بھی مرزا قادیانی کا طبع زاد افسانہ ہے جس کی تمام تر بنیاد کذب و افتراء پر ہے۔ اس لئے اگر قادیانیت اپنے رہنما اکبر کی صداقت کو نمایاں کرنا چاہتی ہے۔ تو اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں کے نام و عبارت سے ملک کو روشناس کرائے ورنہ پھر وہی تحفہ پیش خدمت کیا جائے گا۔ جو قدرت نے کاذبوں و مفتریوں کے لئے مخصوص کیا ہے۔

جھوٹ نمبر ۷۱..... ”اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں دو ایسی باتیں جمع ہوئی ہیں کہ کسی دوسرے نبی میں وہ دونوں جمع نہیں ہوئیں۔ ایک یہ کہ

انہوں نے کامل عمر پائی یعنی ایک سو پچیس برس زندہ رہے۔ دوم یہ کہ انہوں نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی اس لئے نبی سیاح کہلائے۔“ (مسج ہندوستان میں ص ۵۵، خزائن ج ۱۵ ص ۵۵) نور! یہ بھی مرزا قادیانی کا ایک سفید مگر اعجازی جھوٹ ہے۔ اگر غلمدیت اپنے پیغمبر کو جہنم کے انگاروں سے بچانا چاہتی ہے تو فی الفور اسلام کے تمام فرقوں کی کتب معتبرہ سے ان دو مسلم و متفق علیہ باتوں کو پیش کرے ورنہ ”کاذب و مفتری کا انجام ذلت و رسوائی ہے۔“

(ملخصاً حقیقت الوحی ص ۲۴۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۵۳)

جھوٹ نمبر ۷۲..... ”غرض تمام صحابہ کا اجماع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر تھا۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کی موت پر اجماع ہو گیا تھا..... اس اجماع کی وجہ سے تمام صحابہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے قائل تھے۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۵، خزائن ج ۲۲ ص ۳۷)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک ایسا اعجازی جھوٹ ہے کہ اگر مرزائیت کے اولین و آخرین بھی جمع ہو کر ایڑی و چوٹی کا زور صرف کر دیں۔ لیکن اس کو کہ تمام صحابہ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر اجماع تھا اور تمام صحابہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے قائل تھے۔ ہرگز ہرگز نہیں ثابت کر سکتے اس لئے مفتری و کاذب پر اللہ و رسول ﷺ اور تمام مسلمانوں کی ابدی لعنت ہو اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی نے اپنے اس بے نظیر جھوٹ کو اپنی متعدد تصانیف ”ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص ۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۵، تحفہ گولڈ ویہ ص ۶، ۶۶، ۵۷، خزائن ج ۱۷ ص ۹۵، ۱۶۴، ۱۸۴، ضمیمہ تحفہ گولڈ ویہ ص ۱۱۸، خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۵، براہین احمدیہ ص ۱۱۹، ۲۰۳، نصرۃ الحق ص ۴۳، خزائن ج ۲۱ ص ۵۵“ میں بیان کیا ہے جو مستقل کئی ایک جھوٹ شمار کئے جاسکتے ہیں۔

جھوٹ نمبر ۷۳..... ”عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے۔ جو قرآن و حدیث میں ان لفظوں سے بیان کی گئی تھی۔ جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت کا یہ نشان ہے۔“

(اعجاز احمدی ص ۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۸، ضمیمہ تحفہ گولڈ ویہ ص ۸، خزائن ج ۱۷ ص ۴۹، تحفہ گولڈ ویہ ص ۶۴، خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۵) نور! کتاب اعجاز احمدی ۱۹۰۲ء کی مطبوعہ ہے لیکن اس وقت سے لے کر آج تک مکہ و مدینہ کے درمیان ریل کی تیاری تو درکنار پیمائش بھی نہیں ہوئی۔ لیکن مرزا قادیانی کا الہامی کذب ملاحظہ فرمائے کہ لکھتے ہیں ”مدینہ اور مکہ کے درمیان ریل تیار ہو رہی ہے۔“ اس سلسلہ میں ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لئے مرزا قادیانی کے چند پیغمبرانہ لطائف پیش خدمت کئے جاتے ہیں۔ امید کہ مرزا قادیانی کو قوت حافظہ و عمدگی دماغ کی دوا دیں گے۔

-۱ ضمیمہ تحفہ گولڈ ویہ ص ۸، خزائن ج ۷ ص ۴۹ مطبوعہ ۱۹۰۲ء میں لکھتے ہیں کہ ”مکہ و مدینہ میں بڑی سرگرمی سے ریل تیار ہو رہی ہے۔“ اور تحفہ گولڈ ویہ ص ۴۷، خزائن ج ۷ ص ۱۶۵ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ:
-۲ ”اب تو دمشق سے مکہ معظمہ تک ریل بھی تیار ہو رہی ہے“ اور ”ص ۱۶۴، خزائن ج ۷ ص ۱۹۵“ میں ہے۔
-۳ ”نئی سواری (ریل) کا استعمال اگرچہ بلاد اسلامیہ میں قریباً سو برس سے عمل میں آ رہا ہے۔“
-۴ ”اب خاص طور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ریل تیار ہو جانے سے پوری ہو جائے گی اور اس صفحہ میں ہے۔“ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہو کر مدینہ میں آئے گی۔ وہی مکہ معظمہ میں آئے گی۔“ اور اسی صفحہ میں چند سطروں کے بعد یہ لکھتے ہیں۔
-۵ ”چنانچہ یہ کام بڑی سرعت سے ہو رہا ہے اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہو جائے۔“ اور چشمہ معرفت حاشیہ ص ۴، خزائن ج ۲۳ ص ۸۲ میں جو مرزا قادیانی کے انتقال کرنے سے چھ روز پیشتر ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں لکھتے ہیں۔
-۶ ”جب مکہ اور مدینہ میں اونٹ چھوڑ کر ریل کی سواری شروع ہو جائے گی۔“ حالانکہ آپ ۱۹۰۲ء ہی میں مکہ و مدینہ کے درمیان ریل جاری کر چکے ہیں اور یہاں ۱۹۰۸ء تک بھی اس کا اجراء نہیں ہوا۔ یہ اعجازی کرامت نہیں ہے تو اور کیا ہے اور اسی کتاب کے ص ۳۰۶، خزائن ج ۲۳ ص ۳۲۱، ۳۲۲ میں ہے۔
-۷ ”ان دنوں یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ایک سال تک مکہ اور مدینہ میں ریل جاری کر دی جائے۔“ اور اربعین نمبر ص ۲، خزائن ج ۷ ص ۷۵ حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ جو چشمہ معرفت سے تقریباً آٹھ سال پیشتر شائع ہو چکی ہے کہ:
-۸ ”ابھی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے لوگوں کے لئے ایک بھاری نشان ظاہر ہوا ہے..... پس یہ کس قدر بھاری پیش گوئی ہے جو مسیح کے زمانہ کے لئے اور مسیح موعود کے ظہور کے لئے بطور علامت تھی۔ جو ریل کی تیاری سے پوری ہو گئی۔“ اور اسی کتاب اربعین نمبر ص ۱۳، خزائن ج ۷ ص ۳۹۹ میں فرماتے ہیں کہ:

۹..... ”مکہ اور مدینہ میں بڑی سرگرمی سے ریل تیار ہو رہی ہے۔“

اب نواقوال سے کوئی ایک بھی قول پورا ہوا؟۔

جھوٹ نمبر ۷..... ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔“

(چشمہ مستحی ص ۱۱، خزائن ج ۲۰ ص ۳۲۶)

نور! مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جس کذب بیانی و دروغ گوئی سے

توہین کی ہے۔ اس کے ثبوت میں مرزا قادیانی کی تصنیفات کا حرف حرف شاہد ہے اور اس مقولہ

مذکورہ کے دروغ بے فروغ ہونے پر خود مرزا قادیانی کی دوسری تحریر شہادت دے رہی ہے۔ لکھتے

ہیں کہ ”ہم نہیں کہہ سکتے کہ نعوذ باللہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ

تھے۔“ (ضرورة الامام ص ۷، خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۸)

مرزا نیو! مرزا قادیانی کے ان دونوں مختلف قولوں میں سے ایک یقینی طور پر جھوٹ

ہے۔ اس لئے کہ تمہارے پیشوا کہتے ہیں۔ ”دروغلو ہونے پر اختلاف و تناقض بھی شاہد ہے۔“

انجام آتھم ص ۱۹، خزائن ج ۱۱ ص ۹، اور ”تناقض سے لازم آتا ہے کہ دو تناقض باتوں میں سے

ایک جھوٹی ہو یا غلط ہو۔“ چشمہ معرفت ص ۱۸۸، خزائن ج ۲۳ ص ۱۹۶۔ سچ ہے دروغ گور حافظہ

نبا شد اسی وجہ سے مرزا قادیانی نے اپنے متعلق فرمایا ہے۔ ”حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا“

(نسیم دعوت حاشیہ ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۹، ریویو ج ۲ نمبر ۴ ص ۱۵۳ حاشیہ، اپریل ۱۹۰۳ء)

جھوٹ نمبر ۷..... ”یسوع در حقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔“

(حاشیہ ست پنجن ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۵)

نور! مرزا قادیانی نے ”توضیح مرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲، دعوة الحق ملاحظہ تہ

حقیقت الوحی ص ۸، خزائن ج ۲۲ ص ۶۲۰، نصرۃ الحق ص ۳۳، خزائن ج ۲۱ ص ۴۳، تحفہ گولڑویہ

ص ۱۲۰، خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۹، انجام آتھم ص ۴۲، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۱“ میں یہ تسلیم کیا ہے کہ

یسوع عیسیٰ مسیح ابن مریم دراصل ایک ہی ہیں۔ اس لئے اس عبارت کے یہ معنی ہوئے کہ معاذ اللہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرگی کے باعث دیوانہ تھے۔ جو سراسر جھوٹ اور بدترین گستاخی ہے۔

مرزا نیو! کیا ایک سچا نبی مرگی و دماغی امراض میں مبتلا ہو کر شرعی و عقلی حیثیت سے نبوت کے فرائض

انجام دے سکتا ہے؟۔ دلائل قطعہ اور واقعات سے ثبوت پیش کرو نہیں تو اللہ کی لعنت کا ذب

و مفتری پر۔

جھوٹ نمبر ۶..... ”مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۹۰، خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۶)

نور! حضرت مجدد صاحب کی عبارت مذکورہ میں مرزا قادیانی نے جس خیانت مجرمانہ و چراغداشته جرات سے کام لیا ہے اس پر قیامت تک علمی دنیا لعنت و نفرت کا وظیفہ پڑھ کر مرزا قادیانی کی روح کو ایصال ثواب کرے گی۔ کیا کوئی غلمدی جرات کر سکتا ہے کہ متذکرہ عبارت مکتوبات امام ربائی میں دکھلا کر اپنے پیشوا کو خانوں و کذابوں کی قطار سے علیحدہ کر دے۔ جھوٹ نمبر ۷..... ”بٹالوی صاحب کارئیس المتکبرین ہونا صرف میرا ہی خیال نہیں بلکہ کثیر گروہ مسلمانوں کا اس پر شہادت دے رہا ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۹، خزائن ج ۵ ص ۱۵۹)

نور! مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ان لوگوں میں سے ہیں جو مرزائیت کے شجرہ خبیثہ کے پھلنے و پھولنے میں ایک حد تک مانع رہے۔ اس لئے مرزائیت کے پیغمبر کے لئے یہ ضروری تھا کہ ان کو رئیس المتکبرین کہہ کر مسلمانوں کے ایک کثیر گروہ کے ذمہ جھوٹی شہادت کا الزام لگائے۔ کیا مرزائیت اپنے پیغمبر اعظم کو راست باز ثابت کرنے کے لئے مسلمانوں کے کثیر گروہ کی ان شہادتوں کو منظر عام پر لائے گی۔ جن کا ذکر مرزا قادیانی نے کیا ہے۔

جھوٹ نمبر ۸..... ”مگر خدا نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) پیدائش میں بھی اکیلا نہیں رکھا بلکہ کئی حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں۔“

(حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۰۰، خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۲)

نور! مرزا قادیانی کا حضرت مریم صدیقہ کی طہارت و عصمت پر کس قدر گھناؤنا و گندہ اتہام ہے کہ انسان اس کے تصور سے بھی کانپ اٹھتا ہے۔ آہ وہ صدیقہ و طاہرہ جس کی پاکدامنی و عفت شعاری پر قرآن کریم نے شہادت دی ہے۔ آج اس فرقہ ملعونہ کے قائد اعظم کے ہاتھوں معاذ اللہ داغدار بن رہی ہے۔ تفو اے چرخ گردوں تفو! مسلمانو! کیا اب بھی تم کو مرزائیت کے ایمان و اسلام میں شک و شبہ کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ مرزا قادیانی ایک ”پیغمبر کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف، اور یہ خیانت، اور یہ جھوٹ، اور یہ دلیری، اور یہ شونجی ان باتوں کا تصور کر کے بدن کا نپتا ہے۔“

جھوٹ نمبر ۷۹..... ”دوسری گواہی اس حدیث (ان لمہدینا آیتین) کے صحیح اور مرفوع متصل ہونے پر آیت ”فلا یظہر علیٰ غیبہ احد الا من ارتضے من رسول“ میں ہے کیونکہ یہ آیت..... علم غیب صحیح اور صاف کارسولوں پر حصر کرتی ہے۔ جس سے بالضرورت متعین ہوتا ہے کہ ان لمہدینکی حدیث بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے۔“

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۹، خزائن ج ۱ ص ۱۳۵ حاشیہ، حقیقت الوحی ص ۱۹۷، خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۴)
نور! مرزا قادیانی نے بڑی چراغ داشتہ جرأت کے ساتھ ایک غیر مرفوع روایت بلکہ قول کو مرفوع متصل حدیث قرار دے کر سراسر کذب و افتراء کا ارتکاب کیا۔ اس لئے کہ خود ہی اس روایت کو مجروح و غلط کہتے ہیں کہ:

الف..... ”مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔“ (حاشیہ حقیقت الوحی ص ۲۰۸، خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۷)

ب..... ”میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں۔ تمام مجروح و مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں صحیح نہیں اور جس قدر افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے۔ کسی اور میں ایسا نہیں ہوا۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۶)

بایں ہمہ مرزا قادیانی کا ان لمہدینا آیتین کو حدیث مرفوع متصل قرار دینا کذب و افتراء کی بدترین مثال ہے۔ لہذا غلمد یو! اگر اپنے پیشوا اکبر کو جہنم کے انگاروں سے بچانا چاہتے ہو تو اس کو حدیث مرفوع متصل ثابت کرو۔ مگر پھر بھی مرزا قادیانی کا دامن کذب کی آلودگی سے صاف نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ پھر اس کو مخدوش و مجروح و غیر صحیح کہنا جھوٹ ہوگا۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش

من انداز قدت رامے شناسم

جھوٹ نمبر ۸۰..... ”اور یہ روایتیں (حضرت مسیح کے ایک سو پچیس برس زندہ رہنے اور دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کرنے کی) نہ صرف حدیث کی معتبر اور قدیم کتابوں میں لکھی ہیں۔ بلکہ تمام مسلمانوں کے فرقوں میں اس تو اتر سے مشہور ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔“

(مسیح ہندوستان میں ص ۵۶، خزائن ج ۱۵ ص ۵۶)
نور! ایسی روایتیں حدیث کی جن معتبر و قدیم کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ ان کے نام و عبارت کے اظہار کی ضرورت ہے اور یہ روایتیں جو تمام مسلمانوں کے فرقوں میں درجہ تو اتر و شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ ان کی شہرت و تو اتر کو تمام اسلامی فرقوں کی کتب معتبرہ سے ثابت کرو ورنہ ”لعنة الله علی الكاذبین“

جھوٹ نمبر ۸۱..... ”قرآن اور توریت سے ثابت ہے کہ آدم بطور توام پیدا ہوا تھا۔“

(ضمیمہ تریاق القلوب ص ۱۶۰، خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۵)

نور! کیا مرزائیت کے کسی لال میں یہ ہمت ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے آدم علیہ السلام کا توام (جوڑا) پیدا ہونا دکھلا کر اپنے مہا گرو کی دروغ گوئی کا قفل توڑ دے۔

جھوٹ نمبر ۸۲..... ”یہ وہ حدیث ہے۔ (نواس بن سمعان کی) جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس الحدیث امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔“

نور! مرزا قادیانی کا امام بخاری پر یہ اتہام ہے کہ امام موصوف نے اس حدیث کو ضعیف سمجھ کر چھوڑ دی ہے کیوں کہ امام بخاری نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ میں اس کو ضعیف سمجھ کر چھوڑ رہا ہوں۔ ورنہ مرزائیت کا یہ مذہبی فرض ہے کہ مرزا قادیانی کو اس امر میں سچا ثابت کرے۔

جھوٹ نمبر ۸۳..... ”یہ بھی یاد رہے کہ قرآن کریم میں بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔“ (کشتی نوح ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۵) مرزا سیو! اگر کچھ ہمت ہے تو اس مضمون کو قرآن کریم کی کسی آیت میں دکھلاؤ اور اپنے پیشوائے اعظم کے چہرہ سے اس جھوٹ کی سیاہی کو دور کرو۔

جھوٹ نمبر ۸۴..... ”یہ تمام دنیا کا جانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ و یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیش گوئی بغیر شرط تو بہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے۔“

نور! اس متفق علیہ عقیدہ کی مجھے بھی تلاش ہے امید کہ مرزائیت اس کا پورا پتہ بتا کر اپنے کرشن کا حق نمک ادا کرے گی۔

جھوٹ نمبر ۸۵..... الف..... ”ہمارے نبی کریم ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے۔“

ب..... ”تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے اور آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت یہی کہا تھا کہ مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں میں خدا کا ہوں اور خدا کی طرف جاؤں گا۔“

(چشمہ معرفت ص ۲۸۶، خزائن ج ۲۳ ص ۲۹۹)

نور! مرزا قادیانی نے جس دلیرانہ حیثیت سے اس گندہ جھوٹ سے اپنی زبان و قلم کو آلودہ کیا ہے وہ رہتی دنیا تک ان کے لئے باعث ننگ و عار ہے۔ اگر قادیانیت اپنے مقدس رسول کو سرنگوں و نگو سار دیکھنا گوارا نہیں کر سکتی تو اپنے کیل کانٹوں سے درست ہو کر اس امر کو تاریخ کی سچی روشنی میں ثابت کرے کہ آنحضرت ﷺ کے گیارہ بیٹے پیدا ہو کر فوت ہو گئے تھے۔ ورنہ ”لعنة الله على الكاذبين“ اور مشہور حدیث کی وعید جہنم سے مرزا قادیانی کا بچنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

جھوٹ نمبر ۸۶..... ”اور علم نحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ تونی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسا مفعول بہ ہو۔ ہمیشہ اس جگہ تونی کے معنی مارنے اور روح قبض کرنے کے آتے ہیں۔“ (تحفہ گوڑویہ ۴۵، خزائن ج ۱ ص ۱۶۲)

نور! مرزا سیو! اگرچہ تم کو اپنے مرشد اکبر کے جھوٹ کو بیچ کر دکھانے کا جادو گروں و طلسم سازوں سے بھی زائد کمال حاصل ہے۔ مگر مرزا قادیانی کے اس اعجازی جھوٹ کو علم نحو کی کسی چھوٹی سی چھوٹی کتاب میں بھی نہیں دکھلا سکتے ہو۔ اگر کچھ سچائی و ایمان کی جھلک موجود ہے۔ تو اٹھو اور اپنے مسیح موعود کو سیلاب لعنت سے بچاؤ۔

جھوٹ نمبر ۸۷..... ”ہم نے صد ہا طرح کے ظہور اور فساد دیکھ کر کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا تھا اور کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کو فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ تر روشن دکھلایا گیا۔“ (براہین احمدیہ ج ۲ ص ۲، خزائن ج ۱ ص ۶۲)

جھوٹ نمبر ۸۸..... ”ہم نے کتاب براہین احمدیہ کو تین سو براہین قطعیہ و عقلیہ پر مشتمل..... تالیف کیا ہے۔“ (اشتہار مندرجہ براہین احمدیہ ج ۲ ص ۵، خزائن ج ۱ ص ۶۶، ۶۷)

نور! مرزا قادیانی نے جو براہین احمدیہ میں صداقت اسلام کے تین سو مضبوط اور محکم دلائل قطعیہ عقلیہ لکھے ہیں۔ اس کی زیارت ہم بھی کرنا چاہتے ہیں۔ امت مرزائیہ سے امید ہے کہ ان تین سو دلائل کو براہین احمدیہ میں دکھلا کر اپنے پیغمبر کو کذب و دروغ کی آلودگی سے علیحدہ کرنے کی کوشش کرے گی۔ دیدہ باید!

جھوٹ نمبر ۸۹..... ”ان براہین کے بیان میں جو قرآن شریف کی حقیقت اور افضلیت پر بیرونی شہادتیں ہیں۔“ (براہین احمدیہ ج ۲ ص ۴، ۵، ۱۲، خزائن ج ۱ ص ۶۱۱)

نور! مرزا قادیانی جن بیرونی شہادتوں کا سبز باغ دکھایا ہے کیا کوئی ہے کہ جو براہین احمدیہ میں سے قرآن کریم کی حقیقت و افضلیت کی بیرونی شہادتیں نکال کر دکھائے اور مرزا قادیانی کو کذب و افتراء کی زد سے بچائے۔

جھوٹ نمبر ۹۰..... ”مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ کاذب ہے۔“

(اربعین نمبر ۳ ص ۹، خزائن ج ۷ ص ۳۹۴، ضمیمہ تحفہ گوڑویہ ص ۶، خزائن ج ۷ ص ۱۷۵)

نور! مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری اور مولوی اسماعیل صاحب علی گڑھی نے یہ مضمون اپنی کس کتاب میں تحریر کیا ہے۔ کتاب کا نام معہ تعین صفحہ و عبارت کے پیش کرو اور اپنے رسول برحق کو کذب و افتراء کی وعید سے بچاؤ۔

جھوٹ نمبر ۹۱..... ”جواب شبہات الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والسخیح جو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی خرافات کا مجموعہ ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۱۹۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۷۱)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک ایسا اعجازی جھوٹ ہے جس کی سچائی کے لئے مرزائیت کے تمام فرزندوں میں سرا سیمگی و عاجزی پھیلی ہوئی ہے اور طلسم سازی کے تمام اوزار و اسباب بیکار ہو گئے ہیں۔ کیونکہ رسالہ مذکورہ حضرت حکیم الامت مولانا الشاہ اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی کا تصنیف کردہ ہے اور رسالہ کے سرورق پر جلی حرفوں سے آپ کا اسم گرامی بحیثیت مصنف کے لکھا ہے۔ مگر مرزا قادیانی کی پیغمبرانہ نگاہ کو نہیں معلوم کیا ہو گیا تھا۔ جو ایسی صاف و صریح شے بھی نظر نہیں آئی اور ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ کی زندہ مثال پیش کر دی۔ مرزا نیو! دیکھتے ہو کہ تمہارے مہدی موعود دریائے کذب میں کس طرح غوطہ لگا رہے ہیں ہمت ہو تو نکالو۔

جھوٹ نمبر ۹۲..... ”جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے سب ہلاک

ہوئے۔“ (اخبار بدر ج ۲ نمبر ۵۲ ص ۵، مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء، چشمہ معرفت ص ۳۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۳)

نور! کیا غلمد بیت کے حاشیہ نشین ان سب ہلاک ہونے والوں کی فہرست اسماء شائع کر کے مرزا قادیانی کو سچا ثابت کریں گے۔ حالانکہ صوفی عبدالحق صاحب امرتسری نے ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر مرزا قادیانی کے ساتھ مباہلہ کیا۔ جس کی وجہ سے مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرے اور صوفی صاحب موصوف ان کے بعد فوت ہوئے۔ غلمد یو! کہو یہ کون سا دھرم ہے

جھوٹ نمبر ۹۳..... ”خدا تعالیٰ نے یونس علیہ السلام نبی کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل کرنے کا وعدہ دیا تھا اور وہ قطعی وعدہ تھا۔ جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہ تھی۔ جیسا کہ تفسیر کبیر ص ۱۶۴ اور امام سیوطی کی تفسیر درمنثور میں احادیث صحیحہ کی رو سے اس کی تصدیق موجود ہے۔“

(انجام آتھم ص ۳۰ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۱۷۵)

جھوٹ نمبر ۹۴..... ”جس حالت میں خدا اور رسول اور پہلی کتابوں کے شہادتوں کی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیش گوئی میں بظاہر کوئی بھی شرط نہ ہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈال دی جاتی ہے تو پھر اس اجماعی عقیدہ سے محض میری عداوت کے لئے منہ پھیرنا اگر بد ذاتی و بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے۔“ (انجام آتھم ص ۳۱، ۳۲ حاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۱۱۵ ایضاً)

مرزا سیو! نزول عذاب کا قطعی وغیر مشروط خدائی وعدہ قرآن کریم کے کس پارہ و سورہ میں ہے اور وہ آ حدیث صحیحہ و اجماعی عقیدہ بھی نقل کرو۔ تاکہ تمہارے حجر اسود صاحب کی راست بازی کی قلعی کھل جائے۔

جھوٹ نمبر ۹۵..... ”اس کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہ ہوئی۔“ (تحفہ گولڈ ویس ص ۳۹، خزائن ج ۱ ص ۱۵۳)

نور! یہ بالکل رنگین جھوٹ اور حضور ﷺ پر شرمناک افتراء ہے کہ آپ نے حدیبیہ کی پیش گوئی کے پورا ہونے کی تعیین کر دی تھی۔ کیا غلمدیت کا کوئی فرزند اس امر کو معتبر کتب سے مدلل کر کے اپنے بیت اللہ کے ناصیہ سے اس تاریک داغ کو دور کر سکتا ہے۔

جھوٹ نمبر ۹۶..... ”وعید یعنی عذاب کی پیش گوئیوں کی نسبت خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ خواہ پیش گوئی میں شرط ہو یا نہ ہو تضرع اور توبہ اور خوف کی وجہ سے ٹال دیتا ہے۔“

(تحفہ غزنویہ ص ۶، خزائن ج ۱ ص ۱۵۶)

نور! وعید کی پیش گوئیوں کے تخلف و ٹال دینے کو سنت الہیہ قرار دینا دروغ بے فروغ ہے کیا مرزائیت کے خواجہ تاشوں میں اتنی غیرت ہے کہ اس سنت الہی کو کس معتبر و مستند کتاب میں دکھلا کر اپنے امام الزمان کو کذب و دروغ کی ذلت سے بچائیں گے۔

جھوٹ نمبر ۹۷..... ”کیا یونس علیہ السلام کی پیش گوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا۔ حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا اس پر مشکل تھا کہ اس طرح نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ٹال دے۔“

(تمتہ حقیقت الوجی ص ۱۳۳، خزائن ج ۲ ص ۲۲، ۵۷۰، ۵۷۱)

نور! مرزا قادیانی کا اپنی نکاح والی جھوٹی پیش گوئی کو حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی کے ہم پلہ و یکساں قرار دینا اور پھر اس دلیری سے یہ کہنا کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا تھا..... الخ!

اور ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا گیا۔ درحقیقت منہ بھر کر صاف جھوٹ بولنا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس ناطق فیصلہ کا کسی آسمانی کتاب میں ذکر ہے اور نہ اس کی منسوخی کا اور اسی طرح یہ کہنا کہ یونس علیہ السلام کی پیش گوئی میں کوئی شرط نہیں تھی۔ سفید جھوٹ ہے۔ ”ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین“

جھوٹ نمبر ۹۸..... ”میں نے نبیوں کے حوالے بیان کر دئے حدیثوں اور آسمانی کتابوں کو آگے رکھ دیا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

نور! مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی کے سلسلہ میں جن جن آسمانی کتابوں اور حدیثوں کو آگے رکھ دیا تھا۔ ان کے اسماء کے ساتھ ساتھ ان کی صحت و اعتبار کو بھی پیش کیا جائے ورنہ بغیر اس کے انگاروں سے کھیلنا ہے۔

جھوٹ نمبر ۹۹..... ”اس پیش گوئی (نکاح محمدی بیگم) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے اس سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ ”یتزوج ویولد لہ“ یعنی موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تیزو ج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے۔ اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے۔ جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے۔ جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔“

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷ حاشیہ)

نور! دنیا جانتی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ پیش گوئی مرزا قادیانی کے نکاح محمدی بیگم کی تصدیق کے لئے ہرگز نہیں فرمائی تھی۔ بلکہ درحقیقت یہ پیش گوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کا اس کو اپنے نکاح کے لئے کہنا سراسر افتراء و کذب ہوا۔ دوسرے یہ کہ جب مرزا قادیانی کا نکاح باوجود سعی بسیار محمدی بیگم سے نہیں ہوا اور مرزا قادیانی داغ مفارقت و حسرت و ارمان لئے ہوئے پیوند زمین ہو گئے۔ تو اس سے (معاذ اللہ) یہ لازم آتا ہے کہ حضرت صادق مصدوق علیہ السلام کی پیش گوئی جھوٹی نکلی۔ جو آنحضرت ﷺ پر مرزا قادیانی کا ایک ناپاک اتہام و افتراء ہے۔ جس کی سزا علاوہ روسیاہی و خواری کے نار جہنم بھی ہے۔

نکاح آسمانی ہو مگر بیوی نہ ہاتھ آئے
رہے گی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

جھوٹ نمبر ۱۰۰..... ”قرآن کریم کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری دنیا میں دست بدست سزا پالیتا ہے۔ خدائے قادر و غیور اس کو امن میں نہیں چھوڑتا اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے۔“ (انجام آتھم ص ۴۹، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

جھوٹ نمبر ۱۰۱..... ”ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہیں کہ ایسا افتراء کبھی کسی زمانہ میں چل نہیں سکا اور خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے والے جلد ہلاک کئے گئے ہیں۔“ (انجام آتھم حاشیہ ص ۶۳، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

نور! قرآن کریم کی جن نصوص قطعیہ سے یہ مضمون صاف طور ثابت ہو رہا ہے۔ اس کی زیارت کے ہم منتظر ہیں اور خصوصاً مرزا قادیانی کی وہ نہایت کامل تحقیقات کی جانب بھی ہماری آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ اگر غلمدیت ان نصوص و کامل تحقیقات کو صاف بیان کرے تو بہت ممکن ہے کہ..... کے ناصیہ کا ذبہ سے اس دروغ کی سیاہی دھل جائے۔

جھوٹ نمبر ۱۰۲..... ”آ نحضرت ﷺ نے صاف طور پر فرمادیا تھا کہ میری وفات کے بعد میری بیبیوں میں سے پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔ چنانچہ آ نحضرت ﷺ کے روبرو ہی بیبیوں نے باہم ہاتھ ناپنے شروع کر دئے۔ چونکہ آ نحضرت ﷺ کو بھی اس پیش گوئی کی اصل حقیقت سے خبر نہ تھی اس لئے منع نہ کیا کہ یہ خیال تمہارا غلط ہے۔“

(ازالہ اوہام ص ۴۰۰، ۴۰۱، خزائن ج ۳ ص ۳۰۷)

جھوٹ نمبر ۱۰۳..... ”جب آ نحضرت ﷺ کی بیبیوں نے آپ کے روبرو ہاتھ ناپنے شروع کئے تھے۔ تو آپ کو اس غلطی پر متنبہ نہیں کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے۔“

(ازالہ اوہام ص ۶۸۸، خزائن ج ۳ ص ۴۷۱)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی سراسر کذب و افتراء ہے کہ آ نحضرت ﷺ کے روبرو بیبیوں نے ہاتھ ناپنے شروع کر دئے تھے اور آپ ﷺ نے دیکھ کر بھی منع نہیں فرمایا کیونکہ حدیث نبوی میں نہ یہ الفاظ ہیں اور نہ آپ ﷺ کی یہ رائے تھی۔ بلکہ یہ صرف نبوت کے بہروپ بدلنے والے مرزا قادیانی کے دماغ کی مجددانہ پیداوار ہے اور نیز یہ کہنا کہ آپ ﷺ (معاذ اللہ) اس غلطی پر تاحیات قائم رہے اور آپ ﷺ کو متنبہ نہیں کیا گیا۔ یہ ایک ایسا گستاخانہ حملہ و شرمناک افتراء ہے جس سے انسان حدود ایمان و اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ پیغمبر سے آگرچہ اجتہادی غلطی ہو سکتی ہے۔ مگر اس غلطی پر وہ قائم نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ مرزا قادیانی بھی فرماتے ہیں کہ ”انبیاء علیہم السلام غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے۔“

(اعجاز احمدی ص ۶۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳)

جھوٹ نمبر ۱۰۴..... ”اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن کریم پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ ”انا انزلناہ قریباً من القادیان“ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ قادیان کا نام بھی قرآن کریم لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن کریم کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن کریم میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھلایا گیا تھا۔“ (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۷۷، خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

نور! دنیا پر یہ امر روشن ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایک نقطہ اور ایک ایک حرف مسلمانوں کے سینوں و سفینوں میں منقوش ہے۔ مگر بایں ہمہ مرزا قادیانی کا مجددانہ شان سے یہ کہنا کہ واقعی طور پر یہ الہامی عبارت ”انا انزلناہ قریباً من القادیان“ اور قادیان کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن کریم میں موجود ہے۔ سفید جھوٹ اعجازی دروغ نہیں ہے تو کیا ہے؟۔ اگر غلمدیت کے نمک خواروں و خواجہ تاشوں کو اپنے امام الزمان کی نگوساری دیکھنا گوارا نہیں ہے تو اٹھیں اور مسلمانوں و اسلام کے موجودہ قرآن کریم میں قادیان کا نام اور وہ الہامی عبارت دکھلائیں اور اگر انہوں نے اس قرآن کریم میں دکھلایا ”جو مرزا قادیانی کے منہ کی باتیں ہیں؟۔“ (حقیقت الوحی ص ۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۸۷) تو اس سے کذب کی سیاہی نہیں دور ہو سکتی۔

جھوٹ نمبر ۱۰۵..... ”دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑہا انسان مرجاتے ہیں اور کروڑہا اس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتے ہیں اور کروڑہا اس کی مرضی سے فقیر سے امیر اور امیر سے فقیر ہو جاتے ہیں۔“ (کشتی نوح ص ۳۷، خزائن ج ۱۹ ص ۴۱)

نور! مرزا سیو! اگر ہمت ہو تو اپنے نبی مرزا قادیانی کے اس مبالغہ آمیز کذب کو واقعات اور حقائق کی روشنی میں ثابت کرو ورنہ اپنے مسیح موعود کے فرمان کو یاد رکھو کہ ”خدائے غیور کی لعنت اس شخص پر ہے جو مبالغہ آمیز باتوں سے جھوٹ بولتا ہے۔“

(اعجاز احمدی ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

جھوٹ نمبر ۱۰۶..... ”میں نے چالیس کتابیں تالیف کی ہیں اور ساٹھ ہزار کے قریب اپنے دعویٰ کے ثبوت کے متعلق اشتہارات شائع کئے ہیں۔ وہ سب میری طرف سے بطور چھوٹے

چھوٹے رسالوں کے ہیں۔“

(اربعین نمبر ۳ ص ۲۹، خزائن ج ۱ ص ۴۱۸، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۸، خزائن ج ۱ ص ۷۶)

نور! مرزا قادیانی کے جس قدر شائع کردہ اشتہارات تھے۔ وہ سب تبلیغ رسالت نامی کتاب میں جمع کر دئے گئے ہیں جن کی کل تعداد ۲۶۱ ہے۔ لیکن آپ ان کو ساٹھ ہزار چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں بتلا رہے ہیں۔ یہ جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔ ورنہ مرزا اہیت کے خواجہ تاشوں کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ ان ساٹھ ہزار اشتہارات کو جو چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں ہیں واقعات کی روشنی میں ثابت کر کے مرزا قادیانی کی دروغلوئی کو دور کریں۔

جھوٹ نمبر ۱۰۷..... ”مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے۔“

(ست بجن حاشیہ متعلقہ ص ۱۶۲ ص ۱۰ ج ۳۰۲)

قادیانی مولوی فاضلو!

اٹھو اور اپنے سلطان العلوم کے اس صریح جھوٹ کو سچ ثابت کر کے حق نمک ادا کرو اور بتاؤ کیا ”زید کا لاسد“ میں مشابہت تامہ ضروری ہے؟۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے نبی مرزا قادیانی کے علم و عقل کا بھی دیوالہ نکل چکا تھا۔ کیونکہ خود ہی اس کے برخلاف لکھ کر اپنی کذب بیانی پر مہر کر دیتے ہیں۔ ”مشابہت کے ثابت کرنے کے لئے پوری مطابقت ضروری نہیں ہوا کرتی۔ جیسا کہ اگر کسی آدمی کو کہیں کہ یہ شیر ہے تو یہ ضروری نہیں کہ شیر کی طرح اس کے پنچے اور کھال ہو اور دم بھی ہو اور آواز بھی شیر کی رکھتا ہو۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۸ حاشیہ، خزائن ج ۲ ص ۳۵۹، زوالہ اوہام ص ۶۷، ۶۸ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۱۳۵، ۱۳۶، تحفہ گولڑویہ ص ۶۳، خزائن ج ۱ ص ۱۹۳)

جھوٹ نمبر ۱۰۸..... ”اب تک میرے ہاتھ پر ایک لاکھ کے قریب انسان بدی سے توبہ کر چکا ہے۔“ (ریویو ج ۹ نمبر ۳ ص ۳۳۹، بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۲ء، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۶۰۵)

مرزا قادیانی اس کے تین سال پانچ ماہ تقریباً گیارہ روز کے بعد تخریر فرماتے ہیں۔

جھوٹ نمبر ۱۰۹..... ”میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی۔“ (تجلیات الہیہ ص ۵، خزائن ج ۲ ص ۳۹۷)

نور! اس سے یقینی طور پر یہ امر ثابت ہوا کہ ستمبر ۱۹۰۲ء سے مارچ ۱۹۰۶ء تک تین لاکھ انسانوں نے مرزا قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا قادیانی متواتر ساڑھے تین سال تک صبح چھ بجے سے لے کر شام چھ بجے تک پے در پے بارہ گھنٹہ بیعت لینے میں مصروف رہتے تھے اور ایک مہینہ میں ۱۴۳ اور ایک دن میں ۲۳۸ اور ایک گھنٹہ میں ۱۹ اور ہر تین

منٹ میں ایک انسان کو اپنے دس شرائط بیعت مندرجہ ازالہ اوہام ص ۸۵۳، ۸۵۴، خزائن ج ۳ ص ۵۶۳، ۵۶۴ سنا کر اور اس سے عمل کا وعدہ لے کر اپنے دام نبوت میں پھنساتے رہے۔
مرزا نیو! ایمان سے بتاؤ کیا تمہارے پیشوائے اعظم کی مشغولیت کی بالکل یہی حالت تھی۔ ورنہ پھر یہ مبالغہ گوئی و کذب بیانی مرزا قادیانی کے وقار اعتبار کو خاک آلود کر رہی ہے۔ صفائی کی فکر کرو۔

جھوٹ نمبر ۱۰..... ”اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی پاپا یہ ثبوت نہیں پہنچتا۔“

(ازالہ اوہام ص ۳۰۷، خزائن ج ۳ ص ۲۵۶، ۲۵۷)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی کرامتی جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ قرآن کریم سے ان پرندوں کا پرواز کرنا ثابت ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی خود اس امر کے معترف ہیں۔ فرماتے ہیں کہ: ”حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸، خزائن ج ۵ ص ۶۸)

مرزا نیو! تناقص و اختلاف کی وجہ سے ان دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹ ہے۔ (دیکھو انجام آختم ص ۱۹، خزائن ج ۱۱ ص ۱۹، چشمہ معرفت ج ۲۳ ص ۱۸۸، خزائن ج ۲۳ ص ۱۹۶) تعجب ہے کہ پھر ایسے کونبی، مسیح، مہدی ماننے میں تمہیں غیرت دامن گیر نہیں ہوتی۔

جھوٹ نمبر ۱۱..... ”مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے ہیں اور میری تائید میں ظہور میں آئے۔ اگر ان کے گواہ ایک جگہ کا اکٹھے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اس کی فوج ان گواہوں سے زائد ہو۔“

(اعجاز احمدی ص ۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۸)

نور! مرزا قادیانی کے اس مبالغہ آمیز جھوٹ کی وہی تصدیق کرے گا جو ایمان کے ساتھ عقل سے بھی خالی ہو۔ لیکن جس کا دل و دماغ ایمان و عقل سے آراستہ ہے۔ وہ اس عبارت کی پرزور تکذیب کر کے مرزا قادیانی کو..... تاجدار بادشاہ تسلیم کرے گا۔

جھوٹ نمبر ۱۲..... ”قرآن کریم خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔“

(حقیقت الوحی ص ۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

نور! جس طرح یہ سچ ہے کہ قرآن کریم خدا کی کتاب ہے اسی طرح یہ جھوٹ ہے کہ قرآن کریم مرزا قادیانی کے منہ کی باتیں ہیں۔ مرزا نیو! یہ منہ اور مسور کی دال۔ ”حلوہ خور دن روئے باید“

جھوٹ نمبر ۱۱۳..... ”ہمارے نبی ﷺ کو بعض پیش گوئیوں میں خدا کر کے پکارا گیا ہے۔“
 (حقیقت الوحی ص ۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶)

نور! جن پیش گوئیوں میں حضور ﷺ کو خدا کر کے پکارا گیا ہے۔ ان کی صحیح عبارت معہ حوالہ کتب معتبرہ کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ امت مرزائیہ نقل کر کے اپنے رسول کا حق نمک ادا کرے گی۔

جھوٹ نمبر ۱۱۴..... ”جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں۔ تمام مجروح و مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں۔“
 (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۸۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۶)

جھوٹ نمبر ۱۱۵..... ”اکابر محدثین کا یہی مذہب ہے کہ مہدی کی حدیثیں سب مجروح اور مخدوش بلکہ اکثر موضوع ہیں اور ایک ذرہ ان کا امتیاز نہیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۸۶، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۶)

نور! مرزا قادیانی نے تمام محدثین و اکابر محدثین کا نام لے کر نہ صرف دھوکہ دیا ہے بلکہ حضرات محدثین کے مقدس گروہ پر ایک شرمناک اتہام باندھا ہے۔ نیز مہدی کی تمام احادیث کو موضوع غیر معتبر مجروح مخدوش قرار دینا سراسر جھوٹ ہے۔ ورنہ پھر آپ نے اپنی خانہ ساز مہدویت کے ثبوت میں روایت ان لمہدینا آیتین کو حدیث مرفوع متصل بنا کر کیوں پیش کی؟۔

جھوٹ نمبر ۱۱۶..... ”میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ قرآن کریم کی تفسیر کر کے شائع کرنا میرا کام ہے۔ دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ جیسا مجھ سے۔“
 (ازالہ اوہام ج ۲ ص ۳۱۵، خزائن ج ۳ ص ۵۱۸)

نور! کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے کوئی تفسیر قرآن کریم کی شائع کی۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت نے گوارا نہیں کیا کہ اس کے کالم میں غلمدیت کے جراثیم پیوست کئے جائیں۔ اس لئے مرزا قادیانی کو اس میں بھی ناکام و نامراد کیا۔ جیسا کہ مرزائیت کے سعادت مند فرزند منشی قاسم علی لکھتے ہیں کہ ”تفسیر اگرچہ فی نفسہ اسلام کی ایک خدمت ہے۔ مگر وہ تفسیر ہرگز تفسیر نہیں کہلا سکتی جس کا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اشتیاق تھا۔“

(اخبار فاروق ۷ نومبر ۱۹۲۹ء)

جھوٹ نمبر ۱۱..... الف..... ”اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جائے گا اور تمام ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گی۔“

(ایام الصلح اردو ص ۱۳۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۱)

ب..... ”کیونکہ وحدت قومی اسی نائب النبوت (مرزا قادیانی) کے عہد سے وابستہ کی گئی..... یہ عالم گیر غلبہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔“

(چشمہ معرفت ص ۸۳، خزائن ج ۳۲ ص ۹۱)

نور! یہ امر مسلم ہے کہ مرزا قادیانی بقول خود مسیح موعود اور اس عہدے کے انچارج تھے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ تمام ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں اور ہر چہار طرف صرف اسلام ہی اسلام نظر آتا۔ مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایسا ہوا؟۔ بلکہ مرزا نبیت کے اصول پر تمام ملل باطلہ کا ہلاک ہونا اور ایک ہی مذہب کو سب لوگوں کا قبول کر لینا ناممکن ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ ”یہ تو غیر ممکن ہے کہ تمام لوگ مان لیں کیونکہ بموجب آیت ”و كذلك خلقهم“ اور بموجب آیت ”وجاعل الذین اتبعوک..... الخ!“ سب کا ایمان لانا خلاف نص صریح ہے۔“

(ضمیمہ تحفہ گوڑ ویہ ص ۳۶، حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۷۴)

”اور یہ خیال کرنا کہ کوئی ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ تمام لوگ اور تمام طبائع ملت واحدہ ہو جائیں گی یہ غلط ہے۔“

(تحفہ گوڑ ویہ حاشیہ ص ۲۱۸، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۹)

اور مرزا نبیت کے نقار خانہ کی طوطی اپنے مالک کے خلاف اس طرح سے چبک رہی ہے کہ ”ابناء آدم کا ایک عقیدہ پر جمع ہو جانا نہ صرف خلاف قرآن اور خلاف اسلام ہے۔ بلکہ خود عقل اور سنت الہیہ کے خلاف ہے۔“

(الفضل ج ۱۷ نمبر ۹۹ ص ۲۰، ۲۱، ۲۰، ۱۹۳۰ء)

جھوٹ نمبر ۱۱۸..... ”میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔“

(تریاق القلوب ص ۱۵، خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۵)

نور! ناظرین کرام! مرزا قادیانی کی عمر کا اکثر حصہ اور پچاس الماریوں کو پیش نظر رکھ کر فرمائیے کہ ان نبی (یعنی مرزا قادیانی) کی دروغلوئی و لاف زنی میں کچھ شبہ ہو سکتا ہے اور اسی سے مرزا قادیانی کے ان بلند بانگ تبلیغی سرگرمیوں کا پول کھل رہا ہے۔ جن کو ان کی امت در بدر اچھالتی پھرتی ہے۔ اس لئے کہ جب مرزا قادیانی نے اپنی گرانمایہ عمر کے اکثر حصہ یا جوج ماجوج

دجال اعظم قوم انگریزی کی حمایت و اعانت میں صرف کی اور بقیہ عمر کو اپنی مسیحیت و نبوت و دیگر دعویٰ کی شکست و ریخت کی درنگی میں لگائی تو اسلامی تبلیغ کا افسانہ شیخ چلی کا افسانہ بن کر رہ جاتا ہے۔ اللہ اکبر یہ وہ مسیح موعود ہیں جو عیسائیت کے ستون کو گرانے آئے تھے۔ لیکن اس کے استیصال و تخریب کے بجائے خود ہی اپنی عمر کے اکثر حصہ کو اس کی حمایت و اعانت میں فخر و مباہات کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

وہ اور شور عشق میرے جی میں بھر گئے

کیسے مسیح تھے کہ جو بیمار کر گئے

کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی کل تصانیف اسی (۸۰) کے قریب ہیں۔ پیغام صلح ص ۲، ۱۷ اگست ۱۹۳۲ء اور ۲۶۱ اشتہارات ہیں۔ (تبلیغ رسالت) اگر ان میں سے مرزا قادیانی کی خانہ ساز نبوت و مصنوعی مسیحیت و دیسی مہدویت و دیگر اختراعی دعویٰ کے مکر و سہ کر رمضان میں و دلائل کے انبار اور ان کی تعلیم و شیخیوں کے پشتارہ کو دور کر دیا جائے اور اس طرح آپ نے اپنے مخالفین کو جو کچھ تلخ تر جوابات و انبیاء علیہم السلام، علماء اسلام کو گالیاں مرحمت فرمائی ہیں۔ ان سب کو علیحدہ کر لیا جائے تو پھر ان پچاس الماریوں و عمر کا اکثر حصہ کا سر بستہ راز طشت از بام ہو کر مرزا قادیانی اور ان کی امت کی ذلت و خواری کا باعث ہو جاتا ہے۔

نہ تم صدے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے

نہ کھلتے راز سر بستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

جھوٹ نمبر ۱۱۹..... ”میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صد ہا نشان ظاہر ہوئے۔“

(ملخصاً تذکرۃ الشہادتین ص ۳۴، خزائن ج ۲۰ ص ۳۶، اکتوبر ۱۹۰۳ء)

نور! اور اسی کتاب کے اسی صفحہ میں دوسرے کے بعد ہی آپ کی کذب آمیز اعجازی ترقی نے ”ان صد ہا نشان کو دو لاکھ سے زائد نشان بنا دیا۔“ مگر اسی پر بس نہیں بلکہ اس کتاب کے ”ص ۴۱، خزائن ج ۲۰ ص ۴۳، ۶۳، ۶۵“ میں آپ نے بیک جست ”دس لاکھ“ سے زیادہ نشان حاصل کر لئے۔ مگر بایں ہمہ مرزا قادیانی کی ان معجز نماذمی ترقیوں نے آپ کی کذب بیانی و لغو گوئی پر مہر لگا دی ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۲۰..... ”پھر ہزار چہارم کے دور میں ضلالت نمودار ہوئی اور اسی ہزار چہارم میں سخت درجہ پر بنی اسرائیل بگڑ گئے اور عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ خشک ہو گیا اور اس کا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں ہوا۔“

(لیکچر سیالکوٹ ص ۶۷، خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۷)

نور! مرزا نیو! اگر اپنے گرو کو راست باز دیکھنا چاہتے ہو تو تاریخ اور واقعات کی سچی روشنی میں اس امر کو ثابت کرو کہ عیسائی مذہب ہزار چہارم میں تخم ریزی کے ساتھ خشک ہو گیا۔

جھوٹ نمبر ۱۲۱..... ”اس فقرہ میں دان ایل نبی بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے جو محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جب بارہ سو نوے ۱۲۹۰ برس گزریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس ۱۳۳۵ ہجری تک اپنا کام چلائے گا۔ یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا۔“

نور! مرزا قادیانی کو اس پیش گوئی کے مطابق ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہنا ضروری تھا۔ لیکن آپ نے اس قدر عجلت کی ہے کہ ۱۳۲۶ھ میں وقت مقررہ سے نو برس پیشتر تشریف لے گئے تاکہ دنیا اس امر کا مشاہدہ کر لے کہ ”دروغلو کو خدا تعالیٰ اسی جہان میں ملزم اور شرمسار کر دیتا ہے۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڈ ویس ۴، خزائن ج ۷ ص ۴۱)

چنانچہ اس کے باعث مرزائیت کچھ ایسی شرمسار و سراسیمہ ہو رہی ہے کہ کچھ بنائے نہیں بنتی۔

جھوٹ نمبر ۱۲۲..... ”اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اتر آئے گا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ”یوما یأتی ربک فی ظلل من الغمام“ یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔ یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ دکھلائے گا۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۵۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۸)

نور! یہ عربی عبارت جو آیت قرآنی کے حوالہ سے لکھی گئی ہے۔ سراسر جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ موجودہ قرآن کریم میں یہ آیت نہیں ہے۔ البتہ اگر اس قرآن کریم میں ہو جو مرزا قادیانی کے ”منہ کی باتیں ہیں“ تو بعد از قیاس نہیں دوسرا جھوٹ یہ ہے کہ اس جھوٹی و مصنوعی آیت کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں اس کا بھی ذکر نہیں۔

جھوٹ نمبر ۱۲۳..... ”پس اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ ہزار پنجم میں یعنی الف خامس میں ظہور فرمائے ہوئے نہ کہ ہزار ششم میں اور یہ حساب بہت صحیح ہے کیونکہ یہود اور نصاریٰ کے علماء کا تو اترا سی پر ہے اور قرآن کریم اسی کا مصداق ہے۔“

(حاشیہ تحفہ گولڈ ویس ۱۵۱، خزائن ج ۷ ص ۲۴۷)

نور! یہود و نصاریٰ کے علماء کا تو اتر اور قرآن کریم کی تصدیق پیش کر کے مرزا قادیانی کو راست باز ثابت کرو۔ حالانکہ مرزا قادیانی اس کے برخلاف اسی کتاب کے (حاشیہ ص ۱۵۰، خزائن ج ۱ ص ۲۲۶) میں تحریر فرما چکے ہیں کہ ”امر واقعی اور صحیح یہ ہے کہ بعثت نبوی ہزار ششم کے آخر میں ہے۔ جیسا کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بالاتفاق گواہی دے رہی ہیں۔“ قادیانیو! اپنے مجدد کا فرمان سنو کہ ”جھوٹے کے کلام میں تناقص ضرور ہوتا ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۱، خزائن ج ۲ ص ۲۵)

جھوٹ نمبر ۱۲۴..... ”بہر حال ہمارے بھائی مسلمانوں پر لازم ہے کہ گورنمنٹ (برطانیہ) پر ان کے دھوکوں سے متاثر ہونے سے پہلے بے حد طور پر اپنی خیر خواہی ظاہر کریں۔ جس حالت میں شریعت اسلام کا یہ واضح مسئلہ ہے۔ جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جس کے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہوں قطعاً حرام ہے۔“ (ضمیمہ شہادۃ القرآن ص ۱۲، خزائن ج ۶ ص ۳۸۹، حاشیہ)

نور! غلمدیت کے حلقہ بگوش شریعت اسلام کے اس واضح مسئلہ اور تمام مسلمانوں کے اتفاق کو وضاحت سے ثابت کر کے اپنے نبی (مرزا قادیانی) کے ناموس نبوت کو پاک و صاف کریں۔

جھوٹ نمبر ۱۲۵..... ”چنانچہ جس قیصر کو ہمارے نبی ﷺ نے خط لکھا تھا۔ جس کا ذکر صحیح بخاری میں پہلے صفحہ میں ہی موجود ہے۔“ (انجام آقظم ص ۳۹، خزائن ج ۱ ص ۳۹ حاشیہ)

نور! قیصر کا ذکر بخاری شریف کے پہلے صفحہ میں نہیں اس لئے جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۲۶..... ”اور نبیوں کی پیش گوئیوں میں تھا کہ امام آخر الزمان میں یہ دونوں صفتیں (روح القدس سے تائید یافتہ اور مہدی ہونا) اکٹھی ہو جائے گی۔“

(اربعین نمبر ۲ ص ۱۲، خزائن ج ۱ ص ۳۵۹ حاشیہ)

جھوٹ نمبر ۱۲۷..... ”جس شخص (مرزا قادیانی) کو تمام نبی ابتداء دنیا سے آنحضرت ﷺ تک عزت دیتے آئے..... بلکہ خدا کی کتابوں میں اس کی عزت انبیاء علیہم السلام کے ہم پہلور کھی گئی ہے۔“ (اربعین ص ۲۲ نمبر ۲، خزائن ج ۱ ص ۳۶۹)

جھوٹ نمبر ۱۲۸..... ”ہم مکہ میں مرے گے یا مدینہ میں۔“

(البشری ج ۲ ص ۱۰۵، تذکرہ ص ۵۹۱)

نور! مرزا قادیانی جس جگہ اور جس حالت میں مرے ہیں وہ دنیا پر روشن ہے کہ آپ نے بمرض ہیضہ بمقام لاہور پاخانہ میں جان دی۔ مرزا قادیانی نے سچ فرمایا کہ ”ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے..... ایسا بذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۲۶، خزائن ج ۲۱ ص ۲۹۲)

قادیانی ممبرو! کہو یہ کون سا دھرم ہے؟۔

جھوٹ نمبر ۱۲۹..... ”اور یہ بالکل صحیح ہے کہ ہم کہیں کہ داؤد علیہ السلام کرشن تھا یا کرشن داؤد علیہ السلام تھا۔“ (نصرۃ الحق ص ۹۰، خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۷)

نور! حضرت داؤد علیہ السلام کو ہندو کرشن کا مصداق بتانا یا ان کو حضرت داؤد علیہ السلام کہنا یہ صرف مرزا قادیانی ہی کی پیغمبرانہ جرأت و بیباکی یا مجددانہ کذب و افتراء ہے۔

مرزا نیو! اس کو یاد رکھو کہ ”جھوٹے پراگر ہزار لعنت نہ سہی پانچ سو سہی۔“

(ازالہ ص ۸۶۶، خزائن ج ۳ ص ۵۷۲)

جھوٹ نمبر ۱۳۰..... ”اگر میرے رسالہ تحفہ گولڈویہ اور تحفہ غزنویہ کو ہی دیکھو..... جن کو آپ لوگ صرف دو گھنٹہ کے اندر بہت غور اور تامل سے پڑھ سکتے ہیں۔“

(اربعین نمبر ۲ ص ۲۳، خزائن ج ۱ ص ۳۷۰)

نور! تحفہ گولڈویہ جو ۲۶۲۰ کی تقطیع کے دو سواڑ میں (۲۳۸) صفحوں میں پھیلی ہوئی ہے اور ہر صفحہ میں تیس سطر ہیں۔ صرف وہی دو گھنٹہ کے اندر تامل و غور سے نہیں پڑھی جاسکتی اور اگر تحفہ غزنویہ کو بھی شامل مطالعہ و غور کر لی جائے تو اس کا کذب عظیم ہونا اور بھی عیاں ہو جاتا ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کی یہ مبالغہ آمیز کذب بیانی جو واقعات کے سراسر مخالف ہے۔ ان کی نبوت کے پردہ کو چاک کر رہی ہے۔ مرزا نیو! رفو کی فکر کرو۔

جھوٹ نمبر ۱۳۱..... ”اور چونکہ یہ بات مسلمانوں کے عقیدہ میں داخل ہے کہ آخری زمانہ میں ہزار ہا مسلمان کہلانے والے یہودی صفت ہو جائیں گے اور قرآن کریم کے کئی ایک مقامات میں بھی یہ پیش گوئی موجود ہے۔“

(کشتی نوح ص ۴۳، ۴۴، خزائن ج ۱۹ ص ۴۷)

نور! غلند یو! قرآن کریم کی ایسی پیش گوئیوں کو جو حسب تحریر مرزا قادیانی ایک دو جگہ نہیں بلکہ کئی ایک مقامات میں موجود ہیں۔ نقل کر کے بتاؤ کہ کیا ان آیتوں سے اس مضمون کی پیش گوئی کو حضور ﷺ و صحابہ کرامؓ وا کا بر ملت نے بھی استنباط فرمایا ہے۔ کیونکہ تمہارے پیغمبر تحریر کرتے

ہیں کہ ”قرآن کی جو تاویل و تفسیر نہ خدا اور رسول ﷺ کے علم میں ہو اور نہ صحابہؓ و تابعین و اولیاء و ابدال کے علم میں ہو وہ قابل اعتبار نہیں۔“

(ملخصاً آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص ۲۲۷، خزائن ج ۵ ص ۲۲۷)

نیز یہ بات مسلمانوں کا عقیدہ کیوں کر ہوئی اسلام کی معتبر کتب سے اس کا ”عقیدہ“ ہونا ثابت کرو نہیں تو اس بات کو یاد رکھو کہ ”دروغلو انسان کتوں و بندروں سے بھی بدتر ہوتا ہے۔“

(ملخصاً ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۲۶، خزائن ج ۲۱ ص ۲۹۲)

جھوٹ نمبر ۱۳۲..... ”چنانکہ درقرآن کریم مسطور است وانبیاء علیہم السلام سابقین ہم ازاں خبر داده اند کہ وبائے مهلك (طاعون) دراں جزء زماں آنچنانا پدید گرد دکہ بیچ قصبہ یاقریہ ازاں مستثنیٰ نخواهد ماند!“

نور! مرزائیت کی پوجا کرنے والے بتائیں کہ قرآن کریم کی کس آیت میں اس کا ذکر ہے اور کیا آنحضرت ﷺ و صحابہ کرامؓ و اکابر امت نے اس آیت کی ایسی تفسیر کی ہے۔ و نیز جن انبیاء سابقین نے اس خبر سے مرزا قادیانی کو مطلع فرمایا ہے۔ اس سے بھی صفحہ قرطاس کو مزین کریں۔ ورنہ مرزا قادیانی کے پردہ نبوت کا تار تارا لگ ہو رہا ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۳۳..... ”درقرآن کریم وکتب احادیث و دیگر صحف مسطور است کہ دراں ایام یک مرکب جدید حادث گرد دکہ بزور آتش حرکت نماید..... پس آن مرکب در عرف هندوستان ریل نامند!“

(تذکرۃ الشہادتین ص ۲۴، خزائن ج ۲۰ ص ۲۵)

نور! قرآن کریم و صحف انبیاء کی جن آیتوں میں یہ امر مسطور ہے اس کو پیش کر کے بتاؤ کہ کن کن صحابیوں اور بزرگوں نے ان آیتوں کی یہ تفسیر کی ہے۔ نہیں تو ”خدا کے جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے۔ بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔“ (الرابعین نمبر ۳ ص ۱۲، خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۸)

اصل عبارت یہ ہے کہ ”سید صاحب (سر سید احمد خان صاحب)..... اس کی (قرآن کریم کی) تعلیم اور اس کی ہدایتوں سے ایسے دور جا پڑے کہ جو تاویل میں قرآن کریم کی نہ خدا تعالیٰ کے علم میں تھیں نہ اس کے رسول کے علم میں نہ صحابہ کے علم میں نہ اولیاء اور قطبوں اور غوثوں اور ابدال کے علم میں..... وہ سید صاحب کو سوجھیں۔“

(حاشیہ آئینہ کمالات اسلام ص ۲۲۷، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

جھوٹ نمبر ۱۳۴..... ”حضرت حق سبحانہ وعم برہانہ مرا برسرقرن چہار دہم مامور فرمودہ است ودلائل وبراہین لاتعدد لاتحصے متعلق تصدیق من بجهة بصیرت شما مہیا گردانیدہ واز فوق آسمان تاسطح زمین بردعاوی من آیات بینات خویشتن راہو یداساخت چنانچہ جمیع انبیاء کرام علیہم السلام بربعثت من خبردادہ اند!“

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۳، خزائن ج ۲۰ ص ۶۴)

جھوٹ نمبر ۱۳۵..... ”یہ تین نبی یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ اور مسیح علیہ السلام اور یونس علیہ

السلام قبر میں زندہ ہی داخل ہوئے اور زندہ ہی اس میں رہے اور زندہ ہی نکلے۔“

(ست بچن حاشیہ ص ۱۶۲، خزائن ج ۱۰ ص ۳۱۰)

نور! مرزائیت کی پرستش کرنے والوں کا یہ فرض ہے اس قول میں مرزا قادیانی کو سچا

ثابت کر کے ان کی نبوت کی لاج رکھیں نہیں تو ”دروغلو کا انجام ذلت و رسوائی ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۲۴۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۵۳)

جھوٹ نمبر ۱۳۶..... ”لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے

(حماتہ البشری ص ۲۱، خزائن ج ۷ ص ۲۰۲)

ہوگا۔“

نور! صرف یہی ایک سفید و سیاہ جھوٹ مرزا قادیانی کی مصنوعی نبوت کے تار تار کو

الگ کرنے کے لئے کافی سے زائد ہے۔ اس لئے کہ صحیح حدیثوں میں نزول ”من السماء“

کا لفظ موجود ہے۔ مگر مرزائیت کے پیغمبر اعظم کی پیغمبرانہ نگاہیں کچھ اس قدر دھندلی اور غبار آلود

تھیں کہ اس کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں آسمان کا لفظ تک نظر نہ آیا اور اس علمی بے بضاعتی

و کوتاہ نگاہی کے باوجود آپ کے کمالات و خیالات کی ان بلند پروازیوں اور وسعت علمی و دعویٰ

ہمہ دانی کی شیخیوں اور تعلیموں پر نظر ڈالئے۔ جو آپ کی یا امت مرزائیہ کی کتابوں میں خود

کے مالک ہیں۔ حالانکہ واقعات و حالات آپ کے مسیلمتہ الکذاب ہونے میں تو شک و شبہ کو راہ

نہیں دیتے البتہ انسانیت کو مشتبہ بتاتے ہیں۔

وہ حدیث جس میں آسمان کا لفظ موجود ہے ملاحظہ فرما کر مرزا قادیانی کی دروغلوئی پر یہ

کہئے کہ ”جھوٹے پراگر ہزار لعنت نہیں تو پانچ سو سہی۔“ (ازالہ اوہام ص ۸۶۶، خزائن ج ۳ ص ۵۷۲)

.....۱ ”عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ کیف اذانزل

ابن مریم من السماء فيکم وامامکم منکم“

(بیہقی کتاب الاسماء والصفات ص ۲۲۲ طبع بیروت)

.....۲ عن ابن عباس مرفوعاً قال الدجال اول من يتعبه

سبعون الفاً من اليهود عليهم السيجان (الی قوله) قال ابن عباس قال رسول اللہ ﷺ فعند ذلك ينزل أخى عيسى بن مریم من السماء!

(کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث نمبر ۳۹۷۲۶)

اور خود مرزا قادیانی بھی اس لفظ آسمانی کی تصدیق و تائید کرتے ہیں کہ:

”صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب آسمان

سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔“

(ازالہ اوہام ص ۸۱، خزائن ج ۳ ص ۱۴۲)

”آپ (آنحضرت ﷺ) نے فرمایا تھا کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر سے جب اترے گا

تو دوزرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔“

(تشیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵۱ نمبر ۲)

قادیانیو! مرزا قادیانی مسیح موعود (نبی) کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور

جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی ان باتوں کا تصور کر کے بدن کا نپتا ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۳، ۱۱۴، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۸)

جھوٹ نمبر ۱۳۷..... ”یہ حدیث بہت صحیح ہے جو ابن ماجہ نے لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ

”لامہدی الاعیسیٰ“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۸۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۶)

نور! بالکل جھوٹ ہے اس لئے کہ محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے۔

”الاشاعة لاشراط الساعة ص ۲۳۶، طبع جدہ“ میں ہے کہ ”مماورد فی بعض الحدیث انه

لا مہدی الاعیسیٰ بن مریم مع کو نہ ضعیفاً عند الحفاظ يجب تاويله..... انه

حدیث ضعیف خالف احادیث صحیحہ“

جھوٹ نمبر ۱۳۸..... ”قرآن کریم میں اوّل سے آخر تک جس جس جگہ توفیٰ کا لفظ آیا

ہے ان تمام مقامات میں توفیٰ کے معنی موت ہی لئے گئے ہیں۔“

(ازالہ ص ۲۳۶ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۲۴)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک سفید جھوٹ ہے اس لئے کہ مندرجہ ذیل آیتوں میں

توفیٰ کے معنی موت کے نہیں ہیں۔

.....۱ ”وہوالذی یتوفکم باللیل ویعلم ماجرہتم بالنہار“

(الانعام ۶۰)

.....۲ ”اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی

(الزمر ۴۲)

منامہا“

جھوٹ نمبر ۱۳۹..... ”علم لغت میں یہ مسلم اور مقبول اور متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جہاں خدا

فاعل اور انسان مفعول بہ ہے۔ وہاں بجز مارنے اور کوئی معنی توفیٰ کے نہیں آتے۔“

(تحفہ گوڑویہ ص ۳۳ خزائن ج ۱ ص ۹۰)

نور! اگر قادیانیت کے پوجاری اس مسلم اور مقبول اور متفق علیہ مسئلہ کو علم لغت کی کسی چھوٹی سے چھوٹی یا بڑی سے بڑی کتاب میں دکھائیں تو بہت ممکن ہے کہ ان کے ”کرشن جی کا دلفریب مندر“ منہدم و مسمار ہونے سے محفوظ رہ جائے۔ نہیں تو مرزا قادیانی کے اس فرمان کو یاد رکھو کہ ”اے مفتزی نابکار کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۱، خزائن ج ۲ ص ۲۱ ص ۲۷۵)

جھوٹ نمبر ۱۴۰..... ”پھر اس کے بعد تیرہ سو برس تک کبھی کسی مجتہد اور مقبول امام

پیشوائے انام نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہیں۔“

(تحفہ گوڑویہ ص ۴۲، خزائن ج ۱ ص ۹۲)

جھوٹ نمبر ۱۴۱..... ”الغرض جب کہ میں نے نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ اور اقوال آئمہ

اربعہ اور وحی اولیائے امت محمدیہ اور اجماع صحابہ رضی عنہم بجز موت مسیح علیہ السلام کے اور کچھ نہیں پایا۔“

(تحفہ گوڑویہ ص ۴۲، ۶، ۸، خزائن ج ۱ ص ۹۲، ۹۵، ۹۹)

نور! مرزا قادیانی کا حضرات صحابہ کرام آئمہ اربعہ اور اولیائے امت محمدیہ پر ایک لعنتی

افتراء و اتہام ہے۔ اس لئے کہ اجماع امت مسلمہ اور احادیث صحیحہ متواترہ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کو مدلل کر رہی ہے۔ جن کو بصارت کے ساتھ بصیرت بھی ملی ہے وہ دیکھیں اور غور کریں۔

.....۱ ”روی عن ابی ہریرہ وابن عباس والی العالیۃ وابی

مالک و عکرمۃ والحسن وقتادہ والضحاك وغيرہم قد تواترت الاحادیث عن

رسول اللہ ﷺ انه اخبر بنزول عیسیٰ علیہ السلام قبل یوم القیمۃ

اماماعادلا وحکما مقسطاً..... وقد ذکر الحافظ فی الفتح تواتر نزولہ علیہ

السلام عن ابی الحسین الابری وقال فی التلخیص الخبیر ج ۳ ص ۶۲ من

کتاب الطلاق واما رفع عیسیٰ فاتفق اصحاب الاخبار والتفسیر علی انه رفع ببدنه حیا..... وقال فی الفتح من باب ذکر ادیس لان عیسیٰ ایضاً قدر رفع وهو حی علی الصحیح“ (عقیدۃ الاسلام طبع کراچی ص ۸)

﴿ حضرت ابو ہریرہ و ابن عباس، و ابو العالیہ، ابو مالک، عکرمہ، حسن، قتادہ، ضحاک و دیگر صحابہ کرام سے مروی ہے کہ اس بارہ میں احادیث نبویہ متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے امام عادل اور منصف حاکم ہو کر نازل ہوں گے..... اور حافظ ابن حجر فتح الباری میں ابوالحسین آبری سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متواتر نقل کی ہیں اور حافظ صاحب موصوف تلخیص الحجیر کتاب الطلاق میں فرماتے ہیں کہ تمام محدثین و مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی جسم غصری کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور فتح الباری میں حضرت ادیس علیہ السلام کے ذکر کے سلسلہ میں یہ فرمایا ہے کہ بنا بر صحت مذہب کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ آسمان پر موجود ہیں۔﴾

۲..... ”قال ابن عطیہ واجمعت الامتہ علی ما تضمنتہ الحدیث المتواتر من ان عیسیٰ فی السماء حی انه ینزل فی آخر الزمان“ (بحر المحیط ج ۲ ص ۵۶۷، زیر آیت الذی یتوفکم..... الخ!)

﴿ تمام امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے۔ جیسا کہ احادیث متواترہ اس کی شہادت دے رہی ہیں۔﴾

۳..... ”واجتمعت الامۃ علی ان عیسیٰ حی فی السماء وینزل الی الارض“ (النہر المادج ص ۲ ص ۴۷۳)

﴿ اور تمام امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور زمین پر نزول فرمائیں گے۔﴾

۴..... ”واما لاجماع فقال السفارینی فی الواسع قد اجتمعت الامۃ علی نزولہ ولم یخالف فیہ احد من اهل الشریعة وانہا انکر ذلک الفلا سفة والملاحدة ممن لا یعتد بخلافہ وقد انعقد اجماع الامۃ علی انه ینزل ویحکم بہذہ الشریعة المحمدیہ و لیس ینزل بشریۃ مستقلة عند نزول من السماء وانکانت النبوة قائمة بہ وهو متصف بہا“ (کتاب الاذاعتہ ص ۷۷)

﴿امام سفارینی فرماتے ہیں کہ تمام امت محمدیہ کا اس پر اجماع ہو گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے اور بجز ملحدوں فلسفیوں بددینوں (قادیانیوں) کے اور کوئی اس کا مخالف نہیں ہے اور ان لوگوں کا اختلاف کرنا ناقابل اعتبار ہے اور اس پر بھی تمام امت محمدیہ متفق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر شریعت محمدیہ کی اتباع کریں گے اور کوئی مستقل شریعت لے کر نہ آئیں گے۔ اگرچہ وہ صفت نبوت سے موصوف ہوں گے۔﴾

جھوٹ نمبر ۱۴۲..... ”قرآن کریم کے رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے۔“

(کشتی نوح حاشیہ ص ۶۸، خزائن ج ۱۹ ص ۷۵)

نور! قرآن کریم کی کس آیت کا یہ مضمون ہے اور کیا کسی نے اس آیت سے اس مضمون کو سمجھا ہے۔ نہیں تو ”دروغلو کا انجام ذلت و رسوائی ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۲۴۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۵۳)

جھوٹ نمبر ۱۴۳..... ”مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا۔ دمشق سے شرقی طرف ہے اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جولاءِ ہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے۔“

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ۲۲، خزائن ج ۱۶ ص ۱۶۷، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۸۸)

نور! حالانکہ قادیان لاہور سے شمال و مشرق کی طرف واقع ہے۔ مگر مرزا قادیانی کی جغرافیہ دانی ملاحظہ فرمائیے کہ آپ اس کو گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع کر رہے ہیں تاکہ پنجاب کے پرائمری اسکول کے طالب علم قادیانی پیغمبر کے علم و عقل پر تمسخر و استہزاء کریں اور یہ کہیں کہ:

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

اور مرزا قادیانی کا خود اپنے متعلق کیا ہی بہترین فیصلہ ہے کہ ”ممکن ہے (بلکہ واقع ہے) کہ کئی لوگ میری ان باتوں پر ہنسیں گے یا مجھے پاگل اور دیوانہ قرار دیں۔“

(کشف الغطاء ص ۱۲، خزائن ج ۱۴ ص ۱۹۳)

جھوٹ نمبر ۱۴۴..... ”عیسائیوں نے بہت سے معجزات آپ کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کوئی معجزہ نہیں ہوا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک ایسا صاف و صریح توہین آمیز جھوٹ ہے جس سے مذہبی دنیا کا کوئی فرد انکار نہیں کر سکتا۔ بالخصوص وہ اسلامی فرقہ جس کا ایمان و یقین قرآن کریم کے متعلق ہے اور اس کے سامنے قرآن کریم کے وہ صفحات کھلے ہوئے ہیں۔ جن میں صاف لفظوں میں معجزات کا ذکر موجود ہے۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں کہ ”ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کے صاحب معجزات ہونے سے انکار نہیں۔ بے شک ان کے بھی بعض معجزات ظہور میں آئے ہیں..... قرآن کریم سے بہر حال ثابت ہوتا ہے کہ بعض نشان ان کو دئے گئے تھے۔“

(شہادۃ القرآن حاشیہ ص ۷۶، خزائن ج ۶ ص ۳۳۳)

الحمد للہ کہ مرزا قادیانی نے خود ہی اپنی حق بات کو ناحق بتا کر کاذب بن گئے ہیں۔

(فہو المراد)

جھوٹ نمبر ۱۴۵..... ”عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے مگر ان پڑھے لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا۔“

(ازالہ اوہام ص ۳۲، خزائن ج ۳ ص ۱۱۹)

نور! مرزا قادیانی نے یہ پیش گوئی ۱۳۰۸ھ میں کی تھی۔ جس کو آج ۲۳ برس ہو چکے ہیں۔ مگر کیا مرزائیت کا کوئی سپوت اس امر کو بتا سکتا ہے کہ تعلیم یافتہ ہندوؤں میں کمی ہے بلکہ ان میں ایسی روز افزوں ترقی ہے کہ دوسری قومیں ان کو نگاہ رشک سے دیکھ رہی ہیں۔ کچھ عجب نہیں کہ قدرت نے ہندوؤں میں تعلیم کی ترقی صرف مرزا قادیانی کی پیش گوئی غلط کرنے کے لئے کی ہو۔ غلمد یو! ایمان سے بتاؤ کہ کیا اب تمام ہندوستان میں کوئی پڑھا لکھا ہندو نظر نہیں آ رہا ہے اور بالخصوص تمہارے کرشن اوتار کے استھان (قادیان) میں اب کوئی پڑھا لکھا ہندو نہیں دکھائی دیتا۔ لعنة الله على الكاذبين!

جھوٹ نمبر ۱۴۶..... ”ایک دفعہ حضرت مسیح زمین پر آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے۔ دوبارہ آ کر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہشمند ہیں۔“

(اخبار بدر ج ۶ نمبر ۱۹، ۵، ۹، مئی ۱۹۰۷)

نور! مرزا نیو! اس امر کا ثبوت پیش کرو کہ کئی کروڑ انسانوں کا مشرک ہونا حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کا نتیجہ تھا۔ ورنہ جھوٹے و مفتری پر خدا کی لعنت۔

جھوٹ نمبر ۱۴۷..... ”آیات کبریٰ تیرہویں صدی میں ظہور پذیر ہوں گی۔ اس پر قطعی اور یقینی دلالت کرتی ہے کہ مسیح موعود کا تیرہویں صدی میں ظہور یا پیدائش واقع ہو..... لہذا علماء کا اسی بات پر اتفاق ہو گیا ہے کہ بعد المائتین سے مراد تیرہویں صدی ہے اور الآیات سے مراد آیات کبریٰ ہیں۔“

نور! مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ صریح جھوٹ ہے کہ علماء کا اس امر پر اتفاق ہو گیا ہے کہ ”الایات بعد المائتین“ سے مراد تیرہویں صدی ہے جو مسیح موعود کے ظہور کے لئے مقرر ہے۔ ورنہ امت مرزائیہ کا اولین فرض ہے کہ اس اتفاق علماء کو حقیقت کی روشنی میں دکھائے۔

جھوٹ نمبر ۱۴۸..... ”اسی وجہ سے سلف صالحین میں سے بہت سے صاحب مکاشفات مسیح کے آنے کا وقت چودہویں صدی کا شروع سال بتلا گئے ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کی بھی یہی رائے ہے..... ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔“

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک کراماتی جھوٹ بلکہ انوکھا اتہام ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی جانب منسوب کر کے ان کی رائے بلکہ ایک اجماعی عقیدہ کہا گیا ہے۔ مرزائیت کے خواجہ تاشوں میں اگر کچھ ہمت اور ایمانی صداقت موجود ہے تو حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ مرحوم کی یہ رائے ان کی کتاب سے اور اجماعی عقیدہ کی اسلامی معتبر کتاب سے دکھا کر اپنے گرو کو راست باز ثابت کریں گے اور ان کی پیشانی سے اس سیاہ داغ کو دور کریں گے۔

جھوٹ نمبر ۱۴۹..... ”اب جاننا چاہئے کہ دلیل دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک لمی اور لمی دلیل اس کو کہتے ہیں کہ دلیل سے مدلول کا پتہ لگالیں۔ جیسا کہ ہم نے ایک جگہ دھواں دیکھا تو اس سے ہم نے آگ کا پتہ لگالیا۔“

نور! مرزا قادیانی نے دلیل لمی کی اس تعریف و تمثیل سے نہ صرف عربی طلباء کے لئے سامان تفریح و تضحیک مہیا کیا بلکہ اپنی پیغمبرانہ قابلیت و سلطانہ مستحکم کا ایسا بہترین مظاہرہ کیا ہے کہ منطقیوں و مستحکموں کی رو میں بھی وجد میں آگئی ہوں گی۔

قادیانی فاضلو! دلیل لمی کی یہ تعریف و تمثیل علم کلام و منطق کی کس کتاب میں ہے۔ دیکھیں اپنی سلطانہ مستحکم کے اس سفید جھوٹ کو کس طرح کے قالب میں ڈھالتے ہو۔

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

جھوٹ نمبر ۱۵۰..... ”تاہم مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔“
(کشتی نوح ص ۶۰، خزائن ج ۱۹ ص ۶۵)

نور! بخاری شریف کی وہ حدیث جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔ مرزائیت کے نمک خواران ازلی کا فرض منصبی ہے کہ اس کو صاف طور پر دکھا کر مرزا قادیانی کو عذاب اخروی و رسوائی سے بچائیں۔

جھوٹ نمبر ۱۵۱..... ”اے نادان کیا تو یونس علیہ السلام کے قصہ سے بھی بے خبر ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ تب بھی توبہ و استغفار سے اس کی قوم بچ گئی۔ حالانکہ اس کی قوم کی نسبت خدائے تعالیٰ کا قطعی وعدہ تھا کہ وہ ضرور چالیس دن کے اندر ہلاک ہو جائے گی۔ مگر کیا وہ اسی پیش گوئی کے مطابق چالیس دن کے اندر ہلاک ہو گئی۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۴)

نور! کس دلیری و بے باکی سے خداوند تعالیٰ پر یہ افتراء کیا گیا ہے کہ اس نے اس قوم کو چالیس دن کے اندر ہلاک کرنے کا قطعی وعدہ کیا تھا مگر بایں ہمہ اس نے اس قوم کو ہلاک نہیں کیا اور اپنے قطعی وعدہ پر پانی پھیر دیا۔ مرزائیو! تمہارے پیغمبر نے جس جرأت سے اس اتہام سازی و کذب گوئی کا ارتکاب کیا ہے یہ صرف انہیں کا حصہ تھا۔

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

اس لئے تمہارے ذمہ نمک حلالی کے سلسلہ میں یہ ضروری ہے کہ اول تو اس قطعی وعدہ کو قرآن کریم میں دکھاؤ۔ دوسرے کیا خدا کا قطعی وعدہ جھوٹا ہو سکتا ہے۔ نہیں تو مرزا قادیانی کے دروغ و مفتری ہونے میں کیا شک ہے اور کیوں ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۵۲..... ”وقد جاء في القرآن ذكر فضائل، وذكر ظهوری عند فتن تنثور“ اور میرے (مرزا قادیانی) فضائل کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے اور میرے ظہور کا ذکر بھی پر آشوب زمانہ میں ہونا لکھا ہے۔“ (اعجاز احمدی ص ۵۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷۰)
نور! مرزا قادیانی کے فضائل و ظہور کا ذکر قرآن کریم کی کس سورت و کس آیت میں ہے۔ اگر مرزائیت کے کاسہ لیس اس کو دکھائیں تو ایک من تازہ مٹھائی بطور شکر یہ پیش کی جائے گی۔ ورنہ مفتری و کاذب پر خدا کی لعنت۔

جھوٹ نمبر ۱۵۳..... ”خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی (۸۰) برس کی ہوگی اور یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۹۷، خزائن ج ۲۱ ص ۲۵۸)

اسی کتاب کے صفحہ مذکور میں مرزا غلام احمد قادیانی اس الہام کا مطلب یوں بیان کرتے ہیں کہ ”اور جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو ۷۴، ۷۵، ۷۶ برس کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔“

مرزا نیت کے نفاذ خانہ کی طوطی اخبار الفضل مورخہ ۱۱ جون ۱۹۳۳ء ص ۲ پر اپنے مالک کی تائید میں چمک کر کہتی ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) کے اس الہام میں دوز بردست پیش گوئیوں کا ذکر ہے۔ اول یہ کہ آپ کی عمر ۷۴ برس سے کم نہ ہوگی۔ دوسرے یہ کہ ۸۶ برس سے زیادہ نہ ہوگی۔

حالانکہ مرزا قادیانی ۶۸، ۶۹ برس کی عمر میں دنیا سے رخصت ہو کر کاذب و مفتری بنے اس لئے کہ ”کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۵۹، خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۷، رسالہ ریویو آف ریلیجنز، ج ۵ نمبر ۶ ص ۲۱۹، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء، بدرج ۳ نمبر ۳۰، ۸ اگست ۱۹۰۴ء ص ۵، الحکم مورخہ ۲۱، ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ج ۱۵ نمبر ۱۵ تا ۲۰ ص ۴، کتاب حیات النبی ج ۱ ص ۴۹“ میں مرزا قادیانی اپنی پیدائش کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ”میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔“ اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ آپ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو دنیا سے رخصت ہوئے۔ (عسل مصفی ج ۲ ص ۶۱۴) پس اس پختہ و مسلم حساب سے مرزا قادیانی کی عمر ۶۹ سال میں الجھ کر رہ جاتی ہے۔ جو آپ کی کذب بیانی پر نہ ٹوٹنے والی مہر ہے۔

لیکن ناظرین کرام کے لطف طبع کے لئے اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز کرشمہ یہ سنانا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کی کل عمر گیارہ سال سے بھی کم ہوئی تھی۔ کیونکہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

☆..... ”میری (مرزا قادیانی) پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔“ (تحفہ گولڈ ویس ۹۵، خزائن ج ۱ ص ۲۵۲)

☆..... ”اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا (یعنی چودھویں صدی کا) سر بھی آ پہنچا۔“ (تریاق القلوب ص ۶۸، خزائن ج ۱ ص ۲۸۳)

☆..... ”ضرور ہے کہ مہدی اور مسیح موعود..... چودہویں صدی کے سر پر ظاہر ہو

کیونکہ یہی صدی ہزار ششم کے آخری حصہ میں پڑتی ہے۔“

(تحفہ گولڈویہ حاشیہ ص ۹۴، خزائن ج ۷ ص ۲۵۰)

اور چونکہ چودہویں صدی چھٹے ہزار میں واقع ہے اور مرزا قادیانی اسی ہزار ششم میں سے گیارہ سال رہتے ہوئے پیدا ہوئے اور اسی صدی میں فوت ہو گئے۔ تو ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی کل عمر گیارہ سال سے بھی کم ہوئی۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی کے انتقال کے وقت ہزار ششم باقی تھا۔ جل جلالہ!

ناظرین! مرزا قادیانی کا کتنا معجز نما کمال ہے کہ گیارہ سال میں کیا کیا بنے اور کیا بنایا۔ مگر پھر بھی ہزار ششم کے گیارہ سال ختم نہ ہوئے۔ مرزا یو! سچ ہے کہ:

اِس کرامت ولی ماچہ عجب

گر بہ شاشید گفت باراں شد

جھوٹ نمبر ۱۵۴..... ”میں کسی عقیدہ متفق علیہا اسلام سے منحرف نہیں ہوں۔“

(دافع الوسواس ص ۳۱، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

نور! مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت، وفات مسیح و تکفیر جمیع مسلمین اور ختم نبوت و دیگر اصول اسلام و ضروریات دین کے انکار کے باوجود یہ کہنا کہ میں کسی متفق علیہ عقیدہ سے منحرف نہیں ہوں۔ صریح کذب بیانی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

جھوٹ نمبر ۱۵۵..... ”نبی کریم ﷺ نے نہ ایک دلیل بلکہ بارہ مستحکم دلیلوں اور قرآن

قطعیہ سے ہم کو سمجھا دیا تھا کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکا اور آنے والا مسیح موعود اسی امت سے ہے۔“

(دافع الوسواس ص ۴۶، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

نور! غم دیت! اگر اپنے روحانی باپ کی صدق مقالی سے دنیا کو روشناس کرانا چاہتی ہے تو ان بارہ مستحکم دلیلوں و قطعی قرینوں کو اسلامی کتب سے نکال کر منظر عام پر پیش کرے۔

جھوٹ نمبر ۱۵۶..... ”اور اگر یہ سوال ہو کہ قرآن کریم میں اس بات کی کہاں تشریح یا

اشارہ ہے کہ روح القدس مقربوں میں ہمیشہ رہتا ہے اور ان سے جدا نہیں ہوتا تو اس کا یہ جواب ہے کہ سارا قرآن کریم ان تصریحات اور اشارات سے بھر پڑا ہے۔“

(دافع الوسواس ص ۶، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

نور! نفس مسئلہ کی صحت و سقم سے قطع نظر کرتے ہوئے مرزا قادیانی کا یہ فرمانا کہ سارا قرآن کریم ان تصریحات و اشارات سے بھرا پڑا ہے۔ مبالغہ گوئی و لاف زنی ہے جو کذب و دروغ کی حدود سے باہر نہیں ہو سکتا۔

جھوٹ نمبر ۱۵..... ”اور نبی کی اجتہادی غلطی بھی درحقیقت وحی کی غلطی ہے۔ کیونکہ نبی تو کسی حالت میں وحی سے خالی نہیں ہوتا..... پس چونکہ ہر ایک بات جو اس کے منہ سے نکلتی ہے وحی ہے۔ اس لئے جب اس کے اجتہاد میں غلطی ہوگئی تو وحی کی غلطی کہلائے گی نہ اجتہاد کی غلطی۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۳، خزائن ج ۵ ص ۵۵۱)

نور! مرزا قادیانی کے اس دروغ بے فروغ کے ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے انماض کرتے ہوئے مرزا قادیانی ہی کا ایک دوسرا قول پیش کرتا ہوں۔ تاکہ علمد بیت کے گھر کو گھر کے چراغ ہی سے آگ لگ جائے اور اس کے پھپھولے سینہ کے داغ سے جل اٹھے۔ ارشاد ہے ”ایک نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کر سکتا ہے مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی۔“

(تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۳۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۳)

جھوٹ نمبر ۱۵۸..... ”ایسا ہی دوزر دچادروں کی نسبت بھی وہ معنی کئے جائیں کہ جو برخلاف بیان کردہ آنحضرت ﷺ و اصحاب و تابعین و تبع تابعین وائمہ اہل بیت ہوں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۰۲، خزائن ج ۲۱ ص ۳۷۷)

نور! حدیث نبوی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ جو آیا ہے کہ آپ دوزر د رنگ کی چادروں میں ملبوس ہو کر آسمان سے نازل ہوں گے۔ تو مرزا قادیانی نے ان دو چادروں سے اوپر اور نیچے کی دو بیماریاں مراد لے کر یہ فرمایا ہے کہ میں ان اوپر اور نیچے کے دونوں بیماریوں یعنی ”دوران سر و ذیابیطس میں مبتلا ہوں۔“ ”دیکھو اخبار بدر ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵، منظور الہی ص ۳۲۸، ضمیمہ اربعین نمبر ۳ ص ۴، خزائن ج ۷ ص ۴۷۰، اور اپنی اسی مراد کو آنحضرت ﷺ و صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین وائمہ اہل بیت کا فرمودہ بیان کیا ہے جو سراسر کذب و افتراء ہے۔ اس لئے مرزا بیت کے فرزندوں کا یہ فرض ہے کہ اس امر کو ثابت کریں۔ ”آنحضرت ﷺ و صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین وائمہ اہل بیت نے کس جگہ یہ فرمایا ہے کہ زرد رنگ کی دو چادروں سے مراد اوپر نیچے کی دو بیماریاں ہیں۔ ورنہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۷) کو خوب یاد رکھو۔

جھوٹ نمبر ۱۵۹..... ”سو یہ وہی دوزرد چادرے ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۳۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۰)

نور! مرزائیت اپنے پیغمبر اعظم کو سچا ثابت کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام کے اس اتفاق کو جو زرد چادر کے متعلق ہوا ہے صحف آسمانی یا کم از کم کتب اسلامی میں دکھلائے کہ کب اور کہاں اور کتنے انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہوا ہے۔ اللہ اکبر نبی کہلا کر ”یہ افتراء اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی۔“

جھوٹ نمبر ۱۶۰..... الف..... ”سورہ تحریم میں یہ صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۸۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۶۱)

جھوٹ نمبر ۱۶۱..... ب..... ”اور اسی واقعہ کو سورہ تحریم میں بطور پیش گوئی کمال

تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائے گا اور پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ علیہ السلام کی روح پھونک دی جائے گی۔“

نور! سورہ تحریم میں یہ مضمون نہ صریح طور پر اور نہ اشارہ کے طور پر بیان کیا گیا اور نہ بطور پیش گوئی کمال تصریح کے ساتھ اس کا ذکر ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک دلیرانہ و بیباکانہ جھوٹ ہے اور لطف یہ کہ پہلے حوالے:

الف..... میں تو آپ اس مضمون مذکور کا تعلق زمانہ ماضی سے کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے“ اور دوسرے حوالے:

ب..... میں زمانہ مستقبل سے متعلق کر کے ارشاد ہے کہ ”بطور پیش گوئی یہ بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوگا۔“ مرزا قادیانی نے سچ فرمایا کہ ”جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے۔“ (نور الحق ج ۱ ص ۱۰۴، خزائن ج ۸ ص ۱۳۷)

جھوٹ نمبر ۱۶۲..... ”اسلام کے تمام اولیاء کا اس پر اتفاق تھا کہ اس مسیح موعود کا زمانہ چودھویں صدی سے تجاوز نہیں کرے گا۔“ (چشمہ معرفت ج ۲ ص ۳۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۳)

نور! تمام اولیاء کے اس اتفاق کی زیارت میں بھی کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ

غلمدیت اس کا پتہ بتا کر اپنے بانی سلسلہ کو کذب و دروغ کی آلائش سے پاک کرے گی۔ ”ورنہ ایسا کھلا کھوٹ بنا نا ایک بڑے بدذات اور لعنتی کا کام ہے۔“

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۳۹، خزائن ج ۲۳ ص ۴۰۸)

جھوٹ نمبر ۱۶۳..... یہ عجیب بات ہے کہ: ”چودھویں صدی کے سر پر جس قدر بجز میرے لوگوں نے مجدد ہونے کے دعوے کئے تھے جیسا کہ نواب صدیق حسن خان بھوپال اور مولوی عبدالحی لکھنؤی وہ سب صدی کے اوائل دنوں میں ہی ہلاک ہو گئے۔“

(تمتہ حقیقت الوجی حاشیہ ص ۳۰، خزائن ج ۲۲ ص ۴۶۲)

نور! حضرت مولانا مولوی عبدالحی صاحب لکھنؤی اور جناب نواب صدیق حسن صاحب بھوپالی کا دعویٰ مجددیت کس کتاب میں ہے؟۔ غلمدیوں سے امید ہے کہ اس کا پتہ بتا کر اپنے مجدد صاحب کو سچا ثابت کریں گے۔

جھوٹ نمبر ۱۶۴..... ”سچ کی یہی نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی نظیر کوئی نہیں ہوتی۔“

(تحفہ گولڈ ویس ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۹۵)

نور! چونکہ سچ اور جھوٹ کی یہ نشانیاں مرزا قادیانی کے خاص مراقبہ دماغ کی پیداوار ہیں۔ اس لئے ناممکن تھا کہ وہ کذب و دروغ کی نجاست سے پاک ہوں۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے قول کے مطابق لازم آتا ہے کہ باری تعالیٰ حضرت رسول مقبول ﷺ قرآن کریم، دین اسلام وغیرہ جو بے نظیر و مثال ہیں۔ وہ سب کے سب جھوٹ ہوں (معاذ اللہ) اور خود مرزا قادیانی ہی معجزہ و خارق عادت کی دوسری جگہ ایسی تعریف کرتے ہیں جس سے ان نشانیوں کی تکذیب ہوتی ہے۔ ”خارق عادت اسی کو تو کہتے ہیں کہ اس کی نظیر دنیا میں نہ پائی جائے۔“

(حقیقت الوجی ص ۱۹۶، خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۴)

حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اس قول اور خود مرزا قادیانی جیسے پیغمبر و متنبی کا بھی کوئی نظیر نہیں ہے۔ اس لئے دونوں کے کاذب ہونے میں کچھ شک نہیں۔

جھوٹ نمبر ۱۶۵..... ”یاد رہے کہ اکثر صوفی جو ہزار سے کچھ زیادہ ہیں۔ اپنے مکاشفات کے ذریعہ سے اس بات کی طرف گئے ہیں کہ مسیح موعود تیرہویں صدی میں یعنی ہزار ششم کے آخر میں پیدا ہوگا۔“

(تحفہ گولڈ ویس ۱۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۲۸۶)

نور! مرزا نیو! وہ اکثر صوفیاء کرام جن کی تعداد حسب شمار مرزا قادیانی ہزار سے کچھ زیادہ ہیں۔ ان کے اسماء گرامی کی تفصیل اور مکاشفات جن جن کتابوں میں درج ہیں۔ ان کو منظر

عام پر لاؤ ”اور کچھ زیادہ ہیں“ کا ابہام دور کرو۔ نہیں تو مرزا قادیانی کے اس فرمان کو یاد رکھو کہ ”جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے۔ بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڈ ویس ۸، خزائن ج ۱۷ ص ۴۸)

جھوٹ نمبر ۱۶۶..... ”اور جو کتابیں اسلام کے رد میں لکھی گئیں۔ اگر وہ ایک جگہ اکٹھی

کی جائیں تو کئی پہاڑوں کے موافق ان کی ضخامت ہوتی ہے۔“

(چشمہ معرفت ج ۲ ص ۳۱۳، خزائن ج ۲۳ ص ۳۲۷)

نور! مرزا قادیانی کا یہ قول بھی مبالغہ آمیزی و لاف زنی کی وجہ سے کذب و دروغ

ہے ورنہ مرزائیوں کو چاہئے کہ واقعات کی سچی روشنی میں اس کو سچ کر دکھائیں۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کے چند پیغمبرانہ لطائف بھی سن لیجئے۔

☆..... ”اسلام کی تکذیب اور رد میں اس تیرہویں صدی میں بیس کروڑ کے

(تحفہ گولڈ ویس ۱۰۳، خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۶)

قریب کتاب اور رسالے تالیف ہو چکے ہیں۔“

☆..... ”کیا اب تک اسلام کے رد میں دس کروڑ کے قریب کتابیں نہیں لکھی

(ایام الصلح ص ۸۹، خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۵)

گئی۔“

☆..... ”اور وہ بے جا حملے جن کتابوں اور رسالوں اور اخباروں میں کئے گئے ہیں

(ایام الصلح ص ۲۷، خزائن ج ۱۴ ص ۲۵۵)

ان کی تعداد سات کروڑ تک نوبت پہنچ گئی تھی۔“

☆..... ”خیال کرنے کا مقام ہے کہ جس قوم نے چھ کروڑ کتاب و سانس اور

(ازالہ ص ۳۶، خزائن ج ۳ ص ۴۹۶)

شبہات کے پھیلانے کے لئے اب تک تقسیم کر دی۔“

مرزائیو! مرزا قادیانی کو اس فرمان کی روشنی میں دیکھو کہ ”جھوٹا آدمی ایک گیند کی

(نور الحق ج ۱ ص ۱۰۴، خزائن ج ۸ ص ۱۳۷)

طرح گردش میں ہوتا ہے۔“

جھوٹ نمبر ۱۶۷..... ”عیسائیوں کی طرف سے جہاں پچاس ہزار رسالے اور مذہبی

پرچے نکلتے ہیں ہماری طرف سے بالالتزام ایک ہزار بھی ماہ بمابہ نکل نہیں سکتا۔“

(کشتی نوح ص ۷۴، خزائن ج ۱۹ ص ۸۳)

نور! عیسائیوں کے ان پچاس ہزار رسالوں اور مذہبی پرچوں کا ثبوت پیش کرو کہ کب

اور کن جگہوں سے ماہانہ نکلتے ہیں؟۔

جھوٹ نمبر ۱۶۸..... ”خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھے

(ضمیمہ تحفہ گولڈ ویس ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴، اربعین نمبر ۳ ص ۹، خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۴)

بچاؤں گا۔“

نور! واقعہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے باقرار خود دوران سر، مرق، خلل دماغ، ذیابیطس، سلسل البول جیسے خبیث امراض ۱ میں مبتلا ہو کر خداوند تعالیٰ پر افتراء کیا اور جھوٹ بولے۔ قادیانیو! بتاؤ تمہارے نبی برحق اپنے اس ارشاد کے رو سے کون ہوئے کہ ”ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے..... ایسا بذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۲۶، خزائن ج ۲۱ ص ۲۹۲)

اور اگر قادیانیت ان امراض کے خباثت سے انکار کرے تو اس کا یہ مذہبی فرض ہے کہ ان کی پاکی و طہارت دلائل و حقائق کی روشنی میں ثابت کرے ورنہ بغیر اس کے مرزا قادیانی کا دامن کذب و افتراء سے پاک نہیں ہو سکتا۔

جھوٹ نمبر ۱۶۹..... ”یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ دنیا میں آنا اجماعی عقیدہ ہے۔ یہ سراسر افتراء ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۰ تا ۳۲، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲ تا ۳۴)

نور! مرزا قادیانی کا نزول مسیح کے اجماعی مسئلہ کو سراسر افتراء کہنا درحقیقت یہ شرمناک کذب و افتراء ہے۔ اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول پر نہ صرف امت مسلمہ کا اجماع ہی ہے بلکہ اس بارہ میں احادیث صحیحہ نبویہ متواتر ہیں۔ تفسیر بحر الحیث ج ۲ ص ۵۶۷ میں ہے ”و اجمعت الامة على ما تضمنه الحديث المتواتر من ان عيسى في السماء حتى وانہ ينزل في آخر الزمان..... الخ! یعنی تمام امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث متواتر سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ”تخصیص الحیث ج ۳ ص ۴۶۲، فتح البیان ج ۲ ص ۳۴۴، ایواقیت والجواہر ج ۲ ص ۱۴۶، المحث الخاص والستون، الابانہ عن اصول الديانہ ص ۵۳، طبع بیروت، کتاب الاذاعہ ص ۷۷“ میں الفاظ کے جزوی اختلاف کے ساتھ اجماع امت احادیث متواترہ کا ذکر ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۷۰..... ”جیسے بت پوجنا شرک ہے ویسے ہی جھوٹ بولنا شرک ہے۔“

(الحکم ج ۹ نمبر ۱۳، ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۳)

☆..... ”تم جھوٹ نہ بولو کہ جھوٹ بھی ایک حصہ شرک ہے۔“

(کشتی نوح ص ۲۶، خزائن ج ۱۹ ص ۲۸)

۱۔ ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ص ۲، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۰، اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء، منظور

نور! جھوٹ کو شرک قرار دینا نہ صرف اسلامی وغیر اسلامی دنیا کے نزدیک جھوٹ ہے۔ بلکہ خود مرزا قادیانی بھی اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ کیونکہ شرک کی تعریف میں فرماتے ہیں ”خدا کی ذات یا صفات یا اقوال و افعال یا اس کے استحقاق معبودیت میں کسی دوسرے کو شریکانہ دخل دینا گو مساوی طور پر یا کچھ کم درجہ پر یہی شرک ہے۔“ (دافع الوسواس ص ۴۴، خزائن ج ۵ ص ۵۵ ایضاً) ناظرین کرام! شرک کی اس تعریف کو پیش نظر رکھ کر فرمائیے قول مذکور گندہ جھوٹ ہے یا نہیں؟

مرزا نیو! یہ چونکہ تمہارے پیغمبر مرزا قادیانی کذب و دروغ اور افتراء و اتہام کے ڈھالنے میں ہر وقت منہمک و مستغرق رہتے تھے اس لئے جھوٹ کی بھی جھوٹی تعریف کر گئے۔ جھوٹ نمبر ۱۷۱..... ”میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگائے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔“

(ازالہ ص ۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲) نور! بے شک یہ تو صحیح ہے کہ آپ کو مسیح ابن مریم کہنے والا سراسر مفتری اور کذاب ہے۔ لیکن یہ بالکل جھوٹ ہے کہ آپ نے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس لئے کہ ”ازالہ ص ۳۹، خزائن ج ۳ ص ۱۲۲“ میں تحریر ہے کہ ”وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔“ اور ”ازالہ ص ۵۷، خزائن ج ۳ ص ۴۰۹“ میں آپ کو یہ الہام ہوا ”جعلناک المسیح ابن مریم“ اور اس کی تشریح اس طرح سے کی ہے کہ ”اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ (مرزا قادیانی) مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔ جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیح صفات سے رنگین ہو گیا ہے اور فرمان ”جعلناک المسیح ابن مریم“ نے درحقیقت اس کو (مرزا قادیانی) کو وہی بنا دیا ہے۔“

(ازالہ ص ۶۷۳، خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) اسی کو ”جمامتہ البشری ص ۸، خزائن ج ۷ ص ۱۸۴“ میں لکھ کر فرماتے ہیں: ”پس یہی (عیسیٰ ابن مریم ہونے کا) میرا دعویٰ ہے۔ جس میں میری قوم مجھ سے جھگڑتی ہے۔“ اور ”ازالہ ص ۵۴۶، خزائن ج ۳ ص ۳۹۴“ میں ابن مریم ہونے کا دعویٰ موجود ہے۔ بہر حال مرزا قادیانی کا مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ موجود ہے۔ اس لئے آپ بقول خود بھی مفتری و کاذب ہوئے۔ فہو المراد!

جھوٹ نمبر ۱۷۲..... ”اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ صحابہؓ کا اسی بات پر اجماع ہو گیا تھا کہ ابن صیاد ہی دجال معبود ہے۔“

(ازالہ ص ۲۲۲، خزائن ج ۳ ص ۲۱۱ حاشیہ)

نور! مرزانیو! ابن صیاد کے دجال معبود ہونے پر صحابہؓ کا اجماع معتبر و مستند اسلامی کتب سے ثابت کرو ورنہ یاد رکھو کہ ”جھوٹ بولنا شرک ہے اور مشرک سرچشمہ نجات سے بے نصیب ہے۔“

(کشتی نوح ص ۲۶، خزائن ج ۱۹ ص ۲۸)

جھوٹ نمبر ۱۷..... ”غرض ابن عباسؓ کا یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔“

(ازالہ ص ۲۴۷، خزائن ج ۳ ص ۲۲۴)

نور! مرزا قادیانی کا یہ قول نہ صرف دروغ ہی ہے بلکہ حضرت ابن عباسؓ جیسے جلیل القدر صحابی پر ایک ناپاک اتہام و افتراء ہے۔ اس لئے کہ آپ کا صحیح مذہب و پختہ عقیدہ یہی تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ جیسا کہ ”ابن جریر نے (جو مرزا قادیانی کے نزدیک بھی نہایت معتبر اور ائمہ حدیث میں سے ہے۔“ چشمہ معرفت ص ۲۵۰، حاشیہ، خزائن ج ۲۳ ص ۲۶۱) بسند صحیح حضرت ابن عباسؓ کا مذہب حیات مسیح کا نقل کر کے اس کی توثیق و تصدیق کی ہے۔ دیکھو فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۷، باب قولہ واذکر فی الکتاب مریم، ابن جریر، ج ۶ ص ۱۹، ۲۰، زیر آیت ”وان من اهل الکتاب“ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۰۱، مرقاة ج ۱۰ ص ۲۳۲، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، عمدة القاری ج ۷ ص ۴۵۲، روح المعانی ج ۶ ص ۱۳“ اور جس روایت سے مرزا قادیانی نے آنکھ بند کر کے ابن عباسؓ کا یہ اعتقاد نکالا ہے وہ روایت ضعیف و منقطع ہے۔ اس لئے حجت نہیں ہو سکتی۔ افسوس کہ مرزا قادیانی کی خود غرضیوں نے ان کی علمیت کے پردہ کو بھی چاک کر دیا۔

جھوٹ نمبر ۱۷..... ”فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے پیارے خدا کی جناب میں وہ لوگ ہیں جو غریب ہیں۔ پوچھا گیا غریب کے کیا معنی ہیں کہا وہ لوگ ہیں جو عیسیٰ مسیح کی طرف دین لے کر اپنے ملک سے بھاگتے ہیں۔“

(مسح ہندوستان میں ص ۵۶، خزائن ج ۱۵ ص ایضاً)

نور! یہ عبارت دروغ آمیز فریب ہے یا فریب دہ دروغ اس لئے کہ مرزا قادیانی نے اپنا الوسیدھا کرنے کے لئے حدیث کے ان الفاظ کا (جن کو مرزا قادیانی نے تخریر کیا ہے) غلط و من گھڑت ترجمہ ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۷..... ”ہر ایک نبی کے لئے ہجرت مسنون ہے۔“

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۳، خزائن ج ۱ ص ۱۰۶، حاشیہ)

نور! بالکل جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ اس کا ثبوت نہ قرآن کریم میں ملتا ہے اور نہ کسی صحیح حدیث میں۔ مرزا نیو یہ بتاؤ کہ تمہارے نبی مرزا قادیانی نے بھی ہجرت کی تھی یا نہیں یا ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہی ہوتے ہیں؟۔

جھوٹ نمبر ۱۷۶..... ”اور ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔“

(ازالہ اوہام ج ۲ ص ۶۸۳، خزائن ج ۳ ص ۴۶۹)

نور! اس کے سفید جھوٹ ہونے کی خود مرزا قادیانی بنفس نفیس شہادت دیتے ہیں کہ ”شیخ محمد طاہر صاحب مصنف مجمع البحار کے زمانہ میں بعض ناپاک طبع لوگوں نے محض افتراء کے طور پر مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۲۰، خزائن ج ۲۲ ص ۳۵۳)

اور ”بہاء اللہ ایرانی نے ۱۲۶۹ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔“

(دیکھو اخبار الحکم ۱۲۲ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۴)

جھوٹ نمبر ۱۷۷..... ”اور یہ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسیٰ علیہ السلام اور کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اس نسخہ (مرہم عیسیٰ) کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا۔“

(مسیح ہندوستان میں ص ۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ایضاً)

نور! مرزا قادیانی کی یہ بات بھی کذب و دروغ کی عنفونت سے آلودہ ہے۔ کیونکہ یہ کسی نے نہیں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کے حواریوں نے اس نسخہ مرہم عیسیٰ کو تیار کیا تھا۔ سچے ہو تو دلیل لاؤ۔ ورنہ ”دروغگوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔“

(نزول المسیح ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۰)

جھوٹ نمبر ۱۷۸..... ”اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔“

(براہین احمدیہ ص ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۴)

”اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔“

(کشتی نوح ص ۴۹، خزائن ج ۱۹ ص ۵۳)

نور! مرزا قادیانی کو حضرت مسیح علیہ السلام سے کسی پہلو سے مشابہت نہیں تھی۔ دیکھو رسالہ ”مسیح موعود کی پہچان“ مرزا نیو! اگر کچھ ہمت ہے تو اٹھو اور اپنے مرزا قادیانی کا مسیح ابن مریم میں ہر ایک پہلو سے مشابہت تامہ دکھلا کر راست باز ثابت کرو ورنہ ہماری طرف سے وہی پرانا تحفہ پیش خدمت ہے کہ ”جیسے بت پوجنا شرک ہے ویسے ہی جھوٹ بولنا شرک ہے۔“

(الحکم ج ۹ نمبر ۱۳، ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۳)

جھوٹ نمبر ۱۷..... ”پہلے پچاس حصے (براہین احمدیہ کے) لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔“

(براہین احمدیہ ج ۵ ص ۷، خزائن ج ۲ ص ۹)

نور! مرزا قادیانی کا پچاس حصوں کے وعدہ کو صرف پانچ حصوں پر اکتفا کر کے پورا کرنا حقیقت اور واقعیت سے دور ہونے کے باعث ایک مبالغہ آمیز دروغ ہے۔ اس لئے یہ معزز ہدیہ کہ ”خدائے غیور کی لعنت اس شخص پر ہے جو مبالغہ آمیز باتوں سے جھوٹ بولتا ہے۔“ (اعجاز احمدی ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱) عطاے توبلقتاے تو کہہ کر پیش خدمت کیا جا رہا ہے قبول فرمائیے۔

جھوٹ نمبر ۱۸..... ”مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی یہ وہ مقام عالیشان ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاحب مقام ہذا (مرزا قادیانی) کے ظہور کو خدائے تعالیٰ کا ظہور قرار دیا ہے اور اس کا آنا خدا تعالیٰ کا آنا ٹھہرایا ہے۔“

نور! جن گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر مرزا قادیانی کا یہ بلند مرتبہ بیان فرمایا اور ٹھہرایا ہے ان کے اسماء گرامی کے ساتھ یہ بتاؤ کہ یہ بیان و تقریر کن مستند اسلامی کتابوں میں موجود ہے؟۔

جھوٹ نمبر ۱۸..... ”مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کی انتظار ہے جو فاطمہ مادر حسین کی اولاد سے ہوگا اور نیز ایسے مسیح کی بھی انتظار ہے۔ جو اس مہدی سے مل کر مخالفان اسلام سے لڑائیاں کرے گا۔ مگر میں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں۔“

(کشف الغطا ص ۱۲، خزائن ج ۱۴ ص ۱۹۳)

نور! الف..... بلکہ مرزا قادیانی کے یہ خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں کیونکہ علاوہ اس امر کے کہ وہ اسلامی شریعت کا ایک واضح و متفق علیہ مسئلہ ہے۔ ”دیکھو ترمذی ج ۲ ص ۴۸، باب فتنة الدجال، بذل الجہود ج ۵ ص ۱۰۲، باب ذکر المہدی“ خود مرزا قادیانی ہی

اپنی دروغ گوئی پر مہر لگا رہے ہیں کہ ”وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی پھیلنے کے زمانہ میں..... تقدیر الہی میں مقرر کیا گیا تھا۔ جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی۔ وہ میں ہی ہوں۔“ (تذکرہ الشہادتین ص ۲۰، خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۳)

ب..... ”میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔“ (ضمیمہ حقیقت النبوت ج ۱ ص ۲۶۶، حاشیہ)

جھوٹ نمبر ۱۸۲..... ”اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں۔“ (کشف الغطاء ص ۱۲، خزائن ج ۱۴ ص ۱۹۳)

نور! مرزا قادیانی کی یہ سچی بات ایسی جھوٹی و بناوٹی بات ہے جس کی نظیر گذشتہ کاذبوں و مفتریوں کے کلام میں بھی نہیں ملتی۔ اس لئے کہ ترمذی ج ۲ ص ۴۸، بذل المجموع ج ۵ ص ۱۰۲ میں بسند صحیح حدیث نبوی موجود ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنے والا امام مہدی اولاد فاطمہ اور عتہت رسول اللہ ﷺ سے ہوگا۔ چنانچہ ازالہ اوہام ص ۱۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۷۵ پر مرزا قادیانی نے خود اس کی تصدیق کی ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۸۳..... ”خدا تعالیٰ کی کتابوں میں بہت تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانہ میں ضرور طاعون پڑے گی۔“

(نزول المسیح ص ۱۸، خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۶)

جھوٹ نمبر ۱۸۴..... ”بلاشبہ یہ امر تو اتر کے درجہ پر پہنچ چکا ہے کہ مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے وقت میں اور اس کی توجہ اور دعا سے ملک میں طاعون پھیلے گی۔ آسمان اس کے لئے چاند اور سورج کو رمضان میں تاریک کرے گا۔“

(نزول المسیح ص ۱۹، خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۷)

جھوٹ نمبر ۱۸۵..... ”غرض عام موتوں کا پڑنا مسیح موعود کی علامات خاصہ میں سے ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام گواہی دیتے آئے ہیں۔“ (نزول المسیح ص ۱۹، خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۷)

نور! خدا کی کتابوں اور تمام انبیاء علیہم السلام کی شہادتوں کو مستند اسلامی کتب سے اس طرح صراحت سے بیان کرو کہ جو شک کے حدود سے نکل کر یقین و تواتر کا درجہ حاصل کرے نہیں تو یاد رکھو کہ ”دروغگوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔“ (نزول المسیح ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۰)

جھوٹ نمبر ۱۸۶..... ”غرض تمام نبیوں کے نزدیک زمانہ یا جوج و ما جوج زمان الرجعت کہلاتا ہے۔ یعنی رجعت بروزی۔“ (حاشیہ نزول المسیح ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۳) نور! اس امر کا قطعی ثبوت اصول اسلام سے پیش کرو ورنہ ”جھوٹ جو ایک نہایت پلید اور ناپاک ہے۔“ (نزول المسیح ص ۱۴، خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۲) اس سے تمہارے اولوالعزم پیغمبر کی زبان آلودہ ہو رہی ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۸..... ”بلاشبہ قرآنی شہادت سے اب یہ حدیث (ان لمہدینا آیتیں) مرفوع متصل ہے۔“ (تحفہ گولڈ ویس ۲۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۳۵)

نور! مرزا قادیانی کی یہ عادت شریف ہے کہ جب کسی آیت یا حدیث اور یا کسی امام بزرگ کے بے بنیاد قول میں اپنے مطلب بر آری کا کروڑوں حصہ یا اس سے بھی کمتر کی گنجائش دیکھتے ہیں یا بخیاں خود سمجھ لیتے ہیں تو بس اس پر غلط استدلال کی ملح کاریوں و ناجائز تاویل کی رنگ آمیزیوں میں ایسے سرشار ہو کر مصروف ہوتے ہیں کہ بنا بنا یا کھیل بگڑ جاتا ہے اور اس میں اپنی کچھ ایسی مسیجائی دکھلاتے ہیں کہ آپ کی نبوت کا پول کھل جاتا ہے۔ مثلاً اسی ان لمہدینا آیتین کو بشہادت قرآنی مرفوع متصل کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ اسی کتاب کے اسی صفحہ میں اس کو غیر مرفوع مان چکے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ روایت اصول حدیث کے مطابق بالکل موضوع و ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں ایک راوی عمرو بن شمر ہے اور دوسرا جابر جعفی ہے۔ دونوں کے متعلق فن رجال کے علماء فرماتے ہیں کہ یہ جھوٹے منکر الحدیث جھوٹی حدیث بنانے والے متروک الحدیث تبرائی رافضی بھولکڑ ہیں۔ دیکھو میزان الاعتدال ج ۵ ص ۳۲۴ حرف عین، تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۱۳ تا ۱۵ حرف جیم پھر ایسی موضوع روایت کو مرفوع متصل کہنا سراسر کذب و افتراء نہیں ہے تو اور کیا ہے؟۔

جھوٹ نمبر ۱۸۸..... ”پس خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے نہ شخصی طور پر یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے۔ ایک نوع کے بعد دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آیا ہے۔ سو اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں اور یہی قرآن کریم نے ہمیں سکھایا ہے۔“ (چشمہ معرفت ص ۱۶۰، خزائن ج ۲۳ ص ۱۶۸)

نور! مرزا قادیانی اور ان کی امت کا آریوں کی طرح یہ عقیدہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ عالم بھی قدیم ہے۔ خیر جب وہ اسلام سے علیحدہ ہو گئے تو اب ان کو اختیار ہے کہ وہ آریوں کے ہمنوا ہو جائیں یا عیسائیوں کے لیکن یہ کہنا کہ قرآن کریم یہی سکھاتا ہے سراسر کذب و افتراء ہے جس کے ثبوت سے مرزائیت عاجز و لاجار ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۸۹..... ”خدا کا کلام انسانی نحو سے ہر ایک جگہ موافق نہیں ہوتا۔ ایسے الفاظ اور فقرات اور ضمائر جو انسانی نحو سے مخالف ہیں۔ قرآن کریم میں بھی پائے جاتے ہیں۔“
(حاشیہ چشمہ معرفت ص ۳۱۲، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۱)

نور! قرآن کریم میں کوئی جملہ اور کوئی ضمیر صرف و نحو بلاغت و فصاحت کے اصول کے خلاف نہیں ہے۔ ورنہ اہل عرب ایک منٹ کے لئے چین نہ لینے دیتے۔ مگر باوجود اشتعال انگیز چیلنجوں کے ان کا خاموش رہنا بلکہ اس کی اعجازی کیفیت کا اعتراف کرنا کلام اللہ کا صرف و نحو کے موافق ہونے کی کھلی دلیل ہے اور مرزا قادیانی کے مجرمانہ و افتراء کا بین ثبوت۔

جھوٹ نمبر ۱۹۰..... ”پھر اس کے بعد کبھی کسی مجتہد اور مقبول امام پیشوائے انام نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں۔“
(تحفہ گوڑویہ ص ۴، خزائن ج ۷ ص ۹۲)

نور! جب کہ تمام امت محمدیہ کا حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات پر اجماع ہو چکا ہے۔ پھر اس کے بعد مرزا قادیانی کے اس قول کی کذب و دروغ کے برابر بھی وقعت نہیں رہتی۔

جھوٹ نمبر ۱۹۱..... ”امام مالک بھی اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور مر گئے اور امام اعظم اور امام احمد اور امام شافعی ان کے قول کو سن کر اور خاموشی اختیار کر کے اسی قول کی تصدیق کر رہے ہیں۔“
(تحفہ گوڑویہ ص ۴۶، خزائن ج ۷ ص ۱۶۴)

نور! مرزا قادیانی نے اپنی مختلف تصانیف میں متعدد جگہ بار بار اس امر کا ذکر کیا ہے کہ امام مالک و ابن حزم و وفات مسیح کے قائل تھے اور اسی میں خوب رنگ بھر بھر کر اپنی زندگی میں مرزا قادیانی اچھالتے رہے۔ اس کے بعد ان کی امت اب تک باوجود ادعائے علم و فضل اسی لکیر کو پیٹتی چلی آ رہی ہے۔ لیکن حقیقت واقعہ یہ ہے کہ یہ دونوں بزرگ بھی مثل جمہور علماء و امت اسلامیہ کے حیات مسیح علیہ السلام کے قائل ہیں۔ جیسا کہ آبی نے کتاب عتبہ میں امام مالک ہی سے آپ کا صحیح مذہب حیات مسیح نقل کیا ہے اور اسی طرح ابن حزم نے بھی اپنی کتاب ملل میں اپنا مسلک حیات مسیح کا بیان کیا ہے۔
(دیکھو عقیدۃ الاسلام ص ۱۷ طبع کراچی)

البتہ مرزا قادیانی اور ان کی امت مجمع البحار کی اس عبارت ”قال مالک مات“ سے مبتلائے فریب ہو کر اور اسی کو سرمایہ استدلال سمجھ کر سادہ لوح انسانوں کو فریب میں مبتلا کرنے کی سعی بلیغ کر رہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر اس قول کو صحیح تسلیم کیا جائے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ

امام مالکؒ اس امر کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر رفع سے پہلے چند منٹ کے لئے عارضی طور پر موت طاری ہوگئی تھی۔ نہ یہ کہ آپ دائمی موت کے قائل ہیں۔ غرض یہ کہ لفظ ”مات“ سے ”موت مطلق“ مراد ہے نہ ”مطلق موت“ ورنہ اس امر کے اظہار میں کچھ باک نہیں ہے کہ صاحب مذہب کے بیان کے مقابل قول غیر قابل حجت واستدلال نہیں ہو سکتا۔ مگر مرزا قادیانی نے اس بناء فاسد پر یہ قصر تعمیر کیا کہ آئمہ ثلاثہ امام اعظمؒ، امام احمدؒ، امام شافعیؒ نے بھی اپنی خاموش زبان سے وفات مسیح کی تائید کی ہے۔ سو یہ بھی کذب و افتراء کی بدترین مثال ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۹۲..... ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا..... یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں۔“

(تحفہ گولڈ ویس ۵، خزائن ج ۱ ص ۹۴)

نور! بلکہ ارتداد مسلم کی علت حیات مسیح کو بنانا یہ خیال باطل اور جھوٹا عقیدہ ہے ورنہ مرزائیت اپنے قائد اکبر کے دامن سے دروغوئی کی نجاست کو دور کرنے کی فکر کرے۔

جھوٹ نمبر ۱۹۳..... ”قرآن کریم اور اسی کتاب میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ صاف گواہی دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور اس شہادت میں صرف امام بخاریؒ منفرد نہیں بلکہ امام ابن حزم اور امام مالکؒ بھی موت عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں اور ان کا قائل ہونا گویا امت کے اکابر کا قائل ہونا ہے۔“

(ایام الصلح ص ۳۹، خزائن ج ۱ ص ۲۶۹)

نور! اول تو مرزا قادیانی کا یہی ایک مجرمانہ اتہام ہے کہ امام بخاریؒ، امام مالکؒ، امام ابن حزمؒ موت مسیح کے قائل تھے۔ دوسرے اگر بالفرض یہ صحیح بھی ہو تو اس سے تمام اکابر امت کا قائل ہونا کیوں کرو کیسے لازم آ گیا ہے؟۔ مرزائیو! سچ تو یہ ہے کہ تمہارے پیغمبر مرزا قادیانی مخلوق خدا کو صرف فریب و دھوکہ میں مبتلا کرنے آئے تھے۔

جھوٹ نمبر ۱۹۴..... ”سلف صالحین نے اس مسئلہ (حیات مسیح) میں مفصل کچھ نہیں کہا بلکہ اجمالی رنگ میں ایمان لاتے تھے کہ مسیح مر گیا۔“

(حماמתہ البشری ص ۱۸، خزائن ج ۱ ص ۱۹۸)

نور! مرزائیت کے جنم داتا کا سلف صالحین پر یہ بھی ایک گندہ افتراء ہے اس لئے کہ سلف صالحین تفصیلی و اجمالی ہر طرح سے حیات مسیح پر ایمان رکھتے تھے۔ دیکھو رسالہ عقیدۃ الاسلام، شہادت القرآن وغیرہ اور رسالہ ہذا:

جھوٹ نمبر ۱۹۵..... ”صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔“ (ازالہ اوہام ص ۸۱، خزائن ج ۳ ص ۱۴۲)

نور! مرزا قادیانی کو افتراء پردازی و دروغگوئی میں کچھ اس درجہ کمال حاصل تھا کہ بڑے سے بڑا مفتری و کذاب بھی ان باتوں کو دیکھ کر آپ کو اس فن کا استاد کامل ماننے پر مجبور ہو جائے گا۔ کیونکہ صحیح مسلم کی کسی حدیث میں یہ لفظ موجود نہیں ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے..... الخ! بلکہ یہ صرف مرزا قادیانی ہی کے پیغمبرانہ دماغ کی پیداوار ہے۔ جیسا کہ وہ خود اپنے اس قول کی تکذیب کر کے اپنا کاذب و مفتری ہونا ثابت کر رہے ہیں کہ ”کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا۔“ (حماتہ البشری ص ۲۱، خزائن ج ۷ ص ۲۰۲)

مرزا سیو! تم ایڑی و چوٹی کا زور اس امر میں صرف کر دو کہ مرزا قادیانی کا دامن کذب کی نجاست سے صاف ہو جائے تو یہ غیر ممکن ہے اس لئے یہ سچ ہے کہ ”جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے۔“ (نور الحق ص ۱۰۴، خزائن ج ۸ ص ۱۳۷)

جھوٹ نمبر ۱۹۶..... ”کچھ شک نہیں کہ استقرء بھی ادلہ یقینیہ میں سے ہے۔“

(ازالہ اوہام ص ۸۸۸، خزائن ج ۳ ص ۵۸۴)

قادیان کے مولوی فاضلو! ایمان سے بتاؤ کہ کیا اب بھی اس میں شک ہے کہ مرزا قادیانی جیسے مراتی الطبع کے علم و عقل کا دیوالیہ نہیں نکل چکا؟۔ اس لئے کہ استقرء کو یقینی دلیل کہنا نہیں لوگوں کا کام ہے جو علم و عقل سے محروم اور دماغی امراض سے مالا مال ہوں۔ حالانکہ مرزا قادیانی کے چین و چنان کے ساتھ سلطان المتکلیمن و سلطان العلوم کے القاب نادرہ سے بھی موصوف ہیں۔ مگر باوجود اس کے یہ علمی و عقلی ”دروغگوئیاں و مضحکہ خیزیاں جو منظر عام پر آ رہی ہیں تاکہ دنیا سمجھ لے کہ دروغگو کا انجام ذلت و رسوائی ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۲۴۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۵۳)

جھوٹ نمبر ۱۹۷..... ”جس حالت میں وہ (مولانا ثناء اللہ صاحب) دود و آنہ کے لئے در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا قہر نازل ہے اور مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گزارہ ہے۔“ (عجاز احمدی ص ۲۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۲)

نور! چونکہ مولانا ثناء اللہ امرتسری، مرزا قادیانی کے سخت جان حریف ہیں۔ اس لئے مرزا قادیانی جس قدر ان پر اتہام و افتراء باندھیں وہ کم ہے۔ مگر یہ کس قدر ذلیل و گندہ جھوٹ اور گھناؤنا افتراء ہے کہ ان کا ذریعہ معاش مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں کو قرار دیا ہے۔ مرزا سیو!

اگر اپنے پیشوائے اعظم کو راست باز دیکھنا چاہتے ہو تو اس کو واقعات کی روشنی میں سچ کر دکھاؤ۔ مگر یاد رہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب ابھی ماشاء اللہ مرزا نیت کے بخیہ ادھیڑنے کے لئے موجود ہیں۔ لیکن چونکہ خود مرزا قادیانی کا گزارہ مردوں و زندوں کے چندوں پر تھا اس لئے ایسا ہی وہ اپنے دشمنوں کو بھی سمجھتے تھے۔ کیونکہ ”نجاست خور انسان ہر ایک انسان کو نجاست خور ہی سمجھتا ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۲، خزائن ج ۵ ص ۵۵ ایضاً)

جھوٹ نمبر ۱۹۸..... ”خدا کا کلام قرآن کریم گواہی دیتا ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) مر گیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”وآوینا ہما الی ربوة ذات قرار ومعین“ یعنی ہم نے عیسیٰ علیہ السلام اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ پر پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفیٰ پانی کے چشمے اس میں جاری تھے۔ سو وہی کشمیر ہے اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زین شام میں کسی کو معلوم نہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح مفقود ہے۔“ (حقیقت الوحی حاشیہ ص ۱۰۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۴)

نور! مرزا قادیانی کا آیت ”وآوینا ہما الی ربوة ذات قرار ومعین“ سے کشمیر مراد لینا اور قرآن کریم کی شہادت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مار کر سری نگر کشمیر میں قبر بنا دینا سراسر کذب و افتراء ہے۔ ورنہ امت مرزائیہ کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ اپنے بانی سلسلہ کی اس تفسیر کو احادیث، آثار صحابہ، اقوال ائمہ و ابدال و اقطاب کی روشنی میں مدلل کر کے یہ بتائیں کہ حضور ﷺ یا سلف صالحین میں سے کسی نے اس آیت سے اس مضمون کو استنباط فرمایا ہے؟ نہیں تو ہماری طرف سے لعنت کے چند پھول مرزا مقدس پر چڑھادیتے۔ نیز اسی طرح یہ کہنا کہ حضرت مریم کی قبر زین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔ باقر مرزا جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ: آپ فرماتے ہیں اور ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔“

(اتمام الحجۃ حاشیہ ص ۱۹، ۲۰، ملخصاً، خزائن ج ۸ ص ۲۹۷)

جھوٹ نمبر ۱۹۹..... ”اور یہ کہ مسیح مختلف ملکوں کا سیر کرتا ہوا آخر کشمیر میں چلا گیا اور تمام عمر وہاں بسر کر کے آخر سری نگر محلہ خانیاں میں بعد وفات مدفون ہوا۔ اس کا ثبوت اس طرح پر ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی

زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا اور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شہزادہ بھی کہلاتا ہے اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا وہ باشندہ تھا۔“

(ریویو آف ریلیجنس ج ۲ نمبر ۹، ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۲۸)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک مفتریانہ کذب ہے اس لئے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کا اس بات پر ہرگز اتفاق نہیں۔ مرزائیوں! ”جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔“ یاد ہے نہیں تو دیکھو (حقیقت الوحی ص ۲۰۶، خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۵)

جھوٹ نمبر ۲۰۰..... ”سنت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہی کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا۔“ (ازالہ ص ۲۵۷، خزائن ج ۳ ص ۳۲۲)

نور! اہل سنت والجماعت کا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے یہ صرف مرزا قادیانی کی جدت طبع کا ایک گندہ افتراء ہے۔ مرزائیوں! ”اے مفتری نابکار کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔“

جھوٹ نمبر ۲۰۱..... ”امام محمد اسماعیل صاحب جو اپنی صحیح بخاری میں آنے والا مسیح کی نسبت صرف اس قدر حدیث بیان کر کے چپ کر گئے کہ ”امامکم منکم“ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دراصل حضرت اسماعیل بخاری صاحب کا یہ مذہب تھا کہ وہ ہرگز اس بات کے قائل نہ تھے کہ مسیح مسیح ابن مریم آسمان سے اتر آئے گا۔“ (ازالہ ص ۹۶، خزائن ج ۳ ص ۱۵۳)

نور! امام بخاریؒ پر بانی مرزائیت کا ایک ناپاک اتہام و قابل شرم افتراء ہے۔ بالخصوص یہ کہنا کہ ”امامکم منکم“ صاف ثابت ہوتا ہے بتلارہا ہے کہ قادیانی پیغمبر علم و عقل سے بالکل برہنہ تھے۔ حتیٰ کہ ان کو امام بخاریؒ کے صحیح نام لکھنے کی تمیز نہ تھی کہ کہیں امام محمد اسماعیل صاحب اور کہیں حضرت اسماعیل بخاری صاحب تحریر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کا نام محمد تھا۔ نہ محمد اسماعیل اور نہ اسماعیل۔

جھوٹ نمبر ۲۰۲..... ”حالانکہ تیرہویں صدی کے اکثر علماء چودہویں صدی میں اس کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا) ظہور معین کر گئے ہیں اور بعض تو چودہویں صدی والوں کو بطور وصیت یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ اگر ان کا زمانہ پاؤ تو ہمارا السلام علیکم انہیں کہو۔“

(ازالہ اوہام ص ۱۵۵، خزائن ج ۳ ص ۱۷۹)

نور! تیرہویں صدی کے جن اکثر علماء نے چودہویں صدی کو حضرت مسیح کے ظہور کا زمانہ معین فرمایا ہے۔ ان کی اکثریت کو ثابت کرتے ہوئے ان کے اسماء گرامی سے روشناس

کرائے بعد ازاں جن کتابوں میں انکا یہ مضمون مندرج ہے ان کو بتائے نہیں تو ”ایسا کھلا کھلا جھوٹ بنانا ایک بڑے بدذات اور لعنتی کا کام ہے۔“

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۳۹، خزائن ج ۲۳ ص ۴۰۸)

جھوٹ نمبر ۲۰۳..... ”اور خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف فرما دیا ہے کہ یہ دو قسم (قہری نشانوں اور تلوار کا عذاب) کے عذاب ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتے۔“

(تجلیات الہیہ ص ۸ حاشیہ، خزائن ج ۲۰ ص ۴۰۰)

نور! قرآن کریم کی جس آیت میں صاف و صراحت سے بغیر تاویل و توجیہ کے یہ مضمون ذکر کیا گیا ہو اس کو بیان کر کے بتاؤ کہ اس کو صرف مرزا قادیانی ہی نے سمجھا ہے یا اکابر سلف میں سے کسی نے استنباط کیا ہے۔ ورنہ ”خدا کی لعنت ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں۔“

(اعجاز احمدی ص ۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۹)

جھوٹ نمبر ۲۰۴..... ”میرے آنے کے دو مقصد ہیں: ۱..... مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ ۲..... اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے دنیا اس کو بھول جائے۔“

جھوٹ نمبر ۲۰۵..... ”میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت نمائی ظہور میں نہ آئے پس میں جھوٹا ہوں..... اور اگر کچھ نہ ہو اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔“

نور! مرزا قادیانی جن دو عظیم الشان مقصد کو اپنے آغوش نبوت میں لے کر رونق افروز بزم قادیان ہوئے تھے۔ افسوس و حسرت کے ساتھ اس امر واقعی کا اظہار کیا جاتا ہے کہ آپ اس مقصد عظیم میں بری طرح ناکام و نامراد ہوئے اور بہت بے آبرو ہو کر اس کو چھ سے نکلے ہیں اور تمام مسلمانان عالم کو اپنے دروغ گو و جھوٹے ہونے پر شاہد عادل بنا کر چلتے بنے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا پہلا مقصد تو یہی تھا کہ مسلمانوں کو تقویٰ و طہارت سے آراستہ کر کے ان کو صحیح و سچے معنوں میں مسلمان بنائیں۔ مگر اس مقصد کی دردنا کامی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمان و ہریت والحاد کے تباہ کن سیلاب میں بہے چلے جا رہے اور ان کی اخلاقی و عملی حالت اس درجہ تنزل پذیر ہے کہ

معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے ان کو کچھ تعلق نہیں۔ علاوہ ازیں خود مرزا قادیانی نے مسلمان بنانے کے بجائے یہ گمراہ کن راستہ اختیار کیا کہ اپنی مٹھی بھر جماعت کے سوا دنیا کے ان تمام مسلمانوں و مؤمنوں کو جو ان کی دیسی نبوت و سودیشی مسیحیت کے آستانہ پر جہیں سائی کرنے سے منکر ہیں۔ یا متردد کافر و مرتد بے ایمان بنا کر اسلام کے واحد اجارہ دار بن بیٹھے ہیں۔

(دیکھو حقیقت الوحی ص ۱۶۳، ۱۶۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷، ۱۶۸، انجام آتھم ص ۶۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) خیال تھا کہ وہ لوگ جو حضرت رسول اقدس ﷺ کے سایہ رحمت سے نکل کر مرزائیت کے آغوش میں خوش فعلیاں کر رہے ہیں اور بہشتی مقبرہ کے حرص میں قادیانی دیوتا کی پرستش، یقینی طور پر وہ تقوے و طہارت کی چلتی پھرتی تصویریں دیانت و امانت کے عملی پیکر ہوں گے۔ مگر ”خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا“ اس لئے کہ خود بانی سلسلہ آنسو بہا بہا کر ان کی اخلاقی حالت و پرہیزگاری کا مرثیہ خوان ہے۔

”ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں (مرزا قادیانی) دیکھتا ہوں..... کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد تو بہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیکم نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ خود غرضی کی بناء پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں..... یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے اگر میں درندوں میں ہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے۔“ (شہادت القرآن ص ۹۹، خزائن ج ۶ ص ۳۹۵، ۳۹۶)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی اپنے عظمت مآب مقصد میں جس شاندار پسپائی سے پسپا و نامراد ہوئے ہیں اس کا اجمالی خاکہ آپ کے سامنے ہے۔ اس کے بعد دوسرے مقصد عظیم کی المناک ناکامیوں و جگر خراش نامرادیوں کو ملاحظہ فرمائیے کہ کہنے و فریب دینے کے لئے تو قادیانی پیغمبر عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑنے اور صلیب کر ریزہ ریزہ کرنے آئے تھے۔ مگر برعکس اس کے اسی عیسائیت کے سب سے بڑے تاجدار بادشاہ برطانیہ (جو بقول ان کے دجال اعظم و یا جوج

ماجوج بھی ہے) کی حمایت و نصرت میں اسی صلیب شکن کے مقدس ہاتھوں سے اس قدر اشتہارات و کتابیں لکھی گئیں جو پچاس الماریوں کی بے پناہ وسعت و فراخی کو بھی تنگ کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں اس وقت اکناف عالم میں عیسائیت و صلیب پرستی جیسی کچھ روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ وہ تعلیم یافتہ طبقہ پر بالکل عیاں ہے۔ تاہم اس داستان لطف کو مرزائیت ہی کے ایک نامور غلام جس کو اپنے آقائے نامدار کی طرح کسر صلیب میں مبالغہ آمیز دعویٰ کے ساتھ بہت کچھ مہارت و کمال حاصل ہے اس کی زبان سے سنئے۔ تاکہ قادیانی پیغمبر کی شاندار نامرادی پر دہان دوز شہادت بن جائے۔ لاہوری مرزائیوں کا ترجمان پیغام صلح لکھتا ہے کہ:

..... ۱ ”آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ آج پچاس لاکھ کے قریب ہے۔“ (پیغام صلح ۶ مارچ ۱۹۲۸ء ص ۵)

..... ۲ ”۱۹۲۷ء میں عیسائیوں نے ۱۹ لاکھ ۸ ہزار نئے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں بائبل کے شائع کئے ہیں۔“ (پیغام صلح مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۲۸ء)

..... ۳ ”۱۹۳۱ء کی مردم شماری بتلا رہی ہے کہ ہندوستان کے مختلف صوبوں اور ریاستوں میں عیسائی پرست عیسائیوں کی تعداد ۶۲۷۲۸۸۸ ہے اور دس سال میں ۳۲ فیصدی کے حساب سے ان میں اضافہ ہوا اور روز بروز عیسائیت ترقی کرتی جا رہی ہے۔“

صلیب پرستی کی روز افزوں ترقی کا یہ حال صرف اس ہندوستان میں ہے جہاں کہ ایک صوبہ کے ایک گاؤں میں دہقانی پیغمبر قادیانی مسیح اور بادعائے کسر صلیب نزول اجلال فرما کر قبل از وقت اس واسطے تشریف لے گئے تاکہ دنیا ان کے دروغ گو نامراد و مفتری ہونے میں شک و شبہ نہ کر سکے۔ اسی سے مغربی ممالک کے متعلق اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہاں عیسائیت کا کس قدر بے پناہ غلبہ و وسعت پذیر ہوگا۔ تاہم اس کو بھی اسی عیسائی پرستی کے ستون کو توڑنے والے قادیانی مسیح کے وفادار غلام پیغام صلح کی زبانی سے سنئے۔

”مسٹر ایف ڈی وا کر ایک انگریزی مسیحی مشنری نے مسلم ورلڈ میں اپنے ذاتی تجربات کی بناء پر یہ اعلان کیا ہے کہ سیرالیون، مینڈیلینڈ، گولڈ کوسٹ اور اشانٹی، نائجیر یا اور فرانسیزی نوآبادیوں اور ڈرہوی ٹوگو اور آئیوری کوسٹ میں مجھ پر یہ پورے طوراً شکارا ہو چکا ہے کہ اسلام کی رفتار ترقی قطعاً رکتی چلی جا رہی ہے اور آج افریقی لوگوں کو نبی اسلام کا پیرو بنانے میں جس قدر کامیابی مسلمانوں کو حاصل ہوئی ہے۔ اس سے بہت زیادہ تعداد کو ہم مسیحیت کا حلقہ بگوش بنانے میں کامیاب ہیں۔“ (پیغام صلح ص ۳۳ کالم ۲۴، مئی ۱۹۲۹ء)

عیسائیت کی یہ روز افزوں ترقی اور بے پناہ غلبہ اس قادیانی مسیح دیسی نبی کے بعد ہو رہا ہے۔ جو بادعائے خود عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑنے اور عیسائیت کو فنا کرنے کے لئے آئے تھے۔ مگر آہ! افسوس مرزائی مسیح آیا اور بحسرت ویاس نامراد و ذلیل ہو کر قبل از وقت دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اس لئے ہم تمام مسلمان ان کے کذاب و مفتری ہونے کی شہادت دیتے ہیں اور ان کی تربیت پر لعنتی بدبودار پھول چڑھانے کی عزت حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ ”ہر ایک چیز اپنی علت غائی سے شناخت کی جاتی ہے۔“ (ازالہ ص ۵۵۳، خزائن ج ۳ ص ۳۹۸)

بالآخر ہر وہ انسان جس کا دماغ علم و عقل کی روشنی سے منور ہے وہ یقینی طور پر اس امر کا اظہار کرے گا کہ مرزا قادیانی بڑی شان و شوکت و آب و تاب کے ساتھ اپنے ان دو عظیم الشان مقصد میں ناکام و نامراد ہو کر دنیا سے رخصت ہوئے ہیں اور ان کی زندگی کا ہر ہر گوشہ دروغ گوئیوں، اختلاف بیانیوں، مبالغہ آمیزیوں، افتراء پرداز یوں، اتہام سازیوں، خیانت کاریوں، سرقہ بازیوں، گستاخیوں، شیخیوں، بلند خیالیوں، گالیوں میں اس طرح سے الجھا ہوا ہے کہ امت مرزائیت کا ناخن تدبیر بھی سلجھانے سے عاجز ہے۔

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا چاک داماں کا

جو یہ ٹانکا تو وہ ادھر ا جو یہ ادھر ا تو وہ ٹانکا

اور مرزائیت کے بانی سلسلہ کی زندگی ان بیشمار سازیوں و بازیوں کا ایک عجیب و غریب مرکب ہے۔ جس میں سے ایک جز دروغ گوئی و اتہام سازی کو مشتے از خروارے۔ اس رسالہ میں دو سو کی تعداد میں جمع کیا گیا ہے تاکہ مرزا قادیانی کی خانہ ساز نبوت و خود ساختہ مسیحیت اور دیگر طویل و عریض ہنگامہ خیز دعاوے کی پر تزیو حقیقت پاش پاش ہو کر غبار روزگار بن جائے اور مرزائیت کے اولوالعزم قادیانی پیغمبر کی ذلت و رسوائی اور تباہی و بربادی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہ جائے۔ درحقیقت قدرت الہیہ کا یہ کرشمہ لطف ہے کہ اس نے مرزا قادیانی جیسے مدعی نبوت کی دوکان کو ویران و تباہ کرنے کے لئے دروغ گوئیوں و افتراء پرداز یوں کا اتنا ذخیرہ جمع کر دیا ہے کہ مرزائیت کے مستحکم قلعہ کو بیخ و بن سے مسمار و منہدم کرنے کے لئے کسی اور آلہ حرب و ضرب کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔

چونکہ دروغ گو کا خصوصی شعار و امتیازی نشان حافظہ نباشد بھی ہے۔ اسی معیار پر

مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ ”حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔“

(ریویو ج ۲ نمبر ۴، ماہ اپریل ۱۹۰۳ء حاشیہ ص ۱۵۳)

لہذا اس اعتراف کے بعد ہم کو دخل در معقولات کی کیا ضرورت ہے:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا ہے
تاہم مندرجہ ذیل حوالہ جات کو بھی محفوظ رکھئے تاکہ داشتہ کار آمد ہو سکے۔
.....۱ ”نبی کے کلام میں جھوٹ جائز نہیں۔“

(متیح ہندوستان ص ۲۱، خزائن ج ۱۵ ص ایضاً)

.....۲ ”انبیاء کا حافظہ نہایت اعلیٰ ہوتا ہے۔“ (ریویو ماہ جنوری ۱۹۲۹ء ص ۸)

.....۳ ”ملہم کا دماغ نہایت اعلیٰ ہوتا ہے۔“ (ریویو ماہ جنوری ۱۹۳۰ء ص ۲۶)

.....۴ ”ملہم کے دماغی قوی کا نہایت مضبوط اور اعلیٰ ہونا بھی ضروری ہے۔“

(ریویو ماہ ستمبر ۱۹۲۹ء ص ۴)

.....۵ ”کاذب کا خدا دشمن ہے۔ وہ اس کو جہنم میں لے جائے گا۔“

(البشری ج ۲ ص ۱۲۰)

انتباہ!

چونکہ مرزائیت کے بانی مرزا قادیانی کے کذبات کو پیش کر کے ان کے دعاوی پر جائز نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اس لئے امت قادیانیہ نعل در آتش و آگ بگولہ ہو کر طرح طرح کی تاویلوں و رنگین توجیہوں سے اس کو پوشیدہ کرنے کی لا حاصل سعی کرے گی۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کذبات کو تاویل و توجیہ کے شکنجے پر چڑھائے بغیر حقائق و واقعات کی روشنی میں ثابت کیا جائے ورنہ بغیر اس کے انگاروں سے کھیلنا اور اپنے علم و عقل کی نمائش کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مرزائیوں کے لئے مشعل راہ ہدایت بنائے تاکہ وہ کاذب کا دامن چھوڑ کر حضرت صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے آغوش رحمت میں آجائیں اور احقر کو اس فتنہ عمیاء کے قلع قمع کرنے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین!

والسلام!

نور محمد مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۵/مذی الحج ۱۳۵۲ھ، ۲۲/مارچ ۱۹۳۲ء

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری
میں آنحضرت کی شانوں، مسطور سے بعد کوئی نہی نہیں

مغالطات مرزا

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

نذر عقیدت

فتنہ مرزائیت کے قلع و قمع میں مجاہد ملت، شیر اسلام حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امیر شریعت (پنجاب) نے جس ہمت و استقلال عزیمت و ایثار کا مظاہرہ کیا ہے اور مسلمانان ہند کو اس گمراہ فرقہ کے دجل و فریب سے آگاہ کرنے کے لئے جیسی سعی و جہد و جدوجہد فرمائی ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں اپنی اس ناچیز تالیف کو انتہائی عقیدت اور دلی تمنا سے آپ کے نام نامی و اسم گرامی سے منسوب کر کے افتخار حاصل کرتا ہوں:

گر قبول افتد زہے عزو شرف

عقیدت کیش: نور محمد از مظاہر علوم سہارنپور

۱۰/محررم ۱۳۵۲ھ..... ۱۵/اپریل ۱۹۳۵ء

تقریظ!

فخر الامثال کامل العلوم و لضعون، جامع المعقول و المنقول حضرت اقدس استاذ المحترم مولانا الشیخ عبدالرحمن صاحب مدظلہ العالی صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم!

یہ ناکارہ خلائق اہل اسلام کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ مرزائیوں کا گمراہ فرقہ اپنے گمراہ کن خیالات کے زہریلے اثرات کی اشاعت میں جس سرعت کے ساتھ مصروف ہے اس کو دیکھتے ہوئے میرے محترم عزیز جناب مولانا نور محمد خان صاحب مدرس و مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور نے اس فتنہ عمیاً کے قلع و قمع کے لئے ایک کامیاب و مؤثر طریقہ اختیار کیا کہ خارجی و بیرونی حملوں کو چھوڑ کر اس کے استیصال میں اندرونی و داخلی ضربوں کی طرف توجہ مبذول فرمائی اور عزیز موصوف نے مرزا قادیانی مسیلمہ ثانی کی بہت سی کتابوں کا مطالعہ کر کے مرزا کی ان کفریات، اختلافات، کذبات جن کو قدرت نے خود مرزا قادیانی کے ہاتھوں سے جمع کر دیا تھا۔ بڑی محنت و جستجو سے منظر عام پر لا کر مرزا قادیانی کی نبوت و دیگر دعویٰ کا ایسا بھانڈا پھوڑا کہ بہت

سی سعادت مند طبائع کو مرزائیت کے دام فریب سے نکلنے کا ذریعہ دستیاب ہو گیا۔ اسی طرح مولانا موصوف نے مرزا قادیانی کی تمام غیر مہذب و مرصع گالیوں، بدگوئیوں، بیخبرانہ یا وہ گوئیوں کو ان کی مختلف کتابوں سے جمع کر کے ”مغالطات مرزا“ کے نام سے شائع کیا ہے۔ یہ تو تالیف رسالہ حقیقت میں مرزا قادیانی کی تہذیب و اخلاق کا ایک ایسا آئینہ ہے۔ جس میں غلمدیت کے نومولود نبی کی اخلاقی تصویر اس طرح عریاں ہو رہی ہے کہ ہر غیرت مند انسان اس کو دیکھ کر نفرت و حقارت کرے گا اور ایسے غیر مہذب مثنوی مرزا قادیانی کو اس قابل نہیں سمجھے گا کہ وہ شرافت و انسانیت کے بھی حامل تھے۔ چہ جائے کہ نبوت و رسالت کے۔

بت کریں آرزو خدائی کی

شان ہے تیری کبریائی کی

اللہ تعالیٰ موصوف کی مساعی کو مشکور فرما کر علم و عمل میں ترقی عطا فرمائیں۔ امید ہے کہ حضرات اہل اسلام عموماً و علماء کرام خصوصاً مولانا موصوف کی مساعی کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے آپ کی مقبول عام تالیفات کی اشاعت میں کوشش کریں گے۔

عبدالرحمن کامل پوری..... خادم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور..... ۲۸ / محرم ۱۳۵۴ھ

تقریظ!

عالم یلمعی و فاضل لوزعی ادیب کامل جامع العلوم والفنون حضرت استاذ محترم مولانا اسعد اللہ صاحب مدرس مظاہر علوم سہارنپور!

الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم والصلوة والسلام علی من بعث لیم مکارم الاخلاق وانه لعلی خلق عظیم اما بعد! میں عزیز محترم جناب مولانا مولوی حافظ نور محمد خان صاحب مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کو عرصہ سے جانتا ہوں اور آپ کی ملی و قومی خدمات کو احترام کی نگاہوں سے دیکھتا ہوں۔ آپ نے مذاہب باطلہ کے مقابلہ میں کامیاب قلم اٹھایا ہے۔ آجکل آپ کی خصوصی توجہات مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے تبعین کی جانب مصروف ہیں۔ اس سلسلہ میں اب تک جو رسائل مثلاً کفریات مرزا، اختلافات مرزا، کذبات مرزا، آپ نے ملک کے سامنے پیش فرمائے ہیں۔ وہ ایک خاص حد تک انصاف پسند

طبائع سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں اور ان کی معقول اشاعت ان کی مقبولیت کی صاف شہادت دے رہی ہے۔ آپ کی جدید تالیف ”مغالطات مرزا“ پیش نظر ہے۔ آپ کی محنت و کاوش اور عرق ریزی و دماغ سوزی کا اندازہ صرف کتاب دیکھنے ہی سے ہو سکتا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے مرزا قادیانی کے یکجائی کلام سے کسی نتیجہ کا نکالنا کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق ہے۔ چہ جائے کہ مختلف مضامین میں بکھرے ہوئے فقروں کو جمع کیا جائے۔ آپ نے تمام اہل اسلام کے لئے عموماً اور مناظرین کے لئے خصوصاً بہت سہولت پیدا کر دی ہے۔ مغالطات میں اولاً وہ تمام گالیاں جمع کر دی گئی ہیں۔ جو مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی ہیں۔ اس کے بعد ان عذرات کی مکمل و مدلل تردید فرمائی گئی ہے۔ جو فریق ثانی کی جانب سے ان گالیوں کے سلسلہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ یہ تردید بھی مرزائی لٹریچر ہی سے کی گئی ہے۔ ایسے ہی اعذار کے متعلق کہا گیا ہے کہ عذر گناہ بدتر از گناہ۔ پھر وہ گستاخیاں لکھی گئی ہیں۔ جن کو حضرات انبیاء علیہم السلام و عزت کرام و صحابہ عظام کی شان میں روا رکھا گیا ہے۔ بعد ازیں اس سب و شتم کو جمع کیا گیا ہے۔ جس کو عامۃ المسلمین و حضرات علماء کے لئے جائز رکھا گیا ہے۔ اخیر میں عیسائیوں اور آریوں کو جو مغالطات سنائی گئی ہیں یکجا کر دیا ہے۔ کتاب کے ختم پر آپ نے ان تمام گالیوں کی جو مغالطات جمع فرمائی ہیں ردیف و اراکیک مکمل فہرست بھی لکھ دی ہے۔ جس سے نہایت آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے فلاں گالی کس کتاب میں کس صفحہ پر دی ہے۔ چونکہ جناب مصنف مجھ سے محبت فرماتے ہیں۔ اس لئے میں نے اتنا لالامریہ سطور لکھ دیں ورنہ میں اس قابل نہیں ہوں کہ تصانیف علماء پر تقریظ لکھوں۔

اسعد اللہ عفا اللہ..... مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

قطعہ تاریخ از مولانا اسعد اللہ صاحب

خان صاحب مولوی نور محمد نے لکھی
جب کتاب جامع اشتات و کافر ماجرا
اجتماع فن دشنام جناب مرزا
لکھ دی یہ تاریخ اسعد نے قلم برداشتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على نبي لا نبي بعده .

وآله واصحابه اجمعين!

ایک مصلح و رہبر قوم جس کا فرض منصبی قوموں و جماعتوں کی اصلاح و تعلیم ہو اس کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وہ تہذیب و اخلاق سے موصوف اور صبر و تحمل و حلم و عفو سے آراستہ ہوتا کہ وہ برگشتہ قوم کو اپنی شیریں زبانی و نرم خوئی کے ذریعہ راہ راست پر لائے اور ان کو رزائل و خباثت سے پاک کر کے محاسن و مکارم کا حامل بنا دے۔ چنانچہ دیکھئے انبیاء علیہم السلام و دیگر مصلحین امت میں کس قدر اخلاق حسنہ کی فراوانی تھی۔ خصوصاً سردار انبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تو مکارم اخلاق کے ایک بے نظیر پیکر اور صبر و تحمل و عفو کے ایک بے مثال مجسمہ بن کر رونق افروز عالم ہوئے تھے کہ دوستوں کے علاوہ ان جانی دشمنوں کے لئے بھی جن کا شب و روز آپ کو تکلیف پہنچانا شیوہ خاص تھا۔ سر اپا رحمت تھے کہ زبان مبارک سے ان کے لئے بھی کوئی برا کلمہ نہیں نکالا اور اس نرمی و شیریں بیانی سے گفتگو فرماتے تھے کہ دشمن کا سخت دل بھی پانی پانی ہو جاتا تھا اور دل دکھانے والے سخت الفاظ سے دشمنوں کو بھی یاد کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔

اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے مکارم اخلاق کے متعلق ”انک لعلی خلق عظیم . القلم: ۴“ فرمایا۔ لیکن پنجاب کی نبوت خیز سرزمین ضلع گورداسپور کے ایک غیر معروف گاؤں قادیان میں غلام احمد قادیانی نامی ایک شخص پیدا ہوا اور کچھ پڑھ لکھ کر سیا لکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپیہ ماہوار کے گرانقدر مشاہرہ پر محرر ہو گئے۔ اس کے بعد آپ کا اپنے متعلق یہ یقین ہو گیا کہ میں ”مصلح اعظم“ مسیح موعود نبی و رسول ہوں۔ بلکہ کامل اتباع و فنائی الرسول کے باعث ”محمد ثانی“ ہوں۔ اس لئے یہ لازم تھا کہ آپ بھی اعلیٰ اخلاق، بہترین تہذیب، حلم و عفو، شیریں کلامی، سنجیدگی و دیگر اخلاقی کمالات سے نہ صرف موصوف ہی ہوتے بلکہ اس میں وہ یکتائے روزگار ہوتے۔ لیکن افسوس کہ ”مصلح اعظم“ بننے والے اور نبوت و رسالت کے دعویٰ کرنے والے مرزا قادیانی کے ظرف میں اخلاق حسنہ کا ایک قطرہ بھی نہیں تھا۔ بلکہ وہ سراسر اخلاقی کمزوریوں، نکتہ چینییوں، بدگوئیوں، بدکلامیوں سے لبریز تھا اور یہاں تک اپنے اس فن دشنام دہی میں ترقی کی تھی کہ اس کو دیکھ کر اور سن کر بد اخلاقی اور بد تہذیبی بھی شرم و ندامت سے سرنگوں ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر ان کو اس فن کا پیغمبر اعظم کہا جائے تو کچھ بے جا نہیں۔

ناظرین! نگاہ عبرت سے دیکھئے کہ خداوند تعالیٰ کو یہ بھی گورا نہیں ہے کہ اس کے مقدس حبیب ﷺ کی نبوت کا روپ بدلنے والے دنیا میں مہذب و خلیق بن کر زندگی بسر کریں۔ اس لئے اس پنجابی نبی کی تصنیفات و تحریرات کو ملاحظہ کیجئے تو جا بجا بدکلامی و بدگوئی کی نجاست و غلاظت بکھری ہوئی نظر آئے گی۔ چنانچہ میں نے اپنے اس رسالہ میں ان تمام بکھری ہوئی و منتشر فحش کلامیوں و بدزبانیوں کو بادل نحو استہ جمع کیا ہے۔ تاکہ نبوت کے بھیس بدلنے والے مرزا قادیانی کی اخلاقی روشن آشکارا ہو جائے اور کم از کم ان لوگوں کو جو مرزائیت کے دلفریب کھلونے کے پیچھے اپنے متاع ایمان کو برباد کر چکے ہیں یا برباد کرنے پر آمادہ ہیں۔ یا اس جماعت کو کسی درجہ میں پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہیں یہ معلوم ہو جائے کہ کیا ایک مصلح و ریفارمر کو ایسا ہی خلیق و مہذب ہونا چاہئے جیسا کہ مرزا قادیانی تھے کہ بات بات میں اپنے مخالف کو گالی دینا اور اس کی تذلیل و توہین کرنا ان کا شیوہ کار تھا۔ اگرچہ مرزا قادیانی نے تہذیب و اخلاق کے متعلق اپنے منہ میاں مٹھو بننے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور زبانی جمع و خرچ بہت کچھ کیا ہے کہ میں حلیم و بردبار، متحمل و صابر، مہذب و خلیق ہوں۔ مگر حقیقت میں ان کو اس سے دور کی بھی نسبت نہیں تھی۔ اس لئے مناسب ہے کہ سب سے پہلے مرزا قادیانی کی نصیحت پر و اخلاقی تعلیم ملاحظہ کریں اس کے بعد اخلاق مرزا کی تصویر کا دوسرا رخ دیکھیں تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ کرشن قادیانی کس درجہ خلیق و مہذب تھے۔ قادیانیو!

آپ ہی اپنے ذرا جو رستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

..... ۱
”ہمارا ہرگز یہ طریق نہیں کہ مناظرات و مجادلات یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لئے پسند رکھیں۔ یا کوئی دل دکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں کیونکہ یہ طریق علاوہ خلاف تہذیب ہونے کے ان لوگوں کے لئے مضر بھی ہے جو مخالف رائے کی حالت میں فریق ثانی کی کتاب کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جب کسی کتاب کو دیکھتے ہی رنج پہنچ جائے تو پھر برہمی طبیعت کی وجہ سے کس کا جی چاہتا ہے کہ اس دل آزار کتاب پر نظر بھی ڈالے۔“ (شخصہ حق ص الف، خزائن ج ۲ ص ۳۲۲)

..... ۲
”هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق و تہذیب الاخلاق“ یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز (مرزا قادیانی) کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب الاخلاق کے ساتھ بھیجا۔“ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۵، خزائن ج ۷ ص ۲۲۵)

- ۳..... ”راستی کو تہذیب اور نرمی سے بیان کرنا ہمارا شیوہ ہے..... بخدا ہم دشمنوں کے دل کو بھی تنگ کرنا نہیں چاہتے۔“ (شخصہ حق ص ۷، خزائن ج ۲ ص ۳۲۶)
- ۴..... گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے (دافع الوسوس ص ۲۲۵، خزائن ج ۵ ص ایضاً)
- ۵..... ”کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔“ (ازالہ حاشیہ ص ۲۶، خزائن ج ۳ ص ۱۱۵)
- ۶..... ”گالیں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔“ (ضمیمہربعین نمبر ۳، ص ۴، ۵، خزائن ج ۷ ص ۴۷۱)
- ۷..... ”اَوَّلُ قُوَّةِ اخْلَاقٍ! چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں، سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زماں کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں۔ وہ کسی طرح امام زماں نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس پر آیت ”انک لعلیٰ خلق عظیم“ کا پورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے۔“ (ضرورت الامام ص ۸، خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۸)
- ۸..... ”یاد رکھو یہ بڑی تنگ دلی اور تنگ ظرفی کا نشان ہے کہ انسان اختلاف رائے یا اختلاف مذہب کی وجہ سے عمدہ اخلاق کو بھی چھوڑ دے۔ اختلاف رائے اور چیز ہے اور اخلاق اور چیز۔ بلکہ اس انسان کو بااخلاق نہیں کہا جاسکتا جس کے اخلاق محض اپنے ہم مشربوں تک ہی محدود ہیں۔ انسانی اخلاق کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ باوجود اختلاف رائے عمدہ اخلاق سے پیش آئے اور اظہار اختلاف کے وقت کوئی اخلاقی کمزوری نہ دکھائے..... مذہب انسان کو کیا سکھاتا ہے۔ مذہب تو اس لئے ہوتا ہے کہ انسان کے اخلاق وسیع ہوں اور وہ اعلیٰ درجہ کا بااخلاق بنے۔ مذہب یہی تعلیم دیتا ہے کہ انسان اپنے اخلاق کو خدا کے اخلاق کی طرح کرے۔ پس دیکھ لو کہ خدا کے اخلاق کیسے وسیع ہیں۔ کوئی ہزاروں گالیاں اسے دے وہ فی الفور اس پر پتھر برساکر اس

کو ٹکڑے ٹکڑے نہیں کر ڈالتا۔ پس اسی طرح حقیقی تہذیب والا انسان بہت تحمل اور برداشت والا ہوتا ہے اور تنگ ظرف نہیں ہوتا۔ تنگ ظرف انسان خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی وہ اپنے بزرگوں کو بھی بدنام کرتا ہے..... غرض جس قدر فرقہ بڑھتا جاتا ہے اس کا باعث وہی لوگ ہیں جنہوں نے زبانوں کو تیز کرنا سکھایا ہے اور اس حقیقت مذہب سے ناواقف ہیں۔“

(ریویونمبر ۱۰ ج ۱۳ ص ۳۲۸ تا ۳۵۲ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۴ء، زیر عنوان ”مصلح کا پہلا فرض کیا ہونا چاہئے“)

۹..... ”ان تمام دکھ دینے والے الفاظ پر وہ صبر کریں..... لیکن اگر تم ان گالیوں اور بدزبانوں پر صبر نہ کرو تو پھر تم میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوگا..... سو چونکہ تم سچائی کے وارث ہو ضروری ہے کہ تم سے بھی دشمنی کریں سو خبردار رہو نفسانیت تم پر غالب نہ آئے۔ ہر ایک سختی کی برداشت کرو ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو..... تمہیں چاہئے کہ آریوں کے رشیوں اور بزرگوں کی نسبت ہرگز سختی کے الفاظ استعمال نہ کرو..... یاد رکھو کہ ہر ایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے۔ بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انڈا ہوتا ہے۔ بجز اس کے اور کچھ نہیں پس اگر تم روح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو تو تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہوں گے..... تمسخر سے بات نہ کرو اور ٹھٹھے سے کام نہ لو اور چاہئے کہ سفلیہ پن اور اوباش پن کا تمہارے کلام پر کچھ رنگ نہ ہو۔ تا حکمت کا چشمہ تم پر کھلے..... لیکن تمسخر اور سفاحت کی باتیں فساد پیدا کرتی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے سچی باتوں کو نرمی کے لباس میں بتاؤ تا سامعین کے لئے موجب ملال نہ ہوں۔ جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا اور نفس سرکش کا بندہ ہو کر بدزبانی کرتا ہے۔ اور شرارت کے منصوبے جوڑتا ہے۔ وہ ناپاک ہے اس کو کبھی خدا کی طرف راہ نہیں ملتی اور نہ کبھی حکمت اور حق بات اس کے منہ پر جاری ہوتی ہے..... بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دو نہ قول سے نہ فعل سے۔“

(نسیم دعوت ص ۴، ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۲، ۳۶۵)

۱۰..... ”تمہارے (اے غلمد یو) فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہ راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔“

(ازالہ اوہام ص ۸۲۶، خزائن ج ۳ ص ۵۴۷)

..... ۱۱ ”کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔“ (کشتی نوح ص ۱۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲)

اگرچہ مرزا قادیانی اپنے منہ خوب میاں مٹھو بنے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں گالیوں بدگوئیوں کے عوض میں نہ گالیاں دیتا ہوں اور نہ بدگوئیاں کرتا ہوں۔ بلکہ دعائیں دیتا ہوں اور باوجود جوش غضب کے کبھی دل دکھانے والے الفاظ نہ بولتا ہوں اور نہ لکھتا ہوں۔ غرض یہ کہ مرزا قادیانی کی ان اخلاقی بلند آہنگیوں و نصیحت پروردگارتوں کو دیکھ کر بھلا کون انسان یہ گمان کر سکتا ہے کہ ایسا شخص بھی بد زبان و بد گو ہوگا۔ جس کو (کہنے کے لئے) اپنے غیظ و غضب پر اس قدر قابو ہے کہ وہ گالیاں سن کر دعائیں دیتا ہے اور دشمنوں کے دل کو بھی تنگ نہیں کرتا اور ہر کس و ناکس سے حسن اخلاق سے پیش آتا ہے۔ مگر چونکہ مرزا قادیانی کے تمام دعاوی و مقولات کی بنیاد ”ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور“ پر ہوتی ہے اور ہمیشہ آپ کے قول و فعل میں وہی نسبت رہتی ہے۔ جو زمین و آسمان میں یا مشرق و مغرب میں ہے۔ اس لئے باتیں تو بڑی دل خوش کن و نہایت دل فریب ہوتی ہیں۔ لیکن عملی تصویر نہایت خوفناک و برہنہ ہوتی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے ان اخلاق پروردگاری و نصیحت آمیز مقولات کو آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اب عمل کی تصویر ملاحظہ فرمائیے کہ جس طرح قول کی تصویر دل فریب و دیدہ زیب روح نواز ہے۔ اسی طرح عمل کی تصویر خوفناک گندگی و غلاظت سے بھری ہوئی ہے۔ جس کو میں طوعاً و کرہاً نذرناظرین کرتا ہوں تاکہ قادیان کے نومولود نبی کی اخلاقی روش تہذیب و متانت کے ہنگامہ پروردگاری کی حقیقت بے نقاب ہو جائے اور قادیانی مذہب کا پول کھل جائے اور دنیا عبرت کی نگاہوں سے دیکھ لے کہ مرزا قادیانی نے گندگی و غلاظت کے پوٹ پر کس طرح اخلاق و تہذیب کا ”روغن قاز“ مل کر مخلوق خدا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے اور ان کو بیوقوف بنانے کی کیسی بیہودہ کوشش کی ہے۔

اہانت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھیانک منظر

تہذیب و اخلاق کے دعوے دار مرزا قادیانی کا یہ دستور العمل تھا کہ اپنے باطل عقیدہ سے اختلاف رکھنے والوں کو خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم، سب و شتم کرتے، گالیاں دیتے خوفناک بددعاؤں سے دھمکاتے۔ چنانچہ مرزائیت کے باوا آدم کا یہ نرالا قابل نفرت کارنامہ تھا کہ اسلامی دنیا کے تمام کلمہ گو مسلمانوں کو محض اپنی مصنوعی نبوت کے انکار کی وجہ سے بیک جنبش قلم کا فرو مرتد بددین و بے ایمان بنا ڈالا۔ حتیٰ کہ یہ کہہ دیا کہ جو مسلمان مجھ کو نہ مانے وہ حرام زادہ ہے۔ (معاذ اللہ) اس کے بعد مسلمانوں میں سے جو مسلمان یا علماء کرام کے مقدس گروہ میں جو عالم و مولوی ان کے چلتے ہوئے دعاوی میں خارج و مانع ہوا اس کو تو ایسی کوری کوری بے نقطہ گالیاں

سنائیں ہیں کہ تہذیب و متانت بھی لرزہ بر اندام ہو جاتی ہے اور انسانیت و شرافت عرق انفعال میں غرق۔ اسی سلسلہ میں آپ کی زبان یہاں تک دراز ہوئی کہ مسلمانوں و علماء اسلام سے گزر کر انبیاء علیہم السلام کی مقدس جماعت پر بھی حملہ آور ہوئی۔ خصوصیت سے مرزا قادیانی نے اس معصوم مقدس جماعت میں سے اللہ کے پیارے مقرب نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سب و شتم و لعن و طعن کی خوب بارش کی۔ بلکہ اپنی تمام تر اخلاقی کمزوریوں و بد تہذیبیوں کا آپ ہی کو آماجگاہ بنایا۔ جس کو دیکھ کر ایک حلیم سے حلیم شخص بھی اپنے جوش غضب پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ اس لئے سب سے پہلے اخلاقی دیوتا بننے والے، تہذیب و اخلاق کے دعوے کرنے والے، گالیوں کے عوض دعائیں دینے والے، مرزا قادیانی کی وہ بدزبانیاں، گالیاں، اثر خائیاں، افتراء پر دازیاں، یا وہ گونیاں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مبارک میں روا رکھتے ہیں۔ اس کو اپنے کیلجے پر سل رکھ کر ملاحظہ کیجئے، اور انصاف سے فرمائیے کہ اس قادیانی رسول کے منہ سے رحمت بہہ رہی ہے یا غلاظت۔

..... ۱ ”یسوع کی تمام پیش گوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے (اور مسلمانوں کا زندہ رسول)..... اس در ماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے۔ قحط پڑیں گے لڑائیاں ہوں گی..... پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیش گوئی کیوں نام رکھا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴، حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸)

..... ۲ ”آپ کی (عیسیٰ علیہ السلام) عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہ سمجھتے تھے۔ جن کا آسب کا خیال کرتے تھے۔ ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کس قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔“ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

..... ۳ ”آپ کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیر کی سے کچھ بہت حصہ نہ دیا تھا یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا بہر حال آپ علمی اور عملی قوی میں بہت کچھ تھے۔“ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

۴..... ”آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشنے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

۵..... ”اور آپ کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ہاتھ میں سواکرو فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔ (اور مسلمان رسول کہتے ہیں) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

۶..... ”بالآخر ہم کہتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ ٹھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں..... پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلامانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائے کہ اس کو نبی قرار دیں۔“

(کتاب مذکور ص ۸، ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲، ۲۹۳)

۷..... ”ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر چھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے۔ جو اس عقدہ کو حل کر سکے..... غرض حضرت مسیح کا یہ اجتہاد غلط نکلا اصل وحی صحیح ہوگی مگر سمجھنے میں غلطی کھائی افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں۔ اس کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔ شاید خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہوگی۔“

۸..... ”اینک منم کہ حسب بشارات آمدم

عیسیٰ کجاست تابنہد پابمنبرم“

(ازالہ ص ۵۸، خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

۹..... ”حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت

(ازالہ حاشیہ ص ۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔“

۱۰..... ”حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الہی المسیح نبی کی طرح اس عمل الترب

(مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔ گوا لیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے..... مگر یاد رکھنا

چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز (مرزا قادیانی) اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمایوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔“

(ازالہ حاشیہ ص ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

..... ۱۱ ”گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کارہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔“

(ازالہ حاشیہ ص ۳۱۰، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

..... ۱۲ ”غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کا جانور بنا دیتا تھا۔ بلکہ صرف عمل الترب (مسمریزم) تھا۔“

(ازالہ حاشیہ ص ۳۲۲، خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

..... ۱۳ ”عیسائیوں نے آپ کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) بہت سے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا..... اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰، ۲۹۱)

..... ۱۴ ”افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں۔ اس کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔“

(عجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۵)

..... ۱۵ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بد دعا کی اور دوسروں کو کرنا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اس قدر بد بزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا۔“

(چشمہ مستحی ص ۱۱، خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۶)

..... ۱۶ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شخص نے جو ان کا مرید بھی تھا۔ اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا۔ انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے۔“

(بدر مئی ۱۹۰۸ء)

..... ۱۷ ”یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔“

(حاشیہ ست بچن ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۵)

۱۸..... ”اگر میں ذیابیطس کے لئے ایون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا ایونی۔“

(ریویو ج ۲ نمبر ۴، بابت اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۴۹، نسیم دعوت ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۵)

۱۹..... ”اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض

افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں تو کوئی عجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات اور پیش گوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟ اور پیش گوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر اتر ہے..... زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں۔“

(ازالہ ص ۷۰۶، خزائن ج ۳ ص ۱۰۵، ۱۰۶)

۲۰..... ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی

اور حقیقی بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“

(حاشیہ کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

۲۱..... ”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا سبب تو یہ

تھا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔“ (حاشیہ کشتی نوح ص ۶۵، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

۲۲..... ”مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ، پیو، شرابی، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا

پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔“ (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳، ۲۴)

۲۳..... ”لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے

بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) پر ایک فضیلت ہے۔

کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے

اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں یا اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق

جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن کریم میں یحییٰ کا نام ”حصور“ رکھا

مگر مسیح کا نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام رکھنے سے مانع تھے۔“

(دافع البلاء ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

۲۴..... ”جن لوگوں نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو خدا بنایا ہے۔ جیسے

عیسائی یا وہ جنہوں نے خواہ مخواہ خدائی صفات انہیں دی ہیں۔ جیسا کہ ہمارے مخالف اور خدا کے مخالف نام کے مسلمان وہ اگر ان کو اوپر اٹھاتے اٹھاتے آسمان پر چڑھادیں یا عرش پر بٹھادیں یا خدا کی طرح پرندوں کا پیدا کرنے والا قرار دیں۔ تو ان کو اختیار ہے انسان جب حیا اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کرے لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔“ (دفع البلاء حاشیہ، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۹)

۲۵..... ”آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی

شاید اسی وجہ سے ہو جلدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

۲۶..... ”مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا۔ جب استاد کے سامنے اس کے حسن

جمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اس کو عاق کر دیا..... یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کس طرح وہ مسیح ابن مریم نو جوان عورتوں سے ملتا تھا اور کس طرح ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا۔“

(الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء)

۲۷..... ”(عیسائی) اس شخص کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تمام عیبوں سے مبرا

سمجھتے ہیں۔ جس نے خود اقرار کیا کہ میں نیک نہیں اور جس نے شراب خوری، قمار بازی اور کھلے طور دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھ کر بلکہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اس کو یہ موقع دے کر کہ اس کے بدن سے بدن لگائے اپنی تمام امت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں میں سے کوئی بھی حرام نہیں۔“

(انجام آتھم ص ۳۸، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۲۸..... ”کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے

ہے۔ یہ جڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں! یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب ہونے کے باعث ازدواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔“

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸)

- ۲۹..... ”جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ حضرت آدم بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قوی سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔“ (چشمہ مستحی ص ۲۷، ۲۸، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۶)
- ۳۰..... ”اگر آنحضرت ﷺ پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کس قدر اعتراض ہوں گے۔ جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے تو ریت کا سبقاً سبقاً پڑھا تھا اور یہودیوں کی تمام کتابوں طالمود وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا اور جن کی انجیل درحقیقت بائبل اور طالمود کی عبارتوں سے پر ہے۔“ (چشمہ مستحی ص ۲۹، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۷)
- ۳۱..... ”حضرت مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے۔“ (ازالہ ص ۱۵، خزائن ج ۳ ص ۱۱۰)
- ۳۲..... ”میں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا۔ اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں۔ میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ۔“ (چشمہ مستحی ص ۲۳، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۴)
- ۳۳..... ”اور یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بد نتیجہ۔“ (حاشیہ ست بچن ص ۱۷۲، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶)
- ۳۴..... ”لوگوں نے اس سے پہلے خارق عادت امر کا عیسیٰ بن مریم میں نتیجہ نہیں دیکھ لیا جس نے کروڑ ہا انسانوں کو جہنم کی آگ کا ایندھن بنا دیا۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۰۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۲)
- ۳۵..... ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا..... یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں۔“ (تحفہ گولڈویہ ص ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۹۴)
- ۳۶..... ”غرض جس قدر جھوٹی کرامتیں اور جھوٹے معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ کسی اور نبی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ عجیب تر یہ کہ

باوجود ان تمام فرضی معجزات کے ناکامی اور نامرادی جو مذہب کے پھیلائے میں کسی کو ہو سکتی ہے۔ وہ سب سے اول نمبر پر ہیں۔ کسی اور نبی میں اس قدر نامرادی کی نظیر تلاش کرنا حاصل ہے۔“

(نصرت الحق ص ۴۵، خزائن ج ۲۱ ص ۵۸)

۳۷..... ”ہم کہتے ہیں کہ معجزات اور کرامات جو عوام الناس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کئے ہیں۔ وہ سنت اللہ سے سراسر خلاف ہیں۔“

(نصرت الحق ص ۴۴، خزائن ج ۲۱ ص ۵۶)

۳۸..... ”یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی استاد سے سبقاً سبقاً توریت پڑھی تھی اور طالمد کو بھی پڑھا تھا۔“

(نزول المسیح ص ۶۰، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۸)

۳۹..... ”جس قدر حضرت مسیح اپنی صداقت اور ربانی توحید کے پھیلائے سے ناکام رہے شاید اس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعات میں بہت ہی کم ملے گی۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۰۰، خزائن ج ۵ ص ۱۵۷)

۴۰..... ”حضرت مسیح جو خدا بنائے گئے ان کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پر ہیں۔“

(اعجاز احمدی ص ۲۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳)

۴۱..... ”اس میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطری طاقتیں نہیں دی گئیں۔ جو مجھے (مرزا قادیانی) کو دی گئیں..... اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۵۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷)

۴۲..... ”پھر جب کہ خدا نے اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے۔ تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

۴۳..... ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو..... اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

۴۴..... ”اور ان فرضی معجزات کے ساتھ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام متہم کئے گئے ہیں اس کی نظیر کسی اور نبی میں نہیں پائی جاتی..... اور اصلاح مخلوق میں تمام نبیوں سے ان کا گرا ہوا نمبر تھا۔“

(نصرت الحق ص ۳۷، ۳۸، خزائن ج ۲۱ ص ۴۷، ۴۸)

- ۴۵..... ”اس جگہ مسلمانوں پر نہایت افسوس ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ایسے معجزات منسوب کرتے ہیں جو قرآن کریم کی بیان کردہ سنت کے مخالف ہیں۔“
(نصرت الحق ص ۳۸، خزائن ج ۲۱ ص ۴۹)
- ۴۶..... ”چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہمت اور توجہ دنیوی برکات کی طرف زیادہ مصروف تھی۔ اس لئے ان کی امت میں یہ اثر ہوا کہ رفتہ رفتہ دین سے تو وہ بگلی بے بہرہ ہو گئے۔“
(ایام الصلح حاشیہ ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۴ ص ۴۰۴)
- ۴۷..... ”ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں خدا تعالیٰ کی زمین پر بعض راست بازی اور تعلق باللہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل اور اعلیٰ ہوں۔“
(دافع البلاء حاشیہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۹)
- ۴۸..... ”اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ کے ہاتھ پر جس کو عیسائی یوحنا کہتے ہیں۔ جو پیچھے ایلیا بنایا گیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی اور ان کے خاص مریدوں میں داخل ہوئے تھے۔“
(دافع البلاء ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰ حاشیہ)
- ۴۹..... ”جو شخص (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کشمیر محلہ خانیاں میں مدفون ہے۔ اس کو ناحق آسمان پر بٹھایا گیا۔ کس قدر ظلم ہے خدا..... ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔“
(دافع البلاء ص ۱۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵)
- ۵۰..... ”چاہئے تھا کہ وہ ایسی لاف و گزاف سے اپنی زبان کو بچاتے اور اسی پہلی بات پر قائم رہتے کہ میری بادشاہت دنیا کی بادشاہت نہیں مگر نفسانی جذبات کی وجہ سے صبر نہ کر سکے اور اپنے پہلے پہلو میں ناکامی دکھ کر ایک اور چال اختیار کی اور پھر جب باغی ہونے کے شبہ میں پکڑے گئے۔ تو پھر اپنے تئیں بغاوت کے الزام سے بچانے کے لئے وہی پہلا پہلو اختیار کر لیا دعویٰ خدائی کا اور پھر یہ چال بازیاں جائے تعجب ہے۔“
(انجام آتھم ص ۱۳، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۷)
- مرزا قادیانی نے ان مذکورہ بالا عبارتوں میں جس قدر سخت و گندے الفاظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں استعمال کر کے اپنے اخلاق و تہذیب کی نمائش کی ہے اور اپنے متاع ایمان کو برباد کیا ہے ان کو برائے تفتن طبع حروف تہجی کے لحاظ سے ردیف وار پیش کرتا ہوں۔ ان میں سے بعض الفاظ تو بعینہ فرمودہ مرزا ہیں اور بعض ماخوذ و مفہوم ہیں۔ امید کہ ملاحظہ کر کے قادیانی رسول کے اخلاق کی داد دیں گے اور اس کا ثواب ان کی روح کو بخش دیں گے۔

ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۴ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸	۱۔ اس نادان اسرائیلی۔	الف.....
نصرۃ الحق ص ۴۵، خزائن ج ۲۱ ص ۵۸	اول درجہ ناکام و نامراد۔	
اعجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۵	اجتہادات میں عدیم النظیر غلطیاں کرنے والا۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹	بدر زبان۔	ب.....
چشمہ مستی ص ۱۱، خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶	بدر اخلاق۔	
حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱	بدچلن۔	
حاشیہ ست بچن ص ۱۷۲، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶	بدمعاش۔	
حقیقت الوحی ص ۳۰۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۲	باعث عذاب۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰	بے وقوف۔	
ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴	باپ والا۔	
انجام آتھم حاشیہ ص ۳۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۸	بدکار۔	
مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳	پیو۔	پ.....
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۸۹	جھوٹا۔	ج.....
اعجاز احمدی ص ۱۲ تا ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱ تا ۱۳۵	جھوٹی پیش گوئیوں والا۔	
انجام آتھم ص ۱۳، خزائن ج ۱۱ ص ۱۳	چالباز۔	چ.....
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰	حقیقی بھائی والا۔	ح.....
کشتی نوح حاشیہ ص ۱۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸	حقیقی بھائی بہنوں والا۔	
انجام آتھم ص ۳۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۸	حرام کی کمائی کا تیل ڈلوانے والا۔	
مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۴	خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔	خ.....
مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۴	خود بین۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰	خلل دماغ۔	
ست بچن ص ۱۷۲، حاشیہ، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶	خراب چال چلن والا۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱	خراب نسب والا۔	

ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۴، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸	درماندہ انسان۔	د.....
ایام صلح حاشیہ ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۴ ص ۴۰۴	دنیا دار۔	
ست پچن حاشیہ ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۵	دیوانہ۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳	راست بازوں کے دشمن۔	ر، ز.....
ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰	سادہ لوح۔	س.....
ازالہ اوہام ص ۱۵، خزائن ج ۳ ص ۱۱۰	سخت زبان۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳	شریر آدمی۔	ش.....
نسیم دعوت ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۵	شرابی۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹	عقل بہت موٹی۔	ع.....
الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء	عورت کا عاشق۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰	علم و عمل میں کچے۔	
اعجاز احمدی ص ۲۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳	غلط گو۔	غ.....
اعجاز احمدی ص ۲۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳	غلط پیش گوئی کرنے والا۔	
اعجاز احمدی ص ۱۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱	غلط اجتہاد کرنے والا۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹	غصہ ور۔	
دافع البلاء ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰	فاحشہ عورتوں سے تعلق رکھنے والا۔	ف.....
حقیقت الوحی ص ۱۵۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷	فطری طاقتوں سے بے نصیب۔	
دافع البلاء ص ۱۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵	فتنہ پرداز۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱	فریبی۔	
انجام آتھم ص ۳۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۸	قمار باز۔	ق.....
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱	کنجریوں سے آشنائی کرنے والا۔	ک.....
ازالہ اوہام ص ۱۵۸، خزائن ج ۳ ص ۱۸۰	کم مرتبے والا۔	
ست پچن حاشیہ ص ۱۷۲، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶	کبابی۔	

کتابت احمدیہ ج ۳ ص ۲۳	کھاؤ۔	
دافع البلاء ص ۴، حاشیہ، خزائن ج ۱۸، حاشیہ ص ۲۲۰	گ... گناہ گار۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹	گالیاں دینے والا۔	
انجام آتھم ص ۱۳، خزائن ج ۱۱ ص ۱۳	ل... لاف و گزاف کہنے والا۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۴، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸	م... مردہ خدا۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹	موٹی عقل والا۔	
کتابت احمدیہ ج ۳ ص ۲۴	متکبر۔	
ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷	مسموم میں کامل۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰	معجزات سے خالی۔	
ست بچن حاشیہ ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۵	مرگی والا۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰	محض سادہ لوح۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱	مکار۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۴، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸	ن... نادان اسرائیلی۔	
ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳	ناپاک خیال۔	
ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۱۰، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸	ناکام۔	
نصرت الحق ص ۲۵، خزائن ج ۲۱ ص ۵۸	نامراد۔	
کتابت احمدیہ ج ۳ ص ۲۴	ناحق کا پرستار۔	
کتابت احمدیہ ج ۳ ص ۲۸	نامرد۔	
ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۵	نجاری۔	
چشمہ مسیحی ص ۱۱، خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶	ناحق بدو عادینے والا۔	
کتابت احمدیہ ج ۳ ص ۲۳	نہ زہد	
کتابت احمدیہ ج ۳ ص ۲۴	نہ عابد	
کتابت احمدیہ ج ۳ ص ۲۸	ہ... ہجڑا۔	

عذر گناہ بدتر از گناہ

مرزا قادیانی نے مندرجہ بالا اپنے بیہودہ اقوال و حیا سوز کلمات میں جس شدید گندہ دہنیوں، بازاری گالیوں، فحش کلموں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم سچے پیغمبر کی توہین و تنقیص کی ہے اس پر شرافت و انسانیت تہذیب و متانت رہتی دنیا تک لرزہ بر اندم ہو کر مرثیہ خواں و ماتم کناں رہے گی اور اس کو دیکھ کر حلیم سے حلیم شخص بھی ضبط و تحمل کی چادر کو چاک کرنے پر آمادہ ہو جائے گا۔ مقدس اسلام کی دانش و حکمت سے لبریز تعلیم نے تمام انبیاء علیہم السلام کی عزت و عظمت تو قیر و تعظیم کو نہ صرف ضروری تسلیم کیا ہے۔ بلکہ اس کو ایمان و اسلام کا نہ جدا ہونے والا ایک ایسا جزو بنا دیا ہے کہ کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ تا وقتیکہ اس کے لوح دل پر انبیاء علیہم السلام کی تصدیق اور ان کی محبت و عظمت کا غیر فانی نقش ثبت نہ ہو مگر جب مرزا قادیانی نے باوجود ادعائے تہذیب و اخلاق نبوت و رسالت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے رفیع المرتب پیغمبر کی شان برتر میں مغلطات، ناپاک اتہامات کو استعمال کر کے اپنی تہذیب و اخلاق کی نمائش کی، تو اس مکروہ فعل سے اسلامی طبقہ میں غیظ و غضب کی لہر دوڑ گئی اور ہر طرف سے اس مدعی نبوت پر نفرت و حقارت کی بارش شروع ہو گئی۔ تو حلقہ بگوشان مرزائیت میں جو دانشمند و سعادت مند تھے مرزا قادیانی کی ان ناجائز کارروائیوں سے متاثر ہو کر علیحدہ ہونے لگے۔ اس پر مرزا قادیانی کو اپنی روٹی کی کمی کا زبردست خطرہ محسوس ہوا اور غیر متمند مسلمانوں کے جوش انتقام کا خوف دامنگیر ہو گیا۔ تو اپنی ان گندہ دہنیوں و ناپاک گالیوں پر عجیب و غریب شطنجی چالبازیوں و فریب دہ حیلہ سازیوں سے پردہ ڈالنے کی سعی لاحاصل کی تاکہ مسلمانوں کا جوش غضب فرو ہو جائے اور مرزائیت کے دام فریب میں جو لوگ اپنی سادہ لوحی سے پھنس گئے ہیں اور اہانت عیسیٰ علیہ السلام کی اس بھیانک تصویر سے متردد و متذبذب ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے سامان جمعیت و استقامت مہیا ہو جائے اور چونکہ آج کل ان کی امت اپنے بانی سلسلہ کے ان حیلہ سازیوں و چالاکیوں کو نہایت بے باکی سے اچھالتی پھرتی ہے اور اپنے پیشوا اکبر کے دامن سے اس سیاہی کو دور کرنے کے لئے اگرچہ عذر گناہ بدتر از گناہ کا ارتکاب کر رہی ہے۔ تاہم ضرورت ہے کہ مرزائیوں کی ان نامعقول تاویلات و غلط جوابات کا پردہ چاک کر کے اصل حقیقت ظاہر کر دی جائے تاکہ اہانت عیسیٰ علیہ السلام کا ناپاک مسئلہ عیاں ہو کر مرزائیت کے لئے سوہان روح ہو جائے اور اسلامی طبقہ مرزائیت کے فریب میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے۔

عذر گناہ کی تصویر

مرزائیت کے فرزند بڑی بے باکی و جرأت سے کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کسی قسم کی توہین و تنقیص نہیں کی۔ البتہ اس یسوع کی اہانت کی ہے جو عیسائیوں کا خدا ہے اور جس کا ذکر قرآن میں ہے اور نہ اس کے اوصاف و احوال انبیاء و ابرار جیسے ہیں اور وہ دونوں ایسی دو جدا گانہ ہستیاں ہیں جن کو باہمی کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے مندرجہ ذیل اقوال اس کی تائید کرتے ہیں۔

.....۱ ”اسی سبب سے ہم نے عیسائیوں کے یسوع کا ذکر کرنے کے وقت اس ادب کا لحاظ نہیں رکھا۔ جو سچے آدمی کی نسبت رکھنا چاہئے..... پڑھنے والوں کو چاہئے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ سمجھ لیں۔ بلکہ وہ کلمات یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں۔ جس کا قرآن وحدیث میں نام و نشان نہیں۔“ (مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۹۶)

.....۲ ”اور یاد رہے کہ ہماری رائے اس یسوع کی نسبت ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور نبیوں کو چورا اور بٹما رکھا اور خاتم الانبیاء ﷺ کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا کہ یہ میرے بعد جھوٹے نبی آئیں گے۔ ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں۔“

(انجام آتھم ص ۱۳، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۱ ایضاً)

.....۳ ”حضرت مسیح کے حق میں کوئی بے ادبی کا کلمہ میرے منہ سے نہیں نکلا یہ سب مخالفوں کا افتراء ہے ہاں چونکہ درحقیقت کوئی ایسا یسوع مسیح نہیں گذرا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے اور آنے والے خاتم الانبیاء کو جھوٹا قرار دیا ہو اور حضرت موسیٰ کو ڈاکو کہا ہو۔ اس لئے میں نے فرض محال کے طور پر اس کی نسبت ضرور بیان کی ہے کہ ایسا مسیح جس کے یہ کلمات ہوں راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔“ (حاشیہ تریاق القلوب ص ۷۷، خزائن ج ۱۵ ص ۳۰۵)

عذرات مرزا کی تنقیح

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ان مغالطات پر پردہ ڈالنے کے لئے جو عذرات بارودہ تراشے ہیں میں ان کی اس وجہ سے تنقیح کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین کو جو بات کے سمجھنے میں آسانی ہو اور عذرات کے تارتار کی علیحدگی اس طرح سے ہو جائے کہ جس میں معذور نبی کا چہرہ بالکل صاف نظر آنے لگے۔

.....۱ مرزا قادیانی نے یسوع کی توہین کی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں۔

.....۲ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یسوع ایسی دو جدا گانہ ہستیاں ہیں جن کو باہمی کچھ بھی تعلق نہیں۔

.....۳ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں۔

.....۴ عیسائیوں کے بیان کردہ صفات و احوال کے مطابق کوئی یسوع نہیں گذرا بلکہ ایک فرضی شخص ہے۔ اس لئے بفرض مجال اس کے حق میں فحش گوئی کی گئی۔

جوابات!

مرزا قادیانی کا توہین یسوع کے اقرار کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی توہین سے انکار کرنا ایسا ہی لغو باطل ہے جیسا کہ کسی مجرم کا اقبال جرم کے بعد اس کا انکار ہے۔ یعنی جس طرح سے کسی مجرم کے اقبال جرم اور اس کے ثبوت کے بعد اس کے انکار کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ اسی طرح سے مرزا قادیانی کا توہین یسوع کے اقرار کے بعد توہین عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرنا ایک بے حقیقت و لاشیٰ ہے۔ کیونکہ ابھی آپ کے سامنے خود مرزا قادیانی ہی کے بیانات سے یہ حقیقت الم نشرح ہوئی جاتی ہے کہ دراصل یسوع و عیسیٰ دونوں ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ اس لئے توہین یسوع کے اقرار کے بعد توہین عیسیٰ سے انکار کرنا باختلاف الفاظ یہ کہنا ہے کہ آفتاب طلوع ہے اور سورج نہیں نکلا۔ اس کے علاوہ مرزا قادیانی مذکورہ بالا حوالہ جات کے نمبر ۷، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۷، ۱۹، ۲۱، ۲۶، ۲۸، ۳۲، ۳۴، ۳۸ تا ۴۸ میں ابن مریم کو نہایت احترام و اکرام کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مسیح علیہ السلام، مسیح ابن مریم، حضرت مسیح کہا ہے اور اس کے بعد گندی گالیاں و فحش کلمے ان کی شان مبارک میں استعمال کر کے اپنی باطنی کیفیتوں، اندرونی حالتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ سچ ہے کہ: ”ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے۔“ (چشمہ معرفت ص ۱، خزائن ج ۲۳ ص ۹)

باوجود اس کے مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح کے حق میں کوئی کلمہ بے ادبی کا میرے منہ سے نہیں نکلا۔ چوری اور سیدہ زوری کا زندہ ثبوت اور بے ایمانی بددیانتی کی بدترین مثال ہے۔ تاہم دروغ گور اتا بخانہ رسانید کے سلسلہ میں خود مرزا قادیانی کی تحریرات سے یہ ثابت کرتا ہوں کہ یسوع اور عیسیٰ دونوں ایک ہیں۔

یسوع، مسیح، عیسیٰ، تینوں ابن مریم ہی کے نام ہیں

مندرجہ بالا عنوان کے ثبوت میں خود مرزا قادیانی ہی کی شہادتیں پیش کی جاتی ہیں کہ یہ تینوں نام ابن مریم ہی کے ہیں۔ اہل اسلام ان کو عیسیٰ یا مسیح کہتے ہیں اور عیسائی یسوع یا یسوع مسیح کے نام سے پکارتے ہیں۔ سنئے مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱..... ”اب ہم پہلے صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری حدیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دونی ہیں۔ ایک یوحنا..... اور دوسرا مسیح ابن مریم۔ جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔“ (توضیح المرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲)

نور! جب مرزا قادیانی اس عبارت میں صاف اقرار کر رہے ہیں کہ مریم صدیقہ علیہا السلام کے اکلوتے صاحبزادے مسیح کو عیسیٰ یسوع بھی کہتے ہیں اور وہ ایک ایسے مقدس نبی ہیں جو اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ تو پھر انصاف سے کہئے کہ کیا مرزا قادیانی نے اپنے عذر کی دھجیاں خود اپنے ہاتھوں سے نہیں آڑا دیں اور اس حقیقت کو بھی عالم آشکارہ کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں اور وہاں اب تک زندہ موجود ہیں۔ اس کے باوجود امت مرزائیہ کا وفات مسیح پر ہنگامہ آرا ہونا اپنے نئے نبی کی صریح خلاف ورزی کرنا ہے۔

۲..... ”مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا۔ تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ بعد مریم کے بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔“

(چشمہ مستبھی ص ۲۶، خزائن ج ۲ ص ۳۵۵)

۳..... ”مگر ہم اس جگہ یہودیوں کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو کہتے ہیں کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد عین چودہویں صدی میں مدعی نبوت ہوا تھا۔“ (حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۸، خزائن ج ۲ ص ۳۵۹)

۴..... ”اور لکھا ہے کہ تمہارے بھائیوں میں سے موسیٰ کی مانند ایک نبی قائم کیا جائے گا۔ وہ نبی یسوع یعنی عیسیٰ ابن مریم ہے۔“ (تخفہ گولڈ ویس ۱۲۰، خزائن ج ۱ ص ۲۹۹)

۵..... ”اے پادری صاحبان! میں آپ لوگوں کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے مسیح کو بھیجا اور اس محبت کو یاد دلاتا ہوں اور قسم دیتا ہوں جو آپ لوگ اپنے زعم میں حضرت یسوع مسیح ابن مریم سے رکھتے ہیں۔“ (دعوت حق ملحقہ حقیقت الوحی ص ۸، خزائن ج ۲ ص ۶۲۰)

۶..... ”یہودی لوگ آپ کے رفع روحانی کے..... اب تک منکر ہیں اور ان کی حجت یہ ہے کہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام“ (ایام اصلاح ص ۱۱۶، خزائن ج ۴ ص ۳۵۳)

۷..... ”یہ اشتہار پادری صاحبوں کی خدمت میں نہایت عجز اور ادب اور انکسار سے لکھا جاتا ہے۔ اگر یہ سچ ہوتا کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام درحقیقت خدا کا فرزند ہوتا یا خدا ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کی پرستش کرتا۔ لیکن اے عزیزو (یعنی دجالو) خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں وہ صرف ایک نبی ہے..... اس نے مجھے بتلایا کہ سچ یہی ہے کہ یسوع ابن مریم نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کی تعریف میں لوگ حد سے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ ان کو خدا بنا دیا۔“

(دعوت حق ملحقہ حقیقت الوحی ص ۶۰، خزائن ج ۲۲ ص ۶۱۷، ۶۱۸)

۸..... ”اسی پیش گوئی کو عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام پر لگانا چاہا تھا۔ جس میں وہ ناکام رہے۔ کیونکہ وہ لوگ اس مماثلت کا کچھ ثبوت نہ دے سکے اور یہ تو ان کے دل کا خیالی پلاؤ ہے کہ یسوع نے گناہوں سے نجات دی۔“ (اس پر مرزا قادیانی یہ حاشیہ لکھتے ہیں) کہ: ”ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دوسرے نبیوں کی طرح حتی الوسع قوم کے بعض لوگوں کی اصلاح کی مگر اصلاح کرنا ان سے کچھ خاص نہیں تمام نبی اصلاح کے لئے ہی آتے ہیں۔“ (ایام الصلح حاشیہ ص ۶۷، خزائن ج ۴ ص ۳۰۱)

نور! مرزا قادیانی نے اس عبارت میں حسب عقیدہ اہل اسلام یسوع کے منجی ہونے سے انکار کر کے بتایا کہ وہ یسوع جن کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں چونکہ وہ نبی تھے اس لئے منجی تو نہیں البتہ مصلح ضرور تھے۔

۹..... ”مگر مسیح نے یعنی یسوع بن مریم نے اپنی بات بنانے کے لئے..... الیاس آنے والے سے مراد یوحنا اپنے مرشد کو قرار دیا..... مگر تاہم یسوع ابن مریم نے زبردستی اس کو الیاس ٹھہرا ہی دیا۔“ (نصرت الحق ص ۳۳، خزائن ج ۲۱ ص ۴۳)

۱۰..... ”یسوع ابن مریم کی دعا ان دونوں پر سلام ہو۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۷۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۲)

۱۱..... مرزا قادیانی نے اس عنوان کے ماتحت کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ چند دلیلیں لکھی ہیں جس میں ابن مریم کو عیسیٰ، مسیح، یسوع کے نام سے یاد کیا ہے۔ چنانچہ عنوان بالا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہا اور پہلی دلیل لکھ کر فرماتے ہیں کہ: ”سو یہ ایک بڑی دلیل اس بات پر ہے کہ ہرگز مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔“ دوسری دلیل میں بجائے مسیح علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام لکھا۔ اور تیسری میں حضرت مسیح۔ چوتھی میں پھر مسیح

اور پانچویں میں بجائے عیسیٰ مسیح کے ”یسوع صلیب پر نہیں مرا“ لکھا۔ اور چھٹی میں بھی یسوع لکھا کہ: ”جب یسوع کے پہلو میں ایک خفیف سا چھید دیا گیا“ اور ساتویں میں بھی یہ ہے کہ یسوع کی ہڈیاں توڑی نہ گئیں اور آٹھویں میں بھی یہی ہے کہ یسوع صلیب سے نجات پا کر پھر اپنے حواریوں کو ملا۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ: ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیبی موت سے محفوظ رہنے پر بھی نسخہ مرہم عیسیٰ۔“

(ایام الصلح ص ۱۱۳ تا ۱۱۵، خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۱، ۳۵۲، تحفہ گوڑوہ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۷)

نور! مرزا قادیانی نے ان مذکورہ بالا حوالہ جات میں اس امر کا صاف اقرار کیا ہے کہ ابن مریم کو عیسیٰ، مسیح، یسوع کہتے ہیں اور ان کو یہ بھی تسلیم ہے کہ میں نے یسوع کی توہین و تذلیل کی ہے۔ اس لئے اب نتیجہ بالکل ظاہر ہو گیا ہے کہ وہ تمام گالیاں و فحش کلامیاں جو مرزا قادیانی نے یسوع کے حق میں استعمال کی ہیں۔ بغیر کسی فرق و امتیاز کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں ہیں۔ یعنی مرزا قادیانی نے جو یسوع کے پردہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے مقدس نبی کی ذات گرامی کو اپنے اخلاقی گندگیوں سے ملوث کرنے کی لاکھوں سعی کی تھی اور اس کے لئے نئے نئے عذر و حیلے تراشے تھے۔ الحمد للہ کہ وہ خود ”معذور“ نبی کے ہاتھوں سے پیوند زمین ہو گئے اور مرزا قادیان ہی کہ متعدد شہادتوں سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی زبردست توہین کی ہے۔ کیا اس کے بعد بھی مرزا قادیانی اور ان کی امت کا ایمان سلامت ہے۔ اگر ہے تو: ”اس طرفہ تماشہ ہیں دریا بحجاب اندر۔“

ایک اور طرح

اس امر کا ثبوت پیش کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی عیسیٰ، مسیح اور یسوع کو ایک ہی مانتا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا یہ عقیدہ ہے کہ یوز آسف دراصل عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور یہ یوز آسف یسوع کا مخفف اور بگڑا ہوا ہے۔ لہذا یسوع اور عیسیٰ دونوں ایک ہیں۔ فہو المراد۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ: ”ماسوا اس کے وہ لوگ شاہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں۔ یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں سے گم تھے۔ کشمیر میں پہنچے تھے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا اور یوز آسف کی کتاب میں صریح لکھا ہے کہ یوز آسف پر خدا تعالیٰ کی طرف سے انجیل اتری تھی۔ پس باوجود اس قدر دلائل واضح کے کیوں کر اس بات سے انکار کیا جائے کہ یوز آسف دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۲۸، خزائن ج ۲۱ ص ۴۰۴)

۲..... ”فی الواقع صاحب قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہو ہے۔ یوز کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا ہے۔ یا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا۔“ (تحفہ گوڑویہ ص ۹، خزائن ج ۷ ص ۱۰۰)

۳..... ”وہ نبی جو ہمارے نبی ﷺ کے چھ سو برس پہلے گزرا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور کوئی نہیں اور یسوع کے لفظ کی صورت بگڑ کر یوز آسف بنا کر قرین قیاس ہے کیونکہ جب کہ یسوع کے لفظ کو انگریزی میں بھی..... بنا لیا ہو تو یوز آسف میں..... زیادہ تغیر نہیں۔“

(حاشیہ راز حقیقت ص ۱۵، خزائن ج ۱۴ ص ۶۷)

۴..... ”تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پا کر ضرور ہندوستان کا سفر کیا ہے اور نیپال سے ہوتے ہوئے آخر تبت تک پہنچے اور پھر کشمیر میں ایک مدت تک ٹھہرے..... اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا اور محلہ خانیاں میں مدفون ہوئے اور عوام کی غلط بیانی سے یوز آسف نبی کے نام سے مشہور ہو گئے۔“

(راز حقیقت ص ۹ حاشیہ، خزائن ج ۱۴ ص ۱۶۱)

۵..... ”اور یوز آسف کے نام پر کوئی تعجب نہیں۔ کیونکہ یہ نام یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف بھی حضرت مسیح کا عبرانی میں ایک نام ہے جس کا ذکر انجیل میں بھی ہے اور اس کے معنی ہیں متفرق قوموں کو اکٹھا کرنے والا۔“

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۶۷، تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۱۸، ۱۹)

۶..... مرزا قادیانی کے مرید خاص مولوی نظام الدین اپنے آقا کی ہمنوائی کرتے ہیں کہ:

الف..... ”ہاں! اس کتاب (اکمال الدین) میں بجائے یسوع کے یا عیسیٰ کے یوز آسف ہے۔ جو مخفف اور مرکب ہے دونوں سے یعنی یسوع بن یوسف۔“

(ریویو ج ۲۴ نمبر ۸، ماہ اگست ۱۹۲۵ء ص ۳۲)

ب..... ”یوز آسف کا وجہ تسمیہ یوز کی ”ز“ حروف ”س“ سے تبدیل شدہ ہے اور ”س“ کے آگے ”و“ حذف ہو چکی ہے۔ پس اصل میں ”یوسو“ تھا۔ جو سریانی میں عیسیٰ کو کہتے ہیں اور آج کل یسو کہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اصل نام عبرانی میں ”یوسع“ ہو کیونکہ عبرانی میں اس وقت یہ نام عام مروج تھا اور بائبل میں ایسے نام آج بھی ہم کو نظر پڑتے ہیں۔ پس یوسع کا

یوز بن جانا آسان ہے اور یوز آ سے یوسا بنا ہے اور صف یا آ صف یا سف اور اسف مخفف ہے یوسف کا پس سارا نام یوز آ سف مخفف ہے۔ یوسو یوسف کا جس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع بن یوسف چونکہ یوسف اس شخص کا نام تھا جس کے ساتھ حضرت مریم صدیقہ کا نکاح ہوا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوسف کے ربیب تھے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیٹا ہی کہتے تھے۔ چنانچہ انجیل اس بات کی شہادت دیتی ہے۔“

(ریویونج ۲۴ نمبر ۱۲، ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء ص ۳۲)

..... مادر مرزا نبیت کے خلف الصدق مفتی محمد صادق مرزائی کہتا ہے کہ: ”پنجابی میں قدیم سے ایک ضرب المثل مشہور چلی آتی ہے کہ: ”ایسو گول تے کچھ نہ پھول“ غالباً مرور زمانہ سے اور اصلیت مثل کے بھولنے سے کول کا لفظ بدل کر گول بن گیا اور اصل یوں تھا کہ ایسو کول یعنی یسوع ہمارے پاس ہی ہے۔ پنجاب کے متصل کشمیر میں مدفون ہے۔ لیکن کچھ اس کی بابت کھول کر دریافت نہ کرو۔ کیونکہ یہ امر پردے میں رکھنے کے لائق ہے کہ یسوع اہل پنجاب کے پاس ہی ہے۔“

(اخبار فاروق مورخہ ۱۱، ۱۸، ۲۵، مئی ۱۹۱۶ء ص ۱۱)

..... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ”یوز آ سف حضرت مسیح ہی تھے جو صلیب سے نجات پا کر پنجاب کی طرف گئے اور پھر کشمیر میں پہنچے اور ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ اس پر بڑی دلیل یہ ہے کہ یوز آ سف کی تعلیم اور انجیل کی تعلیم ایک ہے اور دوسرے یہ قرینہ کہ یوز آ سف اپنی کتاب کا نام انجیل بیان کرتا ہے۔ تیسرا قرینہ یہ کہ اپنے تئیں شہزادہ نبی کہتا ہے۔ چوتھا قرینہ یہ کہ یوز آ سف کا زمانہ اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے۔ بعض انجیل کی مثالیں اس کتاب میں بعینہ موجود ہیں۔ جیسا کہ ایک کسان کی مثال۔“

(تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۱۸، ۱۹، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۶۶)

..... ۸ مولوی غلام رسول مرزائی لکھتا ہے کہ: ”مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کتاب اکمال الدین جس میں یوز آ سف کا ذکر ہے اس کو حضرت مسیح نہیں سمجھتے بلکہ ہندوستان کے شاہزادوں سے ایک شاہزادہ سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی یوز آ سف کے نام کا شاہزادہ بھی ہو چکا ہو جس کا نام ”مسیح“ کے اسی کے نام پر رکھا گیا ہو۔“

(رسالہ التقدیر ص ۲۵)

..... ۹ مولوی صادق حسین مرزائی اثاوی فرماتے ہیں کہ: ”صاحب روضۃ الصفا نے یہ بھی لکھا ہے کہ سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آپ کی والدہ اور حواری بھی تھے اور ان میں سے تین حواریوں کا نام یعقوب، تومان، شمعون بتایا ہے۔ واضح ہو کہ یہ تومان حواری جس کا ذکر روضۃ الصفا میں لکھا ہے جو سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ وہی

تہو ما حواری ہے جس کی نسبت انسائیکلو پیڈیا بلیکا میں لکھا ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا جیسا کہ ہم اوپر دکھلا چکے ہیں۔ اب جب تو مان یا تہو ما حواری اس مہاجرانہ سفر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ تھا اور اس کی یعنی تہو ما کی نسبت یہ امر مسلم ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا تو ایسی حالت میں عقلاً یہ امر واجب التسلیم قرار پاتا ہے کہ ملک کشمیر میں پہنچ کر خانیاں میں وفات پانے والے یوز آسف فی الحقیقت یسوع آسف ہے نہ کوئی اور۔“ (کشف الاسرار ص ۳۸)

۱۰..... مرزا قادیانی رقم طراز ہے کہ: ”کشمیر کی پرانی تاریخوں سے ثابت ہے کہ صاحب قبر ایک اسرائیلی نبی تھا اور شاہزادہ کہلاتا تھا۔ کسی بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے کشمیر میں آ گیا اور بہت بڑھا ہو کر فوت ہوا اور اس کو عیسیٰ صاحب بھی کہتے تھے اور شاہزادہ نبی بھی اور یوز آسف بھی۔ اب بتلاؤ کہ اس قدر تحقیقات کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے میں کسر کیا رہ گئی۔“

(تحفہ گولڈ ویس ۹، خزائن ج ۷ ص ۱۰۰)

نور! ان دس حوالہ جات میں مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کی تحریرات سے اس امر پر کافی روشنی پڑ گئی کہ یوز آسف جو یسوع کا مخفف و متغیر ہے دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اس لئے یسوع اور عیسیٰ، مسیح و درحقیقت ابن مریم ہی کے دو نام ہیں۔ ایک اور طرز سے

اس امر کا ثبوت پیش کرتا ہوں کہ یسوع مسیح دونوں ایک ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی اور ان کی امت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور سرینگر محلہ خانیاں میں مدفون ہیں اور دراصل یہ قبر یوز آسف کی ہے جو یسوع کا مخفف ہے اور اس کو عیسیٰ علیہ السلام بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ:

۱..... ”جو سری نگر محلہ خانیاں میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلا شک و شبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔“ (راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۲، کشتی نوح ص ۱۵، ۵۳، ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶، ۵۸، ۷۵، دافع البلاء ص ۱۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵)

۲..... ”یہ مقام جہاں یسوع مسیح کی قبر ہے خطہ کشمیر ہے۔ یعنی سری نگر محلہ خانیاں ہے۔ اس بارے میں پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں۔ جو اس قبر کا حال بیان کرتی ہیں۔ پرانے کتبہ کے دیکھنے والے بھی شہادت دیتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کی قبر ہے۔“

(ریویو ج ۱ ص ۴۱۹ نمبر ۱۰، بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

.....۳ ”ایک اسرائیلی نبی کشمیر میں آیا تھا۔ جو بنی اسرائیل میں سے تھا اور شہزادہ نبی کہلاتا تھا۔ اسی کی قبر محلہ خانیا ز میں ہے جو یوز آسف کی قبر کر کے مشہور ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۲۷، خزائن ج ۲۱ ص ۴۰۳)

.....۴ ”اور اس کتاب اکمال الدین میں یہ بھی لکھا ہے کہ یوز آسف نے جو شاہزادہ نبی تھا۔ اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا تھا۔ سو اس کتاب کے خاص سری نگر میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے ایسے پرانے نوشتے اور تاریخی کتابیں پائی گئی ہیں جن میں لکھا ہے کہ یہ نبی جس کا نام یوز آسف ہے اور اسے عیسیٰ نبی بھی کہتے ہیں اور شاہزادہ نبی کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ یہ نبی اسرائیلی نبیوں میں سے ایک نبی ہے جو اس پرانے زمانے میں کشمیر میں آیا تھا۔“

(ریویو ج ۲ نمبر ۹ ص ۳۳۹، بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء)

.....۵ ”اصل بات یہ ہے کہ کشمیر میں ایک مشہور و معروف قبر ہے جس کو یوز آسف نبی کی قبر کہتے ہیں۔ اس نام پر ایک سرسری نظر کر کے ہر ایک شخص کا ذہن ضرور اس طرف منتقل ہوگا کہ یہ قبر کسی اسرائیلی نبی کی ہے۔ کیونکہ یہ لفظ عبرانی زبان سے مشابہ ہے۔ مگر ایک عمیق نظر کے بعد نہایت تسلی بخش طریق کے ساتھ کھل جائے گا کہ دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے۔ یعنی یسوع غمگین، آسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں۔ چونکہ مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے۔ اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔ مگر بعض کا بیان ہے کہ دراصل یہ لفظ یسوع صاحب سے پھر اجنبی زبان میں بکثرت استعمال ہو کر یوز آسف بن گیا۔ مگر میرے نزدیک یسوع اسم با مسمیٰ ہے۔“ (ست بچن حاشیہ ص ۱۶۲، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۶، نور القرآن حاشیہ ص ۷۰، ۷۱، تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۸۶، طبع جون ۱۹۲۱ء)

.....۶ ”اور جیسا کہ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کشمیر میں آ کر فوت ہوئے اور اب تک نبی شاہزادہ کے نام پر کشمیر میں ان کی قبر موجود ہے اور لوگ بہت تعظیم سے اس کی زیارت کرتے ہیں اور عام خیال ہے کہ وہ ایک شاہزادہ نبی تھا۔ جو اسلامی ملکوں کی طرف سے اسلام سے پہلے کشمیر میں آیا تھا اور اسی شاہزادہ کا نام غلطی سے بجائے یسوع کے کشمیر میں یوز آسف کر کے مشہور ہوئے۔ جس کے معنی ہیں یسوع غمناک۔“ (مقدمہ کتاب البریہ ص ۲، خزائن ج ۱۳ ص ۲۰)

.....۷ ”وتواتر علی لسان اهلہانہ قبر نبی کان ابن ملك وکان من بنی اسرائیل وکان اسمہ یوز آسف..... واشتہر بین عامتہم ان اسم

الاصل عیسیٰ صاحب وکان من الانبیاء وهاجر الی کشمیر..... ثم معذک کان یوز آسف سمی کتاب الانجیل وماکان صاحب الانجیل الایسیٰ“

(الہدیٰ ص ۱۰۹، خزائن ج ۱۸ ص ۳۶۱)

۸..... ”اور یہ کہ مسیح مختلف ملکوں کا سیر کرتا ہوا آخر کشمیر میں چلا گیا اور تمام عمر وہاں سیر کر کے آخری سری نگر محلہ خانیاں میں بعد وفات مدفون ہوا۔ اس کا ثبوت اس طرح پر ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اور اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا۔ دو دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شاہزادہ بھی کہلاتا ہے اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا۔ اس ملک کا وہ باشندہ تھا اور اس کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی۔“

۹..... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب راز حقیقت کے ص ۱۹، خزائن ج ۱۴ ص ۱۷۱ پر یوز آسف کی قبر کا نقشہ بنایا ہے اور اس کی پیشانی پر چلی حرفوں سے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ:

”حضرت عیسیٰ جو یسوع یا یوز آسف کے نام سے مشہور ہیں۔“

۱۰..... ”معلوم ہوا کہ حضرت یوز آسف علیہ السلام انجیل کی طرف لوگوں کو بلاتے اور جو کتاب ان پر اتاری گئی تھی اس کا نام بشری تھا۔ جو انجیل کا عبرانی نام ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوز آسف حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کا ہی دوسرا نام ہے اور دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں جس پر بشری انجیل اتاری گئی تھی۔“

(ریویو ج ۲ نمبر ۱۱ ص ۱۲۲، بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء)

نور! مذکورہ بالا ان دس حوالہ جات سے بھی یہ امر قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حسب عقیدہ مرزا قادیانی سری نگر محلہ خانیاں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ جو یوز آسف یا یسوع کے نام سے مشہور ہیں اور درحقیقت یہ دونوں نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے ہیں۔ اب یہ حقیقت عالم آشکارا ہو گئی کہ مرزا قادیانی نے یسوع کے پردہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے انتہا توہین و تذلیل کی ہے۔ اس لئے کہ حسب تحریرات مرزا یسوع و عیسیٰ دونوں ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ لہذا مرزا قادیانی اور ان کی امت کا یہ عذر لنگ کہ بے ادبی و گستاخی کے کلمات یسوع کے متعلق ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں نہیں سراسر لغو و باطل ہے۔

ایک اور طرح

مرزا قادیانی کی تحریرات سے اس کو ثابت کیا جاتا ہے کہ عیسیٰ مسیح یسوع دونوں ایک ہیں۔ کیونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ عیسائی اسی ابن مریم کو بخیاں فاسد خدا و منجی کہتے ہیں۔ جو بن باپ کے پیدا ہوئے اور حسب عقیدہ اہل اسلام اللہ کے نیک بندہ و مقدس رسول و صاحب کتاب تھے۔ چنانچہ اسی ابن مریم کو مرزا قادیانی نے کہیں عیسیٰ بن مریم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام لکھ کر عیسائیوں کا خدا و نجات دہندہ بتایا ہے اور کہیں یسوع ابن مریم، یسوع مسیح لکھا ہے۔ جس سے یسوع و عیسیٰ کا ایک ہونا بالکل عیاں ہو جاتا ہے۔ مرزا قادیانی نے ذیل کی ان عبارتوں میں تحریر فرمایا ہے کہ عیسائی جن کو خدا کہتے ہیں ان کا نام عیسیٰ علیہ السلام ہے۔

.....۱ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑے مقدس بڑے راست باز بڑے برگزیدہ تھے۔ مگر ان کو خدا کہنا (جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں) اس سچے خدا کی توہین ہے جس نے ہمیں پیدا کیا سچ یہ ہے کہ وہ انسان تھے۔ خدا نہیں تھے۔“ (ایام الصلح ص ۱۲۸، خزائن ج ۱۴ ص ۳۶۹)

.....۲ ”انجیل پر بھی تیس برس بھی نہیں گزرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا بنائے گئے۔“

(چشمہ معرفت ج ۲ ص ۲۵۴، خزائن ج ۲۳ ص ۲۶۶)

.....۳ ”نادان عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا ٹھہرا رکھا ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۸۶، حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

.....۴ ”عیسائی صاحبان اس بات کے اقراری ہیں کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کامل خدا ہیں۔“ (نسیم دعوت ص ۱۵، خزائن ج ۱۹ ص ۳۷۶)

.....۵ ”اور نہ ایسے عیسائی بن جائیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم چھوڑ کر اس کو خدا بنا دیا تھا۔“ (حقیقت الوحی حاشیہ ص ۳۱۰، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۳)

اس کے علاوہ گذشتہ حوالہ جات کے نمبر ۸ تا ۱۱، ۱۳، ۲۰ میں بھی مرزا قادیانی نے تحریر کیا ہے کہ عیسائیوں نے جن کو خدا بنایا ہے ان کا نام پاک عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ اب ذیل کی عبارت میں ان کو عیسیٰ مسیح، یسوع بن مریم کہتے ہیں۔ جو ظاہر کر رہا ہے کہ عیسیٰ و یسوع دونوں ابن مریم ہی کے نام ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:

الف ”اس نے (اللہ تعالیٰ) نے مجھے بتلایا کہ سچ یہی ہے یسوع ابن مریم نہ خدا

ہے نہ خدا کا بیٹا..... جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کی تعریف میں لوگ (عیسائی) حد سے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ ان کو خدا بنا دیا۔“ (دعوتِ ملحقہ حقیقت الوحی ص ۶، خزائن ج ۲۲ ص ۶۱۸)

ب..... ”سومسح عیسیٰ بن مریم کی نسبت رجعت کا جو عقیدہ ہے اس عقیدہ کے موافق عیسیٰ مسیح کی آمد ثانی کا یہی زمانہ ہے۔“ (تحفہ گولڈویہ ص ۱۳۲، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۹، ۳۲۰)

ج..... ”حضرت مسیح جو خدا بنائے گئے ان کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پر ہیں۔“ (اعجاز احمدی ص ۲۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳)

ایک اور ثبوت

عیسیٰ مسیح، یسوع کے ایک ہونے کا یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح بھی ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں کہ: ”اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح یعنی نبی سیاح ہونا بھی ان کی موت پر دلالت کرتا ہے۔“ (ایام الصلح ص ۴۲، خزائن ج ۱۴ ص ۲۷۳)

اس کے بعد مرزا قادیانی نے عیسائیوں کے دوسرے عقیدہ کفارہ و نجات کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے اسی مسیح ابن مریم کے نام سے ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

الف..... ”پادری صاحبان جو دنیا اور آخرت میں مسیح ابن مریم کو ہی منجی قرار دے چکے ہیں۔“ (کشتی نوح ص ۹، خزائن ج ۱۹ ص ۹)

ب..... ”عیسائیوں کی طرح آخری دوڑ صرف مسیح کے کفارہ تک ہے و بس۔“

(چشمہ معرفت ج ۲ ص ۲۹۹، خزائن ج ۲۳ ص ۳۱۲)

نور! مرزا قادیانی کی ان تحریرات سے یہ بات بالکل ظاہر ہو گئی کہ عیسائی جن کو منجی و کفارہ قرار دے چکے ہیں۔ ان کو عیسیٰ مسیح کہتے ہیں۔ اب مرزا قادیانی کی ایک دوسری تحریر ملاحظہ فرمائیے جس میں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم (جن کو عیسائی نجات دہندہ و کفارہ بنا چکے ہیں) کا تیسرا نام یسوع رکھ کر عیسائیوں کے کفارہ و نجات کی تردید کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ: ”اس میں کیا شک ہے کہ یسوع کا منجی ہونا عیسائیوں کا صرف ایک دعویٰ ہے جس کو وہ دلائل عقیدہ کے رو سے ثابت نہیں کر سکے۔“ (اس پر آپ حاشیہ چڑھاتے ہیں) ”اگر عیسائیوں کا یہ خیال ہو کہ یسوع نے روحانی طور پر لوگوں کو گناہوں سے نفرت دلائی تو اس بات میں یسوع کی کچھ خصوصیت نہیں تمام نبی اسی غرض سے آیا کرتے ہیں۔ حتیٰ الوسع لوگوں کی اخلاقی، عملی اور اعتقادی حالت کی اصلاح کریں اور ان کے کوششوں کے اثر بھی ضرور ہوتے ہیں اور اگر یہ دعویٰ ہے کہ گناہوں کی سزا

صرف یسوع کے ذریعہ سے ٹلی تو اس پر کوئی دلیل نہیں۔“

(ایام اصلاح ص ۵۸، خزائن ج ۱۴ ص ۲۹۲ حاشیہ)

نور! جبکہ مرزا قادیانی کی تحریری شہادت سے یہ امر یقینی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرا نام یسوع بھی ہے تو پھر اس کے بعد یہ کہنا کہ مسیح کی شان میں کوئی کلمہ گستاخی کا نہیں کہا گیا۔ سراسر کذب بیانی اور نفاق پرور ایمان کا بدترین مظاہرہ کرنا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟۔ علاوہ ازیں جب قادیان کے یہ نئے نبی قادیانی یسوع کو ایک مقدس نبی مانتے ہیں جیسا کہ حوالہ بالا کی عبارت سے ظاہر ہے تو اس صورت میں باوجود یسوع اور عیسیٰ کی تفریق کے یسوع کی توہین کرنا اضاعت ایمان کا سبب اور غضب الہی کا باعث ہے۔ لہذا بہر صورت مرزا قادیانی اور ان کی امت کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔ فہو المراد:

بہر رنگے کہ خواہی جامہ میپوش

من انداز قدت رامی شناسم

ایک اور ثبوت

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ) پیدائش میں بھی اکیلے نہیں تھے۔ بلکہ ان کے ایک ہی ماں سے کئی ایک حقیقی بھائی و بہنیں تھیں۔

الف..... ”پھر نہ معلوم نادان لوگوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیسی مشرکانہ محبت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زخم تو قبول کر لیتے ہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مجروح اور زخمی ہونا ان کی شان سے بلندتر سمجھتے ہیں اور شور ڈالتے ہیں کہ ان کی نسبت ایسا کیوں کہتے ہو اور ان کو تمام دنیا سے الگ ایک خصوصیت دینا چاہتے ہیں۔ وہی آسمان پر چڑھ کر پھر زمین پر اترنے والے وہی اس قدر لمبی عمر پانے والے مگر خدا نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو پیدائش میں اکیلا نہیں رکھا بلکہ کئی حقیقی بھائی اور کئی حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں۔“

(براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۰۰ حاشیہ خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۲)

نور! مرزا قادیانی نے عبارت بالا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جو بعقیدہ اہل اسلام مقدس رسول اور اپنی ماں کے اکلوتے بیٹے اور زندہ آسمان پر موجود ہیں) پر یہ افتراء کیا کہ آپ کے کئی حقیقی بھائی و بہنیں تھیں مگر ذیل کے حوالہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے یسوع کا نام لکھ کر بتایا کہ عیسیٰ اور یسوع دونوں ایک ہیں۔ فہو المراد فرماتے ہیں کہ: ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں

تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“

(کشتی نوح حاشیہ ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

ایک اور ثبوت

مرزا غلام احمد قادیانی نے بعض جگہ ابن مریم کا عیسیٰ مسیح نام رکھ کر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا نہ خدائی کی دلیل ہو سکتی ہے اور نہ اس میں کچھ ان کی خصوصیت ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

الف..... ”۳ نحضرت ﷺ کے زمانہ میں عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت کے بارے میں صرف ایک بات پیش کی تھی کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے تو خدا تعالیٰ نے فی الفور اس کا جواب دیا اور فرمایا: ”ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم“ یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کی مثال آدم علیہ السلام کی مثال ہے۔“

(براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۲۱، خزائن ج ۲۱ ص ۳۹۷)

ب..... ”عیسائیوں کو یہ دعویٰ تھا کہ بے باپ پیدا ہونا حضرت مسیح کا خاصہ ہے اور یہ خدائی کی دلیل ہے۔“

(حاشیہ تحفہ گوڈویہ ص ۷۱، خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۸)

نور! مندرجہ بالا حوالہ جات میں ابن مریم کا نام حضرت عیسیٰ و مسیح صاف طور پر لکھا ہے۔ ذیل کی عبارت میں عیسیٰ علیہ السلام کی بجائے یسوع لکھتے ہیں۔ جو عیسیٰ علیہ السلام اور یسوع کی وحدت شخصی پر دلالت کر رہا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

”اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے یسوع کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو ہی پیش کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔“ ”ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقه من تراب“ ”یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی مثال خدا تعالیٰ کے نزدیک آدم علیہ السلام کی ہے۔“

(چشمہ معرفت ج ۲ ص ۲۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۷)

ناظرین کرام! جب مرزا قادیانی اور ان کی امت کے سربراہ و ردہ لوگوں کی متعدد شہادتوں اور اس کی مختلف نوعیتوں سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کے اکلوتے صاحبزادے ہی کو عیسیٰ، مسیح اور یسوع کہتے ہیں۔ تو پھر یہ عذر لنگ پیش کرنا کہ یسوع کی توہین کی گئی ہے اور عیسیٰ کی نہیں یا یہ دونوں الگ الگ دو مختلف شخص ہیں۔ سراسر بے ایمانی و بددیانتی نہیں ہے تو کیا ہے؟۔ اور جبکہ حسب اقرار مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مغالطات استعمال کی گئیں اور نہایت گھناؤنے و گندے الزامات ان پر لگائے گئے تو اب کسی طرح

سے بھی مرزائیوں کے رسول کا ایمان سلامت نہیں رہا۔ کیونکہ قادیانی رسول کہتے ہیں کہ:

”اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے..... اور کسی نبی کی اشارے سے تحقیر کرنا سخت

معصیت ہے اور موجب نزول غضب الہی۔“ (ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۸، جزائن ج ۲۳ ص ۳۹۰)

یسوع کا ذکر قرآن میں

.....۱ مرزائی اور ان کے پیغمبر یہ عذر لنگ بھی اپنی پردہ پوشی و عصمت کے لئے

پیش کرتے ہیں کہ یہ بدگوئیاں و نجش کلامیاں اس یسوع کے حق میں کی گئیں جس کا ذکر قرآن کریم میں نہیں۔ اگرچہ مرزا قادیانی کی تحریرات و تصریحات سے اس امر کے ثابت ہو جانے کے بعد کہ یسوع اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہیں۔ اس کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ یسوع کا ذکر قرآن کریم میں ثابت کیا جائے۔ اس لئے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر مبارک قرآن کریم میں متعدد جگہ ہے تو پھر کیوں کر کہا جاسکتا ہے کہ یسوع کا ذکر قرآن کریم میں نہیں۔ تاہم دروغو راتا بخانہ رسانید کے سلسلہ میں خود قادیانی نبی کی تحریر سے اس امر کا ثبوت پیش کیا جا رہا ہے کہ یسوع کا ذکر قرآن کریم میں ہے ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں کہ: ”اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے یسوع کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو ہی پیش کیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ”ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقه من تراب“ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی مثال خدا تعالیٰ کے نزدیک آدم کی ہے۔“ (چشمہ معرفت ج ۲ ص ۲۱۸، جزائن ج ۲۳ ص ۲۲۷)

.....۲ مرزا قادیانی اس ذیل میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے لکھتے ہیں کہ: ”یہود کو پختہ ظن سے اس بات کا دھڑکا تھا کہ یسوع صلیب پر نہیں مرا چنانچہ اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ بھی قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وما قتلوه یقیناً یعنی یہود قتل مسیح کے بارے میں ظن میں رہے۔“ (ایام الصلح ص ۱۱۵، جزائن ج ۱۴ ص ۳۵۲)

.....۳ ”یہ قرآن کریم کا مسیح اور اس کی والدہ پر احسان ہے کہ کروڑہا انسانوں کی یسوع کی ولادت کے بارے میں زبان بند کر دی اور ان کو تعلیم دی کہ تم بھی کہو کہ وہ بے باپ پیدا ہوا۔“ (ریویو ج نمبر ۴، اپریل ۱۹۰۲ء ص ۱۵۹)

.....۴ مرزا قادیانی کا یہ خیال بلکہ عقیدہ ہے کہ جو قبر سری نگر محلہ خانیاں میں یوز آسف یا یسوع کے نام سے مشہور ہے وہ بلا شک و شبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ جیسا کہ تحریرات مرزا سے اس کا ثبوت گذر چکا ہے اور اسی یسوع یا یوز آسف والی قبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ثابت کرتے ہوئے اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ خدا کا کلام قرآن شریف

گواہی دیتا ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرگیا) اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”وآوینا ہما الی ربوۃ ذات قرار ومعین“ یعنی ہم نے عیسیٰ علیہ السلام اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچ دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصطفیٰ پانی کے چشمے اس میں جاری تھے۔ سو وہی کشمیر ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۰۱ احاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۴)

ان تمام حوالہ جات سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ یسوع کا ذکر قرآن میں ہے۔ لہذا مرزا قادیانی اور ان کی امت کا یہ کہنا کہ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں سراسر لغو باطل خلاف دیانت و امانت ہوا۔ اگر بالفرض اس امر کو تسلیم کر لیا جائے کہ یسوع کا ذکر قرآن کریم میں نہیں تو اس سے کیا مرزا قادیانی کو شرعی و اخلاقی حق حاصل ہو گیا کہ وہ یسوع پر گونا گوں عیوب و الزامات لگائیں اور طرح طرح کی مغلطات ان کی شان میں استعمال کریں؟ ہرگز نہیں کیونکہ کسی کو راست باز و صادق نبی ماننے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اس کا ذکر قرآن کریم میں ہو جیسا کہ مرزا قادیانی کرشن کو نبی مان کر ان کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ ”ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے۔“

(تمتہ حقیقت الوحی ص ۸۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)

حالانکہ قرآن کریم میں نہ کرشن کا ذکر ہے اور نہ ان کی نبوت کا، اور احادیث سے ثابت ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں۔ مگر قرآن کریم میں صرف چند انبیاء علیہم السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ تو اس سے کیا جائز ہے کہ باقی انبیاء کی اس وجہ سے توہین و تحقیر کی جائے کہ ان کا نام اور ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے؟۔ اور مرزا قادیانی کا عیسائیوں کے بیان کردہ احوال و صفات کی وجہ سے حضرت یسوع کو برا بھلا، سب و شتم کرنا نہ صرف اصول اسلامی و اخلاقی کے خلاف ہے۔ بلکہ اپنے قواعد و ضوابط کے بھی خلاف ہے۔ فرماتے ہیں کہ: ”مجملہ ان اصولوں کے جن پر مجھے قائم کیا گیا ہے۔ ایک یہ ہے کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں اور ایک عمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ ان پر گزر گیا ہے۔ ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کی رو سے جھوٹا نہیں اور نہ ان نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔“

(تختہ قیصریہ ص ۴، خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۶)

اس کے آگے لکھتے ہیں کہ: ”اس قاعدہ کے لحاظ سے ہمیں چاہئے کہ ہم ان تمام لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کو سچا سمجھیں۔ جنہوں نے کسی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا پھر وہ دعویٰ اس کا زور پکڑ گیا اور ان کا مذہب دنیا میں پھیل گیا اور استحکام پکڑ گیا اور ایک عمر پا گیا۔“

اس کے آگے لکھتے ہیں کہ: ”پس یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت و عظمت بٹھادی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن حکیم نے ہمیں سکھایا اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہے۔ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔“ (تحفہ قیصریہ ص ۶، ۷، خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۸، ۲۵۹)

مرزا قادیانی کے اس اصول کے رو سے عیسائیوں کے یسوع بھی سچے اور راست باز و صادق ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ صد ہا سال سے آپ کے پیروکار چلے آتے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر آپ کا مذہب محیط ہے اور کروڑ ہا دلوں میں آپ کی عظمت و محبت ثبت ہے اور عیسائی مذہب کے ایک مقدس پیشوا ہیں۔ اس لئے اگرچہ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں۔ مگر اس لحاظ سے وہ عیسائیوں کے ایک مقدس پیشوا ہیں ہر طرح کی تکریم و تعظیم کے لائق تھے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ: ”ہم ہر مذہب کے پیشوا کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔“ لیکن آپ کی عزت کی نگاہوں کا حشر یہ ہے کہ چراغ داشتہ جرات کے ساتھ عیسائیوں کے برگزیدہ پیشوا یسوع کی علی الاعلان توہین کرتے ہیں اور ایسے گندے و سڑے الفاظ ان کے حق میں استعمال کرتے ہیں کہ ایک غیرت مند انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ باہنہ مرزائیت کے نمک خوار اپنے نئے رسول کی بدگوئیوں و گالیوں کو پوشیدہ کرنے میں اس ڈھٹائی و بے باکی سے مصروف ہیں کہ کیا مجال ہے کہ ان کی جبین حمیت پر عرق انفعال کا کوئی قطرہ نمودار ہو جائے۔ حالانکہ توہین انبیاء علیہم السلام کا ان کے چہرہ پر ایک ایسا بدنماداغ ہے کہ وہ اس دنیا میں منہ دکھانے کے لائق نہ تھے۔ مگر ہرچہ خواہی کن کے تحت تو جہات باطلہ میں اس طرح سے الجھے ہوئے ہیں۔ جس سے گلو خلاصی قیام قیامت تک ممکن نہیں۔

عیسائیوں کے بیان کردہ صفات کے لحاظ سے بھی یسوع فرضی نہیں حقیقی ہے مرزا قادیانی کے عذر لنگ کا تیسرا حصہ یہ تھا کہ عیسائیوں اور پادریوں نے جو صفات یسوع کے بیان کئے ہیں۔ اس کے رو سے کوئی یسوع حقیقی نہیں بلکہ فرضی ہے۔ اس لئے جو کچھ

بدزبانیوں و سخت کلمے استعمال کئے گئے ہیں۔ ایک فرضی شخص کے حق میں ہیں۔ جو کسی طرح قابل اعتراض نہیں لیکن خود مرزا قادیانی ہی اپنے ہاتھوں سے اس عذر کو بھی ذہن کرتے ہیں:

..... ۱ ”اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مجھے (مرزا قادیانی) اس بات پر اطلاع دی کہ درحقیقت یسوع خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے۔ اور ان میں سے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں اور ان میں سے ہے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے ہاں خدا سے اصل ہے ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔“

..... ۲ ”جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے وہی دعویٰ مسلمانوں کو بھی ہے۔ گویا آئینہ کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترک جائیداد کی طرح ہے اور مجھے سب سے زیادہ حق ہے کیونکہ میری طبیعت یسوع میں مستغرق ہے اور یسوع کی مجھ میں۔“

نور! مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا عبارت خود ان کے اس عذر لنگ کو کہ: ”یہ بدگویاں ایک فرضی یسوع کے حق میں ہیں۔“ خاک میں مل رہی ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ عیسائی جس یسوع کو خدا بنا کر اس سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہی یسوع مسلمانوں کے نزدیک ایک برگزیدہ و مقبول بندہ ہے اور وہ بھی اسی سے محبت کرتے ہیں۔ گویا بلحاظ محبت و عزت یسوع مسیح مسلمانوں و عیسائیوں میں ایک مشترک جائیداد ہیں کہ ہر دو مذہب کے پیروکار یسوع مسیح کی تکریم و تعظیم میں مساویانہ طور پر حصہ دار و شریک کار ہیں۔ مگر چونکہ مرزا قادیانی بقول خود یسوع سے بہت زیادہ مانوس تھے اور ان میں باہمی خوب محبت و الفت تھی۔ اس لئے خصوصیت سے آپ ان کی عزت و محبت تعظیم و تکریم میں زیادہ حق رکھتے تھے۔ جس کا نتیجہ ان گندی گالیوں کی شکل میں نمودار ہو چکا ہے۔ جس کو ہر غیر تمندانسان دیکھ کر لرزہ براندہ ہو جاتا ہے۔

جفائیں ہم پہ کیں اتنی مہربانی کی حالت میں
خدا جانے اگر تم خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

جبکہ مرزا قادیانی عیسائیوں کے اس یسوع کو بھی لائق تکریم و تعظیم مانتے ہیں۔ جس کی جانب بہت سے باطل امور منسوب کئے گئے ہیں۔ تو پھر آپ کا عیسائیوں کے اسی یسوع کو فرضی شخص سمجھ کر اس کی توہین و تنقیص کرنا مضحکہ خیز اختلاف بیانی اور رسوائی عالم بے ایمانی کی ایک ایسی بدترین مثال ہے جو سلسلہ دنیا کے کسی حصہ میں (سوائے قادیان کے) نہیں پائی جاتی۔ غرض

یہ کہ مرزا قادیانی کا یہ عذر بار دہی کس طرح سے قابل پذیرائی و لائق التفات نہیں رہا۔ علاوہ ازیں چونکہ مرزا قادیانی عیسائیوں کے یسوع سے عشق و محبت کا دم بھرتے تھے۔ اس لئے وہ ازراہ محبت عیسائیوں کی ان تمام ناجائز باتوں کو جو ان کی طرف منسوب تھیں کس طرح گوارا نہ کر سکے اور ان تمام انتسابات سے اپنے محبوب یسوع کو پاک و بری قرار دے کر کہا کہ وہ ایک مقدس و معزز خدا کے مقبول بندے ہیں۔ جن کی عزت و ناموس پر حملہ نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے باوجود عیسائیوں کے بیان کردہ صفات کے یسوع لائق تعظیم و تکریم ہے۔ سنئے فرماتے ہیں کہ:

..... ۱ ”اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو تو ہمیں نہیں چاہئے کہ اس مذہب کے نبی کی عزت پر حملہ کریں اور نہ یہ کہ اس کو برے الفاظ سے یاد کریں۔ بلکہ چاہئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستور العمل پر اعتراض کریں اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کروڑ ہا انسانوں میں عزت پایا اور صد ہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے۔ یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔ اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزت نہ پاتا۔“

(تحفہ قیصریہ ص ۸، خزائن ج ۱۲ ص ۲۶۰)

..... ۲ ”اگر ہم ان مذہب کی کتابوں میں غلطیاں پائیں یا اس کے پابندوں کو بدچلنیوں میں گرفتار مشاہدہ کریں تو ہمیں نہیں چاہئے کہ وہ سب داغ ملامت ان مذاہب کے بانیوں پر لگائیں۔ کیونکہ کتابوں کا محرف ہو جانا ممکن ہے اجتہادی غلطیوں کا تفسیروں میں داخل ہو جانا ممکن ہے۔“

(تحفہ قیصریہ ص ۶، خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۸)

مرزا قادیانی کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ اپنے اس اصول کی پابندی کرتے اور یسوع کو عیسائیوں کے ان تمام بیان کردہ صفات سے حسب تحریر خود پاک سمجھ کر ان کی عزت کرتے۔ مگر اللہ رے دلیری و شوخ چشمی کہ مرزا قادیانی کی زبان مبارک بڑی تیزی سے دیدہ و دانستہ یسوع کی بدگوئیوں میں مصروف ہے اور اپنے لئے ثواب آخرت کا ذخیرہ کر رہی ہے اور شرم و ندامت کی جھلک تک نہیں پائی جاتی۔ مرزا قادیانی ایک پیغمبر کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی ان باتوں کا تصور کر کے بدن کا نپتا ہے اور جب کہ مرزا قادیانی کا یہ بیان ہے کہ میں کئی مرتبہ یسوع مسیح سے ملاقات کر چکا ہوں اور عیسائیوں کے عقائد وغیرہ کی لغویت خود یسوع کی زبانی سن چکا ہوں۔ تو اس کے بعد یسوع اور بھی قابل عزت و لائق احترام ہو جاتے ہیں۔ لیکن باایں ہمہ خود ان کی زبان فحش گوئیوں میں مصروف رہی۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ:

”ایسے بد زبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔“

(چشمہ معرفت ص ۱۵، خزائن ج ۲۳ ص ۳۸۶)

فرماتے ہیں کہ:

.....۱ ”خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہے ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے جو توجہ کے لائق ہے کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے۔ ایسے متنفر پائے جاتے ہیں۔ گویا ایک بھاری افتراء جو ان پر کیا گیا ہے وہ یہی ہے۔“

(تحفہ قیصریہ ص ۲۱، خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۳)

.....۲ ”میں جانتا ہوں کہ جو کچھ آج کل عیسائیت کے بارہ میں سکھلایا جاتا ہے حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حضرت مسیح دنیا میں پھر آتے تو وہ اس تعلیم کو شناخت بھی نہیں کر سکتے۔“

(تحفہ قیصریہ ص ۲۲، خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۴)

جب مرزا قادیانی کو اپنی کشفی بیداری میں یسوع کی زبان سے سن کر یہ معلوم ہو گیا تھا کہ یسوع عیسائیوں کے بیان کردہ احوال و صفات سے بالکل پاک و بری ہے۔ تو وہ ہر طرح سے اکرام و اعزاز کے لائق تھے اور مرزا قادیانی کا یہ اخلاقی و شرعی فرض تھا کہ ان کی تکریم و تعظیم کرتے اور مدح و ثنا میں رطب اللسان رہتے۔ مگر اس کے باوجود انہوں نے دیدہ و دانستہ عیسائیوں کے یسوع کو گالیاں دے کر توہین و تحقیر کی ہے تو کیا یہ انتہائی فتنہ انگیزی و بے ایمانی اور امن و صلح کے ساتھ دشمنی کرنا نہیں ہے جیسا کہ خود تحریر کرتے ہیں کہ: ”پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر برا کہتے ہیں۔ ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اس سے بڑھ کر فتنہ انگیز کوئی اور بات نہیں۔“

(تحفہ قیصریہ ص ۸، خزائن ج ۱۲ ص ۲۰)

الحمد للہ کہ مرزائیت اور اس کے بانی کے وہ تمام اعذار جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت کے سلسلہ میں یسوع عیسیٰ کی تفریق کے ساتھ پیش کر کے اپنی گندہ دہنیوں کو پوشیدہ کرنا چاہتے تھے۔ وہ خود حریف ہی کے ہتھیاروں سے پاش پاش کر دئے گئے جس سے اصل حقیقت اہانت عیسیٰ کی مع اپنے خط و خال کے منصفہ الشہود پر آگئی البتہ اس سلسلہ میں یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ پادریوں نے حضور ﷺ کی شان اقدس میں نہایت ناپاک الفاظ استعمال کئے تھے اور شب و روز آنحضرت ﷺ کی توہین و تنقیص میں مصروف رہتے تھے اور مرزا قادیانی نے عشق محمدی و حب نبوی میں اتنا بڑا اکمال حاصل کیا تھا کہ بروز محمد بن گئے تھے۔ اس مجبوری سے آپ نے ترکی

بترکی عیسائیوں کو جواب دیا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی کہتے ہیں:

.....۱ ”ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔

انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا ہے آنحضرت ﷺ کو زانی لکھا ہے اور اس کے علاوہ اور بہت گالیاں دی ہیں۔ پس اسی طرح اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے۔ ہمیں اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کس قدر حال لکھیں۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، ۸، حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲، ۲۹۳)

.....۲ ”اگر پادری اب بھی اپنی پالیسی بدل دیں اور عہد کریں کہ آئندہ ہمارے نبی کریم ﷺ کو گالیاں نہیں نکالیں گے تو ہم بھی عہد کریں گے کہ آئندہ نرم الفاظ کے ساتھ ان سے گفتگو ہوگی۔ ورنہ جو کچھ کہیں گے اس کا جواب سنیں گے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۸، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲)

.....۳ ”میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔“

(تبلغ رسالت ج ۶ ص ۱۶۵، اشتہار واجب الاظہار ص ۱۰، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۴۶۶)

.....۴ ”اور میں اس بات کا اقراری ہوں جبکہ بعض پادریوں اور عیسائیوں مشزیوں کی تحریر نہایت سخت ہو گئیں اور حد اعتدال سے بڑھ گئیں اور بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت تندتحریریں شائع ہوئیں اور ان مؤلفین نے ہمارے نبی ﷺ کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کئے کہ یہ شخص ڈاکو تھا، چور تھا، زنا کار تھا اور صدہا پرچوں میں یہ شائع کیا کہ یہ شخص اپنی لڑکی پر بدینتی سے عاشق تھا اور بائیں ہمہ جھوٹا تھا اور لوٹ مار اور خون کرنا اس کا کام تھا۔ تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے۔ ان کلمات سے سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو تب میں نے ان جوشوں کے ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کو دبانے کے لئے حکمت یہی ہے کہ ان تحریرات کا کس قدر سختی سے جواب دیا جائے تا سر بعل غضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو تب میں نے بالمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی۔ چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی..... کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا۔“

(ضمیمہ نمبر ۳ تریاق القلوب ج ۱، خزائن ج ۱۵ ص ۴۹۰)

جواب! مرزا قادیانی اور ان کی امت کا یہ عذر بھی سراسر غلط اور غیر معقول اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ کیونکہ اسلام نہ صرف تمام انبیاء علیہم السلام کی تعظیم و تکریم کی تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ کافروں کے باطل معبودوں اور بتوں کو برا بھلا و سب و شتم سے بھی روکتا ہے۔ اگر عیسائیوں نے ازراہ جہالت و خباثت حضور ﷺ کے شان اقدس میں بدزبانی و گندہ و ہنی سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا تو کسی مسلمان کو یہ حق ہرگز نہیں حاصل ہے اور نہ اسلام اس کی تعلیم دیتا ہے کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں بدزبانی کر کے اپنے متاع ایمان کو برباد کر دے۔ چنانچہ مرزا قادیانی بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ: ”مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے رسول اللہ ﷺ کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔ کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسا کہ اپنے نبی ﷺ سے محبت رکھتے ہیں ویسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔“

(ضمیمہ نمبر ۳ تریاق القلوب ص ۱۵ ج ۱ ص ۴۹۱)

بلکہ مرزا اعلام احمد قادیانی اس طریق جواب کو جاہلانہ و سفیہانہ حرکت بلکہ ”کت پن“ کہتے ہیں۔

.....۱ ”واضح ہو کہ کسی شخص سے ایک کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ حضرت امام حسین کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت امام حسین علیہ السلام بوجہ اس کے کہ اس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی باغی تھا اور یزید حق پر تھا۔ ”لعنة الله على الكاذبين“ مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راست باز کے منہ سے ایسے خمیٹا الفاظ نکلے ہوں۔ مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی دل میں خیال گذرتا ہے کہ چونکہ اکثر شیعہ نے اپنے ورد تیرے اور لعن و طعن میں مجھے بھی شریک کر لیا ہے۔ اس لئے کچھ تعجب نہیں کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہہ دی ہو۔ جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو وہ آنحضرت ﷺ کی شان میں کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔“

.....۲ ”ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا (اس کی) چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟۔ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے ”کت پن“ نہیں ہوتا۔ اس طرح جب کوئی شریر

گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کت پن کی مثال لازم آئے گی۔“

(تقریر مرزا در جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء رپورٹ ص ۹۹، ملفوظات ج ۱ ص ۱۰۳)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ: ”ہمارا ہرگز یہ طریق نہیں کہ مناظرات و مجادلات یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لئے پسند رکھیں یا کوئی دل دکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں۔“

(شخصہ حق، خزائن ج ۲ ص ۳۲۴)

”راستی کو تہذیب اور نرمی سے بیان کرنا ہمارا شیوہ ہے..... بخدا! ہم دشمنوں کے دلوں

کو بھی تنگ نہیں کرنا چاہتے۔“

(شخصہ حق، خزائن ج ۲ ص ۳۲۶)

۳..... ”عیسائیوں کی کتاب امہات المؤمنین نے دلوں میں سخت اشتعال پیدا کیا ہے..... اور دل دکھانے والی گالیاں ہمارے پیغمبر ﷺ کو دی گئیں۔ ہمارا حق تھا کہ ہم مدافعت کے طور پر سختی کا سختی سے جواب دیتے۔ لیکن ہم نے محض اس حیا کے تقاضا سے جو مومن کی صفت لازمی ہے ہر ایک تلخ زبانی سے اعراض کیا۔“

(ناٹل ایام ۱، صلح، خزائن ج ۴ ص ۲۲۸)

اس دعویٰ کے ساتھ ہی ساتھ قادیان کا مصلح اعظم اپنی جماعت کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ: ”(اے مرزا نیو!) تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہ راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔“

(ازالہ اوہام ص ۸۲۶، خزائن ج ۳ ص ۵۴۷)

۴..... ”کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔“ (کشتی نوح ص ۱۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱)

اس دعویٰ و نصیحت کے بعد مرزا قادیانی کا یہ حق نہیں تھا کہ وہ گالی کے جواب میں گالی دیتے یا سختی کے مقابل میں سختی کرتے۔ مگر بایں ہمہ آپ نے اس خطرناک و جاہلانہ روش کو اختیار کر کے اپنے اصول و قواعد کے بھی خلاف کیا اس لئے یہ عذر لنگ بھی ناقابل پذیرائی ہے۔ بلکہ ایک فریب دہی و حیلہ سازی ہے۔

مرزائی جماعت تنگ آ کر یہ بھی کہتی ہے کہ مرزا قادیانی نے جو کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہا ہے وہ سب عیسائیوں کو الزام دینے کے لئے کہا ہے۔ جیسا کہ قادیانیت کے شمس مولوی جلال الدین اپنی کتاب مقدمہ بہاولپور ص ۱۴۱، طبع نومبر ۱۹۳۲ء میں لکھتے ہیں کہ: ”پس متکلمین کا یہ طریق ہے کہ وہ مد مقابل کے عقائد کو مد نظر رکھ کر الزامی جواب دیا کرتے ہیں اور

یہی طریق حضرت مسیح موعود نے اختیار کیا۔“ چنانچہ فرمایا اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا۔ جیسا کہ وہ ہمارے مقابل کرتے ہیں۔

مگر مرزائیت کا یہ بھی ایک دلفریب حیلہ ہے جو اپنے پیغمبر کے بدزبانیوں کو پوشیدہ رکھنے کے لئے تراشا گیا ہے۔ کیونکہ الزامی جوابات میں مخاطب کے مسلمہ اصول و عقائد کو مد نظر رکھا جاتا ہے اور اس کو اس طرز بیان، انداز گفتگو، قرآن تکلم سے پیش کیا جاتا ہے کہ معلوم ہو جائے کہ اس میں متکلم کے عقائد و اصول کو کچھ بھی دخل نہیں اور محض مخاطب کو اس کے مسلمات سے الزام دینا مقصود ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی وہ تمام توہین آمیز تحریرات جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہیں نہ تو اس میں عیسائیوں کے مسلمات کا ذکر ہے اور نہ آپ کا انداز بیان ہی کچھ شگفتہ و شستہ ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ متکلم اپنے عقیدہ کو بغض و عناد کے ماتحت پیش کر رہا ہے۔ ورنہ مرزائیت کا یہ مذہبی فرض ہے کہ اپنے بانی کے ان گندے و گھناؤنے الزامات کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں تراشے گئے ہیں۔ حقائق و دلائل کی روشنی میں ثابت کریں کہ عیسائیوں کے یہ مسلم عقیدے ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح معاذ اللہ شرابی، کاذب، بیخبرے اور ان کی نانیاں دادیاں زنا کار تھیں۔ اسی طرح وہ تمام تر الزامات جو گذشتہ صفحات میں ذکر کئے گئے وہ عیسائیت کے عقیدہ میں داخل ہیں۔ پھر مرزا قادیانی کی ان بدزبانیوں و فحش گوئیوں کو کیوں کر الزامی جوابات کا رنگ دیا جاسکتا ہے؟“

مرزا قادیانی نے اپنی مایہ ناز کتاب اعجاز احمدی میں (جو مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری و دیگر علمائے اسلام کے مقابلہ میں اپنی شکست چھپانے کے لئے لکھی ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جیسی کچھ توہین و تذلیل کی گئی ہے۔ اس کے متعلق یہ ہرگز نہیں کہا جاسکتا کہ وہ نفوات الزامی ہیں۔ کیونکہ اس میں صرف وہ علمائے اسلام مخاطب ہیں جن کے مسلمات و عقائد میں سے وہ امور ہرگز نہیں ہیں۔ بلکہ بعض جگہ سیاق و سباق و انداز تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے مذہبی عقیدہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ مثلاً ایک جگہ آپ لکھتے ہیں کہ: ”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

ناظرین! انصاف سے فرمائیے کہ مرزا قادیانی جس بات کو حق کہہ رہے ہیں یا یہ الزام ہے یا اظہار عقیدت؟۔ اسی طرح ازالہ اوہام میں جتنی کچھ، جیسی کچھ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

توہین کی ہے۔ اس میں بھی اسلامی علماء و صوفیاء و سجادہ نشین ہی مخاطب ہیں۔ اس لئے مرزا قادیانی کی یہ ٹاٹا خانیاں و بدگوئیاں کیسے الزامی جوابات پر محمول ہو سکتیں ہیں؟۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا رقیب خیال کر رکھا تھا۔ اس وجہ سے یہ تمام باتیں بغض و عناد کے ساتھ عقیدے کے رنگ میں ظاہر ہوئیں۔ چنانچہ عیسائی مذہب کے مسلم مناظر پادری عبدالحق صاحب پروفیسر امریکن کالج سہارنپور نے مرزا قادیانی کے تمام بہتانوں کی تردید میں ”رد بہتان قادیانی“ لکھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان بہتانوں سے برأت کرتے ہوئے ثابت کیا کہ یہ الزامات صرف مرزا قادیانی کے دماغ کی پیداوار ہیں۔ عیسائیت ویسی گندگیوں سے پاک ہے اور ایسے بدگو پر لعنت بھیجتی ہے۔

جب مرزائیت کی یہ حیلہ سازیاں و فریب کاریاں جن کو اپنے پیغمبر کی پاک دائمی عصمت کے برقرار رکھنے کے لئے تراشی تھیں۔ پادر ہوا ہوئیں تو عاجز و مجبور ہو کر مگر بڑی جرأت و جسارت سے یوں گویا ہوئی کہ یہودیوں کا وہ نامسعود فرقہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عدو مبین اور بدترین دشمن ہے۔ اس نے جو کچھ الزامات و اتہامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مقدس پر لگائے تھے۔ اس کو مرزا قادیانی نے یہودیت کا روپ بدل کر عیسائیوں پر بطور حجت و الزام کے پیش کیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں کہ: ”ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔“ (حاشیہ چشمہ مستحی ص ج، خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۶)

حالانکہ یہ عذر لنگ بھی سب سے بدتر اور کرشن قادیانی کے اخلاقی گناہوں و بدزبانیوں کے سربمہر لفافے کو برسر راہ چاک کر رہا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کو بھی اس امر کا اقرار ہے کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شدید دشمن ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ: ”اور عیسیٰ علیہ السلام کے دو گروہ دشمن تھے۔ ایک اندرونی گروہ یعنی وہ یہودی جنہوں نے اس کو صلیب دے کر مارنا چاہا۔“

(تحفہ گولڈویہ، خزائن ج ۷ ص ۳۰۴)

”اور یہودیوں کا بڑا واقعہ..... یہی واقعہ تھا جو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کافر ٹھہرایا اور اس کو ملعون اور واجب القتل قرار دیا اور اس کی نسبت سخت درجہ پر غضب اور غصے میں بھر گئے۔“

(تحفہ گولڈویہ ص ۱۳۵، خزائن ج ۷ ص ۳۲۸)

اور اسی کتاب میں لکھتے ہیں کہ: ”یہودیوں کے مغضوب علیہم ہونے کی بڑی وجہ جس کی

سزا ان کو قیامت تک دی گئی اور دائمی ذلت اور محکومیت میں گرفتار کئے گئے یہی ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ کے نشان بھی دیکھ کر پھر بھی پورے عناد اور شرارت اور جوش سے ان کی تکفیر اور توہین اور تفسیق اور تکذیب کی اور ان پر ان کی والدہ صدیقہ پر جھوٹے الزام لگائے۔“

(تختہ گولڑویہ ص ۶۶، خزائن ج ۷ ص ۱۹۸)

اس کے ساتھ ہی کرشن قادیانی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ: ”جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔“

(عجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۴)

اس لئے مرزا قادیانی یہودیت کا بھیس بدل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن یہودیوں کے ناقابل اعتبار الزامات و بے بنیاد اتہامات کو ان عیسائیوں اور مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا جن کے نزدیک اس کی حقیقت پر کاہ و نقش بر آب سے بھی گئی گذری ہے۔ پر لے درجے کی بے ایمانی و مجرمانہ خیانت کاری ہے اور اپنی حبث باطنی و گندہ دہنی کا ناقابل انکار ثبوت ہے۔

علاوہ ازیں جبکہ خود مرزا قادیانی یہودیوں کی ان ناجائز تہمتوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پاک و بری سمجھتے ہیں اور ان کو غیر معتبر و تمسخر کہتے ہیں تو اس کے بعد پھر آپ کا ان الزامات و اتہامات کو ایسی قوم کے سامنے بطور حجت و الزام کے پیش کرنا جو کسی طرح اس کو مسلم نہیں دانستہ ایمان سوز کاروائیاں و خیانت کاریاں نہیں ہیں تو اور کیا ہیں؟۔ لکھتے ہیں کہ:

.....۱ ”ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانہ عورت پر آپ (مسیح) عاشق ہو گئے تھے۔ لیکن جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔ آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں۔“

(عجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۴)

لیکن مرزا ایو! جو ان تہمتوں کو بار بار نقل کرے وہ کون ہے؟۔

.....۲ ”حضرت مسیح کا ایک عورت سے عطر ملوانا بہت عمدہ فعل ہے۔ اس پر اعتراض کرنا یہودہ پن ہے۔“

(بدر مئی ۱۹۰۸ء)

.....۳ ”یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال و افعال انبیاء سے ظہور

میں آتے رہے ہیں کہ جو نادانوں کی نظر میں سخت بیہودہ اور شرمناک کام ہے..... جیسا کہ حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اس کا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا استعمال کرنا..... پھر اگر کوئی تکبیر اور خود ستانی کی راہ سے..... حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لائے کہ وہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی

فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۷، ۵۹۸، خزائن ج ۵ ص ۵۹۷، ۵۹۸)

ناظرین کرام! مرزائیوں کے رسول نے اپنے مکروہ و نفرت خیز فعل، اہانت عیسیٰ علیہ السلام کو چھپانے کے لئے جس قدر عذرات بارہ و توجیہات باطلہ تراشے تھے وہ سب کے سب مرزا قادیانی ہی کے ہاتھوں پیوند زمین کر دیئے گئے۔ اب یہ حقیقت انظر من الشمس ہو گئی کہ تہذیب و اخلاق کے دعویٰ کرنے والے قادیانی رسول نے دیدہ و دانستہ از روئے عقیدہ ان اخلاق سوز کاروائیوں و متعفن گالیوں و گھناؤنی بدکلامیوں کا ارتکاب کیا تھا۔ اس لئے آپ ہی کے فرمودہ الفاظ میں عطائے تو بلقائے تو کہہ کر یہ نذرانہ پیش کرتا ہوں کہ: ”ایسے خبیث کی (جو عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرے) نسبت کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان ناپاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۸، خزائن ج ۵ ص ۵۹۷ ایضاً)

..... پنڈت دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پر کاش میں گرو نانک جی کے متعلق کچھ توہین آمیز جملے و فقرے لکھے ہیں۔ اس کو دیکھ کر مرزا قادیانی فرط غضب سے بلبلا اٹھے اور یہ کہا کہ: ”پنڈت دیانند نے اس خدا ترس بزرگ کی نسبت اس گستاخی کے گلے اپنی کتاب ستیارتھ پر کاش میں لکھے ہیں جس سے ہمیں (مسلمانوں کو) ثابت ہو گیا کہ درحقیقت یہ شخص دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا..... مگر ایسے جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ وہ اپنی بزرگی کی پٹری جمنا اسی میں دیکھتے ہیں کہ ایسے بزرگوں کی خواہ مخواہ تخریق کریں اور اس ناحق شناس اور ظالم پنڈت نے باوا صاحب کی شان میں ایسے سخت اور نالائق الفاظ استعمال کئے ہیں جن کو پڑھ کر بدن کا نپتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے اور اگر کوئی باوا صاحب کی پاک عزت کے لئے ایسے جاہل بے ادب کو درست کرنا چاہتا تو تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۰۰ اور ۲۹۸ موجود تھی۔“

(ست بچن ص ۸، خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۰)

..... ۲ ”اس نے باوا صاحب کے حالات کو اپنے نفس کے حالات پر قیاس کر کے بکواس کرنا شروع کر دیا اور اپنے خبث مادہ کی وجہ سے سخت کلامی اور بدزبانی اور ٹھٹھے اور نہسی کی طرف مائل ہو گیا۔“ (ست بچن ص ۹، خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱)

..... ۳ ”دیانند نے سراسر اپنی جہالت اور دلی عناد سے باوا صاحب کی نسبت بدگوئی کے مکروہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔“ (ست بچن ص ۱۲۶، خزائن ج ۱۰ ص ۲۵۰)

ناظرین کرام! کو صرف اس قدر عبارت بالا میں ترمیم کی تکلیف دوں گا کہ پنڈت دیانند کے بجائے مرزا قادیانی کو اور باوا صاحب کی جگہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رکھ کر عبارت ملاحظہ کریں تاکہ لطف دو بالا ہو جائے۔

بدنہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

تو ہیں انبیاء علیہم السلام کا اقراری بیان

”تم کہتے ہو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کی ہے۔ یاد رکھو میرا مقصد یہ ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت قائم کروں۔ اول تو یہ ہے ہی غلط کہ میں کسی نبی کی ہتک کرتا ہوں۔ ہم سب کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا کرنے میں کسی کی ہتک ہوتی ہے تو بے شک ہو۔ میں نے جو دعوے کئے وہ اپنی عظمت و شان کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ رسول کریم ﷺ کی شان کی بلندی کے اظہار کے لئے کئے ہیں۔ مجھے خدا کے بعد بس وہی پیارا ہے۔ لیکن اگر تم اسے کفر سمجھتے ہو تو مجھ جیسا کافر تم کو دنیا میں نہیں ملے گا۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اتباع میں میں بھی کہتا ہوں کہ مخالف لاکھ چلائیں کہ فلاں بات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک ہوتی ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی عزت قائم کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی اور کی ہتک ہوتی ہو تو ہمیں ہرگز اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔ بے شک آپ لوگ ہمیں سنگسار کریں یا قتل کریں آپ کی دھمکیاں اور ظلم ہمیں رسول اللہ ﷺ کی عزت کے دوبارہ قائم کرنے سے نہیں روک سکتے۔“

اہانت حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام

.....۱ ”افغان یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا۔ مثلاً صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ اختلاط کرنا اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی سچی شہادت ہے۔“

.....۲ ”میں تو اس کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ

سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنی تین نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گولوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باجوہ یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آئے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔“

(کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

.....۳ ”چونکہ حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی

مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔“ (ازالہ اوہام ص ۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

.....۴ ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی

اور حقیقی بہن تھے۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“ (کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

.....۵ ”مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام

عمر خاوند نہ کرے۔ لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے

بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے

بعد مریم کے بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔“

(چشمہ مستی ص ۲۶، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۵، ۳۵۶)

.....۲ ”ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا۔“

(نورالحق ص ۵۰، خزائن ج ۸ ص ۶۸)

اہانت حضرت نوح علیہ السلام

”اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں

وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔“ (تمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

اہانت حضرت موسیٰ علیہ السلام

”حضرت موسیٰ نے کئی لاکھ بے گناہ بچے مار ڈالے۔“

(نور القرآن حاشیہ ص ۲۲، خزائن ج ۹ ص ۳۵۳)

تمام انبیاء علیہم السلام کی اہانت

انبیاء گرجہ بودہ اندب سے من بعرفان نہ کمترم زکسے
آنچه داد است هر نبی راجام داد آن جام مرابتمام
کم نیم زان همه بروئے یقین هرکه گوید دروغ هست لعین
(درشمن ص ۲۸۷، ۲۸۸، نزول مسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

اہانت آ حضرت ﷺ

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت و ادعائے شریعت جدیدہ ہی اس امر کی کافی ضمانت ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) آ حضرت ﷺ کے ہمسرو و ہمرتبہ ہو کر آ حضرت ﷺ کی سخت توہین کی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم میں جس قدر آیات آ حضرت ﷺ کے اوصاف حسنہ و پاکیزہ اخلاق و عظمت و جلال کے متعلق ہیں ان میں سے بعض آیات کے متعلق آپ (مرزا قادیانی) کا یہ خیال ہے کہ صرف میں ہی ان آیات کا مصداق ہوں۔ حضور ﷺ نہیں ہیں۔ مثلاً آیت ”هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“ آ حضرت ﷺ کی شان مقدس میں نازل ہوئی تھی۔ مگر مرزا قادیانی یہ کہتے ہیں کہ اس کا مصداق میں ہوں آپ ﷺ نہیں ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:

..... ۱ ”اور مجھے بتلایا کہ تیری خبر قرآن کریم اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ”هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“ (عجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

اسی طرح بشارت اسمہ احمد آ حضرت ﷺ کے لئے تھی۔ مگر مرزا قادیانی کہتے ہیں اس کا مصداق میں ہوں اور کوئی نہیں۔

..... ۲ ”اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف یہ اشارہ ہے۔ ”ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد“ (ازالہ ص ۶۷۳، خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

مرزا محمود قادیانی خلیفہ قادیان اس قول کی شرح کرتے ہیں

..... ۳ ”مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی ”ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد“ کا میں ہی ہوں۔“ (القول الفصل ص ۲۷)

۴..... اور مرزا قادیانی نے اپنے ”معجزات و نشانات کی تعداد تین لاکھ بتائی ہے۔“ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳) نہیں ”دس لاکھ سے زائد۔“ (براہین احمدیہ ص ۵۶ حصہ پنجم، خزائن ج ۲۱ ص ۷۲) نہیں ”ساٹھ لاکھ۔“ (اعجاز احمدی ص ۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۷) نہیں ”بلکہ اس قدر جو دنیا کے کسی بادشاہ کی فوج اس کے برابر نہیں ہو سکتی۔“ (اعجاز احمدی ص ۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۸) اور حضور ﷺ کے معجزات کے متعلق فرماتے ہیں کہ: ”صرف تین ہزار ہوئے۔“

(تحفہ گولڑویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳)

اس کا صاف و صحیح مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی، آنحضرت ﷺ سے مجرد و شرف میں کئی گنا بڑھے ہوئے ہیں۔ (معاذ اللہ)

۵..... ”حضور ﷺ کے لئے بطور تصدیق و نشان صرف چاند گرہن ہوا اور مرزا قادیانی کی تصدیق نبوت کے لئے چاند گرہن و سورج گرہن دونوں واقع ہوئے:

”لہ خسف القمر المنیر وان لی . غسا القمران المشرقان اتنکر“

(اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

۶..... مرزا قادیانی کہتے ”دیکھو اب خدا تعالیٰ نے میری وحی میری تعلیم اور میری بیعت کو مدارج نجات ٹھہرایا ہے۔“ (اربعین نمبر ۴ حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

اس کا یہ مطلب ہوا کہ نہ تو اب آنحضرت ﷺ کی تابع داری و فرمانبرداری باعث نجات ہے اور نہ مرزا قادیانی کے مقابلہ میں حضور ﷺ کی اتباع کی ضرورت۔ (معاذ اللہ)

۷..... ”اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گذر گیا اور دوسری فتح مبین باقی رہی کہ پہلی سے غلبہ میں بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا وقت ہو۔“ (خطبہ البہامیہ ص ۲۸۸، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

۸..... ”آنحضرت ﷺ کے وقت میں اس کے تمام احکام کی تکمیل ہوئی اور صحابہؓ کے وقت میں اس کے ہر ایک پہلو کی اشاعت کی تکمیل ہوئی اور مسیح موعود کے وقت میں اس کے روحانی فضائل اور اسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی۔“ (براہین احمدیہ ج ۵ ص ۵۳، خزائن ج ۲۱ ص ۶۶)

۹..... ”آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کا بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبہ و منکشف نہ ہوئی اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی اور نہ

یا جوج و ما جوج کی عمیق تہ تک وحی الہی نے اطلاع دی اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی۔“ مگر مرزا قادیانی پر یہ تمام حقائق منکشف ہو گئے ہیں؟۔

(ازالہ اوہام ص ۶۹۱، خزائن ج ۳ ص ۳۷۳)

.....۱۰ ”غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمان البرکات ہے لیکن ہمارے

نبی ﷺ کا زمانہ زمان التائیدات دفع الآفات تھا۔“

(تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۲۲، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۹۲ حاشیہ)

”ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ

ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقی کا انتہانہ تھا۔ بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا۔ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت (بزمانہ مرزا) پوری طرح

سے تجلی فرمائی۔“

نور! عبرت کی نگاہوں سے مذکورہ بالا عبارتوں کو دیکھئے کہ مرزا قادیانی کس بیباکی

سے جامع الکملات والفضائل سید المرسل ﷺ پر اپنی فضیلت اور روحانی تفوق ظاہر کر کے آپ کی توہین و تحقیر کر رہے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

اہانت حضرت ابو بکر صدیقؓ

”میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا حضرت ابو بکرؓ

کے درجہ پر ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابو بکرؓ تو کیا وہ بعض انبیاء علیہم السلام سے بہتر

ہے۔“ (اشتہار معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۳۰، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۸)

اہانت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علیؓ تم میں موجود ہے۔ اس

کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علیؓ کی تلاش کرتے ہو۔“ (اخبار الحکم قادیان نومبر ۱۹۱۲ء، ملفوظات ج ۲ ص ۱۴۲)

اہانت حضرت امام حسینؓ

.....۱۰ کربلا نیست سیر ہر آنم

صد حسین است درگر بیانم

(نزل المسح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۲..... ”اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) حسین سے بڑھ کر ہے۔“

(دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

۳..... ”انہوں نے کہا اس (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ہی ظاہر کر دے گا۔“

(اعجاز احمدی ص ۵۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۴)

۴..... ”و اما حسین فاذا کروا دشت کربلا . الی هذه الایام تبکون فانظروا“ مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرو۔ اب تک تم روتے ہو۔ پس سوچ لو۔

(اعجاز احمدی ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

۵..... ”و واللہ لیست فیہ منی زیادة . وعندی شہادات من اللہ فانظروا“ اور بخدا امام حسین مجھ سے کچھ زیادہ نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں۔ پس تم دیکھ لو۔

۶..... ”وانی قتیل الحب لکن حسینکم . قتیل العدی فالفرق اجلی و اظہر“ اور میں خدا کا کشتہ ہوں۔ لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔

۷..... ”تم نے اس کشتہ سے نجات چاہی کہ جو نو میدی کے ساتھ مر گیا۔ پس تم کو خدا نے جو غیور ہے ہر ایک مراد سے نو مید کیا۔“

(اعجاز احمدی ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

بعض صحابہ کرامؓ کی اہانت

۱..... ”حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا۔“

(ازالہ ص ۵۹۶، خزائن ج ۳ ص ۲۲۲)

۲..... ”بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درانت عمدہ نہیں تھی۔“

(اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۶)

۳..... ”بعض نادان صحابی جن کو درانت سے کچھ حصہ نہ تھا۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۲۰، خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۵)

۴..... ”ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درانت اچھی نہیں رکھتا تھا۔“

(اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷)

علمائے کرام و مسلمانوں کو گالیاں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود اس امر کے کہ مرزا قادیانی کے کسی چلتے ہوئے دعویٰ میں نہ مانع ہوئے اور نہ مرزا قادیانی کو کچھ برا بھلا کہا۔ مگر چونکہ آپ ان کے جلیل القدر عہدے مسیحیت کے مدعی بن کر آئے تھے اس لئے آپ نے ان کو اپنا رقیب سمجھا اور پھر تو اس بری طرح سے ان کو گالیاں دی ہیں کہ بھٹیاریوں کو بھی مات کر دیا ہے۔ جیسا کہ آپ گذشتہ صفحات میں بادل نحو استہ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اب ان مسلمانوں و مقدس علمائے اسلام کی باری آتی ہے جنہوں نے مرزا قادیانی کے دعاوی سے نہ صرف انکار ہی کیا بلکہ اس کا پردہ چاک کر کے ان کی فریب کاریوں، حیلہ سازیوں، چالاکیوں سے لوگوں کو آگاہ کر دیا اور بتایا کہ مرزا قادیانی کے اعتقادات و تعلیمات خلاف شرع و باطل ہیں۔ پس جب علمائے اسلام کی مساعی کی بدولت مرزا قادیانی کی دوکان ویران ہو گئی اور سوائے چند عقل کے دشمنوں اور آنکھ کے اندھوں کے کوئی بھی گاہک نہ رہا اور ایمان فروشی میں بہت کچھ کمی ہو گئی۔ تو مرزا قادیانی نے اس سے اپنی روٹی کی کمی کا زبردست خطرہ محسوس کیا اور فرط غضب سے چہرہ تمٹماٹھا۔ آنکھیں نیلی پیلی ہو گئیں۔ خون کھولنے لگا اور منہ سے تکفیر و لعنت ”لعن و طعن“ سب و شتم کا جھاگ اس زور سے بہنے لگا کہ سارا کپڑا تر ہو گیا۔ لیکن پھر بھی بعض عقل کے پورے اس سے برکت ڈھونڈنے کے خواہش مند ہیں اور علمائے کرام اور عام مسلمانوں کو اسی حالت میں ایسی ٹکسالی و ہفت رنگی گالیاں دی ہیں کہ تہذیب و شرافت بھی اپنا سر پیٹ لیتی ہیں۔ ”سچ ہے جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے۔ کون اس کو روک سکتا ہے۔“ (بنگاہ دیکھئے اور قادیانی پیغمبر کے پیغمبرانہ اخلاق کی داد دیجئے)

(اعجاز احمدی ص ۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۹)

.....۱ ”اسلام میں بھی یہودی صفت لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا۔“

(مفہوم ایام الصلح ص ۸۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۲)

.....۲ ”یہ عذر جس کو ہمارے کوتاہ اندیش علماء بار بار پیش کیا کرتے ہیں۔“

(ایام الصلح ص ۸۰، خزائن ج ۱۴ ص ۳۱۶)

.....۳ ”اے زودرنج اور بد اخلاقی اور بدنظنی میں غرق ہونے والو۔“

(ایام الصلح ص ۸۴، خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۰)

.....۴ ”یہ ان حاسد مولویوں کے وہ افتراء ہیں کہ جب تک کی دل میں ایک ذرہ

بھی تقویٰ ہو ایسے افتراء نہیں کر سکتا۔“ (ایام الصلح ص ۸۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۲، ۳۲۳)

-۵ ”اگر کوئی شخص صریح بے ایمانی پر ضد نہ کرے۔“
 (ایام الصلح ص ۸۹، خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۶)
-۶ ”اے بد قسمت بدگمانو۔“ (ایام الصلح ص ۱۰۳، خزائن ج ۱۴ ص ۳۴۱) ”جاہل مولویوں۔“ (ایام الصلح ص ۱۱۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۴) ”نادان علماء۔“ (ایام الصلح ص ۱۱۷، خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۵) ”ذلیل ملاؤں، پلید ملاؤں، ناپاک طبع مولویوں، پلید طبع مولوی..... خدا کا ان مولویوں پر غضب ہوگا۔“ (ایام الصلح ص ۱۶۵، خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳) ”مولوی..... انسانوں سے بدتر اور پلیدتر، پلید جاہلوں۔“ (ایام الصلح ص ۱۶۶، خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳) ”نذیر حسین دہلوی جو ظالم طبع اور تکفیر کا بانی ہے۔“ (دافع البلاء ص ۱۸، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۸)
-۷ ”چنانچہ پلید دل مولوی اور بعض اخبار والے انہیں شیطان میں سے تھے۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸)
-۸ ”وہ گندے اخبار نویس جو آتھم کے مؤند تھے۔“ (ضمیمہ انجام ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)
-۹ ”مولوی لوگ جہالت اور حماقت سے اس کا انکار کریں گے۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳)
-۱۰ ”اور یہ کہنا کہ اس حدیث (دارقطنی) میں بعض راویوں پر محدثین نے جرح کیا ہے یہ قول سراسر حماقت ہے..... ایسے لوگ چار پائے ہیں نہ آدمی..... پس یہ نہایت بے ایمانی اور بددیانتی ہے۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۰، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۴)
-۱۱ ”ایسا ہی ان بد بخت مولویوں نے علم تو پڑھا۔ مگر عقل اب تک نزدیک نہیں آئی..... علماء اور فقراء کے دل تاریک ہو گئے..... مگر ہمارے وہ علماء اور فقراء جو شمس العلماء اور بدر العرفاء کہلاتے ہیں۔ وہ آج تک اپنی کسوف خسوف میں گرفتار ہیں۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۱، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۵)
-۱۲ ”افسوس ہمارے نادان علماء اور مغرور فقراء نہیں سوچتے۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۲، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۶)
-۱۳ ”پس یہ بے ایمانی کیسی ہے جو صریح نشانیوں سے انکار کرتے ہیں۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۱)
-۱۴ ”بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ، الہام کے

معارف کو سنتے ہی جلد بول اٹھتے ہیں کہ یہ کچھ حقیقت نہیں۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲)

”لیکن یہ جاننا چاہئے کہ یہ سب شیاطین الانس ہیں..... یہ جہلا کی غلطیاں ہیں کہ جو قلت تدبر سے ان کے نفس امارہ پر محیط ہو رہی ہیں۔“

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۱۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲)

۱۵..... ”اور میں اعلان سے کہتا ہوں کہ جس قدر فقراء میں سے اس عاجز کے

مکفر یا مکذب ہیں وہ تمام اس کامل نعمت مکالمہ الہیہ سے بے نصیب ہیں اور محض یا وہ گو اور
ثاثر خا ہیں..... مکذبین کے دلوں پر خدا کی لعنت ہے۔“ (حاشیہ انجام آتھم ص ۱۹، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۳)

۱۶..... ”نااہل مولویوں کا ظلم انتہا سے گذر گیا..... بعض خبیث طبع مولوی جو

یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں..... مگر یہ دل کے مجزوم اور اسلام کے دشمن یہ نہیں سمجھتے..... دنیا
میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے۔ مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ
ہیں..... اے مردار خور مولویو اور گندی روح تم پر افسوس..... اے اندھیرے کے کیڑو۔“

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۱، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵)

۱۷..... ”ان مولویوں کی کن سے تشبیہ دوں وہ اس بیوقوف اندھے سے مشابہت

رکھتے ہیں..... مگر اب تک بعض بے ایمان اور اندھے مولوی اور خبیث طبع عیسائی اس آفتاب ظہور
حق سے منکر ہیں۔ افسوس یہ لوگ مولوی کہلانے کا تو بہت شوق رکھتے ہیں مگر تقویٰ اور دیانت سے

ایسے دور ہیں کہ جیسے مشرق سے مغرب..... اور ان کے (پادریوں) ہم سرشت مولوی اور پلید طبع
بعض اخبار والے گالیاں دیتے تھے۔“ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۲، ۲۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۶، ۳۰۷)

۱۸..... ”کیونکہ یہ (مولانا احمد اللہ امرتسریؒ) و مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ و مولانا محمد

حسین بٹالویؒ) جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار رکھا رہے ہیں..... اور تمام مخالفوں کا
منہ کالا ہوا..... اور مخالفوں اور مکذبوں پر وہ لعنت پڑی جو اب دم نہیں مار سکتے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۱)

۱۹..... ”یہ سب مولوی جاہل ہیں..... اور محمد حسین اور دوسرے مخالفین کی جہالت

کو ظاہر کیا..... اے اندھو اب سوچو۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۰)

۲۰..... ”میں نے یہ علم پا کر تمام مخالفوں کو، کیا عبدالحق کا گروہ اور کیا بطالوی کا

گروہ۔ غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کے لئے مدعو کیا..... میرے مقابل انہیں سے کوئی بھی

نہ آیا اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتوں کی جڑ ہے مہر لگادی..... اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر ہی پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۱) ۲۱..... ”اس کے (مرزا قادیانی) مقابل پر صرف عبدالحق کیا بلکہ کل مخالفوں کی ذلت ہوئی ہر ایک خاص و عام کو یقین ہو گیا کہ یہ لوگ صرف نام کے مولوی ہیں۔ گویا یہ لوگ مر گئے عبدالحق کے مباہلہ کی نحوست نے اس کے اور رفیقوں کو بھی ڈبودیا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۲) ۲۲..... ”مگر اس کی (مولانا عبدالحق صاحب) بدبختی سے وہ دعویٰ بھی باطل نکلا اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا..... پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہیں جو اس مباہلہ کو بے اثر سمجھتے ہیں..... میں نے اس روز بددعا نہیں کی کیونکہ وہ (مولانا عبدالحق صاحب) نا سمجھ اور غبی تھا..... عبدالحق غزنوی نے ۳۱ شعبان ۱۳۱۴ء کو اس لعنت کی سیاہی کو دھونے کے لئے جو اس کے منہ پر جم گئی ہے ایک اشتہار دیا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۳، حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۷) ۲۳..... ”عبدالحق اور عبدالجبار غزنویان وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی..... سوان لوگوں نے اسلام کی کچھ پرواہ نہ کی اور کچھ بھی حیا، شرم اور تقویٰ سے کام نہ لیا اسی لئے تو آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کا نام یہودی رکھا..... عبدالحق بار بار لکھتا ہے کہ پادریوں کی فتح ہوئی ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں اور کیا لکھیں کہ اے بد ذات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا اور ساتھ ہی تیرا بھی اور پادریوں ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھا گئی۔ اگر تو سچا ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتھم کہاں ہے۔ اے خبیث کب تک تو جئے گا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹) ۲۴..... ”مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ اپنے ناپاک اشتہار میں نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ پیش گوئی بھی پوری نہیں ہوئی۔ اے پلید دجال پیش گوئی تو پوری ہو گئی لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰) ۲۵..... ”ان احمقوں نے یہ معنی کس لفظ سے سمجھ لئے۔ اے نادانو! آنکھوں کے اندھو! مولویت کو بدنام کرنے والو! ذرہ سوچو۔“

۲۶..... ”یہ لوگ علم عربی اور عالمانہ تدبر سے بالکل بے نصیب اور بے بہرہ ہیں۔ یہودیوں کے لئے خدا نے اس گدھے کی مثال لکھی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ مگر یہ خالی گدھے ہیں..... جو شخص ایسا سمجھتا ہے وہ گدھا ہے نہ انسان۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱)

۲۷..... ”اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف کسوف کسی اور مدعی کے زمانہ میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں..... اے اسلام کے عار مولویو! ذرہ آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ کس قدر تم نے غلطی کی ہے۔ جہالت کی زندگی سے تو موت بہتر ہے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲)

۲۸..... ”مگر خدا تعالیٰ نے ان مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لئے اس خسوف کسوف میں بھی ایک امر خارق عادت رکھا ہے۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲)

۲۹..... ”پھر ایک اور اعتراض سادہ لوح عبدالحق کا یہ ہے کہ محدثین نے دارقطنی کی اس حدیث کے بعض رادیوں پر جرح کیا ہے۔ اس لئے یہ حدیث صحیح نہیں۔ لیکن اس احق کو سمجھنا چاہئے کہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا ہے..... پس اس صورت میں جرح سے حدیث کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ بلکہ جنہوں نے جرح کیا ہے ان کی حماقت ظاہر ہوئی..... اے کسی جنگل کے وحشی خبر معائنہ کے برابر نہیں ہو سکتی۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳)

۳۰..... ”مگر تم نے (اے مولانا عبدالحق صاحب) حق کو چھپانے کے لئے یہ جھوٹ کا گوہ کھایا..... پس اے بدذات خبیث دشمن اللہ رسول کے تونے یہ یہودیانہ حرکت اسی لئے کی کہ تا یہ عظیم الشان معجزہ پیغمبر خدا ﷺ کا دنیا پر مخفی رہے۔ جابر اور عمرو بن شمر کا جھوٹ تو ہرگز ثابت نہیں ہوا۔ بلکہ سچ ثابت ہوا۔ مگر تیرا جھوٹ اے نابکار پکڑا گیا..... اب جو شخص ان بزرگوں کو (جابر جعفی و عمرو بن شمر) جھوٹا کہے..... وہ بدذات خود جھوٹا اور بے ایمان ہے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴)

نور! مرزا قادیانی کی یہ بدزبانی معاذ اللہ حضرات محدثین کو جھوٹا اور بے ایمان ثابت کر رہی ہے۔ کیونکہ دراصل ان حضرات نے جعفر جعفی وغیرہ (جو مرزا قادیانی کے بزرگوں میں سے ہیں) کی تکذیب و تضعیف کی ہے اور مولانا عبدالحق صاحب تو صرف ناقل ہیں۔

۳۱..... ”پھر یہ ایک وسوسہ عبدالحق غزنوی نے پیش کیا ہے..... لیکن یاد رہے کہ یہ بھی اس نابکار کی تزویر اور تلبیس ہے۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴)

- ۳۲..... ”سوچا ہے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے..... ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منخوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔“
- (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)
- ۳۳..... ”یہ اعتراض کیسی بے ایمانی ہے جو تعصب کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔“
- (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)
- ۳۴..... ”اس جگہ (الہام مرزا قادیانی میں) فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی ہے اور حامان سے مراد نوسلم سعد اللہ ہے۔“
- (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۶، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۰)
- ۳۵..... ”اب دیکھو شریر مولوی کب تک اور کہاں تک انکار کریں گے۔“
- (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۱)
- ۳۶..... ”فمت یا عبد الشیطان الموسوم بعبد الحق“..... کمال افسوس ہے جو میں نے (مرزا قادیانی) سنا ہے کہ اسلام کے بدنام کرنے والے غزنوی گروہ امرتسر میں رہتے ہیں..... یہ سیاہ دل فرقہ غزنویوں کا کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے۔ بد بخت مفتریو..... نہ معلوم کہ یہ جاہل اور وحشی فرقہ اب تک کیوں شرم اور حیا سے کام نہیں لیتا..... اور پھر خدا تعالیٰ نے پیش گوئی کے موافق آتھم کو فی النار کر کے پادریوں اور مخالف مولویوں کا منہ کالا کیا..... کیا اب تک عبدالحق غزنوی کا منہ کالا نہیں ہوا۔ کیا اب تک غزنویوں کی جماعت پر لعنت نہیں پڑی۔ بے شک خدا نے ان لوگوں کو ذلت کی رو سیاہی کے اندر غرق کر دیا۔“
- (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲)
- ۳۷..... ”اور غزنوی افغانوں کی جماعت جو ناپاک خیالات اور تکذیب کی بلا میں گرفتار ہیں..... کہ عبدالحق غزنوی اور عبدالبجار جو اپنی شرارت اور خباثت سے۔“
- (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۳)
- ۳۸..... ”آسمانی گواہ جس سے ہمارے نایدینا علماء بے خبر ہیں۔“
- (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۱، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۵)
- ۳۹..... ”اور میرے مخالف مولویو۔“
- (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۷)
- ۴۰..... ”نادان بٹالوی محمد حسین اپنے پرچہ اشاعت السنۃ میں ہم پر یہ اعتراض کرتا ہے۔“
- (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۰، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

- ۴۱..... ”اے بد ذات فرقہ مولویان تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ وہی عوام کا لالعام کو بھی پلایا۔“ (انجام آتھم حاشیہ ص ۲۱، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۴۲..... ”اور نالائق مولویوں کو ذلت پر ذلت نصیب ہوئی..... اور نفاق زدہ یہودی سیرت مولوی سخت ذلیل ہو گئے۔“ (حاشیہ انجام آتھم ص ۲۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۴۳..... ”اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادت مند شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر افتراء ہے۔“ (انجام آتھم ص ۲۵، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۴۴..... ”افسوس کہ کیوں یہ منافق مولوی خدا تعالیٰ کے احکام اور مواعید کو عزت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۹، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۴۵..... ”باطل پرست بطالوی جو محمد حسین کہلاتا ہے شریک غالب اور اعداء العدا ہے۔ لیکن اس ہندو زادہ (منشی سعد اللہ صاحب) کی خباث فطرتی..... سب سے بڑھ کر ہے۔“ (حاشیہ انجام آتھم ص ۵۹، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۴۶..... ”اے مخالف مولویو اور سجادہ نشینو۔“ (انجام آتھم ص ۶۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۴۷..... ”مولویان خشک بہت سے جابوں میں ہیں۔“ (انجام آتھم ص ۶۹، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۴۸..... ”اور یکے ازیشاں مثل محمد حسین بطالوی یا شیخ نجدی از دیانت و دین دور بود۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۹۸، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۴۹..... ”ایہا المکذبون الغالون“ (انجام آتھم ص ۲۲۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۵۰..... ”سگان قبیلہ برما عو عو کر دند“ (انجام آتھم ص ۲۲۹، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۵۱..... ”غوی فی البطالة لایخاف“ (انجام آتھم ص ۲۳۰، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۵۲..... ”ومن المعترضین المذكورین شیخ ضال بطالوی و جارغوی یقال له محمد حسین وقد سبق الكل فی الکذب والمین..... حتی قیل انه امام المتکبرین و رئیس المعتدین و راس القادین“ (انجام آتھم ص ۲۳۱، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۵۳..... ”اے شیخ احقران و دشمن عقل و دانش۔“

(انجام آتھم ص ۲۳۱، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

۵۴..... ”اعلم ايها الشيخ الضال والدجال البطل..... فمنهم

شيخك الضال الكاذب نذير المبشرين ثم الدهلوي عبد الحق رئيس المتصلفين..... ثم سلطان المتكبرين و آخرهم الشيطان الاعمي والغول الاغوئ يقال له رشيد الجنجوهي وهو شقي كالا مروهي ومن الملعونين“

(انجام آتھم ص ۲۵۱، ۲۵۲، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

۵۵..... ”فيا حسرة على وهين اراء علمائنا الجهلاء ان هم الا كا

لعجما..... والعلماء السفها“

۵۶..... ”واما الاخرون الذين سموا انفسهم موليين معه كونهم

من الغاوين الجاهلين..... واتهم من الجاهلين المعلمين“

(انجام آتھم ص ۲۵۲، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

۵۷..... ”بل هو كالانعام واحد من لاعوام والجاهلين“

(انجام آتھم ص ۲۶۵، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

۵۸..... ”يهودي صفت مولوي اور ان کے چيلے ان کے ساتھ ہو گئے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۳، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۷)

۵۹..... ”بعض بدذات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں گے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

۶۰..... ”یہ علماء..... عیسائیوں کے مشرکانہ خیالات کو تسلیم کر کے اور بھی ان کے

دعویٰ کو فروغ دے رہے ہیں۔“

۶۱..... ”شیخ بطالوی محمد حسین اور شیخ دہلوی نذیر حسین اس اعتقاد کے مخالف

ہیں۔“

۶۲..... ”یہ لوگ (مسلمان) چھپے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے دشمن ہیں۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۹۰، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

۶۳..... ”اس زمانہ کے بدذات مولوی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱۶، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۵)

۶۴..... ”اور شغال کی طرح دم دبا کر بھاگ گیا تو وہ مندرجہ ذیل انعام کا مستحق ہوگا: ۱..... لعنت ۲..... لعنت ۳..... لعنت ۴..... لعنت ۵..... لعنت ۶..... لعنت۔
۷..... لعنت ۸..... لعنت ۹..... لعنت ۱۰..... لعنت۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۹۵، خزائن ج ۵ ص ۵۵ ایضاً)

۶۵..... ”آپ کی ان بیہودہ اور حاسدانہ باتوں سے مجھ کو کیا نقصان..... ایک شیطنت کی بدبو سے بھرا ہوا ہے..... اے کج طبع شیخ خدا جانے تیری کس حالت میں موت ہوگی۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۱، خزائن ج ۵ ص ۵۵ ایضاً)

۶۶..... ”آپ اپنے سفلیہ پنہ سے باز نہیں آتے خدا جانے آپ کس خمیر کے ہیں۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۲، خزائن ج ۵ ص ۵۵ ایضاً)

۶۷..... ”اے شیخ سیاہ نامہ اے بد قسمت انسان۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۶، خزائن ج ۵ ص ۵۵ ایضاً)

۶۸..... ”آپ صرف استخوان فروش ہیں اور علم اور درانت اور تفقہ سے سخت بے بہرہ اور ایک غمی اور پلید آدمی ہیں۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۸، خزائن ج ۵ ص ۵۵ ایضاً)

۶۹..... ”نذیر حسین تو ارذل عمر میں مبتلا اور بچوں کی طرح ہوش و حواس سے فارغ

تھا۔ یہ آپ ہی نے..... اس کے اخیر وقت اور لب بام ہونے کی حالت میں ایسی مکروہ سیاہی اس کے منہ پر مل دی کہ اب غالباً وہ گور میں ہی اس سیاہی کو لے جائے گا۔“

(کتاب مذکورہ ص ۳۰۹، خزائن ج ۵ ص ۵۵ ایضاً)

۷۰..... ”انتم رجال ام مخنشون ایہا الجاهلون“

(کتاب مذکورہ ص ۴۰۲، خزائن ج ۵ ص ۵۵ ایضاً)

۷۱..... ”ہر مسلمان میری کتابوں کو محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے

معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے۔ لیکن رنڈیوں و زنا کاروں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸، خزائن ج ۵ ص ۵۵ ایضاً)

۷۲..... ”مگر آپ پر تکبر اور غرور اور خود پسندی کا اعتراض ہے جو اسی معلم

الملکوت کا خاصہ ہے۔ جو آپ کا قرین دائمی ہے۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۸، خزائن ج ۵ ص ۵۵ ایضاً)

- ۷۳..... ”بٹالوی صاحب کارئیس المتکبرین ہونا صرف میرا ہی خیال نہیں بلکہ ایک کثیر گروہ مسلمانوں کا اس پر شہادت دے رہا ہے۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۹، خزائن ج ۵ ص ۵۱۵)
- ۷۴..... ”ایک زور کے ساتھ دروغ گوئی کی نجاست ان کے منہ سے بہ رہی ہے۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۹، خزائن ج ۵ ص ۵۱۵)
- ۷۵..... ”یہ بے چارہ نیم ملا گرفتار عجب و پندار بٹالوی..... یہ حاطب اللیل باوجود اپنے بے جا تکبر و کذب صریح..... اور جھٹ نفیس سے علماء و فضلاء کا حقارت سے نام لیتا ہے۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۰، خزائن ج ۵ ص ۵۱۵)
- ۷۶..... ”اور حضرت بٹالوی صاحب اول درجہ کا کاذب اور دجال اور رئیس المتکبرین ہیں۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۱، خزائن ج ۵ ص ۵۱۵)
- ۷۷..... ”اے اس زمانہ کے ننگ اسلام مولویو..... اے کوتاہ نظر مولوی ذرا نظر کر۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۸، خزائن ج ۵ ص ۵۱۵)
- ۷۸..... ”اب نادان اور اندھے دشمن دین مولوی۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۹، خزائن ج ۵ ص ۵۱۵)
- ۷۹..... ”نذیر حسین خشک معلم کے پاس دہلی جائیں۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۱۱، خزائن ج ۵ ص ۵۱۱)
- ۸۰..... ”ہمارے ظالم طبع مخالفوں نے اس قدر جھوٹ کی نجاست کھائی ہے کہ کوئی نجاست خور جانور اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ ان میں سے جھوٹ بولنے کا سرغنہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر ہے۔“ (نزول المسیح ص ۸، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۷، ۳۸۶)
- ۸۱..... ”بدقسمت ایڈیٹر نے اس گندے جھوٹ سے خود اپنے تئیں پبلک کے سامنے اور نیز گورنمنٹ کے سامنے ایک دروغ گو اور مفتری ثابت کر دیا ہے۔“ (نزول المسیح ص ۱۲، خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۰)
- ۸۲..... ”دروغ گو بے حیا کا منہ ایک ہی ساعت میں سیاہ ہو جاتا۔“ (نزول المسیح ص ۶۲، خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۰)
- ۸۳..... ”اس سے زیادہ کوئی دیوانہ اور پاگل نہیں ہوتا۔“ (نزول المسیح ص ۶۴، خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۲)

- ۸۴..... ”پیر مہر علی شاہ صاحب محض جھوٹ کے سہارے سے اپنی کوڑ مغزی پر پردہ ڈال رہے ہیں اور وہ نہ صرف درونگو ہیں بلکہ سخت دروغ گو ہیں۔“
(نزل آتخ ص ۶۶، خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۴)
- ۸۵..... ”اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی۔“
(نزل آتخ ص ۷۰، خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۸)
- ۸۶..... ”مر گیا بد بخت اپنے وار سے، کٹ گیا سر اپنی ہی تلوار سے۔ کھل گئی ساری حقیقت سیف کی، کم کرو اب ناز اس مردار سے۔“
(نزل آتخ ص ۲۲۴، خزائن ج ۱۸ ص ۶۹۲)
- ۸۷..... ”ایہا الجہلاء والسفہاء“ (نور الحق ج ۲ ص ۵۶، خزائن ج ۸ ص ۲۵۳)
- ۸۸..... ”اے نفسانی مولویو! اور خشک زاہدو۔“ (ازالہ ص ۵، خزائن ج ۳ ص ۱۰۵)
- ۸۹..... ”اے خشک مولویو اور پر بدعت زاہدو۔“
(ازالہ حاشیہ ص ۱۱۶، خزائن ج ۳ ص ۱۵۷)
- ۹۰..... ”کیسی بد ذاتی اور بد معاشی اور بے ایمانی ہے۔“
(حقیقت الوحی ص ۲۱۲، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۲)
- ۹۱..... ”اس الہام میں خدا تعالیٰ نے دو مولویوں کو جو تکفیر کے بانی تھے فرعون اور ہامان قرار دیا۔“
(حقیقت الوحی ص ۳۵۴، خزائن ج ۲۲ ص ۳۶۷)
- ۹۲..... ”اسی جگہ قاموس وغیرہ کا اتر کے معنی کے بارے میں حوالہ دینا صرف بیہودہ گوئی اور حماقت ہے۔“
(تتمہ ص ۶، خزائن ج ۲۲ ص ۴۳۷)
- ۹۳..... ”دلیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ بد گو ہے اور خبیث اور مفسد جھوٹ کو ملمع کرنے والا منحوس ہے۔ جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے..... تیرا نفس ایک خبیث گھوڑا ہے۔ اے حرامی لڑکے۔“
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴، ۱۵، خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۶، ۴۴۵)
- ۹۴..... ”ایسا شخص بڑا خبیث اور پلید اور بد ذات ہوگا۔“
(حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۴۳)
- ۹۵..... ”اسی پر (الہی بخش پر) اس کی لعنت کی پڑی مار..... عجب نادان ہے وہ مغرور و گمراہ۔“
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱)

.....۹۶ ”بعض شریر کذاب کہتے ہیں۔“

(حاشیہ تہ حقیقت الوحی ص ۱۲۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۵)

.....۹۷ ”دشمنوں کے منہ پر طمانچہ مارے ہیں۔ مگر عجیب بے حیاء منہ ہیں کہ اس

قدر طمانچہ کھا کر پھر سامنے آتے ہیں۔“ (حاشیہ تہ حقیقت الوحی ص ۱۴۹، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۷)

.....۹۸ ”اے بد قسمت مولوی۔“ (تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۵۹، خزائن ج ۲۲ ص ۵۹۸)

.....۹۹ ”قاضی ظفر الدین جو نہایت درجہ اپنی طینت میں خمیر انکار اور تعصب اور

خود بینی رکھتا تھا۔“ (تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۶۵، خزائن ج ۲۲ ص ۶۰۴)

.....۱۰۰ ”اے اندھے صاحب! اے متعصب نادان، اے ظالم معترض۔“

(براہین احمدیہ ص ۱۳، ۲۷، خزائن ج ۲۱ ص ۱۶۶، ۱۸۲)

.....۱۰۱ ”اس دلیری اور شوخی اور منہ زوری، مولوی صاحب (مولانا محمد حسین

بٹالوی) آج آپ نے تحریف کرنے میں یہودیوں کے بھی کان کاٹے۔“

(ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۰۴ تا ۱۰۸، خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۷ تا ۲۷۲)

.....۱۰۲ ”اے مفتری نابکار، اے سخت دل ظالم تجھے مولوی (محمد حسین) کہلا کر

(ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۱۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

شرم نہ آئی۔“

.....۱۰۳ ”مولوی کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ

(ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۱۳، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۸)

دلیری اور یہ شوخی۔“

.....۱۰۴ ”بعض نادان صحابی جن کو درانت سے کچھ حصہ نہ تھا۔“

(ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۲۰، خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۵)

.....۱۰۵ ”بعض خشک ملاؤں ایسے لوگ سراسر دنیا کے کیڑے ہو گئے یہ نادان نہیں

(ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۴۲، ۱۴۳، خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۰، ۳۱۱)

جانتے۔“

.....۱۰۶ ”اے بد بخت اور بد قسمت قوم اے سست ایمانوں اور دلوں کے اندھوں، اے

(ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۴۴، ۱۴۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲، ۳۱۳)

نادان قوم۔“

.....۱۰۷ ”اے لاف و گزاف کے پیڑے تو کیسا غبی ہے۔“

(ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۴۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۷)

- ۱۰۸..... ”میں شیر ہوں اور گدھوں کی آواز سے نہیں ڈرتا..... جاہلوں کا منہ بگڑ گیا مارے غصہ کے جب ان کو حضرت عیسیٰ کے مرنے کی خبر دی گئی۔“
- (ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۵۲، ۱۵۳، خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۰، ۳۲۱)
- ۱۰۹..... ”اے دیوانہ اس بیہودہ کوشش کو جانے دے۔ پس تجھ سا زیادہ بد بخت اور کون ہوگا۔“
- (ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۵۶، ۱۵۷، خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۳، ۳۲۵)
- ۱۱۰..... ”کیا تو صبح کو الو کی طرح اندھا ہو جاتا ہے..... اور تو کیا چیز ہے صرف ایک کیڑا۔ اے دروغ آراستہ کرنے والے۔“
- (ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۶۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲)
- ۱۱۱..... ”نہایت کینہ اور گندہ زبان شخص سعد اللہ نام لودھیانہ کا رہنے والا۔“
- (چشمہ معرفت ج ۲، ص ۳۲۱، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۶)
- ۱۱۲..... ”مولوی کہلا کر یہ بے حیائی کی حرکات۔“
- (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۶۶، خزائن ج ۱ ص ۱۹۹)
- ۱۱۳..... ”آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔“
- (تحفہ گولڑویہ ص ۷۰، حاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۲۰۵)
- ۱۱۴..... ”چوں این دجال (مولانا ثناء اللہ) بہ قادیان آمد“
- (مواہب الرحمن ص ۱۰۹، خزائن ج ۱۹ ص ۳۲۹)
- ۱۱۵..... ”نمیدانم سبب او مگر جہل تو و غباوت تو و کمینگی تو اے نادان“
- (مواہب الرحمن ص ۱۳۱، خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۱)
- ۱۱۶..... ”ای غبی..... ہمچو گرگ قبل فہمیدن کلام حسنت کردی“
- (مواہب الرحمن ص ۱۳۱، خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲)
- ۱۱۷..... ”ای مسکین..... نیستی مگر ہمچو جنین..... ایھا الغوی“
- (مواہب الرحمن ص ۱۳۸، خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹)
- ۱۱۸..... ”اس زمانہ کے علماء درحقیقت یہودیوں سے مشابہ ہو گئے۔“
- (شہادت القرآن ص ۹، خزائن ج ۶ ص ۳۰۵)
- ۱۱۹..... ”محسن (یعنی گورنمنٹ) کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔“
- (شہادت القرآن ص ۸۲، خزائن ج ۶ ص ۳۸۰)

- ۱۲۰..... ”شیخ محمد حسین بٹالوی اور اس کی جماعت سراسر غلط اور کتاب اللہ کے مخالف ہیں۔ یہ نادان خود پسند ہیں اور محبت اور خیر خواہی خلق اللہ کی سرموان میں نہیں۔“
(شہادت القرآن ص ۸۵، خزائن ج ۶ ص ۳۸۱)
- ۱۲۱..... ”یہ نادان..... خبیث نفس..... دروغگو مخر۔“
(شہادت القرآن ص ۸۶، خزائن ج ۶ ص ۳۸۲)
- ۱۲۲..... ”یہ شیخ بٹالوی..... منافق اور حق پوش اور دورنگی اختیار کرنے والا۔“
(شہادت القرآن ص ۸۷، خزائن ج ۶ ص ۳۸۳)
- ۱۲۳..... ”ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرایہ سے بہرہ اور برہنہ اور ایمان و دیانت سے عاری ہے اور اس کے پیر و اسی کی مانند ہیں۔ جو بعض جہل اور حق سے اس کے پیچھے ہوئے۔“
(نورالحق مترجم ج ۱ ص ۳، خزائن ج ۸ ص ۴)
- ۱۲۴..... ”اس ملک کے اکثر مولوی بگڑ گئے۔ یہاں تک کہ ان کے حواس بے کار اور معطل ہو گئے اور ان کی عقلیں مسلوب ہو گئیں اور ان کی دماغی قوتیں گم ہو گئیں اور ان کی راؤں پر تاریکی چھا گئی اور آنکھوں پر پردہ پڑ گیا۔“
(نورالحق ج ۱ ص ۶، خزائن ج ۸ ص ۸)
- ۱۲۵..... ”اور اس مار سیرت کو مورد نظر عتاب فرمائے گی۔ جو اس کے خیر خواہوں کو کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے۔“
(نورالحق ج ۱ ص ۲۳، خزائن ج ۸ ص ۳۲)
- ۱۲۶..... ”جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں۔“
(نورالحق ج ۱ ص ۲۸، خزائن ج ۸ ص ۶۶)
- ۱۲۷..... ”یہ شیخ بٹالوی جو صاحب اشاعت اور مضل جماعت ہے۔“
(نورالحق ج ۱ ص ۵۳، خزائن ج ۸ ص ۷۳)
- ۱۲۸..... ”بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درانت عمدہ نہیں تھی۔“
(اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۶)
- ۱۲۹..... ”افسوس کہ سادہ لوح حجرہ نشین مولویوں..... یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے۔“
(اعجاز احمدی ص ۲۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۱)
- ۱۳۰..... ”افسوس یہ لوگ خیانت پیشہ ہیں۔ ہم تو اب یہود کا نام لینے سے بھی شرمندہ ہیں۔ کیونکہ اسلام میں ہی ایسے یہودی موجود ہیں۔“
(اعجاز احمدی ص ۲۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۶)

- نور! مرزا قادیانی نے ”اعجاز احمدی ص ۳۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۹“ میں مولانا ثناء اللہ صاحب پر دس لعنت برسا کر اپنے پیغمبرانہ اخلاق کا ثبوت پیش کیا ہے۔
- ۱۳۱..... ”پھر بہت کوشش کے بعد ایک بھیڑیے کو لائے اور مراد ہماری اس سے ثناء اللہ ہے۔“ (اعجاز احمدی ص ۳۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۱)
- ۱۳۲..... ”ایک غول (مولانا ثناء اللہ) کے وعظ سے وہ پلنگ کی طرح ہو گئے..... ثناء اللہ جو ہواؤ ہوس کا بیٹا تھا..... حالانکہ ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں پس تعجب ہے اس چمھر پر کہ کر گس بننا چاہتا ہے۔“ (اعجاز احمدی ص ۴۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۵، ۱۵۴)
- ۱۳۳..... ”فریبی کیا تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا ہے۔ اے ثناء اللہ تو جھوٹ بولنا چھوڑ دے۔“ (اعجاز احمدی ص ۴۸، ۵۱، ۵۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۰، ۱۶۳، ۱۶۴)
- ۱۳۴..... ”کیا تو حق سے محمد حسین کو عالم سمجھتا ہے اور اس کے ہاتھ میں مٹی سیاہ اور گندہ پانی ہے۔ اے اغوا کرنے والے محمد حسین۔“ (اعجاز احمدی ص ۵۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹)
- ۱۳۵..... ”مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے وہ خبیث کتاب اور کچھو کی طرح نیش زن میں نے کہا کہ اے گلوڑہ کی زمین تجھ پر لعنت تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی۔“ (اعجاز احمدی ص ۷۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸)
- ۱۳۶..... ”اس فرومایہ یا شیخ الضلالۃ..... اے دیوتو نے بدبختی کی وجہ سے جھوٹ بولا۔“ (اعجاز احمدی ص ۷۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸، ۱۸۹)
- ۱۳۷..... ”میں تجھے اور غدار زمانہ ثناء اللہ کو دکھلاؤں گا۔“ (اعجاز احمدی ص ۷۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۰)
- ۱۳۸..... ”اے جنگلوں کے غول تجھ پر ویل۔“ (اعجاز احمدی ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)
- ۱۳۹..... ”اے عورتوں کے عار ثناء اللہ۔“ (اعجاز احمدی ص ۸۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۶)
- ۱۴۰..... ”تو نے ان سے انسانیت کا لباس اتار لیا اور چار پایوں اور سوروں اور سانپوں کتوں کی شکل میں بدل دیا۔“ (حمامتہ البشری ص ۱۴۲، خزائن ج ۷ ص ۳۰۸)
- ۱۴۱..... ”دابتہ الارض سے مراد علماء و واعظین۔“ (ازالہ ص ۵۱۰، خزائن ج ۳ ص ۳۷۳)

- ۱۴۲..... ”سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔“ (ازالہ ص ۵۰۹، خزائن ج ۳ ص ۳۷۳)
- ۱۴۳..... ”ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا..... اس نے جوش میں آ کر غلطی کھائی۔“ (ازالہ ص ۵۹۶، خزائن ج ۳ ص ۴۲۲)
- ۱۴۴..... ”بعض علماء نے محض الحاد اور تحریف کی رو سے اس جگہ توفیتی سے مراد رفعتی لیا ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۶۰۰، خزائن ج ۳ ص ۴۲۴)
- ۱۴۵..... ”نادان مولویو۔“ (مقدمہ چشمہ مستحی ص ب، خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۶)
- ۱۴۶..... ”اے نادانو اور آنکھوں کے اندھو۔“ (مقدمہ چشمہ مستحی ص ۷۵، خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۹)
- ۱۴۷..... ”کہ بادعویٰ من آنقدر دلائل موجود است کہ بغیر از مردک بے حیا و بے شرم احدیرا ازاں گریز نیست!“ (تذکرۃ الشہادتین ص ۳۸، خزائن ج ۲۰ ص ۴۰)
- ۱۴۸..... ”حضرت بطلوی صاحب (مولانا محمد حسین بٹالوی)..... بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ ہے اور معذالک دجال اور مفتری۔“ (کرامات الصادقین ص ۳، خزائن ج ۷ ص ۴۵)
- ۱۴۹..... ”ایسے متعصب اور کج دل ان ناقص الفہم مولویوں نے۔“ (کرامات الصادقین ص ۶ تا ۲۰، خزائن ج ۷ ص ۴۸ تا ۶۲)
- ۱۵۰..... ”میاں بطلوی اور ان کے ہم خیال..... کس قدر کاذب اور دروغو اور دین و دیانت سے دور ہیں..... اور ایسا ہی وہ تمام مولوی جن کے سر میں تکبر کا کیڑا ہے..... اس شیخ کی خیرگی اور بے حیائی..... یہ نادان شیخ۔“ (کرامات الصادقین ص ۲۱، خزائن ج ۷ ص ۶۳)
- ۱۵۱..... ”شیخ بطلوی علم عربیت سے بکلی بے نصیب ہے..... مگر یہ بے چارہ شیخ..... شیخ چالباز۔“ (کرامات الصادقین ص ۲۲، ۲۳، خزائن ج ۷ ص ۶۴، ۶۵)
- ۱۵۲..... ”شیخ صاحب علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نامعلوم وجہ سے مولوی کے نام سے مشہور ہو گئے۔..... ان تکبر مولویوں۔“ (کرامات الصادقین ص ۲۴، ۲۵، خزائن ج ۷ ص ۶۶، ۶۷)

- ۱۵۳..... ”ذک الشیخ المضل فانہ اهلك خلقاً کثیراً بغوائلہ!“
(کرامات الصادقین ص ۲۷، خزائن ج ۷ ص ۶۹)
- ۱۵۴..... ”یا غول البرارے شیخ مزور!“
(کرامات الصادقین ص ۴، خزائن ج ۷ ص ۱۵۲)
- ۱۵۵..... ”اور بٹالوی کو ایک مجنون اور درندہ کی طرح تکفیر اور لعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لئے چھوڑ دیا۔“
(آسمانی فیصلہ ص ۱۴، خزائن ج ۳ ص ۳۲۴)
- ۱۵۶..... ”ہمارے محبوب مولوی کیسے دانا کہلا کر تعصب کی وجہ سے نادانی میں ڈوب گئے..... ان جلد باز مولویوں..... ان لوگوں کو نجاست خوری کا کیوں شوق ہو گیا۔“
(آسمانی فیصلہ ص ۳۱، خزائن ج ۴ ص ۳۱)
- ۱۵۷..... ”کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے..... ان مگس طینت مولویوں کی۔“
(آسمانی فیصلہ ص ۳۲، خزائن ج ۴ ص ۳۲)
- ۱۵۸..... ”اکڑ باز حاسدوں کی طرح..... اے شیخی باز..... تو نے اس درندہ طبعی سے اے سفلہ دشمن۔“
(الہدی والتبصرہ ص ۸، ۱۰، ۱۳، خزائن ج ۴ ص ۲۵۳، ۲۵۵، ۲۵۸)
- ۱۵۹..... ”ان شریروں..... آگ کے لا دوٹوٹوں۔“
(الہدی والتبصرہ ص ۱۶، خزائن ج ۴ ص ۲۶۰)
- ۱۶۰..... ”جیسے کہ عادت کمینوں اور نادانوں کی اور سیرت سفلہ دشمنوں کی ہوتی ہے۔“
(الہدی والتبصرہ ص ۱۸، خزائن ج ۴ ص ۲۶۲)
- ۱۶۱..... ”والیسو الاکالذئاب اولنمر!“
(الہدی والتبصرہ ص ۹۶، خزائن ج ۴ ص ۳۲۶)
- ۱۶۲..... ”ہمارے مخالف مولوی بھی روحانیت سے بے بہرہ ہیں۔“
(ضمیمہ استفتاء، خزائن ج ۱۲ ص ۱۰۸)
- ۱۶۳..... ”جاہل مولویوں..... اور بعض مولوی دنیا کے کتے..... مولوی یہودی صفت..... ان ظالموں..... مجبوط الحواس نذیر حسین۔“
(استفتاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۲ ص ۱۲۸)
- ۱۶۴..... ”بعض ظالم مولوی جیسا کہ محمد حسین بٹالوی..... اس شیخ دشمن حق..... کو نخوت نے اندھا کر دیا..... یہ شخص نہایت درجہ کا مفسد اور دشمن حق ہے۔“
(استفتاء ص ۲۷، حاشیہ، خزائن ج ۱۲ ص ۱۲۵)

۱۶۵..... ”اے احمق دل کے اندھے دجال تو تو ہی ہے۔ دجال تیرا ہی نام ثابت ہوا..... آخر اے مردار دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا سے لڑ رہا ہے۔“ (اشتہار انعامی تین ہزار ص ۱۲، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۸، ۷۹)

۱۶۶..... ”اے بے ایمانو! نیم عیسائیو، دجال کے ہمراہیو، اسلام کے دشمنو..... تو عیسائیوں کی فتح کیا ہوئی کیا تمہاری ایسی کی تیسری ہے۔“

(اشتہار انعامی تین ہزار حاشیہ ص ۵، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۹)

۱۶۷..... ”اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا..... سمجھا جائے گا کہ اس کو والد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں پس حلال زادہ بننے کے لئے واجب یہ تھا کہ اگر وہ مجھے جھوٹا جانتا ہے اور عیسائیوں کو غالب اور فتح یاب قرار دیتا ہے تو میری اس حجت کو واقعی طور پر رفع کرے۔ جو میں نے پیش کی ہے ورنہ حرام زادہ کی یہ نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔“

(انوار الاسلام ص ۳۰، خزائن ج ۹ ص ۳۲)

۱۶۸..... ”اے ہماری قوم کے اندھو۔ نیم عیسائیو! کیا تم نے نہیں سمجھا کہ کس کی فتح ہوئی۔“ (اشتہار انعامی چار ہزار ص ۲، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۱۰۵)

۱۶۹..... ”واضح ہو کہ بعض مخالف ناخدا ترس جن کے دلوں کو زنگ بجل، تعصب نے سیاہ کر رکھا ہے۔ ہمارے اشتہار کو یہودیوں کی طرح محرف و مبدل کر کے اور کچھ کے کچھ معنی بنا کر سادہ لوح لوگوں کو سناتے ہیں اور نیز اپنی طرف سے اشتہارات شائع کرتے ہیں..... لیکن ساتھ ہی ہم افسوس بھی کرتے ہیں کہ ان بے عزتوں اور دیوثوں کو باعث سخت درجہ کے کینہ اور بخل اور تعصب کے اب کسی کی لعنت ملامت کا بھی کچھ خوف اور اندیشہ نہیں اور جو شرم اور حیاء اور خدا ترسی لازمہ انسانیت ہے۔ وہ سب نیک خصلتیں ایسی ان کی سرشت سے اٹھ گئی ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ نے ان میں وہ پیدا ہی نہیں کیں۔“ (تبلیغ رسالت ج ۸ ص ۸۴، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۲۵)

۱۷۰..... ”ہزار لعنت کا رسہ ہمیشہ کے لئے ان پادریوں کے گلے میں پڑ گیا۔“

(اشتہار انعامی ۳ ہزار ص ۱۰، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۷)

۱۷۱..... ”بعض نام کے مسلمان جن کو نیم عیسائی کہنا چاہئے۔“

(انوار الاسلام ص ۲۲، خزائن ج ۹ ص ۲۴)

۱۷۲..... ”اگر کوئی مولویوں میں سے کہے کہ ثابت نہیں تو اگر وہ اس بات میں سچا اور حلال زادہ ہے تو عبد اللہ آقہم کو اس حلف پر آمادہ کرے۔“ (انوار الاسلام ص ۲۴، خزائن ج ۹ ص ۲۵)

- ۱۷۳..... ”مسلمان کہلا کر بے وجہ عیسائیوں کو غالب قرار دینا اور سراسر ظلم کے رو سے ان کا فتح یاب رکھنا یہ حلال زادوں کا کام نہیں۔“ (انوار الاسلام ص ۲۴، خزائن ج ۹ ص ۲۶)
- ۱۷۴..... ”اور بعضوں کے گلے میں ہزار لعنت کی ذلت کا رسہ پڑ گیا۔“ (انوار اسلام ص ۲۴، خزائن ج ۹ ص ۲۵)
- ۱۷۵..... ”اے امرت سر کے مسلما نو مگر اسلام کے دشمنو! اور اے لد ہیانہ کے سخت دل مولویو اور منشیو!“ (انوار الاسلام ص ۲۵، خزائن ج ۹ ص ۲۶)
- ۱۷۶..... ”اے نادان ہندو زادہ نام کا نو مسلم سعد اللہ نام جو عیسائیوں کی فتح یابی ثابت کرنے کے لئے اس قدر اپنی فطرتی شیطنت سے ہاتھ پیر مار رہا ہے۔“ (انوار الاسلام ص ۲۶، حاشیہ، خزائن ج ۹ ص ۲۷)
- ۱۷۷..... ”اس سے بھی عیسائیوں کی صداقت پر ایک دلیل سمجھنا صرف ایک خباثت ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔“ (انوار الاسلام ص ۲۷، حاشیہ، خزائن ج ۹ ص ۲۸)
- ۱۷۸..... ”اے عدو اللہ جھوٹ اور افتراء سے باز آ جا۔“ (انوار الاسلام ص ۲۸، حاشیہ، خزائن ج ۹ ص ۲۹)
- ۱۷۹..... ”پھر بھی اگر کوئی تکلم سے ہماری تکذیب کرے اور اس معیار کی طرف متوجہ نہ ہو..... تو بے شک وہ ولد الحلال اور نیک ذات نہیں ہوگا۔“ (انوار الاسلام ص ۲۹، خزائن ج ۹ ص ۳۱)
- ۱۸۰..... ”اور یہ بھی یاد رکھو کہ ہمیں ان کے لئے جو عیسائیوں کو غالب قرار دیتے ہیں اور اس پیش گوئی (آہتم والی) کو جھوٹی سمجھتے ہیں۔ دل کی آہ سے یہ کہنا پڑا کہ اگر وہ ولد الحرام نہیں ہیں اور حلال زادہ ہیں تو اس مضمون کو پڑھتے ہی اس فیصلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔“ (انوار الاسلام ص ۳۷، خزائن ج ۹ ص ۳۸)
- ۱۸۱..... ”ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں میں سے کون بلا توقف اس فیصلہ کے لئے سعی کرتا ہے اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہوتا ہے۔“ (انوار الاسلام ص ۳۷، خزائن ج ۹ ص ۳۹)
- ۱۸۲..... ”واہ رے شیخ چلی کے بڑے بھائی۔“ (انوار الاسلام ص ۲۹، خزائن ج ۹ ص ۴۰)
- ۱۸۳..... ”آپ کا منہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ کالا ہو چکا ہے۔“ (انوار الاسلام ص ۳۸، خزائن ج ۹ ص ۳۹)

- ۱۸۴..... ”ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ پادری ہی دجال ہیں۔ پھر جن لوگوں نے دجال کی ہاں کے ساتھ ہاں ملا دی یہ وہی یہودی ہیں جن کی نسبت صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ وہ قریب ستر ہزار کے دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔“ (انوار الاسلام ص ۴۴، خزائن ج ۹ ص ۴۵، ۴۶)
- ۱۸۵..... ”مگر جواب مولویوں اور ان کے ناقص العقل چیلوں نے ان پادری دجالوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملائے۔“ (انوار الاسلام ص ۴۸، خزائن ج ۹ ص ۵۰)
- ۱۸۶..... ”پس اس کھلی کھلی اور فاش شکست سے (آتھم کے متعلق) انکار کرنا نہ صرف حماقت بلکہ پر لے درجہ کی بے ایمانی اور ہٹ دھرمی ہے۔“
- (اشتہار انعامی تین ہزار ص ۱۰، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۶)
- ۱۸۷..... ”ورنہ نہ یوں ہی اسلامی بحث پر (آتھم والی پیش گوئی) مخالفانہ حملہ کرنا اور زبان سے مسلمان کہلانا کسی ولد الحلال کا کام نہیں۔ مگر میاں سعد اللہ صاحب نے..... اپنے پر دانستہ وہ لقب لے لیا جس کو کوئی نیک طینت لے نہیں سکتا..... اے احمق تیری کیوں عقل ماری گئی۔“ (اشتہار مذکور ص ۱۳، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۸۰)
- ۱۸۸..... ”رجوع کا لفظ دونوں احتمالوں (پوشیدہ اسلام لانا یا ظاہر طور پر) پر مشتمل ہے اور ایک شق میں اس کو محصور کرنا ایسی بے ایمانی ہے جس کو بجز ایک خبیث النفس کے اور کوئی شریف الطبع استعمال نہیں کر سکتا۔“ (ضیاء الحق ص ۱۱، خزائن ج ۹ ص ۲۵۹)
- ۱۸۹..... ”تم نے چند خود غرض مولویوں کے پیچھے لگ کر ایک دینی معاملہ میں پادریوں کی وہ حمایت کی۔“ (ضیاء الحق ص ۳۰، خزائن ج ۹ ص ۲۷۸)
- ۱۹۰..... ”اب وہ دنیا پرست مولوی جو عیسائیوں کے ساتھ ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ ہمیں جواب دیں کہ انہوں نے کیوں ہماری عداوت کے لئے اپنا منہ کالا کیا..... افسوس کہ ہمارے بعض مولویوں اور ان کے نالائق چیلوں نے جو نام کے مسلمان تھے۔ اس جگہ اپنی فطرتی بدذاتی سے بار بار حق کی تکذیب کی اور اسلام کی مخالفت میں یہ سیہ دلی اور شریر مولوی عیسائیوں سے کچھ کم نہ رہے۔“ (ضیاء الحق ص ۳۷، خزائن ج ۹ ص ۲۸۵)
- ۱۹۱..... ”شیخ بطالوی یا اس کے دوست ہندو زادہ لدھیانوی کو جو سیہ دلی سے عیسائیوں کے قریب قریب جا پہنچے ہیں۔“ (ضیاء الحق ص ۴۱، خزائن ج ۹ ص ۲۸۹)

۱۹۲..... ”ہمارے مخالف مولویوں کی ایمانداری کو بھی ذرا ترازو میں رکھ کر وزن کر لو کہ ایک عیسائی کے بدیہی جھوٹ کو سچ کر کے ظاہر کرنا اور پادریوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملانا اور اسلام کا دعویٰ کر کے نصرانیت کا حامی ہونا کیا یہ نیک بختوں کا کام ہے یا ان کا جو آخری زمانہ کے دین فروش ہیں اے شریر مولویو اور ان کے چیلو اور غزنی کے ناپاک سکھو..... اب بٹالوی اور لدھیانوی ہندو زادہ کچھ حیا اور شرم کو کام میں لا کر کہیں کہ ان کی یہ آوازیں جو عیسائیوں کی حمایت میں ہوں گی..... یہ سب شیطانی آوازیں ہیں یا نہیں۔“ (ضیاء الحق ص ۴۳، ۴۴، خزائن ج ۹ ص ۲۹۱، ۲۹۲) ۱۹۳..... ”اس جگہ ابولہب سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی ہے۔“

(ضیاء الحق ص ۴۶، خزائن ج ۹ ص ۲۹۴) ۱۹۴..... ”یہ اندھے مولوی اور جاہل اخبار نویس تو دیوانہ درندوں کی طرح اپنے ہی گھر کے مسمار کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔“ (ضیاء الحق ص ۴۸، خزائن ج ۹ ص ۲۹۶) ۱۹۵..... ”ان کو (عیسائیوں) نیک سمجھنا نہایت پلید طبع انسان کا کام ہے۔“ (ضیاء الحق ص ۵۰، خزائن ج ۹ ص ۲۹۸) ۱۹۶..... ”افسوس کہ ہمارے بخیل طبع مولویوں کو یہ خیال نہ آیا۔“

(ضیاء الحق ص ۵۲، خزائن ج ۹ ص ۳۰۰) ۱۹۷..... ”ان کی (مولوی رسل بابا امرتسری کی) فطرت میں یہودیوں کی صفات کا خمیر بھی موجود ہے۔ ورنہ یہ کسی نیک بخت آدمی کا کام نہیں۔“ (اتمام الحجۃ ص ۱۴، خزائن ج ۸ ص ۲۹۱) ۱۹۸..... ”افسوس کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ثابت کرنے کے لئے ان خیانت پیشہ مولویوں کی کہاں تک نوبت پہنچتی ہے۔“ (اتمام الحجۃ ص ۱۸، خزائن ج ۸ ص ۲۹۵) ۱۹۹..... ”یہ تو کسی دانا سے ہرگز نہیں ہوگا کہ ایک نادان غبی (مولوی رسل بابا صاحب) کی شاگردی اختیار کرے..... افسوس کہ آج کل کے ہمارے مولویوں میں بیہودہ مکاریاں پائی جاتی ہیں۔“ (اتمام الحجۃ ص ۲۲، خزائن ج ۸ ص ۳۰۱) ۲۰۰..... ”اے بھلے مانس مولویو کیا تمہیں ایک دن موت نہیں آئے گی..... اے شریر مولویو..... تمہارے نزدیک صرف چند فتنہ انگیز مولوی جو اسلام کے لئے عار ہیں مسلمان ہیں۔“ (اتمام الحجۃ ص ۲۳، خزائن ج ۸ ص ۳۰۲، ۳۰۳)

۲۰۱..... ”اور یہ لوگ درحقیقت مولوی بھی تو نہیں ہیں تبھی تو ہم نے ان لوگوں کے سرگروہ اور امام الفتن اور استاذ شیخ محمد حسین بٹالوی..... اور زور سے کہتے ہیں کہ شیخ اور یہ تمام اس کے ذریعہ محض جاہل اور نادان اور علوم عربیہ سے بے خبر ہیں۔ کیونکہ وہ جھوٹے اور کاذب اور مفتری اور جاہل اور نادان ہیں۔“ (اتمام الحجۃ ص ۲۴، خزائن ج ۸ ص ۳۰۳)

۲۰۲..... ”یہ حق کے مخالف نام کے مولوی..... ان کے لئے یہی ہوگا کہ

خسر الدنيا والاخرة وسوا دللوجه فى الدارين!“

(اتمام الحجۃ ص ۲۵، خزائن ج ۸ ص ۳۰۴)

۲۰۳..... ”شیخ محمد حسین بٹالوی یا ایسا ہی کوئی زہرناک مادہ والا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہو جائے..... مگر ایسے بخیلوں سیہ دلوں کی ظالمانہ بددعائیں کیوں کر اس جناب میں قبول ہوں..... گورنمنٹ ایسی کم فہم تھوڑی تھی کہ ان چالاک حاسدوں کے دھوکے میں آ جاتی ہے۔“ (اتمام الحجۃ ص ۲۶، خزائن ج ۸ ص ۳۰۵، ۳۰۶)

عیسائیوں کو گالیاں

۲۰۴..... ”یہ مردہ پرست لوگ کیسے جاہل اور خبیث طینت ہیں۔“ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۸، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲)

۲۰۵..... ”اس مردار اور خبیث فرقہ جو مردہ پرست ہے۔“ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳)

۲۰۶..... ”چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے۔“ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۸، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲)

۲۰۷..... ”اور خبیث طبع عیسائی اور آفتاب ظہور حق (پیش گوئی آتھم) سے منکر ہیں..... اور ناپاک فرقہ نصرانیوں کا طوائف کی طرح کوچوں اور بازاروں میں ناچتے پھرتے تھے۔“ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۷)

۲۰۸..... ”ایک پلید ذریت شیطان فتح مسیح..... پس اسی طرح اگر اندھے پادریوں نے یا ایک چشم مولویوں نے آتھم کے مقدمہ کی حقیقت اچھی طرح نہ سمجھا اور بدزبانی کی تو اس غلط فہمی کی واقعی ذلت انہیں کو پہنچی اور اس خطا کی سیاہی انہی کے منہ پر لگی اور سچائی کے چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی..... پس آتھم کی نسبت جس قدر پلیدوں اور نابکاروں نے خوشیاں

- کیں۔ وہی خوشیاں ندامت اور حسرت کا رنگ پکڑ گئیں..... اے اندھو میں کب تک تمہیں بار بار بتلاؤں گا۔“
- (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۴، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸)
- ۲۰۹ ”اس پیش گوئی (آتھم والی) کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی نجاست کھائی۔“
- (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۴۵، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹)
- ۲۱۰ ”اے نادانو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے..... ذرا آ وہاں لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ اور اس سڑے گلے مردہ کا میرے خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔“
- (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶۲، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۶)
- ۲۱۱ ”نادان پادریوں کی تمام یا وہ گوئی آتھم کی گردن پر ہے۔“
- (انجام آتھم ص ۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۲۱۲ ”اس عیسائی قوم میں سخت بدذات اور شریر پیدا ہوتے ہیں اور بھیڑیوں کے لباس میں اپنے تئیں ظاہر کرتے ہیں اور اصل میں شریر بھیڑیے ہوتے ہیں۔“
- (انجام آتھم ص ۹، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۲۱۳ ”نالائق آتھم..... خدا کی لعنت کا مارا بہت سا جھوٹ بول کر بھی آخر موت سے بچ نہ سکا۔“
- (انجام آتھم ص ۱۴، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۲۱۴ ”قوم کے خناسوں کا اثر ان پر (آتھم پر) پڑا اور دل سخت ہو گیا۔“
- (انجام آتھم ص ۱۷، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۲۱۵ ”عیسائی لوگ جھوٹ بولنے میں سخت بے باک اور بے شرم ہیں۔“
- (انجام آتھم ص ۱۸، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۲۱۶ ”لیکن وہ (آتھم) ان بد بخت جھوٹوں کی طرح چپ رہا۔“
- (انجام آتھم ص ۲۸، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۲۱۷ ”بعض پلید فطرت پادریوں نے۔“ (انجام آتھم ص ۳۶، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۲۱۸ ”پادریوں کے سوا اور کوئی دجال اکبر نہیں ہے۔“
- (انجام آتھم ص ۴۷، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)
- ۲۱۹ ”دجال فربہ آتھم بد اطوار دہاویہ ہلاک کنندہ
- (انجام آتھم ص ۲۰۴، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

افتاد!

-۲۲۰ ”آل دجال کمینہ ریادکن کہ ہیزم آتش مفسد است!“
(انجام آتھم ص ۲۰۶، خزائن ج ۱۱ ص ۱۱۱ ایضاً)
-۲۲۱ ”نالائق متعصب عیسائی۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۳، خزائن ج ۵ ص ۱۱۱ ایضاً)
-۲۲۲ ”وہ دجال جس سے ڈرایا گیا ہے وہ آخری زمانہ کے گمراہ پادری ہیں۔“
(حقیقت الوحی ص ۳۱۰، حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۳)
-۲۲۳ ”یہ دجالی فتنہ جس سے مراد آخری زمانہ کے ضلالت پیشہ پادریوں کے
(حقیقت الوحی ص ۳۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۴)
-۲۲۴ ”یہ دونوں صفات یا جوج ماجوج اور دجال ہونے کی یورپین قوموں میں
(چشمہ معرفت ج ۱ ص ۷۸، خزائن ج ۲۳ ص ۸۶)
-۲۲۵ ”اندھے پادریوں اور نادان فلسفیوں اور جاہل آریوں۔“
(چشمہ معرفت ج ۲ ص ۳۳۱، خزائن ج ۲۳ ص ۳۴۷)
-۲۲۶ ”اس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہیں۔“
(نورالحق مترجم ج ۱ ص ۵۹، خزائن ج ۸ ص ۸۲)
-۲۲۷ ”نصاری کے علماء درحقیقت دجال اور مفسد ہیں۔“
(نورالحق ج ۱ ص ۶۰، خزائن ج ۸ ص ۸۳)
-۲۲۸ ”اور اندران کا گدھے کے پیٹ کی طرح تقویٰ سے خالی ہے..... میں ایک
خسیس بن خسیس جاہل کو دیکھتا ہوں..... اے بخیل بدخلق اور حریص..... تو اس طرح زبان ہلاتا ہے۔
جیسے سانپ اور کمینوں اور سفلوں کی طرح بکواس کرتا ہے۔“ (نورالحق ج ۱ ص ۶۲، خزائن ج ۸ ص ۸۷، ۸۸)
-۲۲۹ ”الواشی الضال الذی ینوم بنعاس الضلال..... یہ شخص احمق
اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے۔“ (نورالحق مترجم ج ۱ ص ۷۲، خزائن ج ۸ ص ۹۶)
-۲۳۰ ”ان میں سے ایک خبیث مفسد بدگودشنامہ ہے۔“
(نورالحق ج ۱ ص ۸۸، خزائن ج ۸ ص ۱۲۰)
-۲۳۱ ”اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان..... اے دروغگو جنگجو۔“
(نورالحق ج ۱ ص ۸۹، خزائن ج ۸ ص ۱۲۰)
-۲۳۲ ”حرص کی وجہ سے مکار اور فریبی ہیں۔“ (نورالحق ج ۱ ص ۹۲، خزائن ج ۸ ص ۱۲۲)

.....۲۳۳ ”ان کے دل ایسے سیاہ ہیں جیسے کوئے کے پر۔“

(ملخصاً نورالحق ص ۹۴، خزائن ج ۸ ص ۱۲۶)

.....۲۳۴ ”فتنہ انگیز معترض..... شرا بیوں کی طرح بکواس کر رہا ہے۔“

(نورالحق ص ۹۹، خزائن ج ۸ ص ۱۳۲)

.....۲۳۵ ”ایہا الجہول والبغی المعذول! بخیل خیانت پیشہ۔“

(نورالحق ص ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۰۷، خزائن ج ۸ ص ۱۳۴، ۱۳۷)

.....۲۳۶ ”اے غبی اور سفلہ نادان چار پاؤں کی طرح چپ ہو گیا۔“

(نورالحق ص ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۴، خزائن ج ۸ ص ۱۴۹، ۱۵۰)

.....۲۳۷ ”نورالحق کے ص ۱۱۸ تا ۱۲۲ میں ایک ہزار لغتیں شمار کر کے لکھی ہیں اور

(خزائن ج ۸ ص ۱۵۸ تا ۱۶۲)

اپنی تہذیب کا ثبوت پیش کیا ہے۔“

.....۲۳۸ ”ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں و دجالوں کی نسل میں

(نورالحق ص ۱۲۳، خزائن ج ۸ ص ۱۶۳)

سے نہیں ہیں۔“

.....۲۳۹ ”پادریوں کے مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا۔“

(ازالہ اوہام ص ۴۸۸، خزائن ج ۳ ص ۳۶۲)

.....۲۴۰ ”ان رسیوں کے سانپوں کا نام و نشان نہیں رہے گا۔“

(چشمہ مستحی ص ۲، خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۹)

.....۲۴۱ ”ہاں بعض بد ذات پادری جو اپنی فطرتی تعصب کے ساتھ جہالت کو بھی

(آریہ دھرم ص ۴۱، خزائن ج ۱۰ ص ۴۶)

جمع رکھتے تھے۔“

.....۲۴۲ ”اور اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو پھر ثابت ہوگا کہ وہ جھوٹ اور افتراء سے اپنے

تئیں مولوی نام رکھتے ہیں اور درحقیقت جاہل اور نادان ہیں اور نیز اس صورت میں وہ ہزار لغت

(انوار الاسلام ص ۸، خزائن ج ۹ ص ۹)

بھی ان پر پڑے گی۔“

.....۲۴۳ ”ویسا ہی وہ تمام ذلت اور رسوائی ان نادان پادریوں کے حصہ میں آئی اور

(انوار الاسلام ص ۹، خزائن ج ۹ ص ۹)

آئندہ کسی کے آگے منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔“

.....۲۴۴ ”اور خدا تعالیٰ نے اس کو اس غم میں ایک سودائی کی طرح پایا..... ورنہ

ایسے شخص کا نام بجز نادان متعصب کے اور کیا رکھ سکتے ہیں۔“ (انوار الاسلام ص ۱۰، خزائن ج ۹ ص ۱۰)

-۲۴۵ ”میں ایسے لوگوں کو مطلع کرتا ہوں کہ یہ تو فتح ہے اور کامل فتح اور اس سے کوئی انکار نہیں کرے گا۔ مگر خبیث القلب۔“
(انوار الاسلام ص ۲۱، خزائن ج ۹ ص ۲۳)
-۲۴۶ ”اے نادانو اور اندھو۔“
(انوار الاسلام ص ۲۲، خزائن ج ۹ ص ۲۳)
-۲۴۷ ”کیا پادری عماد الدین کے گلے میں ہزار لعنت کا رسہ نہیں پڑا..... بے شک وہ نہایت ذلیل ہو اور اس کا کچھ باقی نہ رہا اور اس کی علمی آبرو نجاست کے بودار گڑھے میں جا پڑی۔ اگر وہ با غیرت آدمی ہوتا تو اس ذلت کی وجہ سے کچھ کھاپی کر مارتا۔“
(انوار الاسلام ص ۳۱، خزائن ج ۹ ص ۳۲)
-۲۴۸ ”نادان پادریوں کی تمام یا وہ گوئی آتھم کی گردن پر ہے۔“
(ضیاء الحق ص ۲۱، خزائن ج ۹ ص ۲۶۹)
-۲۴۹ ”اس مکار دنیا پرست نے یہ جھوٹ محض اس لئے باندھا ہے۔“
(ضیاء الحق ص ۲۸، خزائن ج ۹ ص ۲۹۶)
-۲۵۰ ”ناحق ایک بد ذات عیسائی نے اس بے چارہ کے عیال اور دوستوں کو مصیبت میں ڈالا۔“
(ضیاء الحق ص ۵۲، خزائن ج ۹ ص ۳۰۰)
- آریوں کو گالیاں
-۲۵۱ ”کیا قادیان کے احمق اور جاہل اور کمینہ طبع بعض آریہ۔“
(نزل المسیح ص ۹، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۷)
-۲۵۲ ”ان لوگوں (آریوں) کے نزدیک جھوٹ بولنا شیر مادر ہے شیاطین ہیں نہ انسان۔“
(نزل المسیح ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۹)
-۲۵۳ ”اے دشمن نادان و بے راہ۔“
(حقیقت الوحی ص ۲۸۸، خزائن ج ۲۲ ص ۳۰۱)
-۲۵۴ ”پس اے آریو..... اے بے خوف اور سخت دل قوم..... وہ اوّل درجہ کا خبیث فطرت اور ناپاک طبع ہوتا ہے۔“
(تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۵۶، خزائن ج ۲۲ ص ۵۹۴)
-۲۵۵ ”سفلہ طبع لیکھرام، افسوس کہ یہ بے باکی اور بدگوئی کا تخم بد قسمت دیانند اس ملک میں لایا..... لیکھرام پشاور کی جو محض نادان اور ابلہ تھا۔“
(چشمہ معرفت ص ۳، ۲، خزائن ج ۲۳ ص ۱۰، ۱۱)

- ۲۵۶..... ”اس قسم کی شوخی چشمی اور بدزبانی اور بے باکی خاص آریوں کے حصہ میں ہے۔“
(چشمہ معرفت ص ۵، خزائن ج ۲۳ ص ۱۳)
- ۲۵۷..... ”چوروں اور خیانت پیشہ لوگوں۔“ (آریہ دھرم ص ۱۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۲)
- ۲۵۸..... ”ایسے سفلیہ پن کے گندے الفاظ منہ پر لاکر پھر ہمارے اشتہار پر رد کیا۔“
(آریہ دھرم ص ۲۱، خزائن ج ۱۰ ص ۲۵)
- ۲۵۹..... ”مہاراج شری انفس بولے شری پنڈت۔“
(آریہ دھرم ص ۲۶، ۲۹، خزائن ج ۱۰ ص ۳۱، ۳۴)
- ۲۶۰..... ”یہ کمینہ طبع لوگ نکتہ چینی کے لئے تو حریص تھے ہی اس پر چند شری اور نادان عیسائیوں کی کتابیں ان کو مل گئیں اور شیطانی جوش نے یہ تلقین دی کہ یہ سب سچ ہے۔ لہذا اس روسیاهی اور ندامت کا انہوں نے بھی حصہ لیا۔ جواب نادان پادریوں کے منہ پر نمایاں ہے۔“
(آریہ دھرم ص ۴۲، خزائن ج ۱۰ ص ۴۷)
- ۲۶۱..... ”ورنہ بے ایمان اور خیانت پیشہ ہے۔“
(آریہ دھرم ص ۵۵، خزائن ج ۱۰ ص ۶۲)
- ۲۶۲..... ”اے نادان آریو کسی کنوئیں میں پڑ کر ڈوب مرو۔“
(آریہ دھرم ص ۵۶، خزائن ج ۱۰ ص ۶۴)
- ۲۶۳..... ”لیکھر ام کی طبیعت میں افتراء اور جھوٹ کا مادہ بہت تھا۔“
(استفتاء ص ۷، خزائن ج ۱۲ ص ۱۱۵)
- ۲۶۴..... ”یہ نالائق ہندو وہی شخص ہے جس نے اپنے پنڈت ہونے کی شیخی مار کر باوا صاحب کو نادان اور گنوار کے لفظ سے یاد کیا ہے۔ یہ کسی ناپاکی طینت ہے کہ پاک دل لوگوں کو جھٹ زبان پھاڑ برا کہہ دیا جائے..... لہذا کوئی نیک طینت انسان اس کو اچھا نہیں کہتا۔“
(ست بچن ص ۶، خزائن ج ۱۰ ص ۱۱۸)
- ۲۶۵..... ”وہ نعوذ باللہ دینند کی طرح جہالت اور بخل کی تاریکی میں مبتلا نہ تھے۔“
(ست بچن ص ۷، خزائن ج ۱۰ ص ۱۱۹)
- ۲۶۶..... ”درحقیقت یہ شخص (دینند) سخت دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا..... اس ناحق شناس اور ظالم پنڈت نے۔“
(ست بچن ص ۸، خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۰)

- ۲۶۷..... ”اسی نادان پنڈت کی اشتعال دہی کی وجہ سے یہ حق رکھتا ہے..... یہ خشک
 دماغ پنڈت بگلی بے نصیب اور بے بہرہ تھا..... وہ نہایت ہی موٹی سمجھ کا آدمی اور بااہنہ اول
 درجہ کا متکبر بھی تھا۔“ (ست بچن ص ۹، خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱)
- ۲۶۸..... ”مگر دیانند نے نہ چاہا کہ اس پلید چولے بجل اور تعصب کو اپنے بدن پر
 سے دفع کرے۔ اس لئے پاک چولا اس کو نہ ملا اور سچے گیان اور سچی ودیا سے بے نصیب گیا.....
 یہ موقع ایسے پنڈت کو کہاں مل سکتا تھا۔ جو ناحق کے تعصب اور فطرتی غباوت میں غرق تھا..... اور
 اس سے باوا صاحب کی جہالت ثابت کرنا نہایت سفلہ پن کا خیال ہے..... اس زودرنج پنڈت
 نے ایک ادنیٰ لفظی تغیر پر اس قدر احمقانہ جوش دکھلایا۔“ (ست بچن ص ۱۲، خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۲)
- ۲۶۹..... ”وہ خود ایسے موٹے خیالات اور غلطیوں میں گرفتار تھا کہ دیہات کے
 گنوار بھی اس سے بمشکل سبقت لیجا سکتے تھے۔“ (ست بچن ص ۱۳، خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۵)
- ۲۷۰..... ”شریر انسانوں کا طریق ہے کہ بچو کرنے کے وقت پہلے ایک تعریف کا لفظ
 لے آتے ہیں۔ گویا وہ منصف مزاج ہیں۔“ (حاشیہ ست بچن ص ۱۳، خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۵)
- ۲۷۱..... ”لیکن دیانند ایسے زمانہ میں بھی نابینا رہا جب کہ انگلستان اور جرمن وغیرہ
 میں ویدیوں کے ترجمے ہو چکے تھے۔“ (ست بچن ص ۱۹، خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۱)
- ۲۷۲..... ”اے نالائق آریوں۔“ (ست بچن ص ۴۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۶۱)
- نور! مرزا قادیانی کے دہان مبارک کی نکلی ہوئی گندگیوں و گالیوں کو بلحاظ حروف تہجی نہ
 صرف ضیافت طبع کے لئے بلکہ عبرت آموزی کے لئے پیش کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین عبرت کی
 نگاہوں سے ملاحظہ کریں کہ یہ گل افشائیاں و اخلاقی پھلجھڑیاں اس شخص کے منہ سے برآمد ہوئی ہیں
 جو بقول خود رسول بھی تھا۔ وہ اخلاقی دیوتا بھی اور کہنے کے لئے رحمۃ للعالمین بھی تھا اور افضل
 الانبیاء بھی اور نام کے لئے سب کچھ بھی تھا۔ وہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں اور ذرا غور سے دیکھیں کہ
 اس نومولود نبی کے دہان سے شیریں کلامی کا تار نکل رہا ہے یا غلاظت کا جھاگ۔ اس پر طرہ یہ ہے
 کہ مرزا قادیانی تہذیب و اخلاق کا پیکر بھی ہیں اور صبر و تحمل کے مجسمہ بھی۔
 جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
 جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

الف.....

۳۲۰ خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۰	ایام الصلح ص ۸۴	اے زودرنج
۳۲۲ خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۲	ایام الصلح ص ۸۶	ان حاسد
۳۴۱ خزائن ج ۱۴ ص ۳۴۱	ایام الصلح ص ۱۰۳	اے بد قسمت، بد گمانو
۳۰۵ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ح	اے مردار خور مولویو
۳۰۵ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ح	اندھیرے کے کیڑو
۳۰۶ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۶	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲/ح	اندھے
۳۱۰ خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶	اے اندھو
۳۲۹ خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵	اے بد ذات
۳۲۹ خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵	اے خبیث
۳۳۰ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	اے پلیدو جال
۳۳۰ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	ان احمقو
۳۳۰ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	اے نادانو
۳۳۰ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	آنکھوں کے اندھو
۳۳۲ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۸	اسلام کے عار
۳۳۳ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	احمق
۳۳۴ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	اے نابکار
۳۴۷ خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۳	او میرے مخالف
۲۱ خزائن ج ۱۱ ص ۲۱	انجام آتھم ص ۱	اے بد ذات فرقہ
۵۹ خزائن ج ۱۱ ص ۵۹	انجام آتھم ص ۵۹/ح	اعدی الاعداء
۲۴۱ خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱	انجام آتھم ص ۲۴۱	امام المستکبرین
۲۵۲ خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲	انجام آتھم ص ۲۵۲	اعلیٰ
۲۵۲ خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲	انجام آتھم ص ۲۵۲	اغویٰ

خزائن ج ۱۱ ص ۲۶۵	انجام آتھم ص ۲۶۵	الانعام
خزائن ج ۵ ص ۳۰۸	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۸	استخوان فروش
خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۴۴	اے بد بخت اور بد قسمت قوم
خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۴۴	اے سست ایمانو
خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲	ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۶۵	الو
خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹	مواہب الرحمن ص ۱۳۸	الغوی
خزائن ج ۸ ص ۵	نور الحق ج ۱ ص ۳	ایمانی دیانت سے عاری
خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸	اعجاز احمدی ص ۷۶	اس فرومایہ
خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۹	اعجاز احمدی ص ۷۶	اے دیو
خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۰	الہدی التبصرہ ص ۱۶	ان شریوں
خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۱	الہدی التبصرہ ص ۱۶	آگ کے لادوٹوؤ
خزائن ج ۸ ص ۱۲۰	نور الحق ج ۱ ص ۸۹	اے دروغ گو
خزائن ج ۲۳ ص ۱۱	چشمہ معرفت ج ۱ ص ۳	ابلہ
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ح	اے مردار
مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۸	اشتہار انعامی ص ۱۳	اے احمق
مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹	اشتہار انعامی ص ۵/ح	اسلام کے دشمنو
خزائن ج ۹ ص ۲۹۴	ضیاء الحق ص ۴۶	ابولہب
خزائن ج ۸ ص ۳۰۳	اتمام الحجۃ ص ۲۳	اسلام کے عار
خزائن ج ۸ ص ۳۰۳	اتمام الحجۃ ص ۲۴	امام الفتن
خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱	ست بچن ص ۹	اول درجہ کا متکبر
خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳	ایام الصلح ص ۱۶۶	انسانوں سے بدتر پلیدتر
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	اسلام کے دشمن
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	اسلام کے بدنام کرنے والے

خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	اے بد بخت مفتریو
خزائن ج ۱۱ ص ۲۱	انجام آتھم ص ۲۱ / ح	اے ظالم
خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۴	انجام آتھم ص ۲۲۴	ایہا المکذ بون الضالون
خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱	انجام آتھم ص ۲۴۱	اے شیخ احقان
خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱	انجام آتھم ص ۲۵۱	ایہا الشیخ الضال
خزائن ج ۵ ص ۳۰۶	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۶	اے بد قسمت انسان
خزائن ج ۵ ص ۶۰۱	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۱	اول درجہ کے کاذب
خزائن ج ۵ ص ۶۰۸	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۸	اے اس زمانہ کے ننگ اسلام
خزائن ج ۵ ص ۶۰۸	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۸	اے کوتاہ نظر
خزائن ج ۳ ص ۱۰۵	ازالہ اوہام ج ۱ ص ۵	اے نفسانی
خزائن ج ۳ ص ۱۵۷	ازالہ اوہام ص ۱۱۷ / ح	اے خشک
خزائن ج ۲۱ ص ۱۶۶	ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۳	اے اندھے
خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۴	ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۵۶	اے دیوانہ
خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲	ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۶۵	اے دروغ آراستہ کرنے والے
خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲	مواہب الرحمن ص ۱۳۱	اے غبی
خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹	مواہب الرحمن ص ۱۳۸	اے مسکین
خزائن ج ۸ ص ۲	نور الحق ج ۱ ص ۳	انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور برہنہ
خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹	اعجاز احمدی ص ۵۷	اغوا کرنے والے محمد حسین
خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۳	الہدی والتبصرہ ص ۸	اکڑ باز
مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵	اے بے ایمانو
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۴ / ح	اندھے پادریوں

ب، پ.....

خزائن ج ۴ ص ۱۴۳	ایام الصلح ص ۱۶۵	پلید ملاؤں
خزائن ج ۴ ص ۱۴۴	ایام الصلح ص ۱۶۶	پلید جاہلوں
خزائن ج ۴ ص ۱۴۳	ایام الصلح ص ۱۶۵	پلید طبع مولوی
خزائن ج ۴ ص ۳۲۰	ایام الصلح ص ۸۴	بد اخلاقی اور بدظنی میں غرق ہونے والو
خزائن ج ۴ ص ۳۴۱	ایام الصلح ص ۱۰۳	بد قسمت بدگمانو
خزائن ج ۴ ص ۱۴۳	ایام الصلح ص ۱۶۶	بدتر
خزائن ج ۴ ص ۱۴۳	ایام الصلح ص ۱۶۶	پلید تر
خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴	پلید دل
خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۴	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۰	بے ایمانی بددیانتی
خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۱	بد بخت
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۶	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲/ح	بے وقوف اندھے
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۶	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲	بے ایمان اور اندھے
خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵	بد ذات
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	پلید دجال
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	بے نصیب
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	بے بہرہ
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	بدگوہری
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	بے وقوفوں
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	بندروں
خزائن ج ۱۱ ص ۵۹	انجام آتھم ص ۵۹/ح	باطل پرست بطلوی
خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱	انجام آتھم ص ۲۵۱	باطل

خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۶	بد ذات
خزائن ج ۵ ص ۳۰۱	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۱	بیہودہ
خزائن ج ۵ ص ۳۰۸	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۸	بلید آدمی
خزائن ج ۵ ص ۶۰۰	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۰	بے چارہ
خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۰	نزول المسح ص ۱۲	بد قسمت ایڈیٹر
خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۰	نزول المسح ص ۶۲	بے حیاء
خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۲	نزول المسح ص ۶۴	پاگل
خزائن ج ۳ ص ۱۵۷	ازالہ اوہام ص ۱۱ / ح	پر بدعت زاہد
خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۲	حقیقت الوحی ص ۲۱۲	بد معاشی، بد ذاتی، بے ایمانی
خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۴	بد گو
خزائن ج ۶ ص ۳۸۰	شہادت القرآن ص ۱۰	بدکار آدمی
خزائن ج ۸ ص ۴	نور الحق ص ۳ ج ۱	برہنہ
خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۰	اعجاز احمدی ص ۲۹	بھیڑیے
خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۴	اعجاز احمدی ص ۴۳	پینگ
خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸	اعجاز احمدی ص ۷۵	بچھو
خزائن ج ۲۰ ص ۴۰	تذکرۃ الشہادین ص ۳۸	بے حیاء
خزائن ج ۷ ص ۴۵	کرامات الصادقین ص ۳	بالکل جاہل
خزائن ج ۷ ص ۴۵	کرامات الصادقین ص ۳	بالکل بے بہرہ
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۴ / ح	پلیدوں
خزائن ج ۱۱ ص ۱۸	انجام آتھم ص ۱۸ / ح	بے باک اور بے شرم
خزائن ج ۱۱ ص ۳۶	انجام آتھم ص ۳۶	پلید فطرت
خزائن ج ۱۱ ص ۲۰۴	انجام آتھم ص ۲۰۴	بد اطوار
خزائن ج ۸ ص ۸۸	نور الحق ج ۱ ص ۶۴	بد خلق

بے ایمانو	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵/ح	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹
بے عزتوں	تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۸۲	مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۲۵
بخیل طبع	ضیاء الحق ص ۳۸	خزائن ج ۹ ص ۳۰۰
بد بخت	انجام آتھم ص ۲۸	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸
بڑا خبیث	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۰۷	خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۳
بخیلوں	اتمام الحجۃ ص ۲۶	خزائن ج ۸ ص ۳۰۶
بے راہ	حقیقت الوحی ص ۲۸۸	خزائن ج ۲۲ ص ۳۰۱
بے خوف	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۵۶	خزائن ج ۲۲ ص ۵۹۲

ت.....

تفقہ سے سخت بے بہرہ	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۸	خزائن ج ۵ ص ۳۰۸
تجھ سے زیادہ بد بخت کون	ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۵۷	خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۵
تو صبح کو الو کی طرح اندھا ہو جاتا ہے	ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۶۵	خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲
تو ملعون	اعجاز احمدی ص ۷۵	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸
تجھ پر ویل	اعجاز احمدی ص ۸۱	خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳
تکبر کا کیڑا	کرامات الصادقین ص ۲۱	خزائن ج ۷ ص ۶۳
تمہاری ایسی تیسی ہے	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵/ح	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۰
تکفیر کا بانی	دافع البلاء ص ۱۸	خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۸
تقویٰ و دیانت سے دور	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۳/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۷
تزویر و تلبیس	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲

ش.....

خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۵	اعجاز احمدی ص ۴۳	ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں
خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۳	اعجاز احمدی ص ۵۱	ثناء اللہ تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا

ج، ج.....

خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۴	ایام الصلح ص ۱۱۶	جاہل
خزائن ج ۲۱ ص ۱۲۹	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۰	چارپائے ہیں نہ آدمی
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸	جاہل سجادہ نشین
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸ / ح	جہلاء
خزائن ج ۱۱ ص ۲۸	انجام آتھم ص ۲۸	جھوٹے
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	جنگل کے وحشی
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	جھوٹا
خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱	انجام آتھم ص ۲۴۱	جارغوی
خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۴	انجام آتھم ص ۲۵۴	جاہلین
خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۶	نزول المسیح ص ۸	جانور
خزائن ج ۸ ص ۶۶	نورالحق ج ۱ ص ۲۸	جاہل مخالف
خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳	اعجاز احمدی ص ۸۱	جنگلوں کا غول
خزائن ج ۷ ص ۳۰۸	حما متہ البشریٰ ص ۱۴۲	چارپایوں درندوں
خزائن ج ۷ ص ۶۵	کرامات الصادقین ص ۲۳	چال باز
خزائن ج ۴ ص ۳۴۱	آسمانی فیصلہ ص ۳۱	جلد باز مولویوں
خزائن ج ۸ ص ۱۲۰	نورالحق ص ۸۹	جنگ جو
خزائن ج ۱۰ ص ۱۲	آریہ دھرم ص ۱۱	چوروں

خزائن ج ۹ ص ۲۹۶	ضیاء الحق ص ۲۸	جاہل اخبار نویس
خزائن ج ۸ ص ۳۰۶	اتمام الحجۃ ص ۲۶	چالاک حاسدوں
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	جھوٹ کا گوہ کھایا
خزائن ج ۵ ص ۴۰۲	آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۲	جاہلوں
خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۷	نزول امتح ص ۹	جھوٹ بولنے کا سرغنہ

ح.....

خزائن ج ۴ ص ۳۲۲	ایام الصلح ص ۸۶	حاسد
خزائن ج ۶ ص ۳۸۰	شہادۃ القرآن ص ۸۲	حرامی
خزائن ج ۹ ص ۳۲	انوار الاسلام ص ۳۰	حرام زادہ
خزائن ج ۶ ص ۳۸۳	شہادۃ القرآن ص ۸۷	حق پوش
خزائن ج ۹ ص ۱۳۱	اعجاز احمدی ص ۲۲	حیوانات
خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۳	الہدی والتبصرہ ص ۸	حاسدوں
خزائن ج ۸ ص ۸۸	نور الحق ج ۱ ص ۶۴	حریص
خزائن ج ۸ ص ۱۲۰	نور الحق ج ۱ ص ۸۹	حرص کے جنگل کے شیطان
خزائن ج ۸ ص ۱۲۴	نور الحق ج ۱ ص ۹۲	حرص کی وجہ سے مکار
خزائن ج ۹ ص ۳۱	انوار الاسلام ص ۳۰	حلال زادہ نہیں
خزائن ج ۵ ص ۶۰۰	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۰	حاطب اللیل
خزائن ج ۸ ص ۳۰۴	اتمام الحجۃ ص ۲۵	حق کے مخالف

خ.....

خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ح	خبیث طبع
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ح	خنزیر سے زیادہ پلید
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	خالی گدھے
خزائن ج ۳ ص ۱۰۵	ازالہ اوہام کلاں ج ۱ ص ۵	خشک زاہد

خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۰	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۴۲	خشک ملاؤں
خزائن ج ۶ ص ۳۸۲	شہادت القرآن ص ۸۶	خبیث نفس
خزائن ج ۶ ص ۳۸۱	شہادت القرآن ص ۸۵	خوف پسند
خزائن ج ۱۰ ص ۱۲	آریہ دھرم ص ۱۱	خیانت پیشہ
خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۸	خبیث طینت
خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳	ضمیمہ انجام آتھم ص ۹/ح	خبیث فرقہ
خزائن ج ۱۱ ص ۱۷	انجام آتھم ص ۱۷/ح	ختناسوں
خزائن ج ۸ ص ۸۷	نورالحق ج ۱ ص ۶۴	حسین ابن خنیس
خزائن ج ۸ ص ۱۶۳	نورالحق ج ۱ ص ۱۲۳	خراب عورتوں اور دجال کی نسل
خزائن ج ۹ ص ۲۵۹	ضیاء الحق ص ۱۱	خبیث النفس
خزائن ج ۹ ص ۲۷۸	ضیاء الحق ص ۳۰	خود غرض مولویوں
خزائن ج ۹ ص ۲۳	انوار الاسلام ص ۲۱	خبیث القلب
خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱	ست بچن ص ۹	خشک دماغ
خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳	ایام الصلح ص ۱۶۵	خدا کا ان مولویوں پر غضب ہوگا
خزائن ج ۸ ص ۳۰۴	اتمام الحجۃ ص ۲۵	خسر الدنیا والآخرۃ
خزائن ج ۲۲ ص ۵۹۵	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۵۶	خبیث فطرت
خزائن ج ۵ ص ۶۱۱	آئینہ کمالات اسلام ص ز	خشک معلم

و، ذ.....

خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳	ایام الصلح ص ۱۶۵	ذلیل
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ح	دل کے مجزوم
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	دشمن

خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	دجال
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	دشمن اللہ و رسول
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	ذلت کے سیاہ داغ
خزائن ج ۱۱ ص ۱۹۸	انجام آتھم ص ۱۹۸	دیانت و دین سے دور
خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱	انجام آتھم ص ۲۴۱	دشمن عقل و دانش
خزائن ج ۵ ص ۶۱۰	آئینہ کمالات اسلام ص ۵	دشمن دین
خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۰	نزول المسیح ص ۱۲	دروغ گو
خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۲	نزول المسیح ص ۶۴	دیوانہ
خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۱	براہین پنجم ص ۱۴۳	دنیا کے کیڑے
خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲	براہین پنجم ص ۱۴۴	دلوں کے اندھو
خزائن ج ۶ ص ۳۸۲	شہادت القرآن ص ۸۶	دروغ و غلو مخبر
خزائن ج ۶ ص ۳۸۳	شہادت القرآن ص ۸۷	دورگی اختیار کرنے والا
خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۹	اعجاز احمدی ص ۷۶	دیو
خزائن ج ۷ ص ۳۰۸	حماقتہ البشری ص ۱۴۲	درندوں
خزائن ج ۳ ص ۳۷۳	ازالہ اوہام کلاں ج ۲ ص ۵۱۰	دابتہ الارض
خزائن ج ۱۸ ص ۳۴۶	الہدی والتبصرہ ص ۹۶	ذناب
خزائن ج ۱۲ ص ۱۲۸	استفتاء ص ۲۰	دنیا کے کتے
خزائن ج ۱۲ ص ۱۳۵	استفتاء ص ۲۷ / ح	دشمن حق
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۴ / ح	ذریت شیطان
خزائن ج ۱۱ ص ۴۷	انجام آتھم ص ۴۷	دجال اکبر
خزائن ج ۸ ص ۱۲۰	نور الحق ج ۱ ص ۸۸	دشنام دہ
مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۸	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵ / ح	دل کے اندھے

مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵/ح	دجال کے ہمراہیوں
مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۲۵	تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۸۲	دیوثوں
خزائن ج ۹ ص ۲۸۵	ضیاء الحق ص ۳۷	دنیا پرست
خزائن ج ۹ ص ۲۹۱	ضیاء الحق ص ۴۲	دین فروش
خزائن ج ۹ ص ۲۹۶	ضیاء الحق ص ۴۸	دیوانے درندوں
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹	ذلت کی روسیاهی کے اندر غرق
خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۵	الہدی والتبصرہ ص ۱۱	درندہ طبع
خزائن ج ۱۱ ص ۲۰۴	انجام آتھم ص ۲۰۴	دجال فریبہ
خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲	ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۶۵	دروغ آ رستہ کرنے والے
مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۸	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵/ح	دل کے اندھے
خزائن ج ۱۱ ص ۲۰۶	انجام آتھم ص ۲۰۶	دجال کمینہ

ر، ز.....

خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۳	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۹/ح	ثاثر خا
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ح	زیادہ پلید
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	رئیس الدجالین
خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱	انجام آتھم ص ۲۴۱	رئیس المعتدین
خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱	انجام آتھم ص ۲۴۱	راس الغاوین
خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱	انجام آتھم ص ۲۵۱	رئیس المتصلفین
خزائن ج ۵ ص ۵۲۸	آئینہ کمالات اسلام ص ۵۲۸	رہنڈیوں کی اولاد

خزائن ج ۵ ص ۵۹۹	آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۹	رئیس المتکبرین
خزائن ج ۴ ص ۳۲۰	ایام ایلح ص ۸۴	زودرنج
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	زمانہ کے ظالم
خزائن ج ۵ ص ۲۱۶	آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱۶ / ح	زمانہ کے بدذات
خزائن ج ۵ ص ۱۱۱	آئینہ کمالات اسلام ص ۱۱۱	رسول اللہ کے دشمن
خزائن ج ۵ ص ۶۰۸	آئینہ کمالات اسلام ص و	زمانہ کے ننگ اسلام
خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۵	براہین ج ۵ ص ۱۵۷	زیادہ بد بخت
خزائن ج ۱۲ ص ۱۰۸	ضمیمہ استغنا ص ۲	روحانیت سے بے بہرہ

س، ش.....

خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴	شیطانوں
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸ / ح	شتر مرغ
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸ / ح	شیاطین الانس
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	سوروں
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	سیاہ داغ
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۷	شریر
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	سیاہ دل
خزائن ج ۱۱ ص ۱۹۸	انجام آتھم ص ۱۹۸	شیخ نجدی
خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۹	انجام آتھم ص ۲۲۹	سگان قبیلہ
خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱	انجام آتھم ص ۲۴۱	شیخ احمقان
خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱	انجام آتھم ص ۲۵۱	شیخ الضال
خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱	انجام آتھم ص ۲۵۱	سلطان المتکبرین
خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲	انجام آتھم ص ۲۵۲	شقی

خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲	انجام آتھم ص ۲۵۳	سفہاء
خزائن ج ۵ ص ۲۹۵	آئینہ کمالات اسلام ص ۲۹۵	شغال
خزائن ج ۵ ص ۳۰۱	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۱	شیطنت کی بدبو
خزائن ج ۵ ص ۳۰۴	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۴	سفلہ پن
خزائن ج ۵ ص ۳۰۶	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۶	شیخ نامہ سیاہ
خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۴	سفہوں کا نطفہ
خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۵	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۲۸ / ح	شریر
خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۱۱	سخت دل ظالم
خزائن ج ۸ ص ۳۲	نورالحق ج ۱ ص ۲۳	سانپوں
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	سادہ لوح
خزائن ج ۳ ص ۳۷۳	ازالہ اوہام ص ۵۰۹	سخت جاہل
خزائن ج ۳ ص ۳۷۳	ازالہ اوہام ص ۵۰۹	سخت نادان
خزائن ج ۳ ص ۳۷۳	ازالہ اوہام ص ۵۰۹	سخت نالائق
خزائن ج ۷ ص ۶۹	کرامات الصادقین ص ۲۷	شیخ مضل
خزائن ج ۷ ص ۷۲	کرامات الصادقین ص ۳۰	شیخ مزور
خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۵	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۰	شیخی باز
خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۸	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۳	سفلہ دشمن
خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۰	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۶	شریوں
خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۲	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۸	سفلہ دشمنوں
خزائن ج ۱۱ ص ۹	انجام آتھم ص ۹	شریر بھیڑیے
خزائن ج ۸ ص ۹۶	نورالحق ج ۱ ص ۷۲	سفہ
خزائن ج ۸ ص ۱۳۲	نورالحق ج ۱ ص ۹۹	شرابیوں
خزائن ج ۹ ص ۲۶	انوار الاسلام ص ۲۵	سخت دل مولویونیشیو

خزائن ج ۹ ص ۴۰	انوار الاسلام ص ۳۹	شیخ چلی کے بڑے بھائی
خزائن ج ۹ ص ۲۹۱	ضیاء الحق ص ۴۳	شریر مولویو
خزائن ج ۱۱ ص ۲۴	انجام آتھم ص ۲۴/ح	سخت ذلیل
خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱	انجام آتھم ص ۲۴۱	شیخ ضال بطالوی
خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۴	نزول المسیح ص ۶۶	سخت دروغ گو
خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۴۴	سست ایمانو
خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸	اعجاز احمدی ص ۷۶	شیخ الضالانہ
خزائن ج ۷ ص ۶۵	کرامات الصادقین ص ۲۳	شیخ چال باز
خزائن ج ۸ ص ۳۰۴	اتمام الحجۃ ص ۲۵	سوادالوجہ فی الدارین (دنیا آخرت میں روسیاء)
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۶	ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۲	سڑے گلے مردہ
خزائن ج ۱۱ ص ۹	انجام آتھم ص ۹	سخت بد ذات
خزائن ج ۱۱ ص ۱۸	انجام آتھم ص ۱۸/ح	سخت بے باک
خزائن ج ۹ ص ۱۰	انوار الاسلام ص ۱۰	سودائی
خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۹	نزول المسیح ص ۱۱	شیاطین
خزائن ج ۲۲ ص ۵۹۴	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۵۶	سخت دل قوم
خزائن ج ۱۰ ص ۳۱	آریہ دھرم ص ۲۶	شریر النفس
خزائن ج ۱۰ ص ۳۴	آریہ دھرم ص ۲۹	شریر پنڈت

ص، ض.....

خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱	انجام آتھم ص ۲۴۱	ضال بطالوی
خزائن ج ۸ ص ۹۶	نور الحق ج ۱ ص ۷۲	ضال
خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۴	حقیقت الوحی ص ۳۱۱	ضالیت پیشہ
خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۶	ایام الصلح ص ۸۹/ح	صریح بے ایمانی

ط، ظ.....

خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۸	دافع البلاء ص ۱۸	ظالم طبع
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۸	ظالم
خزائن ج ۱۱ ص ۲۱	انجام آتھم ص ۲۱ / ح	ظالم مولویو
خزائن ج ۲۱ ص ۱۸۲	براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۷	ظالم معترض
خزائن ج ۱۲ ص ۱۴۸	استفتاء ص ۲۰	ظالموں
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۳ / ح	طوائف
خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۶	نزول المسیح ص ۸	ظالم طبع مخالفوں

ع، غ.....

خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	عبدالشیطان
خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۲	انجام آتھم ص ۲۲۴	غالون
خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۰	انجام آتھم ص ۲۳۰	غوی فی البطالتہ
خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۴	انجام آتھم ص ۲۵۴	غاوین
خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲	انجام آتھم ص ۲۵۲	غول
خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۳	غبی
خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۱۵	عجب ناداں
خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۷	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۴۹ / ح	عجیب بے حیا
خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۰	اعجاز احمدی ص ۷۷	غدار زمانہ
خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۶	اعجاز احمدی ص ۸۳	عورتوں کے عار
خزائن ج ۷ ص ۱۵۲	کرامات الصادقین ص و	غول البراری
مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۹	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۱۲	عدو اللہ

خزائن ج ۹ ص ۲۹۱	ضیاء الحق ص ۴۳	غزنی کے ناپاک سکھو
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	عبدالحق کا منہ کالا
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	غزنویوں کی جماعت پر لعنت
خزائن ج ۵ ص ۳۰۸	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۸	علم اور درایت اور تفقہ سے سخت بے بہرہ

ف، ق.....

خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸	فقیری اور مولویت کے شتر مرغ
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۶	فرعون
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	فمت یا عبدالشیطان
خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵	تنہ حقیقت الوحی ص ۱۴	فاسق آدمی
خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۰	اعجاز احمدی ص ۴۸	فریبی
خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸	اعجاز احمدی ص ۷۶	فرومایہ
خزائن ج ۱۱ ص ۱۷	انجام آتھم ص ۱۷/ح	قوم کے خناسوں
خزائن ج ۸ ص ۳۰۳	اتمام الحجۃ ص ۲۳	فنڈ انگیز

ک، گ.....

خزائن ج ۱۴ ص ۳۱۶	ایام الصلح ص ۸۰	کوٹاہ اندیش علماء
خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵	گندے اخبار نویس
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ح	گندی روجو
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ح	کیڑو
خزائن ج ۱۲ ص ۱۲۸	استفتاء ص ۲۰	کتے
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	گدھے
خزائن ج ۱۱ ص ۵۹	انجام آتھم ص ۵۹/ح	کذاب

خزائن ج ۵ ص ۳۰۱	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۱	کج طبع
خزائن ج ۵ ص ۶۰۰	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۰	گرفتار عجب دیندار
خزائن ج ۵ ص ۶۰۸	آئینہ کمالات اسلام ص د	کوئی نظر مولوی
خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۴	نزول مسیح ص ۶۶	کوڑ مغزی
خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۱۵	گمراہ
خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۵	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۲۸ / ح	کذاب
خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۰	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۵۲	گدھوں
خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۶۵	کیڑا
خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۶	چشمہ معرفت ج ۲ ص ۳۲۱	کینہ ور
خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۶	چشمہ معرفت ص ۳۲۱	گندہ زبان
خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲	مواہب الرحمن ص ۱۳۱	گرگ
خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲	مواہب الرحمن ص ۱۳۱	کینگی
خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۶	اعجاز احمدی ص ۱۸	کم سمجھ
خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۵	اعجاز احمدی ص ۴۳	کرگس
خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹	اعجاز احمدی ص ۵۷	گندہ پانی
خزائن ج ۷ ص ۴۸	کرامات الصادقین ص ۶	کجدل
خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۲	الہدی والتبصرہ ص ۱۸	کمینوں
خزائن ج ۱۱ ص ۲۰۶	انجام آتھم ص ۲۰۶	کمینہ
خزائن ج ۸ ص ۱۲۰	نور الحق ج ۱ ص ۸۹	گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان
خزائن ج ۱۰ ص ۴۷	آریہ دھرم ص ۴۲	کمینہ طبع
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۹	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵	کتوں
خزائن ج ۱۱ ص ۲۶۵	انجام آتھم ص ۲۶۵	کالاتعام

خزائن ج ۵ ص ۶۰۱	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۱	کاذب
خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۳	حقیقت الوحی ص ۳۱۰ / ح	گمراہ

ل، م،

خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۶	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۲	مغرور فقراء
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱ / ح	مردار خور
خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶	مولوی جاہل
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	مولویت کو بدنام کرنے والے
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	منخوس چہروں
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	منفتر پو
خزائن ج ۱۱ ص ۴۹	انجام آتھم ص ۴۹	منافق مولوی
خزائن ج ۱۱ ص ۶۹	انجام آتھم ص ۶۹	مولویان خشک
خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱	انجام آتھم ص ۲۴۱	متکبرین
خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱	انجام آتھم ص ۲۴۱	معتدین
خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲	انجام آتھم ص ۲۵۲	ملعونین
خزائن ج ۵ ص ۴۰۲	آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۲	مخنثوں
خزائن ج ۵ ص ۵۹۸	آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۸	معلم المکوت
خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۰	نزول مسیح ص ۱۲	مفتری
خزائن ج ۱۸ ص ۶۰۲	نزول مسیح ص ۲۲۲	مردار
خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵	تمہ حقیقت الوحی ص ۱۴	لٹیموں
خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵	تمہ حقیقت الوحی ص ۱۴	ملعون
خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵	تمہ حقیقت الوحی ص ۱۴	مفسد
خزائن ج ۲۱ ص ۱۸۲	ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۷	متعصب نادان
خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵	ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۱	مفتری نابکار

خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۷	ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۳۹	لاف و گزاف کے بیٹے
خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۵	تحفہ گولڈ ویہ ص ۷/ح	متعفن
خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹	مواہب الرحمن ص ۱۳۸	مسکین
خزائن ج ۸ ص ۳۲	نورالحق ج ۱ ص ۲۳	مارسیرت
خزائن ج ۸ ص ۷۳	نورالحق ج ۱ ص ۵۳	مضل جماعت
خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۵	اعجاز احمدی ص ۲۳	چھپر
خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹	اعجاز احمدی ص ۵۷	مٹی سیاہ
خزائن ج ۷ ص ۲۸	کرامات الصادقین ص ۶	متعصب
خزائن ج ۷ ص ۶۷	کرامات الصادقین ص ۲۵	متکبر مولویوں
خزائن ج ۷ ص ۶۹	کرامات الصادقین ص ۲۷	مضل
خزائن ج ۷ ص ۷۲	کرامات الصادقین ص ۳۰	مزور
خزائن ج ۴ ص ۳۲۲	آسمانی فیصلہ ص ۳۲	مگس طینت مولویوں
خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۱	الہدی والتبصرہ ص ۱۶	لا دوٹوؤں
خزائن ج ۱۲ ص ۱۲۸	استفتاء ص ۲۰	مخبوط الحواس
خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳	ضمیمہ انجام آتھم ص ۹/ح	مردہ پرست
خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳	ضمیمہ انجام آتھم ص ۹/ح	مردار
خزائن ج ۸ ص ۱۲۲	نورالحق ص ۹۲	مکار
خزائن ج ۸ ص ۱۳۲	نورالحق ص ۱۰۱	معدول
خزائن ج ۷ ص ۲۵	کرامات الصادقین ص ۳	ناقص الفہم
خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۰	ست بچن ص ۸	ناحق شناس
خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱	ست بچن ص ۹	موٹی سمجھ

خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳	ایام الصلح ص ۱۶۶	مولوی تمام روئے زمین کے انسانوں سے بدتر اور پلیدتر
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	مخالفوں کا منہ کالا
خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۲	انجام آتھم ص ۲۸/ح	مولویوں کی ذلت
خزائن ج ۱۱ ص ۲۴	انجام آتھم ص ۲۴/ح	مولوی سخت ذلیل
خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۴	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲۴	مکذوبوں
خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۴	منحوس
خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱	تمتہ حقیقت الوحی ص ۱۱۵	مغرور
خزائن ج ۳ ص ۴۲۲	ازالہ ص ۵۹۶	معمولی انسان
خزائن ج ۴ ص ۳۲۲	آسمانی فیصلہ ص ۱۴	مجنون درندہ
خزائن ج ۴ ص ۳۴۱	آسمانی فیصلہ ص ۳۱	محبوب مولوی

.....ن

خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۵	ایام الصلح ص ۱۱۷	نادان علماء
خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳	ایام الصلح ص ۱۶۵	ناپاک طبع
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ح	نااہل
خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۳	نا سمجھ
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	نا بکار
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	نادان
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۱	نا بینا علماء
خزائن ج ۱۱ ص ۲۰	انجام آتھم ص ۲۰/ح	نادان بطالوی
خزائن ج ۱۱ ص ۲۴	انجام آتھم ص ۲۴/ح	نالائق
خزائن ج ۱۱ ص ۲۴	انجام آتھم ص ۲۴/ح	نفاق زدہ
خزائن ج ۱۱ ص ۴۵	انجام آتھم ص ۴۵	نالائق نذیر حسین

خزائن ج ۵ ص ۶۰۰	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۰	نیم ملا
خزائن ج ۵ ص ۶۰۸	آئینہ کمالات اسلام ص ۷	نگ اسلام
خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۶	نزول المسیح ص ۸	نجاست خور
خزائن ج ۳ ص ۱۰۵	ازالہ اوہام ج ۱ ص ۵	نفسانی مولویو
خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۵	مقدمہ چشمہ مسیحی ص ب	ناواقف
خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۹	مقدمہ چشمہ مسیحی ص ۷۵	نادانوں
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲ حاشیہ	نابکاروں
مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵	نیم عیسائیو
مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۲۵	تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۸	ناخدا ترس
خزائن ج ۹ ص ۲۷	انوار اسلام ص ۲۶ / ح	نادان ہندو زادہ
خزائن ج ۹ ص ۲۹۸	ضیاء الحق ص ۵۰	نہایت پلید طبع
خزائن ج ۱۱ ص ۴۵	انجام آتھم ص ۴۵	ناسعدت مند شاگرد محمد حسین
خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۱	ست بچن ص ۱۹	نابینا
خزائن ج ۵ ص ۶۱۱	آئینہ کمالات اسلام ص ز	نذیر حسین خشک معلم
خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۵	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۲۰	نادان صحابی
خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۳	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۴۵	نادان قوم
خزائن ج ۹ ص ۵۰	انوار الاسلام ص ۴۸	ناقص العقل چیلوں
خزائن ج ۹ ص ۲۸۵	ضیاء الحق ص ۳۷	نالائق چیلوں
خزائن ج ۸ ص ۳۰۱	اتمام الحجۃ ص ۲۲	نادان غمی
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۳ / ح	نپاک فرقہ
خزائن ج ۱۱ ص ۲	انجام آتھم ص ۲	نادان پادریوں
خزائن ج ۵ ص ۴۳	آئینہ کمالات اسلام ص ۴۳	نالائق متعصب

.....۵۷۹

خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵	وہ گندے اخبار نویس
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	وہ گدھا ہے نہ انسان
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	وحشی
خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	وہ بذات
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۶	ہامان
خزائن ج ۱۱ ص ۵۹	انجام آتھم ص ۵۹ / ح	ہندو زادہ
خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۴	اعجاز احمدی ص ۴۳	ہوا و ہوس کا بیٹا
خزائن ج ۸ ص ۹۶	نورالحق ج ۱ ص ۷۲	واشی
خزائن ج ۸ ص ۱۳۴	نورالحق ج ۱ ص ۱۰۱	والغی المعذول
خزائن ج ۹ ص ۳۱	انوار اسلام ص ۳۰	ولد الحرام
مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۷	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۱۰	ہزار لعنت کا رسہ
خزائن ج ۹ ص ۳۱	انوار اسلام ص ۲۹	ولد الحلال نہیں
خزائن ج ۹ ص ۴۰	انوار اسلام ص ۳۸	واہ رے شیخ چلی کے بڑے بھائی
مجموعہ اشتہار ج ۲ ص ۷۶	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۱۰	ہٹ دھرم
خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱	انجام آتھم ص ۲۵۱	والد جال البطل
مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۶	اشتہار انعامی ۴ ہزار ص ۱۰	آنکھوں کے اندھے
خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲	مواہب الرحمن ص ۱۳۱	ہمچو گرگ
خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹	مواہب الرحمن ص ۱۳۸	ہمچو جین

.....۵

خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۷	ضمیمہ انجام آتھم ص ۳	یہودی صفت
------------------	----------------------	-----------

خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۳	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۹ / ح	یا وہ گوہ
خزائن ج ۱۱ ص ۲۴	انجام آتھم ص ۲۴ / ح	یہودی سیرت
خزائن ج ۶ ص ۳۸۳	شہادت القرآن ص ۸۷	یہ شخص منافق
خزائن ج ۶ ص ۳۸۱	شہادت القرآن ص ۸۵	یہ نادان خون پسند
خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۱	اعجاز احمدی ص ۲۲	یہ لوگ حیوانات
خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵	یہودی
خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸	اعجاز احمدی ص ۷۶	یا شیخ الضالۃ
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۴ / ح	یک چشم
خزائن ج ۲۳ ص ۸۶	چشمہ معرفت ج ۱ ص ۷۸ / ح	یا جوج ماجوج اور دجال یورپین قوموں
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸ / ح	یہ جہلاء
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱ / ح	یہودیت کا خمیر
خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱ / ح	یہ دل کے مجزوم
خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۰	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶	یہ سب مولوی جاہل
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۱	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۷	یہ شریر
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	یہ سیاہ دل
خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	یہ جاہل
خزائن ج ۱۱ ص ۴۹	انجام آتھم ص ۴۹	یہ منافق
خزائن ج ۷ ص ۱۵۲	کرامات الصادقین ص د	یا غول البراری!

ناظرین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیسی کھری کھری، نئی نئی، کوری کوری تراشیدہ کوفتہ نہ بیختہ دورنگی، چورنگی، سہ رنگی، پنج رنگی ہفت رنگی گالیوں فحش کلامیوں سے مسلمانوں اور ان مقدس علماء کرام کی تواضع کی گئی ہے۔ جن کا مرتبہ انبیاء بنی اسرائیل کے جیسا امت و ملت کے اساطین و اکابر ہیں اور لطف یہ کہ یہ یا وہ گویاں و ژاژ خائیاں اس شخص سے برآمد ہوئی ہیں۔ جو

بقول خود رسول بھی تھے اور نبی بھی اور مسیح زمان بھی تھے۔ وکلیم خدا بھی، مجتبیٰ بھی تھے، مصطفیٰ بھی، مصدر لطف و کرم بھی تھے، و مخزن تہذیب و اخلاق بھی۔ غرض یہ کہ آپ سب کچھ بھی تھے اور کچھ بھی نہیں اور قادیان کے خانہ ساز پیغمبر کے ان اخلاقی نمونوں، اصلاحی نتیجوں، مسیحائی چٹکوں سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قادیان کے پیغمبر کس ظرف کے مالک تھے اور کس شرافت کے حامل اور کیسی زرفشاں آپ کی نبوت تھی اور کیسی در انداز مسیحیت اور کس درجہ کے آپ مجدد تھے اور کس انداز کے مہدی۔ کیونکہ خود ہی فرماتے ہیں کہ: ”جس طرح گندے کنوئیں کے پانی کے ایک قطرہ سے اس کے تمام کثافت ثابت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ان کے گندے خیالات اپنے برے نمونہ سے پہچانے جاتے ہیں۔“

(ازالہ اوہام ص ۴۳۲، خزائن ج ۳ ص ۳۲۹)

اور لطف بر بالائے لطف یہ کہ مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ: ”جو کچھ میں کہتا ہوں وہ منجانب اللہ ہوتا ہے اور میری ہر بات وحی الہی سے رنگین ہوتی ہے۔“ جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔

.....۱ ”اپنا کلام اس (مرزا قادیانی) کے منہ میں ڈالوں گا۔“

(براہین احمدیہ ج ۵ ص ۳، خزائن ج ۲ ص ۴)

.....۲ ”یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں (مرزا قادیانی) خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پر دازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں۔ کیونکہ جب میں عربی اردو میں لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔“

(نزل المسیح ص ۵۶، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۴)

.....۳ ”جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔“

.....۴ ”اس عاجز کا اپنے ذاتی تجربے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ لافصل ماہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے..... اور انوار دائمی اور استعانت دائمی اور محبت دائمی اور عصمت دائمی اور برکات دائمی کا یہ سبب ہوتا ہے کہ روح القدس ہمیشہ اور ہر وقت ان کے ساتھ ہوتا ہے۔“

(دافع الوسواس ص ۹۳، ۹۴، خزائن ج ۵ ص ۵۵ ایضاً)

ان حوالہ جات سے یہ معلوم ہوا کہ قادیانی رسول نے اپنی ان فحش کلامیوں، گالیوں، بدگوئیوں کو معاذ اللہ وحی الہی میں رنگ کر اور روح القدس کی امداد و استعانت سے اس میں انوار و برکات بھر کر علماء کرام و مسلمانان عالم کے سامنے پیش کیا ہے۔ لیکن امت مسلمہ نے ان ناپاک

چیزوں کی کچھ قدر و منزلت نہ کی بجز اس کے کہ ان گالیوں کے حق ایجاد کا ثواب مرزا قادیانی کی روح کو بخش دیتی ہے البتہ امت مرزانیہ سے یہ امید ہے کہ وہ اپنے پیغمبر اعظم کی ان پیغمبرانہ گالیوں و پاک و مطہر گندگیوں اور معاذ اللہ وحی الہی والہام خدائی سے دھلی ہوئی غلاظتوں کو اپنے لئے حرز جان بنائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ ان گالیوں و یا وہ گوئیوں کو دیکھ کر مرزا قادیانی کی خانہ ساز انگریزی نبوت و دیسی مسیحیت بازاری مجددیت پر وہی لوگ ایمان لے آئیں گے۔ جو عقل و خرد سے محروم اور دانش و حکمت سے بے نصیب رشد و ہدایت سے تہی دست ہیں۔ لیکن شقاوتوں و بد بختیوں سے مالا مال اور بد اخلاقیوں و بد گوئیوں سے لبریز ہیں۔ لیکن ایک حد تک مرزا قادیانی بھی اس قسم کے اخلاقی گناہوں کے ارتکاب پر اس وجہ سے مجبور تھے کہ: ”ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے۔ جو اس کے اندر ہے۔“ (چشمہ معرفت ص ۱، خزائن ج ۲۳ ص ۹)

.....۱ البتہ غلمدیت اپنے غلمدی نبی کی انگلشی نبوت و مصنوعی عصمت کو برقرار رکھنے کے لئے یہ کہتی ہے کہ مرزا قادیانی نے جس قدر گالیاں اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمائی ہیں۔ یہ حقیقت میں اسلامی علماء کی گالیوں و گستاخیوں کے جواب میں ہیں۔ لہذا عوض معاوضہ راگلہ ندر کا صحیح نقشہ پیش کیا گیا۔ اگر اس کو بالفرض تسلیم بھی کر لیا جائے تو کسی طرح سے بھی مرزا قادیانی کے ان اخلاقی باقیات الصالحات کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ: ”بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دونہ قول سے نہ فعل سے۔“ (نسیم دعوت ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۵)

.....۲ گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

(دافع الوسواس ص ۲۲۵، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

.....۳ ”خبردار ہونفسانیت تم پر غالب نہ آوئے ہر ایک سختی کی برداشت کرو ہر

ایک گالی کا نرمی سے جواب دو۔“ (نسیم دعوت ص ۳، خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۴)

.....۴ کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ (کشتی نوح ص ۱۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱)

اس لئے مرزا قادیانی کا ان اقوال و دعاوی کی موجودگی میں کسی طرح سے علمائے

اسلام کے سخت الفاظ کے جواب میں سخت و سوقیانہ الفاظ کہنا جائز نہیں تھا۔ کیونکہ فرماتے ہیں:

.....۱ ”غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شری

اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔“ (آریہ دھرم ص ۱۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۳)

.....۲ ”گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔“

(ست بیچن ص ۲۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۳)

.....۳ ”گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔“

(ضمیمہربعین نمبر ۴، ۵، خزائن ج ۱ ص ۲۷۱)

.....۴ ”ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا اس کی چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ

کاٹ کھایا؟۔ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے کت پن نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کت پن کی مثال لازم آئے گی۔“

(تقریر مرزا در جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء، ملفوظات ج ۱ ص ۱۰۳)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اگرچہ عیسائیوں نے اپنی نادانی و جہالت سے حضرت رسول ﷺ کی شان مبارک میں نہایت مکروہ و سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مگر میں نے اپنی فطری حیاء و اخلاق سے ہر ایک تلخ زبانی و بدگوئی سے اعراض کیا اور عیسائیوں کے خلاف کوئی سخت لفظ نہیں کہا سنئے فرماتے ہیں کہ: ”عیسائیوں کی کتاب امہات المؤمنین نے دلوں میں سخت اشتعال پیدا کیا ہے..... اور دل دکھانے والی گالیاں ہمارے پیغمبر ﷺ کو دی گئیں۔ ہمارا حق تھا کہ ہم مدافعت کے طور پر سختی کا سختی سے جواب دیتے۔ لیکن ہم نے محض اس حیاء کے تقاضا سے جو مومن کی صفت لازمی ہے ہر ایک تلخ زبانی سے اعراض کیا۔“

(ٹائٹل ایام اصلاح، خزائن ج ۱ ص ۲۲۱)

جب مرزا قادیانی محض اپنی فطری حیاء و غیرت سے حضور ﷺ کو گالیاں دینے والوں کو مدافعت طور پر بھی سخت الفاظ نہیں کہے تو پھر عام مسلمانوں و علماء اسلام کے حق میں حیاء جیسی صفت لازمی سے عریاں ہو کر کیوں سخت و دلخراش الفاظ استعمال کئے کیا اس لئے کہ: ”بے حیاء کا منہ نہیں بند کیا جاسکتا ہے۔“

(ملخصاً انجام آتھم ص ۲۹ حاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۱۱۱ ایضاً)

مرزا قادیانی کے ان پیغمبرانہ اخلاق مجددانہ شرافت کے نتیجوں و نمونوں کو جو کتاب ہذا کے اوراق میں پھیلے ہوئے ہیں۔ دیکھ کر مرزا قادیانی کے متعلق نہ میں خود کوئی رائے قائم کرتا ہوں اور نہ ناظرین کتاب کو اس امر کی تکلیف دوں گا۔ بلکہ اس معاملہ میں بھی خود مرزا قادیانی ہی کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ:

.....۱ ”تجربہ بھی شہادت دیتا ہے کہ ایسے بد زبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا کی غیرت اس کے ان پیاروں کے آخر کوئی کام دکھلا دیتی ہے۔ پس اپنی زبان کی چھری سے کوئی اور بدتر چھری نہیں۔“ (خاتمہ چشمہ معرفت ص ۱۵، خزائن ج ۲۳ ص ۳۸۶)

.....۲ ”جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا اور نفس سرکش کا بندہ ہو کر بدزبانی کرتا ہے اور شرارت کے منصوبے جوڑتا ہے وہ ناپاک ہے۔ اس کو کبھی خدا کی طرف راہ نہیں ملتی اور نہ کبھی حکمت اور حق کی بات اس کے منہ پر جاری ہوتی ہے۔“

(نسیم دعوت ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۵)

.....۳ ”یاد رکھو کہ ہر ایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے۔ بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انداز ہوتا ہے۔ بجز اس کے اور کچھ نہیں۔“ (حوالہ مذکور)

معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی بقول خود ان اخلاقی گناہوں کی وجہ سے اس لائق بھی نہ تھے کہ مہذب و شریف انسانوں کے صف میں کھڑے ہو سکیں۔ چہ جائے کہ وہ نبوت کے جلیل القدر عہدہ پر مامور ہوں اور وہ خود اپنی زبان کی بدتر چھری سے اس قدر مجروح و زخمی ہو چکے تھے کہ: خود کردہ راعلا بے نیست“ کے علاوہ مرہم و پٹی کے باوجود بھی اندمال زخم کی کوئی توقع نہیں تھی۔

گل و پچیں کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر

تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

افسوس کہ گالیاں دینے والا، و بائیں پھیلانے والا، بد دعائیں کرنے والا، مسیح آیا اور گندگیوں و غلاظتوں سے بھر ہوا لٹریچر اپنے لئے باقیات السیات بنا کر اور اپنی زبان کا ہرا بھر زخم لئے ہوئے پیوند زمین ہو گیا۔

مرزا قادیانی نے سچ کہا ہے کہ:

بدتر ہر ایک بد سے ہے جو بد زبان ہے

جس دل میں ہے نجاست بیت الخلاء وہی ہے

(درمبین ص ۸۲)

مرزا قادیانی کے ان اخلاقِ حسنہ کے ہوتے ہوئے بھی ان کے نمک خوار اس طرح حق نمک ادا کرتے ہیں۔ ”انک لعلیٰ خلق عظیم“ راقم مضمون ہذا (سردار مصباح الدین قادیانی) کے ذوق کے مطابق ”حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے عظیم الشان معجزات میں سے

ایک معجزہ حضور کے اخلاق کا بھی ہے۔ جس بلند پایہ اخلاق کا آپ سے ظہور ہوا اس کی مثال سوائے آپ کے متبوع و مقتدی، حضرت محمد ﷺ کی ذات بابرکات کے دنیا کے کسی انسان کی زندگی میں نہیں ملتی۔ (ذکر حبیب از مصباح الدین قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء).....

مسٹر اکبر مسیح مشہور عیسائی مصنف اپنی کتاب ضربت عیسوی کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ: ”جن لوگوں کو ضرورتاً مرزاجی کی تصانیف پڑھنے کا ناگوار اتفاق ہوا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ مناظرہ میں فحش بیانی سخت کلامی بدزبانی بلکہ گالی کو سننے کا مرزاجی نے سرکار سے ٹھیکہ لے لیا ہے۔ آپ اس فن کے جگت استاد مانے جاتے ہیں۔ ہر مذہب کے بزرگوں کو ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ آپ دست و زبان سے کسی مؤمن کو امان نہیں بلکہ حق تو یہ ہے کہ آپ ہی کی انشاء پر دازی سے گبر و مسلمان کا چلن بگڑا۔“

۲..... مولوی چراغ دین جموی جو مرزا قادیانی کے دام فریب میں پھنس کر نکل آئے تھے۔ لکھتے ہیں کہ: ”ہندوستان میں جو شخص دینی مباحثہ میں اپنی بدزبانی اور دریدہ دہنی بلکہ فحش کلامی کے لئے شہر آفاق ہوا۔ جس کی نسبت اہل الرائے کی یہ مستقل رائے ہے کہ دینی مناظرہ میں گندگی اور خباثت کے چلن کو اس نے رواج دیا۔ جو اس فن کا استاد اور موجد ہے۔ وہ مرزا قادیانی ہے۔“

(رسالہ تجلی ۱۹۲۷ء، از کفریات مرزا ص ۲۹)

یہ مخالف اور موافق کی رائیں ہیں۔ لیکن اخلاق مرزا قادیانی کا نمونہ آپ کے سامنے ہے۔ جس سے آپ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ کیا ایسے ہی تھے۔ جیسے کہ ان کو ان کے نمک خوار مرید کہتے ہیں:

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مرزائیوں کے لئے مشعل راہ ہدایت بنائیں۔ تاکہ وہ ایک بدگو، بدزبان کا دامن چھوڑ کر حضرت خاتم النبیین رحمۃ للعالمین ﷺ کے نور فگن سایہ رحمت میں آجائیں اور اللہ تعالیٰ ان گندم نما جو فروشوں کے مکرو فریب دجل و کید سے تمام مسلمانان عالم کو محفوظ رکھے۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین! فقط

خادم السلام!

نور محمد مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۲۰ / یقعدہ ۱۳۵۳ھ، ۲۵ / فروری ۱۹۳۵ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
میں آتشوری سبھی ہوں، مسیو سے بعد کوئی نہی نہیں۔

کرشن قادیانی آریہ تھے یا عیسائی؟

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوریؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

مقدمہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم .

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى . اما بعد!

برادران اسلام! جماعت مرزائیہ نے ۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء کو اہل ہنود میں یوم تبلیغ مقرر کیا تھا۔ اس سلسلے میں ہماری طرف سے ایک ٹریکٹ بعنوان ”کرشن قادیانی آریہ تھے“ شائع ہوا تھا۔ جس میں نہایت صراحت سے مولانا مولوی نور محمد خان صاحب مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر العلوم نے ثابت کیا تھا کہ حقیقتاً قادیان کے بروزی نبی آریہ تھے اور یہ سب کچھ مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ کی کتب سے ثابت کیا گیا تھا۔ جو کچھ انہوں نے آریہ مذہب اور ویدوں کے متعلق لکھا ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ قادیانی مہاشے ہمارے مشکور ہوتے۔ بالعکس اس کے دو ماہ کے بعد اپنی شوریدہ سری اور مخبوط الحواسی کے ثبوت میں ہمارے رسالہ کا جواب معاندانہ طرز میں ایک خود رو وجود یعنی ضیاع الحق نے اپنی بے کار کوشش، بے علمی کی وجہ سے مرزائیت کا فریب طشت از بام کیا اور جماعت مرزا جواب ضیاع کو اپنی ہدایت کا سرمایہ بے مایہ سمجھی۔ جس کے پہلے صفحہ پر مرزا قادیانی کی ایک نظم لکھی گئی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ مؤلف رسالہ نے مرزا قادیانی کی یہ مقدس نظم نہیں دیکھی۔ جو مرزا قادیانی کے اعلیٰ اخلاق کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ چنانچہ منشی اسعد اللہ صاحب لدھیانوی کی شان میں فرماتے ہیں۔ وھوھذا!

ایک سگ دیوانہ لدھیانہ میں ہے	آج کل وہ خر شترخانہ میں ہے
بد زبان بد گوھر و بد ذات ہے	اس کی نظم و نثر واہیات ہے
آدمیت سے نہیں ہے اس کو مس	ہے نجاست خوار وہ مثل مگس
سخت بد تہذیب اور منہ زور ہے	منہ پر آنکھیں ہیں مگر دل کور ہے
حق تعالیٰ کا وہ نافرمان ہے	آدمی کا ہے کو ہے شیطان ہے
چینٹا بے حد ہے مثل حمار	بھونکتا ہے مثل سگ وہ بار بار
جہل میں بوجہل کا سردار ہے	بولہب کے گھر کا برخوردار ہے
سخت دل نمرود یا شداد ہے	جانور ہے یا کہ آدم زاد ہے

دوسرے صفحے سے مؤلف رسالہ کے آباجان المعروف ”شیخ گجراتی“ برخوردار کے آگے آگے بدحواسی کے عالم میں نہایت پھس پھسے الفاظ میں مجلس احرار اسلام کے مجاہدانہ اقدام کا رونا رورہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری نبی کی سرکاری امت کے دماغ کی کلین ڈھیلی پڑ گئی ہیں۔ کیونکہ یہ جماعت احرار ہی ہے جس نے ان کے رازہائے درون پر وہ کاتار پود بکھیر کر رکھ دیا۔ ان کے عقائد باطلہ کی حقیقت و اصلیت سے دنیائے اسلام کو آگاہ کیا۔ ان کے دجل و فریب کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑا دیں۔ ان کی قادیانی حکومت کے عریان نظارے منظر عام پر آ گئے۔ اس لئے یہ جس قدر بھی روئیں اور بسوریں حق بجانب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس جماعت کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے۔ ختم اللہ علی قلوبہم کا مصداق بن چکے ہیں۔ کیونکہ جب کبھی علماء حقہ کی طرف سے ان کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ تو یہ لوگ دلخراشی پر محمول کرتے آئے ہیں۔ بجائے راہ راست اختیار کرنے کے ان کو کفر بھی عین اسلام نظر آتا ہے۔ حق کو ناحق اور ناحق کو حق سمجھتے ہیں۔ چاہے کوئی نعوذ باللہ خدا وحدہ لا شریک کو اپنا باپ کہے اور چاہے اپنا بیٹا۔ چاہے ایک قوم کو خود ہی دجال کہے اور اس کی ایجاد کردہ سواری کو خرد دجال بتا کر اس پر سوار بھی ہو۔ خود اپنے گریباں میں منہ ڈال کر نہیں دیکھتے کہ دنیائے جہاں کی کونسی گالی ہے۔ جو مرزا قادیانی نے علمائے اسلام کو نہ دی ہو۔ ذریعۃ البغایا جیسی ہزاروں گالیوں تصنیف کر ڈالیں۔

لیکن اس بے حسی کا علاج؟۔ کوئی علاج نہیں۔ جن کو خود اپنے منہ کی گندگی محسوس نہیں ہوتی۔ واہ کیا خوب مرزا قادیانی اپنے حق میں اپنے قلم سے لکھ گئے ہیں۔

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے

(درشبین ص ۸۲)

اب ناظرین! کی توجہ اصل مضمون کی طرف دلاتا ہوں کہ مرزا قادیانی اور ان کی جماعت تسلیم کرتی ہے کہ وید الہامی ہیں۔ اس لئے یہ مذہب حق ہے کہ اس کے احکام اسلام کے

احکام جیسے ہیں۔ (اس پر دعویٰ اسلام ہے؟۔ اس لئے مرزا قادیانی آریہ اپنے عقیدہ کی بناء پر ثابت ہو گئے) اور یہی حضرت مولانا نور محمد خان صاحب نے ثابت کیا تھا۔ کیونکہ از روئے شریعت آسمانی کتب صرف توریت، انجیل اور زبور ہیں اور ساتھ ہی قرآن کریم نے ان کو محرف بھی بیان کر دیا ہے۔ باقی صحائف نازل ضرور ہوئے۔ لیکن نہ ان کا وجود ہے اور نہ شریعت نے ان کے وجود کا حکم دیا۔ لہذا اس حکم شرعی کی روشنی میں مرزا قادیانی کے اقوال و ایدوں کے متعلق ملاحظہ فرمائیں۔ پس جو لوگ مرزا قادیانی کی تائید کرتے ہیں اور شریعت کو تسلیم نہیں کرتے۔ دراصل وہ یہی جماعت ہے جو تم قست قلوبہم کی مصداق ہے اور ختم اللہ علی قلوبہم جن پر چسپاں ہوتا ہے۔

میرے حل طلب معممہ کو حل کرنے کے لئے مؤلف رسالہ اور ان کے ہونہار باپ ”شیخ گجراتی“ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ابو الفضل نے حل طلب معممہ میں آریہ زبان استعمال کر کے اپنے آریہ ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ماشاء اللہ چشم بدور کیا پیاری منطق ہے؟۔ ناظرین! یہ ہے ان کی ہمہ دانی کا ثبوت کہ اپنے خود ساختہ نبی کو الزام مذکور کی بنا پر خود ہی آریہ تسلیم کر لیا۔ وہ اس طرح کہ مرزا قادیانی کو سنسکرت میں بھی الہام ہوتے تھے۔ اگر سنسکرت کے بولنے اور لکھنے سے مسٹر فضل حق کے نزدیک کوئی آریہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر مرزا قادیانی کو سنسکرت میں الہام ہونے کی وجہ سے کیوں نہ آریہ کہا جائے۔ یہ ہے آریہ ہونے کا ناقابل تردید ثبوت۔

دوسرے مرزا قادیانی مدعی ہیں کہ میں کرشن ہوں اور میں ہی مسیح موعود ہوں۔ لہذا اس دلیل سے آپ کو آریہ یا عیسائی کہا جائے تو ہرگز غلط نہیں۔

علاوہ ازیں جس قدر مذاہب ہیں اپنے اپنے پیشواؤں کی تعلیم کے لحاظ سے (مسلمان) یہودی اور آریہ وغیرہ کہلاتے ہیں۔ کسی پیشوا کے نام کی مناسبت سے کوئی محمدی یا موسوی، دیانندی وغیرہ نہیں کہلاتا۔ لہذا تمہارا خود کو احمدی لکھنا یہ گمراہی اور انتہائی جہالت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے جو تعلیم پیش کی ہے اس کے لحاظ سے تمہیں خود کو آریہ یا عیسائی لکھنا چاہئے۔

تمہید کے آخر میں مسٹر فضل حق، المعروف شیخ گجراتی اپنا نام صرف احمدی لکھتے ہیں معلوم ہوتا ہے۔

راہ راست پر ہیں وہ کچھ آتے جاتے
تعلیٰ سے اپنی ہیں شرما تے جاتے
بزرگی کے دعوؤں سے پھرنے لگے ہیں
وہ خود اپنی نظروں سے گرنے لگے ہیں

مصنوعی ابوالنور والشمس پر تبصرہ اور ضیاء کی جان کنی

میری حقیقی کنیت بھی تمہیں ناگوار گزری، ورنہ اس میں برا منانے کی کوئی بات نہ تھی۔
برخوردار: یہ یورپوں نہیں ملتا تانہ بخشد خدائے بخشندہ! اگر میں نے اپنی کنیت
ابو المبارکہ یا ابو الخیر لکھی ہوتی۔ اس وقت اگر دون کی لیتے تو کچھ بے جا نہ تھا۔

یاد رکھو! ہمارا طریقہ بددیانتی اور گالیاں دینا نہیں۔ جیسا کہ تمہاری جماعت کا شعار
ہے۔ اس وجہ سے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے نام کی کچھ تحقیق کر کے ناظرین کو بتایا جائے
تاکہ میرا مخاطب ضیاء الحق سمجھے کہ ان کی ضیاء میں ہمزہ حذف کے ساتھ موعود ساز کی عین کی
تابع داری کی بناء پر اضافہ عین (ع) حق بجانب ہے۔

لہذا سمجھ لیجئے آج سے ضیاء کے ساتھ انضمام حق پر الزام حق کا ثبوت ہوگا۔ فافہم نا فہم!
جان من! یہ تمہاری قسمت کہاں تھی کہ ابوالنور والشمس بنتے۔ تم کو تو خود تمہارے قلم نے
ابو جہل و ابولہب بنا دیا۔

پڑا تمہیں ابھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کر خاک نہ کر دوں تو شمس نام نہیں

محترم ناظرین! یہ تو ایک قادیانی کی ہرزہ سرائی کا جواب تھا۔ اس کے بعد مولانا نور محمد
خان صاحب کا جواب الجواب معہ اصل رسالہ ”کرشن قادیانی آریہ تھے“ پیش ناظرین کیا
جاتا ہے۔ امید ہے کہ بنظر تعمق ملاحظہ فرمائیں گے اور اس جماعت کے دجل و زور سے بچیں گے۔

والسلام!

احقر العباد! ابوالفضل شمس النبی امر و ہوی ۱۲ مئی ۱۹۳۵ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

مرزا قادیانی آریہ تھے

۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء کو قادیانی مسیح کے حواریوں نے دجل وکید کی تقسیم کے لئے برعکس نام نہند زنگی کا فور یوم تبلیغ مقرر کیا ہے۔ جس میں سادہ لوح اور ناواقف مسلمانوں کے ایمان پر مہذب وغیر مہذب طریقہ سے غارتگری کی جائے گی اور اس امر کی کوشش کی جائے گی کہ مسلمانوں کو حضرت صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل عاطفت سے نہایت فریب آمیز ذریعہ سے نکال کر ایک کاذب ملذوب کے ظلمت فگن سایہ میں کھڑا کر دیا جائے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مرزائیت کے باوا آدم کے مکرو فریب کا پردہ چاک کر کے اصل حقیقت آشکارا کر دی جائے تاکہ مسلمان ایسے لوگوں سے محفوظ رہیں اور دوسروں کو بھی محفوظ کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ مرزا قادیانی باقر خود مسلمان نہیں تھے۔ بلکہ آریہ اور پکے آریہ تھے۔ لہذا ان کو اور ان کی امت کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں میں اپنے آریانہ اور ہندوانہ مذہب و ایمان کی تبلیغ کریں۔ کیونکہ جب فتنہ مرزائیت کے بانی مٹھی غلام احمد قادیانی کو اپنی روٹی کی فکر سے نجات ملی تو کہنے لگے کہ:

- ۱..... میں رسول ہوں۔ (دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)
- ۲..... نبی ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶)
- ۳..... مسیح موعود ہوں۔ (کشف الغطاء ص ۱۲، خزائن ج ۱۲ ص ۱۹۲)
- ۴..... مہدی ہوں۔ (انجم الہدیٰ ص ۱۶، خزائن ج ۱۳ ص ۸۹، ۹۰)
- ۵..... احمد مختار ہوں۔ (نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷)
- ۶..... حجر اسود ہوں۔ (اربعین نمبر ۴ حاشیہ ص ۱۵، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۵)
- ۷..... معجون مرکب ہوں۔ (تریاق القلوب ص ۷۰، خزائن ج ۱۵ ص ۲۸)
- ۸..... کرشن ہوں۔ (تمتہ حقیقت الوحی ص ۸۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)
- ۹..... آریوں کا بادشاہ ہوں۔ (تذکرہ ص ۳۸۱)
- ۱۰..... رودر گو پال ہوں۔ (تحفہ گولڈویہ حاشیہ ص ۱۳۰، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۶)
- ۱۱..... چینی ہوں اور چننا ہوں۔ (مزید تفصیل کتاب کفریات مرزا میں دیکھئے)

مگر وہ مرزا قادیانی جو بقول خود سب کچھ بنے اور اسلام کے واحد اجارہ دار بن کر اپنی مٹھی بھر جماعت کے علاوہ تمام ان مسلمانوں کو جو اس آسمان کے نیچے آباد ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے دامن سے اپنی نجات و ایمان کو وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ کافر و بے ایمان حرامزادے کہتے ہیں۔ (معاذ اللہ) آج میں ایسے ایماندار کے ایمان کی حقیقت کو عریاں کرتا ہوں کہ وہ از روئے عقیدہ ایک آریہ تھے۔ اسلام سے ان کو کچھ بھی تعلق نہیں تمہاری وجہ سے وہ آریہ بن کر آریوں کے بادشاہ بنے۔ چنانچہ آپ اپنی سلسلہ تصنیف کی آخری کڑی پیغام الصلح جیسی معتبر کتاب میں اپنے آریہ ہونے کا قابل تردید ثبوت پیش کرتے ہیں۔ غور سے ملاحظہ فرمائیے۔

۱..... ”ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ

اور مقدس سمجھتے ہیں..... اور وید ایک ایسی مجمل کتاب ہے کہ یہ تمام فرقے اسی میں سے اپنے اپنے مطلب نکالتے ہیں۔ تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افتراء نہیں۔“ (پیغام الصلح ص ۲۳، خزائن ج ۲۳ ص ۲۵۳)

۲..... ”ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہی ایک دلیل کافی ہے کہ آریہ ورت کے

کئی کروڑ آدمی ہزار ہا برسوں سے اس کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسے کلام کو دے جائے۔ جو کسی مفتری کا کلام ہو اور پھر جبکہ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو کلام خدا جانتے ہیں۔“ (پیغام الصلح ص ۲۵، خزائن ج ۲۳ ص ۲۵۴)

۳..... ”مگر وہ دلی صفائی جس کو درحقیقت صفائی کہنا چاہئے صرف اسی حالت

میں پیدا ہوئی جب کہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لو گے۔“ (پیغام الصلح ص ۲۹، خزائن ج ۲۳ ص ۲۵۸)

۴..... ”میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ پر

ایسی تعلیم شائع کی ہو جو نہ صرف خلاف عقل ہو۔ بلکہ پر میشر کی پاک ذات پر بخل اور پکیش پات کا داغ لگاتی ہو۔“ (پیغام الصلح ص ۱۵، خزائن ج ۲۳ ص ۲۴۸)

۵..... ”ما سو اس کے صلح پسندوں کے لئے یہ ایک خوشی کا مقام ہے کہ جس قدر

اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے۔ وہ تعلیم ویدک تعلیم کے کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔“ (پیغام الصلح ص ۱۰، خزائن ج ۲۳ ص ۲۴۵)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی نے مذکورہ بالا حوالہ جات میں بڑی صفائی سے وید کو الہامی اور اس کی تعلیمات کو اسلامی تعلیمات تسلیم کر کے اپنے آریہ ہونے کا قابل انکار ثبوت پیش کیا ہے۔ جس سے علاوہ ہٹ دہرم مرزائیوں کے ہر منصف مزاج شخص یقین کر سکتا ہے کہ مرزا قادیانی واقعی پکے آریہ تھے اور اگر کوئی یہ کہے کہ مرزا قادیانی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ: ”ویدا ایک گمراہ کرنے والی کتاب ہے۔“ (چشمہ معرفت ص ۶۹، خزائن ج ۲۳ ص ۷۷)

”وید خدا کا کلام نہیں اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔“

(ملخصاً چشمہ معرفت ص ۹۳، خزائن ج ۲۳ ص ۱۰۱)

تو اس کے جواب میں یہ گزارش ہے کہ: ”آخری عمر کے قول اور فعل قابل اعتبار ہیں اور اس کے مخالف ردی۔“ (ست بچن ص ۹۱، خزائن ج ۱۰ ص ۲۱۵)

لہذا مرزا قادیانی کے اس سے پہلے کے تمام اقوال جو مخالف ہیں وہ ردی اور ناقابل اعتبار ہیں اور مرزا قادیانی آریہ اور پکے آریہ ہیں۔

ایک اور طرح سے مرزا قادیانی کے آریہ ہونے کا ثبوت ہم تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا کا ذرہ ذرہ حادث و مخلوق ہے اور اگر بفرض اس دنیا کے پہلے دنیا ہو تو وہ بھی حادث و مخلوق ہے۔ غرض یہ کہ دنیا اور اس کا سلسلہ (اگر ہو) سب کا سب حادث ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی زمانہ ضرور ایسا گزرا ہے کہ اس وقت خدا تھا اور کوئی مخلوق نہ تھی۔ یہی معنی آیت خالق کل شئی اور حدیث ”کان اللہ ولم یکن معہ شئی“ کے ہیں۔ لیکن آریہ دھرم کا اصل اصول یہ ہے کہ چونکہ روح اور مادہ قدیم ہیں۔ اس لئے سلسلہ دنیا قدیم اور اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی وقت بھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ تو ہو اور مخلوق شخص روح و مادہ نہ ہو۔ مختصر یہ کہ آریہ دھرم کے نزدیک ”روح و مادہ کی قدامت کی وجہ سے سلسلہ دنیا قدیم ہے۔“ (دیکھو ستیا رتھ پرکاش ب ۸ ص ۴۳)

لیکن یہ معلوم کر کے ہمارے ناظرین کو بڑی حیرت ہوگی کہ مرزا قادیانی بھی آریوں کے اس عقیدہ قدامت سلسلہ دنیا کے قائل ہیں۔ جس سے ان کے آریہ ہونے کا پہلو خوب روشن ہو جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں کہ: ”ہم جانتے ہیں کہ خدا کے تمام صفات کبھی ہمیشہ کے لئے معطل نہیں ہوئے اور خدا تعالیٰ کی قدیم صفات پر نظر کر کے مخلوق کے لئے قدامت نوعی ضروری ہے۔“ (چشمہ معرفت ص ۱۶۰، خزائن ج ۲۳ ص ۱۶۹)

مرزا قادیانی کی اس عبارت کی کامل وضاحت ان کے سالے میر محمد اسحق کی زبان سے سنئے فرماتے ہیں۔

.....۱ ”ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے مالک ہے۔ اسی طرح وہ ہمیشہ سے خالق بھی ہے۔ وہ ہمیشہ سے پیدا کرتا اور فنا کرتا چلا آیا ہے۔ ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی مخلوق اس کے ساتھ چلی آ رہی ہے۔“ (حدوث روح و مادہ ص ۳)

.....۲ ”یہی مذہب صحیح ہے کہ..... قدیم سے خدا تعالیٰ مخلوقات پیدا کرتا آیا ہے اور ابد تک پیدا کرتا رہے گا۔“ (حدوث روح و مادہ ص ۷)

.....۳ ”جاننا چاہئے کہ چونکہ بعض ناواقف مناظر جو اسلام کی تعلیم سے کما حقہ واقفیت نہیں رکھتے۔ سلسلہ کائنات کی ابتدا مانتے ہیں اور خدا کی صفت خلق کا ایک خاص وقت سے کام شروع کرنا تسلیم کرتے ہیں..... خدا کے خلق کرنے کی کوئی ابتداء نہیں۔ بلکہ جب سے خدا ہے (اور وہ ہمیشہ سے ہے) تب ہی سے وہ مخلوق پیدا کرتا چلا آیا ہے اور جب تک وہ رہے گا اور وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس وقت تک وہ مخلوق پیدا کرتا چلا جائے گا۔ نہ خدا کے خلق کرنے کی ابتداء ہے نہ انتہا نہ کوئی پہلی مخلوق گزری ہے نہ آخری مخلوق پیدا ہوگی۔ بلکہ ہر مخلوق کے بعد مخلوق ہوگی اور سلسلہ پرواہ سے انادی ہے۔“ (حدوث روح و مادہ ص ۲۴۴)

مختصر یہ کہ مرزا قادیانی آریوں کی طرح سلسلہ کائنات کو قدیم اور وید کو الہامی کتاب مانتے ہیں اس لئے وہ پکے آریہ تھے۔ مرزا قادیانی کے امتیو! یہ تو بتلاؤ کہ جب تمہارے پیغمبر وید کو الہامی اور اس کی تعلیمات کو اسلامی تسلیم کرتے ہیں اور سلسلہ کائنات کو قدیم کہتے ہیں۔ تو اب تمہارا آریوں کے مقابلہ میں الہام وید وغیرہ پر مناظرہ کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟۔ اور کیا یہ مرزا قادیانی کی کھلی نافرمانی نہیں۔ جس کی سزا مرزا قادیانی کی وحی میں جہنم ہے۔ تو تیلی بھی کیا اور روکھا بھی کھایا۔ اللہ اکبر! مرزا قادیانی بقول خود وہ مسیح موعود ہیں۔ جو کفر و شرک مٹانے کے لئے اور ترقی اسلام اور توحید الہی کو اپنے مخصوص انداز میں پھیلانے کے لئے دنیا میں رونق افروز ہوئے تھے مگر افسوس کہ:

مرزا قادیانی نے مے پی کر یہ کیسی چال کی
محتسب سے جا ملے رندوں کی مخبر بن گئے

صداقت احمدیت کا جواب

ہمارے رسالہ کی اشاعت کا لازمی نتیجہ تھا کہ قصر مرزائیت میں زلزلہ آجائے اور کرشن قادیانی کے پیجا ریوں و پنڈتوں میں صف ماتم بچھ جائے اور وہ منہ بسور بسور کر بیاس کے کنارے خیمہ زن قادیانی مستورات کی طرح سوگوارانہ حیثیت سے آنسو بہائیں۔ چنانچہ خرد جال (ریل گاڑی) کے گارڈ مسٹر فضلہ اور ان کے برخوردار ضیاع الحق جملہ مرزائی اسلحہ سے مسلح ہو کر سامنے آئے اور اپنے بزرگوار کی طرح گولیوں اور گندگیوں اور بدکلامیوں کا ایک دفتر ”صداقت احمدیت“ کے نام سے پیش کیا۔ ان ابولجہل و ابولہب کی گالیوں و دریدہ دہنیوں کے جواب میں وہی عرض کروں گا کہ جو میرے سچے رہنماء و سرکار دو جہاں ﷺ نے فرمایا تھا کہ ”اللہم اھد قومی فانہم لا یعلمون او کما قال“ ”مرزائیت کے خردار و برخوردار تو اپنے باواجی کی سنت پر عمل کر رہے ہیں کہ ان کے بزرگوار کی دشنام آلود تیر سے نہ خالق محفوظ رہا نہ مخلوق۔

اور میں اپنے پیغمبر اعظم ﷺ کی سنت حسنہ پر عمل کروں گا۔ جو گالیوں کے معاوضہ میں دعائیں فرماتے تھے۔ انشاء اللہ عنقریب میرا رسالہ ”مغذات مرزا“ نامی منصفہ شہود پر آنے والا ہے۔ جس میں منشی غلام احمد قادیانی کی بے شمار گالیوں کو یک جا کر کے ان کی اخلاقی تصویر کو عریاں کیا گیا ہے۔ جس سے مرزائیت کے نومود نبی جی کے ایمان و اسلام کے ساتھ ساتھ تبلیغ اسلام کی فریب کاریاں بھی ظاہر ہو جائیں گی۔ میں نے اپنے رسالہ میں مرزا قادیانی کے آریہ ہونے کے ثبوت میں دو چیزیں پیش کی تھیں۔

اول! یہ کہ مرزا قادیانی قادیانی پیگمبر نے آریوں کے وید کو خدا کی ایسی الہامی کتاب مانا ہے۔ جو ہر قسم کی غلطیوں سے پاک ہے اور اسلام کی تمام تر تعلیمات و ویدک مت کے کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔ تو اس اقرار و تسلیم کا لازمی نتیجہ یہ ہی ہوگا کہ وید ایسی الہامی کتاب ہے جس کی رہبری و رہنمائی میں انسان نہ صرف خدا پرست بن سکتا ہے۔ بلکہ الہامی کتاب اور اسلامی تعلیم کی موافقت کی وجہ سے انسان خدا پرست بنے گا۔ اگرچہ مرزا جی اپنی مشہور بدحواسی کی وجہ سے یہ بھی کہہ گئے کہ ”وید خدا کا کلام نہیں اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔“

(چشمہ معرفت ص ۸۹ ملخصاً، خزائن ج ۲۳ ص ۹۷)

”اور وید ایک گمراہ کرنے والی کتاب ہے۔“ (حوالہ مذکور ص ۶۹، خزائن ج ۲۳ ص ۷۷)

مگر مرزائیت کے اس مصنوعی رسول کی مضحکہ انگیز اختلاف بیانی سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف اس حقیقت کو آشکارا کرنا منظور ہے کہ علمدیت کا آسمانی دوہا وید کو الہامی ماننے اور

ہر قسم کی غلطیوں سے پاک سمجھنے اور اس کو اسلامی تعلیم کا مرقع سمجھنے کی وجہ سے آریہ تھے۔

اس وجہ کی جوابدہی میں مرزائیت کے کاسہ لیس ابولہب برخوردار نے حسب سنت مرزا آئیں بائیں شائیں کر کے اپنے حجر اسود کے آریہ پن کو چھپانے کی اس طرح کوشش کی کہ ان کا آریہ ہونا خود برخوردار کے ہاتھوں ظاہر ہو گیا۔ کیونکہ ابولہب برخوردار کو یہ تسلیم ہے کہ ہمارے قادیان کے ابا جان وید کو خدا کی کتاب مانتے ہیں۔ مگر یہ کہتے ہیں کہ وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقے کو خدا پرست نہیں بنا سکتی اور نہ بنا سکتی تھی۔ لیکن اس ارشاد مرزا قادیانی کے ساتھ ہی اس عبارت کو کیوں نظر انداز کر دیا گیا کہ: ”جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے وہ تعلیم ویدک تعلیم کے کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔“ (پیغامِ صلح ص ۱۰، خزائن ج ۲۳ ص ۲۴۵)

جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ اسلام کی تمام تعلیمات کا ذخیرہ ویدک مت کی صرف ایک شاخ میں موجود ہے۔ تو پھر کیوں ایسی کتاب خدا پرست نہیں بنا سکتی اور غور تو کرو کہ تمہارے نبی مرزا قادیانی وید کو الہامی کتاب ماننے کے باوجود بھی یہ کہتے ہیں کہ خدا پرست نہیں بنا سکتی اور نہ بنا سکتی تھی۔ کیا کوئی الہامی کتاب ایسی بھی ہے جس کی تعلیم نے کبھی کسی کو خدا پرست نہیں بنایا اور نہ بنا سکی؟۔

ناظرین! مرزا قادیانی کے ان الفاظ ”نہیں بنا سکتی اور نہ بنا سکتی تھی“ کو انصاف سے دیکھیں کہ یہ صحیح ہے یا صرف مرقاتی دماغ کی پیداوار ہے۔ مرزائیت کے بت کے پجاریو! اسی برتنے پر سامنے آئے ہو یا درکھو مرزا قادیانی کو آریہ مت سے نکالنا آگ کے انگاروں پر کھیلنا ہے۔ برخوردار ابولہب نے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے کہ میں نے مرزا قادیانی کی عبارتوں میں تحریف کی ہے۔ مگر یاد رکھو میں اور میرا قلم اس قسم کی تحریف سازیوں سے پاک اور بالکل پاک ہے۔ البتہ دیکھو کہ یہ قادیان کے ”مجموع مرکب“ کی تحریف سازیوں نے کس قدر دھوم مچا رکھی ہے کہ آپ کی یہودیانہ خصلتوں سے نہ قرآن کریم محفوظ رہا نہ احادیث کا مقدس ذخیرہ، نہ اولیاء کی کتابیں، نہ علماء کے نوشتہ جات۔ اب اپنے پیغمبر کی تحریفات سنو۔

..... اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا۔ جو اس نے کبھی دکھائے نہیں۔ گویا خدا زمین پر خود اتر آئے گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ: ”هل ينظرون الا ان ياتيهم الله في ظلل من الغمام“ (حقیقت الوحی ص ۱۵۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۸)

بتاؤ یہ عربی عبارت قرآن کریم میں کس جگہ ہے؟۔

۲..... اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ: ”مازنازان وهو مؤمن وما سرق سارق وهو مؤمن“ (حقیقت الوحی ص ۱۶۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۹)

ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث کہاں ہے؟۔
 ۳..... ”جواب شبہات الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والشیخ جو مولوی رشید احمد گنگوہی کی خرافات کا مجموعہ ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۹۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۷۱)
 حضرت مولانا گنگوہیؒ کی یہ کتاب تصنیف کردہ نہیں ہے۔

۴..... ”مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ کاذب ہے۔“

(اربعین نمبر ۳ ص ۹، خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۴، ضمیمہ تحفہ گوٹرویہ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۵)
 سہارنپور میں نجاست پھیلانے والے غلمدیو! بتاؤ یہ مضمون موصوف الصدر مولوی صاحبان نے اپنی کس کتاب میں لکھا ہے؟۔ اگر تطویل مانع نہ ہوتی تو تمہارے کرشن اوتار کی فریب کاریوں، تحریف سازیوں، مغالطہ دہیوں کو پورے طور پر لکھ کر بتایا جاتا کہ اے ابو جہل و ابولہب تیرے پیغمبر کی یہ پیغمبرانہ کاروائیاں ہیں۔ اگر کچھ شرم و ندامت ہے تو ڈوب مرو۔

ابولہب یہ بھی کہتا ہے کیا آپ یا آپ کی طرح تمام مسلمان جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے مصدق اور تورات کو خدا کی طرف سے ماننے والے ہیں۔ سب کے سب یہودی ہیں۔

الجواب! تورات کی الہامیت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کرنا اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معین کر کے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور ان پر ایک کتاب تورات نازل ہوئی ہے۔ جو اس وقت محرف موجود ہے۔ بخلاف اس امر کے کہ اللہ تعالیٰ نے وید کے الہامی ہونے اور اس کے رشیوں کی نبوت کی تعیین کر کے مسلمانوں کو تصدیق کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔ لہذا جو شخص فرمودہ الہی کے خلاف جزم و یقین کے ساتھ وید کو خدا کی کتاب مانے اور اس کی تعلیمات کو اسلام کی تعلیمات کے موافق کہے۔ اس کے آریہ ہونے میں کیا شک ہے اور ”ولکل قوم ہاد“ الرعد ۷، وان من امة الا خلا فیہا نذیر“ فاطمہ ۲۴ کے رو سے آریوں کے رشیوں کی نبوت اور وید کی الہامیت جزم و یقین کے ساتھ یقین نہیں ہو سکتی۔ البتہ ممکن ہے کہ اس قوم میں بھی ہادی و رہنما آئے ہوں۔ فافتراقا! اس لئے محض اس طرح سے کہنے میں نہ کوئی

آریہ ہو سکتا اور نہ ہندو۔ بلکہ مرزا قادیانی کی جو حیثیت اس سلسلہ میں پیش کی گئی ہے۔ وہ نرالی ہے اور ان کے آریہ ہونے کے لئے کافی وزائد ہے۔

دوسری وجہ یہ پیش کی گئی تھی کہ مرزا قادیانی بھی آریوں کی طرح سلسلہ دنیا کو قدیم وازلی مانتے ہیں۔ جیسا کہ رسالہ ہذا کے اوّل سے ظاہر ہے اور سالے صاحب نے بھی اپنے بہنوئی کی اس معاملہ میں تائید کی ہے۔ اس پر ابو جہل کے برخوردار ابولہب نے وہ لکھا کہ جس سے ان کی لہابت و جہالت نقش کا لجر ہو گئی دیکھئے کس منطقیانہ انداز میں کہتے ہیں کہ لفظ مخلوق خود بتا رہا ہے کہ یہ قدامت کا متقاضی نہیں۔ اس کے معنی یہ ہی ہوئے کہ مخلوق میں قدیم ہونے کا اقتضاء نہیں ہے۔ بہت اچھا درست ہے لیکن آگے اپنے علم و خرد کی نمائش اس طرح کرتے ہیں۔ ”بلکہ مخلوق جس صفت قدیم کا نتیجہ ہے۔ اس پر نظر کر کے اگر اس کی قدامت نوعی تسلیم کی جائے تو کیا پھر مخلوق مخلوق نہیں رہتی۔“

جبکہ مخلوق میں قدامت کی نہ صلاحیت ہے نہ اقتضاء تو پھر کیسے وہ قدیم ہو سکتی۔ مجھے یقین کامل ہے کہ برخوردار نے قدامت نوعی کے معنی بالکل نہیں سمجھے اسی وجہ سے یہ بھول بھلیاں میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ ”مخلوق کی قدامت نوعی (نہ کہ قدامت حقیقی) تسلیم کی ہے۔“

(چشمہ معرفت ص ۱۶۰، خزائن ج ۲۳ ص ۱۶۹)

اس بے چارے ابولہب ابو جہل اور اسی طرح اور بھی جو یہاں شیخ نجدی وغیرہ موجود ہیں۔ کسی کی سمجھ میں یہ مضمون نہیں آیا اور بغیر سمجھے بوجھے گھوڑے دوڑائے ہیں۔ چنانچہ ایک اور ابولہبی لطیفہ سنئے ”پس جب سے صفت خلق ہے تبھی سے مخلوق ہے اور چونکہ صفت خلق مخلوق نہیں۔ بلکہ قدیم ہے مگر مخلوق حادث ہے۔ پس صفت کی قدامت کو مد نظر رکھتے ہوئے مخلوق کی قدامت نوعی تسلیم کی جاسکتی ہے۔“ (ص ۱۸) اوّل جملہ میں صفت خلق کے ساتھ مخلوق کا ہونا بتایا گیا ہے۔ مگر پھر یہ کہا کہ مخلوق حادث بائیں ہمہ اس کی قدامت تسلیم کی جاسکتی ہے۔ یہ مضحکہ انگیز اختلاف بتا رہا ہے کہ لکھنے والے کا دماغی پرزہ خراب ہو چکا ہے۔

علاوہ اس اختلاف و افتراق مضامین کے مرزائیوں کے خلیفہ کے بھی خلاف ہے۔ خلیفہ مرزا کہتا ہے۔ ”لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے قدامت نوعی کا بھی وہ مفہوم نہیں لیا جو دوسرے لوگ لیتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے۔ یہ ایک بیہودہ عقیدہ ہے اور مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس کے قائل ہیں۔ یہ کہنا کہ

جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ جو دونوں باطل ہیں۔“

(میخ موعود کے کارنامے ص ۳۹)

تعطل صفات کا مسئلہ تم بے چارے تو کس کھیت کے مولیٰ ہو۔ تمہارے نبی مرزا قادیانی اور ان کے دسترخوان کے ریزہ چینیوں کے دماغ میں نہیں آیا۔ اسی وجہ سے وہ قدامت مخلوق کے قائل ہیں۔ سنو! علم کلام میں یہ مسئلہ مکمل طور پر بیان کیا گیا ہے کہ صفت خلق و ملک وغیرہ اللہ تعالیٰ کی صفات اضافی ہیں۔ جن میں یہ صفت تو قدیم ہے۔ مگر اس کا تعلق حادث ہوتا ہے۔ اس لئے صفت خلق قدیم مگر اس کا تعلق (مخلوق) حادث ہے۔ اس سلسلہ میں میں چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کے چند پیغمبرانہ لطائف ناظرین کے تفسیر طبع کے لئے پیش کروں۔

.....۱ ”ہم جانتے ہیں کہ خدا کے تمام صفات کبھی ہمیشہ کے لئے معطل نہیں ہوئے۔“

(چشمہ معرفت ص ۱۶۰، خزائن ج ۲۳ ص ۱۶۹)

.....۲ ”ہم نے ہمیشہ کی قید اس لئے لگا دی ہے کہ خدا کی صفات میں سے ایک وحدت کی صفت بھی ہے کیونکہ اس کی ذات کے لئے کسی دوسری چیز کا وجود ضروری نہیں۔ اس لئے وہ بھی زمانہ آئے گا کہ خدا کل نقش موجودات مٹا دے گا۔ تا اپنی وحدت کی صفت کو ثابت کرے اور ایسا ہی پہلے بھی زمانہ آچکا ہے۔“

(چشمہ معرفت حاشیہ ص ۱۶۰، خزائن ج ۲۳ ص ۱۶۹)

نور! ان دونوں عبارتوں کا مطلب یہ ہوا کہ باری تعالیٰ کی صفات کبھی نہ کبھی ضرور معطل ہوگی۔ مگر مرزا قادیانی کا یہ فرمانا غلط ہو گیا کہ ”خدا تعالیٰ کی قدیم صفات پر نظر کر کے مخلوق کے لئے قدامت نوعی ضروری ہے۔“

(چشمہ معرفت ص ۱۶۰، خزائن ج ۲۳ ص ۱۶۹)

میں کہتا ہوں کہ جب آپ نے خدا کی وحدت مجھے ثابت کرنے کے لئے صفات کا تعطل جائز رکھا ہے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ صفت خالقیت معطل ہو اور سلسلہ دنیا پیدا نہ ہو۔ پھر قدامت نوعی کیسی اور کیوں؟۔ اسی کی موافق ایک اور حوالہ سنئے جس کو میں ہند سے لگا کر فقروں میں تقسیم کرتا ہوں۔

.....۱ ”یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دائمہ طور پر تعطل صفات الہیہ کبھی نہیں ہوتا۔“

.....۲ ”اور بجز ذات خدا کے کسی چیز کے لئے قدامت شخصی تو نہیں مگر قدامت نوعی

ضروری۔“

- ۳..... ”اور خدا کی کسی صفت کے لئے تعطل دینی تو نہیں مگر تعطل میعاد کی کا ہونا ضروری۔“
- ۴..... ”اور چونکہ صفت ایجاد اور افناء باہم متضاد ہیں۔ اس لئے جب افناء کی صفت کا کامل دور آجاتا ہے تو صفت ایجاد ایک میعاد تک معطل رہتی ہے۔“
- ۵..... ”غرض ابتداء میں خدا کی صفت وحدت کا دور تھا اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس دور نے کتنی دفعہ ظہور کیا۔ بلکہ یہ دور قدیم اور غیر متناہی ہے۔ بہر حال صفت وحدت کے دور کو دوسری صفات پر تقدم زمانی ہے۔“
- ۶..... ”پس اسی بناء پر کہا جاتا ہے کہ ابتداء میں خدا کیلا تھا اور اس کے ساتھ کوئی نہ تھا اور پھر خدا نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کیا۔“

(چشمہ معرفت ص ۲۶۳، خزائن ج ۲۳ ص ۲۷۵)

حضرات! غور فرمائیے ایک ہی حوالہ میں قادیان کا سلطان الممت کلمین کیسی مضحکہ انگیز اختلاف بیانیوں میں مبتلا ہے اور کیا کوئی ان حوالہ جات کو دیکھ کر یہ کہہ سکتا ہے ان کا لکھنے والا قدامت نوعی کا قائل ہے۔ ”الامن سفہ نفسہ“ اس کے خلاف ملاحظہ فرمائیے۔

- ۱..... ”اس (خدا) کے اسماء اور صفات کبھی معطل نہیں ہو سکتے۔“
- ۲..... ”خدا تعالیٰ کی صفات کو معطل کرنے والے سخت بد قسمت لوگ ہیں۔“
- (چشمہ مستحی ص ۶۷، خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۳)
- ۳..... ”یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے صفات کبھی معطل نہیں ہوتے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۲، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۵)

ان سب کے خلاف ایک اور حوالہ سنئے۔

- ۱..... ”یاد رہے کہ جس طرح ستارے ہمیشہ نوبت بہ نوبت طلوع کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح خدا کے صفات بھی طلوع کرتے رہتے ہیں۔ کبھی انسان خدا کے صفات جلالیہ اور استغناء ذاتی کے پرتوہ کے نیچے ہوتا ہے اور کبھی صفات جمالیہ کا پرتوہ اس پر پڑتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”کل یوم هو فی شان“

(چشمہ مستحی ص ۲۸، خزائن ج ۲۰ ص ۳۶۹)

نور! ناظرین کرام! ان اختلاف بیانیوں کے باوجود بھی کرشن قادیانی اپنے آریں

عقائد کے رو سے آریہ اور پکے آریہ تھے۔ خرد جال کے محافظ اور اس کے حاشیہ نشین تو بے چارے کیا اس گورکھ ہندے کو درست کر سکتے ہیں۔ اگر پنڈت نور الدین، پنڈت محمود، پنڈت محمد علی۔ بلکہ خود ان کے مہا گرو بھی اپنی پوری قوت صرف کر دیں تو اس الجھی ہوئی گتھی کو نہیں سلجھا سکتے ہیں۔ اگر ہمت ہو تو اپنے اولین و آخرین کو لیکر آؤ اور پیغمبر مرزا قادیانی کو آریہ ہونے سے نکالو۔

اسی آریہ ہونے کی وجہ سے مرزا قادیانی کی زندگی میں بزبان ہندی ایک منظوم رسالہ ”کرشن اوتار“ نامی قادیان سے شائع ہوا تھا۔ جس میں مرزا قادیانی اور ان کے دم چھلوں کے محاسن بیان کئے گئے تھے اور مرزا قادیانی کے اول یار کے حق میں یہ شعر تھا۔

پہلے پریم پنٹھ جو رانچے
نوردین پنڈت واہو سانچے

اس لئے غلمدیت کے تمام پجاریوں کو پنڈت لکھنے اور کہنے میں ہم حق بجانب ہیں۔

کرشن قادیانی عیسائی تھے

اب میں ناظرین کی معلومات کے لئے اس حقیقت سے بھی پردہ اٹھاتا ہوں کہ کرشن قادیانی عیسائی تھے۔ اس لئے کہ عیسائیوں کا اصل اصول عقیدہ تثلیث ہے۔ جس کے مرزا قادیانی قائل تھے۔ دوسرے مرزا قادیانی عیسائیوں کی طرح حضرت مسیح ﷺ کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ ان کو یہودیوں نے مصلوب کیا اور مردہ سمجھ کر دفن کر دیا تھا۔ مگر حقیقت میں وہ صلیب پر مرے نہیں تھے بلکہ مردہ جیسے ہو گئے تھے۔ اسی وجہ سے موجودہ عیسائی مرزا قادیانی اور ان کے تمام حواریوں کو اپنی برادری میں شامل سمجھتے ہیں۔

پاک تثلیث مرزا

..... ”اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی میں یہ عاجز اور مسیح ابن مریم مشابہت رکھتے ہیں۔ وہ کیا شے ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے۔ جو ہم دونوں کے روحانی قوی میں ایک خاص طور پر رکھی گئی ہے۔ جس کے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی دل سوزی اور غمخواری خلق اللہ ہے۔ جو داعی الی اللہ اور اس کے مستعد شاگردوں میں ایک نہایت مضبوط تعلق اور جوڑ بخش کر نورانی قوت کو جو داعی الی اللہ کے نفس پاک میں موجود ہے ان تمام سرسبز شاخوں میں پھیلاتی ہے۔ اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے۔ جو اول بندہ کے دل میں بارادہ الہی پیدا ہو کر رب قدر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان دونوں محبتوں کے ملنے

سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہیں۔ ایک مستحکم رشتہ اور ایک شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے۔ ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔ سو اس درجہ کے انسان کی روحانی پیدائش اس وقت سے سمجھی جاتی ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ اپنے ارادہ خاص سے اس میں اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مقام اور اس مرتبہ کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے بھری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادہ الہی اب محبت سے بھر گئی ہے۔ ایک نیا تولد بخشی ہے۔ اسی وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خدا تعالیٰ کی روح سے جو ناخ محبت ہے استعارہ کے طور پر اہمیت کا علاقہ ہوتا ہے اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے لئے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے۔ جو اس درجہ محبت کے لئے ضروری ہے۔ جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے اور ذرہ امکان کو جو ”ہالکة الذات باطلۃ الحقیقة“ ہے حضرت اعلیٰ واجب الوجود کے ساتھ برابر ٹھہرا دیا ہے۔“ (توضیح المرام ص ۲۲، ۲۱؛ خزائن ج ۳ ص ۶۱، ۶۲)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی نے اپنی پاک تثلیث کی ایسی خوبی سے تشریح کی ہے کہ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی! مرزا قادیانی کے اس عقیدہ پاک تثلیث اور دوسرے امر مذکور کو دیکھ کر عیسائیوں نے مرزائیوں کو اپنی برادری میں شامل کر کے یہ اعلان کیا۔

..... ”اس کی کیا وجہ ہے کہ اہل اسلام مرزائیت کو مسیحیت اس کے اماموں کو پادری اور پیروں کو عیسائی اور تمام احمدیہ جماعت کو مسیحی امت کہتے ہیں؟۔ جواب یہ ہے کہ آج تک مسلمان یہ مانتے رہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ کو یہودیوں نے صلیب نہیں دی۔ مگر مرزائی کہتے ہیں کہ ان کو یہودیوں نے مصلوب کیا اور یہ سمجھ کر دفن بھی کر دیا کہ وہ مر گئے۔ مگر دراصل وہ صلیب پر مرے نہ تھے۔ بلکہ مردہ سا ہو گئے۔ یعنی مسیحیوں کا سارا عقیدہ مان گئے۔ صرف سا کی کسر رہ گئی۔ اب ہمیں مسلمانوں کو یہ منوانا سہل ہو گیا کہ حضرت مسیح مصلوب ہو گئے اور اسی پر تمام مسیحی دین کا دار و مدار ہے۔ کیونکہ پولوس رسول فرماتے ہیں کہ اگر مسیح مصلوب نہیں ہوا تو تمہارا ایمان بے فائدہ ہے۔ ۴۰ کروڑ مسلمانان عالم کو مسیح کی مصلوبیت منواتے پنجابی نبی خدا جانے کس منہ سے کہتے پھرے کہ میرے دم سے عیسائیت کا نام و نشان مٹ جائے گا۔“

(مسیحی رسالہ المائدہ بابت ماہ مارچ ۱۹۳۵ء ص ۴ لاہور)

..... ۲ ”رسالہ المائدہ کے مدیر ایم۔ کے خان نے مولوی ثناء اللہ صاحب

امر تسری کو ایک خط لکھا ہے۔ جس کو مولانا موصوف نے اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۳ مئی ۱۹۳۵ء میں درج کیا ہے۔ اس جگہ اخبار مذکور سے وہ خط نقل کیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ”ہم ہیں اصل عیسیٰ مسیح کے ماننے والے۔ اصلی مسیحی، اور الفضلی اور پیغامی ہیں نقلی و جعلی مسیح موعود کے پیرو، یعنی نقلی و فرضی مسیحی ہم اپنے اماموں کو پادری کہتے ہیں۔ اس لئے ہماری مناسبت سے انہیں بھی پادری کہنا اور پادری کہلانا ضروری ہے۔“

نور! ان دونوں بھائیوں عیسائیوں و مرزائیوں میں جو اصل نقلی عیسائی و مسیحی ہونے میں جھگڑا ہے تو اس میں ہم مسلمانوں کو دخل در معقولات کا کوئی حق نہیں۔ لیکن اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو میں عیسائی دوستوں سے یہ گزارش کروں گا کہ مرزائی صاحبان آپ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اگر چھوٹا بھائی ناراض ہو گیا ہے تو بڑے بھائی کو چاہئے کہ اپنے لطف و کرم سے اس کو راضی کرے۔ مگر یہ سن کر بڑی مسرت ہوئی کہ آپ دو بھائیوں میں صلح و صفائی کے تمام مراحل طے ہو گئے ہیں۔ صرف ایک سا کی کسر رہ گئی ہے۔ خدا کرے یہ سا بھی مٹ جائے اور دونوں بھائیوں میں حقیقی برادرانہ سلوک پیدا ہو جائے۔ آمین!

بہر حال اللہ کے فضل و کرم سے یہ حقیقت آشکارا ہو گئی کہ کرشن قادیانی آریہ تھے یا عیسائی۔ اسلام میں ان کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

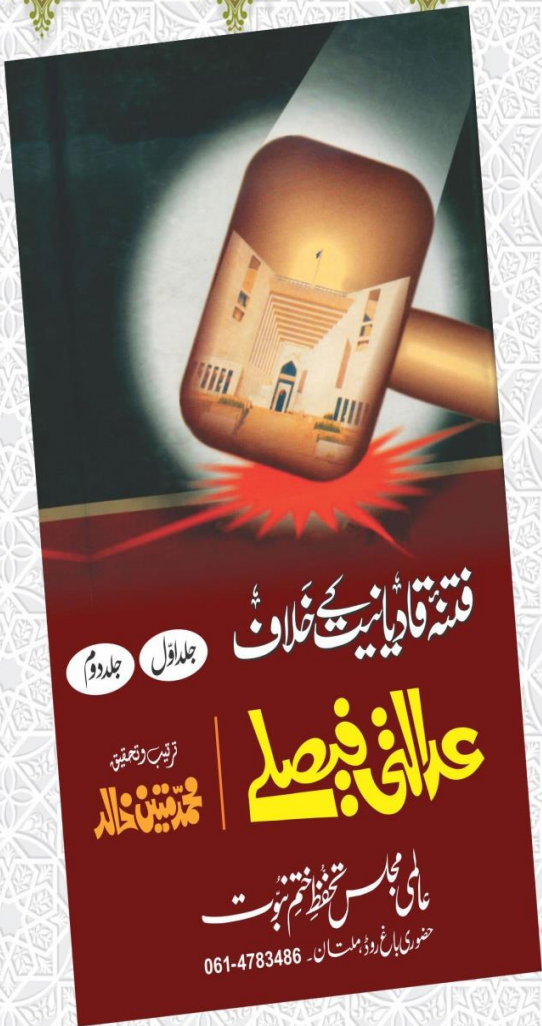
میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

نوٹ! اگر کوئی خردجال کے (ریل گاڑی) ”گارڈ“ یا یا جوج ماجوج کے پوسٹ آفس کے کلرک یا نئے نبی مرزا قادیانی کے کوئی نئے امتی یا دندان ساز..... وغیرہ اپنے پیغمبر مرزا قادیانی کے آریہ پن اور ہندوانہ مذہب اور انگلشی نبوت کی کرشمہ سازیوں کو دیکھ کر بلبل اٹھیں اور باوجود سعی بسیار اس کے جواب دینے کی پھر ہمت کریں تو یہ ضروری ہے کہ وہ دیکھ لیں سامنے کون ہے کیونکہ:

سنجھل کے رکھنا قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

خادم اسلام! نور محمد از مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۷ مئی ۱۹۳۵ء..... ۳ صرف ۱۳۵۴ھ



جلد اول جلد دوم

قدتہ قانون کے خلاف

ترتیب و تحقیق
محمد عتیق خاں

عدالتی فیصلے

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

حضورِ باغِ روڈ، ملتان۔ 061-4783486